الجزء السابع عشر

پارہ سترہوان

بسم الله الرحمن الرحيم

النصف الثاني

شروع ہوا دوسرا نصف سنن ابی داؤد کا

والربع الثالث

ربع تیسرا

باب في الاسير يكره على الكفر جو قیدی کافر ہونے پر زبردستی کیا جاوے **عن** خباب قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة في ظل الكعبة فشكونا اليه فقلنا الا تستنصر لنا الا تدعو الله لنا فجلس محمرا وجهه فقال قد كان من قبلكم يوخذ الرجل فيحفر له في الارض ثم يوتى بالمنشار فيجعل على راسه فيجعل على فرقتين ما يصرفه ذلك عن دينه ويمشط بامشاط الحديد ما دون عظمه من لحم وعصب ما يصرفه ذلك عن دينه والله ليتمن الله هذا الامر حتى يسير الراكب ما بين صنعاء وحضرموت ما يخاف الا الله تعالى والذئب على غنمه ولكنكم تعجلون **ترجمہ** خباب بن الارت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چادر پر کعبے کے سائے مین تو ہم نے شکایت کی آپ سے (کافرون کی ظلم کی اور اپنی مجبوری) ہم نے کہا آپ ہمارے واسطے مدد نہین مانگتے اللہ سے دعا نہین کرتے یہ سنکر آپ بیٹھ گئے اور چہرہ آپکا سرخ ہو گیا فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص کا یہ حال ہوتا کہ (ایمان کی وجہ سے) وہ پکڑا جاتا اور زمین مین اوسکے لیے گڈھا کھودا جاتا پھر آرہ لاکر اوسکے سر پر چلایا جاتا یہانتک کہ وہ دو ٹکڑے ہو جاتا مگر وہ اپنی دین سے نہ پھرتا اور لوہے کی کنگھیان اوسکے ہڈی پر گوشت اور پٹھون مین چلاتے لیکن وہ اپنے دین سے نہ پھرتا **ف** یعنی ایسی سختی تکلیفین دین کیواسطے اوٹھاتے تھے پر صبر کرتے تھے اور جلدی نہ کرتے تم ابھی سے جلدی کرنے لگے **ف** قسم خدا کی اللہ جل جلالہ پورا کریگا اس کام کو (دین کو) یہانتک کہ صنعا اور حضرموت مین آدمی چلیگا اور سوا خدا کے کسی سے نہ ڈریگا یا ڈریگا تو بھیڑیے سے اپنی بکریان پر لیکن تم جلدی کرتے ہو (گھبراتے ہو صبر کرو اور تحمل اللہ مدد کریگا) **باب** في حكم الجاسوس اذا كان مسلما اگر مسلمان کافرونکو مخبری کرے **عن** عبيد الله بن ابي رافع وكان كاتبا لعلي بن ابي طالب قال سمعت عليا عليه السلام يقول بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد قال انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها

تنتعادى بنا خيلنا حتى اتينا الروضة فاذا نحن بالظعينة فقلنا اخرجي الكتاب فقالت
اى تسارع من العدو ١٢

ما عندي من كتاب فقلت لتخرجن الكتاب او لنلقين الثياب فاخرجته من عقاصها فاتينا
به النبي صلى الله عليه وسلم فاذا هو من حاطب بن ابي بلتعة الى ناس من المشركين يخبرهم
ببعض امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا حاطب فقال يا رسول الله لا تعجل
علي فاني كنت امرأ ملصقا في قريش ولم اكن من انفسها وان قريبا لهم بها قرابات يحمون
بها اهليهم بمكة فاحببت اذ فاتني ذلك ان اتخذ فيهم يدا يحمون قرابتي بها واني
ما كان بي كفر ولا ارتداد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقكم فقال عمر دعني اضرب
عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله
اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم **ترجمہ** عبید اللہ بن ابی رافع جو حضرت علی کے
منشی تھے وہ روایت کرتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیر کو اور مقداد کو
روضہ خاخ کو بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلو اور جاؤ تم یہان تک کہ روضہ خاخ پر پہونچو **ف**
روضہ خاخ ایک جگہ کا نام ہی مکہ اور مدینہ کے درمیان مدینہ کے قریب **ت** اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت کجاوہ
مین بیٹھی ہوئے اونٹ پر سوار ہی اور اوسکی پاس ایک خط ہے وہ خط اوس سے لے لینا ہم بہت جلد اپنی گہوڑے دوڑا کر
روضہ خاخ مین جا پہونچے اور دفعتًا اوس عورت کو جا ملے اور ہمنے اوس سے کہا ای عورت وہ خط نکال دی یعنے جو تو لائی
ہی اوسنے کہا میری پاس تو کوئی خط نہین ہے ہمنے کہا کہ نہین ضرور خط کو نکال اور نہین تو ہم تیرے کپڑے اوتارین گے
یعنے تجھکو ننگا کرکر خط نکال لین گے اوس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی مین سے نکالکر دیا ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لے آئے وہ حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے مشرکین مکہ کو لکھا تھا اور اوس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعضے خبرین مکہ کے مشرکونکو حاطب بن ابی بلتعہ نے لکھین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے کہا یہ کیا بات
ہی ای حاطب حاطب نے کہا کہ حضرت آپ مجھپر جلدی نفرمایئے یعنے سزا دینے مین اسلیے مین تو ایسا شخص ہون جو قریش سے
ملنے والا ہون یعنے حلیف اور اونسے ہم قسم ہوا ہون خاص اون مین سے نہین ہون جو لوگ قریش کی قوم سے ہین وہ اہل مکہ
کے قرابت دار ہین اور وہ مشرک اوس قرابت کے سبب اون کے مال اور عیال کی نگہبانی کرتے ہین اور جب مجھسے اون سے
قرابت نہین تو مین نے یہ چاہا کہ مین اون کے حق مین ایسا کوئی کام کرون جسکے سبب وہ مشرک میری مکہ والے قرابت دارون کی
نگہبانی کرین (یعنے اس غرض سے مینے اونکو یہ خبر لکھا) اور نہین تو اللہ کی قسم نے یہ کام کافر یا مرتد ہونے کے سبب نہین کیا
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے تمسے سچ کہا (یعنے آپنے صحابہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا) حضرت عمر
نی سنکر کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑ دو تو مین اس منافق کے گردن ماروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب تو بدر مین

حاضر ہوا ہے اور تجہی معلوم نہین شاید اسد جل جلالہ نے اہل بدر کو دیکھکر فرمایا تم جو چاہو اعمال کرو مین نے تم کو بخشدیا **عن**
علی بہذا القصۃ قال انطلق حاطب فکتب الی اہل مکۃ ان محمدا قد سار الیکم وقال
فیہ قالت ما معی کتاب فانتحناہا فما وجدنا معہا کتابا فقال علی والذی یحلف بہ
لاقتلنک اولتخرجن الکتاب وساق الحدیث **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رضہ سی بھی روایت ہے
کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو لکھ بہیجا محمد صلی اسد علیہ وسلم تمہارے اوپر آتے ہین اس روایت مین یہہ ہی وہ عورت
بولی میری پاس تو کوئی کتاب نہین ہی ہم نے اوسکا اونٹ بٹہا کر دیکھا تو کوئی کتاب اوسکی ساتھ نہ پائی مین نے کہا
(رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سچے ہین) قسم اوس شخص کے جسکی قسم کہائی جاتی ہی مین تجہے قتل کر ڈالونگا ورنہ وہ کتاب مجہے
نکالکر دیدے پھر اخیر تک قصہ بیان کیا جیسا اوپر کے حدیث مین بیان ہوا) **باب** فی الجاسوس الذمی جو کافر
ذمی جاسوسی کرے اوسکا بیان **عن** فرات بن حیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتلہ وکان
عینا لابی سفیان وحلیفا لرجل من الانصار فمر بحلقۃ من الانصار فقال انی مسلم فقال رجل
من الانصار یا رسول اللہ انہ یقول انی مسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان منکم
رجالا نکلہم الی ایمانہم منہم فرات بن حیان **ترجمہ** فرات بن حیان سی روایت ہی رسول اللہ
صلی اسد علیہ وسلم نے اوسکی قتل کا حکم کیا اس لیے کہ وہ جاسوس تھا ابوسفیان کا اور وہ حلیف تہا ایک انصاری کا
(مسلمان کا یعنی پناہ مین تہا اوسکی تو کافر ذمی تہا) وہ گذرا انصار کے ایک جماعت پر اور کہنے لگا مین مسلمان ہون۔
ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ وہ اپنے تئین مسلمان کہتا ہے آپ نے فرمایا تم مین سی بعض لوگ ایسی ہین کہ ہم انکو
اون کے ایمان کی سپرد کر دیتی ہین اون مین سے فرات بن حیان ہے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کافر ذمی اگر جاسوسی
کرے تو اوسکا قتل کرنا درست ہے مگر مسلمان کا قتل درست نہین ہے **باب** فی الجاسوس المستامن جو کافر امن
لیکر مسلمانون مین آیا ہو اور جاسوسی کرے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین
المشرکین وہو فی سفر فجلس عند اصحابہ ثم انسل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ
فاقتلوہ قال فسبقتہم الیہ فقتلتہ واخذت سلبہ فنفلنی ایاہ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سی روایت
ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس مشرکون مین سے ایک جاسوس آیا اور حضرت سفر مین تھے وہ آپکے یارون پاس
بیٹھا پھر کھسک گیا تو رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو ڈہونڈہ کر قتل کر ڈالو مین نے سب سے پہلے اوسکو پایا
مین نے اوسکو مار ڈالا حضرت نی اوسکا اسباب مجہکو دیا **عن** ایاس بن سلمۃ قال حدثنی ابی قال غزوت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوازن قال فبینما نحن نتضحی وعامتنا مشاۃ وفینا ضعفۃ اذا
جاء رجل علی جمل احمر فانتزع طلقا من حقو البعیر فقید بہ جملہ ثم جاء یتغدی مع القوم

فلما رای ضعفتهم و رقة ظهرهم خرج یعدو الی جمله فاطلقه ثم اناخه فقعد علیه
ثم خرج یرکضه واتبعه رجل من اسلم علی ناقة ورقاء هی امثل ظهر القوم قال فخرجت اعدو
فادرکته وراس الناقة عند ورك الجمل وکنت عند ورك الناقة ثم تقدمت حتی کنت
عند ورك الجمل ثم تقدمت حتی اخذت بخطام الجمل فانخته فلما وضع رکبته بالارض
اخترطت سیفی فاضرب راسه فندر فجئت براحلته وما علیها اقودها فاستقبلنی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الناس مقبلا فقال من قتل الرجل فقالوا ابن الاکوع قال له
سلبه اجمع **ترجمہ** ایاس بن سلمہ کے باپ سلمہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر
ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے قیس سے) پر جہاد کیا ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چاشت کو وقت
کھانا کھا رہے تھے اور اکثر لوگ ہم مین پیدل اور بعض ناتوان تھے اتنے مین ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہوکر آیا اور ایک
رسی اونٹ کی کمر سے نکالکر اوس سے اونٹ کو باندھ دیا اور ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اوسنے ہماری ناتوانی اور سواریون
کی کمی کو دیکھا تو نکلا اپنے اونٹ کیطرف دوڑتا ہوا اوسکی رسی کھولی اور بٹھاکر اوسپر سوار ہوکر دوڑاتا ہوا چلا (اوسوقت
ہم کو یقین ہوا کہ یہ جاسوس ہے) تو ایک شخص قبیلہ اسلم کا اپنی اونٹنی پر جو خاکی رنگ تھے اور ہماری تمام سواریون مین
افضل تھے سوار ہوکر اوسکے پیچھے چلا اور مین پیدل دوڑتا ہوا چلا جب اوسکے قریب پہونچا تو اونٹنی کا سر اوسکے اونٹ کے
پٹھے پر تھا اور مین اونٹنی کے پٹھے پر تھا پھر مین آگے بڑھا یہانتک کہ اونٹ کی پٹھے پاس آگیا پھر آگے اور بڑھا یہانتک
کہ مین نے اونٹ کی نکیل پکڑکر اوسکو بٹھایا جب اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار میان سے نکالی اور اوسکے
سر پر ماری اوسکا سر اوڑگیا مین نے اوسکے اونٹ کو بھی لے آیا اور جو اوس پر اسباب تھا اوسکو بھی لایا کھینچتا ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین میری طرف منھ کیے ہوئے سامنے آئے اور پوچھا کس نے اس شخص کو
مارا لوگون نے کہا سلمہ بن الاکوع نے آپ نے فرمایا اوسکا سامان اوسی کو ملے گا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کافر
امن لیکر مسلمانون مین آوے پھر معلوم ہو کہ جاسوس ہے اوسکا قتل کرنا درست ہے **باب** فی ای وقت یستحب
اللقاء کونسا وقت جنگ کرنے کے لیے بہتر ہے **عن** معقل بن یسار ان النعمان یعنی ابن مقرن
قال شهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا لم یقاتل من اول النهار اخر القتال حتی تزول
الشمس وتهب الریاح وینزل النصر **ترجمہ** معقل بن یسار نے نعمان بن مقرن سے روایت کیا ہے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ جب اول روز مین قتال نہ کرتے (سویرے) یعنی لڑتی نہین تو دیر کرتے
(یعنی لڑائی مین) یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاتا اور ہوا مین چلنے لگتین اور مدد اوترتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ لڑائی دوپہر ڈھلی اوس صورت مین ہوتی تھی جب اول روز مین نہ لڑتے غالبا احوال مختلف تھی کبھی اول روز مین قتال

اور کبھی وہ پھر ڈوبے **باب** فیما یؤمر بہ من الصمت عند اللقاء جنگ کیوقت چپ رہنا بہتر ہے یا خدا کی یاد کرنا **عن** قیس بن عباد قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرھون الصوت عند القتال **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب لڑائی کیوقت پکار کر بات کرنے کو برا جانتے تھے دوسری حدیث اسی مضمون کی ابی بردہ کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **باب** فی الرجل یترجل عند اللقاء جنگ کے وقت سواری سے اترنا درست ہی **عن** البراء قال لما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین یوم حنین فانکشفوا نزل عن بغلتہ فترجل **ترجمہ** براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مشرکون سے ملاقات کی حنین کے دن اور مسلمان بہاگ نکلے تو آپ اپنی خچر پر سے اوتر پڑے اور پیادہ ہو گئے کسی مصلحت کیواسطے **باب** فی الخیلاء فی الحرب لڑائی مین غرور اور تکبر کرنے کا بیان **عن** جابر بن عتیک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول من الغیرۃ ما یحب اللہ ومنھا ما یبغض اللہ فاما التی یحبھا اللہ عزوجل فالغیرۃ فی الریبۃ واما التی یبغضھا اللہ فالغیرۃ فی غیر ریبۃ وان من الخیلاء ما یبغض اللہ ومنھا ما یحب اللہ فاما الخیلاء التی یحب اللہ فاختیال الرجل نفسہ عند القتال واختیالہ عند الصدقۃ واما التی یبغض اللہ عزوجل فاختیالہ فی البغی قال موسی والفخر **ترجمہ** جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے غیرت (اور حمیت) دو قسم کی ہی۔ ایک تو وہ جو اللہ جل جلالہ کو پسند ہی دوسری وہ جو اللہ کو پسند نہین ہی پس وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہی وہ یہ ہی کہ شک کے جگہہ پر ہو (اور قرائن قویہ موجود ہون جیسے اوسکی عورت سے کوئی تنہائی مین اکثر ہنسے مذاق کیا کرے) اور وہ غیرت جو اللہ کو پسند نہین ہی یہہ ہے کہ بغیر شک کے خواہ نخواہ غیرت کرے (جیسے کوئی آدمی اوسکے گھر مین سے نکلے اوسکو بغیر تحقیق کیے ہوئے مار ڈالے) اسی طرح غرور علاوہ تکبر ہے ایک طرح کا اللہ کو ناپسند ہی اور ایک طرح کا پسند ہے جو پسند ہی وہ یہ ہی کہ آدمی غرور کرے کافرون سے جہاد کرتے وقت (یعنی خوشی خوشی بغیر ڈر اور خوف کے کافرون کو ذلیل سمجہکر اونسے لڑے) اور صدقہ دیتے وقت یعنی خوشی خوشی بہ کشادہ پیشانی دیوے) اور جو ناپسند ہی وہ یہ ہی کہ غرور کرے ظلم اور تعدی مین اور فخر کرنے سب مین (یعنی اپنی ذات اور قوم پر نازان ہو دوسرے ذات کو کمتر سمجھے) **باب** فی الرجل یستاسر آدمی جب گہر جاوے توکیا کرے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ عینا وامر علیھم عاصم بن ثابت فنفروا لھم ھذیل بقریب من مائۃ رجل رام فلما احس بھم عاصم لجاؤا الی قردد فقالوا لھم انزلوا فاعطوا بایدیکم ولکم

العهد والميثاق ان لا نقتل منكم احدا فقال عاصم اما انا فلا انزل في ذمة كافر فرموهم بالنبل فقتلوا عاصما في سبعة ونزل اليهم ثلاثة نفر على العهد والميثاق منهم خبيب وزيد بن الدثنة ورجل آخر فلما استمكنوا منهم اطلقوا اوتار قسيهم فربطوهم بها فقال الرجل الثالث هذا اول الغدر والله لا اصحبكم ان لي بهؤلاء لاسوة فجروه فابى ان يصحبهم فقتلوه فلبث خبيب اسيرا حتى اجمعوا قتله فاستعار موسى يستحد بها فلما خرجوا به ليقتلوه قال لهم خبيب دعوني اركع ركعتين ثم قال والله لولا ان تحسبوا ما بي جزعا لزدت **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیون کو بھیجا اور اونکا افسر عاصم بن ثابت کو مقرر کیا اونسے لڑنے کے لیے ہذیل کے سو آدمی نکلے جب عاصم نے اونکو دیکھا تو ایک ٹیلی پر چڑھ بیٹھے (اور کافرون نے اونکو گھیر لیا) کافرون نے اون سے کہا اوترو اور اطاعت اختیار کرو ہم تم سے اقرار کرتے ہین کہ تم مین سے کسی کو قتل نکرینگے عاصم نے کہا مجھکو تو کافر کی امان مین اوترنا پسند نہین ہے اسپر کافرون نے اونکو تیرون سے مارا عاصم اور اون کے ساتھی سب سات آدمی شہید ہوئے اور تین آدمی کافرون کے عہد اور اقرار پر اعتبار کرکے اوتر آئے اون مین سے تھے خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک شخص (اونکا نام عبد اللہ بن طارق تھا) جب کفار کے ہاتھ مین یہ لوگ آگئے انہون نے اپنی کمانون کے چلّے کھول کر ان کو باندھا - وہ تیسرا شخص (عبد اللہ بن طارق) بولا یہ پہلی عہد شکنی ہے (یعنی تم نے تو اقرار کیا تہا ہم قتل نکرینگے پھر یہ باندھنا کیسا) قسم خدا کی مین تمہارے ساتھ نہ جاؤنگا (مجھے اپنے رفیقون سے ملنا اچھا معلوم ہوتا ہے) مین چاہتا ہون تم مجکو بھی مار ڈالو تاکہ مین اپنے ساتھیون سے جو شہید ہوئے مل جاؤن) کافرون نے اون کو کھینچا انہون نے انکار کیا چلنے سے کافرون نے اونکو بھی قتل کیا اب خبیب اون کے ہاتھ مین قید سے سب نے اونکو بھی قتل کرنا چاہا انہون نے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال مونڈنے کو لیے جب کافرون کو قتل کرنے کے لیے لیچلے تو خبیب نے اونسے کہا ذرا مجھکو مہلت دو مین دو رکعتین پڑھ لون پھر کہا قسم خدا کی اگر تم یہ گمان کرتے کہ مین مارے جانے کے خوف سے نماز پڑھتا ہون تو زیادہ رکعتین پڑھتا **ف** پھر عقبہ بن الحارث نے اونکو قتل کیا آخری وقت انہون نے یہ کہا مجھے کچھ پرواہ نہین جب مین اسلام کی حالت مین مارا جاتا ہون خدا کیواسطے اور بد دعا کی کفار پر

عن عمرو بن ابي سفيان بن اسيد بن جارية الثقفي وهو حليف لبني زهرة وكان من اصحاب ابي هريرة فذكر الحديث **ترجمہ** عمرو بن ابی سفیان سے جو حلیف تہا بنی زہرہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوہریرہ رض کا مصاحب تہا اوس نے اسی طرح حدیث بیان کی

باب في الكمناء

جو لوگ ہتیار کمین مین بٹہائے جاوین

عن البراء الحديث قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم على الرماة يوم احد وكانوا خمسين رجلا عبد الله بن جبير وقال ان رايتمونا تخطفنا

الطير فلا تبرحوا من مكانكم هذا حتى ارسل اليكم وان رأيتمونا هزمنا القوم واوطاناهم
هم فلا تبرحوا حتى ارسل اليكم قال فهزمهم الله قال فانا والله رأيت النساء يشتددن
على الجبل فقال اصحاب عبد الله بن جبير الغنيمة اي قوم الغنيمة ظهر اصحابكم فما تنتظرون فقال
عبد الله بن جبير انسيتم ما قال لكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا والله لنأتين
الناس فلنصيبن من الغنيمة فاتوهم فصرفت وجوههم واقبلوا منهزمين **ترجمہ**
برا ابن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد مین سب تیر اندازونکا جو پچاس نفر تھے
عبد اللہ بن جبیر کو افسر مقرر کیا اور فرمایا اگر تم ہمکو دیکھو کہ پرندے اوچک رہی ہین ہمکو (یعنی ہم مارین جاوین اور قتل
کیی جاوین اور پرندی ہمارا گوشت اوچکنی لگین) جب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہانتک کہ تم بلائی نہ جاؤ اور اگر تم دیکھو کہ
ہم نے کافرون کو شکست دی اور روندڈالا جب ہی اس جگہہ سے نہ ہٹو جبتک بلائی نہ جاؤ (کیونکہ وہ مقام نہایت
قلب تھا اگر غنیم ادہر سے آجاوی تو لشکر اسلام پر پیچھے سے حملہ کرسکتا تھا) راوی نے کہا پہر اللہ جل جلالہ نی کافرون
کو شکست دی اور مین نے مشرکین کی عورتون کو دیکھا وہ پہاڑون پر چڑہنے لگین (بہاگنی لگین) عبد اللہ بن جبیر
کے ساتھیون نے کہا مال غنیمت لو تمہاری لوگ غالب ہوگئے دیکھتی کیا ہو عبد اللہ بن جبیر نے کہا کیا تم بہول گئے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تہا (کہ بغیر میری کہی ہوئے اور بلائے ہوئے تم کسیطرح یہان سے
نہ ہلنا) انہون نے کہا قسم خدا کی ہم تو جاوین گے اور غنیمت کا مال لین گے وہ گئی اللہ نے اون کے منہ پہیر دیے
اور انکو شکست ہوئی (دو وجہون سے ایک تو رسول اللہ صلعم کی نافرمانی سے دوسری دنیا کی حرص سے آخر جلدی کیا
تھی جو مال غنیمت آتا سب کو تقسیم ہوتا **باب** فی الصفوف صف بندی کا بیان **عن** حمزة بن ابی
اسید عن ابیه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اصطففنا يوم بدر اذا اكثبوكم
يعني اذا غشوكم فارموهم بالنبل واستبقوا نبلكم **ترجمہ** حمزہ بن ابی اسید نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے دن جب ہم نے صف باندہا جسوقت کہ وہ (یعنی کفار)
تمہاری نزدیک پونچین یعنی تیر کی زد پر تو تیر مارو انکو اور اپنی تیر باقی رکھو (یعنی سب تیر نہ خرچ کرو) **باب**
فی سل السیوف عند اللقاء جب دشمن قریب آکر مل جاوین اوسوقت تلوارین نکالین **عن** ابن ابی اسید
الساعدی عن ابیه عن جده قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم بدر اذا اكثبوكم
فارموهم بالنبل ولا تسلوا السيوف حتى يغشوكم **ترجمہ** ابن ابی اسید ساعدی نے اپنی باپ سے
اور اوس نے اپنی دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے دن جب کفار تمہارے
قریب آوین تو اونکو تیر مارو اور جبتک کہ وہ تمسے مل نہ جاوین اپنے تلوارونکو مت سونتو (یعنی جبتک کہ وہ تلوار کی مار پر نہ آوین

تروارون کو میان سے نہ نکالو تیر ہی سے مارو) **باب** في المبارزة مبارز کا مقابلہ کرنا **عن** علي قال تقدم

يعني عتبة بن ربيعة وتبعه ابنه واخوه فنادى من يبارز فانتدب له شباب من الانصار

فقال من انتم فاخبروه فقال لا حاجة لنا فيكم انما اردنا بني عمنا فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم قم يا حمزة قم يا علي قم يا عبيدة بن الحرث فاقبل حمزة الى عتبة

واقبلت الى شيبة واختلف بين عبيدة والوليد ضربتان فاثخن كل واحد منهما

صاحبه ثم ملنا على الوليد فقتلناه واحتملنا عبيدة **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے آگے

بڑھا یعنی عتبہ بن ربیعہ اور اوسکا بیٹا بھی اوسکے پیچھے آیا یعنی ولید اور اوسکا بھائی بھی آیا یعنے شیبہ بن ربیعہ پھر عتبہ

نے آواز دی کون ہے جو میدان میں لڑنے کے لیے نکلے تو اوسکو انصار میں سے کئی جوانون نے جواب دیا یعنے

صف میں سے میدان میں لڑنے نکلے تو عتبہ نے پوچھا تم کون ہو انصار کے جوانون نے اوسکو اپنا پتا بتلایا

اوس نے سنکر کہا مجھکو تم سے کچھ غرض نہیں ہم تو اپنے چچا کے اولاد کے سوا دوسرے کسی سے لڑنیکا ارادہ نہیں

رکھتے یعنی قریش اور مہاجرین میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمزہ کھڑے ہو اور اے علی کھڑے

ہو اور اے عبیدہ حارث کے بیٹے کھڑے ہو تو حمزہ تو عتبہ کیطرف لڑنے کے لیے متوجہ ہوئے اور اوسکو مار لیا اور میں

شیبہ کیطرف متوجہ ہوا اور اوسکو مار لیا اتنے میں عبیدہ اور ولید کو دو زخم لگے یعنے عبیدہ اور ولید کی آپس میں

چوٹین چلین ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا پھر ہمنے بھی ولید پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور عبیدہ کو اوٹھا لائے

معرکہ میں سے **ف** اس حدیث سے علی اور حمزہ کی بڑی شجاعت معلوم ہوئی خصوصاً حضرت علی کہ اپنے مقابل

کو مار کر دوسرے کو بھی جا کر مار لیا **باب** في النهي عن المثلة ناک کان کاٹنے کی ممانعت **عن** عبد الله

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعف الناس قتلة اهل الايمان **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر قتل کرنے والے ایمان دار لوگ ہیں **ف** یعنی قتل اچھی طرح سے

کرتے ہیں زیادتی نہیں کرتے جیسے ناک کان کاٹنا جسکو مثلہ کہتے ہیں نہ بہت تکلیف دیتے ہیں **عن** الهياج بن عمران

ان عمران ابق له غلام فجعل لله عليه لئن قدر عليه ليقطعن يده فارسلني لاسأله فاتيت

سمرة بن جندب فسألته فقال كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يحثنا على الصدقة وينهانا

عن المثلة فاتيت عمران بن حصين فسألته فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

يحثنا على الصدقة وينهانا عن المثلة **ترجمہ** هیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا ایک غلام

بھاگ گیا انہون نے نذر کی اللہ سے اگر میں اوسکو پکڑ پاؤن گا تو اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالون گا پھر عمران نے مجھکو

سمرہ بن جندب پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو مین نے سمرہ سے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رغبت

ولاتے تھے صدقہ دینے کے اور منع کرتے تھے مثلے سے یعنے ہاتھ پانون ناک کان کاٹنے سے) پھر عمران بن حصین پاس
آیا اون سے پوچھا اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے ہم کو صدقے پر اور منع کرتے تھے مثلے
سے **ف** بعضون نے کہا یہ ممانعت تنزیھی ہے کیونکہ آپ نے مثلہ کیا عرنیین کے ساتھہ بعضون نے کہا تحریمی ہے
اور عرنیین کے ساتھہ مثلہ قصاصاً ہوا تھا کیونکہ انہون نے بھی اونٹ والون کے ساتھہ مثلہ کرکے اون کو مارا تھا

باب فی قتل النساء عورتون کو مارنا منع ہے **عن** عبد اللہ ان امراۃ وجدت فی بعض
مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولۃ فانکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قتل النساء والصبیان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی لڑائی مین دیکھا وہ قتل کیے گئی تھی آپ نے منع کیا عورتون اور لڑکون کے مارنے سے **ف** یعنے بچون کے
مارنے سے لڑکے ہون یا لڑکیان جبتک نابالغ ہون اسی طرح بہت بوڑہے ضعیف مرد کو جو جنگ نہ کرتا ہو نہ رای
دیتا ہو **عن** رباح بن ربیع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس
مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علام اجتمع ھؤلاء فجاء فقال علی امراۃ قتیل
فقال ما کانت ھذہ لتقاتل قال وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد
لا تقتلن امراۃ ولا عسیفا **ترجمہ** رباح بن ربیع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتھ
تھے ایک لڑائی مین تو لوگون کو دیکھا کہ ایک چیز پر جمع ہو رہے ہین تو حضرت نے ایک شخص کو بھیجا کہ جاکر دیکھے یہ مجمع
کاہیکا ہے تو وہ شخص آیا اور کہا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اوسپر لوگون کا مجمع ہے آپ نے فرمایا یہہ تو کچہ لڑتے
نہ تھے یعنے پھر اسکو کیون مارا تو لوگون نے کہا کہ اگلی فوج پر خالد بن ولید مین آپ نے ایک شخص سے خالد کو کہلا
بھیجا نہ کسی عورت کو مار اور نہ کسی مزدور کو **ف** یہان مزدور سے وہ مزدور مراد ہے جو لڑتا نہ ہو بلکہ فقط خدمت
کے لیے ہو **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا شیوخ المشرکین
واستبقوا شرخھم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی عمر والے یعنے
بہت قوی بوڑہے مشرکون کو مار ڈالو اور چھوٹی عمر والون کو باقی رکھو **ف** مراد بڑی عمر والون سے یا تو جوان ہین
مقابل لڑکون کے یا وہ بڈہے جو قوی اور لڑنے پر قادر ہون اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جب کہ صاحب رای
وتدبیر ہو لڑائی مین **عن** عائشۃ قالت لم تقتل من نسائھم تعنی بنی قریظۃ الا امراۃ انھا
لعندی تحدث تضحک ظھرا وبطنا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل رجالھم بالسیوف
اذ ھتف ھاتف باسمھا این فلانۃ قالت انا قلت وما شانک قالت حدث احدثتہ
قالت فانطلق بھا فضربت عنقھا فما انسی عجبا منھا انھا تضحک ظھرا وبطنا وقد

انها تقتل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ بنی قریظہ کی عورتون مین سے کوئی عورت نہین ماری گئی مگر
ایک عورت جو میری پاس بیٹھی تھی باتین کر رہی تھی اور ہنستی جاتی تہی اسطرح کہ اوسکی پیٹھ اور پیٹ مین بل پڑتے
تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے مردونکو قتل کر رہے تھے بازار مین یہانتک کہ ایک پکارنی والی نے پکارا
اوسکا نام لیکر فلانی عورت کہان ہی وہ بولی مین ہون مین نے پوچھا یہ کیا ہوا تجھکو (یعنے تیرا نام کیون پکارا جاتا ہی
تو نے قصور کیا کیا) وہ بولی مین نے ایک نیا کام کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گالیان دی تہین
حضرت عائشہ نے کہا پہر وہ پکارنیوالا اوس عورت کو لی گیا اور اوسکی گردن ماری گئی اور مین اب تک نہین بھولی جیسا اوس
وقت مجھکو تعجب آیا تہا کہ وہ ہنستی جاتی تہی اتنا کہ پیٹھ مین اور پیٹ مین بل پڑتی تھی حالانکہ اوسکو معلوم ہوگیا تہا کہ مین
قتل کیجاؤن گی **عن** الصعب بن جثامة انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الدار من المشركين
يبيتون فيصاب من ذراريهم ونسائهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم منهم هم وكان
عمرو يعني ابن دينار يقول هم من آبائهم قال الزهري ثم نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعد ذلك عن قتل النساء والولدان **ترجمہ** صعب بن جثامہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سی اوسنی پوچھا دار مشرکین سے یعنے جو مشرکین گھرون مین رہتی ہین اور وہ شب خون کیے جاوین اور اون کے بچے
اور عورتون بھی ماری جاوین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی اونہین مین سے ہین عمرو بن دینار نے
کہا اون کے باپ داوا کی اولاد ہین زہری نے کہا پھر رسول اللہ صلعم نے عورتون اور بچون کے قتل سی منع فرمایا۔
(تو یہ حدیث منسوخ ٹہری بعضون نے کہا جب شب خون کیوقت تمیز نہ ہوسکی تو عورتون بچون کا مار ڈالنا گناہ نہ ہوگا اور جب
تمیز ہوسکے اور پہچان تو عورتون بچون کو مارنا درست نہین) **باب** فی کراهية حرق العدو بالنار دشمن
کو انگارے سے مارنا کیسا ہی **عن** حمزة الاسلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امره على سرية قال
فخرجت فيها وقال ان وجدتم فلانا فاحرقوه بالنار فوليت فناداني فرجعت اليه فقال ان
وجدتم فلانا فاقتلوه ولا تحرقوه فانه لا يعذب بالنار الا رب النار **ترجمہ** حمزہ اسلمی سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو افسر کیا ایک ٹکڑیکا انہون نے کہا مین نکلا آپ نے فرمایا اگر فلانے کافر کو پاؤ تو اوس کو آگ
مین جلا دینا جب مین پیٹھ موڑ کر چلا آپنے پھر پکارا مین لوٹا آپ نے فرمایا اگر اسکو پاؤ تو مار ڈالنا جلانا مت کیونکہ انگار
سی وہی عذاب کریگا جو انگار کا پیدا کرنے والا ہی (یعنی اللہ تعالی جلشانہ تو تم کسی کو انگار سے عذاب نہ دو) **عن** ابی
هريرة قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا فذكر
معناه **ف** ابوہریرہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ مراد انگار سے ممانعت کی یہ ہی کہ بضرورت کسی شخص کو آگ مین جلاکر
نہ مارے ورنہ کافرون کے کھیتون اور باغون اور بستیونکا جلانا اسیطرح توپ اور بندوق سی لڑنا درست ہی **عن**

عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجته فرأینا حمرة
معها فرخان فاخذنا فرخیها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبی صلی الله علیہ وسلم
فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها الیها ورای قریة نمل قد حرقناها فقال من حرق
هذه قلنا نحن قال انه لاینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ حاجت کیواسطے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اوسکے دو بچے تھے بچون کو
ہم نے پکڑ لیا وہ چڑیا آکر زمین پر پر بچھانے لگی (جیسے کوئی منت کرتا ہے اور عاجزی) اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کس نے اسکو بیقرار کیا ہے اسکا بچہ لے لیا ہے دیدو اسکو بچہ اوسکا اور آپ نے ایک سوراخ
چیونٹیون کا دیکھا ہم نے اوسکو جلا دیا تھا آپ نے فرمایا کس نے اسکو جلایا ہم نے کہا ہم نے جلایا آپ نے فرمایا آگ سے
عذاب دینا درست نہین کسیکو مگر آگ کے مالک (یعنی اللہ جل جلالہ) کو (بوجہ چیونٹی کو مارنا مکروہ ہے اگر کاٹے تو اوس
کو مار ڈالے پر اوسکا گھر نہ جلاوے **باب** الرجل یکری دابته علی النصف او السهم کوئی شخص اپنا جانور
کرایہ دے آدھے یا پورے حصے پر مال غنیمت کے **عن** واثلة بن الاسقع قال نادی رسول الله صلی الله
علیہ وسلم فی غزوة تبوك فخرجت الی اهلی فاقبلت وقد خرج اول صحابة رسول الله صلی
الله علیہ وسلم فطفقت فی المدینة انادی الا من یحمل رجلا له سهمه فنادی شیخ من
الانصار قال لنا سهمه علی ان نحمله عقبة وطعامه معنا قلت نعم قال فسر علی برکة
الله تعالی قال فخرجت مع خیر صاحب حتی افاء الله علینا فاصابنی قلائص فسقتهن
حتی اتیته فخرج فقعد علی حقیبة من حقائب ابله ثم قال سقهن مدبرات ثم قال سقهن
مقبلات فقال ما اری قلائصك الا کراما قال انما هی غنیمتك التی شرطت لك قال خذ
قلائصك یا ابن اخی فغیر سهمك اردنا **ترجمہ** واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منادی کرائی تبوک کی لڑائی مین (مجاہدین کے جمع کرنے کیواسطے) مین اپنے گھر کو گیا وہان سے ہوکر آیا تو پہلی صحابے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل چکے تھے مین شہر مین پکارنا شروع کیا کوئی ایسا ہے جو ایک آدمی کو سوار کرلے اور جو
حصہ اوسکو غنیمت کے مال مین سے ملے وہ لے لے (وجہ یہ ہے کہ واثلہ کے پاس سواری نہ تھی اور لوگ جہاد کو نکل چکے
تھے اسوجہ سے یہ گھبرا گئے اور پکارنا شروع کیا کہ شاید کسی کے سواری پر جگہہ ہو اور وہ ان کو سوار کرلے) ایک بوڑھے انصاری
بولے اچھا ہم اوسکا حصہ لیوین گے اور اوسکو اپنے ساتھ بٹھالین گے اور ساتھ کھانا کھلاوینگے مین نے کہا ہان قبول
ہے انہون نے کہا اچھا آؤ اللہ کی برکت پر بھروسا کرکے اُنہون نے کہا مین بہت اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا یہانتک
کہ اللہ نے ہم کو غنیمت کا مال دیا میرے حصے مین چند اونٹنیان تیز رو آئین مین اونکو ہنکا کر اپنے رفیق کے پاس لایا وہ نکلے اور

اپنی اونٹ کے پچھلی طرف بیٹھی حقیبہ پر (حقیبہ جو اخیر مین پالان کے باندہا جاوی) پھر کہا ہانک انکو میری طرف پیٹھ کر کے پھر
کہا ہانک انکو میری طرف منہ کر کے بعد اوسکی کہا تیری اونٹنیان میری نزدیک عمدہ ہین مین نے کہا یہ تو تمہارا مال ہی جسکی مین
نے شرط کی تھی انہون نے کہا ای بیٹی میرے بہائی کے لے لے تو حصہ اپنا ہمارا مقصود یہ حصہ نتہا (بلکہ آخرت مین ثواب
کا حصہ مقصود تہا سبحان اللہ صحابہ کرام کیسی آخرت کی بہتری کے شائق اور عاشق تھی **باب** فی الاسیر
یوثق قیدی مضبوط باندہا جاوی یا نہین **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول عجب ربنا عز وجل من قوم یقادون الی الجنۃ فی السلاسل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا آپ فرماتی تھی تعجب کیا پروردگار عز وجل نے اوس قوم سے جو بہشت مین داخل
کیے جاتے ہین زنجیرون مین **ف** یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پا کر بہشت مین
داخل ہونگے۔ اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کے زنجیر مراد ہے یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف سے کھینچ لیا وہ بہشت مین داخل ہوا
عن جندب بن مکیث قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن غالب اللیثی فی
سریۃ وکنت فیہم وامرھم ان یشنوا الغارۃ علی بنی الملوح بالکدید فخرجنا حتی اذا کنا
بالکدید لقینا الحارث بن البرصاء اللیثی فاخذناہ فقال انما جئت ارید الاسلام و
انما خرجت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ان تکن مسلما لم یضرک رباطنا یوما و
لیلۃ وان یکن غیر ذلک نستوثق منک فشددناہ وثاقا **ترجمہ** جندب بن مکیث سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن غالب لیثی کو ایک ٹکڑی کا سردار کر کے بھیجا مین بھی اوسی مین تہا اور حکم
کیا اونکو کہ بنی الملوح پر کدید مین (بنی الملوح ایک قبیلہ ہی اور کدید مقام کا نام ہی) ہم لوگ نکلے
جب کدید مین پہونچے تو ہم کو حارث بن برصاء لیثی ملا ہم نے اوسکو پکڑ لیا وہ بولا مین آیا تہا مسلمان ہونے کو اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے کے لیے نکلا تہا ہم نے کہا اگر تو مسلمان ہی تو ایک رات دن بندہے رہنے مین تیرا نقصان نہین
اور جو مسلمان نہین ہی تو ہم تجہے مضبوط باندہین گے پھر ہم نے اوسکو مضبوط باندہا **ف** یعنی صرف اسلام ظاہر کرنے سے
ایسی موقع پر چھوڑ دینا خلاف مصلحت تہا شاید وہ اپنی قوم کا مخبر ہو جو خبر پہونچانی اور کمک لانے کے لیے جاتا ہو جب
غنیم سے ملا تو اسلام کا بہانہ کر لیا ہو **عن** ابو ھریرۃ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا
قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال سید اھل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ
من سواری المسجد فخرج الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماذا عندک یا ثمامۃ
قال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت ترید
المال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان الغد ثم قال

ما عندك یا ثمامۃ فاعاد مثل ھذا الکلام فترکہ حتی کان بعد الغد فذکر مثل ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ وساق الحدیث قال عیسی انا اللیث وقال ذا ذم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کیطرف بھیجا تو لشکر کے لوگ بنی حنیفہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) مین سے ایک شخص کو پکڑ لائے کہا جاتا تھا اوسکو ثمامہ اثال کا بیٹا اہل یمامہ (ایک شہر کا نام ہے) کا سردار تو اوسکو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف تشریف لیگئے اور فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہے (یعنی تیرا کیا حال ہے سو خبر دے یا یہہ کہا کہ تیرا گمان میری ساتھہ کیا ہے کہ مین تجھہ سے کیا معاملہ کرونگا) اُس نے کہا ای محمد میرے پاس خیر وخوبی ہے یا میرے پاس بہت مال ہے اگر تم مجکو قتل کروگے یعنی مجھہ جیسے خونی کو جو قتل کے مستحق ہے (اس مین اپنی تقصیر کا اقرار ہے یا یہہ مراد ہے کہ اوسکو مار وگے جسکا خون ساقط نہ ہوگا۔ بلکہ میری قوم میری خون کا بدلا لیگی اس مین اپنی ریاست اور شرافت کا دعوی ہے) اور اگر احسان کروگے تو ایک قدردان پر احسان کروگے (یعنی اوسکا بدلا اور سلوک میری طرف سے ادا ہوگا) اور اگر تم مال چاہتے ہو تو جتنا چاہیے اُتنا مال مانگو ملجاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے اوسی حال پر رہنے دیا یہانتک کہ اگلا دن ہوا پھر اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ثمامہ تیری پاس کیا ہے تو پھر اوس نے وہی دوہرا کر کہا یعنی جیسا اول مین کہا تھا پھر ویسا ہی کہا پھر اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی حال پر چھوڑ دیا یہانتک کہ تیسرا دن ہوا پھر آپ نے اُس سے ویسا ہی فرمایا اور اُس نے بدستور جیسا کہتا تھا ویسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو ثمامہ مسجد کے پاس جو کہجور کے درخت تھے اون کی طرف گیا اور نہایا اور مسجد مین آیا پھر کہا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول مین یہانتک اخیر تک۔ اس حدیث کو عیسی نے کہا لیث کی روایت مین ذا ذم کے بدلے مین ذا ذم ہے یعنی اگر قتل کروگے تو قتل کروگے بڑی عزت وحرمت والی کو۔ عن یحیی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارۃ قال قدم بالاساری حین قدم بھم وسودۃ بنت زمعۃ عند ال عفراء فی مناخھم علی عوف ومعوذ ابنی عفراء قال وذلک قبل ان یضرب علیھن الحجاب قال تقول سودۃ واللہ انی لعندھم اذ اتیت فقیل ھؤلاء الاساری قد اتی بھم فرجعت الی بیتی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ واذا ابو یزید سھیل بن عمرو فی ناحیۃ الحجرۃ مجموعۃ یداہ الی عنقہ بحبل ثم ذکر الحدیث ترجمہ یحیی بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جب قیدی لائے گئے (جنگ بدر مین) تو سودہ بنت زمعہ ام المؤمنین عفراء کی اولاد پاس تہین جہسان انوٹ اونکے بٹہائے جاتے تھے

عوف بن عفرا اور معاذ بن عفرا پاس حتیٰ کہ حجاب ورپردی کا حکم نہین اوترا تہا سودہ بنتی تہین مین دکھی کے پاس ہی یکایک آئی تو لوگون نے کہا یہ قیدی ہین پکڑ کر آئے ہین مین اپنے گہر مین آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہین تھے اور ابو یزید سہیل بن عمرو حجری کے ایک کونے مین تہا اوسکے دونو ہاتہ اوسکی گردن سی بندہے ہوئی تھی ایک رسی سے پھر حدیث بیان کی۔ ابو داؤد نے کہا عوف بن عفرا [2] ابوجہل بن ہشام کو مارا وہ اوسکو پہچانتے نہ تہے لیکن اوسکی طرف چلے گئے اور اوسکو مارا بدر کے دن

باب فی الاسیر ینال منہ ویضرب

قیدی کو مارپیٹ کرنے کا بیان

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ندب اصحابہ فانطلقوا الی بدر فاذا ھم بروایا قریش فیھا عبد اسود لبنی الحجاج فاخذہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلوا یسئلونہ این ابو سفیان فیقول واللہ مالی بشیء منہ علم ولکن ھذہ قریش قد جاءت فیھم ابو جھل وعتبۃ وشیبۃ ابنا ربیعۃ وامیۃ بن خلف فاذا قال لھم ذلک ضربوہ فیقول دعونی دعونی اخبرکم فاذا ترکوہ قال واللہ مالی بابی سفیان علم ولکن ھذہ قریش قد اقبلت فیھم ابو جھل وعتبۃ وشیبۃ ابنا ربیعۃ وامیۃ بن خلف قد اقبلوا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وھو یسمع ذلک فلما انصرف قال والذی نفسی بیدہ انکم لتضربونہ اذا صدقکم وتدعونہ اذا کذبکم ھذہ قریش قد اقبلت لتمنع ابا سفیان قال انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان غدا ووضع یدہ علی الارض وھذا مصرع فلان غدا ووضع یدہ علی الارض وھذا مصرع فلان غدا ووضع یدہ علی الارض فقال والذی نفسی بیدہ ما جاوز احد منھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بارجلھم فسحبوا فالقوا فی قلیب بدر

ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بلایا وہ سب بدر کیطرف چلے ناگاہ قریش کے پانی لانیوالے اونٹ ملے اون مین ایک کالا غلام ملا بنی الحجاج کا صحابہ نے اوسکو پکڑا اور پوچھنے لگے تبا ابوسفیان (کافرون کا سردار) کہان ہی وہ کہنے لگا قسم خدا کی مین ابوسفیان کا حال نہین جانتا لیکن قریش کے لوگ البتہ آئے ہین اون مین ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ہین جب اوسنے یہ کہا تو صحابہ اوسکو مارنے لگے وہ بولا مجھے چھوڑو چھوڑو مین بتاتا ہون جب اوسکو چھوڑا تو وہ بھی کہنے لگا قسم خدا کی مجھے ابوسفیان کا حال معلوم نہین لیکن قریش البتہ آئے ہین اون مین ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور امیہ بن خلف ہین اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تہے مگر سنتے جاتے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا قسم خدا کی جب وہ سچ بولتا ہے تو تم اوسکو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولنا چاہتا ہے تو تم اوسکو چھوڑ دیتے ہو یعنی یہ غلام سچ کہتا ہے ابوسفیان تو شام کی قافلے کو ساتھ لیکر آتا ہے

[2] اور معاذ بن عفرا

آرہا تہا اور قریش کے لوگ اوسکو بچانے کے لیئے آئے کہین ایسا نہ ہو مسلمان قافلے کے مال پر قابض ہوجاوین مسلمان جانتے تہے قافلے سے مقابلہ ہو اسد چاہتا تہا کافر دشمنے ہوہی ہوا اسلام کی دہاک بیٹھ گئی) انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ فلانے کی گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور وہان اپنا ہاتہہ رکہا یہ فلان کے گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور یہ فلانے کے گرنیکی جگہہ ہی کل کے روز اور وہان اپنا ہاتہہ رکہا (سب کافروں کے مارے جانیکی جگہہ بتادی) انس نے قسم کہا کر کہا پہر کسی کافر نے ان مین سے رسول اللہ صلعم نے جہان ہاتہہ رکہا تہا پاتہا فرق نہین ہوا (یعنے وہین مارے گئے) پہر رسول اللہ صلعم نے حکم کیا اونکے پاؤن پکڑ کر گھسیٹے گئے اور بدر کے اندہے کنوئیں مین ڈالدی گئے **ف** یہ رسول اللہ صلعم کا ایک معجزہ تہا آپنے پہلے ہی سے بتادیا کہ یہان فلانا کافر مارا جاویگا یہان فلانا مارا جاویگا پھر ہر سو وہین فرق نہ ہوا **باب** قتل الاسیر

یکرہ علی الاسلام قیدی پر اسلام کے لیئے زبردستی نہ کی جاوے **عن** ابن عباس قال کانت المراۃ تکون مقلاۃ فتجعل علی نفسہا ان عاش لہا ولدان تہودہ فلما اجلیت بنو النضیر کان فیہم من ابناء الانصار فقالوا لا ندع ابناءنا فانزل اللہ عزوجل لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کفر کے زمانے مین جب کوئی عورت ایسی ہوتی جسکا بچہ نہ جیتا تو وہ یہ نذر کرتی اگر اوسکا بچہ جیئے گا تو یہودی بنا دے گی جب بنی النضیر کے یہودیوں کو جلا وطن کا حکم ہوا اون مین چند لڑکے انصار کے بھی تہے انصار نے کہا ہم اپنے لڑکون کو نہ چھوڑینگے اللہ جل جلالہ نے اوتارا دین مین زبردستی نہین ہوسکتی (یعنی وہ لڑکے اگر خوشی سے تمہارے پاس رہین تو لیلو ورنہ جانے دو) **باب** قتل الاسیر ولا یعرض علیہ الاسلام قیدی کو یون ہی مار ڈالنا اور اُسپر اسلام پیش کرنے کا بیان **عن** سعد قال لما کان یوم فتح مکۃ امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الا اربعۃ نفر وامراتین وسماھم وابن ابی سرح فذکر الحدیث قال واما ابن ابی سرح فانہ اختبأ عند عثمان بن عفان فلما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الی البیعۃ جاء بہ حتی اوقفہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ بایع عبد اللہ فرفع راسہ فنظر الیہ ثلاثا کل ذلک یابی فبایعہ بعد ثلاث ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما کان فیکم رجل رشید یقوم الی ھذا حیث رآنی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری یا رسول اللہ ما فی نفسک الا اومأت الینا بعینک قال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین **ترجمہ** سعد سے روایت ہی جب فتح مکے کا روز ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کو امن دیا مگر چار مردون کو اور دو عورتون کو اور انکا نام لیا (چار مرد یہ تہے عبداللہ بن خطل۔ اور عکرمہ بن ابی جہل۔ اور ہبار بن الاسود اور عبداللہ بن ابی سرح یا وحشی قاتل امیر حمزہ کا یا مقیس بن صبابہ اور عورتین۔ ایک ہندہ زوجہ ابی سفیان تہی جسنے امیر حمزہ کا دل چباڈالا تہا دوسری کوئی اور تہے) تو ابن

ابی سرح عثمان بن عفان پاس چھپ رہے (قصور انکا یہ تہا کہ اسلام لاکر پھر مرتد ہو گئے تھے) جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان نے ابن ابی سرح کو آپ کے سامنے لاکر کھڑا کردیا اور بولے ای نبی اللہ
بیعت کر عبد اللہ سے آپ نے اپنا سر اٹھا کر اوسکیطرف دیکھا اور بیعت نہ کی تین بار ایسا ہی کیا تین بار کے بعد پھر بیعت کر لی
بعد اوس کے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم مین کوئی آدمی بھی عقلمند نہین ہے جو اوٹھتا اور جب مین نے اس سے
ہاتھ کھینچ لیا اور بیعت نہ کی تھی تو اوسکو مار ڈالتا اصحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو نہین معلوم تھا آپ کے دل
کا حال البتہ اگر آپ آنکھ سے اشارہ کر دیتے (تو ہم اوسی وقت حکم کی تعمیل کرتے اور اوسکو مار ڈالتے) آپ نے فرمایا
نبی کو یہ لائق نہین کہ کنکھیون سے چور نگاہ کرے ابو داؤد نے کہا ابن سرح عثمان کا رضاعی بھائی تہا اور ولید بن عقبہ
اونکا اخیافی بھائی تہا جب اوس نے شراب پی تو حضرت عثمان نے اوسکو حد ماری تھی **عن** سعید المخزومی

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم فتح مکۃ اربعۃ لا اؤمنہم فی حل ولا حرم فسماہم
قال وقینتین کانتا لمقیس فقتلت احدٰہما وافلتت الاخریٰ فاسلمت **ترجمہ** سعید بن یربوع
مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا چار مرد ہین مین اون کو امان نہین دیتا
نہ حل مین نہ حرم مین پھر اونکا نام لیا اور دو لونڈیون کا جو مقیس بن ضبابہ کی تہین (اور آپ کی ہجو گایا کرتی تہین) ایک
لونڈی اونمین سے قتل کیگئی اور دوسری بھاگ گئی پھر وہ مسلمان ہوگئی۔ ابو داؤد نے کہا مین ابن العلا سے اس
حدیث کا اسناد اچھی طرح نہین سمجھا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ

عام الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ
فقال اقتلوہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم داخل ہوتے مکہ مین جس سال مکہ فتح ہوا آپ کے سر پر
خود تہا جب آپ نے خود اوتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ابن خطل (ایک کافر تہا جسکا نام عبد العزیٰ
تہا آپ نے اوسکا خون مباح کر دیا تہا) کعبے کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اوسکو مار ڈالو **ف** آپ نے
ابن خطل کو مار ڈالنے کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مصدق
(زکوۃ وصول کرنیوالا) بنا کر بھیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کے لیے اوس کے ساتھ کر دیا۔ ابن خطل ایک منزل مین اوترا
اور غلام سے کھانا پکانے کو کہا اور خود سو رہا جب اوٹھا تو دیکھا غلام نے کھانا نہین پکایا ہے ابن خطل نے اوس غلام کو مار
ڈالا اور اسلام سے پھر گیا اور مکے مین جا کر دو لونڈیان رکھین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تہین پھر جب
مکہ فتح ہوا تو کعبے کے پردون مین چھپ گیا آپ کے حکم سے زمین زمزم یا مقام پاس مارا گیا **باب فی**

قتل الاسیر صبرا قیدی کو پکڑ کر اوس کو مار ڈالنا • ابراہیم قال اراد الضحاک بن قیس ان
یستعمل مسروقا فقال لہ عمارۃ بن عقبۃ اتستعمل رجلا من بقایا قتلۃ عثمان فقال لہ مسروق حدثنا

بن مسعود وكان في انفسنا موثوق الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم لما اراد قتل ابيك قال من للصبية قال النار فقد رضيت لك ما رضي لك رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ضحاک بن قیس نے چاہا مسروق کو عامل بنانا تو عمارہ بن عقبہ نے اوس سے کہا تو عامل بناتا ہی ایسے شخص کو جو باقی رہ گیا ہے عثمان کے قاتلون مین سے مسروق نے اوس سے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن مسعود نے اور وہ ہم مین ثقہ معتبر تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ عقبہ بن ابی معیط (جس نے آپ کے سر پر اوجھری ڈالدی تھی) کے قتل کا ارادہ کیا وہ بولا اب میری لڑکون کے کون خبر لیگا تو آپ نے فرمایا آگ (یعنے تباہ ہون گے یا تو خود تو آگ مین جاتا ہے لڑکون کا کیا فکر ہے اپنی خبر لے) پس مین راضی ہون تیرے لیے اوس چیز سے جسکے لیے راضی ہوئے تیرے لیے رسول اللہ صلعم یعنے تو انگار مین جاوے جہنم مین جلے **باب** في قتل الاسير بالنبل قیدی کو باندہ کر اسکو تیرون سے مار ڈالنا

قال ابي تعلى غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاتي باربعة اعلاج من العدو فامر بهم فقتلوا صبرا قال ابوداود قال لنا غير سعيد عن ابن وهب في هذا الحديث قال بالنبل صبرا فبلغ ذلك ابا ايوب الانصاري فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن قتل الصبر فوالذي نفسي بيده لو كانت دجاجة ما صبرتها فبلغ ذلك عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاعتق اربع رقاب ترجمہ عبید بن تعلی سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ اونکے سامنے چار کافر زبردست عجمی لائے گئے دشمنون مین سے انہون نے حکم کیا وہ پکڑ کر مار ڈالی گئے ابوداؤد نے کہا سوا سعید کے اور لوگون نے ابن وہب سے یون روایت کیا کہ تیرون سے مار ڈالے گئے جب یہہ خبر ابو ایوب انصاری کو پہونچی اُنہون نے کہا مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اس طرح مارنے سے منع کیا قسم خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر مرغی بھی ہو تو مین اس طرح نہ مارون یعنے صبر کے طور پر (قتل صبر اسی کو کہتے ہین کہ زندہ پکڑ کر اوسے مار مار کر مار ڈالین) جب یہ خبر عبدالرحمن بن خالد بن ولید کو پہونچی انہون نے چار غلام آزاد کیے گویا کفارہ دیا اپنے خطا کا جو اون سے نادانستہ ہو گئی تھی اگلے زمانے کے لوگ کیسے محتاط اور پابند شرع تھے ہر قصور کا تدارک کرتے **باب** في المن على الاسير بغير فداء قیدی پر احسان رکھکر مفت چھوڑ دینے کا بیان

عن انس ان ثمانين رجلا من اهل مكة هبطوا على النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبال التنعيم عند صلوة الفجر ليقتلوهم فاخذهم رسول الله صلى الله عليه وسلم سلما فاعتقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة الى اخر الاية ترجمہ انس سے روایت ہی کہ اسّی آدمی مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر تنعیم کے پہاڑ سے اوتر آئے (یعنے سال حدیبیہ مین) فجر کی نماز کیوقت آپ کے قتل کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو زندہ پکڑ لیا درحالیکہ وہ مطیع ہو گئے پھر آپ نے اونکو آزاد کر دیا تو اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتارا وہ ایسا ہی کہ اونکا ہاتھ تم سے بند رکھا اور تمہارا

اون سے مکہ مین آخر ایت تک رہینے اونکو مم سے بچایا وہ تم کو قتل نکر سکے اور تم کو اون سے بچایا تمہارے دل مین قتل کا خیال نہ ڈالا **عن** مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاساری بدر لو کان مطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لاطلقتھم **ترجمہ** مطعم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے قیدیون کے حقمین کہ اگر مطعم بن عدی جیتا ہوتا اور ان ناپاک قیدیون کے باب مین مجھ سے سفارش کرتا تو مین اُس کی خاطر سے اونکو چھوڑ دیتا **ف** مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کا بیٹا ہے اور حضرتؐ کا ہم جدی قرابتی ہی اور اوسکا حضرتؐ پر ہہ ایک احسان تہا کہ حضرتؐ طائف سی جب پھر سے تو اوسنے حضرتؐ سی مشرکون کو دفع کیا اس لیے آپ نے کلام مذکور فرمایا **باب** فی فداء الاسیر بالمال قیدیسی مال لیکر اوسکو چھوڑنے کا بیان **عن** عمر بن الخطاب قال لما کان یوم بدر فاخذ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفداء انزل اللہ عزوجل ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض الی قوله لمسکم فیما اخذتم من الفداء ثم احل لھم الغنائم **ترجمہ** حضرت عمر سی روایت ہی جب بدر کے قیدیون سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ لیا اور انکو چھوڑ دیا اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اُتاری نبی کے لیے قیدی نہ ہونے چاہیین جبتک کافرون کو بالکل قتل اور زیر نہ کر لے رہینے اللہ کو مال لیکر چھوڑنا ناپسند ہوا کیونکہ اوسوقت کفر کا غلبہ تہا قیدیونکا مار ڈالنا مناسب تہا حضرت عمر کی یہی راے تھی بعد اوس کے اللہ جل جلالہ نے ان کے لیے مال درست کیا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل فداء اھل الجاھلیة یوم بدر اربعمائة **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے لوگون کا فدیہ فی آدمی چار سو درم مقرر کیے تھے **عن** عائشة قالت لما بعث اھل مکة فی فداء اسرائھم بعثت زینب فی فداء ابی العاص بمال وبعثت فیه بقلادة لھا کانت عند خدیجة ادخلتھا بھا علی ابی العاص قالت فلما راھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رق لھا رقة شدیدة وقال ان رایتم ان تطلقوا لھا اسیرھا وتردوا علیھا الذی لھا قالوا نعم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ علیه او وعده ان یخلی سبیل زینب الیه وبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثة ورجلا من الانصار فقال کونا ببطن یاجج حتی تمر بکما زینب فتصحبا ھا حتی تاتیا بھا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی جب مکہ والون نے بہیجے اپنے قیدیون کے بدلے رہینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن جب اون پر غالب ہوئے تو بعضون کو قتل کیا اور بعضون کو قید کر کے اون سی بدلہ طلب کیا تو اہل مکہ نے مال دیکر لوگونکو بہیجا اپنے قیدیون کو چھڑانے کے لیے) تو اوسوقت زینب نے ابی العاص کے بدلے مین کچھ مال بھیجا اور اُس مال مین اپنا ایک ہار بہیجا تہا وہ ہار رہتا جا اول مین حضرت خدیجہ کے پاس تہا جب زینب کا نکاح ابے العاص کے ساتہہ ہوا تو وہ ہار خدیجہ کے یہان سے زینب کے ساتہہ بطور جہیز کے دیا گیا تہا حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہار کو دیکہا تو زینب کیحالت غربت پر آپ نے بہت سخت رقت کی یعنے حضرت کا دل امنڈ آیا زینب کی تنہائی و بیکسی دیکہکر اور مصاحبت خدیجہ کی یاد آئی اسلیے کہ وہ ہار اون کے گلے مین رہتا تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب جانو تو زینب کیخاطر کے لیے اوسکے قیدی (یعنی ابو العاص) کو چہوڑ دو اور جو مال اوسکا ہے۔ یعنے جو مال زینب نے ابو العاص کے بدلے مین بہیجا ہے وہ مال بہی اوسکا پہیر دو تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہان یعنی مال بہی زینب کا پہیر دیتے ہین اور ابو العاص کو بہی چہوڑ دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے عہد لیا تہا یا وعدہ کیا تہا ابو العاص نے یعنے ابو العاص کو چہوڑتے وقت آپنے عہد لیا کہ زینب کو میری پاس آنے سے نہ روکے یعنے مدینے مین آپ تہے اور زینب مکے مین تو زینب کے آنیکو حضرت کے پاس ابو العاص مانع نہ ہو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور انصار مین سے ایک شخص کو بہیجا (یعنے زینب کے لانیکو) اور اون سے آپنے فرمایا جبتک زینب تمہاری پاس نہ آوین تم بطن یاجج (ایک مقام ہے مکے کے پاس) مین ٹہرے رہنا اور جب آجاوین تم اون کے ساتہہ مین رہنا جبتک کہ انکو یہان لی آؤ ف حضرت زینب حضرت کی بڑی بیٹی تہین اور ابو العاص بن الربیع بن عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف حضرت خدیجہ کے بہانجے تہے اور حضرت زینب کے خاوند تہے آپ نے اپنی صاحبزادی زینب کے لانے کے لیے دو شخصونکو بہیجا جو اون کے محرم نہ تہے اسوجہ سے کہ آپکو اُن پر اطمینان ہوگا۔ یا ضرورت کیوقت درست ہے یا جبتک نامحرم کے ساتہہ سفر کرنیکی ممانعت نہ ہوئی ہوگی۔ جب زینب مدینے مین چلی آئین تو ابو العاص کفر کیحالت مین مکے ہی مین رہے پہر تجارت کو شام مین گئے وہان سے لوٹتے وقت مسلمانون نے اونکو اسلام کیطرف بُلایا اُنہون نے مکے مین جاکر وہ مال جس جس کا تہا اوسکو پہیر دکیا اور سب کے سامنے وہین کلمہ شہادت پڑہا پہر ہجرت کر کے مدینے کو آئے پہر شہید ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین **عن** مروان والمسور بن مخرمۃ لخبرہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حین جاءہ وفد ھوازن مسلمین فسالوہ ان یرد الیہم اموالہم

فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معی من ترون واحب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا اما السبی

واما المال فقالوا نختار سبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علی اللہ ثم قال اما بعد فان

اخوانکم ھؤلاء جاؤا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب ذلک

فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفئ اللہ علینا

فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک لھم رسول اللہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری

من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمہم

عرفاؤھم فاخبروا انہم قد طیبوا واذنوا **ترجمہ** مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان فرمایا جسوقت ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے) کی قوم کے لوگ مسلمان ہوکر

حضرت کے پاس آئے تو اونہون نے حضرت سے یہ سوال کیا کہ اونکے مال اونکو پھیر دین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونسے فرمایا جو تم سمجھتے ہو میرے پاس موجود ہے یعنی تمہارے قیدی اور مال دونو میرے پاس موجود ہین اور اللہ کے نزدیک
سچی بات بہت پسند ہے اب دو چیزون مین سے تم ایک کو اختیار کر لو یا بندی یا مال ہوازن نے کہا ہم نے بندی اپنی اختیار کیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہو کر خطبہ بیان کیا فرمایا اللہ جل جلالہ کی تعریف کے بعد اوسکی یعنے حمد و ثنا کے بعد
فرمایا مقرر تمہارے بہائی (یعنے دینی بہائی یا نسبی جو ہوازن مین) توبہ کر کے آئے ہین یعنے شرک وغیرہ گناہون سے اور مین نے
تو مناسب جانا کہ اونکے قیدیون کو پہیر دون اونکو تم مین سے جو شخص چاہے اپنی خوشی سے بندے کو پہیرے تو چاہیے کہ کرے
اور جو تم مین سے یہہ چاہے کہ اپنا حصہ لینے پر بہے اڑا رہے یہانتک کہ ہم اوسکا عوض اوسکو دیوین پہلے مال مین سے جو
اللہ ہمپر انعام کرے غنیمت مین سے چاہئے کہ کرے (یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندی بغیر عوض کے نہ دیوے وہ ایسا
کرے) تم لوگون نے کہا یعنے بعضون نے یا سبھون نے یا رسول اللہ ہم تو اسپر خوش ہوئے یعنی بندیون کے پہیر دینے پر تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر ہم نہین جانتے کہ تم مین سے کون راضی ہوا اور کون راضی نہین ہوا اوسکو جدا نہین
کر سکتے ہم اس لیے تم پہر جاو یہانتک کہ تمہارے سردار ہمارے پاس اس امر کو لاوین یعنے اس تفصیل کو تو سب لوگ پہر گئے
اور اون کے سردارون نے اون سے اس مقدمہ مین کلام کیا پہر دوبارہ لوگ لوٹ کر حضرت کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ وہ
یعنی سردار قیدیون کے پہیر دینے پر راضی ہین اور اونہون نے اذن دیا ہے خوشی سے **ف** غزوہ ہوازن جسکو حنین بہی
کہتے ہین اوس مین ہوازن پر جہاد ہوا اون کا مال اور اسباب اور قیدی بہت ہاتہ آئے پہر وہ لوگ مسلمان ہو گئے اونہون
نے اوسکو واپس مانگا ہر چند اونکا کچہہ حق نہ پہونچتا تہا کیونکہ کفر کی حالت مین ہاتہ آیا تہا پر اون کی خوشی کر لینے آپنے بندیون
کا دینا قبول کیا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده فی هذه القصة قال فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ردوا علیهم نساءهم وابناءهم فمن مسك بشیء من هذا الفیء فان له به علینا ست فرائض من
اول شیء یفیئه الله علینا ثم دنا یعنی النبی صلی الله علیه وسلم من بعیر فاخذ وبرة من سنامه ثم
قال یا ایها الناس انه لیس لی من هذا الفیء شیء ولا هذا ورفع اصبعیه الا الخمس والخمس
مردود علیکم فادوا الخیاط والمخیط فقام رجل فی یده کبة من شعر فقال اخذت هذه لا
صلح بها بردعة لی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ما کان لی ولبنی عبد المطلب فهو لك
فقال اما اذا بلغت ما اری فلا ارب لی فیها ونبذها **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے
روایت کیا ہے قصے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہیر دو اون کی عورتون اور بچون کو اور جو اون مین سے کسی کو
رکہنا چاہے یعنے اپنا حصہ بغیر عوض کے واپس کیا چاہے تو عوض بہی دینگے وہ یہہ کہ اوس کے بدلے مین ہم چہہ چہہ اونٹ دینگے
پہلے مال سے جو عنایت کرے ہمکو اللہ سبحانہ یعنے اپنے خمس میں سے اسکا بدلا دینگے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

اونٹ کے پاس گئے اور اوسکی کوہان سے بال لیکر فرمایا ای لوگو حال یہہ ہے کہ اس فی کے مال مین سے میرے لیے کچھہ نہین ہے اور یہہ
(یعنی وہ بال جو اونگلی مین ہے اوسکو لوگون کو بتا کر فرمایا کہ اس بال برابر بھی غنیمت کے مال مین میرے لیے نہین ہے) مگر خمس
اور خمس بھی تمہارے ہی لیے خرچ کیا جاتا ہے (یعنی ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ مصالح مین) تو تاگے اور سوئے کو بھی ادا کر دو
(یعنی غنیمت کے مال مین سے کوئی اتنا بھی جو رکھ لے سوئی تاگا تک بھی سب حاضر کر دو) اتنے مین ایک شخص کھڑا ہوا اوسکے
ہاتھہ مین بالون کے رسے کا ایک ٹکڑا تھا تو اوس نے کہا کہ مین نے اسکو پالان کے نیچے کمبلے درست کرنے کو لیا تھا پھر رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے واسطے اور عبد المطلب کے واسطے ہو وہ تیرے لیے ہے (یعنی جو چیز کہ میری اور اونکے
حصہ کی ہے اوسکو مینے تیرے لیے معاف کیا اور جو کچھہ اور مجاہدون کے حصہ کا ہے (یعنی وہ ٹکڑا جو اوسنے لیا تھا)
اوسکو اونسے بخشوانا چاہیے) تو اوس شخص نے کہا جبکہ یہہ رسی اس حد کو پہونچی - یعنی اسکا گناہ اس درجہ پہونچا
جو مین دیکھتا ہون تو مجھے اسکی حاجت نہین اور اوس رسے کو پھینک دیا **ف** فئی کہتے ہین مال غنیمت کو جو
کفار سے حاصل ہوتا ہے - غنیمت کے مال مین سے چرانا بہت بڑا گناہ ہے جو کچھہ حاصل ہو سب امام کے پاس
جمع کر دین پھر وہ تقسیم کر دیوے **باب** فی الامام یقیم عند الظہور علی العدو بعرصتہم جب امام دشمن پر
غالب ہو جاوے تو میدان جنگ مین ٹھہرے **عن** ابی طلحۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غلب علی قوم اقام بالعرصۃ
ثلاثا قال ابن المثنی اذا غلب قوما احب ان یقیم بعرصتہم ثلاثا ترجمہ ابی طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آتے
تو میدان جنگ مین تین رات ٹھہرتے - اور ابن مثنی کی روایت مین ہے کہ تین رات وہان ٹھہرنا آپ اچھا سمجھتے (گویا یہ علامت
ہے فتح اور نصرت کی کہ مسلمان اونکے مورچے پر قابض ہوئے - ابو داود نے کہا یحیی بن سعید اس حدیث مین طعن کرتے
تھے **باب** التفریق بین السبی قیدیون مین جدائی کر دینے کا بیان **عن** علی انہ فرق بین جاریۃ وولدہا
فنہاہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن ذلک ورد البیع **ترجمہ** حضرت علی رض نے تفریق کی ایک لونڈی اور اوسکے
بچے مین (یعنی مان کو بچے کو علیحدہ بیچ ڈالا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور بیع کو رد کر دیا - کہا ابو داود
نے میمون بن ابی شبیب نے اس حدیث کو علی سے روایت کیا ہے حالانکہ اوس نے علی رض کو نہین پایا اور مارا گیا میمون جنگ
جماجم مین ۸۳ سنہ ہجری مین **باب** الرخصۃ فی المدرکین یفرق بینہم اگر جوان قیدی ہون تو اون مین جدائی
کرنا درست ہے **عن** سلمۃ قال خرجنا مع ابی بکر وامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغزونا فزارۃ فشننا
الغارۃ ثم نظرت الی عنق من الناس فیہ الذریۃ والنساء فرمیت بسہم فوقع بینہم وبین الجبل
فقاموا فجئت بہم الی ابی بکر فیہم امرأۃ من فزارۃ وعلیہا قشع من ادم معہا بنت لہا من احسن
العرب فنفلنی ابو بکر ابنتہا فقدمت المدینۃ فلقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی یا سلمۃ
ہب لی المرأۃ فقلت واللہ لقد اعجبتنی وما کشفت لہا ثوبا فسکت حتی اذا کان من الغد لقینی رسول

الله صلی الله علیه وسلم فی السوق فقال یا سلمة هب لی المرأة لله ابوک فقلت یا رسول الله والله ما
کشفت لها ثوبا وهی لک فبعث بها اهل مکة وفی ایدیهم اسری ففداهم بتلک المرأة **ترجمہ** سلمہ سے روایت ہی ہم ابوبکر رض کے ساتھ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ہمارا امیر بنایا تہا تو ہم نے جہاد کیا قبیلہ فزارہ پر تو ہر طرف سے ہم نے اونکو لوٹا اور حملہ کیا بعد اوسکے مین نے چند لوگون کو دیکہا جنمین بچے اور عورتین تہین ایک تیر مین نے اونکو مارا وہ اون کے اور پہاڑ کے درمیان گرا وہ کھڑے ہو گئے پھر مین اونکو پکڑ کر ابوبکر رض پاس لایا اون مین ایک عورت تھی فزارہ کی جو کہال پہنے ہوئی تھی سوکھی اور اوسکے ساتھ ایک لڑکی تھی عرب کی حسین عورتون مین سے ابوبکر نے اوسکی بیٹی کو مجھکو دیدیا مین مدینہ مین آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے آپ نے فرمایا ای سلمہ وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے مین نے کہا قسم اللہ کی وہ لڑکی مجھکو پسند آئی ہی اور مین نے ابھی تک اوسکا کپڑا نہین کہولا (اوس سے صحبت نہین کی) آپ چپ ہو رہے جب دوسرا دن ہوا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بازار مین ملے اور آپ نے فرمایا ای سلمہ وہ لڑکی مجھکو ہبہ کر دے اپنے باپ کی قسم مینے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی ابھی تک مین نے اوسکا کپڑا نہین کھولا اور وہ آپ کے واسطے ہی پھر آپ نے اوس لڑکی کو مکے مین بہیجا اور مکے والون پاس جو مسلمان قید تہے اوسکے بدلے مین اونکو چھڑا لیا **ف** چونکہ وہ لڑکی حسینہ اور جمیلہ تھی اسواسطے کافرون نے اوسکے بدلے مین چند آدمی دیدیے

باب المال یصیبه العدو من المسلمین ثم یدرکه صاحبه فی الغنیمة کافر جنگ مین کسی مسلمان کا مال لیجاوین پھر مالک مال اوسکو غنیمت مین پاوی **عن** ابن عمر ان غلاما لابن عمر ابق الی العدو فظهر علیه المسلمون فرده رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ابن عمر ولم یقسم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ ایک غلام اونکا دشمنون کیطرف یعنی کافرون مین بہاگ گیا پھر جب مسلمان غالب ہوئے اوسپر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو ابن عمر ہی کو پہیر دیا اور اوسکو تقسیم نکیا یعنی مال غنیمت مین نہ داخل کیا **عن** ابن عمر قال ذهب فرس له فاخذها العدو فظهر علیهم المسلمون فرد علیه فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم وابق عبد له فلحق بارض الروم فظهر علیهم المسلمون فرده علیه خالد بن الولید بعد النبی صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ اونکا گہوڑا بھاگ گیا تو اونکے دشمنون یعنی کافرون نے اوسکو پکڑ لیا پھر کافرون پر مسلمان غالب ہوئے تو وہی گھوڑا ابن عمر کو پھیر دیا گیا۔ یعنی غنیمت کے مال داخل نہ کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور عبد اللہ کا ایک غلام بھاگ گیا اور وہ روم کے کافرون مین ملا تو جب مسلمان اون پر یعنی رومی کافرون پر غالب آگئے تو وہی غلام عبد اللہ کو پھیر دیا خالد بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

باب فی عبید المشرکین یلحقون بالمسلمین فیسلمون اگر کافرون کے غلام مسلمانون پاس بھاگ آوین اور مسلمان ہو جاوین **عن** علی بن ابی طالب قال خرج عبدان الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی یوم الحدیبیة قبل الصلح فکتب الیهم موالیهم فقالوا یا محمد والله ما خرجوا الیک رغبة فی دینک وخرجوا هربا من الرق فقال ناس صدقوا یا رسول الله ردهم الیهم فغضب رسول الله صلی الله

عليه وسلم وقال ما اراكم تنتهون يا معشر قريش حتى يبعث الله عليكم من يضرب رقابكم على هذا وابى
ان يردهم وقال هم عتقاء الله عز وجل **ترجمہ** علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کئی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
نکل آئے یعنی حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے تو اون غلامون کے مالکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ ای محمد خدا کی
قسم یہہ غلام تمھارے دین کی خواہش کرکے تمھاری طرف کچھہ نہین آئے ہین بھہ تو فقط غلامی سے یعنی غلامی کے قید سے بہاگ کر نکل
گئے ہین یعنی غلامی سے خلاص ہونے کے لیے تو کئی لوگون نے کہا یعنی صحابہ مین سے یا رسول اللہ انکے مالکون نے سچ کہا انکو انکے
مالکون کیطرف پہیر دیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا ای قریش کے گروہ تم کو مین نہین دیکھتا کہ تم
باز آؤ یعنی نافرمانی اور اپنی نفسانیت سے جبتک کہ اللہ تم پر اوس شخص کو بھیجیگا جو اس کام پر تمہاری گردنین مارے یعنی اون غلامون
کے پہیر دینے اور اونکو بعد اسلام کے دار الحرب مین بھیجنے پر اور آپ نے اونکا پھیر دینا قبول نکیا اور فرمایا یہہ اللہ تعالی کی آزاد
کئے ہوئے ہین **ف** حضرت غصہ اسلیے ہوئے کہ اون لوگون نے اپنے رای سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان کی جو
اللہ کیجانب سے تہا مخالفت کی چاہیے یہہ تھا کہ اگر آپ ان سے مشورہ پوچھتے تو اپنی رای بیان کردیتے جب آپ نے اون سے رای نہ
چاہی اور ایک حکم بیان کیا تو اوسکی فی الفور تعمیل کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کا حکم ہے

باب في اباحة الطعام في ارض العدو

اگر دشمن کے ملک مین غلہ اوی غنیمت مین اوے لوگ کھالین **عن** ابن عمر ان جيشا غنموا في زمان رسول الله
صلى الله عليه وسلم طعاما وعسلا فلم يؤخذ منهم الخمس **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے ایک لشکر شہد اور طعام یعنی غلہ
اناج وغیرہ لوٹ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ان سے پانچوان حصہ نیا گیا (اوس مین جو وہ کھاگئے تھے تقسیم سے
پہلے) **عن** عبد الله بن مغفل قال دلي جراب من شحم يوم خيبر قال فاتيته فالتزمته قال ثم قلت
لا اعطي من هذا احدا اليوم شيئا قال فالتفت فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبسم الي **ترجمہ**
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک چربی کی تہیلی لٹک رہی تھی خیبر کے دن عبد اللہ نے کہا مینے اوسکو اپنی سے چمٹا لیا
اور کہا یعنی مین نے اپنے دلمین کہا یا زبان سے کہا کہ اسمین سے تو آج کسی کو کچھہ نہ دونگا پھر جو مینے حضرت کیطرف موڑکر دیکہا
تو آپ میری یہہ یعنی میری اس فعل پر تبسم فرمارہے تھے (کیونکہ یہہ فعل انصار کی طرز معاشرت کی خلاف تھا)

باب في النهي عن النهبى اذا كان في الطعام قلة في ارض العدو

جب غلے کی کمی ہو تو ہر ایک کو غلہ لوٹ کر اپنے لیے رکھنا منع ہے بلکہ لشکر مین
تقسیم کر دینا چاہیے **عن** ابي لبيد قال كنا مع عبد الرحمن بن سمرة بكابل فاصاب الناس غنيمة فانتهبوها
فقام خطيبا فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النهبى فردوا ما اخذوا فقسمه بينهم
ترجمہ ابو لبید سے روایت ہے ہم عبد الرحمن بن سمرہ کے ساتھ تھے کابل مین وہان لوگون کو غنیمت ملے انہون نے لوٹ لیا (یعنی جس نے
پایا رکھہ لیا) عبد الرحمن نے کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا اور کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے لوٹ سے پھر سب
لوگون نے جو جو لیا تہا پہیر دیا عبد الرحمن نے سب کو تقسیم کر دیا (کیونکہ غلے کی کمی تھی) **عن** عبد الله بن ابي اوفى قال قلت هل

کنتم تخمسون یعنی الطعام فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصبنا طعاما یوم خیبر فکان الرجل یجیئ فیاخذ منہ مقدار ما یکفیہ ثم ینصرف **ترجمہ** عبد اللہ بن اوفی سے روایت ہے منیٔ کہا کیا تم پانچواں حصہ نکالا کرتے تھے یعنی طعام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ میں تو کہا ہم لوگوں کو خیبر کی لڑائی کے دن غلہ ملا سو ہر شخص آتا تھا اور لیتا تہا اوس غلے مین سے اپنی حاجت کے موافق پھر چلا جاتا تہا **عن** رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصاب الناس حاجۃ شدیدۃ وجھد فاصابوا غنما فانتھبوھا فان قدورنا لتغلی اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی علی قوسہ فاکفأ قدورنا بقوسہ ثم جعل یرمل اللحم بالتراب ثم قال ان النھبۃ لیست باحل من المیتۃ او ان المیتۃ لیست باحل من النھبۃ الشک من ھناد **ترجمہ** ایک مرد انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر مین لوگوں کو وس سفر مین بڑی احتیاج اور تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) پھر کچھ بکریان مین ہر ایک شخص نے جو پایا لوٹ لیا (اور تقسیم نکیا) تو گوشت ہماری دیگوں مین اوبل رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اپنی کمان ٹیکتے ہوئے اور آپ نے اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو اولٹ دیا اور بوٹیوں کو مٹی مین لتھیڑنا شروع کیا اور فرمایا لوٹ کا مال جو تقسیم نکیا جاوے اور ہر ایک جو پاوے اوڑا لے) مردے سے کچھ کم نہیں ہے یا مردہ اوس سے کم نہیں ہے (یعنی دونو حرمت مین برابر ہین پھر حرام گوشت کیونکر کہانیکے قابل ہوگا شک کیا اسمین ہناد نے جو راوی ہے اس حدیث کا **باب** فی حمل الطعام من ارض العدو کہانیکی چیزین دار الحرب سے اپنے ساتھ لے آنا **عن** بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا ناکل الجزور فی الغزو ولا نقسمہ حتی ان کنا لنرجع الی رحالنا واخرجتنا منہ مملاۃ **ترجمہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحاب سے روایت ہے جہاد مین ہم اونٹ کہایا کرتے تہے یعنی ضرورت کیوقت ہم اونٹ ذبح کرتے تہے اور کہا لیا کرتے تہے اور اوسکو تقسیم نکرتے تہے یہانتک کہ جسوقت ہم اپنے ڈیرہ دن کیطرف لوٹتے تو ہماری خورجیان اونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتی ہین **ف** بعضے نسخون مین جرز ہے جسکی معنی اونٹ ہین جیسے جزور کے یا گاجر کے بعضے نسخون مین جوز ہے جسکی معنی اخروٹ کے ہین واللہ اعلم **عن** عبد الرحمن بن غنم قال رابطنا مدینۃ قنسرین مع شرحبیل بن السمط فلما فتحہا اصاب فیہا غنما وبقرا فقسم فینا طائفۃ منہا وجعل بقیتہا فی المغنم فلقیت معاذ بن جبل فحدثتہ فقال معاذ غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فاصبنا فیہا غنما فقسم فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائفۃ وجعل بقیتہا فی المغنم **ترجمہ** عبد الرحمن بن غنم سے روایت ہے ہم نے محاصرہ کیا شہر قنسرین کا (جو ایک شہر تہا شام مین) شرحبیل بن سمط کے ساتھ جب انہوں نے فتح کیا اوس شہر کو تو وہان بکریان اور گائین ملین تو کچھ ان مین سے ہم کو تقسیم کر دین اور باقی مال غنیمت مین شریک کرین پھر مین معاذ بن جبل سے ملا اون سے بیان کیا معاذ نے کہا ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کا وہان ہم کو بکریان ملین آپ نے تہوڑی اون مین سے ہم کو تقسیم کر دین (جسقدر کہانے

کی لیجو درکار تھین) اور باقی مال غنیمت مین شریک کردین **ف** تو معاذ بن جبل نے تصدیق کے سہام کی اور جسکا فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے موافق تھا **باب** فی الرجل ینتفع من الغنیمۃ بالشیٔ غنیمت کے مال مین سے
کسی چیز کو اپنے کام مین لاوے **عن** رویفع بن ثابت الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن
باللہ والیوم الاخر فلا یرکب دابۃ من فیٔ المسلمین حتی اذا اعجفہا ردھا فیہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم
الاخر فلا یلبس ثوبا من فیٔ المسلمین حتی اذا اخلقہ ردہ فیہ **ترجمہ** رویفع بن ثابت انصاری سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ تو مسلمانون کی غنیمت کے کسی
جانور پر نہ سوار ہووے یعنی غنیمت مشترکہ مین سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ اوس جانور کو دبلا کرکے غنیمت مین پھیر دے اور جو
شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ تو مسلمانون کے غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے یعنی بلا ضرورت یہانتک
کہ جسوقت اوس کپڑے کو پرانا کردے تو غنیمت کے مال مین اوسکو پھیر دے **ف** اس سے یہہ سمجھا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا
دبلا ہونے کا اور کپڑا پھٹنا پورانا ہونے کا باعث ہو تو سوار ہونا اور کپڑا پہننا مضایقہ نہین یہہ مراد نہین بلکہ بطریق
عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا دبلا ہونے کا اور کپڑا پہننا پورانا ہونیکا باعث ہوتا ہے تو حاصل یہہ ہے کہ غنیمت کے مال مین سے
کسی چیز کا استعمال سوا کہانے اور پینے کے بغیر ضرورت کے درست نہین ہے **باب** فی الرخصۃ فی السلاح یقاتل بہ فی
المعرکۃ اگر لڑائی مین ہتہیار ملین تو اونکا استعمال کرنا جنگ مین درست ہے **عن** ابی عبیدۃ عن ابیہ قال مررت
فاذا ابو جہل صریع قد ضربت رجلہ فقلت یا عدو اللہ یا ابا جہل قد اخزی اللہ الاخر قال ولا اھابہ عند
ذلک فقال اعمد من رجل قتلہ قومہ فضربتہ بسیف غیر طائل فلم یغن شیئا حتے سقط سیفہ من
یدہ فضربتہ حتے برد **ترجمہ** ابو عبیدہ نے اپنے باپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا مین چلا جنگ بدر مین تو مین نے ابو جہل
کو دیکھا پڑا ہوا ہے مین نے اوس کے پانون پر مارا اور کہا اے دشمن خدا کے اے ابو جہل آخر اللہ نے ذلیل کیا اوس شخص کو جو اوسکے
رحمت سے دور تھا عبد اللہ نے کہا اوس وقت تو مین اوس سے ڈرتا نہ تہا وہ بولا بڑی تعجب کی بات ہے کہ ایک شخص کو اوس کے
قوم نے مار ڈالا پھر مین نے اوسکو تلوار سے مارا لیکن کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ اوسکی تلوار اوس کے ہاتھ سے گر پڑی مین نے اوسی
کی تلوار سے اوسکو مارا یہانتک کہ ٹھنڈا ہوگیا **باب** فی تعظیم الغلول غنیمت کے مال مین سے چورانا بڑا گناہ ہے **عن**
زید بن خالد ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم توفی یوم خیبر فذکروا ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوہ الناس لذلک فقال ان صاحبکم
غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا خرزا من خرز یہود لا یساوی درھمین **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے ایک شخص خیبر کے دن وفات پایا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا
ذکر کیا یعنی صحابی کے مرنے کی خبر کی تو آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے یار پر نماز پڑھو یعنی اوسکی جنازہ کی نماز مین نہ پڑھونگا تم پڑھ لو

تو اسکی سبب سے لوگون کے چہرے سے متغیر ہوگئے۔ یعنی حضرت کی نماز نہ پڑہنے کے سبب سے کہ حضرت کس سبب سے نماز نہیں پڑہتے پہر
آپ نے فرمایا تمہارے یار نے اللہ کے راہ مین خیانت کی۔ یعنی غنیمت کے مال مین سے تو ہمنے اوسکا اسباب ڈہونڈہا تو ہمنے
پایا یہودیکے پوتھون مین سے ایک قسم کی پوت ہین۔ یعنی عورتین یہودیکے اوسکو پہنا کرتے ہین اور وہ دو درہم کے برابر بھی نہین
یعنی اونکے قیمت دو درہم سے بھی کم تھی عن ابی ھریرۃ انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر
فلم نغنم ذھبا ولا ورقا الا الثیاب والمتاع والاموال قال فوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو وادی
القریٰ وقد اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اسود یقال لہ مدعم حتی اذا کانوا بوادی القریٰ
فبینا مدعم یحط رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ سہم فقتلہ فقال الناس ھنیئا لہ الجنۃ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی نفسی بیدہ ان الشملۃ التی اخذھا یوم خیبر من الغنائم لم تصبھا
المقاسم لتشتعل علیہ نارا فلما سمعوا ذلک جاء رجل بشراک او شراکین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراک من نار او قال شراکان من نار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے
ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال تو غنیمت مین سونا اور چاندی حاصل نہین کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملے
اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کیطرف تو آپ کو ایک غلام کالا ہدیہ مین دیا گیا جسکا نام مدعم تہا پہر جب
ہم پہونچے وادی القریٰ مین مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی پالان اوتار رہا تہا اتنے مین اوسکے ایک تیر آ لگا اور وہ مر گیا
لوگون نے کہا مبارک ہو جنت اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری
جان ہے وہ کمبل جو اوس نے خیبر کی لڑائی مین غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لے لیا تہا آگ ہو کر اوس پر جل رہا ہے جب لوگون نے
یہ سنا تو ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپ نے فرمایا یہ تسمہ آگ کا تہا یا دو تسمے آگ کے تہے **ف** یعنی یہ تسمہ تو داخل نکرتا
تو آخرت مین بھی تسمہ آگ ہو کر لپٹتا **باب** فی الغلول اذا کان یسیرا یترکہ الامام ولا یحرق رحلہ جب
غنیمت مین سے کوئی حقیر چیز چورا دے تو امام اوسکو چھوڑ دے اور چورانیوالے کا اسباب نہ جلاوے۔ عبد اللہ بن عمرو قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب غنیمۃ امر بلالا فنادی فی الناس فیجیئون بغنائمہم فیخمسہ
ویقسمہ فجاء رجل بعد ذلک بزمام من شعر فقال یا رسول اللہ ھذا فیما کنا اصبنا من الغنیمۃ فقال
سمعت بلالا ینادی ثلاثا قال نعم قال فما منعک ان تجیء بہ فاعتذر فقال کن انت تجیء بہ یوم القیمۃ
فلن اقبلہ عنک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب غنیمت پہونچتی تھی یعنی جمع
ہوتی تھی اور آپ اوسکی تقسیم کرنیکا ارادہ فرماتے تو بلال کو حکم پکار دینے کا فرماتے پہر بلال لوگون میں پکار دیتے یعنی تقسیم کی خبر
کرتے تو لوگ اپنی اپنی غنیمتین آپکے پاس لے آتے یعنی جسکے پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لے آتا پہر آپ اوسمین سے پانچوان حصہ نکال
لیتے اور باقی مال غنیمت مجاہدون مین تقسیم کرتے تو ایک شخص اس تقسیم کے بعد یعنی پانچوان حصہ نکالنے کے بعد ایک مہار بالکی لایا

اور کہا یا رسول اللہ یہ غنیمت کے مال مین کی ہو آپ نے فرمایا کیا تو نے بلال کو پکارتے ہوئے سنا تہا تین بار اوس نے
کہا ہان یعنی سنا تہا پھر آپ نے فرمایا تو تجھکو کس چیز نے منع کیا تہا اوسکو لانے سے تو اوس نے عذر کیا یعنی مجھسے دیر ہوگئی
آپ نے فرمایا رہ تو بھی اسیطرح قیامت کے دن لاویگا اور مین تجھ سے نہ قبول کرونگا **ف** حضرت نے وہ مہار اسلیے
اوس سے نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدین کا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئے تھے ہر ایک کا پہر اوسمین سے حصہ پہنچانا مشکل تہا

باب فی عقوبة الغال غنیمت مین سے چورانیوالے کی سزا کیا ہے **عن** صالح بن محمد بن زائدة قال
دخلت مع مسلمة ارض الروم فاتی برجل قد غل فسأل سالما عنه فقال سمعت ابی یحدث عن عمر بن
الخطاب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وجدتم الرجل قد غل فاحرقوا متاعه واضربوه
قال فوجدنا فی متاعه مصحفا فسأل سالما عنه فقال بعه وتصدق بثمنه **ترجمہ** صالح بن محمد
زائدہ سے روایت ہے مین مسلمہ کے ساتھ روم کے ملک مین گیا وہان ایک شخص لایا گیا جسنے غنیمت مین چوری کی تھی تو
مسلمہ نے سالم سے اوسکا مسئلہ پوچھا انہون نے کہا مین نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ حضرت عمر سے نقل کرتے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسیکو دیکھو اوس نے چوری کی غنیمت کے مال مین تو اوسکا اسباب
جلادو اور اوسکو مارو راوی نے کہا اوسکے اسباب مین ایک مصحف بھی تہا مسلمہ نے سالم سے پوچھا انہون نے کہا مصحف
کو بیچ ڈالو اور اوسکا ہدیہ اللہ دیدو **عن** صالح بن محمد قال غزونا مع الولید بن هشام ومعنا سالم بن عبد الله
بن عمر وعمر بن عبد العزیز فغل رجل متاعا فامر الولید بمتاعه فاحرق وطیف به ولم یعطه سهمه
قال ابو داود هذا اصح الحدیثین رواه غیر واحد ان الولید بن هشام حرق رحل زیاد بن سعد
وکان قد غل وضربه **ترجمہ** صالح بن محمد سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا ولید بن ہشام بن عبد الملک بن مروان کے ساتھ
اور ہمارے ساتھ سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عمر بن عبد العزیز تھے ایک شخص نے غنیمت کے مال مین چوری کی ولید نے حکم کیا
اوسکا اسباب جلایا گیا پھر وہ سب لوگون مین پہرایا گیا اور حصہ بھی اوسکو نہ ملا۔ ابو داؤد نے کہا یہ روایت زیادہ صحیح
ہے کئی آدمیون نے اسکو روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم نے زیاد بن سعد کا اسباب جلا دیا
کیونکہ اوس نے غنیمت کے مال مین چوری کی تھی اور اوسکو مارا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوه **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے
اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر اور عمر نے غنیمت کے خیانت کرنیوالیکا اسباب جلا دیا اور مارا
اوسکو **ف** احمد اور اسحاق نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے لیکن جو مال چورایا ہے وہ نہ جلایا جاویگا بلکہ مجاہدین کا حق ہوگا
اور مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعزیر ہوگی **عن** سلیمان بن سمرة بن جندب قال اما بعد کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول من کتم غالا فانه مثله **ترجمہ** سلیمان بن سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص غنیمت مین خیانت کرنیوالی کی خیانت کو چھپاوی یعنے ہیہ سے ظاہر نکرے کہ فلانے نے خیانت
کی ہی تو وہ بھی خیانت کرنیوالی ہی کا سا ہی یعنے دونون گناہ مین برابر ہین **باب** فی السلب یعطی القاتل جو شخص
کسی کافر کو قتل کری اوسی کو اوسکا اسباب دیا جاوی عن ابی قتادة قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولة قال فرأیت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین
قال فاستدرت له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة
وجدت منها ریح الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر اللہ ثم ان الناس رجعوا
وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت
ثم قلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت ثم قلت من
یشهد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثة فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ابا قتادة
قال فاقتصصت علیه القصة فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ وسلب ذلک القتیل عندی
فارضه منه فقال ابو بکر الصدیق لاها اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ وعن
رسوله فیعطیک سلبه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطه ایاه فاعطانیه فبعت
الدرع فابتعت به مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلته فی الاسلام **ترجمہ** ابی قتادہ سی روایت ہے
کہ نکلی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین مین جب ملی ہم کافرون سی تو مسلمانون مین گڑبڑ پڑی **ف**
جنگ حنین مین ہر چند مسلمان زیادہ تھے مگر اونکے تعلی کی وجہ سی اونکو شکست ہوئی اور میدان جنگ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ رہ گئی گڑبڑ سے یہی مراد ہے **ف** مینے ایک کافر کو دیکھا کہ اوس نے ایک مسلمان کو مغلوب
کیا ہی تو مینی گھوم کر پیچھے سے آنکر ایک تلوار اوسکی گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجھے آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکھا
یا پھر خود مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر مین حضرت عمر سی ملا اور مینی کہا آج لوگونکو کیا ہوا ہے **ف** مسلمانونکو کہ سب بھاگ گئی ہین
ف اونہون نے جواب دیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا جو کسی
شخص کو مارے تو اوسکا سامان اوسکو ملیگا جب اوسپر دو گواہ ہون ابو قتادہ کہتی مین جب مین نے یہ سنا تو اوٹھ کھڑا ہوا پھر
مینی خیال کیا کہ گواہ کون ہی تو مین بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا جو شخص کسیکو ماریگا اوسکا سامان اوسی کو ملیگا بشرطیکہ دو
گواہ رکھتا ہو تو مین اوٹھ کھڑا ہوا پھر مینی یہہ خیال کیا کہ گواہ کہان ہین پھر بیٹھ رہا پھر تیسری مرتبہ آپنے یہی فرمایا مین اوٹھ
کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجھکو ای ابو قتادہ مینی سارا قصہ کہہ سنایا اتنے مین ایک شخص بولا
سچ کہا یا رسول اللہ اور سامان اوس کافر کا میری پاس ہی تو وہ سامان مجھی دیجئے آنسی حضرت ابو بکر نی کہا قسم خدا کی ایسا
کبھی نہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نکرینگے کہ ایک شیر خدا کے شیرون مین اللہ اور رسول کیطرف سی لڑے اور

سامان مجھی ملجاوی انحضرت ؐ نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہین وہ سامان ابو قتادہ کو دیدیوے اونہونے مجھے دیدیا مینے زرہ بیچکر ایک باغ خریدا بنی سلمہ کے محلہ مین اور یہہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا مینے اسلام مین عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ يعني يوم حنين من قتل كافرا فله سلبه فقتل ابو طلحة يومئذ عشرين رجلا واخذ اسلابهم ولقي ابو طلحة ام سليم ومعها خنجر فقال يا ام سليم ما هذا معك قالت اردت والله ان دنا مني بعضهم ابعج به بطنه فاخبر بذلك ابو طلحة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسدن یعنی جنگ حنین کے دن جو شخص کسی کافر کو مارے تو اوس کافر کا اسباب اوس شخص کو ملیگا اوسدن ابو طلحہ نے بیس کافرون کو مارا اور اونکا اسباب بھی لے لیا اور ابو طلحہ ام سلیم (اپنی بی بی) سے ملے دیکھا تو اون کے پاس ایک خنجر ہے اونہون نے کہا اے ام سلیم یہ کیا ہے تمہارے پاس ام سلیم نے کہا قسم خدا کی مینے یہ قصد کیا تہا کہ اگر کوئی کافر میرے نزدیک آوے تو اس خنجر سے اوسکا پیٹ پہاڑ ڈالون ابو طلحہ نے اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کردی - ابو داؤد نے کہا یہہ حدیث حسن ہے **باب** في الامام يمنع القاتل السلب ان رأى والفرس والسلاح من السلب اگر امام چاہے تو مقتول کا سامان قاتل کو نہ دے اور گہوڑا اور ہتہیار بھی سامان مین داخل ہین عن عوف بن مالك الاشجعي قال خرجت مع زيد بن حارثة في غزوة مؤتة فرافقني مددي من اهل اليمن ليس معه غير سيفه فنحر رجل من المسلمين جزورا فساله المددي طائفة من جلده فاعطاه اياه فاتخذه كهيئة الدرق ومضينا فلقينا جموع الروم فيهم رجل على فرس له اشقر عليه سرج مذهب وسلاح مذهب فجعل الرومي يغري بالمسلمين فقعد له المددي خلف صخرة فمر به الرومي فعرقب فرسه فخر وعلاه فقتله وحاز فرسه وسلاحه فلما فتح الله عز وجل للمسلمين بعث اليه خالد بن الوليد فاخذ من السلب قال عوف فاتيته فقلت يا خالد اما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالسلب للقاتل قال بلى ولكني استكثرته قلت لتردنه عليه او لاعرفنكها عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فابى ان يرد عليه قال عوف فاجتمعنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقصصت عليه قصة المددي وما فعل خالد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خالد ما حملك على ما صنعت قال يا رسول الله استكثرته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خالد رد عليه ما اخذت منه قال عوف فقلت دونك يا خالد الم اف لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذلك فاخبرته قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا خالد لا ترد عليه هل انتم تاركون لي امرائي لكم صفوة امرهم وعليهم كدره ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین زید بن حارثہ کے ساتھ غزوہ مؤتہ (جو ایک موضع ہے شام مین) نکلا اور میرا رفیق مددی (مددی سے مراد وہ شخص ہے جو لشکر مین نہ ہو مگر اون کے

معاونت اور مدد کے لینے نکلی) اہل یمن سے ساتھہ ہوا اوسکے پاس ایک تلوار تھی اور کچھہ نہ تہا ایک شخص نے مسلمانون مین
ایک اونٹ نحر کیا مددی نے تہوڑی سی کہال اوسکی مانگی اوس نے دیدی مددی نے اوس کہال کو سپر کے طور پر بنا لیا پھر ہم چلے
یہانتک کہ روم کی فوجون سے ملے اون فوجون مین ایک شخص اشقر گہوڑے پر سوار تہا جسکا زین سنہری اور ہتہیار بھی سنہری تہے
(یعنی سونے کا ملمع تہا یا کوفت کا کام تہا) وہ مسلمانون پر خوب حملے کر رہا تہا (یہ جب ہی جب حدیث مین یغری فارسی ہو اور جب
بغیری عین سے ہو تو معنی یہہ ہونگے کہ لوگونکو رغبت دلا رہا تہا جنگ کی اور برانگیختہ کرتا تہا اونکو لڑائی پر) تو مددی اوس
سوار کی فکر مین ایک پتھر کی آڑ مین بیٹھا اودہر سے وہ سوار گذرا مددی نے اوسکے گہوڑے کے پاؤن کاٹ ڈالے وہ گر پڑا مددی
اوسپر چڑھ بیٹھا اور اوسکو قتل کیا اور گہوڑا لے لیا اور ہتہیار بھی اوسکے لیے جب اللہ جل جلالہ نے مسلمانون کو فتح دی
تو خالد بن الولید نے (جو لشکر کے سردار تھے) مددی پاس کسیکو بہیجا اور سامان مین سے کچھہ لے لیا عوف نے کہا مین
خالد پاس آیا اور مین نے کہا ای خالد کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل کے لیے
مقرر کیا ہے خالد نے کہا ہان مین جانتا ہون لیکن یہہ سامان بہت تہا مین نے کہا تم یہ سامان اوسکو دیدو ورنہ مین تم کو بتاؤنگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (یعنی سزا دلواؤنگا اس فعل کی) خالد نے دینے سے انکار کیا عوف نے کہا پھر ہم سب
اکٹھا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو مین نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو خالد نے اوسکے ساتھہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای خالد تو نے ایسا کیون کیا خالد نے کہا یا رسول اللہ اوس سامان کو مین نے بہت سمجھا (اسواسطے
اوسمین سے کچھہ لے لیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای خالد دیدے اوسکو جو تو نے لیا ہے عوف نے کہا لو اب وہ جو مین نے
تم سے وعدہ کیا تہا وہ پورا کیا (یعنی مین نے یہہ کہا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہکر اسکا بدلہ تو لونگا وہی ہوا) رسول
اللہ صلعم نے پوچھا کیا ہے مین نے سب قصہ کہہ سنایا آپ غصے ہوئے اور فرمایا ای خالد ہرگز مت دے اوسکو کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ
میری امیرون اور سردارون کو چہوڑ دو وہ اچھا کام کرین اوس سے نفع اٹھاؤ اور بری بات اونکی پر ڈالو (یہ نہ ہوگا امیر
کی اچھی اور بری باتین دونو قبول کرنا ہوگا)

باب فی السلب لایخمس سامان مقتول کا سب قاتل کو ملیگا اوسمین
سے خمس نہ لیا جاویگا **عن** عوف بن مالک الاشجعی وخالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی بالسلب للقاتل ولم یخمس السلب **ترجمہ** عوف بن مالک الاشجعی اور خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے اسباب کے باب مین فرمایا کہ اوسکا اسباب قتل کرنیوالے کے لیے ہے اور اوس اسباب مین سے پانچوان
حصہ نہ نکالا یعنی جیسے غنیمت مین سے نکالتے تہے

باب من اجاز علی جریح مثخن ینفل سلبہ جو شخص زخمی کافر
کو جسکا کام تمام ہو چکا ہو مار ڈالے اوسکو بھی اوسکے اسباب مین سے کچھہ بطور انعام کے ملیگا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال
نفلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر سیف ابی جہل کان قتلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن حصے سے زیادہ دی مجھکو ابوجہل کی تلوار اور عبد اللہ بن مسعود نے ابوجہل کو قتل کیا تہا

ف اگرچہ ابوجہل کو دو نہ لڑکون نے مارا تھا مگر ابن مسعود بھی شریک تھے اوسکے قتل مین کہ اوسکا سر کاٹا تھا اسی سبب سے
اوسکی شمشیر جو اسباب مین تھی ابن مسعود کو عطا فرمائی **باب** فیمن جاء بعد الغنیمة لا سہم لہ جو شخص غنیمت کے
تقسیم ہو جانے کے بعد آوے اوسکو حصہ نہ ملیگا **عن** سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث
ابان بن سعید بن العاص علی سریة من المدینة قبل نجد فقدم ابان بن سعید واصحابه علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر بعد ان فتحها وان حزم خیلهم لیف فقال ابان اقسم لنا یا رسول
اللہ قال ابو هریرة فقلت لا تقسم لهم یا رسول اللہ فقال ابان انت بها یا وبر تحدر علینا من راس
ضال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس یا ابان ولم یقسم لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
سعید بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک لشکر کا سردار کرکے بھیجا مدینے
سے نجد کیطرف پھر ابان بن سعید اور اون کے ہمراہی لوٹ کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ خیبر کو فتح کر چکے
تھے اور اون کے گھوڑونکے تنگ کھجور کے چھال کے تھے ابان نے کہا یا رسول اللہ ہم کو بھی غنیمت کا مال تقسیم کیجیے ابو ہریرہ نے
کہا یا رسول اللہ ان لوگونکو تقسیم نہ کیجیے (کیونکہ مال اب تقسیم ہو چکا اور یہہ اس جنگ مین شریک بھی نہ تھے) ابان نے کہا
تو ایسی باتین کرتا ہے اے وبر (وبر ایک جانور ہوتا ہے مشابہ بلی کے یہہ تحقیر کہا) ابھی اوتر کر آیا ہے ہماری پاس چوٹی پر
ضال کے (جو ایک پہاڑ کا نام ہے بعضی نسخون مین ضان ہے جو ایک پہاڑ ہے دوس مین جہان ابو ہریرہ رہتے تھے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ اے ابان پھر آپ نے ابان کو اور اوسکے ساتھیون کو حصہ نہ دیا **ف** کیونکہ غنیمت کا مال
تقسیم ہو چکا تھا پھر واپس لینا پڑتا **عن** ابی هریرة قال قدمت المدینة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بخیبر حین افتتحها فسالته ان یسهم فتکلم بعض ولد سعید بن العاص فقال لا تسهم له یا رسول
اللہ قال فقلت هذا قاتل ابن قوقل فقال سعید بن العاص یا عجبا لوبر تدلی علینا من قدوم
ضال یعیرنی بقتل امری مسلم اکرمه اللہ علی یدی ولم یهنی علی یدیه قال ابو داود هؤلاء کانوا
نحو عشرة فقتل منهم ستة ورجع من بقی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مین مدینے مین آیا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خیبر مین تھے جب آپ نے اوسکو فتح کیا تھا مین نے آپ سے کہا میرا بھی حصہ دیجیے تو سعید بن العاص کے لڑکون
مین سے کسی لڑکے نے کہا ہم کبھی اسکو حصہ نہ دین گے مین نے کہا یہی قاتل ہے ابن قوقل کا (یہ ابو ہریرہ نے اوسپر اعتراض کیا وہ کا
ابان بن سعید تھا ابن قوقل ایک مسلمان تھا جسکو ابان بن سعید نے حالت کفر مین کسی لڑائی مین مار ڈالا تھا) سعید بن العاص
نے کہا تعجب ہے ایک وبر اوتر کر ہماری پاس آیا ضال کی چوٹی سے جو مجھکو دھمکاتا ہے ایک مسلمان کے قتل پر اللہ جل جلالہ نے
اوسکو عزت دی میرے ہاتھ پر (یعنی میرے قتل کیوجہ سے اوسکا درجہ اور بڑھ گیا شہید ہوا) اور مجھکو ذلیل نہین کیا اوسکے ہاتھ پر
کہ مین کفر کیحالت مین اوسکے ہاتھ سے مارا جاتا **عن** ابی موسی قال قدمنا فوافقنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حين افتتح خيبر فاسهم لنا او قال فاعطانا منها وما قسم لاحد غاب عن فتح خيبر منها شيئا الا من
شهد معه الا اصحاب سفينتنا جعفر واصحابه فاسهم لهم معهم **ترجمہ** ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ ہم آئے
یعنی حبش سے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے پایا جس وقت کہ آپ نے خیبر کو فتح کیا تو آپ نے ہم کو خیبر کی غنیمت میں سے حصہ دیا
یا راوی نے یہ کہا کہ ہم کو دیا یعنی حصہ کا نام نہ لیا اور اوس میں سے کسی غائب کے لیے کچھ حصہ نہ دیا سوا اون کے جو آپ کے
ساتھ حاضر تہا اور لڑائی میں شریک تہا مگر ہماری کشتی والوں کو یعنی جعفر بن ابی طالب اور اون کے ساتھیوں کو سب کے ساتھ
حصہ دیا **ف** ابو موسے یمن سے مکہ میں آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ
بھی وہان ہجرۃ کر گئے تھے جب انہون نے حضرت کی ہجرۃ کی خبر سنی تو کشتی میں بیٹھکر مدینہ کو سب روانہ ہوئے اور
حضرت کی خدمت میں پہونچے جبکہ خیبر کو فتح کیا ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو حصہ دیا اس سبب سے تہا کہ اوس وقت تک
مال غنیمت تقسیم نہین ہوا تھا ۔ بعضون نے کہا اونکو اوس خمس میں سے دیا جو اللہ اور رسول کیواسطے نکالا جاتا تہا
بعضون نے کہا وہ بڑی مصیبتین اوٹھا کر آئے تھے اسواسطے اون کے خوش کرنے کو رعایۃ حصہ دیا واللہ اعلم **عن** ابن
عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يعني يوم بدر فقال ان عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة
رسوله صلى الله عليه وسلم واني ابايع له فضرب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بسهم ولم يضرب لاحد
غاب غيره **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے فرمایا
مقرر عثمان گیا ہے اللہ کے کام میں اور اوسکے رسول کے کام میں اور میں بیعت کرتا ہون اوسکی طرف سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عثمان کے لیے حصہ مقرر کیا یعنی غنیمت میں اور سوا حضرت عثمان کے کسی غائب کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا **ف**
جب حضرت بدر میں پہونچے تو اوس وقت حضرت رقیہ جو حضرت کی بیٹی اور حضرت عثمان کی بی بی تہین وہ بیمار تہین لہذا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو حضرت رقیہ کے بیمارداری کیواسطے مدینہ کو روانہ کیا اور جب غنیمت کا مال
بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہے اور میں آپ اوسکی طرف سے بیعت کرتا ہون پھر حضرت نے اپنا
بایان ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ پر مارا اور کہا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور غنیمت میں سے اونکے لیے حصہ نکالا

باب في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة

عورت اور غلام کو غنیمت کے مال میں سے کچھ حصہ ملنا چاہیے یا نہ ملنا چاہیے **عن**
يزيد بن هرمز قال كتب نجدة الى ابن عباس يسأله عن كذا وكذا اشياء عن المملوك اله في الفيء
شيء وعن النساء هل كن يخرجن مع النبي صلى الله عليه وسلم وهل لهن نصيب فقال ابن عباس لولا
ان ياتي احموقة ما كتبت اليه اما المملوك فكان يحذى واما النساء فقد كن يداوين الجرحى ويسقين الماء
ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کی طرف لکھا اور نجدہ خارجیوں کا رئیس تہا بہت سی باتین اون سے
پوچھی تہین یہ بھی پوچھا کہ غلام اگر جہاد میں جاوے تو اوسکو بھی کچھ حصہ ملیگا اور عورتین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جہاد مین جاتین تہین اور اونکو کچھہ حصہ بھی ملتا ہی یا نہین ابن عباس نے کہا کہ اگر مجھے ڈر نہ ہوتا اسبات کا کہ وہ
حماقت کر بیٹھیگا تو مین اوسکو جواب نہ لکھتا پھر ابن عباس نے یہ جواب لکھا غلام کو کچھہ انعام کے طور پر دیا جاوےگا
(نہ حصہ مثل اور مجاہدین کے) اور عورتین زخمیون کی دوا کرتین تہین اور پانی پلاتی تہین (اونکو بھی بطور انعام کے کچھہ
ملتا تہا نہ حصہ۔ دوسری روایت مین یہ ہے کتب نجدۃ الحروری الی ابن عباس یسألہ عن النساء ھل کن
یشہدن الحرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھل کان یضرب لھن سھما فانا کتبت کتاب ابن عباس
الی نجدۃ قد کن یحضرن الحرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما ان یضرب لھن بسہم فلا
وقد کان یرضخ لھن **ترجمہ** نجدہ حروری نے ابن عباس کو لکھا عورتین جنگ مین جایا کرتی تہین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اونکا کچھہ حصہ بھی مقرر تہا مین نے ابن عباس کیطرف سے اوسکا جواب لکھا عورتین جنگ
مین جاتین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین لیکن اونکا حصہ کچھہ مقرر نہ ہوتا بلکہ انعام کے طور پر کچھہ ملجاتا

عن حشرج بن زیاد عن جدتہ ام ابیہ انھا خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ خیبر
سادس ستۃ نسوۃ فبلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث الینا فجئنا فرأینا فیہ الغضب فقال مع من
خرجتن وباذن من خرجتن فقلنا یا رسول اللہ خرجنا نغزل الشعر ونعین فی سبیل اللہ ومعنا دواء
للجرحی ونناول السہام ونسقی السویق فقال قمن حتی اذا فتح اللہ علیہ خیبر اسہم لنا کما اسہم للرجال قال
فقلت لھا یا جدۃ وما کان ذلک قالت تمرا **ترجمہ** حشرج بن زیاد نے اپنی دادی (ام زیاد اشجعیہ) سے روایت
کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلین خیبر کے جنگ مین چھہ عورتین تہین ام زیاد نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپ نے ہم کو بلا بھیجا ہم گئی آپ غصے مین تہے آپنے پوچھا تم کس کے ساتھہ نکلین اور
کسکی حکم سے نکلین ہم نے کہا یا رسول ہم نکلین ہین بٹتے ہین بالونکو اور مدد پہونچاتی ہین اوسکی سبب سے اللہ کی راہ مین اور
ہمارے ساتھہ دوا ہے زخمیون کی اور ہم تیر دیا کرتے ہین مجاہدین کو اور ستو گھول کر پلاتے ہین آپنے فرمایا اچھا چلو یہانتک
کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھی ویسا ہی حصہ دیا جیسے مردونکو دیا حشرج بن زیاد نے کہا مین
نے اون سے پوچھا (یعنی ام زیاد اپنے دادی سے) وہ حصہ کیا تہا انہون نے کہا کہجور تھی **عن** عمیر مولی ابی اللحم
قال شہدت خیبر مع ساداتی فکلموا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بی فقلدت سیفا فاذا
انا اجرہ فاخبر انی مملوک فامر لی بشیء من خرثی المتاع **ترجمہ** عمیر مولی ابی اللحم سے روایت ہے مین جنگ خیبر مین
اپنے مالکون کے ساتھہ گیا انہون نے میری بابت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (کہ اسکو ساتھہ لیجاوین یا نہ لیجاوین)
آپنے اجازت دی اور حکم کیا مجھکو ہتھیار اوٹھانے کا تو لٹکائی گئی ایک تلوار میری کمر مین جو زمین پر گھسٹتی جاتی تھی (اسلیے
کہ قد چھوٹا تہا اور تلوار بڑی تھی) پھر آپکو معلوم ہوا کہ مین غلام ہون تو آپ نے مجھے غنیمت مین سے حصہ نہ دیا گھر کے

اسبابون مین سے کچھ اسباب دیا (بطور انعام کے) **عن** جابر قال کنت امیح اصحابی الماء یوم بدر **ترجمہ** جابر
سے روایت ہے مین مسلمانون کے لیے پانی بھر رہا تہا بدر کے دن **باب** فی المشرک یسہم لہ مشرک لڑائی مین مسلمانون کے
ساتھ ہو تو اوسکو حصہ ملیگا یا نہین **عن** عائشۃ ان رجلا من المشرکین لحق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقاتل معہ
فقال ارجع انا لا نستعین بمشرک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مشرکین مین سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مل گیا آپ کے ساتھ ہو کر لڑتا تھا آپ نے فرمایا لوٹ جا ہم مشرک کی مدد نہین چاہتے **باب** فی سہمان
الخیل گھوڑے کے حصہ کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسہم لرجل ولفرسہ ثلاثۃ
اسہم سہما لہ وسہمین لفرسہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصے
دلائے ایک حصہ اوسکا اور دو حصہ گھوڑے کے **ف** یعنی پیادہ کی نسبت تگنا سوار کو ملیگا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ
کے نزدیک سوار کو دوہرا حصہ ملیگا پیادے کا **عن** ابی عمرۃ عن ابیہ قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ
نفر ومعنا فرس فاعطی کل انسان منا سہما واعطی الفرس سہمین **ترجمہ** ابو عمرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا
(وہ دونون باپ بیٹے مجہول ہین اونکا نام معلوم نہین) ہم چار آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے
ساتھ ایک گھوڑا تھا آپ نے ہم مین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصے دیے **باب** فیمن اسہم
لہ سہما جسکے نزدیک گھوڑے کو ایک حصہ دینا چاہیے اوسکی دلیل **عن** مجمع بن جاریۃ الانصاری قال وکان احد
القراء الذین قرؤا القرآن قال شہدنا الحدیبیۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انصرفنا عنہا
اذا الناس یہزون الاباعر فقال بعض الناس لبعض ما للناس قالوا اوحی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخرجنا مع
الناس نوجف فوجدنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی راحلتہ عند کراع الغمیم فلما اجتمع علیہ الناس
قرأ علیہم انا فتحنا لک فتحا مبینا فقال رجل یا رسول اللہ افتح ہو قال نعم والذی نفس محمد بیدہ انہ
لفتح فقسمت خیبر علی اہل الحدیبیۃ فقسمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثمانیۃ عشر سہما
وکان الجیش الفا وخمسمائۃ فیہم ثلاث مائۃ فارس فاعطی الفارس سہمین واعطی الراجل سہما **ترجمہ**
مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے وہ ایک قاریون مین سے تھے جو قرآن پڑھا کرتے تھے اونہون نے کہا ہم صلح حدیبیہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم وہان سے لوٹے تو لوگ اپنے اونٹ جلدی جلدی ہنکانے لگے اسمین لوگون نے ایک دوسرے سے
پوچھا کیا سبب ہے جلدی ہنکانے کا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اوتری ہے تو ہم بھی لوگون کے ساتھ نکل بھاگتے
ہوئے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار پایا کراع الغمیم پاس (ایک موضع ہے درمیان مکے اور مدینے کے) جب
سب لوگ آپ پاس جمع ہو گئے آپ نے سورۂ انا فتحنا پڑھی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا اس سے فتح مراد ہے آپ نے فرمایا ہان
قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اس سے فتح مراد ہے (وہ فتح یا تو خود صلح حدیبیہ تھی جس سے مسلمانون کو انجام

مین بڑا فائدہ حاصل ہوا یا فتح مکہ مرادہی یا فتح خیبر جو اسکی بعد متصل واقع ہوا) پھر خیبر کے فتح کے بعد جنگ مین جو مال آیا وہ حدیبیہ کے لوگون پر تقسیم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مال کے اٹھارہ حصے کیے اور لشکر کے لوگ سب ایک ہزار پانسو تھے جنمین تین سو سوار تھے اور بارہ سو پیدل آپ نے سوارونکو دو دو حصے دیے اور پیدلون کو ایک ایک حصہ **ف** یہہ حدیث امام ابو حنیفہ کی دلیل ہی کیونکہ کل حصے اٹھارہ تھے چھہ سو تین سو سوارون کو ملے اور بارہ سو بارہ سو پیدلون کو جن لوگون کے نزدیک سوار کے لیے تین حصے ہین ونکو اس حدیث مین مشکل ہوگی کیونکہ اس صورت مین اکیس سو حصے کرنا چاہیے تہی

باب فی النفل

غنیمت مین سی امام کسی کے لیے کچھہ انعام مقرر کردے جسکو نفل کہتے ہین

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر من فعل کذا وکذا فلہ من النفل کذا وکذا قال فتقدم الفتیان ولزم المشیخۃ الرایات فلم یبرحوھا فلما فتح اللہ علیہم قال المشیخۃ کنا ردأ لکم لو انہزمتم لفئتم الینا فلا تذھبوا بالمغنم ونبقی فابی الفتیان وقالوا جعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنا فانزل اللہ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ الی قولہ کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المؤمنین لکارھون یقول فکان ذلک خیرا لہم فکذلک ایضا فاطیعونی فانی اعلم بعاقبۃ ھذا منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے روز جو شخص یہہ کام کرے اوسکو یہہ انعام ہی تو جوان لوگ آگے بڑہے اور بوڑہے لوگ نشانون کے پاس کھڑے رہے پھر وہ ہین جمع رہے جب اللہ نے مسلمانونکو فتح دی بوڑہون نے کہا ہم تمھارے مددگار اور پشت پناہ تھے اگر تمکو شکست ہوتی تو ہماری طرف پلٹتے تو یہہ نہین ہوسکتا کہ غنیمت کا مال تم ہی اوڑالو اور ہم یون ہی رہ جائین جوانون نے نہ مانا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہمکو دیا ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یسئلونک عن الانفال سوال کرتے ہین تجہہ سی انفال کو یعنی اون مالونکو جو اللہ نے عطا فرمائے ہین اپنے احسان سے) کہدے تو اے محمد انفال اللہ اور رسول کے لیے ہین (جیسے اللہ اور رسول کا ان مال کے باب مین حکم ہوا اوسی طرح تعمیل کرو تکرار نہ کرو) جیسے پروردگار نے تجہکو تیرے گھر سے نکالا مقرر سچ پر اور ایک گروہ مسلمانونکا برا جانتا تہا یعنی جنگ کو پسند نہ کرتا تہا (مگر اللہ کو یہی منظور تھا کہ جنگ ہوگا فرعون کے سردار مارے جاوین) پھر بھی بہتر ہوا اونکے لیے اسی طرح تم سب میری اطاعت کرو کیونکہ مین انجام کار کو تم سے زیادہ جانتا ہون (اور تم بالفعل نفع کو دیکھتے ہو انجام کار کی تمھین خبر نہین)

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر من قتل قتیلا فلہ کذا وکذا ومن اسر اسیرا فلہ کذا وکذا ثم ساق نحوہ وحدیث خالد اتم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر کی لڑائی کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اوسکو یہ انعام ہے اور جو کسی کافر کو قید کرے اوسکو یہ انعام ہے (رسول کو حصۂ غنیمت کے امام کو اختیار ہی کہ جہاد مین مجاہدین کے لیے کچھہ بطور انعام مقرر کرے تاکہ لوگون کو رغبت ہو اسی کو نفل کہتے ہین)

عن داؤد قال فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسواء وحدیث خالد اتم **ترجمہ** دوسری روایت مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت

سب کو برابر تقسیم کیا یعنی نفل مقرر نہ کیے واللہ اعلم **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ قال جئت الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یوم بدر بسیف فقلت یا رسول اللہ ان اللہ قد شفی صدری الیوم من العدو فھب لی
ھذا السیف قال ھذا السیف لیس لی ولا لک فذھبت وانا اقول یعطاہ الیوم من لم یبل بلائی
فبینما انا اذ جاءنی الرسول فقال اجب فظننت انہ نزل فی شیء بکلامی فجئت فقال لی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انک سألتنی ھذا السیف ولیس ھو لی ولا لک وان اللہ قد جعلہ لی فھو لک ثم
قرأ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول الی آخر الآیۃ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے انہون
نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے مین بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک تلوار لیکر آیا مین نے
کہا یا رسول اللہ بیشک اللہ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا دشمنون کیطرف سے (یعنے اونکو مین نے خوب مارا اور اپنے سینے کا بخار نکالا)
اب یہہ تلوار مجھے دیدیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تلوار نہ میری ہے نہ تیری ہے (بلکہ سب مجاہدین کا حق ہے معلوم نہین
کسکی حصے مین آوے) یہہ سنکر مین چلا اور کہتا جاتا تھا یہ تلوار اوسکو ملیگی آج کے دن جسکا امتحان میرا کا سا نہین ہوا اتنے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ایک شخص میرے بلانے کو آیا اور کہا چلو مین سمجھا شاید میرے کہنے پر میری باری مین کچھہ
اوترا جب مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھہ سے یہ تلوار مانگی تھی نہ وہ میری تھی نہ تمہاری اب اللہ نے
وہ تلوار مجھے دیدی اور مین نے تم کو دی پھر آپ نے یہہ پڑھا یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول اخیر آیت تک
ابو داؤد نے کہا عبد اللہ بن مسعود کی قرات یون ہی یسئلونک النفل **باب** فی نفل السریۃ تخرج من العسکر
لشکر کے کسی ایک ٹکڑی کو کچھہ زیادہ بطور انعام کے دینا **عن** ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
جیش قبل نجد وانبعثت سریۃ من الجیش فکان سھمان الجیش اثنی عشر بعیرا و
نفل اھل السریۃ بعیرا بعیرا فکانت سھمانھم ثلاثۃ عشر ثلاثۃ عشر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ایک لشکر کے ساتھ نجد کیطرف اور ایک ٹکڑی کو اوسی لشکر مین سے دشمن سے مقابلہ کو بھیجا
پھر لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ٹکڑے کے لوگون کو ایک ایک اونٹ زیادہ ملا تو اون کے حصے مین تیرہ تیرہ اونٹ
آئے ولید بن مسلم نے کہا مین نے عبد اللہ بن المبارک سے یہہ حدیث بیان کی) اور کہا ایسا ہی حدیث بیان کی مجھسے ابن
ابی فروہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے عبد اللہ بن المبارک نے کہا ابن ابی فروہ کی روایت مالک بن انس کے روایت کے
برابر نہین ہو سکتی یعنے وہ زیادہ معتبر ہے **عن** ابن عمر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد
فخرجت معھا فاصبنا نعما کثیرا فنفلنا امیرنا بعیرا بعیرا لکل انسان ثم قدمنا علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقسم بیننا غنیمتنا فاصاب کل رجل منا اثنا عشر بعیرا بعد الخمس وما حاسبنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالذی اعطانا صاحبنا ولا عاب علیہ بعد ما صنع فکان لکل رجل منا ثلاثۃ عشر بعیرا

بتفلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی روانہ کی نجد کیطرف مین بھی اوسی مین تہا
پھر ہم لوگون نے بہت سے اونٹ پائے اور ہماری ٹکڑی کے سردار نے ایک ایک اونٹ ہمکو انعام مین دیا بعد اوسکے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے غنیمت کے مال کو ہم مین تقسیم کیا تو ہر ایک کو ہم مین سے بارہ بارہ اونٹ پہونچے خمس نکالکر اور وہ جو
اونٹ ہمکو ہمارے سردار نے دیا تہا آپ نے اوسکو حساب مین شمار نہ کیا اور نہ اوس سردار کے فعل پر آپنے طعن کیا تو ہم مین
سے ہر شخص کو تیرہ تیرہ اونٹ ملے انعام سمیت (اور باقی لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے) **ف** خمس نکالکر یعنے کل
مال غنیمت مین سے پہلے پانچوان حصہ جو اللہ اور رسول کا حق ہے نکالا گیا پھر اوسکو نکالنے کے بعد ہر ایک شخص کے
حصے مین بارہ بارہ اونٹ آئے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ فیہا
عبد اللہ بن عمر قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا ونفلوا بعیرا زاد ابن
موہب فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر روانہ کیا جسمین عبد اللہ بن عمر بہی تہے نجد کیطرف تو غنیمت مین بہت اونٹ حاصل کیے ہر ایک کو حصہ رسد بارہ بارہ
اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم کو نہ بدلا **ف** جہاد مین جسقدر کافرونکا
مال حاصل ہوتا ہے اوسکو غنیمت کہتے ہین چار حصہ اوس مال کے مجاہدین مین تقسیم ہوتے ہین اور ایک حصہ امام
رکھ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے کہ لشکر مین سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کیواسطے کسی کام کے صلہ مین علاوہ حصہ غنیمت
کے کچھ زیادہ تجویز کرے اوسکو نفل کہتے ہین۔ یہ لشکر جو نجد کیطرف گیا تہا اسمین چار ہزار آدمی تہے ہر ایک کے حصہ مین بارہ
بارہ اونٹ آئے تھے مگر وہ ٹکڑا ایکسو آدمیونکا جن مین عبد اللہ بن عمر تہے اونکے لیے ایک ایک اونٹ زیادہ تجویز کیا گیا **عن**
عبد اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فبلغت سہماننا اثنی عشر بعیرا ونفلنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا قال ابو داود رواہ برد بن سنان عن نافع مثل حدیث عبید اللہ
ورواہ ایوب عن نافع مثلہ الا انہ قال ونفلنا بعیرا بعیرا لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ساتھ بہیجا تو حصہ رسد ہم کو بارہ بارہ اونٹ پہنچے اور ایک ایک اونٹ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو زیادہ دیا۔ ابو داؤد نے کہا روایت کیا اس حدیث کو برد بن سنان نے نافع سے مثل عبید اللہ کے
اور روایت کیا اسکو ایوب نے نافع سے مثل اوسکی مگر اوسمین یہ ہے کہ ایک ایک اونٹ ہم کو زیادہ ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ذکر نہین ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان ینفل بعض ما یبعث من السرایا
لانفسہم خاصۃ النفل سوی قسم عامۃ الجیش والخمس فی ذلک واجب کلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ٹکڑیون کو حصہ سے زیادہ دیتے تھے۔ یعنی تقسیم سے زیادہ جنکو لشکر مین سے بہیجتے خاص اونہین کے
لیے نہ تمام لشکر کے لیے لیکن خمس ان سب مین سے لیا جاتا تو پہلے سب مال مین سے خمس نکال لیتے پھر انعام دیتے پھر باقی برابر تقسیم کرتے

عن عبداللہ بن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انھم حفاۃ فاحملھم اللھم انھم عراۃ فاکسھم اللھم انھم جیاع فاشبعھم ففتح اللہ یوم بدر فانقلبوا وما منھم رجل الا قد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن تین سو پندرہ آدمی لیکر نکلے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ یہ لوگ پیدل ہین انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے ہین انکو کپڑے دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہین انکو سیر کر دے پھر اللہ نے فتح دی مسلمانون کو بدر کے روز جب وہ لوٹے تو کوئی آدمی اون مین سے ایسا نہ تہا جو ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ لایا ہو اور کپڑے بھی ملگئے اور سیر بھی ہو گئے **ف** اللہ جل جلالہ نے اپنی عنایت سے دعا اپنے پیغمبر کی قبول فرمائی اور اون کے یارونکو غنی کر دیا بعد محتاجی کے

باب فیمن قال الخمس قبل النفل خمس انعام سے پہلے نکالا جاوے گا

عن حبیب بن مسلمۃ الفھری انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفل الثلث بعد الخمس **ترجمہ** حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی غنیمت کا نفل دیتے تہے خمس نکالنے کے بعد **ف** یعنی کل مال مین سے خمس نکال لیتے پھر باقی کی تہائی انعامون مین صرف کرتے دو تہائی بانٹ دیتے

عن حبیب ابن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل الربع بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا قفل **ترجمہ** حبیب بن مسلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی حصہ نفل دیتے تہے خمس نکالنے کے بعد یعنی ابتدا جہاد مین اور تہائی نفل دیتے تہے بعد خمس نکالنے کے جس وقت کہ جہاد سے لوٹ تے **ف** یعنی جب جہاد سے لوٹ آتے اور پھر کوئی گروہ اون مین سے کفار سے لڑتا تو اوسکو تہائی انعام ملتا

عن مکحول یقول کنت عبدا بمصر لامرأۃ من بنی ھذیل فاعتقتنی فما خرجت من مصر وبھا علم الا حویت علیہ فیما اری ثم اتیت الحجاز فما خرجت منھا وبھا علم الا حویت علیہ فیما اری ثم اتیت العراق فما خرجت منھا وبھا علم الا حویت علیہ فیما اری ثم اتیت الشام فغربلتھا کل ذلک اسأل عن النفل فلم اجد احدا یخبرنی فیہ بشیء حتی لقیت شیخا یقال لہ زیاد بن جاریۃ التمیمی فقلت لہ ھل سمعت فی النفل شیئا قال نعم سمعت حبیب بن مسلمۃ الفھری یقول شھدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل الربع فی البداۃ والثلث فی الرجعۃ **ترجمہ** مکحول سے روایت ہی مین مصر مین ایک عورت کا غلام تھا جو بنی ہذیل مین سے تھی اوس نے مجھے آزاد کر دیا تو مین مصر سے نہین نکلا یہانتک کہ جتنا علم (دین حدیث و قرآن) وہان تہا وہ مین نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر ملک حجاز (یعنی مکہ اور مین طائف مدینہ وغیرہ) مین آیا اور وہان سے نہ نکلا یہانتک کہ جتنا علم وہان تہا اوسکو مین نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر عراق (یعنی بصرہ کوفہ بغداد وغیرہ) مین آیا وہان سے نہ نکلا یہانتک کہ جتنا علم تھا وہان اوسکو مین نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر شام مین آیا اور اوسکو مین نے چھانا ہر شخص سے مین نفل کا حال پوچھتا تہا تو مین نے کسیکو نہ پایا جو اسباب مین کوئی حدیث بیان کرے یہانتک کہ ایک شخص مجھکو ملا جسکا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تہا مین نے

اوس سے کھاتا نفل کے بابہ میں کچھ پڑھتا ہے وہ بولا مین نے حبیب بن مسلمہ فہری سے سنا وہ کہتے تھے مین حاضر تھا رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے نفل دیا چوتھائی مال کا جہاد شروع ہوتے وقت اور تہائی مال کا لوٹتے وقت **ف** بعد خمس نکالنے کے
یعنی جب لڑائی شروع ہونے لگی اوسوقت چوتھائی مال غنیمت تک کسی ایک خاص فرقے کے لیے جو کوئی کام بہادری کا کرتا نفل
مقرر کرتے اور بعد جنگ سے لوٹنے کے پھر اگر کوئی گروہ دشمن سے لڑتا تو اوسکو تہائی نفل دیتے اسواسطے کہ محنت اور مشقت
دوبارہ اوسنے کی **باب** فی السریۃ سریے کا بیان (لشکر کے ایک ٹکڑے کا) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون تتکافأ دماؤہم یسعی بذمتہم ادناہم ویجیر علیہم
اقصاہم وہم ید علی من سواہم یرد مشدہم علی مضعفہم ومتسریہم علی قاعدہم لا یقتل مؤمن بکافر
ولا ذو عہد فی عہدہ ولم یذکر ابن اسحق القعود والتکافی **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہین (یعنی سزا مین وضیع و شریف برابر ہین کچھ فرق نہ ہوگا جیسے
جاہلیت مین تھا) ادنے مسلمان امن دے سکتا ہے اور اوسکی امن کو پورا کرنا ضرور ہے اسی طرح دور مقام کا مسلمان پناہ دے
سکتا ہے اگرچہ اوس سے نزدیک والا موجود ہو اور یہ ایک مسلمان دوسرے کی مدد کرے اپنے مخالفین پر اور جسکی سواریان زور آور
اور تیز رو ہون وہ ساتھ رہے اوسکی جسکی سواریان کمزور اور ضعیف ہون اور جب لشکر مین سے کوئی ٹکڑے نکلکر مال کماوے تو باقے
لوگونکو اوسمین شریک کرے نہ قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور نہ ذمی جس سے عہد ہو گیا ہو (یعنی وہ کافر جس
سے جزیہ لیا جاتا ہے یا وہ کافر جسکو امان دی گئی ہو دار الاسلام مین) **عن** ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال اغار عبد الرحمن
ابن عیینۃ علی ابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل راعیہا وخرج یطردہا ہو واناس معہ فی خیل
فجعلت وجہی قبل المدینۃ ثم نادیت ثلاث مرات یا صباحاہ ثم اتبعت القوم فجعلت ارمی واعقرہم
فاذا رجع الی فارس جلست فی اصل شجرۃ حتی ما خلق اللہ شیئا من ظہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا جعلتہ
وراء ظہری وحتی القوا اکثر من ثلاثین رمحا وثلاثین بردۃ یستخفون منہا ثم اتاہم عیینۃ مددا فقال
لیقم الیہ نفر منکم فقام الی منہم اربعۃ فصعدوا الجبل فلما اسمعتہم قلت اتعرفونی قالوا ومن انت
قلت انا ابن الاکوع والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یطلبنی رجل منکم فیدرکنی ولا
اطلبہ فیفوتنی فما برحت حتی نظرت الی فوارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخللون الشجر اولہم
الاخرم الاسدی فیلحق بعبد الرحمن بن عیینۃ ویعطف علیہ عبد الرحمن فاختلفا طعنتین فعقر الاخرم
عبد الرحمن وطعنہ عبد الرحمن فقتلہ فتحول عبد الرحمن علی فرس الاخرم فیلحق ابو قتادۃ بعبد الرحمن
فاختلفا طعنتین فعقر بابی قتادۃ وقتلہ ابو قتادۃ فتحول ابو قتادۃ علی فرس الاخرم ثم جئت الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی الماء الذی حلیتہم عنہ ذو قرد فاذا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی خمسمائة فاعطانی سهم الفارس والراجل ترجمہ ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمن بن عیینہ فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کو لوٹا اور اون کے چرواہے کو مار ڈالا اور نکلا اونٹونکو ہانکتا ہوا وہ اور اوسکے ساتھ والے جو گھوڑون پر سوار تھے تو مین نے اپنا منہ مدینے کے طرف کیا اور تین بار پکار کر آواز دی یا صباحاہ ف یہ وہ کلمہ ہے جسکو فریادی کہا کرتا ہے اکثر عرب مین صبح کو لوٹ ہوا کرتی ہے انہون نے پکار دیا مدینے والون کو کہ دوڑو دشمن آکے لوٹ لے گیا ف بعد اسکے مین لوٹیرون کے پیچھے چلا اور اونکو تیر مارتا جاتا تھا زخمی کرتا جاتا تھا جب کوئی سوار اون مین سے میرے طرف پلٹتا تو مین کسی درخت کی جڑ مین چھپ جاتا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے سب کو مین نے اپنے پیچھے کر لیا (یعنی جتنے اونٹ وہ لوٹیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے بھاگے تھے سب مین نے اون سے چھین لیے) اور انہون نے تیس بھالون سے زیادہ اور تیس چادرون سے زیادہ اپنی پھینک دین تاکہ ہلکے ہو جاوین اور بھاگنے مین اونکو آسانی ہو اتنے مین عبدالرحمن کا باپ عیینہ مدد کیواسطے ان پہونچا اور اوس نے کہا تم مین سے چند آدمی اس شخص کیطرف جاوین (یعنی سلمہ بن الاکوع کیطرف اور اوسکو قتل کرین) سلمہ کہتے ہین اون مین سے چار آدمی میرے طرف آئے اور پہاڑ پر چڑھے جب اتنی نزدیک ہو گئے کہ میری آواز اونکو پہونچے مین نے کہا تم مجھے پہچانتے ہو انہون نے کہا تو کون ہے مین نے کہا مین اکوع کا بیٹا ہون قسم اوس شخص کے جس نے بزرگی دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے کوئی شخص مجھکو پکڑنا چاہے تو کبھی نہ پاویگا اور مین جسکو چاہونگا وہ بچ نہ سکیگا پھر تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوارون کو دیکھا چلے آتے ہین درختون مین سے سب سے آگے اون مین اخرم اسدی تھے وہ عبدالرحمن بن عیینہ فزاری سے (لوٹیرون کے سردار سے) جا ملے عبدالرحمن نے اونکو دیکھا دونون مین چوٹین چلین اخرم نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو مار ڈالا اور عبدالرحمن نے اخرم کو مار ڈالا پھر عبدالرحمن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا بعد اوسکے ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص (سوار) عبدالرحمن سے جا ملے اور اوس سے چوٹین ہونے لگین ابو قتادہ کا گھوڑا مارا گیا اور ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو مار ڈالا پھر ابو قتادہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوئے (جسکو عبدالرحمن نے لے لیا تھا) بعد اوسکے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ اوس پانی پر تھے جسکا نام ذو قرد تھا اور وہان سے مین نے لوٹیرون کو ہانک دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانسو آدمیون مین تھے آپ نے مجھے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا ف تو تین حصے دیے یا چار انہون نے کام ہی ایسا کیا جو بہتیرے آدمیون سے نہ ہوتا مسلم کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سوارون مین ہمارے بہتر آج کے دن ابو قتادہ ہین اور سب پیادون مین بہتر ہمارے سلمہ بن الاکوع ہین پھر سلمہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا جسکا نام عضبا تھا اور مدینے تک اسی طرح آئے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا ف مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ چار حصے دیے دوسرے یہ کہ تین حصے دیے سبب اسکا یہ ہے کہ سوار کے حصے مین اختلاف ہے جن لوگون کے نزدیک سوار کے تین حصے ہین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے گھوڑے کے تو اون کے نزدیک چار حصے ہوئے اور جن لوگون کے نزدیک سوار

کے دو حصے مین ایک حصہ اوسکا اور ایک حصہ اوسکے گھوڑیکا تو اوسکی نزدیک تین حصے ہوئے امام ابو حنیفہ نے اخیر قول اختیار
کیا ہے اور دلیل اون کی وہی حدیث مجمع بن جاریہ انصاری کی ہے جو اوپر گزری ہے بنی امیہ اور علما کے نزدیک سوار کے تین
حصے ہین **باب** فی النفل من الذهب والفضة ومن اول مغنم سونے اور چاندی مین سے نفل کا بیان اور غنیمت
کے مال مین سے **عن** ابی الجویریة الجرمی قال اصبت بارض الروم جرة حمراء فيها دنانير في امرة معاوية
وعلینا رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم من بنی سلیم یقال له معن بن یزید فاتیته بها فقسمها بین
المسلمین واعطانی منها مثل ما اعطی رجلا منهم ثم قال لولا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم يقول لا نفل الا بعد الخمس لاعطيتك ثم اخذ يعرض على من نصيبه فابيت **ترجمہ** ابی جویریہ
جرمی سے روایت ہے روم کی زمین مین ایک سرخ ٹھلیا مین نے پائی اوسمین دینار تھے معاویہ کی خلافت مین اوسوقت بنی
سلیم مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہماری پر حاکم تھا اوسکو معن بن یزید کہا کرتے تھے وہ ٹھلیا مین
اوسکے پاس لایا تو اوسنے اون دینارون کو مسلمانون مین بانٹا اور مجھکو بھی اوسمین سے اوتنا ہی دیا جتنا ہر ہر شخص کو دیا یعنے سب
کے برابر دیا کچھ زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نہ سنا ہوتا جو آپ فرماتے تھے زیادہ حصہ دینا یعنے نفل نہین ہے
مگر خمس نکالنے کے بعد تو البتہ تجھکو زیادہ دیتا مین بغیر اورون کے پھر وہ اپنے حصے مین سے مجھے دینے لگے مین نے نہ لیا
ف یعنی حضرت نے فرمایا کہ نفل یعنے زیادہ حصہ دینا خمس نکالنے کے بعد ہوتا ہے تو یہہ اوس مال مین ہوتا ہے جس مین
خمس ہو اور خمس اوس مال مین ہوتا ہے جو کافرون سے غلبہ اور زور کے ساتھ حاصل کرین کہ اوسکو غنیمت کہتے ہین اور ہان
قتال ہوا ہو اور یہہ مال پڑا ہے تو اوسمین خمس ہی نہین تو نفل بھی نہ ہوگا بلکہ سب مسلمانون کو برابر تقسیم کیا جاویگا دوسرے
یہ کہ نفل جنگ شروع ہوتے وقت ہوتا ہے **باب** فی الامام یستاثر بشیء من الفیء لنفسه جو مال کافرون
سے ہاتھ آوے اوس مین سے امام اپنے لیے کچھ رکھ لیوے **عن** عمرو بن عبسة قال صلی بنا رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی بعیر فلما سلم اخذ وبرة من جنب البعیر ثم قال ولا یحل لی من غنائمکم مثل هذا
الا الخمس والخمس مردود فیکم **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی
ایک اونٹ کیطرف یعنی اوسکو سترہ کیا پھر جب سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو مین سے ایک بال لیا اور فرمایا تمہاری غنیمتون مین سے
میرے لیے حلال نہین ہے اسکی برابر بھی۔ یعنے اوس بال کو دیکھا کر آپنے فرمایا کہ اس بال کے برابر بھی میرے لیے حلال نہین
سوائے پانچوین حصہ کے اور وہ پانچوان حصہ بھی تمہاری ہی حاجتون مین خرچ کیا جاتا ہے **باب** فی الوفاء بالعهد
اقرار پورا کرنا ضرور ہے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الغادر ینصب له لواء یوم القيامة
فیقال هذه غدرة فلان بن فلان **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے
والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جاویگا اور کہا جاویگا کہ یہ عہد شکنی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا تھا

تاکہ اوسکی ذلت اور رسوائی کو سب لوگ دیکھین اور مشہور ہو **باب** یستجن للامام فی العھود امام جو عہد کرے تو اوسکی
پابندی لوگون پر ضرور ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الامام جنۃ یقاتل بہ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ایک سپر ہے جس سے لڑائی کیجاتی ہے یعنی اوسکے
رائے سے لڑائی ہوتی ہے تو اوسی کی رائے پر صلح بھی چاہیے **عن** ابی رافع قال بعثتنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا
ارجع الیھم ابدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اخیس بالعھد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان
فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذھبت ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت
قال بکیر واخبرنی ان ابا رافع کان قبطیا قال ابو داود ھذا کان فی ذلک الزمان و
الیوم لا یصلح **ترجمہ** ابی رافع سے روایت ہے قریش نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا۔ یعنی صلح حدیبیہ
مین پھر جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل مین اسلام ڈالا گیا۔ یعنی اسلام کی خوبی اور رغبت
اور قبولیت پیدا ہوئی مین نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے کہ اون کیطرف کبھی پھر کر نجاونگا آپنے فرمایا مقرر مین عہد
نہین توڑتا اور نہ قاصد کو قید کرتا ہون مگر تو پھر جا جو اگر تیرے دل مین وہی چیز رہی جو اب ہے یعنی خوبی اسلام تو تو پھر آ
ابو رافع نے کہا کہ مین پھر گیا یعنی قریش کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر آکر مسلمان ہوا یعنی
اپنے اسلام کو ظاہر کیا **ف** حضرت نے اوسکو اسلیے نہین روکا تاکہ اون کے مدعا کیموافق جواب دیے آوے اور پھر آوے یعنی
کفار کے پاس سے پھر ہمارے پاس آکر اسلام لاوے یعنی اپنے اسلام کو ابھی ظاہر نہ کرے بلکہ وہان پہلے جاوے وہان سے پھر آکر
اپنے اسلام کو ظاہر کرے۔ بکیر نے کہا کہ ابو رافع قبطی تھے یعنی غلام تھے ابو داود نے کہا یہ اوس زمانے مین تھا اب صحابہ کے
نسبت ایسا نہ کہنا چاہیے کیونکہ تعظیم صحابہ کی واجب ہے **باب** الامام یکون بینہ وبین العدو عھد فیسیر
الیہ جب امام مین اور کافرون مین عہد ہو تو امام اون کے ملک مین جا سکتا ہے **عن** سلیم بن عامر رجل من حمیر
قال کان بین معاویۃ وبین الروم عھد وکان یسیر نحو بلادھم حتی اذا انقضی العھد غزاھم فجاء
رجل علی فرس او برذون وھو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا عمرو بن عبسۃ فارسل
الیہ معاویۃ فسالہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عھد
فلا یشد عقدۃ ولا یحلھا حتی ینقضی امدھا او ینبذ الیھم علی سواء فرجع معاویۃ **ترجمہ** سلیم بن عامر سے جو ایک
شخص ہے قبیلہ حمیر سے روایت ہے۔ کہا معاویہ کے اور رومیون کے درمیان مین عہد کی بات کا تھا کہ ایک وقت معلوم تک نہ لڑین اور
معاویہ اون کے شہرون کیطرف سیر کیے جاتے تھے جب وقت عہد کی مدت گزر گئی تو اون سے لڑائی کی مین ایک شخص ایک
گھوڑے پر یا ترکی پر سوار ہوکر آیا اور وہ یہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو غدر نہ ہو۔ یعنی واجب ہے تم عہد کو پورا کرو

عہد شکنی مت کرو - یعنی تم جو ایام صلح مین دشمنون کے شہر کیطرف پہرتے ہو یہہ غدر مین داخل ہے پہر وفا او لوگون نے جو
اوسکو بغور دیکہا تو عمرو بن عبسہ صحابی تہا تو معاویہ نے اوس سے اس بات کو یعنی یہہ بات پوچہا کہ ہمارا پہرنا کیونکر غدر ہے
تو عمرو بن عبسہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے جس شخص مین اور کسی قوم مین عہد
ہو تو جبتک اوس عہد کی مدت نہ گزر جاوے تب تک نہ اوس عہد کو توڑے اور نہ نیا باندہے اور جب عہد کی مدت پوری نہو جاوے
تو برابری پر عہد کو توڑ دے - یعنی اونسے صاف کہدے کہ ہم مین اور تم مین اب تک صلح تہی اب نہین ہے اب ہم تم برابر ہین معاویہ
یہہ سنکر وہان سے پہر گئے **ف** یعنی نہ کرے کہ صلح کی مدت مین اون کے ملک مین چلا جاوے پہر مدت گزرتی ہی بغیر اونکو
اطلاع کیے ہوئے دہوکا دیکر لڑنا شروع کر دیوے **باب** فی الوفاء للمعاهد و حرمۃ ذمتہ ذمی کافر کا قتل
کرنا بڑا گناہ ہے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل معاهدا فی غیر کنہہ
حرم اللہ علیہ الجنۃ **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عہد والے کو مار ڈالا یعنی
اوس کافر کو جو دار الاسلام مین رہتا ہو جزیہ دیکر بغیر کسی وجہ کے تو حرام کر دیگا اللہ اوسپر جنت کو **باب** فی الرسل
ایلچیونکا بیان **عن** محمد بن اسحاق قال کان مسیلمۃ کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و قد حدثنی
محمد بن اسحاق عن شیخ من اشجع یقال لہ سعد بن طارق عن سلمۃ بن نعیم بن مسعود الاشجعی عن
ابیہ نعیم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لهما حین قرأ کتاب مسیلمۃ ما تقولان انتما
قالا نقول کما قال قال اما واللہ لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما **ترجمہ** نعیم بن مسعود سے
روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے مسیلمہ کذاب کے ایلچیون سے اوسکی کتاب پڑہ کر کہا تم کیا کہتے ہو
انہون نے کہا ہم وہی کہتے ہین جو مسیلمہ نے کہا (یعنی ہم اوسکی رسالت کے قائل ہین) آپ نے فرمایا قسم خدا کی اگر یہہ ہوتا
کہ ایلچی قتل نہین کیے جاتے تو مین تم دونون کی گردن مارتا **ف** مسیلمہ کذاب ایک جہوٹا شخص تہا جس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نبوت کا دعوی کیا تہا یہہ دو شخص جنکا نام عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اوسکا پیام لیکر
آئے تہے آپ نے ان دونون سے فرمایا کہ ایلچیونکا قتل درست نہین ہے ورنہ تم دونونکو قتل کرتا کیونکہ ان دونون نے آپ
کے سامنے یہہ کہا کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے معاذ اللہ - اسپر آپ غصے ہوئے - **عن** حارثۃ بن مضرب انہ اتی عبد اللہ
فقال ما بینی و بین احد من العرب حنۃ و انی مررت بمسجد لبنی حنیفۃ فاذا هم یؤمنون بمسیلمۃ
فارسل الیهم عبد اللہ فجیئ بهم فاستتابهم غیر ابن نواحۃ قال لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لولا انک رسول لضربت عنقک فانت الیوم لست برسول فامر قرظۃ بن کعب
فضرب عنقہ فی السوق ثم قال من اراد ان ینظر الی ابن نواحۃ قتیلا بالسوق **ترجمہ** حارثہ بن مضرب سے
روایت ہے وہ عبد اللہ بن مسعود پاس آئے اور کہا میری اور کسی عرب کے بیچ مین عداوت نہین ہے مین بنی حنیفہ کے

ایک مسجد پر گزرا تو لوگوں کو دیکھا ایمان لائے ہیں مسیلمہ پر عبد اللہ بن مسعود نے یہہ سنکر اون لوگوں کو بلا بھیجا اور اون سے توبہ کرنے کو کہا سوا ابن نواحہ کے اوس سے عبد اللہ نے یہہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کرتا پس آج کے دن تو ایلچی نہیں ہے پھر عبد اللہ نے حکم کیا قرظہ بن کعب کو انہوں نے اوسکی گردن ماری بازار میں بعد اوسکے عبد اللہ نے کہا جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار میں جاکر دیکھ لے مرا ہوا پڑا ہے **ف** یہہ لوگ مسیلمہ کے تابعین تھے اور تعداد اون کی بہت بڑھ گئی تھی یہانتک کہ ایک لاکھ آدمی اوسکے پیرو ہو گئے تھے پھر قتل ہوا مسیلمہ ابوبکر صدیق کی خلافت میں خالد بن الولید اوس لشکر کے سردار تھے وحشی کے ہاتھ سے

باب فی امان المرأة عورت اگر کسی کافر کو امان دیوے

عن ام ھانی بنت ابی طالب انھا اجارت رجلا من المشرکین یوم الفتح فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ ذلک قال فقال قد اجرنا من اجرت وامنا من امنت **ترجمہ** ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ اونہوں نے فتح مکہ کے دن ایک مشرک کو پناہ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہم نے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہم نے امن دیا جسکو تو نے امن دیا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضے رض نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **عن** عائشة قالت ان کانت المرأة لتجیر علی المؤمنین فیجوز **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت پناہ دیا کرتی تھی کسی کافر کو مسلمانوں سے پھر وہ پناہ درست ہوتی تھی

باب فی صلح العدو دشمن سے صلح کرنے کا بیان

عن المسور بن مخرمة قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیة فی بضع عشرة مائة من اصحابه حتی اذا کانوا بذی الحلیفة قلد الھدی واشعر واحرم بالعمرة وساق الحدیث قال وسار النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان بالثنیة التی یھبط علیھم منھا برکت به راحلته فقال الناس حل حل خلات القصواء مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما خلات وما ذلک لھا بخلق ولکن حبسھا حابس الفیل ثم قال والذی نفسی بیده لا یسألونی خطة یعظمون بھا حرمات اللہ الا اعطیتھم ایاھا ثم زجرھا فوثبت فعدل عنھم حتی نزل باقصی الحدیبیة علی ثمد قلیل الماء فجاءہ بدیل بن ورقاء الخزاعی ثم اتاه یعنی عروة بن مسعود فجعل یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلما کلمه اخذ بلحیته والمغیرة بن شعبة قائم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعه السیف وعلیه المغفر فضرب یده بنعل السیف وقال اخر یدک عن لحیته فرفع عروة راسه فقال من ھذا قالوا المغیرة بن شعبة فقال ای غدر اولست اسعی فی غدرتک وکان المغیرة صحب قوما فی الجاھلیة فقتلھم واخذ اموالھم ثم جاء فاسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الاسلام فقد قبلنا واما المال فانه مال غدر لا حاجة لنا فیه فذکر الحدیث

فقال النبي صلى الله عليه وسلم اكتب هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله وقص الخبر فقال سهيل وعلى انه
لا يأتيك منا رجل وان كان على دينك الا رددته الينا فلما فرغ من قضية الكتاب قال النبي صلى الله عليه
وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوة مؤمنات مهاجرات الآية فنهاهم الله ان يردوهن
وامرهم ان يردوا الصداق ثم رجع الى المدينة فجاءه ابو بصير رجل من قريش يعني فارسلوا في طلبه فدفعه
الى الرجلين فخرجا به حتى اذا بلغا ذا الحليفة نزلوا ياكلون من تمر لهم فقال ابو بصير لاحد الرجلين
والله اني لارى سيفك هذا يا فلان جيدا فسله الآخر فقال اجل قد جربت به فقال ابو بصير ارني انظر
اليه فامكنه منه فضربه حتى برد وفر الآخر حتى اتى المدينة فدخل المسجد يعدو فقال النبي صلى الله عليه وسلم
لقد راى هذا ذعرا فقال قد قتل والله صاحبي واني لمقتول فجاء ابو بصير فقال قد اوفى الله ذمتك قد رددتني
اليهم ثم نجاني الله منهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ويل امه مسعر حرب لو كان له احد فلما سمع ذلك عرف
انه سيرده اليهم فخرج حتى اتى سيف البحر وينفلت ابو جندل فلحق بابي بصير حتى اجتمعت منهم عصابة

ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانے مین یعنی جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی کئی سو آدمی
صحابی اپنے ساتھ لیکر نکلے یہانتک کہ جب ذو الحلیفہ مین آئے۔ ذو الحلیفہ ایک جگہہ کا نام ہے مدینے کے قریب تو قلادہ باندہا ہدی کے
اور شعار کیا اور احرام باندہا عمرہ کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے یہانتک کہ جب ثنیہ پر پہونچے (یعنی وہ گہاٹی
جہان سے مکے مین داخل ہوتے ہین) تو حضرت کی اونٹنی آپ کو لیکر بیٹھ گئی لوگون نے حل حل کیا (اونٹ کے اوٹہانے کے لیے
یہ کلمہ بولتے ہین) قصواء بگڑ گئی یا اڑ گئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام قصوا تہا) دوبارہ کہا کہ قصوا اڑ گئی)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصوا نے اڑ نہین کی اور نہ اوسکی عادت ہے اڑنے کی مگر اوسکو ہاتہی کے روکنے والے
نے روک دیا یعنی اللہ تعالے نے جس نے ابرہہ حبش کے بادشاہ کے ہاتہی کو کعبہ ڈہانے کو لایا تہا روکا تہا اوسی نے قصوا کو بہی روکا ہے
پہر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے قریش جو چیز مجہسے طلب کرین گے جسمین اللہ تعالی کے حرم کی تعظیم
ہوگی وہی چیز مین اونکو دونگا یعنی اس صلح مین قریش جو کچہہ مجہسے وہان کے تعظیم کی بابت طلب کرینگے مین قبول کرونگا
پہر اونٹنی کو اوٹہایا تو وہ اوٹہی اور آپ ایکطرف ہوئے یعنی اہل مکہ کی راہ سے اور طرف متوجہ ہوئے یہانتک کہ حدیبیہ کے
انتہا پر میدان مین ایک جگہہ ہے جہان تہوڑا سا پانی ہے۔ یعنی ایک گڑہی مین تہوڑا سا پانی تہا اوسپر جا اترے (حدیبیہ
اوس گڑہی کا نام ہے) پہلے آپ پاس بدیل بن ورقا خزاعی آیا **ف** اور قریش کا لشکر جمع کرکے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا۔
آپ نے فرمایا ہمین لڑنا ہرگز منظور نہین ہے ہم صرف عمرہ کرنیکو آئے ہین اور قریش سے یہ کہدینا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکر ہم سے صلح
کرلین کہ اوس مدت تک مین اور کافرون سے لڑتا رہون اگر مین غالب آون تو وہ بہی اگر چاہین اورون کیطرح میری اطاعت
کرلین اور جو مین مغلوب ہون تو مطلب اونکا حاصل ہو گا اوسکے بعد بدیل نے جاکے قریش سے کہا کہ مین محمد اور اونکے اصحاب کو دیکہا وعمرے

کے لیے آئے ہین اونکا روکنا ہرگز مناسب نہین اور پیغام آپکا ادا کیا مگر قریش ہموار نہ ہوئے **ت** پھر عروہ بن مسعود ثقفی آپکے پاس آیا
اور آپسے گفتگو کرنے لگا حالت گفتگو مین عروہ بار بار آپ کے ریش مبارک کو ہاتہہ لگاتا مغیرہ بن شعبہ جو آنحضرت کے پاس تلوار لیے ہوئے
کھڑے تھے اور خود پہنے تھے انہون نے عروہ کے ہاتہہ پر تلوار کی کوتہی ماری اور کہا دور رکہہ ہاتہہ اپنا آپکے ریش مبارک سے عروہ نے سر
اوٹہاکر پوچھا یہ کون تہا لوگون نے کہا مغیرہ بن شعبہ (جو بھتیجا تہا عروہ کا) عروہ نے کہا ای مکار کیا مین نے تیری مفسدے
اور عہد شکنی کے اصلاح مین سعی نہین کی یہہ قصہ یون ہی کہ مغیرہ جاہلیت مین چند لوگون کو اپنے ساتہہ لے گیا تہا پہر اون
کو قتل کیا اور اونکے مال لوٹے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مسلمان ہوگیا آپنے فرمایا اسلام تو ہم نے قبول کیا
لیکن مال ہم نہ لینگے وہ مال فریب اور مکر سے حاصل ہوا ہی اوسکی ہمین احتیاج نہین ہی **ف** خیر پہر جو لوگ مارے گئے
مغیرہ کے ہاتہہ سے اون کے قوم والون نے عروہ سے جہگڑا کیا کیونکہ مغیرہ عروہ کے بھتیجے تہے عروہ نے اون سے بمشکل فیصلہ
کیا اور دیت دینے کا وعدہ کیا تو عروہ نے مغیرہ پر احسان جتایا کہ مین تو تیری فساد کی اصلاح کرون اور تو مجہسے برائی کرے
ت بعد اوسکے مسور نے اخیر تک حدیث بیان کی **ف** پہر عروہ لوٹ کر اپنے قوم مین گیا اور آپکے اصحاب کی وفا
شعاری اور جان نثاری کا حال بیان کرکے قریش کو صلح کی صلاح دی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسب معلوم ہوا
اپنی طرف سے کسیکو قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجین پہلے حضرت عمر سے کہا انہون نے عذر کیا کہ قریش کے عداوت مجہسے
آپ کو معلوم ہی یہ کام مجہسے نہ ہوگا پہر حضرت عثمان کا بھیجنا قرار پایا وہ گئے اور آپ کا پیغام قریش سے ادا کیا قریش اونسے
بہ محبت پیش آئے اور سہیل کو آپ پاس بھیجا اوسکی سعی سے صلح ٹہری **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
سے فرمایا لکہو یہہ وہ صلحنامہ ہی جسپر فیصلہ کیا محمد نے جو اللہ کے رسول ہین اور قریش نے پہر سب قصہ بیان کیا **ف** سہیل نے کہا کہ
آپ اللہ کے رسول ہمارے نزدیک نہین ہین یون لکہو کہ جسپر فیصلہ کیا محمد بن عبد اللہ آپنے حضرت علی سے کہا رسول اللہ کا لفظ
مٹا کر بن عبد اللہ لکہدو انہون نے کہا مین ایسا نہ کرونگا آپنے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کرکے بن عبد اللہ
لکہدیا اور شرائط صلح یہہ ٹہری کہ امسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرہ کے پہر جاوین سال آئندہ مین آکر عمرہ کرین
مگر ہتہیار ساتہہ نہ لاوین سوائے تلوار کے کہ وہ بھی قراب مین ہون یعنے اوس غلاف مین جو میان کے اوپر ہوتا ہے اور تین دن
سے زیادہ نہ ٹہرین اور دس برس مدت صلح کی قرار پائی اس عرصے مین آپس مین لڑائی نہ ہو اور جو کوئی حلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہو قریش اوس سے نہ لڑین نہ اوس کے مخالف کی مدد کرین اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی
معاملہ کرین اور جو کوئی مسلمانون مین سے مرتد ہوکر قریش مین چلا آوے تو قریش اوسکو نہ پہیرین **ت** اور جو کوئی قریش
مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آوے اگرچہ مسلمان ہوکر آوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو پہیر دین
جب آپ صلحنامہ کی تحریر سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے فرمایا اوٹہو اور قربانیان نحر کرو پہر سر منڈا ڈالو بعد اوسکی چند عورتین
مکے سے مسلمان ہوکر مسلمانون پاس ہجرت کرکے آئین اللہ تعالے نے اون کے پہیرنے سے منع کیا دیکہو مقاصد مردوں

سی خاص تہی) اور پہر اونکا پہیر دیا جو اون لے کافر جاوندون نے اونکو دیا تہا پہر آپ مدینے مین تشریف لائے تو ایک
شخص قریش مین سے جسکا نام ابو بصیر تہا آپ پاس آیا مسلمان ہو کر قریش نے اوسکو واپس بلانے کو دو آدمی بہیجے آپنے
ابو بصیر کو اون کے حوالے کر دیا وہ اوسکو ساتہہ لیکر نکلے جب ذو الحلیفہ مین پہونچے تو اوترکر کہجورین کہانے لگے ابو بصیر نے اون دونون
مین سے ایک کی تلوار دیکہکر کہا قسم خدا کی یہہ تمہاری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اوس نے میان سے نکالکر کہا ہان مین
اسکو آزما چکا ہون ابو بصیر نے کہا مین بہی دیکہون اوس نے دیدی ابو بصیر نے اوسی تلوار سے اوسکے مالک کو مارا یہانتک کہ وہ
ٹہنڈا ہو گیا اور دوسرا ساتہی یہہ دیکہکر بہاگا یہانتک کہ مدینے مین آیا اور جلدی سے مسجد شریف مین گہسا رسول اللہ صلعم
نے فرمایا یہہ ڈر گیا ہے وہ بولا میرا ساتہی مارا گیا اور مین بہی مارا جاونگا اتنے مین ابو بصیر آن پہونچا اور بولا یا رسول اللہ
آپنے اپنا عہد پورا کیا مجہکو کافرون کو پہیر دیا پہر اللہ نے مجہکو اون سے نجات دی آپنے فرمایا عجب لڑائی کا بہڑکانیوالا ہے
اگر اسکا کوئی ساتہی ہوتا **ف** تو فساد برپا کر دیتا اور صلح توڑ دیتا اس ارشاد مین یہہ اشارہ تہا کہ بہاگ جاوے اور مکے مین جو
مسلمان کافرون کے پاس مین وہ اس سے جا ملین مگر آپنے صراحۃً ایسا نہ کہا کہ قریش سنکر دشمن ہو جاوین اور صلح توڑ
دین **ف** ابو بصیر نے جب یہہ سنا تو سمجہہ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر مجہکو کافرون کو پہیر دینگے وہ نکل کہڑے ہوئے
اور سمندر کے کنارے پر آ رہے اور ابو جندل (جو سہیل کا بیٹا تہا جس نے صلح کرائی تہی وہ مسلمان ہو گیا تہا اور صلح کے بعد آپ پاس
آیا تہا لیکن آپنے اوسے واپس کر دیا تہا کفار کو صلح کے موافق) وہ بہی ابو بصیر سے مل گیا یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون کی
وہان ہو گئی **ف** ستر آدمی یا تین سو آدمی اونہون نے کافرون کے قافلون کو لوٹنا شروع کیا قریش نے مجبور ہو کر آنحضرت سے
کہلا بہیجا کہ ہم شرط سے درگذرے آپ اون لوگون کو اپنے ہی پاس بلا کر رکہیے آپنے اون سب کو بلا لیا مگر ابو بصیر حالت نزع مین
تہے جسوقت نامہ آنحضرت کا طلب کے لیے پہونچا اونہون نے ہاتہہ مین اوسکو لے لیا اور جان بحق تسلیم کی۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ سترہوان
سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹہارہوان اوسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے یا اللہ ہماری
مدد کر اور توفیق دے ہم کو اس کتاب کے پورا کرنے کی فقط

تم الجزء السابع عشر ویتلوہ الجزء الثامن عشر ان شاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ ہفتدہم سنن ابی داؤد

الجزء الثامن عشر

پاره اٹھاہوان

عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم انهم اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين يامن فيهن الناس وعلى ان بيننا عيبة مكفوفة وانه لا اسلال ولا اغلال **ترجمہ** مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ قریش نے صلح کی اسبات پر کہ دس برس تک لڑائی کو موقوف رکہین گے لوگ اس مدت مین امن سے رہین اور ہمارے اون کے درمیان مین دل صاف ہوگا **ف** یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ عیبہ کا نہین ہی عیبہ کہتے ہین اوس تہیلی یا کہٹہری کو جسمین عمدہ عمدہ کپڑے رکہا کرتے ہین دل کو تشبیہ دی عیبہ کے ساتہہ اور مکفوفہ کے معنے بند کی ہوئی یعنی ہمارا دل صاف رہیگا مکر اور فساد اور کینے سے اور عہد توڑنے سے **ت** اور نہ چوری ہوگی چہپکر اور کہلکر **ف** یعنی ایک فریق دوسرے فریق کا مال نہ چورا کر چپکے سے لینگے نہ علانیہ لوٹ مار کرینگے بعضون نے اسکے بالعکس معنے لیے ہین یعنی اسلال علانیہ لوٹ کر مارنا اور اغلال چہپا کر چورانا۔ بعضون نے کہا اسلال سے مراد تلوارین نکالنا ہے اور اغلال سے مراد زرہین پہننا ہے یعنی جنگ نہ کرینگے

عن حسان بن عطية قال مال مكحول وابن ابي زكريا الى خالد بن معدان وملت معهم فحدثنا عن جبير بن نفير قال قال جبير انطلق بنا الى ذي مخبر رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فاتيناه فساله جبير عن الهدنة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستصالحون الروم صلحا آمنا وتغزون انتم وهم عدوا من ورائكم **ترجمہ** حسان بن عطیہ سے روایت ہی مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کیطرف چلے مین بہی اون کے ساتہہ گیا انہون نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے کہ جبیر نے مجہسے کہا چل ذی مخبر پاس جو ایک صحابی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مین گیا جبیر نے اون سے پوچہا صلح کو انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قریب ہے کہ صلح کروگے تم روم سے ایسی کہ خوف نہ رہیگا پہر وہ اور تم ملکر ایک اور دشمن سے لڑوگے

باب في العدو يوتى على غرة ويتشبه بهم

دشمن پاس غفلت دیکر جانا اور اوسکو دہوکا دیکر مارنا

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لكعب بن الاشرف فانه قد اذى الله ورسوله فقام محمد بن مسلمة فقال انا يا رسول الله اتحب ان اقتله قال نعم قال فاذن لي ان اقول شيئا قال نعم فاتاه فقال ان هذا الرجل قد سالنا الصدقة وقد عنانا قال وايضا لتملنه قال اتبعناه فنحن نكره ان ندعه حتى ننظر الى اي شيء يصير امره وقد اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقين قال اي شيء ترهنوني قال وما تريد منا فقال نساءكم قالوا سبحان الله انت اجمل العرب نرهنك نساءنا فيكون ذلك عارا علينا قال فترهنوني

اولادكم قالوا سبحان الله يسب ابن احدنا فيقال رهنت بوسق او وسقين قالوا نرهنك اللامة

يريد السلاح قال نعم فلما اتاه ناداه فخرج اليه وهو متطيب ينضح رأسه فلما ان جلس اليه وقد

كان جاء معه بنفر ثلاثة او اربعة فذكروا له قال عندي فلانة وهي اعطر نساء الناس قال تأذن

لي فاشم قال نعم فادخل يده في رأسه فشمه قال اعود قال نعم فادخل يده في رأسه فلما استمكن

منه قال دونكم فضربوه حتى قتلوه **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون قتل کریگا کعب بن الاشرف کو **ف** کعب بن الاشرف یہودیوں کا سردار تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی اور ہمیشہ لوگون کو مسلمانون سے جنگ کرنے کے لیے ترغیب دیتا تہا **ف** کیونکہ اوس نے تکلیف دی اللہ کو اور اوسکے رسول کو یہ سنکر محمد بن مسلمہ کہڑے ہوئے اور کہا مین یہ کام کرونگا یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہین مین اوسکو قتل کردون آپ نے فرمایا ہان محمد بن مسلمہ نے کہا تو پہر مجہے اجازت دیجیے مین کچہ کہون **ف** یعنی ظاہر آپ کی شکایت اور ہجو کرون تاکہ وہ مجہکو اپنا دوست جانے اور آپ سے برگشتہ سمجہے **ف** آپ نے فرمایا ہان کہہ پہر محمد بن مسلمہ کعب پاس آئے اور کہا یہ شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم سے صدقہ مانگا پہر ہم کو مصیبت مین ڈالدیا کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور تم مصیبت مین پڑوگے محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اوسکے پیرو ہو چکے اب یہ بہی برا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو چھوڑ دین جبتک اوس کا انجام نہ دیکہین کیا ہوتا ہے ہمارا مطلب تم سے یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج ہم کو قرض دو کعب نے کہا کیا چیز گرو رکہدوگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو رکہو انہون نے کہا سبحان اللہ تم عمدہ عرب ہو کر ایسا کہتے ہو کیا ہم اپنی عورتین تمہارے پاس گرو رکھین اور ننگ ہم پر ہے کعب نے کہا اچہا اپنی اولاد گرو رکہو انہون نے کہا سبحان اللہ جب ہمارا بیٹا بڑا ہو تو لوگ اوسکو بہی طعنہ دین کہ ایک وسق یا دو وسق پر گرو ہوا تہا البتہ ہم اپنے ہتہیار تمہارے پاس گرو کر دینگے کعب نے کہا اچہا پہر محمد بن مسلمہ اوسکے پاس گئے (رات کو اوس اپنے ساتہہ تین آدمیونکو اور لیتے گئے) اور پکارا اوسکو (مسلم کی روایت مین ہے اوسکی عورت نے کہا مجہے تو اس آواز سے خون معلوم ہوتا ہے کعب نے نہ مانا اور کہا میرا دوست محمد بن مسلمہ ہے اور اوسکا شیر خوار بچہ ابو نائلہ) کعب نکلا خوشبو لگائے ہوئے اوسکا مہک رہا تہا جب محمد بن مسلمہ بیٹہے اور اپنے ساتہہ تین یا چار آدمی لائے تہے سب نے تذکرہ شروع کیا خوشبو کا یعنی کعب سے کہا کیا ایسی خوشبو تم کہان سے لاتے ہو کعب نے کہا میری پاس فلان عورت ہے وہ سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجہے اجازت دیتے ہو کہ مین تمہارے بال سونگہون کعب نے کہا اچہا سونگہو محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتہہ اوسکے سر مین ڈالکر سونگہا پہر دوبارہ اجازت چاہی کعب نے کہا اچہا محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتہہ اوسکے سر پر رکہا اور اپنے ساتہیون سے اشارہ کیا اور دیکہتے کیا ہو انہون نے مارنا شروع کیا یہان تک کہ مرگیا **ف** اس حدیث سے غفلت اور دہوکا دیکر مار ڈالنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور یہ غدر نہین ہے کیونکہ غدر کہتے ہین عہد توڑنے کو اور بعضون کے نزدیک یہ امر درست نہین ہے وہ استدلال کرتے ہین اس حدیث سے جو آگے آتی ہے **عن** ابي هريرة

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الايمان قيد الفتك لا يفتك مومن **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ

نے روک دیا فتک کو اب کوئی مومن فتک نہ کرے **ف** فتک کہتے ہین دہوکے سے مار ڈالنے کو غافل پاکر مراد یہ ہے کہ مومن
کے ساتھ ایسا نہ کرنا چاہیے یا کافر کے ساتھ بھی نہ کرنا چاہیے اور کعب بن الاشرف کا قتل قبل اس نہی کے ہوگا یا وہ مخصوص
ہے امام کے حکم سے واللہ اعلم **باب** فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر سفر مین ہر بلندی پر چڑہتے وقت تکبیر کہنا

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر
علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ویقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ
ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد
سے لوٹتے یا حج سے یا عمرہ سے تو ہر بلندی پر تکبیر کہتے تین بار اور کہتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی نہین ہے کوئی معبود سچا
سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر اختیار
رکہتا ہے ہم لوٹنے والے ہین توبہ کرنیوالے ہین اللہ کیطرف پوجنے والے ہین سجدہ کرنیوالے ہین اللہ کو اپنے پروردگار کی
تعریف کرنیوالے ہین سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور بہگا دیا فوجون کو آپ اکیلے اوسی نے **باب**
فی الاذن فی القفول بعد النھی جہاد سے لوٹ آنیکی اجازت بعد ممانعت کے **ف** ابتدائے اسلام مین منافقون کا
طریقہ تہا کہ جہاد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ نکلتے اگر نکلتے بھی تو راستے سے طرح طرح کے بہانے
کرکے ضرورتین بیان کرکے آپ سے اذن لیکر لوٹ آتے اللہ جل جلالہ نے سورہ برات مین اوتارا لا یستاذنک الذین
یومنون باللہ والیوم الآخر ان یجاہدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین انما یستاذنک الذین لا یومنون باللہ والیوم
الآخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون - یعنی نہین رخصت مانگتے تجہسے جو لوگ کہ یقین رکہتے ہین اللہ پر اور پچہلے
دن پر اس سے کہ لڑین اپنے مال اور جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والون کو رخصت وہی مانگتے ہین تجہسے جو نہین
یقین رکہتے اللہ پر اور پچہلے دن پر اور شک مین پڑگئے دل اونکے تو وہ اپنے شک ہی مین بہٹکتے ہین (یعنی جہاد مین چلنے
اور نہ چلنے کے لیے تشویش و پیچ کرتے ہین) جب یہ آیت اوتری تو جہاد سے لوٹ آنا اگرچہ پیغمبر کی اجازت سے ہو منع ہوا بعد اسکے
جب اسلام قوی ہوگیا اور مجاہدین کی کثرت ہوگئی اور منافق قتل کیے گیے اللہ جل جلالہ نے سورہ نور مین دوسری آیت
اوتاری - انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین
یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم
اللہ ان اللہ غفور رحیم + ایمان والے وہ ہین جو یقین لائے ہین اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور جب ہوتے ہین اوسکے ساتھ کسی
جمع ہونیکے کام مین (جیسے جہاد حج وغیرہ) تو چلے نہین جاتے جبتک اوس سے پروانگی نہین لیتے جو لوگ تجہسے پروانگی
لیتے ہین وہی ہین جو مانتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو پہر جب پروانگی مانگین تجہسے اپنے کسی کام کیلیے تو پروانگی دے جسکو تو چاہے

اون مین ہو اور معافی مانگ اون کے لیے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا ہی مہربان ۔ اب پہلی آیت منسوخ ہوگئی اور جہاد سے لوٹ آنا اگر
کوئی ضرورت پیش آوے بعد اجازت کے درست ہوا ۔ اسی کا بیان ہی اس حدیث مین جو آگے آتی ہی **عن** ابن عباس قال لا یستأذنک
الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر الآیة نسختها التی فی النور انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ
ورسوله الی غفور رحیم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی انہون نے کہا لا یستأذنک الذین یؤمنون باللہ
والیوم الآخر اخیر آیت تک منسوخ ہوگئی اس آیت سے جو سورہ نور مین اتری انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ اخیر تک یعنی غفور رحیم تک

باب فی بعثة البشراء خوشخبری دینے کے لیے کسیکو بھیجنا **عن** جریر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم الا تریحنی من ذی الخلصة فاتاها فحرقها ثم بعث رجلا من احمس الی النبی صلی اللہ علیه وسلم
یبشره یکنی ابا ارطاة **ترجمہ** جریر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کیا تو مجھے بیفکر نہین کرتا
ذی الخلصہ سے **ف** ذی الخلصہ ایک گھر تہا جسمین بت رہا کرتا تہا دوس اور خثعم وغیرہ کا) اور بعضون نے کہا خود
بت کا نام تہا اور بیفکر کرنے سے مراد یہ ہی کہ اوس گھر کو جا کر اور برباد کیون نہین کر دیتا تاکہ خس کم اور جہان پاک ہووے **ت**
پس گئے جریر وہان گئے اور اوسکو جلا دیا پھر ایک آدمی قبیلہ احمس سے بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اسکی خوشخبری
دینے کو جسکی کنیت ابو ارطاة تھی

باب فی اعطاء البشیر جو شخص خوش خبر لیکر آوے اوسکو کچھ انعام دینا **عن** کعب
بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیه رکعتین ثم جلس
للناس وقص ابن السرح الحدیث قال ونهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم المسلمین عن کلامنا ایها الثلاثة
حتی اذا طال علی تسورت جدار حائط ابی قتادة وهو ابن عمی فسلمت علیه فواللہ ما رد علی السلام
ثم صلیت الصبح صباح خمسین لیلة علی ظهر بیت من بیوتنا فسمعت صارخا یا کعب بن مالک ابشر
فلما جاءنی الذی سمعت صوته یبشرنی نزعت له ثوبی فکسوتهما ایاه فانطلقت حتی اذا دخلت
المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جالس فقام الی طلحة بن عبید اللہ یهرول حتی صافحنی
وهنأنی **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین
پڑھتے پھر لوگون مین بیٹھتے بعد اوسکے ابن السرح نے پوری حدیث بیان کی کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون
کو ہم تینون آدمیون سے بات کرنے کو منع فرمایا **ف** وجہ اسکی یہ تھی کہ کعب بن مالک اور دو صحابی اور جو بدری تھے ۔ ایک کا
نام ہلال بن امیہ اور دوسرے کا نام مرارہ بن الربیع بدون کسی عذر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین نہ
گئے جب آپنے مراجعت فرمائی تو یہ لوگ حضور اقدس مین حاضر ہوئے اور صاف صاف کہدیا کہ ہم لوگون کو کوئی عذر نہ تہا
یون ہی رہ گئے آپنے فرمایا تم ٹھہرو جیسا کہ خدای تعالے تمہارے باب مین حکم فرمادیگا کیا جائیگا آپنے حکم دیا کہ ان تینون آدمیون سے
کوئی بات نہ کرے سب مسلمانون نے ان سے بات کرنا چھوڑ دیا **ت** جب بہت دن گذرے تو مین ابو قتادہ کے باغ مین دیوار پہاند

گر گیا وہ میرے چچا کا بیٹا تھا میں نے اوسکو سلام کیا قسم خدا کی اوس نے جواب تک نہ دیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کلام اور سلام سے منع کیا تھا) پھر میں نے صبح کی نماز پڑھی پچاسوین دن اپنے گھر کے چھت پر تو ایک پکارنیوالی کی آواز سنی
جو پکارتا تھا اے کعب بن مالک خوش ہو جا پھر جب شخص میرے پاس آیا تو میں نے اپنے دونو کپڑے اوتار کر اوسکو دیے اور
میں چلا جب مسجد نبوی میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھکر اوٹھہ
کھڑے ہوئے اور دوڑتے ہوئے آنکر مجھہ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی **ف** توبہ قبول ہونے کی اللہ جل جلالہ نے
اوتارا ثم یتوب اللہ من بعد ذلک علی من یشاء واللہ غفور رحیم کعب نے کہا یہہ احسان طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا اور آپ نے فرمایا بشارت ہو تجھ ایسے دن کی جو
بہتر ہے اون سب دنوں میں جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے میں جی چاہتا ہے
کہ اپنا سارا مال خیرات کر دوں آپ نے ساری مال کے ہو ڈالنے سے منع کیا اور فرمایا کچھہ مال اپنے پاس بھی رہنے دو اور منافقوں
کو اللہ نے رسوا کیا **باب** فی سجود الشکر سجدہ شکر کا بیان **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ کان اذا جاءہ امر سرورا و بشر بہ خر ساجدا شاکرا للہ **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کچھہ خوشی کی بات آتی یا آپ خوشخبری دیے جاتے تو سجدے میں گر پڑتے اللہ کے شکر کے
لیے **ف** اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔ یہہ شافعی اور احمد اور محمد کے نزدیک مسنون ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے
اون پر یہہ حدیث حجت ہے **عن** سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ
نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزوراء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث
طویلا ثم قام فرفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ
ثم خر ساجدا ذکرہ احمد ثلثا قال انی سألت ربی و شفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت
ساجدا شکرا لربی ثم رفعت راسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا
لربی شکرا ثم رفعت راسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاخر فخررت ساجدا لربی **ترجمہ**
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکے سے مدینے کو آتے تھے جب عزورا
(ایک گھاٹی کا نام ہے) میں پہنچے تو آپ اوترے اور دونو ہاتھ اوٹھا کر ایک ساعت تک خدا سے دعا کی پھر سجدے
میں گرے اور بڑی دیر تک سجدے ہی میں رہے بعد اوسکے کھڑے ہوئے اور ہاتھ اوٹھا کر دعا کی ایک ساعت تک پھر سجدے
میں گر پڑے اور بڑی دیر تک سجدے میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا کی ایک ساعت تک پھر سجدے میں
گر پڑے بعد اوسکے فرمایا میں نے اپنے رب سے مانگا اور سفارش کی امت کے لیے اللہ جل جلالہ نے ایک تہائی امت بخش دی میں نے
سجدہ شکر کیا پھر سر اوٹھایا اور دعا کی اپنی امت کے واسطے اللہ نے ایک تہائی امت اور دی میں نے سجدہ شکر کیا پھر سر اوٹھایا

اور دعا کی اپنی امت کے لیے اسد نے ایک تہائی جو باقی تھی وہ بھی دیدی مین نے سجدہ شکر کیا اپنے پروردگار کو **باب**
فی الطروق رات کو سفر سے اپنے گھر مین آنا کیسا ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یکرہ ان یاتی الرجل اھلہ طروقا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے کہ آدمی اپنے
گھر مین (سفر سے) رات کو آوے **ف** اس کی بہت وجہین مین۔ ایک تو یہ کہ لوگ سوجاتے مین دروازہ مارنا آواز دینا پڑتا ہی
اوسکی گھر والونکو بھی تکلیف محلے والے بھی خفا ہوتے ہین۔ دوسری یہ کہ رات کو اکثر تمیز نہین ہوتی شاید لوگ چور سمجھکر سپر
حملہ کرین اور صدمہ پہونچاوین۔ تیسری یہ کہ عورت کو فرصت نہین ملتی کہ بن سنور کر خاوند کے سامنے آوے احتمال ہی کہ وہ
میلے کچیلے بری کپڑون مین ہو اور خاوند کو اوسے دیکھکر نفرت پیدا ہو جاوے۔ چوتھی یہ کہ بعض عورت بدکار ہوتی ہی
احتمال ہے کہ شب کو اوسکا آشنا وہان موجود ہو اور خاوند کو دیکھکر وہ خاوند کو مارے یا خاوند اوسکو مارے دونون صورتون
مین خرابی ہی اور رسوائی **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احسن ما دخل الرجل علی اھلہ اذا
قدم من سفر اول اللیل **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وقت سفر سے گھر مین آنے
کا یہ ہی کہ سر شام آوے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما
ذھبنا لندخل قال امھلوا حتی ندخل لیلا لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ **ترجمہ** جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے سفر سے تو ہم شہر مین جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم
رات کو جاوین گے (اور شہر مین خبر کردی) تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگھی کرلے اور جس عورت کا خاوند غائب
تھا وہ صفائی کرے زیر ناف کے بالون کی **باب** فی التلقی مسافر کا استقبال کرنا **عن** السائب بن یزید
قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ من غزوۃ تبوک تلقاہ الناس فلقیتہ مع الصبیان
علی ثنیۃ الوداع **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے مدینے کو آئے
تو لوگون نے آپکا استقبال کیا مین بھی بچون کے ساتھ آپ سے جا کر ملا ثنیۃ الوداع پر **باب** ما یستحب من
انفاد الزاد فی الغزو اذا قفل جب جہاد کا سامان کرے اور نہ جا سکے تو وہ سامان کسی اور مجاہد کو دیدے **عن**
انس بن مالک ان فتی من اسلم قال یا رسول اللہ انی ارید الجھاد ولیس لی مال اتجھز بہ فقال اذھب
الی فلان الانصاری فانہ قد تجھز فمرض فقل لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئک السلام
وقل لہ ادفع الی ما تجھزت بہ فاتاہ فقال لہ ذلک فقال یا فلانۃ ادفعی الیہ ما جھزتنی بہ ولا تحبسی
منہ شیئا فواللہ لا تحبسین منہ شیئا فیبارک اللہ فیہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک جوان نے
قبیلہ اسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے جہاد کا لیکن سامان میرے پاس نہین ہے آپ نے فرمایا فلان انصاری پاس جا
اوس نے جہاد کا سامان کیا تھا لیکن بیمار ہو گیا اوس سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے سلام کہا ہی اور یہ کہہ جو اسباب

تونے جہاد کے لیے جمع کیا تہا وہ مجہو دیدے اوس شخص نے ایسا ہی کیا اوس انصاری پاس گیا اور یہی کہا انصاری نے اپنی عورت سے کہا سنتی ہی جسقدر سامان تونے میرے لیے کیا تہا وہ سب اسکو دیدے کچہہ مت رکہہ قسم خدا کی اگر تو کچہہ رکہہ لے گی اوسمین برکت نہ ہوگی **باب** فی الصلوٰۃ عند القدوم من السفر جب سفر سے لوٹ کر آوے تو پہلے نماز پڑہے **عن** کعب بن مالك ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر الا نہارا قال الحسن فی الضحی فاذا قدم من سفر اتی المسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس فیہ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو دن کو آتے چاشت کے وقت پہر جب شہر مین داخل ہوتے پہلے مسجد مین آکر دو رکعتین پڑہتے بعد اوسکے بیٹہتے وہان **عن** ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اقبل من حجتہ دخل المدینۃ فاناخ علی باب مسجدہ ثم دخلہ فرکع فیہ رکعتین ثم انصرف الی بیتہ قال نافع فکان ابن عمر کذلك یصنع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کر کر آئے تو مدینے مین داخل ہوئے اور اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹہایا بعد اوسکے مسجد مین جاکر دو رکعتین پڑہین پہر گہر مین گئے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے **باب** فی کراء المقاسم تقسیم کرنیوالے کی اجرت کا بیان — ابی سعید الخدری سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والقسامۃ قال فقلنا وما القسامۃ قال الشیٔ یکون بین الناس فینتقص منہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم تقسیم کی اجرت دینے سے ہم نے کہا کیا مراد ہی اس سے آپ نے فرمایا ایک چیز کئی آدمیون مین مشترک ہوتی ہی پہر وہ کم ہو جاتی ہی **ف** خطابی نے کہا اس حدیث سے یہ مقصود نہین ہی کہ تقسیم کی اجرت لینا حرام ہی بلکہ مراد وہی ہی اس اجرت سے جو بطور جبر کے حاکم کے حکم سے لیجاتی ہی بلا رضامندی مالکین اموال کے اور لیکن اگر مالکین کی رضامندی سے لیجاوے تو درست ہی دوسرے روایت مین عطا ابن یسار سے ایسا ہی مروی ہی اتنا زیادہ ہی **الرجل** یکون علی الفئام من الناس فیاخذ من حظ ھذا وحظ ھذا یعنی ایک آدمی مقرر ہوتا ہی لوگون کی جماعتون پر ہر ایک کے حصے مین سے کچہ لے لیتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ مقصود نفی سے وہی اجرت ہی جو زبردستی لیجاوے **باب** فی التجارۃ فی الغزو جہاد مین تجارت کرنا مکروہ ہی **عن** عبد اللہ بن سلمان ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ قال لما فتحنا خیبر اخرجوا غنائمہم من المتاع والسبی فجعل الناس یتبایعون غنائمہم فجاء رجل فقال یا رسول اللہ لقد ربحت ربحا ما ربح الیوم مثلہ احد من اھل ھذا الوادی قال ویحك وما ربحت قال ما زلت ابیع وابتاع حتی ربحت ثلث مائۃ اوقیۃ فقال رسول اللہ انا انبئك بخیر رجل ربح قال ما ھو یا رسول اللہ قال

رکعتین بعد الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن سلمان سے روایت ہے ایک صحابی نے بیان کیا اون سے (جسکا نام
معلوم نہین) جب ہم نے فتح کیا خیبر کو تو لوگون نے اپنی اپنی غنیمت کو نکالا اسباب بھی اور قیدی بھی اور آپس مین
خریدا اور فروخت کرنے لگے اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے آج اتنا نفع کمایا کہ اتنا کسی کو آج نہ ملا ہوگا
اس بستی والون مین سے آپ نے فرمایا ہی کیا نفع کمایا تو نے بولا مین برابر بیچتا رہا اور خرید کرتا رہا یہانتک کہ تین سو اوقیہ
(ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) مجھکو نفع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجھکو خبر کرتا ہون اوس سے
جس نے (تجھ سے) بہتر نفع کمایا ہے وہ بولا کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس نے دو رکعتین نفل پڑہین بعد فرض
نماز کے **باب** فی حمل السلاح الی ارض العدو دشمن کے ملک مین ہتھیار جانے دینا **عن** ذی الجوشن
رجل من الضباب قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ان فرغ من اہل بدر بابن فرس لی یقال لہا
القرحاء فقلت یا محمد انی قد جئتک بابن القرحاء لتتخذہ قال لا حاجۃ لی فیہ فان شئت ان
اقیضک بہ المختارۃ من دروع بدر فعلت قلت ما کنت اقیضہ الیوم بغرۃ قال فلا حاجۃ لی فیہ
ترجمہ ذی الجوشن سے جو ایک شخص ہے قبیلہ ضباب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے بدر
کے دن کافرون سے تو مین آپ پاس ایک بچھیرا گھوڑی کا لیکر آیا جسکی مان کا نام قرحا تہا اور مین نے کہا یا محمد مین آپکے
پاس قرحا کا بچہ لیکر آیا ہون تاکہ آپ اوسکو اپنے استعمال مین رکہین آپ نے فرمایا مجھے اوس کی احتیاج نہین ہے البتہ
اگر تو اوسکے بدلے مین ایک زرہ بدر کی زرہون مین سے لینا چاہے تو مین بدلے لونگا مین نے کہا مین تو آج کے دن اوس کے
بدلے مین گھوڑا بھی نہ لونگا آپ نے فرمایا تو مجھکو بھی اوسکی حاجت نہین ہے **ف** اس حدیث کو باب سے یہ تعلق ہے کہ
ذی الجوشن اوس وقت مین مسلمان نہ تھے کافرون کے ملک مین رہتے تھے مگر آپ نے اونکو زرہ دینا منظور کیا **باب**
فی الاقامۃ بارض الشرک جس زمین مین شرک ہو وہان رہنا کیسا ہے **عن** سمرۃ بن جندب اما بعد قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرک سے صحبت رکہے اور اوس کے ساتہہ رہے وہ اوسکی مثل ہے **ف**
یعنی مشرک ہے یہ تغلیظا اور تشدیدا فرمایا تاکہ مشرک کی صحبت سے علیحدہ رہے اور اوس سے نفرت کرے یا مراد یہ ہے کہ جب
اوسکے ساتہہ رہیگا تو خوف ہے کہ اوسکی مثل ہو جاوے کیونکہ صحبت کے تاثیر ضرور ہوتی ہے۔ یہ حدیث ہے ان مشرکین
اور مبتدعین مین ایک اصل عظیم ہے —— **کتاب الضحایا** کتاب قربانی کے بیان مین
عن مخنف بن سلیم قال ونحن وقوف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات قال یا ایہا الناس ان
علی اہل کل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ اتدرون ما العتیرۃ ہذہ التی یقول الناس الرجبیۃ
ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ وقوف عرفات مین تہے۔ یعنی حجۃ الوداع

مین تو آپ نے فرمایا ای لوگو مقرر ہر گہر والی پر ہر سال مین قربانی کرنا واجب ہے اور عتیرہ کرنا - کیا جانتے ہو تم کہ عتیرہ
کیا ہی وہ وہی ہے جسکو لوگ رجبیہ کہتے ہین **ف** عتیرہ اوائل اسلام مین مسلمانون پر واجب تہا پہر منسوخ ہوگیا دوسری
حدیث سے لا فرع ولا عتیرۃ روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے ابوہریرہ سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ اللہ عز وجل لهذه الامة قال الرجل ارأیت
ان لم اجد الا اضحیة انثی اضحی بها قال لا ولکن تاخذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك و
تحلق عانتك فتلك تمام اضحیتك عند اللہ عز وجل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہی حکم ہوا اضحی کے دن (دسوین ذیحجہ) کو عید کرنیکا جسکو اللہ جل جلالہ نے
اس امت کے لیے کیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نہ پاؤن مگر ایک اونٹنی یا بکری جو پرائی ہو اور دودہ پینے یا بال لینے
کیو اسطے بطور عاریت کے مجہکو ملی ہو کیا مین اسکو قربانی کرون آپ نے فرمایا نہین تو اپنے بال کترا اور ناخون کترا اور
موچہہ کترا اور زیر ناف کی بال لے بس یہی تیری قربانی ہی اللہ جل جلالہ کے نزدیک **ف** یعنی اگر میسر ہو تو قربانی کری ورنہ
غسل کری حجامت بنوا کے غریب آدمی کی بھی عید ہو **باب** الاضحیة عن المیت مردی کیطرف سے قربانی کرنیکا
بیان **عن** الحنش قال رایت علیا ضحی بکبشین فقلت ما هذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه **ترجمہ** حنش سے روایت ہی حضرت علی کو مین نے دو دنبے قربانی کرتے دیکہا
تو مینے ان سے کہا یہ کیا ہی - یعنی قربانی مین تو ایک ہی دنبہ کفایت ہی تم دو کیون کرتے ہو تو انہون کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجہی وصیت فرمایا تہا کہ مین ان کیطرف سے قربانی کرون تو مین انکیطرف سے قربانی کرتا ہون **باب**
الرجل یاخذ من شعره فی العشر وهو یرید ان یضحی جس شخص کا قربانی کرنیکا ارادہ ہو تو وہ ذیحجہ کے دس دن
تک بال نہ کتراوی نہ منڈاوی **عن** ام سلمة تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان له ذبح یذبحه
فاذا اهل هلال ذی الحجة فلا یاخذ من شعره ولا من اظفاره شیئا حتی یضحی **ترجمہ** ام سلمہ سی روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی ہو وہ اسکو ذبح کرنا چاہتا ہو عید کے روز تو جب سے چاند
ہو ذیحجہ کا وہ اپنے بال اور ناخون نہ کتراوی یہانتک کہ قربانی کری **ف** یہ حکم بعض علما کی نزدیک وجوبا ہی اور اکثر علما کے
نزدیک استحبابا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا **باب** ما یستحب من الضحایا قربانی کا جانور کس
قسم کا بہتر ہے **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد وینظر فی
سواد ویبرك فی سواد فاتی به فضحی به فقال یا عائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجر
ففعلت فاخذها واخذ الکبش فاضجعه وذبحه وقال باسم اللہ اللهم تقبل من محمد وال محمد
ومن امة محمد ثم ضحی به صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سینگ دار مینڈھا منگوایا جسکی آنکھہ سیاہ تھی اور سینہ اور پیٹ پاؤن سیاہ تھے پھر آپنے فرمایا ای عائشہ چھری لاؤ اور اوسکو پتھر پر تیز کر تو مین نے چھری کو تیز کیا اور آپنے چھری کو لیا اور مینڈھی کو پکڑ لٹایا اور اوسکی ذبح کا ارادہ کیا پھر فرمایا بسم اللہ آخر تک یعنے اللہ کے نام کی ساتھہ ذبح کرتا ہون یا اللہ محمدؐ سے اور آل محمدؐ سے اور امت محمدؐ سے قبول کر پھر قربانی کی ساتھہ اوسکی

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحر سبع بدنات بیدہ قیاما وضحی بالمدینۃ بکبشین اقرنین املحین ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹون کو نحر کیا اپنی ہاتھہ سے کھڑا کرکے اور مدینہ مین دو مینڈھی سینگ دار جنکا رنگ سیاہ اور سفید تہا یعنی ابلق سفید کہال کے اندر دھاریان سیاہی کی تہین عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحی بکبشین اقرنین املحین یذبح ویکبر ویسمی ویضع رجلہ علی صفحتہما ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبہ ابلق سینگ دار کی۔ یعنی اونکے سینگ دراز تھی یا ٹوٹے نہ تھے تو ذبح کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے اور بسم اللہ کہتے تھے اور اپنا بایان پیر اون کے گردن پر رکھتے تھے عن جابر بن عبد اللہ قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجئین فلما وجھھما قال انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض علی ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ باسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا چاہا قربانی کے دن دو دنبہ سینگ دار ابلق خصی کو پھر جب اونکو رو بقبلہ کیا تو کہا مقرر مین اپنا مونہہ متوجہ کرتا ہون اوس کے لیے جسنے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا اور مین ابراہیم کے دین پر ہون اور توحید کرنیوالا ہون، اور مشرکون مین سے نہین ہون تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور مین اسیکا حکم کیا گیا ہون اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ یہہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور خاص تیرے ہی واسطے ہے قبول کر محمدؐ سے اور اوسکی امت سے اللہ کے نام کے ساتھہ اور اللہ بہت بڑا ہی پہر اوسکو ذبح کیا۔ عن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد ترجمہ ابی سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے سینگ دار فربہ دنبہ کی جو دیکھتا تھا سیاہی مین یعنی اوسکی آنکھون کے گرد سیاہی تھی اور کھاتا تھا سیاہی مین یعنی مونہہ بھی سیاہ تہا اور چلتا تہا سیاہی مین یعنی پاؤن بھی سیاہ تھی

باب ما یجوز من السن فی الضحایا قربانی مین کس کا جانور چاہیی

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان ترجمہ جابر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو اور جو مسنہ کو نہ پاؤ تو جذعہ دنبہ یا بہیڑی کو ذبح کرو ف مسنہ وہ اونٹ ہے

جو پوری پانچ برس کا ہوکر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل ہینس مین وہ ہی جو دو برس کا پورا ہوکر تیسری مین شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بہیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہوکر دوسرے مین شروع ہوا ہو توان اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بہیڑ کا اگر جذعہ بہی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتی ہین کہ چھ مہینہ سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم ظاہر یہہ ہی کہ اگر مسنہ بھیم نہ پہونچے تو جذعہ درست ہی مگر یہہ ضرور ہی کہ بکری کا جذعہ نہ ہو بلکہ مینڈھا ہو یا بہیڑ ہی واللہ اعلم **عن** زید بن خالد الجهنی قال قسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اصحابه ضحایا فاعطانی عتوداجذعا قال فرجعت به الیه فقلت انه جذع قال ضح به فضحیت به **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کو قربانی کے جانور تقسیم کیے مجھکو ایک بکری کا بچہ ایکسال کا دیا جو جذع تہا (یعنی دوسری سال مین لگ چکا تہا جذع کے یہہ معنی بھی آئے ہین) مین اوس کو لوٹا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہا یہہ جذع ہی آپنے فرمایا تو قربانی کر اسکی مین نے اوسی پر قربانی کی **عن** عاصم بن کلیب عن ابیه قال کنا مع رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له مجاشع من بنی سلیم فعزت الغنم فامر منادیا فنادی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منه الثنی **ترجمہ** عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ساتھ ہم تھے اور اون کو مجاشع کہتے تھے اور وہ بنی سلیم سے تھے ایکبار بکریان بہت گران ہوگئین اونہون نے منادی کو حکم دیا پکار دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مقرر جذعہ یعنی دنبہ یا بہیڑ جو چھ مہینے سے زیادہ ہو کفایت کرتا ہی اوس چیز سے جو ثنی اوس سے کفایت کرے **ف** یعنی جذع کی قربانی کرنا جائز ہی اوس بکری کی قربانی کے مانند جو برس دن سے زیادہ ہو بکریون مین ثنی وہ ہے جو برس دن پورا کرکے دوسری مین لگی اور بیل گائی مین وہ ہی کہ دو برس پورا کرکے تیسری مین لگے اور اونٹ مین وہ ہی جو پانچ برس پورے کرکے چھٹے مین لگے **ف** بعضون کے نزدیک بکری مین ثنی وہ ہی جو دو برس کی ہوکر تیسری مین لگی اس سے پہلے جذع ہی * البراء قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم النحر بعد الصلوة فقال من صلی صلاتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل صلوة فتلك شاة لحم فقام ابو بردة بن نيار فقال یا رسول الله والله لقد نسكت قبل ان اخرج الی الصلوة وعرفت ان الیوم یوم اکل وشرب فتعجلت فاکلت واطعمت اهلی وجیرانی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تلك شاة لحم فقال ان عندی عناقا جذعة وهی خیر من شاتی لحم فهل تجزی عنی قال نعم ولن تجزی عن احد بعدك **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا ہم پر عید کے روز بعد نماز کے اور فرمایا جو شخص ہماری کی سی نماز پڑہے اور ہماری کی سی قربانی کرے تو اوس نے قربانی کی ریت پائی اوسکو قربانی کا ثواب ہوا اور جو شخص قربانی کرے عید کی نماز سے پہلے تو وہ بکری قربانی کی نہ ہوگی بلکہ گوشت کی ہوگی + یہہ سنکر ابو بردہ بن نیار

کہڑی ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے تو نماز کو جانے سے پہلے قربانی کی اور مین سمجہا یہہ دن کہانے اور پینے کا ہے تو مین نے
جلدی کی مین نے خود بھی کہایا اور اپنے عیال اور ہمسایون کو بھی کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بکری گوشت
کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہین ہوا۔ بلکہ دس بکری کی مانند ہوئی جو گوشت کے لیے کاٹی جاتی ہے پہر ابو بردہ
نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جذعہ (یعنی حلوان جو دوسرے برس مین نہین لگی) وہ گوشت کی دو بکریون
سے بہتر ہے کیا وہ کافی ہوگی قربانی کے لیے میری طرف سے آپ نے فرمایا ہان پہر تیرے سوا ہرگز کسی کے لیے کافی نہ ہوگی ر
گویا خاص ہے یہہ حکم تیرے لیے) **عن** البراء بن عازب قال ضحی خال لی یقال له ابو بردة قبل الصلاة فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم شاتك شاة لحم فقال يا رسول الله ان عندي داجن جذعة من المعز
فقال اذبحها ولا تصلح لغيرك **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میرے ایک ماموں نے نماز سے پہلے قربانی
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا یہ تیری بکری گوشت کی بکری ہوئی وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک
پلی ہوئی جذعہ ہے بکری مین سے آپ نے فرمایا اوسی کو ذبح کر اور سوا تیرے اور کسیکو یہہ درست نہین ہے **باب**
ما يكره من الضحايا یا قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے **عن** عبيد بن فيروز قال سالت براء بن عازب ما لا
يجوز في الاضاحي فقال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم واصابعي اقصر من اصابعه وانا ملي
اقصر من انامله فقال اربع لا تجوز في الاضاحي العوراء بين عورها والمريضة بين مرضها والعرجاء
بين ظلعها والكسير التي لا تنقى قال قلت فاني اكره ان يكون في السن نقص قال ما كرهت فدعه ولا
تحرمه على احد **ترجمہ** عبید بن فیروز سے روایت ہے مین نے براء بن عازب سے پوچہا کونسا جانور قربانی مین نادرست
ہے تو براء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کہڑے ہوئے میری انگلیان آپ کی انگلیون سے چہوٹی اور
حقیر ہین اور میری پورین آپکے پورون سے چہوٹی اور حقیر ہین آپ نے چار اونگلیون سے اشارہ کیا اور فرمایا چار طرح کا
جانور قربانی کے لائق نہین ہے ایک تو جسکا کانا پن ظاہر معلوم ہوتا ہو اور وہ بیمار جسکی بیماری بظاہر معلوم ہوتی ہو اور
وہ لنگڑا جسکا لنگڑا پن بظاہر معلوم ہو اور وہ دبلا جسکی ہڈی مین مغز نہ ہووے مین نے کہا مجہی قربانی کے لیے وہ جانور
بھی برا معلوم ہوتا ہے جسکا سن کم ہو آپ نے فرمایا جو تجہی برا لگے اوسکو چہوڑ دے لیکن اور کو منع نہ کر **عن** يزيد ذو مصر
قال اتيت عتبة بن عبد السلمي فقلت يا ابا الوليد اني خرجت التمس الضحايا فلم اجد شيئا يعجبني غير
ثرماء فكرهتها فما تقول قال افلا جئتني بها قلت سبحان الله تجوز عنك ولا تجوز عني قال نعم
انك تشك ولا اشك انما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المصفرة والمستاصلة والبخقاء والمشيعة
والكسراء والمصفرة التي يستاصل اذنها حتى يبدو سماخها والمستاصلة قرنها من اصله والبخقاء
التي تبخق عينها والمشيعة التي لا تتبع الغنم عجفا وضعفا والكسراء الكسير **ترجمہ** یزید سے روایت ہے مین عتبہ

بن عبد سلمی پاس آیا اور مین نے کہا ای ابا الولید مین قربانی کے لیے جانور ڈہونڈہنے نکلا تو مجہہ کو کوئی جانور پسند نہین آیا (جو فربہ اور عمدہ ہو) سوا ایک بکری کی جسکا ایک دانت گر پڑا ہی تو مین نے اوسکو پسند نہین کیا اب تم کیا کہتے ہو انہون نے کہا تم اوسکو میرے لیے کیون نہ لائے مین نے کہا سبحان اللہ تمہارے لیے درست ہی اور میرے لیے درست نہین انہون نے کہا تم کو شک ہے مجہہ شک نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع کیا ہے کسی جانور کی قربانی سے مگر مصفرہ اور مستاصلہ اور بخقاء اور مشیعہ اور کسراء سے ـ مصفرہ وہ ہے جسکا کان کٹا ہو اتنا کہ سوراخ کان کا کہل گیا ہو ـ مستاصلہ وہ ہے جسکا سینگ جڑ سے اوکہڑ گیا ہو ـ بخقاء وہ جسکی آنکہہ کی بینائی جاتی رہی ہو اور آنکہہ قائم ہو ـ مشیعہ وہ لاغری اور ضعف کے وجہ سے بکریون کے ساتہہ نہین رہ سکتی بلکہ پیچہے رہ جاتی ہے کسراء وہ جسکا ہاتہہ یا پانون ٹوٹ گیا ہو پس ان قسمون کے سوا اور دو قسمین درست ہین پہر شک کیون کرتا ہے **عن علی** قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذنین ولا نضحی بعوراء ولا مقابلة ولا مدابرة ولا خرقاء ولا شرقاء قال الزہیر فقلت لابی اسحاق اذکر عضباء قال لا قلت فما المقابلة قال یقطع طرف الاذن قلت فما المدابرة قال یقطع من مؤخر الاذن قلت فما الشرقاء قال تشق الاذن قلت فما الخرقاء قال تخرق اذنہا السمة **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کہ قربانی کی آنکہہ اور کان کو ہم خوب دیکہین (کہ اوسمین ایسا نقص نہ ہو جسکے سبب سے قربانی درست نہ ہو) اور کانے جانور کی قربانی نہ کرین اور اوس کے قربانی نہ کرین جسکا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچہلی طرف سے یا جسکے کان گول پہٹے ہون یا دراز چیرے ہوئے ہون زہیر نے کہا مین نے ابو اسحاق سے پوچہا عضباء کو بہی ذکر کیا انہون نے کہا نہین **ف** عضباء کہتے ہین اوس بکری کو جسکے کان کٹے ہون اور سینگ ٹوٹے ہون یہ حدیثمین دلیل ہین اسپر کہ جس قربانی کا تہوڑا اسا بہی کان کٹا ہو یا آنکہہ مین نقصان ہو یا لنگڑی ہو تو اوسکی قربانی درست نہین اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک جس قربانی کا آدہے سے کم کان کٹا ہو اور ایسا ہی دم کٹا اور ناک کٹا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ ہو تو اوس کی قربانی جائز ہے **عن علی** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یضحی بعضباء الاذن والقرن **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عضباء کی قربانی سے یعنے سینگ ٹوٹی یا کان کٹے جانور کی قربانی کرنیسے **عن قتادة** قال قلت لسعید بن المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقہ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے یعنی سعید بن المسیب سے پوچہا اعضب (یا عضباء) کس جانور کو کہتے ہیں انہون نے کہا جسکا کان آدہے سے زیادہ کٹا ہو

باب فی البقرة والجزور عن کم تجزی

اونٹ اور گائے بیل کی قربانی کتنے آدمیون کیطرف سے کفایت کرتی ہے **عن جابر بن عبد اللہ** قال کنا نتمتع فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نذبح البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة نشترک فیہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تمتع کرتی تھے تو گائے سات آدمی

کیطرف سے ذبح کرتے تھے اور اونٹ بھی سات آدمی کیطرف سے سب اس مین شریک ہوجاتی **عن** جابر بن عبد
اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائی سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کیطرف سے **عن** جابر
بن عبد اللہ انہ قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن
سبعۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائی
ذبح کے سات آدمیون کیطرف سے **ف** ابو حنیفہ و شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے **باب** فی الشاۃ یضحی
عن جماعۃ ایک بکری کی قربانی کئی آدمیون کیطرف سے کافی ہونا **عن** جابر بن عبد اللہ قال شہدت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاضحی بالمصلی فلما قضی خطبتہ نزل عن منبرہ واتی بکبش فذبحہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا بقر عید مین عیدگاہ مین جب آپ
خطبہ پڑھ چکے تو منبر سے اوترے اور ایک مینڈھا آیا آپنے اپنی ہاتھ سے اوسے ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر یہہ میری
طرف سے اور میری امت مین اوس شخص کیطرف سے جس نے قربانی نہین کی **ف** بموجب اس حدیث کے اور حدیث ابو ایوب
کے علمائے محققین کا یہ قول ہے کہ ایک بکری ایک گھر والون کیطرف سے کفایت کرتی ہے **باب** الامام یذبح بالمصلی
امام کو چاہیے اپنی قربانی عیدگاہ مین ذبح کرے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یذبح اضحیتہ
بالمصلی وکان ابن عمر یفعلہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کو عیدگاہ مین ذبح
کرتے تھے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **باب** فی حبس لحوم الاضاحی قربانی کا گوشت رکھہ چھوڑنا **عن**
عائشۃ تقول دف ناس من اھل البادیۃ حضرۃ الاضحی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا لثلث وتصدقوا بما بقی قالت فلما کان بعد ذلک قیل لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ لقد کان الناس ینتفعون من ضحایاھم ویجملون منہا الودک
ویتخذون منہا الاسقیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک او کما قال قالوا یا رسول
اللہ نہیت عن امساک لحوم الضحایا بعد ثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نہیتکم من
اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وتصدقوا وادخروا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو فرمایا آپنے تین روز تک کا گوشت رکھہ لو اور باقی صدقہ دیدو بعد اوسکے لوگون نے
آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹھاتی تھے اور چربی اونکی اوٹھا رکھتے تھے اور کھالون
کی مشکین بناتے تھے آپنے فرمایا کیا مطلب ہے اونہون نے عرض کیا کہ اب آپ نے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے

گوشت رکھنے کو آپنے فرمایا مین نے اوسواسطے منع کیا تہا کہ کچہ لوگ مسکین جنگل سے آگئے تھے اب قربانی کے گوشت کہاؤ اور صدقہ دو اور رکھہ چھوڑو **ف** علما نے اسمین اختلاف کیا ہی کہ پیشتر جو آپنے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو منع فرمایا کیا یہہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی صحیح یہہ ہے کہ یہہ ممانعت مصلحت کیواسطے تھی کیونکہ اوسوقت مین مسکین زیادہ آگئے تھے اونکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت رکھہ چھوڑتے مسکین بہوکے رہتے۔ بخاری اور مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مین اسواسطے منع کیا کہ اوس سال لوگون کو تکلیف تھی **عن** نبیشة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا کنا نهینا کم عن لحومها ان تاکلوها فوق ثلاث ای تسعکم جاء الله بالسعة فکلوا وادخروا واتجروا الا وان هذه الایام ایام اکل وشرب وذکر الله عز وجل **ترجمہ** نبیشہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے تم کو منع کیا تہا تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کہانے سے اسواسطے کہ وہ گوشت تم سب کو پہونچ جاوے (کیونکہ جب تین دن سے زیادہ گوشت رکھنے کی ممانعت ہوگی تو لوگ گوشت تقسیم کر دینگے) اب اللہ تعالی نے گنجائش دی (لوگ غنی ہوگئے) تو کہاؤ اور اوٹہا رکھو اور ثواب کماؤ اللہ دیکہ آگاہ ہو جاؤ یہہ دن کہانے اور پینے اور یاد الہی کے ہین (اسی واسطے ان دنون مین روزہ رکھنا درست نہین) **باب** فی المسافر یضحی مسافر قربانی کرے **عن** ثوبان قال ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ثوبان اصلح لنا لحم هذه الشاة قال فما زلت اطعمه منها حتی قدمنا المدینة **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی (سفر مین) پہر فرمایا اے ثوبان صاف کر اس بکری کا گوشت کو سفر ہی لیے ثوبان نے کہا پہر مین وہی گوشت آپکو کہلاتا رہا یہانتک کہ ہم مدینے مین داخل ہوئے (سفر ختم ہوا) **باب** فی الرفق بالذبیحة قربانی کے جانور پر شفقت کرنا

عن شداد بن اوس قال خصلتان سمعتهما من رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا غیر مسلم یقول فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے دو خصلتون کو سنا ہی اول تو یہہ کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے جو ن تو جلدی فراغت کرو تڑسا تڑسا کر مت مارو دوسرے جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو **ف** یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتہہ احسان کرنا فرض کیا ہی یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کرڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تا زیادہ تکلیف نہو **عن** هشام بن زید قال دخلت مع انس علی الحکم بن ایوب فرای فتیانا او غلمانا قد نصبوا دجاجة یرمونها فقال انس نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تصبر البهائم **ترجمہ** ہشام بن زید سے روایت ہی مین انس بن مالک کے ساتہہ حکم بن ایوب پاس گیا وہان چند جوانون یا لڑکون کو دیکھا انہون نے ایک مرغی کو نشانہ مقرر کیا ہی تیر مارتے ہین اوسکو

انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اسبات سے کہ جانور مارے جاوین اسطرح باندہ کر **ف** جسکو قتل بالصبر
کہتے ہین بعضون نے کہا صبر یہہ ہے کہ جانور کو پکڑ رکہے ذبح کیواسطے نہ اوسکو کہانا دے نہ پانی دے **باب فی ذبائح اہل الکتاب**
اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان **عن** ابن عباس قال فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ
علیہ فنسخ واستثنی من ذلک فقال طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا کہاؤ اون جانورونکو جنپر اللہ کا نام لیا جاوے اور نہ کہاؤ اون جانورونکو جن پر اللہ کا نام لیا
جاوے یہ آیت منسوخ ہوگئی یعنے اسمین سے اہل کتاب کے ذبیحے مستثنی ہوگئے اون کے ذبیحے درست ہین فرمایا اللہ نے کہانا اہل کتاب کا حلال
ہے تمہارے لیے اور کہانا تمہارا حلال ہے اون کے لیے **ف** کہانون سے مراد ذبیحے ہین ابن عباس اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے
عن ابن عباس فی قولہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءہم یقولون ماذبح اللہ فلا تاکلوا وما ذبحتم انتم
فکلوا فانزل اللہ عز وجل ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا
ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءہم شیطان اپنے دوستون کے دلون مین ڈالتے ہین اسکی شان نزول یہہ ہے وہ کہتے تہے جو اللہ نے ذبح
کیا (یعنے اپنی موت سے مرگیا) اوسکو نہین کہاتے اور جو تم نے ذبح کیا اوسکو کہاتے ہو تب اللہ نے یہہ آیت اتاری مت کہاؤ اون
جانورون کو جن پر اللہ کا نام نہین لیا گیا اوسکا کہانا برا ہے اخیر آیت تک **عن** ابن عباس قال جاءت الیہود الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ناکل مما قتلنا ولا ناکل مما قتل اللہ فانزل اللہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم
اللہ علیہ الی اخر الایۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے ہم کہاوین
اوس جانور کو جسکو ہم خود قتل کرین اور نہ کہاوین اوس جانور کو جسکو اللہ قتل کرے تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت کہاؤ اون
جانورونکو جن پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے **باب ما جاء فی کل معاقرۃ الاعراب** جن جانورون کو عرب تفاخر
کیواسطے کاٹین اون کے کہانے کا بیان **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن معاقرۃ الاعراب
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون جانورون کے کہانے سے جو عرب تفاخر کیواسطے
کاٹتے ہین **ف** عرب مین یہ دستور تہا کہ پہلے ایک آدمی ایک اونٹ کو کاٹتا دوسرا بہی اوسکی دیکہا دیکہی ایک اونٹ کو کاٹتا
پہر پہلا ایک اور اونٹ کاٹتا دوسرا بہی ایک اور کاٹتا اسی طرح ضدم ضدا مین کاٹتے چلے جاتے یہانتک کہ ایک عاجز ہوجاتا
آپنے اس فعل سے منع کیا اور اون اونٹون کے گوشت کہانے سے منع کیا کیونکہ وہ اللہ کے واسطے ذبح نہین ہوئے بلکہ غیر خدا کی تعظیم
کیواسطے تو ما اہل بہ لغیر اللہ ہوئے اگرچہ ذبح کیوقت اونپر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس مسئلے مین بہت اختلاف ہے کہ جو جانور غیر خدا
کی تعظیم کے لیے ذبح کیا جاوے اور ذبح کیوقت اوسپر اللہ کا نام لیا جاوے آیا اوسکا کہانا درست ہے یا نادرست جو لوگ نادرست
جانتے ہین اون کی یہہ حدیث دلیل ہے **باب فی الذبیحۃ بالمروۃ** سفید پتھر سے ذبح کرنیکا بیان **عن** رافع
بن خدیج قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیس معنا مدی

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارن او اعجل ما انهر الدم وذکر اسم الله علیه فکلوا ما لم یکن سنا او ظفرا وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة وتقدم سرعان من الناس فتعجلوا فاصابوا من الغنائم ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی اٰخر الناس فنصبوا قدورا فمر رسول الله صلی الله علیه وسلم بالقدور فامر بها فاکفئت وقسم بینهم فعدل بعیرا بعشر شیاه وند بعیر من ابل القوم ولم یکن معهم خیل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان لهذه البهائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا به مثل هذا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم دشمنوں سے ملیں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں جن سے جانوروں کو ذبح کریں اور تلواروں سے ذبح کر نہیں سکتے اس ڈر سے کہ کہیں کند نہ ہو جاویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو یا پہرتی کر یا دیکہتا رہ یا جلدی کر **ف** یعنی پہیا نہ ہو وہ مر جاوے تو حرام ہو جاویگا بخاری مسلم کی روایت میں ہے کیا ذبح کروں میں کہیانچہ سے **ت** آپ نے فرمایا جو چیز کہ بہاوے خون کو اور اللہ کا نام اس پر لیا جاوے سو کہا او اوسکو سوائے دانت اور ناخون کے اور بیان کرتا ہوں میں تجھ سے وجہ اسکی دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخون چھریاں ہیں حبشیوں کی (یعنے حبش کے لوگ ناخون سے کاٹتے ہیں) کچھ لوگ جلدی میں آگے بڑہ گئے اور غنیمت کا مال لوٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے اخیر میں تھے انہوں نے دیگیں چڑہائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیگوں پر گزرے آپ نے حکم کیا اون کے الٹ دینے کا پہر تقسیم کر دیا اون کے درمیان میں مال غنیمت کو اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر کیا اور ایک اونٹ اونٹوں میں سے بہاگ نکلا اوسوقت لوگوں کے پاس گہوڑے تہے ایک شخص نے اوسکو تیر مارا تو روک دیا اوسکو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بہاگنے والے جانور ہوتے ہیں جیسے وحشی جانور ہوتے ہیں پہر جو کوئی ان جانوروں میں سے ایسا کرے (یعنی بہاگ نکلے اور وحشی ہو جاوے) تو اوسکے ساتھ ایسا ہی کرو (یعنی تیر وغیرہ جسطرح سے ہوسکے اوسکو مار ڈالو وہ حلال ہے) **عن** محمد بن صفوان او صفوان بن محمد قال اصدت ارنبین فذبحتهما بمروة فسالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عنهما فامرنی باکلهما **ترجمہ** محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد سے روایت ہے میں نے شکار کیا دو خرگوشوں کا تو ذبح کیا اون کو میں نے ایک سفید پتھر سے (دہار دار سے) پہر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے اجازت دی مجھکو اون کے کہانے کی **ف** بعضوں نے کہا مروہ ایک سفید پتھر چمکتا ہوا ہوتا ہے یا چقماق کا پتھر **عن** رجل من بنی حارثة انه کان یرعی لقحة بشعب من شعاب احد فاخذها الموت فلم یجد شیئا ینحرها به فاخذ وتدا فوجا به فی لبتها حتی اهریق دمها ثم جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره بذلک فامره باکلها **ترجمہ** بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ وہ اونٹنی کو چراتا تہا احد کے پہاڑوں کے درے میں اور وہ مرنے لگی یعنی اونٹنی تو اوسنے کوئی

چیز ایسی نہ پائی کہ جس سے اوس اونٹنی کو نحر کریں تو ایک تیر لیکر اونٹنی کے سینہ مین چبھو دی یعنی تیز طرف سے یہانتک کہ اوسکی سینہ سے
خون بہا دیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسحال کی خبر کی تو آپ نے اوسکو اوس اونٹنی کے کہانیکا حکم دیا

عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارایت احدنا اصاب صیدا ولیس معہ سکین ایذبح بالمروۃ وشقۃ العصا فقال امرر الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عز وجل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم مین سے کسیکو کوئی شکار ملجاوے اور اوسکے پاس چھری موجود نہ ہو تو کیا تیز پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے اوس شکار کو ذبح کرلے آپ نے فرمایا تو اللہ جل جلالہ کا نام لیکر جس چیز سے چاہے اوس سے اوسکی خون کو بہا دے **ف** مروہ ہو یا پتھر یا لکڑی البتہ شرط یہ کہ دہار دار اور تیز ہو جو رگونکو کاٹ دیوے اور خون بہا دیوے اسی طرح جو جانور گولی یا چھری سے شکار کیا جاوے اور قبل ذبح کرنے کے وہ مرجاوے تو اوسکا کہانا درست ہے بشرطیکہ گولی یا چھری مارتی وقت اللہ کا نام لیا ہو **باب** ما جاء فی ذبیحۃ المتردیۃ جو جانور اونچے سے گر پڑے اوسکی ذبح کرنے کا طریقہ

عن ابی العشراء عن ابیہ قال یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا فی الحلق واللبۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک **ترجمہ** ابو العشراء سے روایت ہے (ابو العشراء کا نام اسامہ بن مالک بن قہطم ہے یا عطارد یا یسار یا سنان بن برز یا بلال بن یسار) اون کے باپ نے کہا یا رسول اللہ کیا زکوۃ سینے اور حلق کے بیچ مین ہوتی ہے اور کہین نہین ہوتی آپنے فرمایا اگر تو اوسکی ران مین کونچا مار دے تو بہی کافی ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ متردیہ اور وحوش کی زکوۃ ہے۔ یعنی جو جانور گر پڑے اور ذبح کی مہلت نہ ملے یا بہاگ نکلے **باب** المبالغۃ فی الذبح ذبح خوب اچھی طرح سے کرنا چاہیے **عن** ابن عباس وابی ھریرۃ قالا نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شریطۃ الشیطان زاد ابن عیسی فی حدیثہ وھی التی تذبح فیقطع الجلد ولا تفری الاوداج ثم تترک حتی تموت **ترجمہ** ابن عباس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریطۃ شیطان سے منع فرمایا **ف** زمانہ جاہلیت مین لوگ جانور کے حلق کا تہوڑا سا پوست کاٹ کے چھوڑ دیتے تہے یہانتک کہ وہ جانور مرجاتا اور اوسکو شریطۃ الشیطان کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنے کے ہے شرط حجام سے ماخوذ ہے اور اوسکو شیطان کے طرف اسلیے نسبت کیا کہ اس عمل کا باعث وہی ہوتا ہے یا اسمین جانور کو تکلیف بہت ہوتی ہے اور خون نہین نکلتا یہہ شیطان کا فعل ہے **باب** ما جاء فی ذکاۃ الجنین پیٹ کے بچہ کی زکوۃ کا بیان **عن** ابی سعید قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم وقال مسدد قلنا یا رسول اللہ ننحر الناقۃ ونذبح البقرۃ والشاۃ فی بطنھا الجنین نلقیہ ام ناکلہ فقال کلوہ ان شئتم فان ذکاتہ ذکاۃ امہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے بچہ جانور کے پیٹ سے ذبح کرنیکے بعد نکلتا ہے اوسکو پوچھا تو آپنے فرمایا اگر چاہو تو کھالو اوسکو اور مسدد نے کہا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اونٹنی کو نحر

کرتے ہین اور گائی کو ذبح کرتے ہین اور بکری کو بھی اور ہم اوسکی پیٹ مین مردہ بچہ پاتے ہین تو کیا ہم اوسکو پھینک
دیوین یا اوسکو بھی کہا لیوین تو آپ نے فرمایا جو تم چاہو تو کہا لو اوسکو مقرر اوسکی مان کا ذبح کرنا گویا اوسکا ہی ذبح
کرنا ہے (یعنے مان کا ذبح ہونا کافی ہے پیٹ کے بچے کے حلال ہونیکو اگرچہ مان کے پیٹ سے بچہ مردہ نکلے **ف**
اکثر علما کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ سے اسکے خلاف مروی ہے وہ کہتے ہین اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کے کہاوے اگر مردہ ہو تو نہ
کہاوے **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکاۃ الجنین ذکاۃ امہ **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا اوسکی مان کا ذبح کرنا ہے یعنی
مان کا ذبح کرنا کفایت ہے اب پیٹ کے بچے کے ذبح کرنے کی حاجت نہین **باب** ماجاء فی اکل اللحم لا یدری اذکر
اسم اللہ علیہ جس گوشت کا حال معلوم نہو کہ اوسکے ذبح کرنیوالے نے بسم اللہ کہی یا نہ کہی **عن** عائشۃ انہم قالوا یا رسول
اللہ ان قوما حدیث عہد بالجاہلیۃ یاتون بلحمان لا ندری اذکروا اسم اللہ علیہا ام لم یذکروا افنا کل
منہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا وکلوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اونہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ چند قوم مین جو تازہ ایمان لائی ہین اور وہ ہمارے پاس گوشت لایا کرتے ہین ہم
نہین جانتے کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تو آپنے فرمایا کہ تم خدا کے نام کو لیا کرو اور کہایا کرو **ف** یعنے اہل اسلام
پر گمان نیک کیا چاہیے کہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کیوقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہہ کیواسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ
مطلب نہین ہے کہ اگرچہ انہون نے ذبح کیوقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسلیے کہ بسم
کہنا ذبح کیوقت شرط ہے مگر وہم کا اعتبار نہین ہے حلت اور حرمت مین جب مسلمان نے کسی جانور کو ذبح کیا تو وہ حلال ہی
سمجھا جاویگا **باب** فی العتیرۃ عتیرہ کا بیان (یعنے رجب کی قربانی کا) **عن** نبیشۃ نادی رجل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاہلیۃ فی رجب فما تامرنا قال اذبحوا للہ فی ای شہر کان
وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی الجاہلیۃ فما تامرنا قال فی کل سائمۃ فرع تغذوہ
ماشیتک حتی اذا استحمل قال نصر استحمل للحجیج ذبحتہ فتصدقت بلحمہ قال خالد احسبہ قال
علی ابن السبیل قال ذلک خیر قال خالد قلت لابی قلابۃ کم السائمۃ قال مائۃ **ترجمہ** نبیشہ سے روایت
ہے ایک شخص نے آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے رجب مین جاہلیت کے زمانے مین اب آپ ہمکو
کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کیواسطے جس مہینے مین ہو سکے اور طاعت کرو اللہ کی اور کہانا کہلاؤ پھر وہ شخص بولا
ہم فرع کیا کرتے تھے (یعنے پہلا بچہ جو پیدا ہوتا تھا کسی جانور کے اوسکو کاٹتے تھے بتون کیواسطے) جاہلیت کے زمانے مین اب آپ کیا
حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ہر جانور مین جو چرنے والے ہون ایک فرع ہے جسکو کہلاتے ہین جانور تیرے (یعنے چارہ لا کر
لاتے ہین اوسکے لیے) جب بوجھ لادنیکے لائق ہو جاوے یا اونٹ ہو جاوے تو اوسکو ذبح کر پہر اوسکا گوشت صدقہ کر (خالد نے کہا

مسافرون پر یہہ بہتر ہے خالد نے کہا مین نے ابو قلابہ سے پوچھا کتنی جانورون مین ایسا کرے انہون نے کہا سو جانورون مین **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ ہے **ف** فرع اوسکو کہا کہ زمانہ جاہلیت مین جس جانور کا اول بچہ پیدا ہوتا تو اوسکو بتون کیواسطے ذبح کرتے تہے اور ابتداء اسلام مین مسلمان بھی اللہ کیواسطے کرتے تہے پہر وہ منسوخ اور منع کیا اسلیے کہ مشابہت کفار کی تہی اور عتیرہ اوسکو کہتے ہین کہ رجب کے اول دہے مین تقرب حاصل کرنے کیلیے زمانہ جاہلیت مین ذبح کرتی تھی کافر اپنی بتون کیواسطے تقرب کے لیے اور مسلمان اللہ تعالے کے لیے کرتے تہے پہر یہ دونون منسوخ ہوگئے اب نہ فرع ہے نہ عتیرہ بلکہ مسلمانون کےلیے قربانی ہے عید اضحی کے روز **عن** سعيد قال الفرع اول النتاج كان ينتج لهم فيذبحونه **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہ فرع پہلے بچے کو کہتے ہین جو پیدا ہوتا تھا وہ اوسکو ذبح کیا کرتے تہے **عن** عائشة قالت امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم من كل خمسين شاة شاة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پچاس بکری مین سے ایک بکری کا ٹہ کا مسافرون اور غریبون کیواسطے ہے شاید یہ حکم استحبابًا ہے سوا زکوۃ کے کہ وہ فرض ہے

باب في العقيقة عقیقہ کا بیان

عن ام كرز الكعبية قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة **ترجمہ** ام کرز کعبیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے جو آپ فرماتے تہے لڑکے کیطرف سے دو بکریان برابر کی۔ یعنی عقیقہ مین ہین لڑکیطرف سے دو بکریان برابر کی ہین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری (برابر کی) یعنی ہمسن ہون چہوٹی بڑی نہ ہون) **عن** ام كرز قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقروا الطير على مكناتها قالت وسمعته يقول عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة لا يضركم اذكرانا كن ام اناثا **ترجمہ** ام کرز سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے پرندون کو اونکی گہونسلون مین بیٹہا رہنے دو۔ یعنی اونکو گہونسلون سے اوڑا کر تکلیف نہ دو اور آپ فرماتے تہے لڑکے کیطرف سے دو بکریان ہین یعنی عقیقہ مین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری اور تم کو اسمین ضرر نہین کہ وہ نر ہون یا مادہ یعنی یہ خیال نکرو کہ لڑکا ہو تو اوسکی طرف سے نر چاہیے اور لڑکی کیطرف سے مادہ **عن** ام كرز قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الغلام شاتان مثلان وعن الجارية شاة **ترجمہ** ام کرز سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کیطرف سے دو بکریان برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری چاہیے عقیقہ مین **عن** سمرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم السابع ويحلق راسه ويدمى فكان قتادة اذا سئل عن الدم كيف يصنع به قال اذا ذبحت العقيقة اخذت منها صوفة واستقبلت به اوداجها ثم توضع على يافوخ الصبي حتى يسيل على راسه مثل الخيط ثم يغسل راسه بعد ويحلق **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا گرو ہے اپنی عقیقہ کے بدلے مین ساتوین دن اوسکیطرف سے

ذبح کیا جاوے اور اوسکا سر مونڈا جاوے اور قربانی کا خون اوسکے سر پر لگایا جاوے قتادہ (جو اس حدیث کے راوی ہین) کو
سے جب کوئی پوچھا کسطرح خون لگایا جاوے تو وہ کہتے جب عقیقہ کا جانور ذبح ہونے لگے تو اوسکے بالون مین سے ایک ٹکڑا
لیکر رگون پر رکھ دیا جاوے (وہ ٹکڑا خون مین تر ہو جاوے گا) پھر وہ ٹکڑا لڑکے کی چندیا پر رکھا جاوے یہانتک کہ خون
اوسکے سر پر بہنے لگے پھر اوسکا سر دہویا جاوے اور سر مونڈا جاوے (بعضون کے نزدیک خون لگانا منسوخ ہے
عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهينة بعقيقته تذبح
عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلے مین گرو ہے ساتوین دن تک اوسکی طرف سے ذبح کیا جاوے اور سر مونڈا جاوے اور نام رکھا
جاوے اوسکا (بہتر نام جیسے عبد اللہ یا عبد الرحمن یا انبیا کے نام پر) **عن** سلمان بن عامر الضبي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى **ترجمہ** سلمان بن
عامر ضبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھہ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ
اوسکی عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا
پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے **عن** الحسن انه كان
يقول اماطة الاذى حلق الرأس **ترجمہ** حسن سے روایت ہے تکلیف اور نجاست دور کرنے سے مراد سر مونڈنا ہے اور
اول کاشا غسل دینا وغیرہ) **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين
كبشا كبشا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین کیطرف سے
ایک ایک ذبحہ عقیقہ کیا **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه اراه عن جده قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن العقيقة فقال لا يحب الله العقوق كانه كره الاسم ومن ولد له فاحب ان ينسك عنه
فلينسك عن الغلام شاتان مكافاتان وعن الجارية شاة وسئل عن الفرع قال والفرع حق وان
تتركوه حتى يكون بكرا شغزبا ابن مخاض او ابن لبون فتعطيه ارملة او تحمل عليه في سبيل الله
خير من ان تذبحه فيلزق لحمه بوبره وتكفئ اناءك وتوله ناقتك **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقہ سے آپنے فرمایا اللہ تعالے عقوق کو دوست
نہین رکھتا **ف** عقوق کہتے ہین والدین کی نافرمانی کرنیکو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اسواسطے آنحضرت نے
اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جسکا بچہ پیدا ہوا اور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کیطرف سے چاہیے
کہ دو بکریان کرے برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری پھر پوچھے گئے آپ فرع سے آپنے فرمایا فرع حق ہے (یعنی خدا کیواسطے
ذبح کرنا بیجا نہین ہے اور لغو نہین گو واجب بھی نہین ہے) اگر تم اوسکو چھوڑ دو یہانتک کہ جوان اونٹ ہو جاوے ایک برس کا یا دو

کا پہر دیدو اوسکو بیودن یا محتاجون کو یا جہبا دکیواسطی خدا کی راہ مین دیدو تو وہ بہتر ہے اس سے کہ کاٹ ڈالے اوسکو (پیدا ہوتی ہی) اور گوشت اوسکا اوسکے بالون سے لگا ہو (یعنی کم ہو) اور اپنا برتن اوندہا دو (یعنی تہین اوسکی ماں کا کیونکہ بچہ کاٹ ڈالنی سی دودہ کم ہوجاویگا) اور اوسکی مان کو دیوانہ کرو **عن** عبد اللہ بن بریدۃ یقول کنا فی الجاھلیۃ اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاۃ ولطخ راسہ بدمہا فلما جاء اللہ بالاسلام کنا نذبح شاۃ ونحلق راسہ ونلطخہ بزعفران **ترجمہ** عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی زمانہ جاہلیت مین جب کسیکے ہان ہم مین سی لڑکا پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اوسکا خون بچے کے سر مین لگاتا پہر جب اسلام آیا تو ہم بکری ذبح کرتے تہے اور بچے کا سر مونڈکر زعفران لگاتے تہے (خون لگانا موقوف ہوگیا یہہ حدیث ناسخ ہی اوس حدیث کی جو اوپر گزری **باب**

فی اتخاذ الکلب للصید وغیرہ کتا شکار یا اور کسی ضرورت کیواسطی رکہنا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کتا پالے اوس کتے کے سوا جو مویشی یعنی بکریون وغیرہ جانورونکے نگہبانی کو پالتے ہین یا شکار کو یا کہیتی کے رکہوالی کو تو ہر روز اوسکی ثواب مین سی ایک قیراط برابر کم ہوگا **ف** قیراط کا اندازہ اللہ جل جلالہ کے نزدیک کچہ مقرر ہوگا ثواب کم ہونے کی وجہ یہ ہی کہ کتا نجس ہی اوسکی گہر مین سی رحمت کے فرشتی نہین آتے یا آنے جانیوالون کو تکلیف ہوتی ہی لوگون کو ستاتا ہی دوسری حدیث مین ہی کہ دو قیراط بہر ثواب اوسکا کم ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلہا فاقتلوا منہا الاسود البہیم **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہوتی کہ کتی بہی ایک جماعت ہین جماعتون مین سی یعنی ایک عالم ہین اللہ کے عالمون مین سے تو مین اون کے قتل کرنیکا ضرور حکم کرتا اب تم اون مین سی خالص سیاہ کتون کو قتل کرو (جنمین بالکل سفیدی نہو کیونکہ وہ شریر ہوتا ہی لوگون کو ایذا دیتا ہے) **عن** جابر قال امر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان کانت المراۃ تقدم من البادیۃ یعنی بالکلب فنقتلہ ثم نہانا عن قتلہا وقال علیکم بالاسود **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتونکے مارنے کا حکم کیا یہانتک کہ کوئی عورت جنگل سی اپنے ساتہہ کتا لیکر آتی ہم اوسکو مار ڈالتے پھر آپنے منع کیا اون کے مارنیسے اور فرمایا کالے کتے کو مارا کرو **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین نہین ہی اور اوس کے بجای ابو ثعلبہ کی حدیث ہی جو آگے آتی ہی اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین یہہ حدیث ہی لیکن ابو ثعلبہ کی حدیث نہین ہی اور نسخہ قلمی مطابق نسخہ مصر کے ہی **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمیت الصید فادرکتہ بعد ثلاث لیال وسہمک فیہ فکلہ ما لم ینتن **ترجمہ** ابی ثعلبہ خشنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو شکار پر تیر چلاوے اور پہر تو اوسی شکار کو اپنی تین رات کے بعد پاوے اور تیرا

تیر اوسمین موجود ہو تو جبتک اوسمین بدبو نہ ہو تو اوسکو کہالے (یعنی جبتک وہ سڑا نہ ہوا ور متعفن نہ ہوا ہوا ور تیر موجود ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ اوسکے مرنے کا یقین تیر کے صدمے سے ہو جاوے

باب في الصيد شکار کرنے کا بیان

عن عدي بن حاتم قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم قلت اني ارسل الكلاب المعلمة فتمسك علي افاكل قال اذا ارسلت الكلاب المعلمة وذكرت اسم الله فكل مما امسكن عليك قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها كلب ليس منها قلت ادمي بالمعراض فاصيب افاكل قال اذا رميت بالمعراض وذكرت اسم الله فاصاب فخزق فكل وان اصاب بعرضه فلا تاكل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینی پوچہا تو مین نے کہا کہ مین سدہی ہوئی کتی کو چہوڑتا ہون یعنی شکار پہ وہ جاکر شکار کے جانور کو پکڑ لیتا ہی کیا مین اوسکو کہاؤن آپنے فرمایا جب تو اپنے سکہائے ہوئے شکاری کتونکو چہوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو اس شکار کو کہالے جسکو تیرے لیے پکڑ رکہین عدی بن حاتم نے حضرت سے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بہی کیا وہ شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بہی ڈالین تو بہی حلال ہی جبتک دوسرا کتا غیر شکاری اوس شکار مارنے مین شریک نہو عدی بن حاتم نے کہا کہ مینی پہر حضرت سے کہا کہ بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار حاصل کرتا ہون (جو بوجہہ اور وزن کی وجہ سے جانور کو مارتا ہے) پہر اوسکو کہاؤن حضرت نے فرمایا جب کہ تو پہینکا اور بے گانسی کے تیر کو مارے اللہ کا نام لیکر پہر تیر شکار کے جسم مین گہسکر چیر پہاڑ دیوے تو کہالے اور اگر تیر شکار کو بینڈا ہوکر لگے تو مت کہا **ف** اس حدیث سے بہت سے مسئلے شکار کے معلوم ہوئے۔ اول یہ کہ کتے کا شکار کہینا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چہوڑا تو حلال ہی اور اگر کتا خود بخود چہوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین۔ تیسرے یہہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی علامت یہہ ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چہوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لاے خود نہ کہاوے چوتہی یہ کہ کتے کے چہوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا تو شکار مردار ہوا اور جو بہولے سے نکہا تو حلال ہی یہ امام اعظم کا مذہب ہے اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے بسم اللہ کہنا واجب نہین ہر مسلمان کے دل مین خدا کا نام ہی لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بہی جاوے تو حلال ہی چہٹی یہ۔ کہ اگر شکاری کتے کے ساتہہ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہو وے تو شکار مردار ہے اسواسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہو لے تو حرام کی سبب سے حرام ہی غالب ہو جاتا ہی۔ ساتوین یہ۔ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہی تاکہ خون ناپاک نکلجاوے اور اگر بے زخم کے صدمے کی وجہہ سے مر جاوے تو وہ شکار حلال نہین جیسے غلیل کے غلہ سے یا اینٹ پتہر سے جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا شکار اوس چیز سے حلال ہوتا ہی جو تیز ہو اور چیر پہاڑ ڈالے جیسے چہری تلوار گانسی دار تیر وغیرہ اسی طرح بندوق کی گولی یا چہری جن سے جسم پہٹ جاتا ہی اور خون نکل آتا ہی **عن** عدي بن حاتم قال سئلت النبي صلى الله عليه وسلم قلت انا نصيد بهذه الكلاب فقال لي اذا ارسلت كلابك المعلمة وذكرت

اسم الله علیها فکل مما امسکن علیك وان قتل الا ان یاکل الکلب فان اکل فلا تاکل فانی اخاف ان یکون انما امسکه علی نفسه **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا تو مینے کہا کہ ہم ان کتون سے شکار کرتے ہین (آپ کیا فرماتے ہین) تو آپ نے مجھسے فرمایا جب تو اپنی سکھائی ہوئی کتونکو چھوڑے یعنی شکار پر اور اوسپر خدا کا نام لیا ہو تو اوسکو کھالے جو تیری لیے کتی نے شکار پکڑ رکھا ہو اگرچہ کتا اوس جانور کو مار ڈالے مگر یہ ضرور ہے کہ کھا دی نہین اگر اوسمین سے کہا لیوی تو پھر اوسکو نہ کھا کیونکہ احتمال ہی اوس نے اپنے واسطے اوس جانور کو پکڑا ہو (دوسری یہ کہ جب اوس نے شکار کے جانور مین سے کھا لیا تو وہ معلم نہوا غیر معلم ہوا اسکا شکار درست نہین **عن** عدی بن حاتم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا رمیت بسهمك وذکرت اسم الله وجدته من الغد ولم تجده فی ماء ولا فیه اثر غیر سهمك فکل واذا اختلط بکلابك کلب من غیرها فلا تاکل لا تدری لعله قتله الذی لیس منها **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو نے اپنی تیر سے شکار کیا اللہ کا نام لیکر اور اوس شکار کو دوسرے روز پایا یعنی شکار تیر کی چوٹ کھا کر نکل گیا اور پھر دوسرے روز ملا مگر پانی مین نہ گرا نہ تو نے اوسمین سوا اپنے تیر کے زخم کے کچھ نشان پایا تو کھالے اور جب تیری کتی کے ساتھ دوسرا کتا بھی ملگیا یعنی دونون نے ملکر شکار مارا تو اوسکو مت کھا کیونکہ تو نہین جانتا کسنے اوس جانور کو مارا شاید دوسرے کتے نے مارا ہو **عن** عدی بن حاتم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وقعت رمیتك فی ماء فغرق فمات فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو ایک جانور کو تیر مارے اور وہ پانی مین گر کر ڈوب جاوے اور مر جاوے تو اوسکو نہ کھا **عن** عدی بن حاتم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما علمت من کلب او باز ثم ارسلته وذکرت اسم الله فکل مما امسك علیك قلت وان قتل قال اذا قتله ولم یاکل منه شیئا فانما امسکه علیك **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتے یا باز کو کہ تو نے اوسکو سکھایا ہو اور پھر تو نے اوسکو شکار پر چھوڑا بسم اللہ کہکہ تو اوس جانور کو کھالے جو تیری لیے اوس نے پکڑ رکھا ہو یعنی خواہ کتا ہو یا باز جو سدھایا ہوا ہو اور وہ پکڑ رکھی عدی نے حضرت سے کہا کہ اگرچہ اوس شکار کو مار ڈالا تو آپ نے فرمایا جسوقت کہ کتے یا باز نے مار ڈالا شکار کو اور اوس مین سے کچھ کھایا نہین تو گویا کہ اوس نے تیرے لیے شکار کو پکڑ رکھا ہی (تو وہ درست ہی اور جب کھا لیا تو اوس نے اپنے لیے پکڑا اوسکا کھانا درست نہین) **عن** ابی ثعلبة الخشنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صید الکلب اذا ارسلت کلبك وذکرت اسم الله فکل وان اکل منه وکل ما ردت علیك **ترجمہ** ابی ثعلبہ خشنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے شکار کے باب مین فرمایا جسوقت تو نے اپنی کتی کو چھوڑا یعنی شکار پر اور اللہ کا نام یاد کیا یعنی بسم اللہ کہکر چھوڑا تو اوس شکار کو کھا۔ اگرچہ وہ اوس مین سے کھالیوے اسیطرح کھا اوس جانور کو جو تیر سے ماری مہ **عن** عدی بن حاتم انه قال یا رسول الله لحدنا یرمی الصید فیقتفی اثره الیومین والثلاثة ثم یجده میتا وفیه سهمه ایاکل قال نعم ان شاء او قال یاکل ان شاء **ترجمہ** عدی بن

بن حاتم سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا یارسول اللہ کوئی ہم مین سے تیر مارتا ہے شکار کے جانور کو پھر اوسکا نشان ڈھونڈھا کرتا ہے دو دو تین تین دن تک بعد اوسکے اوسکو مرا ہوا پاتا ہے اور تیر اوس مین لگا ہوا ہوتا ہے کیا اوسکو کہا دے فرمایا ہان اگر جی چاہے تو کہا لیوے (اور جو احتیاطا نہ کہاوے تو بہتر ہے شاید اور کسی سبب سے مرا ہو) عن عدی بن حاتم

سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل فانہ وقیذ قلت ارسل کلبی فاجد علیہ کلبا اٰخر فقال لا تاکل لانک انما سمیت علی کلبک ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے بے پر کے تیر کے باب مین سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب اپنی تیزی سے پہونچے تو کہا یعنی جب وہ تیر اپنی تیزی سے گہس گیا ہو اور جو تیر مینڈا ہو کر لگا تو مت کہا کیونکہ وہ تو موقوذہ ہے کلام اللہ مین حرام ہے یعنی اوس نے چوٹ کہائی ہے یعنی شکار نے راوی کہتا ہے کہ پھر مین نے حضرت سے پوچھا جو مین نے اپنے کتے کو شکار پر چہوڑا اور اوسکے ساتھ دوسرے کتے کو بھی پایا یعنی شکار کرتے ہوئے تو آپنے فرمایا مت کہا اسلیے کہ بسم اللہ تو نے اپنے ہی کتے پر کہا ہے (نہ دوسرے کتے پر وہ تو بغیر بسم اللہ کے شریک ہو گیا) عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قلت

یارسول اللہ انی اصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس بمعلم قال ما صدت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ وکل وما اصدت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکاتہ فکل ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہا یارسول اللہ مین شکار کرتا ہون شکاری سدہے ہوئے کتے سے اور بن سدہے ہوئے کتے سے شکار کرے تو یاد کر نام اللہ کا یعنی بسم اللہ اور کہا جو تو نے بن سدہے ہوئے کتے سے شکار کیا اور تو نے اوسکے ذبح کو پایا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا ایسی کہا اور نہ نکہا کیونکہ وہ کتا جب تعلیم یافتہ نہین ہے تو اوس کا مار ڈالنا قائم مقام ذبح کے نہین ہو سکتا عن ابی

ثعلبۃ الخشنی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ثعلبۃ کل ما ردت علیک قوسک وکلبک زاد عن ابن حرب المعلم ویدک فکل ذکیا وغیر ذکی ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اے ابا ثعلبہ کہالے اوس جانور کو جو اپنی تیر کمان سے مارے یا کتے سے مارے ابن حرب کے روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ کتا شکاری ہو اور کہا اوس جانور کو جسکو تیرا ہاتھ مارے (یعنی تیر سے) خواہ اوسکو ذبح کر سکے یا نہ کر سکے قبل ذبح کے وہ مر جاوے ۰ ابی ثعلبۃ قال یارسول اللہ ان لی کلابا مکلبۃ فافتنی فی

صیدھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کان لک کلاب مکلبۃ فکل مما امسکن علیک قال

وان اکل منہ فقال یارسول اللہ افتنی فی قوسی قال کل ما ردت علیک قوسک قال ذکیا او غیر

ذکی قال وان تغیب عنک قال وان تغیب عنک ما لم یصل او تجد فیہ اثرا غیر سہمک قال افتنی فی اٰنیۃ المجوس ان اضطررنا

الیھا قال اغسلھا وکل فیھا ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہے اوس نے کہا یارسول اللہ میرے پاس کتے ہین شکار کے سدہے (یعنی تعلیم یافتہ سدہے ہوئے) تو آپ حکم فرمایئے اون کے شکار کے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر تیری پاس سدہے ہوئے تیار کتے مین تو کہا اوس جانور کو جسکو وہ تیری لیے پکڑ رکہین ابو ثعلبہ نے کہا خواہ مین اوسکو ذبح
کر سکون یا نہ کر سکون آپنے فرمایا ہان ابو ثعلبہ نے کہا اگرچہ وہ کتے اوس جانور مین سے کہا لین آپنے فرمایا اگرچہ وہی کہا
لین اسمین سے **ف** عدی بن حاتم کی حدیث سے جب کتا اوس جانور مین سے کہا لے تو اوسکا کہانا درست نہین **ت**
پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ بیان فرمایئے میری کمان کے شکار کا آپنے فرمایا جو تیری کمان شکار رکہا دے اوسکو کہا خواہ تو
اوسکو ذبح کرنے پا دے یا نہ پا دے اوس نے کہا اگرچہ وہ شکار تیر کہا کر میری نظر سے غائب ہو جاوے جبتک وہ سڑی نہین یا
دوسرا کوئی صدمہ اوسکو معلوم نہ ہو سوا تیر کے تیر کے پہر اوس نے کہا بیان فرمایئے پارسیون کے برتنونکو جب ہم کو دوسرا برتن نہ ملے
آپنے فرمایا دہو کر اون مین کہا لے **باب** فی صید قطع منہ قطعۃ زندہ جانور کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا جاوے

تو وہ حرام ہے **عن** ابی واقد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قطع من البہیمۃ وھی حیۃ فھی میتۃ
ترجمہ ابی واقد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ زندہ جانور کے بدن سے کاٹی جاوے تو وہ چیز
مردار ہے۔ یعنی جو عضو زندہ جانور سے کاٹ لیا ہو تو وہ مردار ہے اوسکا کہانا درست نہین **باب** فی اتباع الصید

شکار کے پیچہے پڑنا کیسا ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال مرۃ سفیان ولا اعلمہ
الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادیۃ جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی السلطان
افتتن **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل مین رہا کریگا اوسکا دل
سخت ہو جاویگا اور جو شکار کے پیچہے رہیگا وہ غافل ہو جاویگا (دنیا کے یا دین کے کامون سے) اور جو شخص بادشاہ
پاس سفت کریگا وہ کسی بلا مین پڑ جاویگا (کبہی تو دنیا ہی مین بلا آویگی عزت جاویگی ورنہ آخرت مین بلا مین
پڑیگا) **اختتام** **الضحایا** شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب قربانیون
کی اور شکار اور ذبیحون کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الوصایا

شروع ہوئی کتاب وصیتون کی۔ (وصیت جو آدمی بیماری مین مرتے وقت کہہ جاتا ہے)

باب ما یؤمر بہ الوصیۃ وصیت کرنے کی تاکید کا بیان **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال ما حق امری مسلم لہ شئی یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین لائق ہے مرد مسلمان کو کہ اوسکی کوئی چیز ایسی ہو
جو وصیت کی صلاحیت رکہتی ہو یعنے مال یا لوگون کے ساتھ معاملہ ہو جسکی وصیت ضرور ہو اور گزارے وہ دو راتین مگر اوسکی
وصیت اوسکے پاس لکہی ہو **ف** یعنی جسپر لوگونکا قرض ہو یا کسی کی امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکہہ
رکہے وہ دو راتین بہی بغیر وصیت کے نہ گزارے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث پر اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم

وصیت لکھنہ کہنا اس صورت مین تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہ ہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے عن
عائشۃ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درهما ولا بعیرا ولا شاۃ ولا اوصی بشیء
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درہم اور دینار اور اونٹ بکری کی قسم سے کچھ نہ چھوڑا یعنے
آپ نے اپنی میراث مین نہ چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی ف کیونکہ دوسری حدیث مین ہے پیغمبر لوگون کا ترکہ
دینار اور درہم نہین ہوتا بلکہ علم انکا ترکہ ہوتا ہے

باب ما لا یجوز للموصی فی مالہ جو وصیت درست نہین ہے اوسکا بیان

عن عامر بن سعد عن ابیہ قال مرض مرضا اشفی فیہ فعادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاتصدق بالثلثین قال لا قال فبالشطر
قال لا قال فبالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تترک ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعهم
عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ الا اجرت بها حتی اللقمۃ ترفعها الی فی امراتک
قلت یا رسول اللہ اتخلف عن هجرتی قال انک ان تخلف بعدی فتعمل عملا ترید بہ وجہ اللہ لا ازددت
بہ الا رفعۃ ودرجۃ لعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک اخرون ثم قال اللهم امض
لاصحابی هجرتهم ولا تردهم علی اعقابهم لکن البائس سعد بن خولۃ یرثی لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان مات بمکۃ

ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کیا ہے یعنے سعد بن ابی وقاص سے وہ بیمار
ہوے بہت سخت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے دیکھنے کو گئے تو اوس نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ مین بہت مالدار
ہون اور ایک میری بیٹی ہے اوسکی سوائے کوئی میرا وارث نہین تو کیا مین دو ثلث مال اللہ دیدون آپنے فرمایا نہین اوس
نے کہا کیا آدھا مال دیدون پھر آپنے فرمایا کہ نہین اوس نے تیسری بار کہا کیا تہائی مال خیرات کرون تو حضرت نے
فرمایا تہائی مال اللہ دیدے اور تہائی بھی خیرات کیواسطے بہت ہے۔ اور اگر تو اپنی وارثون کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے
اس سے کہ اونکو فقیر بھیک منگا چھوڑ جاوے لوگون کے سامنے ہاتھ پھیلاوین اور تو جو چیز خدا کی رضامندی کے لیے صرف
کریگا تجھکو اوسکا ثواب ملیگا یہانتک کہ تو اپنی بی بی کے مونھ مین لقمہ بھی اوٹھا کر دیوے تو ثواب پاویگا۔ سعد نے کہا
حضرت سے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا اپنے ہجرت سے یعنے آپ مکے سے چلے جاوینگے اور مین اپنی
بیماری کی وجہ سے مکے مین ہی رہ جاؤنگا چونکہ صحابہ مکے کو چھوڑ کر ہجرت کر چکے تھے اسلیے وہان کا رہنا مکروہ جانتے تھے
کیونکہ اونہون نے خدا کیواسطے اوسکو چھوڑ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اگر پیچھے رہ جاویگا اور کوئی ایسا بھی
نیک عمل اللہ کی رضامندی کیلیے کریگا جب بھی تیرا درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو زندہ رہے مکے مین نہ مرے یہانتک کہ نفع دے
اللہ جل جلالہ تیری سبب سے ایک قوم کو اور نقصان دیوے ایک قوم کو ف یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا ہوا سعد
بن ابی وقاص زندہ رہے ایک مدت تک اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بڑی بڑی فتوحات کیں

اور اونکے سبب سے مسلمانوں کو نفع ہوا ۔ اور کفار کو اونکے سبب سے ضرر ہوا اور ۵۵ھ ہجریہ مین یا ۵۸ھ ہجری مین سعد کا
انتقال ہوا تو اس بیماری کے بعد ۴۵ برس تک زندہ رہے ف پھر آپنے یہ دعا فرمائی ای پروردگار میرے اصحاب کی
ہجرت پوری کردی اور مت پھیر اونکو اس ہجرت سے اون کی ایڑیون پر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ ہین جنکی واسطے رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم رنج کرتے تھے اسوجہ سے کہ وہ مکہ مین مر گئے ف حجۃ الوداع مین کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کرچکے
پھر وہان مرنا مکروہ ہے ۔ اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہے فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست
نہین اور جورو لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جانکر دیوے **باب** فی کراھیۃ الاضرار فی
الوصیۃ وصیت سے کسی کو ضرر پہونچانا مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا
رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال ان تصدق وانت صحیح حریص تامل البقاء وتخشی الفقر ولا
تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت
ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اسد کونسی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا جو صحت کیحالت مین
ہو اور اسوقت تجھے زندگی کی امید ہوا اور محتاجی کا خوف ہو یہ نہین کہ تو ٹھہرا رہے جب جان تیری حلق مین آرہے تو کہنے لگے فلان کو اتنا
دینا اور فلان کو اتنا دینا حالانکہ وہ مال فلان کا حق ہو چکا ف یعنے مرتے وقت جب اوس مال کے وارث حقدار ہوگئے تو اونکے
حق مین خلل ڈالکر صدقہ دینا کچھہ بہتر نہین ہے چاہیے کہ زندگی مین صحت مین خیرات کرے تو ثواب زیادہ ہوگا **عن** ابی
سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یتصدق المرء فی حیوتہ بدرھم خیر لہ من ان
یتصدق بمائۃ عند موتہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی اپنی
زندگی مین (جب تندرست ہو) ایک درہم خیرات کرے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درم خیرات کرے (کیونکہ مرتے وقت
تو دنیا سے نفرت ہو ہی جاتی ہے) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ
بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لھما النار قال وقرأ علی ابو
ھریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین غیر مضار حتی بلغ ذلک الفوز العظیم **ترجمہ** ابی ہریرہ
سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مرد یا عورت اسد کے عبادت کرتی ہین ساٹھہ برس تک پھر اون کو
موت آنے لگتی ہے تو نقصان پہونچاتے ہین وصیت کرکے (وارثون کو کسی کو محروم کردیتے ہین کسی کا حق کم کردیتے ہین) اسوجہ سے
اونکے لیے جہنم واجب ہو جاتا ہے شہر بن حوشب نے کہا ابو ہریرہ نے مجھہ پر یہ آیت پڑہی یہان سے وصیت یوصی بھا او دین غیر مضار
ذلک الفوز العظیم تک ۔ ترجمہ بعد وصیت کی ادا کرنیکے یا قرض کے جب وصیت کرنیوالا نقصان پہونچانیوالا نہو یہ حکم ہے اسد کا
اور اسد خوب جانتا ہے حکمت والا یعنے یہین اسد کے تومت تہرا ہون سے اخیر تک **باب** ماجاء فی الدخول فی الوصایا
وصی بننا کیسا ہے بہت خوف کا مقام ہے **عن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر انی اراک

ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی فلا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم **ترجمہ** ابی ذر سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ای ابا ذر مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون جو مین اپنے واسطے
ہون وہی تیرے لیے چاہتا ہون تو تو مت حاکم بن دو آدمیونکا بھی اور مت ولی بن یتیم کے مال کا ایسا نہ ہوا وسمین احتیاط
نہ ہوسکے اور یہ یتیم کا مال کھا جاوے تو نیکی برباد گنہ لازم ہو **باب** ما جاء فی نسخ الوصیۃ للوالدین والاقربین
والدین اور دوسری عزیزون کے لیے وصیت کا منسوخ ہونا **عن** ابن عباس ان ترک خیر الوصیۃ للوالدین
والاقربین فکانت الوصیۃ کذلک حتی نسختھا اٰیۃ المیراث **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی یہ آیت
ان ترک خیرن الوصیۃ للوالدین والاقربین۔ پہلے ابتدای اسلام مین وصیت ہوا کرتی مان اور باپ اور دوسرے وارثون
کے لیے (جسقدر موصی وصیت کرتا اوتنا مال ہر ایک کو ملتا) بعد اوسکے یہ آیت منسوخ ہوگئی میراث کی آیت سے **باب**
فی الوصیۃ للوارث وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہین ہی **عن** ابی امامۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت
ہی مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ نے ہر مستحق کو اوسکا حق دلوا دیا (حصہ مقرر کر دیا آیت
میراث مین) تو وصیت نہین ہی وارث کیواسطے **باب** مخالطۃ الیتیم فی الطعام یتیم کا کھانا اپنے کھانے کیساتھ
شریک کرنا کیسا ہی **عن** ابن عباس قال لما انزل اللہ عز وجل ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن وان
الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما الاٰیۃ انطلق من کان عندہ یتیم فعزل طعامہ من طعامہ وشرابہ
من شرابہ فجعل یفضل من طعامہ فیحبس لہ حتی یاکلہ او یفسد فاشتد ذلک علیھم فذکروا
ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل یسئلونک عن الیتامی قل اصلاح لھم
خیر وان تخالطوھم فاخوانکم فخلطوا طعامھم بطعامہ وشرابھم بشرابہ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن۔ یعنی مت نزدیک جاؤ
یتیمونکے مال کے مگر اچھے طور سے اور یہ آیت ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما۔ یعنی جو لوگ کھا جاتے ہین یتیمونکے
مالونکو ظلم سے وہ اپنے پیٹ مین انگار کھاتے ہین اور قریب ہی کہ جہنم مین جاوین تو جن جن لوگون کے پاس یتیم تھے انہون
نے اونکا کھانا اپنے کھانے سے جدا کر دیا اور اونکا پینا اپنے پینے سے جدا کر دیا (ایسا نہ ہو کہ ایکساتھ ہو تو اونکا کھانا پینا او
لوگ کھالین) تو یتیم کا کھانا جب بچ رہتا دہرا رہتا یہانتک کہ وہ خود ہی کھاتا یا کھانا سڑ جاتا یہ امر لوگون پر شاق گذرا
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اوسوقت اللہ نے یہ اوتارا ویسئلونک عن الیتامی۔ یعنی پوچھتے ہین تجھ
سے یتیمونکا حال کہہ تو اون کی بہتری کرنا اچھا ہی اگر ملکر اون کے ساتھ رہو تو وہ تمھارے بہائی ہین پھر لوگون نے
اپنا کھانا پینا اون کے کھانے پینے کے ساتھ شریک کر لیا (جب نیت خیر ہو تو یتیم کا مال اگر ملجانے کے سبب سے متولی پاس کچھ

دستولی کا یتیم پر کچھ قباحت نہین مگر یہ ضرور ہی کہ وہ مال ایسا ہی حقیر کم قیمت ہو جیسے کہانا پانی وغیرہ بیش قیمت اموال اور
روپیون پیسون مین یہہ حکم نہین ہی **باب** ماجاء فیما الولی الیتیم ان ینال من مال الیتیم یتیم کی متولی پرورش کرنیوالی
کو کسقدر یتیم کے مال مین سے کہانا درست ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال انی فقیر لیس لی شیئا ولی یتیم قال فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف
ولا مبادر ولا متاثل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور بولا مین محتاج ہون میری پاس کچھ نہین ہی البتہ ایک یتیم میری پاس ہی آپنے فرمایا اوسکی مال مین سے کہا بغیر
اسراف اور فضول خرچی کے اور بغیر ڈرے ہوئے اوسکی بڑی ہو جانے سے اور بغیر پونجی بنانے کے اوسکی مال سے یعنی بقدر
ضرورت کہایا نہ کر کہ فضول بیہودہ خرچ کر ڈال یا یہ خیال کرکے کہ اب یتیم بڑا ہو جائیگا تو کچھ مال نہ ملیگا جلدی خرچ
کر ڈال یا اوسمین سے اپنے لیے کچھ جمع حاصل کر لے البتہ تجارت کرنا اوسمین بہتر ہی مگر نفع اور اصل دونون یتیم کا ہوگا **باب**
متی ینقطع الیتم یتیم کب تک کہنا چاہیے یعنی کس عمر تک **عن** علی بن ابی طالب حفظت عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے
روایت ہی مین نے یاد رکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر آپ فرماتی تہی نہین یتیمی ہی بعد احتلام کے یعنی
جب جوان ہو گیا تو وہ یتیم نہ رہا اور نہ خاموشی ہی دن بھر کی رات تک (جسکو صوم صمت کہتی ہین یہ اگلی امتون مین
تہا دن بھر بات نہ کرتے) **باب** التشدید فی اکل مال الیتیم یتیم کا مال کہا جانا کتنا بڑا گناہ ہی **عن** ابی
ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قیل یا رسول اللہ وما ھن
قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی
یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین تو پوچہا گیا آپ سے یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ
ہین آپنے فرمایا خدا کے ساتہہ شریک کرنا۔ اور جادو۔ اور ایسی جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر
مارنا درست ہی۔ اور بیاج کہانا۔ اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کہانا۔ اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے
سے بہاگ جانا۔ اور تہمت دینا ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین انکو عیب لگانا **ف** ہرچند اس حدیث
مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوسوقت اتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا
عن عبید بن عمیر عن ابیہ انہ حدثہ وکانت لہ صحبۃ ان رجلا سالہ فقال یا رسول اللہ ما
الکبائر فقال ھن تسع فذکر معناہ زاد وعقوق الوالدین المسلمین واستحلال البیت الحرام
قبلتکم احیاء وامواتا **ترجمہ** عمیر سے روایت ہی وہ صحابی تہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا

یارسول اللہ کبیرہ گناہ کیا کیا ہین آپنے فرمایا نو گناہ سات تو وہی جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوئے اور دو ہہ ہین نہ یادہ
ہین ایک نافرمانی کرنا مسلمان مان یا مسلمان باپکے دوسری حرمت نہ کرنا بیت اللہ کی (وہان خون کرنا فساد کرنا
شکار کھیلنا) جو حرمت والا ہی اور قبلہ ہی تمہارا زندگی اور موت مین **باب** الدلیل علی ان الکفن من
راس المال کفن کا کپڑا بھی مردے کے مال مین داخل ہی **عن** خباب قال مصعب بن عمیر قتل یوم احد و لم تکن
له الا نمرة کنا اذا غطینا راسه خرجت رجلاه واذا غطینا رجلیه خرج راسه فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم غطوا بها راسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر **ترجمہ** خباب سے روایت ہے
کہ مصعب بن عمیر احد کی لڑائی کے دن مارے گئے اور کچھ نہ تھا اون کے پاس سوا ایک کمبل کے جب ہم اونکا سر ڈھانکتے
تو پاؤن اونکے کھلجاتے اور جب پانوں ڈھانکتے تو سر کھلجاتا یہہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ڈھانپ دو سر اونکا اور پانوں پر اذخر رکھدو (اذخر ایک گھانس ہوتی ہی عرب مین جو خوشبودار ہوتی ہی اور استعمال
کیجاتی ہی) **باب** الرجل یهب الهبة ثم یوصی له بها او یرثها ایک شخص کوئی چیز ہبہ کردی پھر وصیت
یا میراث سے وہی چیز پاوے **عن** عبد الله بن بریدة عن ابیه ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدة وانها ماتت وترکت تلك الولیدة قال قد
وجب اجرك ورجعت الیك فی المیراث قالت وانها ماتت وعلیها صوم شهر افیجزی
او یقضی عنها ان اصوم عنها قال نعم قالت وانها لم تحج افیجزی او یقضی عنها ان احج عنها
قال نعم **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی کہ مین نے ایک
لونڈی ہبہ کی تھی اپنی مان کو اب میری مان مرگئی اور وہ لونڈی چھوڑ گئی آپنے فرمایا تیرا ثواب جم گیا اور تیری لونڈی
بھی تجھے مل گئی پھر اوس نے کہا میری مان مرگئی اور اوسپر ایک مہینے کے روزے تھے کیا مین اوسکیطرف سے قضا
کرون تو کافی ہے آپنے فرمایا ہان پھر اوس نے کہا اوس نے حج بھی نہین کیا تھا کیا مین اوسکیطرف سے حج کر
لون تو کافی ہوگا آپنے فرمایا ہان کرلے **ف** کافی ہوجاویگا۔ دوسری روایت مین ہی کہ اگر تیری مان پر قرضہ
ہوتا تو تو ادا کرتی وہ بولی ہان پہر آپنے فرمایا پھر اللہ کا قرضہ ادا کرنا مقدم ہی۔ اس حدیث سے بہت سے مسائل
معلوم ہوگئے تفصیل کی ضرورت نہین ہی) **باب** فی الرجل یوقف الوقف وقف کا بیان (جس مال کا
نفع خدا کی راہ مین کردیا جاوے) **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فقال اصبت ارضا لم اصب مالا قط انفس عندی منه فکیف تامرنی به قال ان شئت حبست اصلها
وتصدقت بها فتصدق بها عمر انه لا یباع اصلها ولا یوهب ولا یورث للفقراء والقربی
والرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل وزاد عن بشر والضیف ثم اتفقوا لا جناح علی من ولیها

ان يأكل منها بالمعروف ويطعم صديقا غير متمول فيه زاد عن بشر قال وقال محمد غير متأثل مالا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو ایک زمین ملی خیبر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور
عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک زمین پائی جس سے بہتر کوئی مال مجھکو نہیں ملا اب کیا حکم کرتے ہیں آپ اوسکی باب میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت روک لے اور اوسکے منافع کو تصدق کردے (اسی کا
نام وقف ہے) حضرت عمر نے ایسا ہی کیا کہ اصل زمین نہ بیع کیجاوے نہ ہبہ نہ میراث میں اوسی منفعت اوٹھاویں اوس سے فقیر
اور قریب) اور غلام اور مجاہدین اور مسافر اور مہمان اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو وہ اوسکی منافع میں سے دستور کے موافق
کھاوے اور اوروں دوستوں کو کھلاوے جو مالدار نہ ہوں نہ مال جوڑنے والے ہوں اُسمیں سے ف زمین کی ملکیت روک لے
یعنی اللہ جل جلالہ کو اوسکا مالک کردے کہ کوئی اوسکا وارث نہ ہو سکے اکثر ائمہ کا مذہب یہی ہے کہ وقف کہتے ہیں روک رکھنے
کو کسی چیز کے اللہ تعالیٰ کی ملک میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک وقف کہتے ہیں کسی چیز کو اپنی ملک میں رکھنا اور اوسکا نفع خیرات
کردینا عن یحیی بن سعید عن صدقة عمر بن الخطاب قال نسخها لی عبد الحمید بن عبد اللہ بن عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عبد الحمید نے جو بیٹے ہیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
کے انہوں نے مجھے نقل کردی حضرت عمر کے صدقے کی کتاب کی وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذا ما كتب عبد الله عمر في ثمغ

یہ وہ کتاب ہے جو اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے باب میں لکھی (ثمغ اوس مال کا نام ہے یا اوس
باغ کا جسکو حضرت عمر نے وقف کیا تھا مدینے میں یا خیبر میں) فقص من خبره نحو حديث نافع قال غير متأثل مالا
فما عفا عنه من ثمره فهو للسائل والمحروم قال وساق القصة قال وان شاء ولي ثمغ اشترى
من ثمره رقيقا لعمله وكتب معيقيب وشهد عبد الله بن الارقم پھر بیان کیا حدیث کو اوسی
طرح جیسے اوپر گزرا اخیر تک یعنے نہ مال جوڑنے والے ہوں اوس سے اور جو بچ رہے اوسمیں سے گرین وہ فقیروں کے ہیں مانگنے
والونکے اور نہ مانگنے والونکے بعد اوسکے بیان کیا قصے کو اور یہ بھی لکھا اگر متولی ثمغ کا چاہے تو اوسکی پھلوں کے بدلے میں
کوئی غلام خریدلے کام کاج کیو اسطے (یعنے اوس باغ کے کام کیواسطے) اور یہ لکھا معیقیب نے اور گواہی کی اوسپر عبد اللہ بن الارقم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذا ما اوصى به عبد الله عمر امير المؤمنين ان حدث بي حدث ان ثمغا وصرمة بن الاكوع والعبد
الذي فيه والمائة سهم التي بخيبر ورقيقه الذي فيه والمائة التي اطعمه محمد صلى الله عليه وسلم
بالوادي تليه حفصة ما عاشت ثم يليه ذو الرأي من اهلها ان لا يباع ولا يشترى ينفقه حيث
رأى من السائل والمحروم وذوي القربى ولا حرج على من وليه ان اكل او آكل او اشترى رقيقا منه ترجمہ

یہ وہ وصیت نامہ ہے جسکی وصیت کی اللہ کے بندہ عمر نے جو میر ہے مومنین کا اگر مجھ پر کوئی حادثہ آوے (یعنی مین مر جاؤن)
تو ثمغ اور صرمہ بن الاکوع (ایک باغ کا نام ہے) اور جو غلام وہان ہے اور سو حصے خیبر مین ہین اور جو غلام وہان
ہین اور سو حصے وہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیے تھے اوس وادی مین جو نزدیک ہے خیبر کے ان سب کے
متولی حفصہ ہو گی (جو بیٹی تھین حضرت عمرؓ کی اور بی بی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی) جبتک وہ جیتی
ہے اوس کے بعد جو عقلمند شخص ہو اوس کے لوگون مین سے اس شرط پر کہ یہ مال نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے جہان پر
مناسب جانے سائل اور محروم اور عزیزون مین اوسکو صرف کرے اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو کچھ حرج نہین کہ اوس
مین سے کہاوے یا کہلاوے یا اوس کی آمدنی مین سے غلام خریدے اوس مال کی حفاظت اور خدمت کیواسطے **باب**
فی الصدقۃ عن المیّت میت کیطرف سے جو صدقہ ہو اوسکا ثواب میت کو پہونچیگا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ اشیاء من صدقۃ
جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہو گیا مگر تین چیز کا عمل جو موت کے بعد بھی ثواب اوسکا نہین
موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فایدہ ہمیشہ جاری ہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیک بخت
بیٹا جو باپ کیواسطے دعا کرے **ف** یعنے نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے موت کے بعد نہ عمل ہے نہ ثواب - مگر ان تین
عملونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنے وہ نیک کام جسکا فایدہ خلقت کو سدا حاصل رہے
جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف دینا مکان یا گھر یا کتاب کا - اور علم جس سے
خلق کو فایدہ ہو یعنے لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی
کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا کہ نا وقف مسلمان دین سے واقف ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنے دیندار بیٹے سے میت کو ثواب پہونچے
حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہو کہ دنیا کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مر جاوے ان تین کامونمین
سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوس کے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہے تو اوسکی باقی
رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہے تو اون کو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور بری کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا
سے فایدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہے جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا **بیت** زندہ جاوید گشت
ہر کہ نکو نام زیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را **باب** فیمن مات من غیر وصیۃ یتصدق عنہ
جو شخص مر جاوے اور وصیت نہ کرے اوسکیطرف سے صدقہ دینا کیسا ہے **عن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسها ولولا ذلک لتصدقت واعطت فیجزی ان اتصدق
عنہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فتصدقی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے ایکعورت نے عرض کیا کہ میری ماں ناگہاں مرگئی اور جو وہ ناگہان نہ مرجاتی تو کچھ للہ دیتی اور صدقہ کرتی
کیا اوسکو ثواب ہوگا جو مین اوسکیطرف سے للہ خیرات کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان تو خیرات کر
ف باتفاق علمائے اہل سنت کے صدقے اور دعا کا ثواب اموات کو پہونچتا ہے باقی اور عبادات مین اختلاف ہے
اہل حدیث کے نزدیک پہونچتا ہے اور بعضون کے نزدیک نہین پہونچتا **عن** ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ
ان امی توفیت افینفعها ان تصدقت عنها قال نعم قال فان لی مخرفا وانی اشہدک انی قد تصدقت
بہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں
مرگئی ہے کیا اوسکو نفع یعنی ثواب پہونچیگا اگر مین اوسکیطرف سے خیرات کرون آپ نے فرمایا ہان یعنی پہونچیگا اوس نے
کہا تو میری ایک باغ ہے مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اوسکو تصدق کردیا اپنی ماں کیطرف سے **باب** فی وصیۃ
الحربی یسلم ولیہ ایلزمہ ان ینفذها ایک کافر مرجاوے اور اوسکا وارث مسلمان ہوجاوے تو کافر کی
وصیت پوری نہ کرے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ
مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ هشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال
حتی اسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی اوصی
بعتق مائۃ رقبۃ وان هشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ
بلغہ ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی اپنی طرف سے
سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکی بیٹے ہاشم نے اوسکیطرف سے پچاس غلام آزاد کیے بعد اوسکی اوسکی دوسرے بیٹے عمرو نے یہ چاہا
کہ پچاس غلام جو باقی ہین وہ بھی مین اوسکیطرف سے آزاد کردون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے پر رکھا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر بولا یا رسول اللہ میری باپ نے وصیت کی تھی سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکے بیٹے ہشام
نے پچاس غلام اوسکیطرف سے آزاد کیے اور پچاس اوسپر باقی ہین کیا مین آزاد کردون اوسکیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اوسکیطرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اوسکو ثواب پہونچتا **ف** اور جب وہ
کافر مرا تو اوسکے عمل جو جو اوس نے کیے تھے لغو اور بیکار ہوگئی - اولئک الذین حبطت اعمالهم فلا نقیم لهم یوم القیمۃ وزنا
پھر تم اگر اعمال صالحہ اوسکیطرف سے کروگے تو کیا فائدہ ہوگا بغیر اسلام کے آخرت مین کسی عمل صالح کا فائدہ نہ ملیگا
باب فی الرجل یموت وعلیہ دین ولہ وفاء یستنظر غرماؤہ ویرفق بالوارث ایک شخص قرضدار ہوکر مرجاوے
اور مال بھی چھوڑ جاوے تو قرضخواہوں سے مہلت دلوائی جاویگی وارث کو **عن** جابر بن عبد اللہ انہ اخبرہ ان اباہ
توفی وترک علیہ ثلاثین وسقا لرجل من الیہود فاستنظرہ جابر فابی ان ینظرہ فکلم جابر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان یشفع له الیه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وکلم الیهودی لیاخذ ثمر نخله بالذی له علیه فابی

وکلمه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینظره فابی وساق الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اون کے باپ نے انتقال کیا اور اونپر تیس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کا قرضہ ایک یہودی کا چھوٹ گئے جابر نے اوس یہودی سے مہلت مانگی اوس نے انکار کیا جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش چاہی (یعنی آپ یہودی سے سفارش کرین مہلت دینے کے لیے) آپ اوس یہودی پاس گئے اور گفتگو کی آپنے فرمایا تو اپنے قرض کے بدلے مین جتنے پھل کھجور کے جابر کے باغ مین ہین لے لے اوس نے انکار کیا پھر آپنے اوس سے کہا اچھا جابر کو مہلت دی اوس نے انکار کیا اخیر حدیث تک **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے باغ مین کھجورون کو سب قرضخواہون کو تقسیم کرنا شروع کیا سب کا قرضہ ادا ہوگیا اور کھجورون کے ڈھیر ویسے ہی رہے یہ آپ کا معجزہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الفرائض

کتاب فرائض کے بیان مین **ف** فرائض جمع ہے فریضہ کی یعنے اون حصون کا بیان جو اللہ نے مقرر کیے ہین

باب فی تعلیم الفرائض علم فرائض کے سیکھنے کی فضیلت **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول

الله صلی الله علیه وسلم قال العلم ثلاثة وما سوی ذلك فهو فضل اية محكمة او سنة قائمة

او فريضة عادلة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین تین چیزین ہین اور سوا ان کے فضول ہے ایک آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) دوسری حدیث جو صحیح اور درست ہو تیسری ہر مسئلہ فرائض کا جس سے تقسیم ترکے کی انصاف سے ہو سکے **باب** فی الکلالة کلالے کا بیان

(جسکا باپ زندہ نہ ہو نہ اوس کی اولاد ہو) **عن** جابر یقول مرضت فاتی النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی

هو وابو بكر ماشيين وقد اغمی علی فلم اكلمه فتوضا وصبه علی فافقت يا رسول الله كيف

اصنع فی مالی ولی اخوات قال فنزلت آية الميراث يستفتونك قل الله يفتيكم فی الكلالة

ترجمہ جابر سے روایت ہے مین بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر پا پیادہ میری دیکھنے کو آئے مین بیہوش تھا تو آپ سے بات نہ کر سکا آپنے وضو کیا اور وضو کا پانی میری اوپر ڈالا (مجھے ہوش آ گیا) مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے مال کو کیا کرون سوا بہنون کے کوئی میرا نہین ہے اوسوقت میراث کی آیت اوتری یستفتونک اخیر تک یعنے اللہ کا حکم کلالے مین یہ ہے اگر کوئی مر جاوے اوسکی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو آدھا مال لیوے دو ہون تو دو ثلث لیوین اگر بہین بھائی ہون تو بھائی کو دو حصے بہین کو ایک حصہ ملے گا اخیر تک **باب** من کان لیس له ولد وله اخوات جو

اولاد نہ رکھتا ہو اور بہنین رکھتا ہو **عن** جابر قال اشتکیت وعندی سبع اخوات فدخل علی رسول الله صلی الله

علیہ وسلم فنفخ فی وجہی فافقت فقلت یا رسول اللہ الا اوصی لاخواتی بالثلث قال احسن قلت الشطر

قال احسن ثم خرج وترکنی فقال یا جابر لا اراک میتا من وجعک ہذا وان اللہ قد انزل فبین الذی

لاخواتک فجعل لہن الثلثین قال فکان جابر یقول انزلت ہذہ الآیۃ فی یستفتونک قل اللہ

یفتیکم فی الکلالۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مین بیمار ہوا میرے پاس سات بہنین تہین تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے موںہہ پر پہونکا مجہے ہوش آگیا مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین اپنی بہنون کیواسطے
تہائی مال کی وصیت کردون آپ نے فرمایا نیکی کر مین نے کہا آدہے مال کی وصیت کرون آپنے فرمایا نیکی کر پہر آپ
نکلے اور مجہے چہوڑ گئے آپ نے فرمایا اے جابر مین نہین جانتا کہ تم اس بیماری سے مرجاؤ (یعنی اس مرض سے نہین مروگے
اور اللہ جل جلالہ نے اوتارا کلام اپنا اور بیان کیا حصہ تمہاری بہنونکا تو اونکے لیے دو ثلث مقرر کیے راوی نے کہا جابر
کہا کرتے تہے میرے باب مین یہہ آیت اوتری ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ یعنے پوچہتے ہین تم سے اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کلالے کو کہو اللہ حکم دیتا ہے تم کو کلالے مین خبرتک **عن** البراء بن عازب قال آخر آیۃ نزلت فی الکلالۃ

یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے سب سے اخیر وہ آیت اوتری ہے
جو کلالے کے باب مین ہے یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ (جو سورہ نساء کے آخر مین ہے) **عن** البراء بن

عازب قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ یستفتونک فی الکلالۃ ما

الکلالۃ قال تجزیک آیۃ الصیف فقلت لابی اسحاق ہو من مات ولم یدع ولدا ولا والدا قال

کذلک ظنوا انہ کذلک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض
کیا یا رسول اللہ یستفتونک فی الکلالۃ مین کلالہ سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا کافی ہے تجہے وہ آیت جو گرمی مین اوتری ہے (یعنے
جو سورہ نساء کے آخر مین ہے اور جو شروع مین ہے وہ جاڑے مین اوتری) ابو بکر نے کہا مین نے ابو اسحاق سے پوچہا کلالہ وہی ہے
جو نہ باپ کو نہ چہوڑے نہ اولاد کو انہون نے کہا ہان ایسا ہی لوگون نے سمجہا ہے

باب ما جاء فی میراث الصلب

اولاد کی میراث کا بیان یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی کی میراث کا ۔ **عن** ہزیل بن شرحبیل الاودی قال جاء رجل الی ابی

موسی الاشعری وسلمان بن ربیعۃ فسالہما عن ابنۃ وابنۃ ابن واخت لاب وام فقالا للابنۃ النصف

وللاخت من الاب والام النصف ولم یورثا ابنۃ الابن شیئا وأت ابن مسعود فانہ سیتابعنا فاتا

الرجل فسالہ واخبرہ بقولہما فقال لقد ضللت اذا وما انا من المہتدین ولکنی اقضی فیہما

بقضاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم للابنۃ النصف ولابنۃ الابن سہم تکملۃ الثلثین وما بقی

فللاخت من الاب والام **ترجمہ** ہزیل بن شرحبیل اودی سے روایت ہے ایک شخص ابو موسے اشعری اور سلمان
بن ربیعہ پاس آیا اور اون دونون سے اس مسئلہ کو پوچہا کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن سگی ہو یعنی ایک شخص

مری ان کو وارث چہوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹے تو دونون نے جواب دیا کہ بیٹی کو آدہا اور سگی بہن کو آدہا ۔ یعنی پوتی کو محروم کیا اور پوتی کو کسی چیز کا وارث نہین کیا اور پوچہنے والے سے دونون نے کہا کہ تو عبد اللہ بن مسعود پاس جا یعنے اونسے بھی اس مسئلہ کو پوچہہ تو وہ بھی اس مسئلے مین ہمارے موافقت کرینگے یعنے ایسا ہی کہینگے تو وہ پوچہنے والا شخص عبد اللہ بن مسعود پاس آیا اور جو فتوے ان دونون نے دیا تھا اوسکو عبد اللہ بن مسعود سے کہا تو عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر مین بھی ایسا فتوے دون تو اوسوقت گمراہ ہون اور راہ پانیوالون مین سے نہ ہون لیکن مین تو اس مسئلے مین وہ فتوی دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے بیٹی کو آدہا اور پوتی کو چھٹا حصہ دو تہائی کے پورا کرنیکے لیے یعنی حق دو بیٹیونکا یا زیادہ کا دو سے دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نے آدہا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کردینگے اور جو باقی رہے تو بہن سگی کیو اسطے ہے (یہ سنکر ابو موسے نے کہا جبتک یہہ عالم تم مین ہے مجھسے نہ پوچھو) **عن** جابر

بن عبد الله قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جئنا امراة من الانصار في الاسواق فجاءت المرأة بابنتين فقالت يا رسول الله هاتان بنتا ثابت بن قيس قتل معك يوم احد قد استفاء عمهما مالهما وميراثهما كله فلم يدع لهما مالا الا اخذه فما ترى يا رسول الله فوالله لا تنكحان ابدا الا ولهما مال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي الله في ذلك قال ونزلت سورة النساء يوصيكم الله في اولادكم الاية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا لي المراة وصاحبها فقال لعمهما اعطهما الثلثين واعط امهما الثمن وما بقي فلك **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ایک انصاری عورت پاس پہنچے اسواف مین (اسواف مدینے کے حرم کو کہتے ہین) وہ اپنی دو بیٹیونکو لیکر آئی اور بولی یا رسول اللہ یہ دونو بیٹیان ہین ثابت بن قیس کے جو قتل کیا گیا آپکے ساتھ احد کے دن (ابو داؤد نے کہا یہہ راوی کی غلطی ہے وہ بیٹیان سعد بن ربیع کی تہین اور ثابت بن قیس حضرت ابو بکر کی خلافت مین جنگ یمامہ مین شہید ہوئے) ان کے چچا نے انکا مال اور اسباب سب لے لیا۔ اور ان کیواسطے کچھہ نہ رکھا اب آپ کیا فرماتے ہین قسم خدا کی انکا نکاح نہین ہو سکتا جبتک انکے پاس مال نہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ اسکا فیصلہ کریگا پھر یہہ آیتین اوترین یوصیکم اللہ فی اولادکم الایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو بلا بھیجا اور اوسکے دیور کو بھی بلایا اور دیور سے کہا دو لڑکیون کو دو تہائی مال دیدے اور اون کی مان کو آٹھوان حصہ دیدے تو باقی لے لے **ف** تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ۱۶ دونو بیٹیونکے اور ۳ اون کی مانکے اور ۵ اونکے چچا کے ۔

یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین اسباب مین ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین پہلے کے باب مین ہے جو غالبا صحیح معلوم نہین ہوتا کیونکہ اوس مین کلالے کا ذکر ہے نہ میراث صلب کا مگر نسخہ قلمی بھی مطابق نسخہ مطبوعہ دہلی کے ہے واللہ اعلم **عن**

جابر بن عبد الله ان امراة سعد بن الربيع قالت يا رسول الله ان سعدا هلك وترك ابنتين وساق

نحوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی سعد بن ربیع کی عورت نے کہا یا رسول اللہ سعد مر گیا اور دو بیٹیان چھوڑ
گیا پھر بیان کیا اسی حدیث کو خیر تک **ف** ابو داؤد نے کہا یہ روایت صحیح ہی اور اس سے معلوم ہو گئی غلطی پہلی روایت کی
جسمین سعد بن الربیع کے بدلے ثابت بن قیس مذکور ہے **عن** الاسود بن یزید ان معاذ بن جبل ورث اختا
وابنۃ فجعل لکل واحدۃ منھما النصف وھو بالیمن ونبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ حی **ترجمہ**
اسود بن یزید سے روایت ہی کہ معاذ بن جبلؓ نے ترکہ تقسیم کیا بہن اور بیٹی مین اسطرح کہ آدھا مال بیٹی کو دلایا اور آدھا بہن کو
اسوقت معاذ یمن مین تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے **ف** کیونکہ بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہی **باب**
فی الجدۃ دادی اور نانی کی میراث کا بیان **عن** قبیصۃ بن ذویب انہ قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق
تسالہ میراثھا فقال مالک فی کتاب اللہ شیء وما علمت لک فی سنۃ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا
فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاھا
السدس فقال ابو بکر ھل معک غیرک فقام محمد بن مسلمۃ فقال مثل ما قال المغیرۃ بن شعبۃ فانفذہ
لھا ابو بکر ثم جاءت الجدۃ الاخری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تسالہ میراثھا فقال مالک
فی کتاب اللہ تعالی شیء وما کان القضاء الذی قضی بہ الا لغیرک وما انا بزائد فی الفرائض ولکن
ھو ذلک السدس فان اجتمعتما فیہ فھو بینکما وایتکما خلت بہ فھو لھا **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت
ہی کہ میت کی نانی ابو بکر صدیقؓ کے پاس میراث مانگنے کو آئی ابو بکر نے کہا اللہ کی کتاب مین تیرا حصہ کچھ نہین ہی نہ میری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی حدیث سنی ہی جا تو مین لوگون سے پوچھکر دریافت کرونگا ابو بکر
صدیقؓ نے لوگون سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین موجود تھا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہی ابو بکر نے کہا اور بھی کوئی تمھارے ساتھ ہی (جو اس معاملے کو جانتا ہو) تو محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے
و جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا ویسا ہی بیان کیا ابو بکر صدیق نے چھٹا حصہ اسکو دلا دیا پھر حضرت عمرؓ کے وقت مین
دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی کتاب مین تیرا کچھ حصہ کو نہین ہے اور پہلے جو حکم ہو چکا ہی (رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے زمانے مین) وہ نانی کے باب مین ہوا تھا اور مین اپنی طرف سے فرائض مین کچھ بڑھا
نہین سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونو سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونو مین اکیلی ہو (یعنی صرف
نانی ہو یا صرف دادی ہو) وہی چھٹا حصہ لے لیوے **عن** ابی بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل
للجدۃ السدس اذا لم یکن دونھا ام **ترجمہ** ابی بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نانی کے لیے چھٹا حصہ ٹھہرایا ہی اگر اسکو ماں حاجب نہ ہو **ف** یعنی اگر میت کی ماں جیتی ہو گی تو وہ حاجب ہو گی یعنی
نانی کو حصے سے محروم کریگی **باب** میراث الجد دادا کی میراث کا بیان **عن** عمران بن حصین ان رجلا

اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ فقال لک السدس فلما ادبر دعاہ فقال لک
السدس الآخر طعمۃ قال قتادۃ فلا یدرون مع ای شیء ورث الجد السدس ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک
شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میرا پوتا مر گیا ہی تو مجھے اوسکے میراث سے کیا پہونچتا ہی آپنے فرمایا
تیری لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ لوٹ کر چلا تو اوسکو پھر بلایا اور فرمایا ایک اور چھٹا حصہ تحفہ ہی تیری لیے قتادہ نے کہا صحابہ
کو معلوم نہین کب دادا کو چھٹا حصہ ملتا ہے (اور کب ثلث ملتا ہی آسمین علما کا بہت اختلاف ہے) عن الحسن ان عمر
قال ایکم یعلم ما ورث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجدۃ فقال معقل بن یسار انا ورثہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم السدس قال مع من قال لا ادری قال لا دریت فما تغنی اذا ترجمہ حسن سے روایت ہی حضرت عمر
نی کہا تم مین سے کون جانتا ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دادا کو ترکے مین سے کیا دلایا معقل بن یسار نے
کہا مین جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھٹا حصہ دلایا اونہون نے کہا کس وارث کے ساتھ معقل نے
کہا یہ معلوم نہین عمر نے کہا پھر تم کیا جانتے ہو کیا فائدہ باب فی میراث العصبۃ عصبات کی میراث کا
بیان جیسے بیٹا باپ بھائی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسم المال بین اهل الفرائض
علی کتاب اللہ فما ترکت الفرائض فلاولی ذکر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بانٹ مال کو درمیان مین ذوی الفروض کے (اون لوگون کے جنکے حصے مقرر ہین اللہ کی کتاب مین) موافق
کتاب اللہ پھر جو اونکے حصون سے بچ رہی وہ اس مرد کو ملے گا جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو باب فی
میراث ذوی الارحام ذوی الارحام کی میراث کا بیان جو نہ ذوی الفروض مین ہین نہ عصبہ عن المقدام قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک کلا فالی وربما قال الی اللہ والی رسولہ ومن ترک مالا فلورثتہ و
انا وارث من لا وارث لہ اعقل لہ وارثہ والخال وارث من لا وارث لہ یعقل عنہ ویرثہ ترجمہ مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرضہ یا عیال واطفال چھوڑ جاوے تو میری
طرف ہے یا اللہ اور رسول کیطرف ہے (یعنی مین اوسکا قرض ادا کرونگا اوسکی اولاد کی خبرگیری کرونگا) اور جو مال چھوڑ جاوے
وہ اوسکے وارثون کا ہے اور مین بھی وارث ہون اوسکا جسکا کوئی وارث نہین مین اوسکیطرف سے دیت دونگا اور مال اوسکا
ترکہ لونگا ایسا ہی ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی اور وارث نہین ہی وہ اوسکی دیت دیگا اور اوسکا وارث ہوگا
عن المقدام الکندی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فمن
ترک دینا او ضیعۃ فالی ومن ترک مالا فلورثتہ وانا مولی من لا مولی لہ ارث مالہ وافک عانہ
والخال مولی من لا مولی لہ یرث مالہ ویفک عانہ قال ابوداود ورواہ الزبیدی عن راشد عن
ابن عائذ عن المقدام ورواہ معویۃ بن صالح عن راشد قال سمعت المقدام سمعت ابا داود

يقول الضيفة معناه عيالي ترجمہ مقدام کندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین لائق تر ہون ساتھ ہر مسلمان کے یعنی مین قریب تر مسلمانون سے ہون اون کی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی اپنے ذمے پر کچھ قرض چھوڑ جاوے یا عیال چھوڑ جاوے تو اوس قرض کا ادا کرنا یا اون عیال کی پرورش کرنا میری طرف ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جاوے تو وہ اوسکے وارثون کے لیے ہے اور جسکا کوئی والی اور کارساز نہین اوسکا مین والی اور کارساز ہوتا ہون اور اوسکے مال کا وارث ہوتا ہون یعنے اوسکو بیت المال مین رکہتا ہون ورنہ انبیا کسی کے وارث نہین ہوتے اور نہ اونکا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور مین اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہون۔ یعنے جو اوسپر خون بہا دینا لازم تھا اوسکو ادا کرتا ہون اور جسکا کوئی کارساز نہین اوسکا ماموں اوسکا کارساز ہے اوسکے مال کا وارث ہوتا ہے اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہے یعنے جب ذوی الفروض اور عصبات مین سے کوئی نہو تو ماموں ہی وارث ہوگا عن صالح بن يحيى بن المقدام عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا وارث من لا وارث له افك عانيه وارث ماله والخال وارث من لا وارث له يفك عانيه ويرث ماله ترجمہ صالح بن یحیی بن مقدام نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جسکا کوئی وارث نہین اوسکا مین وارث ہون اوسکی طرف سے دیت دیتا ہون اور اوس کے مال کا وارث ہوتا ہون اور ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی وارث نہین وہ دیت ادا کریگا اور مال کا وارث ہوگا (اخرجہ ابن ماجہ) عن عائشة رضی اللہ عنہا ان مولى للنبي صلى الله عليه مات وترك شيئا ولم يدع ولدا ولا حميما فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعطوا ميراثه رجلا من اهل قريته قال ابو داود وحديث سفيان اتم وقال مسدد قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم ههنا احد من اهل ارضه قالوا نعم قال فاعطوه ميراثه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام آزاد کیا ہوا مر گیا کچھ مال چھوڑ گیا اور کوئی وارث نہ چھوڑا نہ اولاد نہ عزیز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکا ترکہ دیدو ایک شخص کو جو اوسکی بستی والون مین سے تہا (وہ ترکہ آپ کا حق تہا مگر آپنے تصدق کر دیا اوسکی ہموطن کو اسمین کوئی مصلحت ہوگی کیونکہ امام کو ایسا اختیار ہے) مسدد کی روایت مین ہے کہ آپنے پوچھا اس جگہہ پر کوئی شخص اوسکے ملک والون مین سے ہے لوگون نے کہا ہان ہے آپنے فرمایا وہ ترکہ اوسی کو دیدو ابو داود نے کہا سفیان کی روایت بہت پوری ہے ف جب کوئی مر جاوے اور اوسکا کوئی وارث نہو تو وہ ترکہ بیت المال مین رکہنا چاہیے سب مسلمانون کا حق اوس مین ہوگا عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال ان عندي ميراث رجل من الازد ولست اجد ازديا ادفعه اليه قال اذهب فالتمس ازديا حولا قال فاتاه بعد الحول فقال يا رسول الله لم اجد ازديا ادفعه اليه قال فاذهب فالتمس ازديا حولا قال فاتاه بعد الحول فقال يا رسول الله لم اجد ازديا ادفعه اليه قال فانطلق فانظر اول خزاعي تلقاه فادفعه اليه فلما ولى قال على الرجل فلما جاءه

قال انظروا اکبر خزاعه فادفعه الیه ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا میری پاس ترکہ ہی ایک شخص کا جو قبیلہ ازد مین سے تہا اب مجہکو کوی شخص ازد کا نہین ملتا کہ وہ ترکہ اوسے دیدون آپ نے فرمایا جا کسی شخص کو تلاش کر جو ازد مین سے ہو ایک سال تک راوی نے کہا پھر وہ ایکسال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجہکو تو کوی ازدی نہین ملتا کہ مین مال اوسکے حوالے کرون آپ نے فرمایا جا اور تلاش کر کسی خزاعی کو اگر مجاوے تو وہ مال اوسکو دیدے (کیونکہ خزاعہ بھی ایک شاخ ہی ازد کی) جب وہ شخص پیٹھ پہیر کر چلا تو آپ نے فرمایا پھر بلاؤ اوسکو جب وہ آیا آپنے فرمایا دیکھ جو شخص خزاعہ سے بہت نزدیک ہوگا جد اعلی ہی اس بطن کا وہ ازد سے قریب ہوگا بہ نسبت اوس شخص کے جو اوس سے زیادہ خزاعہ سے فاصلہ رکہتا ہوگا **عن** بریدة قال مات رجل من خزاعة فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمیراثه فقال التمسوا له وارثا او ذا رحم فلم یجد واله وارثا ولا ذا رحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوه الکبر من خزاعة قال یحیی قد سمعته مرة یقول فی ھذا الحدیث انظروا اکبر رجل من خزاعة ترجمہ بریدہ سے روایت ہی ایک شخص خزاعہ (نام ہی ایک قبیلہ کا) مین سی مرگیا اوسکی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپ نے فرمایا اوسکی وارث کو ڈہونڈو (یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا ذوی رحم کو) تو اوسکا کوی وارث نہ ملا اور نہ کوئی ذی رحم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزاعہ مین جو بڑا ہووے اوسکو میراث دو (بڑا ہووے یعنی خزاعہ سے زیادہ نزدیک ہو پشتون مین) یحیی نے کہا ایکبار مین نے شریک سی سنا یون کہتے تہے دیکھو جو شخص بڑا ہو خزاعہ مین سے اوسکو دیدو **عن** ابن عباس ان رجلا مات ولم یدع وارثا الا غلاما له کان اعتقه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل له احد قالوا لا الا غلاما کان اعتقه فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میراثه له ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام جسکو اوس نے آزاد کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کوئی اوسکا وارث ہی لوگون نے کہا کوئی نہین سوا ایک غلام کے جسکو اوس نے آزاد کیا تہا آپ نے فرمایا اوسی کو ترکہ دیدو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتق آزاد کیا ہوا بہی وارث ہوتا ہی آزاد کرنے والا کا جب اور کوئی وارث نہ ہو لیکن جمہور اسکی خلاف ہین **باب** میراث ابن الملاعنة جس عورت سی لعان ہوا ہو اوسکی بچی کی میراث کا بیان **عن** واثلة بن الاسقع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأة تحرز ثلاث مواریث عتیقها ولقیطها وولدها الذی لاعنت عنه ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین شخصون کی میراث کو پاسکتی ہی۔ آپنے آزاد کیے ہوئی کی۔ یعنی جس بردہ کو عورت آزاد کرے اور وہ بردہ مرجاوے تو میراث اوسکی عورت لیگی۔ اور پائے ہوئے کی۔ یعنی جس بچے کو راہ مین پایا۔ اور اپنے بچے کی جس سے لعان ہو

ہ زیادہ نزدیک ہو خزاعہ سے وہ اوسکا وارث ہو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذوی الفروض ...) [illegible]

یعنی جسکی نسبت سے خاوند منکر ہو گیا ہو تو عورت اوس کے وارث ہو گی **عن** مکحول قال جعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میراث ابن الملاعنة لامه ولورثتها من بعدها **ترجمہ** مکحول سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے لعان والی عورت کے بچے کی میراث اوسکی ماں کو دلائی پھر اوسکی ماں کے بعد ماں کے وارثوں کو دلائی (کیونکہ باپ کے
اور اوسکے وارثوں کیطرف سے کچھ علاقہ نہ رہا) **باب** هل یرث المسلم الکافر کیا مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی **عن** اسامة بن
زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہی اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی **عن** اسامة
بن زید قال قلت یا رسول اللہ این تنزل غدا فی حجته قال وهل ترك لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون
غدا بخیف بنی کنانة حیث تقاسمت قریش علی الکفر یعنی المحصب وذالك ان بنی کنانة حالفت
قریشا علی بنی هاشم ان لا یناکحوهم ولا یبایعوهم ولا یؤوهم قال الزهری والخیف الوادی **ترجمہ** اسامہ
بن زید سے روایت ہی میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہاں اوتریں گے یہ قصہ حج کا ہی آپنے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے
واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے (یعنی مکے میں اب کوئی گھر ہمارا ہی یا نہیں) پھر آپنے فرمایا ہم اوتریں گے بنی کنانہ کے خیف میں
جہاں کیواسطے قریش نے قسم کھائی تھی کفر پر یعنی محصب میں کیونکہ بنی کنانہ نے عہد لیا تہا قریش سے کہ بنی ہاشم سے
نکاح نہ کریں گے خرید اور فروخت نہ کریں گے اپنے یہاں جگہ نہ دیں گے **ف** یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی قصہ
اسکا مشہور ہے قریش اور بنی کنانہ نے ایک اقرار نامہ لکھا تہا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکے سے نکال دیں گے اور اون
سے کسیطرح کا ارتباط شادی بیاہ یا معاشے کا نہ رکھیں گے اوس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اهل ملتین شتی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مختلف دینوں والوں میں وراثت نہیں ہوتی (یعنی کافر اور مسلمان میں) **عن** عبد اللہ بن بریدة
ان اخوین اختصما الی یحیی بن یعمر یهودی ومسلم فورث المسلم منهما وقال حدثنی ابو الاسود ان رجلا
حدثه ان معاذا حدثه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاسلام یزید ولا ینقص
فورث المسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی دو بھائیوں نے جھگڑا کیا یحیی بن یعمر کے پاس اون میں سے ایک یہودی
تہا ایک مسلمان اونہوں نے مسلمان کو میراث دلائی اور کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو الاسود نے اونہوں نے ایک شخص سے سنا
اوس نے معاذ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اسلام بڑھتا ہی کم نہیں ہوتا پھر اونہوں نے ترکہ دلایا مسلمان کو
ف تو مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہی مگر کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا یہ مذہب جمہور علما کے خلاف ہے
دوسری روایت میں ہی ان معاذا اتی بمیراث یهودی وارثه مسلم یعنی معاذ ایک یہودی کا ترکہ جسکا وارث
مسلمان تہا لیکر آئے پھر وہی حدیث بیان کی **باب** فیمن اسلم علی میراث میراث کی تقسیم ہونے سے پہلے اگر وارث

مسلمان ہوجاوی عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل قسم قسم فی الجاهلیة فهو علی ما قسم وکل قسم
ادرکه الاسلام فهو علی قسم الاسلام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ترکہ بانٹ دیا
گیا جاہلیت میں تو وہ اسلام کے ماننے میں بھی اوسی حال پر رہیگا اور جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا اسلام کے ماننے تک تو وہ اسلام کے
قاعدوں کیموافق تقسیم کیا جاویگا **باب فی الولاء** ولاء (آزاد کیے ہوئے بردے کا ترکہ) کا بیان عن ابن عمر ان
عائشة رضی الله تعالی عنها ام المؤمنین ارادت ان تشتری جاریة تعتقها فقال اهلها نبیعکها
علی ان ولاءها لنا فذکرت عائشة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا یمنعک ذلک فان
الولاء لمن اعتق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رض نے ایک لونڈی کو خرید کے
آزاد کرنا چاہا لونڈی کے مالکوں نے کہا ہم بیچتے ہیں لونڈی کو اس شرط سے کہ ولاء اوس کی ہمکو ملے حضرت عائشہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپنے فرمایا تو خرید لے بیشک ولاء اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے (یعنی یہ شرط خریدی
کہ ولاء انکو ملیگی اور موقوف نہ کر یہ شرط خود لغو ہو جاویگی اور ولا تجھی کو پہونچیگی) عن عائشة قالت قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم الولاء لمن اعطی الثمن وولی النعمة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ولاء اوسکو ملیگی جو مول لیوے قیمت دیکے اور احسان کرے بردے پر یعنی اوسکو آزاد کرے عن عمرو بن شعیب عن
ابیه عن جده ان رئاب بن حذیفة تزوج امرأة فولدت له ثلاثة غلمة فماتت امهم فورثوها رباعها
وولاء موالیها وکان عمرو بن العاص عصبة بنیها فاخرجهم الی الشام فماتوا فقدم عمرو بن العاص
ومات مولی لها وترک مالا فخاصمه اخوتها الی عمر بن الخطاب فقال عمر قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ما احرز الولد او الوالد فهو لعصبته من کان قال فکتب له کتابا فیه شهادة عبد الرحمن
بن عوف وزید بن ثابت ورجل آخر فلما استخلف عبد الملك اختصموا الی هشام بن اسمعیل او الی
اسماعیل بن هشام فرفعهم الی عبد الملك فقال هذا من القضاء الذی ما کنت اراه قال فقضی
لنا بکتاب عمر بن الخطاب فنحن فیه الی الساعة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رباب
بن حذیفہ نے نکاح کیا ایک عورت سے اوس سے تین لڑکے پیدا ہوئے پھر ان لڑکوں کی ماں مر گئی وہ لڑکے اپنی ماں کے وارث
ہوئے اوسکے گھروں کے اور اوس کے آزاد کیے ہوئے بردوں کی ولاء کے اور عمرو بن العاص اون لڑکوں کے عصبہ تھے (یعنی وارث
تھے) بعد اوسکے عمرو بن العاص نے اون لڑکوں کو شام کی طرف نکال دیا وہ وہاں مر گئے اور عمرو بن عاص آئے اور اس عورت
کا ایک بردہ آزاد کیا ہوا مرا اور مال چھوڑ گیا تو جھگڑا کیا اس عورت کے بھائیوں نے اوسکی ولاء کے لیے حضرت عمر بن خطاب
پاس حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ولاء اولاد یا باپ حاصل کرے تو وہ اوسکی عصبوں کو ملیگی بعد
اولاد کے یا باپ کے مرجانے کے اور ان کے وارثوں کو نہ ملے گی پھر حضرت عمر نے اسباب میں ایک فیصلہ نامہ لکھدیا اور شہ

عبد الرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک اور شخص کی گواہی کر دی جب عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا تو پھر ان لوگون نے جھگڑا کیا ہشام بن اسمعیل یا اسمعیل بن ہشام پاس اوس نے عبد الملک پاس مقدمہ کو بھیجا عبد الملک نے کہا یہ فیصلہ تو ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے مین اسکو دیکھ رہا ہون راوی نے کہا پھر عبد الملک نے وہی فیصلہ عمر بن خطاب کا جو تہا اوسی کے موافق فیصلہ کیا اور وہ ولا اب تک ہمارے پاس ہی **باب** الرجل یسلم علی ید الرجل کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اوسکا وارث ہوگا **عن** تمیم الداری انہ قال یا رسول اللہ ﷺ وقال یزید ان تمیما قال یا رسول اللہ ما السنة فی الرجل یسلم علی ید الرجل من المسلمین قال هو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ **ترجمہ** تمیم داری سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ شرع کا کیا حکم ہی اوس شخص کے باب مین جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لایا تو آپنے فرمایا وہ شخص یعنی جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے لائق تر ہے ساتھ زندگی اوسکے کے اور مرنے اوسکے کے (اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہی وارث ہوگا) **باب** فی بیع الولاء ولا کا بیچنا درست نہین ہی **عن** ابن عمر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء وعن هبتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیع اور ہبہ سے (یعنے حق ولا کی بیع اور ہبہ سے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہی) **باب** فی المولود یستهل ثم یموت ایک بچہ زندہ پیدا ہوا اور رو کر مر جاوے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استهل المولود ورث **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا آواز کرے تو وارث کیا جاوے (یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس کے آثار زندگی معلوم ہون تو اوس کی میراث شرع مین ثابت ہے **باب** نسخ میراث العقد بمیراث الرحم ناتے کے میراث نے اقرار کی میراث کو موقوف کر دیا **عن** ابن عباس قال والذین عاقدت ایمانکم فاتوهم نصیبهم کان الرجل یحالف الرجل لیس بینهما نسب فیرث احدهما الاخر فنسخ ذلك الانفال فقال واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا اللہ تعالی نے جن لوگون سے تم نے قسمین کہا مین اون کو اونکا حصہ دیدو اگلے زمانے مین ایک دوسرے شخص سے قسم کہاتا جس سے قرابت نہ ہوتی پھر ایک دوسرے کا وارث ہوتا یہ حکم منسوخ ہوگیا سورہ انفال کی اس آیت سے واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ یعنی ناتے والے آپس مین ایک دوسرے کے مال کے حقدار ہین (اون لوگون سے جو ناتا نہین رکھتے) اللہ کی کتاب مین **عن** ابن عباس فی قولہ والذین عاقدت ایمانکم فاتوهم نصیبهم قال کان المهاجرون حین قدموا المدینة تورث الانصار دون ذوی رحمہ للاخوة التی اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینهم فلما نزلت هذه الایة ولکل جعلنا موالی مما ترك قال نسختها والذین عاقدت ایمانکم

فاتوھم نصیبھم من النصرۃ والنصیحۃ والرفادۃ ویوصی لہ وقد ذھب المیراث **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم یعنی جن لوگون سے تم نے قسمین کہائین اونکو اونکا حصہ دیدو اس آیت کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین (جب مکے سے) مدینے کو ہجرت کرکے آئے تو وہ وارث ہوتے تہے انصار کے (اور انصار اون کے وارث ہوتے تہے) اور عزیز و اقربا وارث نہوتے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کردیا تہا انصار اور مہاجرین مین (اسی کا نام عقد موافاۃ ہی) جب یہ آیت اوتری۔ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون۔ یعنی ہم نے ہر ایک کے وارث بنائے اوس مال کے جسکو چہوڑ جاوین مان باپ یا اور کنبہ والے تو منسوخ ہوگئی وہ آیت یعنی والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم اور جو حصہ اون لوگونکا بوجہ مدد کرنے اور نصیحت کرنے اور اعانت اور رفاقت کے مقرر تہا وہ باقی رہا اور وصیت اون کے لیے کرسکتا ہے (تہائی مال تک) لیکن میراث موقوف رہی (وہ گئے والون کیلیے ہے) **عن داود**

بن الحصین قال کنت اقرا علی ام سعد بنت الربیع وکانت یتیمۃ فی حجر ابی بکر فقرأت والذین عاقدت ایمانکم فقالت لا تقرا والذین عاقدت ایمانکم انما نزلت فی ابی بکر وابنہ عبد الرحمن حین ابی الاسلام فحلف ابو بکر ان لا یورثہ فلما اسلم امر اللہ تعالی نبیہ علیہ السلام ان یؤتیہ نصیبہ زاد عبد العزیز فما اسلم حتی حمل علی الاسلام بالسیف **ترجمہ**

داؤد بن الحصین سے روایت ہے مین کلام اللہ پڑہتا تہا ام سعد بنت ربیع سے اور وہ یتیم تہین پرورش پائی تہی انہون نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود مین تو مین نے اس آیت کو پڑہا والذین عاقدت ایمانکم انہون نے کہا مت پڑہ اس آیت کو (کیونکہ یہ منسوخ ہوگئی ہے یا خاص تہی ایک شخص سے نہ پڑہنے سے مراد یہ ہے کہ اوسپر عمل نہ کر) یہ آیت ابو بکر اور اون کے بیٹے عبد الرحمن کے باب مین اوتری جب عبد الرحمن نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو ابو بکر نے قسم کہائی کہ مین اونکو اپنا وارث نہ کرونگا پہر وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونکا حصہ دینے کا عبد العزیز کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عبد الرحمن مسلمان نہین ہوئے مگر تلوار کے زور سے (یعنی جب اسلام کو غلبہ ہوا) **عن** ابن عباس والذین آمنوا وھاجروا والذین آمنوا ولم یھاجروا

فکان الاعرابی لا یرث المھاجر ولا یرثہ المھاجر فنسختھا فقال واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے پہلے اللہ نے یون فرمایا تہا جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہین اور جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہ کی تو تم اون کے وارث نہ ہوگے جبتک وہ ہجرت نہ کرین پس جو مسلمان کسی اور ملک مین ہوتا گانون کے وہ مہاجر کا وارث نہ ہوتا نہ مہاجر اوسکا وارث ہوتا۔ بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا اس آیت سے واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ **باب فی الحلف**

کسی بابت کا قول قرار کرنا اوسپر قسمین کھانا **عن** جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده الاسلام الا شدة **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد وپیمان نیک کام مین تہا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی **ف** کفار عرب کا دستور تہا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہم قسم ہوتا تو ایک دوسری کا حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا کچھ اعتبار نہین ہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تایید کرنا سو اسلام مین اوس کی زیادہ تر تاکید ہے **عن** عاصم الاحول قال سمعت انس بن مالک یقول حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار فی دارنا فقیل له الیس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلف فی الاسلام فقال حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار فی دارنا مرتین او ثلاثا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد مواخاة کرایا (بہائی چارہ) مہاجرین اور انصار مین ہماری گہر مین کسی نے انس سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ اسلام مین حلف (یعنی عہد وپیمان) نہین ہی۔ انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محالفہ (عہد مواخاة اور بہائی چارہ کرنا قسمین کہا کر کہ ایک دوسرے سے بہائیون کے طور پر رہین گے) کیا درمیان مین مہاجرین اور انصار کے ہماری گہر مین دو بار یا تین بار بہی کہا (اور وہ جو آپ نے فرمایا اسلام مین حلف نہین ہی اوس سے مراد کیہ ہی وہ اقرار نہین ہی جو شر اور فساد کے لیے ہون) **باب** فی المرأة ترث من دیة زوجها عورت اپنی خاوند کی دیت مین سے حصہ پاوی گی **عن** سعید قال کان عمر بن الخطاب یقول الدیة للعاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها شیئا حتی قال له الضحاک بن سفیان کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اورث امرأة اشیم الضبابی من دیة زوجها فرجع عمر قال احمد بن صالح **ترجمہ** سعید سے روایت ہی پہلے حضرت عمر کہا کرتے تہے دیت کنبہ والون کے لیے ہی اور عورت اپنی خاوند کی دیت مین سی کچھ حصہ نہ پاوی گی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ بہیجا تھا کہ مین وارث کردن اشیم ضبابی کی عورت کو اوسکی خاوند کی دیت مین سے (یعنی حصہ دلاؤن اوسکو اوس مین سے) جب یہہ عمر نے سنا تو اپنی قول سی پھر گئے (کیونکہ حدیث پہونچ گئی جب حدیث یا آیت ملجاوے تو پھر رائے اور قیاس کا دخل دینا لغو ہی جب خلفای راشدین جنکا اتباع رسول اللہ صلعم کے حکم سی ضروری ہی اونکا یہ حال ہو کہ اپنی رائے اور قیاس کو حدیث پہونچتی ہی چھوڑدین تو اور فقہا اور مجتہدین کی رائے کس شمار مین ہے) + الحمد للہ کہ تمام ہوا پارہ اٹہارہوان سنن ابی داؤد کی جسکے بعد پارون مین سے اب شروع ہوتا ہی پارہ انیسوان اوسی کی فضل اور انعام پر اعتماد اور بہروسا کر کے وہی ہی ذکر نیوالا ہی اور وہی توفیق دینے والا یا اللہ جلد تمام کر دے اس کتاب کو اپنی فضل وکرم سے اور قبول کر اسکو دنیا اور آخرت مین محفوظ

تم الجزء الثامن عشر ویتلوه الجزء التاسع عشر ان شاء اللہ

فہرست پارہ ہژدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء التاسع عشر

پارہ اونیسوان

باب الخراج والامارة محاصل اور سرداری کا بیان عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته فالامیر الذی علی الناس راع علیهم وهو مسئول عنهم والرجل راع علی اهل بیته وهو مسئول عنهم والمرأة راعیة علی بیت بعلها وولده وهی مسئولة عنهم والعبد راع علی مال سیده وهو مسئول عنه فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته ترجمه عبد الله بن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے خبردار ہو تم مین سے ہر ایک نگہبان ہی اپنی رعیت کا اور پوچھا جاویگا (قیامت کے دن) اپنی رعیت سے (یعنی تو نے کسطرح اور کیونکر اپنی رعیت کی نگہبانی کی موافق شرع کے یا مخالف شرع کے) پس امیر جو حاکم ہو لوگون کا تو وہ اونکا نگہبان ہے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سے اور آدمی نگہبان ہی اپنے گھر والون کا پوچھا جاویگا اون سے دن قیامت کے اور عورت نگہبان ہی اپنے خاوند کے گھر کی (اوسکے مال اور آبرو کی محافظت کی) اور اپنے خاوند کی اولاد کی پوچھی جاوے گی اون سے اور غلام نگہبان ہے اپنے مالک کے مال کا اور وہ پوچھا جاویگا اوس سے تو ہر ایک تم مین سے راعی (یعنی نگہبان) ہے اور ہر ایک تم مین سے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سے

باب ماجاء فی طلب الامارة حکومت کو طلب کرنا منع ہے عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم یا عبد الرحمن بن سمرة لا تسئل الامارة فانك ان اعطیتها عن مسئلة وکلت فیها الی نفسك وان اعطیتها من غیر مسئلة اعنت علیها ترجمه عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی فرمایا مجھکو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اے عبد الرحمن بن سمرہ مت مانگ حکومت کو کیونکہ اگر تجھے مانگنے سے حکومت ملیگی تو تو سونپ دیا جاویگا اپنے نفس کی طرف (یعنی الله تعالے تیری مدد نہ کریگا اوسکے سرانجام پر) اور جو تجھے بن مانگے حکومت ملے گی تو تو مدد کیا جاویگا اوس پر عن ابی موسی قال انطلقت مع رجلین الی النبی صلی الله علیه وسلم فتشهد احدهما ثم قال جئنا لتستعین بنا علی عملك فقال الآخر مثل قول صاحبه فقال ان اخونکم عندنا من طلبه قال فاعتذر ابو موسی الی النبی صلی الله علیه وسلم وقال لم اعلم لما جاء اله فلم یستعن بهما علی شیء حتی مات ترجمه ابو موسی سے روایت ہی مین دو آدمیون کو ساتھ لیکر رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس گیا اون مین سے ایک نے خطبہ پڑھا (یعنی تشہد پڑھا) پھر کہنے لگا ہم اسواسطے آپ پاس آئے کہ آپ ہم سے مدد لیجیے حکومت پر (یعنی ہم کو کوئی کام دیجیے عامل بنایئے) پھر دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا تم سب مین زیادہ چوٹا ہمارے نزدیک وہی ہی جو حکومت کو طلب سے پھر

ابوموسے نے عذر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھکو معلوم نہین تہا کہ یہ دونو آدمی اس کام کو آئے ہین اور نہ مین ان کو
اپنے ساتھ لایا) بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو کسی کام مین مدد نہ لی یہانتک کہ آپ کی وفات ہوئی **ف**
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب کوئی کسی کام کو طلب کرتا اور اوس کی خواہش کرتا تو وہ کام اوسکو نہ دیتے **باب**
فی الضریر یولی اندہے کو حاکم کرنا درست ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم
علی المدینۃ مرتین **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ (جب جہاد کو جانے لگے) عبد اللہ
بن ام مکتوم کو اپنا خلیفہ کیا مدینے مین **باب** فی اتخاذ الوزیر (وزیر مقرر کرنے کا بیان) **عن** عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر
اعانہ واذا اراد اللہ بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ **ترجمہ** حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ جل جلالہ کسی حاکم کی بہلائی چاہتا
ہے تو اوسکو سچا وزیر عنایت فرماتا ہے اگر حاکم بہول جاتا ہے تو وہ یاد دلا دیتا ہے اور جو یاد رکھتا ہے تو وزیر اوسکی مدد
کرتا ہے اور جب اللہ کسی حاکم کو بگاڑنا چاہتا ہے تو اوسکو برا وزیر دیتا ہے اگر حاکم کچھ بہول جاتا ہے تو وہ یاد نہین
دلاتا اگر یاد رکھتا ہے تو وزیر اوسکی مدد نہین کرتا **ف** یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے امراء اسلام کے لیے تواریخ کی
کتابون کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اکثر بادشاہون کی حکومت اسی وجہ سے تباہ ہوئی کہ اون کے وزیر اور مشیر نالائق اور
برے ہوئے جن بادشاہون کے وزیر اور مشیر عمدہ اور عقیل ہوئے مین اونکی حکومت کو روز بروز ترقی ہوتی ہے پس بادشاہ
کو چاہیے کہ اپنے جلسہ وزرا مین عمدہ عمدہ متدین اور ہوشیار لوگ بھرتی کرے جو ملک کے عادات اور رسوم سے اور قدیم سلطنتون
کی حالات اور تدبیر و انتظام اور سیاست مدن سے بخوبی واقف ہون اور ہر وقت بادشاہ کو صلاح نیک دین اور بری بات سے
باز رکھین **باب** فی العرافۃ عرافت کا بیان **ف** حاکم کیطرف سے رعایا کے ہر قبیلہ اور قوم مین ایک ایک
چودہری رہتا ہے جو ضرورت کیوقت اپنی قوم کے ہر ایک شخص کا رویہ اور چلن حاکم سے بیان کرتا ہے اور بری بہلے کی
خبر حاکم کو دیتا ہے اوسکو عریف کہتے ہین **عن** المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا **ترجمہ** مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مارا اون کے مونڈہون پر اور فرمایا ای قدیم **ف**
مقدام کی تصغیر قدیم ہے بواسطے شفقت کے ہے **ت** تو نے نجات پائی اگر تو مرگیا اور نہ امیر ہوا نہ منشی ہوا نہ عریف ہوا
ف اس لیے کہ ہر ایک سرکاری کام مین مواخذے اور تقصیر خدمت کا خوف ہے اسی واسطے سلف نے زراعت
اور تجارت اور کسب کو نوکری سے بہتر جانا ہے **عن** غالب القطان عن رجل عن ابیہ عن جدہ انہم کانوا
منہل من المناہل فلما بلغہم الاسلام جعل صاحب الماء لقومہ مائۃ من الابل علی ان یسلموا فاسلموا

وقسم الابل بينهم وبدأ له ان يرتجعها منهم فارسل ابنه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له ايت النبي صلى الله عليه وسلم فقل له ان ابي يقرئك السلام وانه جعل لقومه مائة من الابل على ان يسلموا فاسلموا وقسم الابل بينهم وبدا له ان يرتجعها منهم افهو احق بها ام هم فان قال لك نعم او لا فقل له ان ابي شيخ كبير وهو عريف الماء وانه يسئلك ان تجعل لي العرافة بعده فاتاه فقال ان ابي يقرئك السلام فقال وعليك وعلى ابيك السلام فقال ان ابي جعل لقومه مائة من الابل على أن يسلموا فاسلموا وحسن اسلامهم ثم بدا له ان يرتجعها منهم افهو احق بها ام هم فقال ان بدا له ان يسلمها لهم فليسلمها وان بدا له ان يرتجعها فهو احق بها منهم فان اسلموا فلهم اسلامهم وان لم يسلموا قوتلوا على الاسلام وقال ان ابي شيخ كبير وهو عريف الماء وانه يسئلك ان تجعل لي العرافة بعده فقال ان العرافة حق ولا بد للناس من العرفاء ولكن العرفاء في النار

ترجمہ غالب قطان سے روایت ہے اوس نے سنا ایک شخص سے اوس نے اپنے باپ سے وس نے اوس کے دادا سے کہ کچھ لوگ عرب کے ایک چشمے پر رہتے تھے جب دین اسلام کی خبر پہونچی تو چشمے والے نے اپنی قوم والون کو سو اونٹ دینے کہے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین تو وے مسلمان ہو گئے اوس نے اونٹونکو اون مین تقسیم کر دیا بعد اوس کے اوس نے اپنے اونٹونکو پہیرنا چاہا تو اپنے بیٹے کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اوس سے کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا اور کہہ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا ہے اوس نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تہے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین وہ مسلمان ہو گئے اور میری باپ نے اونٹون کو اون مین تقسیم کر دیا۔ اب وہ چاہتا ہی کہ اون سے اپنے اونٹ پہیر لیوے کیا پہیر سکتا ہے یا نہین آپ ہان فرماوین گے یا نہین پہر توکہ میرا باپ بوڑہا ضعیف ہی اور اس چشمے کا وہ عریف ہی وہ چاہتا ہی کہ اپنی بعد آپ مجہکو وہان کا عریف کیجیے خیر بیٹا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے آپکو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا وعلیک وعلی ابیک السلام تجہپر اور تیری باپ پر سلام ہو پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ میری باپ نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تہے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین سو وہ مسلمان ہو گئے اچھی طرح اب میرا باپ چاہتا ہی کہ اون اونٹون کو اون سے پہیر لیوے کیا میرا باپ اون اونٹون کا حقدار ہے یا وے لوگ حقدار ہین آپ نے فرمایا اگر تیرا باپ چاہی کہ اون اونٹونکو اون لوگون کو دیدیوے تو دیوے اور اگر چاہے کہ پہیر لیوے تو وہ اونکا حقدار ہے (پہیر لے سکتا ہی) اور وہ جو مسلمان ہوئے تو اپنے اسلام کا فائدہ آپ اٹہاوینگی اگر مسلمان نہ ہون گے قتل کیے جاوینگے دین اسلام پر پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ضعیف ہے وہ اس چشمے کا (وہان کی آبادی کا) عریف ہی وہ چاہتا ہی کہ آپ اوسکی بعد عرافت کا عہدہ مجہکو دیجیے آپ نے فرمایا عرافت تو ضرور ہی **ف** یعنی ایک ایسی خدمت ہی جسکی بغیر چارہ نہین امام کو ساری قوم کا حال اوس سے معلوم ہوتا ہی جب مجاہدین کو ضرورت

ہوتی ہی تو انتخاب مجاہدین کا وہی کرتا ہی عطایا آدمی کو ملتی ہین تقسیم کے لیے بڑی بھلے کا وہی جوابدار ہوتا ہی **ت** اور لوگ اوسکو بغیر اوسکے چارہ نہین مگر عریف جہنم مین جاوینگے **ف** یعنی قریب ہی کہ جہنم مین جاوین کیونکہ خوف ہی کہ انصاف سے اس کام کو انجام نہ دین لوگون کی حق تلفی کرین حاکم سے بے سبب کسی کی بدگوئی کرین **باب** فی اتخاذ الکاتب منشی رکھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال السجل کاتب کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی سجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب (منشی یا محرر) کا نام تھا **باب** فی السعایۃ علی الصدقۃ زکوۃ وصول کرنیکا ثواب **ف** زکوۃ وصول کرنے کے لیے جابجا امام کیطرف سے لوگ مقرر ہوتے ہین انکو عامل کہتے ہین **عن** رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تھے جو شخص عامل ہو زکوۃ کا خدا کیواسطے تو وہ مثل غازی فی سبیل اللہ کے ہی (یعنی اوسکا ثواب مثل اوسکے ہی جو اللہ کی راہ مین جہاد کرتا ہی) جبتک لوٹ کر اپنے گھر آوے **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ صاحب مکس **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین نہ جاویگا جو مکس کریگا **ف** مکس کہتے ہین زیادہ لینے کو قدر واجب سے بعض عامل یہ کرتے ہین کہ زکوۃ لیکر کچھ زیادہ لیتے ہین مالکین اموال سے ظلم کرکے یہ بڑا گناہ ہی آپنے فرمایا جو ایسا کریگا وہ جنت مین نہ جاویگا **عن** ابن اسحاق قال الذی یعشر الناس قال صاحب المکس **ترجمہ** ابن اسحاق سے روایت ہی صاحب مکس وہ شخص ہی جو لوگون سے عشر (دہ یکی) لیتا ہے **عن** ابن عمر قال قال عمر انی لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف وان استخلف فان ابابکر قد استخلف قال فواللہ ما ھو الا ان ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر فعلمت انہ لا یعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی (جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو لوگون نے اون سے کہا کسی کو خلیفہ کرنے کیواسطے) عمر نے کہا اگر مین کسیکو خلیفہ نکرون (تو بھی ہو سکتا ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا اور اگر مین کسیکو خلیفہ کرون (تو بھی ہو سکتا ہے) کیونکہ ابوبکر صدیق نے خلیفہ مقرر کیا عبد اللہ بن عمر نے کہا تو قسم خدا کی عمر نے نہین ذکر کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا مین نے جانا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو کرنیوالے نہین ہین اور وہ کسیکو خلیفہ مقرر نہ کرینگے **ف** ایسا ہی ہوا حضرت عمر نے کسی خاص شخص کو خلیفہ نہین مقرر کیا بلکہ چھہ آدمیون کو جو کبار صحابہ میں سے تھے کہا ان مین جس پر مسلمان اتفاق کرین وہ خلیفہ ہو جاوے وہ چھہ آدمی یہ تھے۔ طلحہ۔ اور زبیر اور عثمان۔ اور علی عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم **باب** ما جاء فی البیعۃ بیعت کا بیان **عن** ابن عمر قال کنا نبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ ویلقننا فیما استطعتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ہم بیعت کرتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سننے اور اطاعت کرنے پر یعنی جو حکم آپ فرماوینگے [illegible] اور بجالاوینگے) اور آپ ہم کو یہ تعلیم
یہ بھی کہو جہانتک کہ ہم کو طاقت ہے **ف** یہ آپکا رحم تہا اور کرم کہ استطاعت کی قید لگانے کو فرماتے تاکہ آیندہ بیعت ٹوٹنے
کا خوف نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعتین ثابت ہین وہ یہی ہین۔ ایک تو بیعت سمع اور طاعت پر دوسری
بیعت امام سے مناقشہ نہ کرنے پر بشرطیکہ وہ مستحق ہو امامت کے تیسری بیعت سچ بولنے پر چوتھی بیعت انصاف کی بات کہنے پر
پانچوین بیعت اپنے سے کسی کو زیادہ حصہ یا درجہ دینے پر مناقشہ نہ کرینگے چھٹی بیعت خلوص پر ہر مسلمان کے ساتھہ ساتوین
بیعت نہ بھاگنے پر آٹھوین بیعت لڑکر مرجانے پر نوین بیعت جہاد پر دسوین بیعت ہجرت پر گیارہوین بیعت ترک معاصی
جو آپنے عورتون سے لی تہی کہ ہم خاوندون کی ناشکری نہ کرینگے اللہ کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرینگے۔ مطلق بیعت کی
اصل تو کلام اللہ سے بھی ثابت ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیهم اور اقسام بیعت کے احادیث مین
مذکور ہین جو اوپر مذکور ہوئے پر اس قسم کی بیعت جو اس زمانے مین درویشون مین مروج ہے کہ خاص ایک سلسلہ مین داخل
ہوتے ہین اور پھر اپنے پیر کے سوا دوسرے سے بیعت نہین کر سکتے اسکی اصل بصراحت کتاب و سنت سے ثابت نہین ہے البتہ اسقدر
بیعت ہر مرد صالح پر انسان کرسکتا ہے کہ فرائض اور واجبات کو ادا کرینگے اور معاصی اور مناہی شرعیہ سے بچینگے۔ مگر
اسمین یہ ضرور نہین ہے کہ جب ایک شخص سے یہ بیعت کرلی ہو تو دوسرے سے نہ کرے بلکہ ہر ایک صالح اور متقی شخص کے ہاتھہ پر
بیعت کرسکتا ہے اگرچہ پہلے کسی اور سے بیعت کرچکا ہو اور وہ موجود ہو۔ فقہائے حنفیہ نے لکہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا مرید
ہو اور پھر اپنے پیر کے سوا کسی اور سے بیعت کرلے تو کچھ قباحت نہین ہے نہ یہ موجب گناہ کا ہے (تنقیح الحامدیہ) **عن**
عروة ان عائشة رض اخبرته عن بیعة رسول الله صلی الله علیه وسلم النساء قالت ما مس النبی صلی الله علیه
وسلم بیده امراة قط الا ان یاخذ علیها فاذا اخذ علیها فاعطته قال اذهبی فقد بایعتك **ترجمہ**
عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتون سے کسطرح بیعت کرتے تہے انہون
نے کہا آپنے اپنے ہاتھہ سے کبھی کسی اجنبی عورت کو نہین چھوا۔ البتہ عورت سے عہد لیتے جب وہ عہد دیتی تو آپ فرماتے جا
مین تجھسے بیعت کرچکا۔ عبد الله بن هشام قال وکان قد ادرك النبی وذهبت به امه زینب بنت حمید الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله بایعه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو صغیر
فمسح راسه **ترجمہ** عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے اون کو اونکی مان زینب بنت حمید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لیگئین اور بولین یا رسول اللہ اس سے بیعت کیجیے آپنے فرمایا یہ کم سن ہے پھر آپنے اون کے سر پر ہاتھہ پھیرا **باب**
فی ارزاق العمال عاملون کی تنخواہ کا بیان **عن** بریدة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من
استعملناه علی عمل فرزقناه رزقا فما اخذ بعد ذلك فهو غلول **ترجمہ** بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو ہم عامل کرین کسی کام پر اور اوسکا کچھہ حصہ مقرر کرین پھر وہ اوسمین سے سوا اوس کے

کچھ لیوے تو وہی چوری ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون
مرضی کوئی چیز لینا درست نہیں **عن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقة فلما فرغت امرلی بعمالة
فقلت انما عملت لله قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعملنی
ترجمہ ابن الساعدی سے روایت ہے مجھے حضرت عمرؓ نے عامل کیا صدقے پر (یعنی وصول کرنے پر مقرر کیا) جب میں اوس
کام سے فارغ ہوا تو اونہوں نے میرے واسطے اجرت دینے کا حکم کیا میں نے کہا میں نے تو خدا کے واسطے یہ کام کیا ہے حضرت
عمر نے کہا جو تجھکو دیا جاتا ہے لے لے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کام کیا تھا (زکوۃ کی تحصیلداری کے
کام) آپ نے مجھے اوسکی اجرت دی **عن** المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من
کان لنا عاملا فلیکتسب زوجة فان لم یکن له خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن له مسکن فلیکتسب
مسکنا قال قال ابو بکر اخبرت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتخذ غیر ذلك فهو غال او
سارق **ترجمہ** مستورد بن شداد سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ہمارا
عامل ہو تو وہ ایک بی بی رکھ لیوے (یعنی بی بی کا خرچ بیت المال میں سے دے سکتا ہے) اگر اوسکے پاس کوئی خدمتگار
نہ ہو تو ایک خدمتگار رکھ لیوے اگر رہنے کے لیے گھر نہ ہو تو ایک مکان رہنے کے لیے لے لیوے مستورد نے کہا ابو بکرؓ
نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پھر جو شخص ان چیزوں کے سوا اور اوس میں سے لیوے تو وہ خائن
اور چور ہے (کہ مسلمانوں کا روپیہ اپنی خواہشات میں صرف کرتا ہے) **باب** فی هدایا العمال عاملوں کو ہدیہ لینا نا درست ہے

عن ابی حمید الساعدی ان النبی صلی الله علیه وسلم استعمل رجلا من الازد یقال له ابن اللتبیة قال
ابن السرح ابن الاتبیة علی الصدقة فجاء فقال هذا لکم وهذا اهدی لی فقام النبی صلی الله علیه
وسلم علی المنبر فحمد الله واثنی علیه وقال ما بال العامل نبعثه فیجیء فیقول هذا لکم وهذا اهدی
لی الا جلس فی بیت امه او ابیه فینظر ایهدی له ام لا لا یاتی احد منکم بشیء من ذلك الا جاء به
یوم القیامة ان کان بعیرا فله رغاء او بقرة فلها خوار او شاة تیعر ثم رفع یدیه حتی رأینا عفرة
ابطیه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے زکوۃ لینے والے پر ایک شخص کو ازد میں سے عامل کیا اسکو ابن اللتبیہ کہتے تھے اور ابن السرح نے کہا کہ اسکو ابن الاتبیہ
کہتے تھے پھر جب وہ آیا یعنی مدینے میں تو لگا کہنے مسلمانوں سے کہ یہ مال تو تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے تحفہ بھیجا گیا ہے یعنی
زکوۃ کے مال میں سے اپنے لیے تحفہ جدا کر لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ عامل
کو کیا لائق نہیں ہے جو ہم اوسے بھیجیں اور وہ مال زکوۃ لاوے اور کہے کہ یہ مال تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ دیا گیا ہے جو
وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا تو وہ دیکھتا کہ کیا تحفہ ملتا ہے یا نہیں جو کوئی تم میں سے کوئی چیز لیگا رکھکر اسکو قیامت کے

دن لے آویگا اگر اونٹ ہوگا تو وہ پکارتا ہوگا یا بیل ہوگا تو وہ بہی پکارتا ہوگا یا بکری ہوگی تو آواز کرتی ہوگی پہر حضرت
نے اپنے دونوں ہاتہہ اسقدر اوٹہائے کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکہی یعنے بہت اونچے اوٹہائے پہر فرمایا الٰہی یعنے جو
تو نے فرمایا تہا تحقیق مینے اوسکو پہونچا دیا الٰہی تحقیق مینے پہونچا دیا **ف** اپنی مان باپ کے گہر بیٹہا رہتا یعنے اگر اس کام
پر مقرر نہ ہوتا تو وہ ہدیہ اوسکو کبہی نہ ملتا پہر ایسا ہدیہ لینا جو کام کے ڈر سے لوگ بہیجین رشوت مین داخل ہے البتہ جو ہدیہ
کام سے پہلے بہی آیا کرتا ہو اوسکا لینا درست ہے **باب** فی غلول الصدقة زکوٰۃ مین سے چورانے کا بیان

عن ابی مسعود الانصاری قال بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم ساعیا ثم قال انطلق ابا مسعود ولا
الفینك یوم القیامة تجیٔ علی ظهرك بعیر من ابل الصدقة له رغاء قد غللته قال اذا لا انطلق قال
اذا لا اکرهك **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجہے عامل مقرر کیا اور فرمایا جا اے ابو مسعود مگر ایسا نہ ہو کہ قیامت مین مین تجہے دیکہوں تو آتا ہو پیٹہ پر زکوٰۃ
کا ایک اونٹ لادے ہوئے (جو دنیا مین چورایا ہو) وہ آواز کر رہا ہو ابو مسعود نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو مین اس کام پر نہین
جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بہی تجہپر جبر نہین کرتا کہ خواہ نخواہ تو جاوے بلکہ اگر تجہکو اپنے نفس پر
اطمینان ہے تو جا ورنہ نہ جانا بہتر ہے تیرے لیے) **باب** فیما یلزم الامام من حق الرعیة امام پر رعیت کے کیا حقوق
ہین **عن** ابی مریم الازدی قال دخلت علی معٰویة فقال ما انعمنا بك ابا فلان وهی کلمة تقولها
العرب فقلت حدیثا سمعته اخبرك به سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ولاه الله
عز وجل شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب الله عنه دون حاجته
وخلته وفقره قال فجعل رجلا علی حوائج الناس **ترجمہ** ابی مریم ازدی سے روایت ہے مین معاویہ بن ابی سفیان
پاس گیا انہون نے کہا کیا خوب ہوا تیرا آنا ہمارے پاس اے فلانے مین نے کہا مین نے ایک حدیث سنی ہے تم سے بیان
کرتا ہون سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جس شخص کو اللہ جل جلالہ کوئی کام مسلمانون کا
عنایت کرے (یعنی کوئی خدمت پر مامور ہو) پہر وہ لوگون کی حاجت پوری نہ کرے جب وے محتاج ہون یا فقیر تو اللہ
جل جلالہ بہی اوسکے حاجت اور ضرورت اور کام کو پورا نہ کریگا۔ یہ سنکر معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کیا لوگون کے
کامون پر (یعنی جو شخص رعایا کی فریاد نہ سنے گا اون کے مقصد پوری نہ کریگا تو اللہ جل جلالہ بہی اوسکی طرف سے
اعراض کریگا اور اوسکے مقاصد اور حاجات کو پورا نہ کریگا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما اوتیکم من شیٔ وما امنعکموه ان انا الا خازن اضع حیث امرت **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کوئی چیز تم کو اپنی طرف سے نہ دیتا ہون نہ روکتا ہون مین تو اللہ جل جلالہ کا
خزانچی ہون جہان حکم ہوتا ہے وہان صرف کرتا ہون (یعنی مجہکو مثل اور بادشاہون کی نہ سمجہو جو اپنی خواہش کے

موافق کسیکو تہوڑیمین کسی کو نہین دیتے) عن مالک بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفیٔ
فقال ما انا باحق بھذا الفیٔ منکم وما احد منا باحق بہ من احد الا انا علی منازلنا من کتاب
اللہ عزوجل وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالرجل وقدمہ والرجل وبلاؤہ والرجل وعیالہ
والرجل وحاجتہ ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہی عمر بن خطاب نے ایک دن فیٔ کا ذکر کیا اور کہا
مین تم سی زیادہ اس فیٔ کے لائق نہین ہون اور نہ کوئی ہم مین سے لائق تر اس فیٔ کے ہے لیکن اللہ عزوجل کی کتاب
مین ہم اپنی اپنی مراتب پر ہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تقسیم سے تو جو شخص یا قدیم الاسلام یا شجاع یا عیالدار یا حاجتمند
ہو تو اوسکی لیاقت کیموافق تقسیم کرتے ہین اوسکو (یعنی استحقاق مال کے یہ اسباب ہین۔ قدمت اسلام۔ شجاعت عیالداری
محتاجی وغیرہ) باب فی قسم الفیٔ۔ مال غنیمت کو جو بغیر جنگ کے ملے تقسیم کرنیکا بیان عن زید بن اسلم ان
عبد اللہ بن عمر دخل علی معویۃ فقال حاجتک یا ابا عبد الرحمن فقال عطاء المحررین فانی رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ماجاءہ شیٔ بدأ بالمحررین ترجمہ زید بن اسلم سی روایت ہی عبد اللہ بن عمر معاویہ
کے پاس گئے تو معاویہ نے کہا ای ابا عبد الرحمن کیا حاجت ہی تو اونہون نے کہا آزاد کیے ہوئے غلامونکا حصہ دو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا تہا جب آپ کے پاس فیٔ (یعنی غنیمت بلا خونریزی) آتی تو آپ اوسمین سے اول آزاد غلامونکا حصہ دینا شروع کرتے
ف اسواسطے کہ آزاد غلامونکا نام حاکم کے دفتر مین نہین ہوتا تو وہ بیچارے خالی رہ جاتے ہین عن عائشۃ رضی اللہ
عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بظبیۃ فیہا خرز فقسمہا للحرۃ والامۃ قالت عائشۃ کان ابی رضی
اللہ عنہ یقسم للحر والعبد ترجمہ حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تہیلا آیا جس
مین نگینے تہے سو آپنے اوسکو بانٹا لونڈیون کو اور بی بیون کو اور حضرت عائشہ نے کہا کہ میری باپ تقسیم کرتے تہے غلام
اور آزاد کو (یعنی معلوم ہوا کہ نگینہ کی تقسیم عورتون کے لیے مخصوص نہین) عن عوف بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا اتاہ الفیٔ قسمہ فی یومہ فاعطی الاہل حظین واعطی العزب حظا زاد ابن المصفی فدعینا
وکنت ادعی قبل عمار فدعیت فاعطانی حظین وکان لی اہل ثم دعی بعدی عمار بن یاسر فاعطی حظا
واحدا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب فیٔ کا مال آتا تو اوسکو اوسی دن بانٹ
دیتے اور بی بی دار کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ دیتے ابن المصفی نے زیادہ کیا۔ یہہ کہ بلائے گئے ہم اور مین عمار کے پہلے
بلایا جاتا تہا تو مجھے بلا کر دو حصے دیے کیونکہ میرے گھر کے لوگ بھی تہے پھر میرے بعد عمار بلائے گئے اونکو ایک حصہ ملا ف
یعنی مجرد آدمیون کو ایک ایک حصہ دیا اور عیالدار لوگون کو دو دو حصے دیے اونکا صرف مجرد لوگون سی زیادہ ہوتا ہے تو اونکا
حصہ بھی زیادہ چاہیے باب فی ارزاق الذریۃ مسلمانون کی اولاد کو حصہ دینا عن جابر بن عبد اللہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی بالمؤمنین من انفسہم من ترک مالا فلاہلہ ومن ترک دینا

اوضیاعا فالی وعلی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے مین قریب تر مسلمانون سے
ہون انکی ذاتون سی سو جو کوئی مسلمانون سے مر جاوے اور مال چہوڑ جاوے تو اوسکے گہر والون کا حق ہی اور جو کوئی قرض چہوڑ جاوے یا عیال
تو وہ میری پر ہے یعنی قرض کا ادا کرنا اور عیال کی پرورش کا ذمہ میرا ہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئے
مال چہوڑ جاوے یعنی بعد مرنے کے تو اوسکے وارثون کو ہے اور جو کوئی عیال و اطفال چہوڑ جاوے تو انکی پرورش ہمارے ذمہ ہی **عن**
جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فایما رجل مات وترک
دینا فالی ومن ترک مالا فلورثتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین ہر
مسلمان کی قریب تر ہون اوسکی ذات سے سو جو کوئی مر جاوے اور قرض چہوڑ جاوے تو اوسکی ادا کا میرا ذمہ ہے اور جو مال چہوڑ جاوے
وہ اوسکے وارثون کا حق ہی مین نہ لونگا،

باب متی یفرض للرجل فی المقاتلۃ کس عمر کے مرد کا حصہ لگانا چاہیے

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد وھو ابن اربع عشرۃ فلم یجزہ وعرضہ یوم الخندق
وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ پیش کیے
گئے احد کے دن جب اون کی عمر چودہ برس کی تھی آپ نے اون کو قبول نہین کیا پہر وہ پیش کیے گئے جنگ خندق مین اوس
وقت اونکی عمر پندرہ برس کی تہی آپ نے قبول کیا

باب فی کراھیۃ الافتراض فی آخر الزمان آخر زمانے مین حصہ لینے کی کراہت کا بیان

عن ابی مطیر انہ خرج حاجا حتی اذا کان بالسویداء اذا انا برجل قد جاء کانہ یطلب
دواء او حضضا فقال اخبرنی من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو یعظ الناس و
یامرھم وینھاھم فقال یا ایھا الناس خذوا العطاء ما کان عطاء فاذا تجاحفت قریش علی الملک وکان
عن دین احدکم فدعوہ ترجمہ ابو مطیر سے روایت ہی وہ حج کرنیکو نکلے جب سویدا مین پہونچے (ایک مقام کا نام ہے) تو ایک
شخص آیا دوا ڈہونڈہتا ہوا یا ریوت ڈہونڈہتا ہوا اور بولا مجھے اوس شخص نے خبر دی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا آپ فرماتی تہی حجۃ الوداع مین لوگون کو نصیحت کرتے تہے اور حکم کرتے تہے نیک بات کا اور منع کرتے تہے بری بات
سی آپ نے فرمایا ای لوگو لے لیا کرو امام یا حاکم کی عطا کو جبتک وہ عطا ہے (یعنی موافق شرع کے حاصل ہو اور موافق شرع کے
تقسیم ہو) پہر جب قریش نے ایک دوسرے سی لڑین سلطنت پر اور عطا قرض کے بدلے مین ملے تو اوسکو چہوڑ دو (یعنی نہ لو اوس وقت
محنت اور مزدوری کرکے کہانا بہتر ہی بادشاہون کی عطا سے) **عن** سلیم بن مطیر من اھل وادی القری عن ابیہ
انہ حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فامر الناس ونھاھم ثم قال اللھم ھل بلغت
قالوا اللھم نعم ثم قال اذا تجاحفت قریش علی الملک فیما بینھا وعاد العطاء وکان رشا فدعوہ فقیل من
ھذا قالوا ھذا ذو الزوائد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سلیم بن مطیر وادی القری کے رہنے والے

نے ہی باپ سے روایت کیا ہی اوس نے ایک شخص سے سنا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین سنا آپنے
لوگون کو حکم کیا اچھی باتونکا اور منع کیا بری باتون سے بعد اسکے فرمایا یا خدا مین نے تیرا پیام پہونچا دیا لوگون نے کہا ہان پہونچا
دیا آپنے پہر فرمایا جب قریش کے لوگ آپس مین حکومت اور سلطنت کیواسطے لڑنے لگین اور
عطا رشوت ہو جاوے (یعنی مستحقون کو نہ ملے اور غیر مستحقون کو ملنے لگے) تو چہوڑ دو اوسکو لوگون نے کہا یہ کون شخص معلوم
ہوا وہ ذو الزوائد تہا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (ذو الزوائد ایک صحابی کا لقب ہے تقریب التہذیب مین
ہی کہ اوسکا نام معلوم نہین ہوا کیا تہا) - **باب** فی تدوین العطاء جن لوگونکو عطا ملنا چاہیے اونکا نام بادشاہی دفتر مین لکھنا

عن عبد الله بن كعب بن مالك الانصاري ان جيشا من الانصار كانوا بارض فارس مع اميرهم وكان
عمر يعقب الجيوش فى كل عام فشغل عنهم عمر فلما مر الاجل قفل اهل ذلك الثغر فاشتد عليهم وتواعدهم
وهم اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا عمر انك غفلت عنا وتركت فينا الذي امر به رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اعقاب بعض الغزية بعضا ترجمہ عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہی ایک لشکر انصار
کے لوگونکا فارس کے ملک مین تہا اپنی امیر کے ساتہہ اور حضرت عمرؓ ہر سال لشکرون کی تبدیل کیا کرتے تہے (یعنی جو لشکر غیر
ملک مین ہوتا اوسکو بلا لیتے اور دوسرا لشکر وہان بہیجدیتے تاکہ وہ پریشان نہ ہو جاوین) حضرت عمر دوسرے کام مین مشغول ہو گئے
(یعنی دفتر مرتب کرنیمین) جب میعاد پوری ہو گئی تو اوس لشکر کے لوگ لوٹ آئے پہر یہ امر اون پر سخت گزرا اور صحابیون نے اون کو
ڈرایا اون لوگون نے کہا اے عمر تم ہم سے غافل ہو گئے اور تم نے وہ قاعدہ چہوڑ دیا ہم مین جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا تہا ایک لشکر بہیجا دوسرے کے بعد تاکہ پہلا لشکر لوٹ آوے اور یہ وہان رہے **عن** عمر بن عبد العزيز كتب ان من سأل
عن مواضع الفيء فهو ما حكم فيه عمر بن الخطاب رضي الله عنه فراه المؤمنون عدلا موافقا لقول النبي
صلى الله عليه وسلم جعل الله الحق على لسان عمر وقلبه فرض الاعطية وعقد لاهل الاديان ذمة بما فرض
عليهم من الجزية لم يضرب فيها بخمس ولا مغنم ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے لکہا جو شخص پوچہے کہ مال فے کہان کہان
صرف کرنا چاہیے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ جیسے حضرت عمر بن الخطاب رض نے حکم دیا پہر مسلمانون نے اوسکو انصاف کیموافق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق سمجہا کہ اللہ جل جلالہ نے حق جاری کر دیا ہی عمر کی زبان پر اور دل پر (یعنی جو بات عمر
کہتے ہین وہ انصاف کی اور سچی کہتے ہین) حضرت عمر نے مقرر کیا عطاؤن کو اور سب دین والون کا ذمہ لیا (یعنی اونکو امن دی اونکی
حفاظت کی) جزیہ کے بدلے مین نہ اوس مین پانچوان حصہ مقرر کیا نہ اوسکو مثل مال غنیمت کے سمجہا (جو مجاہدین مین تقسیم
ہو جاتا ہے اور پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا نکال لیا جاتا ہی) **عن** ابي ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان الله وضع الحق على لسان عمر يقول به ترجمہ ابو ذرؓ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے آپ فرماتے تہے اللہ نے حق رکہدیا ہی عمر کی زبان پر وہ حق ہی کہا کرتے ہین (جیسے ہین) **باب** فی صفایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرکا لامو اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن باتوں کو اپنے لیے خاص لیتے تھے اموال غنیمت میں سے
انکا بیان عن مالک بن اوس بن الحدثان قال ارسل الی عمر حین تعالی النہار فجئتہ فوجدتہ جالسًا علی
سریر مفضیا الی رمالہ فقال حین دخلت علیہ یا مال انہ قد دف اھل ابیات من قومک وقد امرت فیھم
بشیء فاقسم فیھم قلت لو امرت غیری بذلک فقال خذہ فجاءہ یرفا فقال یا امیر المومنین ھل لک فی عثمان
بن عفان وعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام وسعد بن ابی الوقاص قال نعم فاذن لھم فدخلوا ثم جاءہ
یرفا فقال یا امیر المومنین ھل لک فی العباس وعلی قال نعم فاذن لھم فدخلوا فقال العباس یا امیر المومنین
اقض بینی وبین ھذا یعنی علیا فقال بعضھم اجل یا امیر المومنین اقض بینھما وارحمھما قال مالک بن اوس
خیل الی انھما قدما اولئک النفر لذلک فقال عمر رحمہ اللہ اتئدا ثم اقبل علی اولئک الرھط فقال انشدکم
باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما
ترکنا صدقۃ قالوا نعم ثم اقبل علی العباس رضی اللہ عنھما فقال انشدکما باللہ الذی باذنہ تقوم
السماء والارض ھل تعلمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ فقالا نعم قال
فان اللہ خص رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاصۃ لم یخص بھا احدا من الناس فقال اللہ تعالی وما افاء اللہ علی
رسولہ منھم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر
فکان اللہ افاء علی رسولہ بنی النضیر فواللہ ما استاثر بھا علیکم ولا اخذھا دونکم فکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ منھا نفقۃ سنۃ او نفقتہ ونفقۃ اھلہ سنۃ ویجعل ما بقی اسوۃ المال
ثم اقبل علی اولئک الرھط فقال انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض ھل تعلمون ذلک
قالوا نعم ثم اقبل علی العباس وعلی رضی اللہ عنھما فقال انشدکما باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض
ھل تعلمان ذلک قالا نعم فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فجئت انت وھذا الی ابی بکر تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب ھذا میراث امراتہ من
ابیھا فقال ابوبکر رحمہ اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقۃ واللہ یعلم انہ
لصادق بار راشد تابع للحق فولیھا ابوبکر فلما توفی قلت انا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولی
ابی بکر فولیتھا ما شاء اللہ ان الیھا فجئت انت وھذا وانتما جمیع وامرکما واحد فسالتمانیھا فقلت
ان شئتما ان ادفعھا الیکما علی ان علیکما عھد اللہ ان تلیاھا بالذی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یلیھا فاخذتماھا منی علی ذلک ثم جئتمانی لاقضی بینکما بغیر ذلک واللہ لا اقضی بینکما بغیر ذلک حتی
تقوم الساعۃ فان عجزتما عنھا فردا ھا الی ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے میرے

بلانے کو آدمی بہیجا جب دن چڑہ گیا تو مین آیا اونکے پاس اور اونکو ایک تخت پر بیٹھے ہوئے پایا بغیر بچہونے کے جب مین ان
کی پاس پہونچا تو مجہے دیکہکر کہا ای مالک کچہ لوگ تمہارے قوم والون مین سے میری پاس آئے اور مین نے اونکو دینے کیلیے
کچہ حکم کیا سو تم تقسیم کر دو اون کو مین نے کہا کاش آپ اس کام کیواسطے کسی اور کو کہتے حضرت عمر نے کہا نہین لو اوسکو اور اوس مال
کو جو مین نے دیا ہے اون لوگون مین تقسیم کرنے کیواسطے اتنے مین یرفأ آیا (یرفأ حضرت عمر رضہ کے دربان کا نام تہا وہ اونکا
غلام تہا آزاد کیا ہوا) اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی الوقاص دروازے
پر بیٹہے ہوئے اذن چاہتے ہین آنیکی لیے تو کہا آنے دے پہر وہ آئے پہر تہوڑی دیر کے بعد یرفأ آیا اور کہا کہ عباس اور علی بہی
اذن چاہتے ہین اگر حکم ہو تو اونکو بہی آنے دین کہا کہ آنے دے جب وہ آئے تو عباس نے کہا یا امیر المومنین ہمارے اور ان کے
درمیان مین فیصلہ کر دیجیے (یعنی اوس مال کے باب مین جو اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا تھا اموال بنی نضیر
اور فدک اور خیبر) اتنے مین اور چند لوگ بول اوٹہے ہان ای امیر المومنین فیصلہ کر دیجیے انکا اور راحت دیجیے ان کو مالک بن اوس
نے کہا مجہے ایسا خیال ہے کہ علی اور عباس نے ہی ان لوگون کو (عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر وغیرہ) آگے بہیجا تہا اسی
کام کیواسطے تو حضرت عمر نے کہا صبر اور سہولت کرو پہر متوجہ ہوئے اون صحابہ کیطرف اور کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسکی
حکم سے آسمان و زمین قائم ہین آیا تم جانتے ہو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہین چہوڑتے ہم یعنی گروہ انبیا میراث
جو کچہ کہ ہم چہوڑتے ہین صدقہ ہی جو صحابہ وہان بیٹہے تہے اونہون نے کہا ہان بلاشبہ فرمایا ہے پہر حضرت عمر رضہ حضرت علی رضہ اور
حضرت عباس کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون جسکی حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین آیا تم نہین
جانتے ہو کہ آنحضرت صلعم نے یہہ فرمایا تہا کہ ہم میراث نہین چہوڑتے جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی علی اور عباس نے کہا ہان حضرت
عمر نے کہا اللہ جل جلالہ نے خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی امر سے جو کسی آدمی کو اوس سے خاص نہین کیا فرمایا وما
افاء اللہ علے رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب (یعنی جو ہاتہ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو اون سے سو تم نے نہین دوڑائے اوس پر گہوڑے
اور نہ اونٹ لیکن اللہ جتا دیتا ہے اپنے رسولون کو جسپر چاہے اور اللہ سب چیز پر قادر ہی - اللہ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کا مال دلایا
قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال اپنے لیے نہ رکہہ لیا نہ صرف اوسی مال کو لیا اور کو نہ لیا بلکہ آپ اس مال مین سے ایک سال
کا خرچ اپنا نکال لیتے اور اپنے اہل و عیال کا اور جو باقی رہتا وہ برابر ہوتا دوسرے مالون کی بعد اوسکی حضرت عمر متوجہ ہوئے اون صحابہ
کیطرف (عثمان اور عبدالرحمن وغیرہ) پہر کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کے جسکی حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین تم اس حال کو
جانتے ہو یا نہین انہون نے کہا کہ ہان ہم جانتے ہین (یعنی ایسا ہی ہے) پہر حضرت عمر حضرت عباس اور حضرت علی کیطرف متوجہ
ہوئے اور کہا کہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون جسکی حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین کیا تم دونون اس حال کو جانتے ہو اونہون نے
کہا ہان بیشک ہم جانتے ہین - تو جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوبکر صدیق رضہ نے کہا مین متولی ہون رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اونکا تو تم (ای عباس) اور یہ (علی رضہ) ابوبکر کے پاس آئے تم اپنی میراث مانگتے تہے اپنے بہتیجے سے (رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) اور یہ یعنی علی میراث مانگتے تہے اپنی بی بی کی باپ کے مال مین سے (یعنی حضرت فاطمہؓ کا ترکہ طلب
کرتے تہے) ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے
اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر سچے اور نیک اور ہدایت پانے والے حق کے تابع تہے پھر ابوبکر اوس مال پر قابض رہے یہانتک کہ انہون
نے وفات پائی جب مین نے کہا مین متولی ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور ابوبکر کیطرف سے پہر مین ان
مالون پر متولی رہا جبتک اللہ جل جلالہ کو میرا متولی رہنا منظور تھا پھر تم ای عباس اور یہ یعنی علی رضؓ آئے اور تم سب ایک
ہو تمہارا کام بھی ایک ہے تم دونون نے مجھسے کہا کہ وہ مال ہمارے قبضے مین دیدو مین نے کہا اگر تم چاہو تو وہ مال مین تم کو دے
دیتا ہون اس شرط سے کہ تم کو قسم ہے اللہ کی اوس مال مین اوسی طرح کام کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین
متولی رہتے تھے تم نے اسی شرط پر وہ مال مجھسے لیلیا پھر اب تم دونون میرے پاس آئے ہو کہ مین تمہارا فیصلہ کرون سوا
اسکے اور طریق پر (یعنی اوس مال کو تقسیم کردون تم دونون مین اور وہ تم مین سے ہر ایک کے ملک ہوجاوے) تو قسم خدا کی مین سوا
اوس طور کے اور کسی طرحکا فیصلہ نہ کرونگا قیامت تک البتہ اگر تم سے ان مالونکا اہتمام نہ ہوسکے تو پہر مجھے دیدو **ف** یعنی
پہر مین اوس کی تولی شروع کردون جیسے پہلے کیا کرتا تہا۔ حضرت فاطمہؓ نے جب یہ اموال حضرت ابوبکر سے طلب کیے تو حضرت ابوبکر
نے یہی حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم گروہ انبیا کے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ
جاوین وہ صدقہ ہے مگر حضرت فاطمہ بمقتضای بشریت اور نیز اسوجہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قلق مین تہین
حضرت ابوبکرؓ سے خفا ہوگئین بعد اوسکے منقول ہے کہ حضرت ابوبکر نے اون کیخدمت مین عذرخواہی کی کہ قرابت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی میرے قرابت پر مقدم ہے مگر جو آپ نے فرمایا اوسکی تعمیل ضرور ہے پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت مین وہ مال حضرت
علی اور عباس ہی کے سپرد کردیئے بطریق ملکیت کے بلکہ بطریق ولایت اور خبرگیری کے جب اون دونون نے اوسکو تقسیم کرنا چاہا تو
حضرت عمر نے اس سے انکار کیا **عن** مالك بن اوس بهذه القصة وهما يعني عليا والعباس رضي الله عنهما
يختصمان فيما افاء الله على رسوله من اموال بني النضير **ترجمہ** مالک بن اوس سے اسی قصے مین مروی ہے کہ وہ دونون
یعنی علی اور عباس رضی اللہ عنہما جھگڑا کرتی تہی اون مالون مین جو اللہ جل جلالہ نے عنایت فرمایا تہا اپنے رسول کو یعنی بنی
نضیر کے مالون مین (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون جنگ کے ملے تہے یہودیون سے یہ واقعہ سنہ ہجری مین ہوا)
عن عمر قال كانت اموال بني النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب كانت
لرسول الله صلى الله عليه وسلم خالصا ينفق على اهل بيته قال ابن عبدة ينفق على اهله قوت سنة
فما بقي جعل في الكراع وعدة في سبيل الله عز وجل قال ابن عبدة في الكراع والسلاح **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے
روایت ہے بنی نضیر کا مال اس قسم کا تہا جو اللہ تعالی نے اپنے نبی کو عطا فرمایا اور مسلمانون نے اوسپر گہوڑے اور اونٹ نہین
دوڑائے تہے تو وہ مال حضرت کے لیے خاص ہوا اوسکو آپ اپنے گہر والون پر خرچ کرتے تھے اور ابن عبدہ نے کہا کہ ایک برس کا

خرچ اپنے گہر والون پر صرف کرتے تہے اور باقی کو جانورون کے خریدنے مین صرف کرتے تہے اور جہاد کا سامان تہی ابن عبدہ
کہا آپ باقی کو صرف کرتے تہے جانورون اور ہتہیارون مین **ف** یہی حکم ہے فئے کا یعنے جو مال کفار سے ہاتہہ لگے بغیر جنگ کے
وہ مال مسلمانون کے لیے ہے مگر اختیار اوسکا حضرت صلعم کو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین **عن** الزهري قال قال عمر هذه
لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة قرى عرينة فدك وكذا وكذا ما افاء الله على رسوله من
اهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل وللفقراء الذين اخرجوا
من ديارهم واموالهم والذين جاؤا من بعدهم فاستوعبت هذه الاية الناس فلم يبق احد من
المسلمين الا له فيها حق قال ايوب او قال حظ الا بعض من تملكون من ارقائكم **ترجمہ** حضرت عمر
نے کہا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو مال اللہ نے عنایت فرمایا اپنے رسول کو بغیر دوڑائے اوسپر تم نے اپنے گہوڑے اونٹ اس آیت
سے خاص ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند گانون عرب کے جیسے فدک وغیرہ اور دوسری آیتین جیسے یہہ فرمایا جو
اللہ نے دلایا اپنے رسول کو گانون والون سے تو وہ اللہ اور رسول اور عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کے لیے ہے اور
فرمایا اون فقیرون کیواسطے جو اپنے گہرون اور مالون سے نکالے گئے اور جو لوگ اپنے گہرون اور مالون مین سے نکالے گئے اور فرمایا
جو لوگ دار الاسلام مین آگئے اور مسلمان ہو گئے پہلے اون سے اور جو لوگ آئے بعد اون کے اس آیت سے تمام مسلمان شریک ہو گئے
تو اب کوئی ایسا مسلمان نہین رہا جسکو حق نہ ہو فئے مین مگر غلامون اور لونڈیون کو جنکے تم مالک ہو **ف** یعنے فئی مین سب
مسلمانون کا حصہ ہے اوس مین خمس نہین ہے نہ خاص ہے کسی قسم کے مسلمانون سے حضرت عمرؓ کا مذہب یہی ہے **عن**
مالك بن اوس بن الحدثان قال كان فيما احتج به عمر رضي الله عنه انه قال كانت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث صفايا بنو النضير فكانت حبسا لنوائبه واما فدك فكانت حبسا لابناء السبيل واما خيبر
فجزأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة اجزاء جزئين بين المسلمين وجزأ لنفقة اهله فما فضل
عن نفقة اهله جعله بين فقراء المهاجرين **ترجمہ** مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمر نے جس مین
حجت پکڑی تھی وہ یہہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین صفایا تہے سو بنو نضیر یعنے جو مال کہ اونکی طرف سے حاصل
ہوا تہا وہ تو آنحضرت صلعم کے حاجتون کے لیے محبوس یعنے مقرر تہا جیسے مہمانون کی ضیافت اور مجاہدون کے ہتہیار وسواری
وغیرہ اور جو محاصل فدک تہا سو محتاج مسافرون کے لیے تہا اگرچہ وطن مین اونکا مال ہوتا اور خیبر کو آنحضرت صلعم نے تین
حصے تقسیم کیے تھے دو حصے تو مسلمانون کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے خرچ کے لیے پہر جو آپکے اہل کے خرچ سے بچتا سو فقرا
و مہاجرین پر خرچ کرتے **ف** حجت پکڑی یعنے جب حضرت علی اور عباس جہگڑتے ہوے آئے تہے اور صفایا جمع ہے صفیہ
کی اور صفیہ اوس مال کو کہتے ہین جو امام چہانٹ لیوے مال غنیمت مین سے اپنے لیے قبل تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہہ بات خاص تہے
حضرت صلعم سے کہ خمس کے ساتہہ اور بہی جو چیزین چاہین لے لیوین **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت

ان فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق رضی الله عنہ تسالہ میراثھا من رسول الله صلی الله علیہ وسلم مما افاء الله علیہ بالمدینة وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابو بکر ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة انما یاکل آل محمد من ہذا المال وانی والله لا اغیر شیئا من صدقة رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن حالہا التی کانت علیہ فی عہد رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلا عملن فیہا بما عمل بہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم فابی ابو بکر رضی الله عنہ ان یدفع الی فاطمة علیہا السلام منہا شیئا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سیدة النسا فاطمہ زہرا رضی الله عنہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی صاحبزادی نے ابو بکر صدیق پاس بھیجا کسیکو اپنی میراث مانگنے کو رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے جو الله نے انکو دیا تہا مدینے مین اور فدک مین اور جو باقی رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے مین سے ابو بکر نے کہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی تو محمد صلی الله علیہ وسلم کی آل اس مال مین سے صرف کہانیکی مقدار لینگے اور مین قسم خدا کی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے کسی صدقہ کو نہ بدلونگا اوس حال سے جیسا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے وقت مین تہا اور مین اوس مین وہی کام کرونگا جو رسول الله صلی الله علیہ وسلم کرتے تھے حاصل یہ ہی کہ ابو بکرؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہ کو اوس مین سے کچھ بھی دینے سے **ف** کیونکہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ارشاد کی خلاف ہوتا تہا اور حضرت فاطمہ زہرا رضہ اوس مال کو بطریق میراث طلب کرتی تہین نہ بطریق ولایت اور حفظ اسی واسطے حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت مین وہ مال بطریق ولایت حضرت علی اور عباس کو سپرد کیا بخاری کی روایت مین ہی کہ حضرت فاطمہ یہ سنکر ناراض ہوئین اور انہوں نے چہوڑ دیا ابو بکر کو پہر اوس سے نہ بولین دم وفات تک۔ ظاہر ہی کہ یہ خفگی ایک خیال سے تہی جبکو حضرت فاطمہ زہرا صحیح جانتے تہین اور ابو بکر اوسکے خلاف حدیث سن چکے تھے اسواسطے اوسپر عمل نہ کرسکتی تہی **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیہ وسلم بہذا الحدیث قال وفاطمة علیہا السلام حینئذ تطلب صدقة رسول الله صلی الله علیہ وسلم التی بالمدینة وفدک وما بقی من خمس خیبر قالت عائشة رضی الله عنہا فقال ابو بکر علیہ السلام ان رسول الله قال لا نورث ما ترکنا صدقة وانما یاکل آل محمد فی ہذا المال یعنی مال الله لیس لہم ان یزیدوا علی الماکل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے یہی حدیث مروی ہی اس روایت مین یہ ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا رضہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے صدقے کو مانگتی تہین جو مدینے اور فدک مین تھا اور جو بچ رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے مین سے حضرت عائشہ نے کہا کہ ابو بکر صدیق نے کہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اور محمد صلی الله علیہ وسلم کی اولاد اوس مال مین سے اپنے کہانے کی مقدار لینگے یعنی الله کے مال مین سے (نہ اون کے مال مین سے کیونکہ وہ ترکے مین نہین آیا بلکہ صدقہ ہے خدا کا مال ہی) یہ نہین اونکو پہونچتا کہ کہانے سے زیادہ اس مال مین سے لین **عن** عروة ان عائشة رضی الله عنہا اخبرتہ بہذا الحدیث قال فیہ فابی ابو بکر رضی الله

عنه عليها ذلك وقال لست تاركا شيئا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل به الا عملت به انى اخشى
ان تركت شيئا من امره ان ازيغ فاما صدقته بالمدينة فدفعها عمر الى علي وعباس رضي الله عنهم فغلبه
علي عليها واما خيبر وفدك فامسكهما عمر وقال هما صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم كانتا لحقوقه
التي تعروه ونوائبه وامرهما الى من ولي الامر قال فهما على ذلك اليوم **ترجمہ** حضرت عائشہ نے عروہ سے
یہی حدیث بیان کی اوس مین یہ ہے (کہ حضرت فاطمہ زہرا رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ مانگتی تہین) تو
ابوبکر نے انکار کیا اون کو دینے سے اور کہا مین چہوڑنے والا نہین ہون اوس کام کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہے
بلکہ اوسی کو کرونگا مین ڈرتا ہون اگر کوئی کام جو آپ کرتی تہے مین اوسکو چہوڑ دون تو گمراہ ہوجاؤن پہر (جب ابوبکر کی وفات
ہوئی اور عمر کی خلافت ہوئی تو) جو صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ مین تہا۔ اوسکو عمر نے علی اور عباس کے
حوالے کیا مگر علی اوسپر قابض ہے اور غالب آئے عباس پر اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر نے رکہہ چہوڑا اور کہا یہ دونو صدقے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ صرف ہوتی تہے آپکے کامون اور مطلبون مین (یعنی جب دین کا کوئی کام آ
پڑتا مثلاً مجاہدین کی تیاری ہتہیارون کی خریدی مسافرون کی خبرگیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مالونکا انکے ہونے
مین صرف کرتے) انکا اختیار اوسکو ہے گا جو والی ہو امر کا یعنی خلافت کا راوی نے کہا پہر وہ دونو اوسی طرح پر رہے (یعنی جو
خلیفہ ہوتا رہا اوسکی قبضے مین خیبر اور فدک رہے پہلے ابوبکر پاس پہر عمر پاس پہر عثمان پاس پہر علی پاس) **عن**
الزهري في قوله فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب قال صالح النبي صلى الله عليه وسلم اهل فدك و
قرى قد سماها لا احفظها وهو محاصر قوما اخرين فارسلوا اليه بالصلح قال فما اوجفتم عليه من
خيل ولا ركاب يقول بغير قتال قال الزهري وكانت بنو النضير للنبي صلى الله عليه وسلم خالصا لم يفتحوها
عنوة افتتحوها على الصلح فقسمها النبي صلى الله عليه وسلم بين المهاجرين لم يعط الانصار منها شيئا
الا رجلين كانت بهما حاجة **ترجمہ** زہری سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب یعنی نہین
دوڑائے تم نے اون مالون کیواسطے گہوڑے اور اونٹ یعنی بغیر لڑائی کے حاصل ہوئے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صلح کی فدک اور کئی گانون والون سے جنکا نام زہری نے لیا لیکن راوی کو یاد نہ رہا اوس حال مین کہ آپ محاصرہ کیے ہوئے تہے
ایک اور قوم کا اور اون لوگون نے آپ پاس مال بہیجا بطور صلح کے تو اللہ نے فرمایا نہین دوڑائے تم نے ان مالون پر گہوڑے اور اونٹ یعنی
بغیر لڑائی کے یہ مال ہاتہ آیا اللہ نے دیا اپنے رسول کو زہری نے کہا بنو النضیر کے مال بہی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار
مین تہے کیونکہ بغیر جنگ کے وہ حاصل ہوئے تہے کچہ زور سے تو اون کو فتح نہین کیا تہا بلکہ صلح کے طور پر فتح کیا تہا اسواسطے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مالونکو تقسیم کردیا مہاجرین کو اور انصار کو اون مین سے کچہ دیا مگر دو شخصونکو جو حاجت رکہتے
تہے **عن** المغيرة قال جمع عمر بن عبد العزيز بني مروان حين استخلف فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کانت له فدك فكان ينفق منها ويعود منها على صغير بني هاشم ويزوج فيها ايمهم وان فاطمة سالته
ان يجعلها لها فابى فكانت كذلك في حيات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مضى لسبيله فلما ان ولي
عمر عمل فيها بمثل ما عملا حتى مضى لسبيله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزيز قال يعني عمر
بن عبد العزيز فرايت امرا منعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام ليس لي بحق وانا اشهد
كم اني قد رددتها على ما كانت يعني على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن
عبد العزیز بن مروان بن حکم نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا جسوقت وہ خلیفہ کیا گیا تو کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جو فدک
تہا تو آپ اوسکی آمدنی سے خرچ کرتے یعنی اہل وعیال ور فقراء ومساکین پر اور اوسمین سے بنے ہاشم کے چہوٹے لڑکوں پر احسان کرتے
تہے اور بیوہ عورتوں کے نکاحمین صرف کرتی یا بے خاوند والی بی بی کے نکاحمین صرف کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت
فاطمہ نے فدک کا سوال کیا تہا یعنی فدک کو دیوین اون کے لیے تو آپ نے ندیا اور پہر وہ ویسا ہی رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
زندگی بہر یہانتک کہ حضرت کی وفات ہوگئی پہر جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو اونہون نے بھی ویسا ہی عمل کیا یعنی جسطرح حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین اپنے اہل وعیال اور برادران بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور وغیرہ مین صرف کرتے ویسی ہی حضرت عمر
نے کیا یہانتک کہ حضرت عمر کی بھی وفات ہوئی پہر مروان نے اوسکو جاگیر کر لیا یعنی اپنے لیے اور اپنے توابع کے لیے حضرت عثمان کے
خلافت مین یا اپنی بادشاہت مین پھر وہ عمر بن عبد العزیز کے قبضہ مین وتصرف مین آیا تو اوس نے کہا مین نے اوسمین بہلا امر دیکہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حضرت فاطمہ کو نہین دیا تو وہ میرے لیے بھی سزاوار نہین اور مین تم کو اسپر گواہ کرتا ہون
کہ مین نے اوسکو پہیر دیا اوسی طرح پر جیسے آنحضرت صلعم کے زمانے مین تہا یعنے پہر وقف کر دیا **عن** ابی الطفیل قال جاءت فاطمة
رضی الله عنها الی ابی بکر رضی الله عنه تطلب میراثها من النبی صلی الله علیه وسلم قال فقال ابو بکر
علیه السلام سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل اذا اطعم نبیا طعمة فهی للذی یقوم
من بعده **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا آئین ابو بکر رض پاس اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ابو بکر نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بیشک اللہ تعالی جب کسی پیغمبر کو کوئی معاش
دیتا ہے تو وہ بعد اوسکے اوسکے قائم مقام کو ملتی ہے (اوسکے وارثونکو نہین ملتی وجہ اسکی یہہ ہے کہ پیغمبر دنیا مین لوگونکو ہدایت کرنے
لیے بہیجے گئے ہین نہ دنیا کا مال حاصل کرنیکے لیے اسواسطے جو مال اونکو زندگی مین ملجاوے وہ بھی اون کی وفات کے بعد صدقہ
ہوگا تاکہ لوگون کو گمان نہو کہ اپنے وارثون کے لیے مال جمع کرنیمین مصروف تہے) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وارث تقسیم نہ کریں ایک اشرفی کو بھی جو مین چہوڑ جاؤن اپنی بی بیون کے خرچ اور عامل
کی محنت کے سوا وہ صدقہ ہے (عامل سے مراد خلیفہ ہے جو مال کی حفاظت اور ولایت کرے یا جو محنت کرے) **عن** ابی البختری

قال سمعت حدیثا من رجل فاعجبنی فقلت اکتبه لی فاتی به مکتوبا مذبرا دخل العباس وعلی علی
عمر وعنده طلحة والزبیر وعبد الرحمن وسعد وهما یختصمان فقال عمر لطلحة والزبیر وعبد الرحمن
وسعد الم تعلموا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل مال النبی صلی الله علیه وسلم صدقة الا ما
اطعمه اهله وکساهم انا لا نورث قالوا بلی قال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینفق من ماله علی اهله
ویتصدق بفضله ثم توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم فولیها ابو بکر سنتین فکان یصنع الذی
کان یصنع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ذکر شیئا من حدیث مالک بن اوس ترجمہ ابو البختری سے روایت
ہی میں نے ایک حدیث سنی ایک شخص سے (شاید وہ مالک بن اوس ہو) وہ پسند آئی مجھکو میں نے کہا اسکو مجھی لکھدو وہ لکھکر
لایا صاف اور عباس اور علی داخل ہوئے عمر کے پاس اور ان کے پاس طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص بیٹھے تھے
دونوں یعنی علی اور عباس آپس میں جھگڑتے تھے تو عمر نے طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد سے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مال میرا صدقہ ہے مگر جسقدر میری اہل بیت کے کہانے اور کپڑے کیلیے ضرور ہو اور ہم لوگوں کا کوئی
وارث نہیں ہوتا ان لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم جانتے ہیں آپ نے ایسا ہی فرمایا عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
مال میں سے اپنی اہل پر صرف کرتے تھے اور جو کچھہ بچ رہتا وہ صدقہ کرتے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور اس
مال کے متولی ابو بکر ہوئے دو برس تک پھر وہ بھی ایسا ہی کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **ف** یعنی آپکے
بی بیوں کو اوس میں سے بقدر ضرورت خرچ دیتے رہے اور جو بچا وہ مسلمانوں کے بہتر کاموں میں صرف کرتے رہے - اس
روایت سے تصدیق ہو گئی اوس حدیث کی جسکو ابو بکر صدیق نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ اتفاق کرنے اکثر
صحابہ کے اوسپر اور تسلیم کر لینے علی اور عباس کے پس کوئی شبہہ باقی نرہا ان شبہوں میں سے جو لوگ کیا کرتے ہیں **عن**
عائشة انها قالت ان ازواج النبی صلی الله علیه وسلم حین توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم اردن ان یبعثن
عثمان بن عفان الی ابی بکر الصدیق فیسألنه ثمنهن من النبی صلی الله علیه وسلم فقالت لهن عائشة الیس قد
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا فهو صدقة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی بی بیوں نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان کو بھیجیں ابو بکر صدیق
پاس اپنا آٹھواں حصہ طلب کرنے کو جو پہونچتا تھا اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے حضرت عائشہ نے اون سے
کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **ف** اور
کلام اللہ میں جو حضرت زکریا کا یہ قول منقول ہے یرثنی ویرث من آل یعقوب اور یہ جو فرمایا وورث سلیمان داؤد مراد اس وراثت
سے علم کی وراثت ہے نہ دنیا کے مال کی اور تفصیل اس بحث کی کتب کلام اور تفسیر میں معلوم ہو گی **عن** ابن شهاب باسناده
نحوه قلت الا تتقین الله الم تسمعن رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا نورث ما ترکنا فهو صدقة وانما

هذا المال لآل محمد لنائبتهم ولضيفهم فاذا مت فهو الی من ولی الامر من بعدی ترجمہ ابن شہاب سے حدیث
اوسی طرح مروی ہی جیسے اوپر گزری اس مین یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نے اون بی بیون سے کہا کیا تم نہین ڈرتے ہو اللہ سے کیا تم
نے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آپ فرماتے تھے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ
ہی اور یہ مال آل محمد کیواسطے ہی اون کی ضرورتون اور مہمانون کیواسطے اور جب مین جاؤن تو یہ مال اوسکے پاس رہیگا جو خلیفہ
ہو بعد میرے **باب** فی بیان مواضع قسم الخمس وسهم ذی القربی وہ خمس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت
مین سے لیتے تھے کہان کہان تقسیم کرتے تھے اور کن کن قرابت والونکو **عن** جبیر بن مطعم انه جاء هو وعثمان
بن عفان یكلمان رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما قسم من الخمس بین بنی هاشم وبنی المطلب
فقلت یا رسول الله قسمت لاخواننا بنی المطلب ولم تعطنا شیئا وقرابتنا وقرابتهم منك واحدة
فقال النبی صلی الله علیه وسلم انما بنو هاشم وبنو المطلب شیء واحد قال جبیر ولم یقسم لبنی
عبد الشمس ولا لبنی نوفل من ذلك الخمس كما قسم لبنی هاشم وبنی المطلب قال وكان ابو بكر
یقسم الخمس نحو قسم رسول الله صلی الله علیه وسلم غیر انه لم یكن یعطی قربی رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما كان النبی صلی الله علیه وسلم یعطیهم قال وكان عمر بن الخطاب یعطیهم منه وعثمان
بعده **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی وہ اور حضرت عثمان بن عفان آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گفتگو
کرنیکو اوس مال مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کر دیا تہا خمس کو بنی ہاشم اور بنی المطلب مین میں نے کہا
یا رسول اللہ آپ نے حصہ دلایا ہمارے بھائیون بنی المطلب کو اور نہ حصہ دلایا ہمکو حالانکہ ہماری اور آپ کی قرابت مثل اون
کی قرابت کی ہی **ف** کیونکہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم جنکی اولاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے دوسرے
مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد مین حضرت عثمان تھے چوتھے نوفل جنکی اولاد مین جبیر بن مطعم تھے **ف** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک مین رہتے ہمیشہ ایکدوسری کی مدد کرتے رہے اسی واسطے جب کفار نے
ایک عہد نامہ لکہا تہا اوسمین بنی ہاشم اور بنی مطلب دونون کو شریک کیا تہا کہ اون سے نکاح شادی نہ کرین گے خرید و فروخت
نہ کرینگے) جبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے نہ دیا جیسے بنی ہاشم اور
بنی مطلب کو دیا پہر ابوبکر صدیق بھی اپنی خلافت مین اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے
تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو نہ دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیتے تھے
(شاید اسوجہ سے کہ وہ اوس وقت مین غنی ہوگئے اور دوسرے لوگ اون سے زیادہ حاجتمند ہوگئے) اور عمر بن الخطاب
اون کو دیتے تھے اور عثمان بھی عمر کے بعد اونکو دیتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو جیسے آپ اون
کو دیا کرتے تھے) **عن** جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی الله علیه وسلم یقسم لبنی عبد الشمس ولا

لبنی نوفل من الخمس شیئًا کما قسم لبنی هاشم وبنی المطلب قال وکان ابو بکر یقسم الخمس نحو قسم رسول الله صلی الله علیه وسلم غیر انه لم یکن یعطی قربی رسول الله صلی الله علیه وسلم کما کان یعطیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان یعطیهم ومن کان بعدہ منه **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس تقسیم کیا بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے کچھ جیسے تقسیم کیا بنی ہاشم اور بنی المطلب کو اور نہ دی کچھا ابو بکر صدیق بھی خمس کو اوسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزونکو نہ دیتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیا کرتے تھے البتہ عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزونکو دیا کرتے تھے اور اون کے بعد جو خلیفہ ہوئے وہ بھی دیا کرتے تھے **ف** حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزونکو اس واسطے نہ دیا کہ وہ اوس وقت مین غنی ہون گے اونکو حاجت نہ ہوگی جیسا آگے دوسری روایت مین حضرت علی سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کہ ایک حصہ خمس مین سے دیدیا تہا جب حضرت عمر نے اون کو بلایا حصہ دینے کے لیے تو اونہون نے نہ لیا اور کہا ہم غنی ہین **عن** جبیر بن مطعم قال لما کان یوم خیبر وضع رسول الله صلی الله علیه وسلم سهم ذی القربی فی بنی هاشم وبنی المطلب وترك بنی نوفل وبنی عبد شمس فانطلقت انا وعثمان بن عفان حتی اتینا النبی صلی الله علیه وسلم فقلنا یا رسول الله هؤلاء بنو هاشم لا ننکر فضلهم للموضع الذی وضعك الله به منهم فما بال اخواننا بنی المطلب اعطیتهم وترکتنا وقرابتنا واحدة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وبنو المطلب لا نفترق فی جاهلیة ولا اسلام وانما نحن وهم شیء واحد وشبك بین اصابعه **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ جب خیبر کی جنگ ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت مین سے ذی القربے کا حصہ بنی ہاشم اور بنی المطلب مین تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس کو چھوڑ دیا تو مین اور عثمان بن عفان ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ البتہ بنی ہاشم کی تو فضیلت کا ہم انکار نہین کرتے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے آپ کو اون مین سے بنایا لیکن بنی المطلب ہماری بہائیون کا کیا حال ہی آپ نے اونکو دیا اور ہم کو نہ دیا حالانکہ ہماری بھی قرابت ایک ہی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اور بنی مطلب کبھی جدا نہین ہوئے نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور ہم وہ ایک ہین اور اونگلیون کو ایک ہاتھ کے دوسری ہاتھ کے اونگلیون مین ڈالا **ف** یہ جو فرمایا ہم اور بنی مطلب ایک ہین جدا نہین ہوئے جاہلیت مین نہ اسلام مین قصہ اسکا یہ ہی کہ قریش اور بنی کنانہ نے حلف کیا تہا بنی ہاشم اور بنی مطلب کے جدا کر دینے پر کہ نہ اون سے نکاح کرینگے نہ خرید و فروخت کرینگے جبتک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کرین اور اوس عہد نامہ کو محصب مین لٹکا دیا اللہ جل جلالہ کی قدرت سے دیمک اوسکو سب چاٹ گئی اور کفار مغلوب ہوئے **عن** السدی فی ذی القربی قال هم بنو عبد المطلب **ترجمہ** اسمعیل بن عبد الرحمن سدی سے روایت ہی اونہون نے کہا کلام اللہ مین ذی القربے سے مراد عبد المطلب کے اولاد ہی **عن** یزید بن هرمز ان نجدة الحروری حین حج فی فتنة

ابن الزبیر ارسل الی ابن عباس یساله عن سهم ذی القربی ویقول لمن تراه قال ابن عباس لقربی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسمہ لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد کان عمر عرض علینا من ذلک

عرضا رأیناہ دون حقنا فرددناہ علیہ وابینا ان نقبلہ **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری

خارجیوں کے رئیس نے جب حج کیا جب عبد اللہ بن زبیر کی شہادت ہوئی (حجاج بن یوسف چڑھ کر آیا تھا) کے میں

ایک شخص کو اوس نے بھیجا عبد اللہ بن عباس پاس ذوی القربی کا حصہ پوچھنے کو (جو اس آیت میں مذکور ہے واعلموا انما غنمتم

من شئی فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی الآیۃ) ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز مراد ہیں

اونکو حصہ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمرؓ نے پیش کیا تھا ہم پر وہ ہمیں ہی کچھ ہ مگر ہم نے اوسکو اپنی

حق سے کم پایا اسوطے پھیر دیا اور نہ لیا اوسکو **ف** حضرت عمر نے مثل اور مسلمانوں کے اون کو حصہ دیا ہوگا اور وہ خمس

کی پانچوین حصے کے مستحق تھے اسوطے انہون نے پھیر دیا **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال سمعت علیا یقول ولانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس الخمس فوضعتہ مواضعہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم وحیات ابی بکر وحیات عمر فاتی بمال فدعانی فقال خذہ فقلت لا اریدہ قال خذہ فانتم احق

بہ قلت قد استغنینا عنہ فجعلہ فی بیت المال **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے میں نے حضرت

امیر المومنین علیؓ سے سنا فرماتے تھے والایت میں دیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے خمس کو تو میں اوسکو

صرف کرتا رہا اپنی مقاموں میں جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے اور ابو بکر اور عمر زندہ رہے پھر عمر پاس

ایکبار مال آیا انہوں نے مجھے بلایا اور کہا اسکو لے لو میں نے کہا نہیں میں نہیں چاہتا انہوں نے کہا لو تم اسکے حقدار

ہو میں نے کہا ہم کو اسکی حاجت نہیں پھر حضرت عمر نے اوس مال کو بیت المال میں رکھ دیا (جب اونکو احتیاج نہ تھی)

عن علی علیہ السلام یقول اجتمعت انا والعباس وفاطمۃ وزید بن حارثۃ عند النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فقلت یا رسول اللہ ان رأیت ان تولینی حقنا من ھذا الخمس فی کتاب اللہ فاقسمہ حیاتک

کیلا ینازعنی احد بعدک فافعل قال ففعل ذلک قال فقسمتہ حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ثم ولانیہ ابو بکر رضی اللہ عنہ حتی اذا کانت اخر سنۃ من سنی عمر رضی اللہ عنہ فانہ اتاہ مال

کثیر فعزل حقنا ثم ارسل الی فقلت بنا عنہ العام غنی وبالمسلمین الیہ حاجۃ فاردد علیہم فردہ

علیہم ثم لم یدعنی الیہ احد بعد عمر فلقیت العباس بعد ما خرجت من عند عمر فقال یا علی حرمتنا

الغداۃ شیئا لا یرد علینا ابدا وکان رجلا داھیا **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے میں نے

حضرت علیؓ سے سنا کہتے تھے میں اور عباس اور فاطمہ اور زید بن حارثہ جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مناسب جانیں تو جو حق ہمارا خمس میں ہے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ہمارے اختیار

مین دیدیجیے اپنی زندگی مین تاکہ پھر کوئی آپ کے بعد مجھسے جھگڑا نہ کرے آپ نے ایسا ہی کیا مین اوسکو تقسیم کیا۔ جبتک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے پھر ابو بکر نے مجھے اوسکا اختیار دیا یہانتک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری سال
تھا اونکے پاس بہت سا مال آیا اُنہون نے اوسمین سے ہمارا حق نکالا اور مجھسکو بلا بھیجا مین نے کہا اسکے سال ہمکو مال کی حاجت
نہین اور مسلمان اوسکی حاجت رکھتے مین آپ اون کو دیجیے حضرت عمر نے اونکو دیدیا پھر عمر کے بعد کسی نے مجھکو نہ بلایا (وہ مال
کیواسطے یعنی خمس الخمس دینے کے لیے) پھر مین عباس سے ملا جب عمر کے پاس سے آیا اُنہون نے کہا ای علی تم نے ہمکو آجکی دن سے
محروم کیا اب کبھی یہہ حصہ ہمکو نہ ملیگا اور عباس بہت عقلمند آدمی تھے **ف** تجربہ کار اونہون نے زمانے کیحالت دیکھکر کہا
کہ مال کا دینا لوگون پر خصوصًا دنیا دارون پر بہت شاق ہوتا ہے ذرا سا بھی حیلہ ملجا دے تو وہ نہین دیتے سب لوگ عمر کے سے تھوڑے
ہون گے جو تم کو بلایا کرین اور دین ایسا ہی ہوا **عن** عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحرث بن عبد المطلب ان اباہ
ربیعۃ بن الحرث وعباس بن عبد المطلب قالا لعبد المطلب بن ربیعۃ وللفضل بن عباس ائتیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقولا لہ یا رسول اللہ قد بلغنا من السن ما ترے واحببنا ان نتزوج وانت یا رسول اللہ ابر الناس
واوصلہم لیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا یا رسول اللہ علی الصدقات فلنؤد الیک ما یؤدی
العمال ولنصب ما کان فیہا من مرفق قال فاتی علی بن ابیطالب ونحن علی تلک الحال فقال لنا ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا واللہ لا نستعمل منکم احدا علی الصدقۃ فقال لہ ربیعۃ ہذا من امرک قد نلت
صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نحسدک علیہ فالقی علی رداءہ ثم اضطجع علیہ فقال انا ابو حسن القرم
واللہ لا اریم حتی یرجع الیکما ابناکما بحور ما بعثتما بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد المطلب
فانطلقت انا والفضل الی باب حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی نوافق صلاۃ الظہر قد قامت فصلینا
مع الناس ثم اسرعت انا والفضل الی باب حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یومئذ عند زینب بنت
جحش فقمنا بالباب حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ باذنی واذن الفضل ثم قال اخرجا ما تصرران
ثم دخل فاذن لی وللفضل فدخلنا فتواکلنا الکلام قلیلا کلمتہ او کلمہ الفضل قد شک فی
ذلک عبد اللہ قال کلمہ بالامر الذی امرنا بہ ابوانا فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ورفع بصرہ
قبل سقف البیت حتی طال علینا انہ لا یرجع الینا شیئا حتی راینا زینب تلمع من وراء الحجاب بیدہا تریدا
ان لا تعجلا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرنا ثم خفض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ
فقال لنا ان ہذہ الصدقۃ انما ہی اوساخ الناس وانہا لا تحل لمحمد ولا لال محمد ادعو الی نوفل بن
الحرث فدعی لہ نوفل بن الحرث فقال یا نوفل انکح عبد المطلب فانکحنی نوفل ثم قال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم ادعو الی محمیۃ بن جزء وہو رجل من بنی زبید کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعملہ علی الاخماس

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... محمية انكح الفضل فانكحه ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قم فاصدق عنهما من الخمس كذا وكذا لم يسمه لي عبد الله بن الحرث ترجمہ عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے
روایت ہے کہ اون کے باپ ربیعہ بن الحارث نے اور عباس بن عبد المطلب نے اون کو اور فضل بن عباس کو کہا جاؤ رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کرو آپ سے یا رسول اللہ اب ہمارا جوبن ہو گیا ہے او سکو آپ جانتے ہین (یعنی ہم بڑی شادی
کی لائق ہو گئے ہین) اور ہم چاہتے ہین کہ نکاح کرین اور آپ یا رسول اللہ سب آدمیون سے زیادہ نیکی پہونچانے والے ہین اور سب سے
زیادہ ناتے والون کے ساتھ سلوک کرنیوالے ہین اور ہمارے باپون کے پاس مہر دینے کیواسطے کچھہ نہین ہے تو آپ ہم کو عامل
کر دیجیے صدقات وصول کرنے پر + ہم آپ کو وہی دیا کرینگے جو اور عامل دیا کرتے ہین اور جو فائدہ حاصل ہوگا وہ ہم پاوینگے
عبد المطلب نے کہا ہم یہی گفتگو کر رہے تھے کہ علی بن ابی طالب آئے اونہون نے کہا کہ قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تم مین سے کسی کو صدقے کا عامل نہ کرینگے (کیونکہ آپ کی عادت شریف یہ تھی جو کسی کام کو سوال کرتا وہ کام او سکو نہ دیتے)
ربیعہ نے کہا یہ تم حسد سے کہتے ہو تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بن گئے اور ہم نے تم پر کچھہ حسد نہین کیا اس بات پر
علی رضہ نے یہہ سنکر اپنی چادر بچھائی اور او سپر لیٹے پھر کہا مین ابو الحسن ہون عقل مین سب سے زیادہ ہون (جیسے بڑا اونٹ اونٹون
مین ہوتا ہے) قسم خدا کی مین یہین رہونگا جب تک تمہاری بیٹے او س کام سے نا امید ہو کر نہ آوین جس کام کے لیے تم اون کو بھیجتے
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عبد المطلب نے کہا مین اور فضل بن عباس دونون گئے جب ہم پہونچے تو ظہر کی نماز کی تکبیر
ہوئی ہم نے نماز پڑہی لوگون کے ساتھہ پہر مین اور فضل جلدی کر کے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے
کیطرف آپ او س دن زینب بنت جحش پاس تھے ہم دروازے پر کھڑے ہو لیے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے
آپ نے میرا اور فضل کا کان پکڑا (پیار سے) بعد او سکے کہا جو تمہارے دل مین ہے کہو بعد او سکے آپ گھر مین چلے گئے اور ہم کو
دونون کو اجازت دی اندر آنے کی ہم اندر گئے اور ہم مین سے ہر ایک نے دوسرے کو کہنے کے لیے کہا پھر مین نے کہا یا فضل نے
(اسمین عبد اللہ کو شک ہے جو راوی ہے اس حدیث کا) وہی کہا جو ہمارے باپون نے حکم کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر
ایک گھڑی تک چپ ہو رہے اور اپنی آنکھہ اوٹھا کر چھت کیطرف دیکھا بڑی دیر تک یہانتک کہ ہم سمجھے آپ کچھہ جواب دینگے
اور ہم نے زینب کو دیکھا وہ اشارہ کر رہی تھین پردے کی آڑ سے اپنی ہاتھہ سے کہ جلدی نہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مطلب
کی فکر مین ہین بعد او سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سر کو نیچے کیا اور فرمایا یہ صدقہ میل ہے لوگون کا (یعنی میل ہے مالون کا)
اور وہ درست نہین ہے محمد کے لیے نہ محمد کی آل کے واسطے (یعنی بنی ہاشم کے واسطے) بلاؤ نوفل بن حارث کو وہ بلائے گئے آپ نے
اون سے فرمایا تم نکاح کر دو اپنی بیٹی کا عبد المطلب سے تو نوفل نے میرے ساتھہ نکاح کر دیا پھر فرمایا آپ نے بلاؤ محمیہ بن جزء کو اور وہ
ایک شخص تھا بنی زبید مین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے او سکو عامل کیا تھا خمس وصول کرنے پر آپ نے اوس سے فرمایا
تم نکاح کر دو فضل کا اوس نے میرا نکاح کر دیا بعد او سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو اور مہر ادا کر دو ان دونون کیطرف

سی خمس کے مال مین سی اتنا اتنا ابن شہاب نے کہا عبداللہ بن الحارث نے جیسے مجہر کی مقدار بیان نہین کی **ف** تو صدقہ
بنی ہاشم اور اون کی موالی کے لیے درست نہین ہی اور ایک روایت ابو حنیفہ سے یہہ ہی کہ اس زمانے مین صدقہ لینا بنی ہاشم کو
درست ہی کیونکہ خمس کا خمس جو اون کے لیے معین تہا اب نہین ملتا ابو یوسف نے کہا کہ بنی ہاشم کو بنی ہاشم کی زکوۃ لینا درست ہے

عن علی بن ابی طالب قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع ان یرتحل معی فنأتی باذخر اردت ان ابیعہ من
الصواغین فاستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال
وشارفای مناخان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار اقبلت حین جمعت ما جمعت فاذا بشارفی
قد اجتبت اسنمتہما وبقرت خواصرہما واخذ من اکبادہما فلم املک عینی حین رأیت ذلک
المنظر فقلت من فعل ہذا قالوا فعلہ حمزۃ بن عبد المطلب وہو فی ہذا البیت فی شرب من الانصار
غنتہ قینۃ واصحابہ فقالت فی غنائہا + الا یا حمز للشرف النواء ٭ فوثب الی السیف فاجتب اسنمتہما
وبقر خواصرہما واخذ من اکبادہما قال علی فانطلقت حتی ادخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وعندہ زید بن حارثۃ قال فعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی لقیت فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما لک قال قلت یا رسول اللہ ما رأیت کالیوم عدا حمزۃ علی ناقتی فاجتب اسنمتہما وبقر
خواصرہما وہا ہو ذا فی بیت معہ شرب فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردائہ فارتداہ ثم انطلق یمشی
واتبعتہ انا وزید بن حارثۃ حتی جاء البیت الذی فیہ حمزۃ فاستاذن فاذن لہ فاذا ہم شرب
فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ فیما فعل فاذا حمزۃ محمرۃ عیناہ فنظر حمزۃ الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم صعد النظر فنظر الی رکبتیہ ثم صعد النظر فنظر الی سرتہ ثم صعد النظر فنظر الی وجہہ ثم قال
حمزۃ وہل انتم الا عبید لابی فعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ثمل فنکص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی عقبیہ القہقری فخرج وخرجنا معہ **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سی روایت ہے
میری پاس ایک اونٹنی تھی بہت عمر والی میری حصے کی جو ملا تہا غنیمت سی دن بدر کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
اور اونٹنی بہت عمر والی اوسدن خمس مین سی مجھے دی تھی جب مین نے قصد کیا کہ ہم صحبت ہون ساتہ فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی کے تو مین نے وعدہ کیا ایک سنار سے جو بنی قینقاع مین سی تہا کہ میری ساتھ چلے اور ہم دونون اذخر
(ایک گہانس ہی خوشبودار) لاوین اور اوسکو سنارون کے ہاتہہ بیچکر مین اپنے نکاح کا ولیمہ کرون تو ہمی خیال مین مین اپنی اونٹنیون
کیلیئے سامان اکٹھا کررہا تہا جیسے پالان اور گھانس کے ٹوکرے اور رسیان اور میری دونو اونٹنیان ایک مرد انصاری کے حجرہ کے

پہلو مین بیٹھی ہوئی تھین تو مین سامان اکٹھا کرکے جب لوٹ کر آیا تو اپنی دونو اونٹنیونکو دیکھا اون کے کوہان کٹی ہوئی ہین
اور کمرین پھٹی ہوئے ہین اور جگر اون کے کسی نے نکال لیے مین جب مین نے یہ حال اپنی آنکھونسے دیکھا تو مجھسے دیکھا نہ گیا اور مین نے
کہا یہ کس نے کیا ہے انہون نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر مین ہین چند انصاریون کے ساتھ جو شراب پی رہے
ہین ایک گانیوالی نے اونکے سامنے اور اونکے ساتھیون کے سامنے یون گایا آلا یا حمز للشرف النواء **ف** وہن معقلات بالفناء
ضع السکین فی اللبات منہا ✤ وضرجہن حمزۃ بالدماء ✤ وعجل من اطائبہا لشرب ✤ قدیرا من طبیخ او شواء ✤ یعنی ای حمزہ
اوٹھ اور موٹی موٹی اونٹنیان جو بندہی ہوئی ہین میدان مین رکھ یہ چھری کو ان کے حلق پر اور خون مین ان کو لٹوا دے حمزہ
اور جلدی تیار کر ان کے پاکیزہ ٹکڑون سے (یعنی کوہان اور جگر سے) پکایا ہوا یا بھنا ہوا گوشت [illegible] پینیوالون کے لیے **ت**
حمزہ یہ سنکر فوراً اوٹھے اور تلوار لیکر اونکے کوہانون کو کاٹ ڈالا اور اونکے کمرون کو پھاڑ ڈالا اور کلیجہ نکال لیا حضرت علی نے
کہا مین چلا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپکے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو دیکھکر پہچان لیا میری صورت کو دیکھکر پہچان لیا کہ کچھ صدمہ مجھکو پہنچا ہے آپنے فرمایا کیا ہوا تجھکو مین نے کہا
یا رسول اللہ مین نے آج کے دن کا سا کبھی نہین دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیون پر ظلم کیا اونکے کوہان کاٹ ڈالی اونکے
پیٹ پھاڑ ڈالے اور وہ یہان ایک گھر مین بیٹھے ہوئے ہین شراب پینیوالون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر
منگوائی اور اوسکو اوڑھ کر چلے مین بھی اون کے پیچھے چلا اور زید بن حارثہ بھی یہانتک کہ اوس گھر مین پہنچے جہان حمزہ تھے
آپ نے اذن چاہا تو اذن دیا گیا جب اندر گئے تو دیکھا سب شراب پیے ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کو ملامت کرنے
لگے اس کام پر دیکھا تو حمزہ نشے مین ہین اون کی آنکھین سرخ ہین حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف دیکھا
پھر تھوڑی نظر بلند کی تو آپکے گھٹنون کو دیکھا پھر تھوڑے نظر بلند کی اور آپکے ناف کو دیکھا پھر تھوڑی نظر بلند کی اور آپ
کے چہرہ مبارک کو دیکھا بعد اوسکے حمزہ نے کہا تم تو میری باپ کے غلام ہو **ف** حمزہ عبد المطلب کے بیٹے تھے جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی جد امجد تھی اور حضرت علی کی بھی جد امجد تھے اور زید بن حارثہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے غلام
تھے حمزہ نے نشے کی حالت مین ان تینون کو اپنے باپ کا غلام کہا اوسوقت تک شراب حرام نہ ہوا تھا عرب کے محاورے مین دادا کو
بھی کہتے ہین اس معنے سے تو ہر پوتا اپنے دادا کا غلام ہو سکتا ہے ایک حدیث مین ہے انت و مالک لابیک **ت** تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ حمزہ نشے مین مست ہین آپ اولٹے پاؤن وہان سے پھرے اور نکلے ہم بھی آپکے ساتھ نکل کھڑے ہوئے

عن الفضل بن الحسن الضمری ان ام الحکم وضباعة ابنتی الزبیر بن عبد المطلب حدثته عن احد
هما انها قالت اصاب رسول الله صلی الله علیه وسلم سبیا فذهبت انا واختی وفاطمة بنت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فشکونا الیه ما نحن فیه وسالناه ان یامر لنا بشیء من السبی فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم سبقکن یتامی بدر ولکن سادلکن علی ما هو خیر لکن من ذلک تکبرن الله علی اثر کل صلاة

ثلاثا وثلاثين تكبيرة وثلاثين تسبيحة ثلاثا وثلثين تحميدة ولا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير قال عياش وهما ابنتا عم النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ام حکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبدالمطلب کے بیٹیاں تھین ان مین سے کسی ایک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو مین اور میری بہن اور حضرت فاطمہ زہرا صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ پاس گئین اور شکوہ کیا اپنی حال کا (یعنی بسبب مفلسی کے کوئی غلام لونڈی میسر نہین ہے سب کام اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا ہے) اور آپ سے چاہا کہ کوئی قیدی ہمکو دلواوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے مستحق ہین ان کی وہ لڑکیان جنکے باپ بدر کے روز شہید ہوئے (یعنی تم سے پہلے اونہون نے اکثر قیدیون کی درخواست کی اور دان کو دلیا) لیکن مین تم کو بتاتا ہون وہ بات جو اس سے بہتر ہے تمہارے لیے اللہ اکبر کہو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور سبحان اللہ کہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ایک بار سوین تبہ مین عیاش نے کہا یضباعہ اور ام حکم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹیان تھین **ف** یہ دیکی جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے علمائے نے کہا ہے کہ اس عمل کا تجربہ ہو چکا ہے جسکو پاس نوکر یا غلام نہ ہو اور اوسکے ہاتھ سے سب کام اپنے نہ ہو سکتی ہون تو وہ ہر نماز کے بعد یہی کلمات کہا کرے اللہ تعالے اوسکی اعضا مین قوت دیگا اور وہ اپنے آپ کریگا **عن** ابن اعبد قال قال لی علی رضی الله عنه الا احدثك عني وعن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت من احب اهله اليه قلت بلى قال انها جرت بالرحى حتى اثر في يدها واستقت بالقربة حتى اثر في نحرها وكنست البيت حتى اغبرت ثيابها فاتى النبي صلى الله عليه وسلم خدم فقلت لو اتيت اباك فسالتيه خادما فاتته فوجدت عنده حداثا فرجعت فاتاها من الغد فقال ما كان حاجتك فسكتت فقلت انا احدثك يا رسول الله جرت بالرحى حتى اثرت في يدها وحملت بالقربة حتى اثرت في نحرها فلما ان جاءك الخدم امرتها ان تاتيك فتستخدمك خادما يقيها حر ما هي فيه قال اتقي الله يا فاطمة وادي فريضة ربك واعملي عمل اهلك فاذا اخذت مضجعك فسبحي ثلاثا وثلاثا واحمدي ثلاثا وثلاثين وكبري اربعا وثلاثين فتلك مائة فهي خير لك من خادم قالت رضيت عن الله عز وجل وعن رسوله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابن عبد سے روایت ہے حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب نے مجھسے فرمایا کیا مین حدیث نہ بیان کرون تجھسے اپنی اور فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبے والون مین اونکو سب سے زیادہ محبوب تھین یعنی حضرت فاطمہ زہرا کے برابر آپ کسیکو نہین چاہتے تھے مین نے کہا کیون نہین فرمائیے حضرت علی نے کہا فاطمہ زہرا نے چکی پیسی یہانتک کہ اونکے ہاتھون مین نشان پڑگیا اور پانی بھر امشک مین یہانتک کہ اونکے سینے مین درد ہونے لگا اور جھاڑو دی گھر مین یہانتک کہ اونکے کپڑے خاک آلودہ ہوگئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈیون آئی تو مین نے

کہا کاش تم اپنے باپ پاس جاتین اور آپ سے ایک خادم مانگتین وہ گئین تو دیکہا آپ پاس کئی آدمی بیٹھے باتین کرتے ہین
تو لوٹ آئین پہر دوسرے دن گئین تب آپ نے پوچہا کیا کام ہی وہ چپ ہو رہین مین نے کہا یا رسول اللہ مین عرض کرتا ہون
انہون نے چکی پیسی یہانتک کہ انکے ہاتہون مین نشان ہوگیا اور مشک اوٹہائی یہانتک کہ سینے مین درد ہونے لگا اب آپ پاس
خادم آئے ہین تو مین نے ان سے کہا کہ آپ پاس جاوین اور ایک خادم آپ سے مانگ لاوین جو ان کو محنت سے بچا لے آپ نے
فرمایا ای فاطمہ خدا سے ڈر اور اپنی پروردگار کا حکم بجا لا اور اپنے گھر کا کام کیا کر جب تو سونے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ
کہہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ سب سو بار ہوئی یہ تیری واسطے خادم سے بہتر ہی حضرت فاطمہ بولین
مین خوش ہون اللہ سے اور اوسکے رسول سے **ف** شاید اسی مین کچہہ مصلحت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو
دنیا مین تکلیف ہی اور مصیبت تاکہ آخرت مین درجہ اونکا زیادہ ہو **عن** علي بن الحسين بهذه القصة قال ولم
يخدمها امام زین العابدین سے بھی یہ حدیث منقول ہوا اسمین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خادم نہ دیا

عن عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر يعني ابن عيسى كنا نقول انه من الابدال قبل ان
نسمع ان الابدال من الموالي قال حدثني الدخيل بن اياس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة
عن ابيه عن جده مجاعة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو سدوس من بني
ذهل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلا لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه
عقبى فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل فاخذ
طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابي بكر واتاه بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب له ابو بكر باثني عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة آلاف شعير واربعة آلاف تمر وكان
في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم لمجاعة بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة
بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من
اخيه

ترجمہ عنبسہ بن عبد الواحد سے روایت ہی (ابو جعفر یعنی محمد بن عیسی نے کہا ہم کہا کرتی تھی کہ عنبسہ ابدال مین سے ہین بوجہ
عبادت اور زہد عنبسہ کے) پہلے اس سے کہ سنین ہم کہ ابدال موالی مین سے ہوتے ہین) انہون نے سنا دخیل بن ایاس سے
انہون نے ہلال بن سراج سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اوسکے دادا مجاعہ سے روایت کی کہ وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اپنے بہائی کی دیت مانگنے کو جسکو مار ڈالا تہا بنی سدوس نے جو بنی ذہل مین سے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر مین کسی مشرک کی دیت دلاتا تو تیری بہائی کی دیت دلاتا لیکن مین اوسکا بدلہ تجہے دلائے دیتا ہون پہر آپ نے اوسکے
واسطے سو اونٹ لکہدیے اول خمس مین سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکین سے پہر مجاعہ کو اون اونٹون مین سے کچہہ اونٹ ملے بعد اوسکے
بنو ذہل مسلمان ہوگئے اور مجاعہ نے اپنی باقی اونٹون کو ابو بکر صدیق سے جب وہ خلیفہ ہوئے طلب کیا اور اونکی پاس رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب لیکر آئے ابوبکر نے مجاعہ کو بارہ ہزار صاع یمامہ کے صدقے میں سے دلائے چار ہزار صاع گیہوں سے
اور چار ہزار جو کے اور چار ہزار کھجور کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کتاب مجاعہ کو لکھدی تھی اوسکا یہ مضمون
تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بن مرارۃ من بنی سلمی انی
اعطیتہ مائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذھل عقبۃ من اخیہ یعنی شروع کرتا ہوں میں
اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنیوالا ہے بہت مہربان یہ کتاب ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے مجاعہ بن مرارہ
کے لیے جو بنی سلمی میں سے ہے میں نے اوسکو سو اونٹ دیے اول خمس میں سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکوں سے بدلہ
اوسکے بھائی کا جو مارا گیا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرک کی کوئی دیت نہیں ہے جبتک مارا جاوے کافروں
کے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے ہاتھ سے مگر جو مشرک ذمی ہو یعنی دار الاسلام میں رہتا ہو اور اوس سے جزیہ لیا جاتا ہو اوسکو
اگر کافر مار ڈالے تو قصاص ہوگا یا دیت اور جو مسلمان مار ڈالے تو دیت دینا ہوگا اور بعضوں کے نزدیک قصاص جب
ہوگا **باب** ما جاء فی سھم الصفی صفی کا بیان یعنی جو رسول اللہ صلعم غنیمت میں سے کوئی چیز پسند کرکے لیلیتے
عن عامر الشعبی قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سھم یدعی الصفی ان شاء عبدا وان شاء امۃ وان
شاء فرسا یختارہ قبل الخمس **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حصہ مقرر تھا جسکو
صفی کہتے ہیں آپ چاہتے تو غلام یا لونڈی یا گھوڑا پسند کرکے نکال لیتے مال غنیمت میں سے خمس سے پہلے **عن** ابن
عون سالت محمدا عن سھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصفی قال کان یضرب لہ بسھم مع المسلمین وان
لم یشھد والصفی یؤخذ لہ راس من الخمس قبل کل شئ **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہے میں نے محمد سے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کو اور صفی کو انہوں نے کہا مسلمانوں کے ساتھ آپکا بھی ایک حصہ لگایا جاتا اگرچہ آپ
اوس لڑائی میں شریک نہ ہوں اور صفی آپکے لیے لیا جاتا خمس میں سے سب سے پہلے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صفی خمس
میں سے ہوتا ہے اور اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خمس نکالنے سے پہلے لیا جاتا اور وہی صحیح ہے **عن** قتادۃ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا کان لہ سھم صاف یاخذہ من حیث شاء فکانت صفیۃ من
ذلک السھم وکان اذا لم یغز بنفسہ ضرب لہ بسھمہ ولم یخیر **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب خود لڑائی میں شریک ہوتے تو ایک حصہ چھانٹ کر آپ جہاں سے چاہتے لیتے صفیہ جو جنگ خیبر میں آپکو ملیں اوسی حصے
میں آئیں اور جب آپ خود لڑائی میں شریک نہ ہوتے تو ایک حصہ آپکے لیے لگایا جاتا مگر آپکو اختیار نہ ہوتا کہ جو چاہیں چھانٹ
کے لیویں **عن** عائشۃ قالت کانت صفیۃ من الصفی حضرت عائشہ نے کہا صفیہ صفی میں سے تھیں **عن** انس بن
مالک قال قدمنا خیبر فلما فتح اللہ تعالی الحصن ذکر لہ جمال صفیۃ بنت حیی وقد قتل زوجھا وکانت
عروسا فاصطفاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ فخرج بھا حتی بلغنا سد الصھباء حلت فبنی بھا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ہم آئے خیبر پر جب اللہ نے فتح کیا اوس قلعے کو تو لوگون نے صفیہ بنت حیی کا حسن و
جمال آپ سے بیان کیا اونکا خاوند مارا گیا تہا وہ دولہن تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو چن لیا اپنے واسطے پہر آپ
اون کو لیکر نکلے یہانتک کہ پہنچے سد الصہبا مین وہان حلال ہوئین یعنی حیض سے فارغ ہوئین تو عدت اون کی پوری ہوگئی
آپ نے اون سے صحبت کی **ف** صفیہ کا نام بعضون نے کہا پہلے زینب تہا جب آپ نے اونکو چنا تو اون کا نام صفیہ ہوا **عن** انس
بن مالک قال صارت صفیة لدحیة الکلبی ثم صارت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہی پہلے صفیہ دحیہ کلبی کے حصے مین آگئی تہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے مین آئین **ف** آپ نے اونکو
دوسری عورت دیکر صفیہ کو اپنے واسطے لے لیا اسواسطے کہ وہ قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی تہین **عن** انس قال وقع فی سہم
دحیة جاریة جمیلة فاشتراھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبعة ارؤس ثم دفعھا الی ام سلیم
تصنعھا وتھیئھا **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ دحیہ کلبی کے حصے مین ایک لونڈی حسینہ آئی (صفیہ) آپ نے اوسکو
خرید لیا دحیہ سے سات بردے دیکر پہر اوس لونڈی کو حوالے کیا ام سلیم کے تاکہ اوسکا بناؤ اور سنوار کردے حماد نے کہا مین
سمجہتا ہون آپ نے فرمایا عدت کرے صفیہ بنت حیی ام سلیم کے گہر مین **عن** انس قال جمع السبی یعنی بخیبر فجاء
دحیة فقال یا رسول اللہ اعطنی جاریة من السبی قال اذھب فخذ جاریة فاخذ صفیة بنت حیی فجاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ اعطیت دحیة قال یعقوب صفیة بنت حیی سیدة
قریظة والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوہ بھا فلما نظر الیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ خذ
جاریة من السبی غیرھا وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقھا وتزوجھا **ترجمہ** انس سے روایت ہی سب قیدی
جمع کیے گئے خیبر مین تو دحیہ کلبی آیا اور بولا یا رسول اللہ ایک لونڈی مجہے دیجیے ان قیدیون مین سے آپ نے فرمایا جا اور لیلے
ایک لونڈی اوس نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا تو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ نے
دحیہ کو دیدیا صفیہ بنت حیی کو جو سردار ہی قریظہ اور نضیر کے یہودیون کی وہ نہین لائق ہی مگر آپ کے واسطے آپ نے فرمایا بلاؤ دحیہ
کو صفیہ سمیت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا **ف** شاید یہ معاملہ دحیہ کلبی کے
رضامندی کے ساتھ ہوا دوسرے یہ کہ آپ نے اون کو ایک لونڈی لے لینے کی اجازت دی تہی عام لونڈیون مین سے نہ یہ کہ جو چھانٹ
کر جو سب سے بہتر ہو اوسکو لیوے تیسری یہ کہ صفیہ سردار تہین اپنی قوم مین اونکا رہنا ایک ادنے صحابی پاس مناسب نہ تہا
اون کو رشک ہوتا چوتھی یہ کہ اگر ایسی عورت دحیہ پاس رہتی تو وہ دحیہ کی عزت نہ کرتی آخرکار لڑائی ہوتی اور فساد ہوتا **عن**
قرة قال سمعت یزید بن عبد اللہ قال کنا بالمربد فجاء رجل اشعث الراس بیدہ قطعة ادیم احمر فقلنا
کانک من اھل البادیة فقال اجل قلنا ناولنا ھذہ القطعة الادیم التی فی یدک فناولناھا فقرأناھا فاذا
فیھا من محمد رسول اللہ الی بنی زھیر بن اقیش انکم ان شھدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ

ان اقمتم الصلٰوة واتيتم الزكوٰة وادّيتم الخمس من المغنم وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وسهم الصفي انتم آمنون
بامان الله ورسوله فقلنا من كتب لك هذا الكتاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ یزید بن عبد اللہ سے
روایت ہے ہم مربد میں بیٹھے (اونٹوں کی جگہ) کہ ایک شخص آیا جسکے بال بکھرے ہوئے تھے اور ہاتھ میں ایک ٹکڑا لال چمڑے کا لیے ہوئے
تھا ہم نے کہا شاید تو جنگل کا رہنے والا ہے بولا ہاں ہم نے کہا یہ ٹکڑا چمڑے کا ہم کو دے جو تیرے ہاتھ میں ہے اوس نے ہم کو دیا ہم
نے اوس میں جو لکھا تھا پڑھا اوس میں یہ لکھا تھا محمد کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہیں بنی زہیر بن قیس کو معلوم ہو بیشک
تم اگر گواہی دوگے اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کروگے تم نماز کو اور
ادا کروگے تم زکوٰۃ کو اور ادا کروگے غنیمت کے مال میں سے پانچویں حصے کو جو حق ہے اللہ اور اللہ کے رسول کا اور ادا کروگے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ یعنی صفی یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرلیں مال غنیمت میں سے تو تم کو امان ہوگی
اللہ کی امان اور اوسکے رسول کی امان ہم نے پوچھا یہ کتاب تجھکو کس نے لکھی بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ صفی خمس کے سوا ہوتا ہے تو پہلے کل مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا جو چیز چاہیں
پسند کرلیں یہ صفی ہے پھر پانچواں حصہ اللہ اور اللہ کے رسول اور یتامی وغیرہ کے لیے نکالا جاتا پھر غنیمت تقسیم ہوتی **باب** كيف
كان اخراج اليهود من المدينة یہود مدینے سے کیونکر نکالے گیے اوسکا بیان **عن** كعب بن مالك وكان احد الثلاثة
الذين تيب عليهم وكان كعب بن الاشرف يهجو النبي صلى الله عليه وسلم ويحرض عليه كفار قريش وكان
النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة واهلها اخلاط منهم المسلمون والمشركون يعبدون
الاوثان واليهود وكانوا يؤذون النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه فامر الله عز وجل نبيه بالصبر
والعفو ففيهم انزل الله ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم الاية فلما ابى كعب بن الاشرف
ان ينزع عن اذى النبي صلى الله عليه وسلم امر النبي صلى الله عليه وسلم سعد بن معاذ ان يبعث رهطا
يقتلونه فبعث محمد بن مسلمة وذكر قصة قتله فلما قتلوه فزعت اليهود والمشركون فغدوا على النبي
صلى الله عليه وسلم فقالوا طرق صاحبنا فقتل فذكر لهم النبي صلى الله عليه وسلم الذي كان يقول
ودعاهم النبي صلى الله عليه وسلم الى ان يكتب بينه وبينهم كتابا ينتهون الى ما فيه فكتب النبي صلى الله
عليه وسلم بينه وبينهم وبين المسلمين عامة صحيفة ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے اور وہ ان تین
شخصوں میں سے تھے جنکا گناہ معاف ہوا تھا (غزوہ تبوک میں جو سنہ ۹ ہجری میں واقع ہوا) اور کعب بن اشرف (ایک یہودی
بڑا مالدار تھا) ہجو کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کے کافروں کو آپ سے لڑنے کی ترغیب دیا کرتا تھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تھے اوس وقت وہاں سب قسم کے لوگ ملے جلے تھے بعض اون میں مسلمان تھے
بعض مشرکین جو بتوں کو پوجتے تھے بعضے یہود اور یہود بہت ستاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو تو

اسد جل جلالہ نے حکم کیا اپنے پیغمبر کو صبر کرنے کا اور درگزر کرنے کا اونھی کے شان مین یہ آیت اوتری ولتسمعن

من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا یعنی تم سنوگے اون لوگون سے جو دیئے گئے

کتاب (یہود اور نصاری) تم سے پہلے اور اون لوگون سے جو شرک کرتے ہین بہت مصیبت یعنی تم کو برا کہین گے اور ایذا پہونچاوینگے

اگر تم صبر کرو اور ڈرو اللہ سے تو بڑا کام ہے) تو جب کعب بن اشرف نے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا سے باز

رہنے سے آپ نے حکم کیا سعد بن معاذ کو کہ چند آدمی بھیجکر اوسکو قتل کرا دین انہون نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور بیان کیا قصہ اوسکے قتل

کا (جو اوپر گزر چکا) جب کعب بن الاشرف کو اون لوگون نے مار ڈالا تو یہودی اور مشرکین سب ڈر گئے اور صبح کو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارا صاحب رات کو مارا گیا (یعنی کعب بن الاشرف) رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اون سے بیان کیا جو وہ کہا کرتا تھا (یعنی آپ کی برائیان اور ہجو جو وہ کیا کرتا تھا) بعد اوسکے آپ نے اون سے کہا

کہ اب ہماری اور تمھاری درمیان مین ایک عہدنامہ لکھا جاوے جسپر دونو فریق قائم رہین پھر آپ نے ایک کتاب لکھی درمیان

اونکے اور اپنے اور سب مسلمانون کے عموم کے طور سے **ف** پھر اوسکے چند روز کے بعد سنہ ۶ ہجری مین جنگ خیبر ہوئے

جسمین یہودیون کی کمر ٹوٹ گئی بعد اوس کے حضرت عمر نے اپنی خلافت مین یہود کو خیبر سے بھی نکال دیا وہ شام کو چلے گئے

اور جزیرہ عرب بموجب ارشاد نبوی کے کافرون اور مشرکون سے بالکل صاف کر دیا گیا سب مسلمان ہی مسلمان وہان ہو گئے **عن**

ابن عباس قال لما اصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریشا یوم بدر و قدم المدینۃ جمع الیھود فی سوق

بنی قینقاع فقال یا معشر یھود اسلموا قبل ان یصیبکم مثل ما اصاب قریشا قالوا یا محمد لا یغرنک

من نفسک انک قتلت نفرا من قریش کانوا اغمارا لا یعرفون القتال انک لو قاتلتنا لعرفت

انا نحن الناس وانک لم تلق مثلنا فانزل اللہ عزوجل فی ذلک قل للذین کفروا ستغلبون قرا مصرف

الی قولہ فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ یسبک واخری کافرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے قریش پر فتح حاصل کی جنگ بدر مین اور آپ مدینے مین لوٹ کر آئے تو آپ نے یہودیون کو اکٹھا کیا بنی قینقاع

کے بازار مین اور فرمایا اے گروہ یہودیون کے مسلمان ہو جاؤ قبل اسکے کہ تمہارا بھی وہی حال ہو جو قریش کا حال ہوا انہون نے

کہا یا محمد تم اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تم نے چند لوگون کو قریش کے قتل کیا جو ناتجربہ کار تھے لڑائی کے فن سے واقف نہ تھے اگر

تم ہم سے لڑتے تو البتہ تم کو معلوم ہوتا کہ ہم بھی کوئی آدمی ہین اور تم نے ہماری مثل کسی کو نہ دیکھا ہو تب اللہ تعالی نے یہ آیت

اوتاری قل للذین کفروا ستغلبون **ف** وتحشرون الی جہنم وبئس المہاد قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل

فی سبیل اللہ واخری کافرۃ یرونہم مثلیہم رای العین واللہ یؤید بنصرہ من یشاء ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار **یعنی**

کہدو اے محمد کافرون سے کہ اب تم مغلوب ہوگے اور ہانکے جاؤگے دوزخ کو اور کیا بری تیاری ہے ابھی ہو چکا ہے تم کو ایک نمونہ

دو فوجون مین جو بھڑی تھین ایک فوج ہے جو لڑتی ہے اسد کی راہ مین اور دوسری کافر ہے یہ اون کو دیکھتے ہین اپنے دو دا اوسکے تنا ایسا

انہون سے اور اسد زور دیتا ہی اپنی مدد کا جسکو چاہی ہو اسی مین خبردار ہو جاوین جنکو آنکہین ہین یعنی کفار اصل مین تین برابر
تہی مگر اسد نے دو برابر دکہلائے تاکہ مسلمان گہبراوین نہین) **عن محیصة** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من
ظفرتم به من رجال یهود فاقتلوه فوثب محیصة علی شبیبة رجل من تجار یهود کان یلابسهم فقتله
وکان حویصة اذ ذاك لم یسلم وکان اسن من محیصة فلما قتله جعل حویصة یضربه و یقول یا عدو
الله اما والله لرب شحم فی بطنك من ماله **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیه وسلم نے فرمایا یہودیون
مین سے جس مرد کو تم پاؤ اوسکو مار ڈالو تو محیصہ نے حملہ کیا ایک شخص پر یہود کے سوداگرون مین سے جسکا نام شبیبہ تہا اور اوسکو
قتل کیا اوسوقت محیصہ یہودیون سے ملا جلا رہتا تہا جبتک حویصہ محیصہ کا بہائی مسلمان نہین ہوا تہا اور وہ بڑا تہا محیصہ سے
تو جب محیصہ نے اوس یہودی کو مار ڈالا حویصہ اوسکو مارتے تہے اور کہتے تہے ای دشمن خدا کے قسم اسد کی بہت چربی ہی تیری
پیٹ مین اوسکے مال کی **ف** تو یہ قول حویصہ کا اوسحالت مین تہا جب وہ ایمان نہ لائے تہے ورنہ ایسا کیون کہتے اس لیے کہ محیصہ
نے تو اوس یہودی کو بموجب ارشاد رسول اسد صلی اسد علیه وسلم کے مار ڈالا تہا۔ شاید اسوجہ سے ملامت کرتے ہون گے کہ
محیصہ نے اوس یہودی کو فریب سے مارا ہوگا **عن ابی هریرة** انه قال بینا نحن فی المسجد اذ خرج الینا رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال انطلقوا الی یهود فخرجنا معه حتی جئناهم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم
فناداهم فقال یا معشر یهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت یا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلی الله علیه
وسلم ذلك ارید ثم قالها الثالثة اعلموا انما الارض لله ورسوله وانی ارید اجلیکم من هذه
الارض فمن وجد منکم بماله شیئا فلیبعه والا فاعلموا انما الارض لله ورسوله صلی الله علیه وسلم
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی ہم مسجد مین تہے ناگاہ رسول اسد صلی اسد علیه وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود
کیطرف نکلو تو ہم حضرت کے ساتہہ نکلے یہانتک کہ ہم یہود کے مقام پر پہونچگئے تو رسول اسد صلی اسد علیه وسلم کہڑے ہوئے اور اونکو
بلایا اور فرمایا ای یہودیو کہ وہ مسلمان ہو جاؤ تا سلامت رہو یعنی دنیا اور آخرت کی بلاؤن سے تو اونہون نے کہا کہ یا ابا القاسم آپ
نے پیغام پہونچا دیا تو پہر رسول اسد صلی اسد علیه وسلم نے اون سے فرمایا بہی اونہون نے ایسا ہی جواب دیا بعد اوسکے آپ نے کہا
یہی میرا مقصد تہا پہر تیسری بار مین کہا جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیے ہی یعنی وہ اوسکا خالق اور مالک ہی اور اوسکے رسول کیواسطے ہی
یعنی نیابت اور خلافت اور مین تمہاری کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کرتا ہون اس زمین سے یعنی جزیرہ عرب سے سو جو شخص کہ پاوے
تم مین سے اپنی مال سے کچہہ الفت یعنی جانا اوسکا دشوار ہو جیسی زمین وغیرہ تو اوسکو بیچ ڈالے اور نہین تو یہہ سمجہہ لو کہ زمین اسد کی اور
اوسکی رسول کی ہی **ف** یعنی ابہی سے ہو سکے تو بیچ ڈالو بیچ کہا لو پہر زمین متاع سب چہن جاوے گی اور افسوس کچہہ کام نہ آویگا

باب فی خبر النضیر یہود بنی النضیر کا حال جو سنہ ۴ ہجری مین مدینے سے نکالی گئی **عن عبد الرحمن بن کعب بن مالك**

عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان کفار قریش کتبوا الی ابن ابی ومن کان یعبد معه

انا وثان من الاوس والخزرج ورسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ بالمدینة قبل وقعة بدر انکم اویتم
صاحبنا وانا نقسم بالله لتقاتلنه او لتخرجنه او لنسیرن الیکم باجمعنا حتی نقتل مقاتلتکم ونستبیح
نساءکم فلما بلغ ذلك عبد الله بن ابی ومن کان معه من عبدة الاوثان اجتمعوا لقتال النبی صلی الله علیه
وسلم لقیهم فقال لقد بلغ وعید قریش منکم المبالغ ما کانت تکیدکم باکثر مما تریدون ان تکیدوا
به انفسکم تریدون ان تقاتلوا ابناءکم واخوانکم فلما سمعوا ذلك من النبی صلی الله علیه وسلم تفرقوا
فبلغ ذلك کفار قریش فکتبت کفار قریش بعد وقعة بدر الی الیهود انکم اهل الحلقة والحصون و
انکم لتقاتلن صاحبنا او لنفعلن کذا وکذا ولا یحول بیننا وبین خدم نسائکم شیء وهی الخلاخیل
فلما بلغ کتابهم النبی صلی الله علیه وسلم اجتمعت بنو النضیر بالغدر فارسلوا الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم اخرج الینا فی ثلاثین رجلا من اصحابك ولیخرج منا ثلاثون حبرا حتی نلتقی بمکان المنصف فیسمعوا
منك فان صدقوك وآمنوا بك آمنا بك فلما کان الغد غدا علیهم رسول الله صلی الله علیه
وسلم بالکتائب فحصرهم فقال لهم انکم والله لا تامنون عندی الا بعهد تعاهدونی علیه فابوا ان
یعطوه عهدا فقاتلهم یومهم ذلك ثم غدا الغد علی بنی قریظة بالکتائب وترك بنی النضیر ودعاهم
الی ان یعاهدوه فعاهدوه فانصرف عنهم وغدا علی بنی النضیر بالکتائب فقاتلهم حتی نزلوا علی
الجلاء فجلت بنو النضیر واحتملوا ما اقلت الابل من امتعتهم وابواب بیوتهم وخشبها فکان نخل
بنی النضیر لرسول الله صلی الله علیه وسلم خاصة اعطاه الله ایاها وخصه بها فقال وما افاء الله علی
رسوله منهم فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب یقول بغیر قتال فاعطی النبی صلی الله علیه وسلم اکثرها
للمهاجرین وقسمها بینهم وقسم منها لرجلین من الانصار وکانا ذوی حاجة لم یقسم لاحد من
الانصار غیرهما وبقی منها صدقة رسول الله صلی الله علیه وسلم التی فی ایدی بنی فاطمة رضی الله
عنها ترجمہ عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہی انہون نے سنا ایک شخص سے جو صحابہ مین سی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے قریش کے کافرون نے عبد اللہ بن ابی اور اوسکے ساتھیون کو جو بت پرستی کرتی تھی اوس اور خزرج مین سی لکھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت مدینے مین تھے بدر کی لڑائی سی پہلے کہ تم نے جگہہ دی ہماری ساتھی کو (یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور ہم قسم کہا کر کہتے ہین کہ تم اوس سے لڑو یا اوسکو نکال دو نہین تو ہم سب ملکر تمہارے اوپر حملہ کرینگے
اور جو لوگ تم مین سی لڑنیوالے ہین اونکو قتل کرینگے اور تمہاری عورتون کو اپنے تصرف مین لاوینگے جب یہ خط عبد اللہ بن
ابی کو پہونچا اور اوسکے ساتھیون کو جو بت پرستی کرتے تھے تو وے سب جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی لڑنے کو جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہونچی آپ اون سی جاکر ملاقات کی اور اون کو سمجہایا کہ قریش نے جو تم کو دہمکایا ہی وہ انتہا

ی دہملی ہی تمھاری نزدیک حالانکہ قریش تم کو اتنا ضرر نہین پہونچا سکتی جتنا تم خود اپنی تئین ضرر پہونچاتی ہو کیونکہ تم چاہتی ہو کہ
لڑو اپنی بیٹیون اور بہائیون سی **ف** یعنی قریش نی تو تم کو یہی دہمکی دی ہے کہ اگر تم محمد سے نہ لڑو گے تو ہم تم سے لڑین گے پس اگر تم
اونکا کہنا مان لوگے تو تمہارا زیادہ نقصان ہوگا اسوجہ سے کہ اپنے لوگون سے لڑنا ہوگا یعنی اپنی اون عزیزون سے جو تم مین سے
مسلمان ہوگئی ہین پہر تم بھی مارے جاؤ گے اور تمہاری ہاتھ سے تمہاری عزیزون کا بھی خون ہوگا اور جو تم قریش کا کہنا نہ مانوگے
تو صرف یہی نقصان ہوگا کہ وہ تم سے لڑین گے ہمین چندان نقصان نہین ہے خصوصًا جب ہم بھی قریش سے لڑنے کو تیار ہون
ت جب اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تقریر سنی تو دے جدا جدا ہوگئے یعنے متفرق ہوگئی (اور جنگ کا
ارادہ فسخ کیا) پھر یہ خبر قریش کے کافرون کو پہونچی انہون نے بعد جنگ بدر کے یہود کو لکھا کہ تم گھر بار والے اور قلعے والے ہو (یعنے
ساز و سامان ہتہیار اور قلعے رکہتی ہو) تو تم لڑو ہمارے ساتھی سی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی) نہین تو ہم ایسا کرینگی ایسا کرینگے
(یعنی تم کو قتل کرینگی) اور تمہاری عورتون کی پازیبین ہم سے کوئی نہ بچا سکیگا (یعنی کوئی حائل نہ ہوگا) مطلب یہ ہی کہ ہم
مرد و نکو تمھارے قتل کرین گے اور تمہاری عورتون کو اپنی تصرف مین لاوین گے) جب یہ کتاب بنی النضیر کے یہودیون کو پہونچی
انہون نے اتفاق کیا فریب کرنیکی پر اور عہد توڑنے کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا کہ آپ اپنی صحابہ
مین سی تیس آدمی لیکر نکلی اور ہم مین سی بھی تیس عالم نکلکر آپ سے ملاقات کرین گے ایک درمیانی مقام مین (یعنی دونوں کے لوگ جدا
جدا دور پر رہین گے) وہ عالم ہماری آپ کی گفتگو سنینگی اگر آپ کی تصدیق کرین اور آپ پر ایمان لائین تو ہم بھی سب
آپ پر ایمان لاوین گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر صحابہ سی بیان کی جب دوسرا دن ہوا تو آپ لشکر لیکر
اونکے پاس گئے اور اون سے کہا قسم خدا کی مجھے تم پر اطمینان نہ ہوگا جبتک تم مجھسے عہد نہ کرو اونہون نے انکار کیا عہد
کرنیسے (کیونکہ اون کی نیت مین دغا تھی) آپ اون سے لڑے دن بھر پھر دوسرے دن بنی قریظہ کی یہودیون پر گئی لشکر لیکر
اور بنی نضیر کو چھوڑ دیا اور اون سے کہا تم عہد کرو انہون نے عہد کر لیا کہ ہم آپ سی نہ لڑین گے نہ آپ کے دشمن کی مدد کرین گے)
پھر آپ دوسری روز بنی نضیر پر گئی فوجین لیکر اور لڑے اون سے یہانتک کہ وہ راضی ہوئی جلا وطن ہونے پر پھر وہ لوگ جلا
وطن ہوئے اور جو کچھ اون کے اونٹون سے اوٹھ سکا اپنی اسباب اور کاٹ کواڑ توڑ توڑ کر لیگئی اور اونکی درخت کھجور ان
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی اللہ نے آپ کو عنایت کی خاص آپ ہی کو فرمایا اللہ تعالی نے وما افاء اللہ علی
رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب یعنی جو کچھ عنایت کیا اللہ نے اپنی رسول کو کافرون کے مال میں
سی تو نہین دوڑائے تم نے اون پر گھوڑے نہ اونٹ مطلب یہ ہی کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون
مین سے اکثر حصہ مہاجرین کو دیا اور اون مین تقسیم کر دیا اور دو انصاریون کو بھی دیا جو حاجتمند تھے اور انصار کو نہین دیا
اور جسقدر باقی رہا وہ صدقہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بنی فاطمہ کے ہاتہہ مین رہا **ف** یہود کو درخت خرما کہ متصل اون
کی گڈہی کے تھی بہت محبوب تہے مثل اولاد کے یا یہ خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالی جاوین تو اونکے سوح پر صدمہ ہوگا آپ نے

حکم درختون کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع کیے بعضون نے عمدہ قسم کے درخت کاٹے با این نیت کہ اونکے کٹنے سے کافر ذلیل ہونگے زیادہ ہوگا بعضے صحابہ نے برے قسم کے کاٹے با این نیت کہ اونکو یقین کامل اسبات کا تہا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے اہل اسلام کے قبضے مین آوینگے عمدہ قسم مسلمانون کے لیے بچ رہے اللہ تعالی کو دونون فعل بمقتضای حسن نیت پسند ہوئی اور دونون کو خدا تعالی نے اپنا حکم فرمایا ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله وليخزي الفاسقين یعنی جو کاٹے تم نے ایک قسم درخت خرما کے یا چہوڑ دی قائم اپنی جڑ پر سو بحکم خدا ہے اور اس لیے کہ رسوا کرے نافرمانونکو اور صحیح بخاری مین ہے کہ آپنے درختون کے جلانے کا بھی حکم دیا تہا چنانچہ کچہ درخت وہان جلائی بھی گئی ہی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ؎ وهان على سراة بني لوي + حريق بالبويرة مستطير + یعنی آسان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگا دینا بویرہ مین کہ شرارے اوسکی اوڑتے تھے بویرہ اوس جگہہ کا نام ہے جہان درخت خرما بنی نضیر کے تھے اور لوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے ایک شخص ہین اللہ جل جلالہ نے سورہ حشر مین بنی نضیر کے نکالے جانیکا بیان فرمایا هو الذي اخرج الذين كفروا من اهل الكتاب وہی ہے جس نے نکالا اون کو جو کافر ہین اہل کتاب مین سے اون کے گہرون مین سے پہلے ہی بار کے لشکر جمع کرتے نہین گمان تہا کہ وہ نکل جاوینگے اور اونکا یہ گمان تہا کہ اونکے قلعے اون کو اللہ سے بچا لیوینگے سو آیا اون پر عذاب اللہ کا اوس جگہہ سے جہان اونکو خیال نہ تہا اور ڈالا اونکے دلون مین رعب اوجاڑتے تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتہون سے اور مسلمانون کے ہاتہون سے سو عبرت لو ای عبرت لینے والو (یعنی غور کرو اور سمجہو کہ اللہ کی نافرمانی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کا انجام یہی ہے) عن ابن عمر ان يهود النضير وقريظة حاربوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بني النضير واقر قريظة ومن عليهم حتى حاربت قريظة بعد ذلك فقتل رجالهم وقسم نساءهم واولادهم واموالهم بين المسلمين الا بعضهم لحقوا برسول الله صلى الله عليه وسلم فامنهم واسلموا واجلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يهود المدينة كلهم بني قينقاع وهم قوم عبد الله بن سلام ويهود بني حارثة وكل يهودي كان بالمدينة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ کے یہودیون نے جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے نکال باہر کیا بنی نضیر کو اور قائم رکہا بنی قریظہ کو اس لیے کہ اونہون نے عہد کر لیا جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ نے بد عہدی کی اور در پردہ کفار قریش کی اعانت کو تیار ہوئی اور آپسے باغی ہونا چاہا) آپنے اون پر احسان کیا یہان تک کہ پہر بنی قریظہ لڑے آپنے اون کے مردون کو قتل کیا اور اونکی عورتون اور بچون کو اور مالون کو مسلمانون مین تقسیم کیا مگر بعضون کو جو آپسے آن کر مل گئے آپنے اونکو امان دی وہ مسلمان ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے کل یہودیون کو نکال دیا بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور جو یہودی مدینے مین تہا **ف** کوئی نہ رہنے پایا مدینے مین سب مسلمان ہی مسلمان ہوگئے اور اسلام کو غلبہ ہوا۔ یہ آپکے

صبر کے بدلے اللہ جل جلالہ نے اپنا فضل کیا کہ یہودیونکا نام جزیرہ عرب سے مٹ گیا اور اونکی اولاد لونڈی غلام ہوگئی **باب**

فی حکم ارض خیبر خیبر کی زمین کا بیان یعنی اوسکا حکم **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اھل

خیبر فغلب علی النخل والارض والجاھم الی قصرھم فصالحوہ علی ان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصفراء

والبیضاء والحلقۃ ولھم ما حملت رکابھم علی ان لا یکتموا ولا یغیبوا شیئا فان فعلوا فلا ذمۃ

لھم ولا عھد فغیبوا مسکا لحیی بن اخطب وقد کان قتل قبل خیبر کان احتملہ معہ یوم بنی النضیر حین

اجلیت النضیر فیہ حلیھم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسعیۃ این مسک حیی بن اخطب قال

اذھبتہ الحروب والنفقات فوجدوا المسک فقتل ابن ابی الحقیق وسبی نساءھم وذراریھم واراد

ان یجلیھم فقالوا یا محمد دعنا نعمل فی ھذہ الارض ولنا الشطر ما بدا لک ولکم الشطر وکان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یعطی کل امراۃ من نسائہ ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کی خیبر والون سے تو غالب ہوگئے اون کی زمین اور درختون پر اور محصور کردیا اون کو

اون کے مکان مین پھر اونہون نے آپ سے صلح کی اس شرط پر کہ چاندی اور سونا اور ہتھیار جو کچھ ہے مین وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو ملین اور باقی جسقدر اسباب اونکے اونٹ اوٹھا سکین وہ لیجاوین مگر اس شرط پر کہ کوئی چیز نہ چھپاوین

نہ غائب کرین اگر ایسا کرینگے تو جو مسلمانون نے اونکا ذمہ لیا ہے وہ ٹوٹ جاویگا اور عہد نہ رہیگا پھر انہون نے

غائب کردی ایک تھیلی چمڑی کی جو حیی بن اخطب پاس تھی اور وہ قتل کیا گیا تھا خیبر سے پہلے وہ اوس مین بنی نضیر کے

زیور بھر کر اوٹھا لایا تھا جب بنی نضیر نکالے گئے تھے راوی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعیہ سے جو ایک

یہودی تھا کہان ہے تھیلی حیی بن اخطب کی وہ بولا جنگون مین تباہ ہوگئی اور مصارف مین خرچ ہوگئی پھر صحابہ نے

اوس تھیلی کو پایا تب آپ نے قتل کیا ابن ابی الحقیق کو۔ اونھی یہودیون مین سے اور اون کی عورتون کو قید کیا اور اولاد

کو غلام بنایا اور قصد کیا اونکے جلاوطن کرنے کا وہ بولے ای محمد ہم کو یہین رہنے دو ہم محنت کرینگے زمین مین اور جو پیدا

ہو اوسکا آدھا تم کو دینگے اور آدھا ہم لینگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی آمدنی مین سے ہر عورت کو اپنی بی بیون

مین سے ۸۰ وسق کھجور کے دیتے اور بیس وسق جو کے دیتے (سال بھر مین خرچ کیواسطے) **عن** عبداللہ بن عمران عمر

قال ایھا الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عامل یھود خیبر علی انا نخرجھم اذا

شئنا فمن کان لہ مال فلیلحق بہ فانی مخرج یھود فاخرجھم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت

عمر نے کہا ای لوگو تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا تھا خیبر کے یہودیون سے اس بات پر کہ جب چاہین ہم انکو

نکالدین تو جس شخص کا مال یہودیون کے پاس ہو وہ اپنی مال کو لے لے کیونکہ مین نکالنے والا ہون یہود کو پھر نکال دیا اونکو **ف**

یہودیون نے حضرت عمر سے کہا آپ ہم کو نکالتے ہین حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہم کو یہان رکہا تھا حضرت عمر نے جواب دیا کہ پیغمبر نے

فرمایا جزیہ عرب مین دو دین نرہین اسواسطے مین تم کو نکالتا ہون عن عبد اللہ بن عمر قال لما افتتحت خیبر سالت یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرھم علی ان یعملوا علی النصف مما خرج منہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم فیہا علی ذلک ما شئنا فکانوا علی ذلک وکان التمر یقسم علی السھمان من نصف خیبر ویاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمس وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعم کل امراۃ من ازواجہ من الخمس مائۃ وسق تمرا وعشرین وسقا شعیرا فلما اراد عمر اخراج الیھود ارسل الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھن من احب منکن ان اقسم لھا نخلا بخرصھا مائۃ وسق یکون لھا اصلھا وارضھا وماؤھا ومن الزرع مزرعۃ خرص عشرین وسقا فعلنا ومن احب ان نعزل الذی لھا فی الخمس کما ھو فعلنا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب خیبر فتح ہوا تو یہودیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہم کو رہنے دین اس شرط پر کہ ہم محنت کرین گے اور جو پیدا وار ہوا دسکا آدھا ہم لین گے اور آدھا آپکو دین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مین تم کو رکھونگا اس شرط پر جبتک ہم چاہین پھر وہ اسی شرط پر رہے تو خیبر کی کھجور کی حصے ہوتی اوس مین سے پانچوان حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عورت کو اپنی اوس خمس مین سے ایکسو وسق کھجور کے دیتے اور بیس وسق جو کے دیتے جب حضرت عمر نے یہود کو نکالنا چاہا تو آپ کی بی بیون سے کہلا بہیجا تم مین سے جسکا جی چاہے مین ادسکو اوتنی درخت دیدون جن مین سے سو وسق کھجور نکلین مع جڑ اور زمین اور پانی کے اسیطرح کھیتی مین سے اوسقدر زمین جس مین بیس وسق جو پیدا ہون اور جو چاہے تو مین خمس مین سے اوسکا حصہ نکالا کرون عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فاصبناھا عنوۃ فجمع السبی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر پر پھر ہم نے اوسکو حاصل کیا زور کر تو اکٹھا کی گئی قید کر تاکہ مسلمانون مین تقسیم کیا جاوی ایک اون مین سے کیونکہ وہ حق تھی مسلمانون کے عن سھل ابن ابی حثمۃ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر نصفین نصفا لنوائبہ وحاجتہ ونصفا بین المسلمین قسمھا بینھم علی ثمانیۃ عشر سھما ترجمہ سھل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا تہا خیبر کو دو حصے پر ایک حصہ تو اپنی کامون اور ضرورتون کیواسطے اور دوسرا حصہ مسلمانون کیواسطے تقسیم کیا تہا اوس حصے کو اٹھارہ حصہ پر کیونکہ لشکر کے لوگ ایک ہزار پانسو تھے اون مین تین سو سوار تھے سوارون کو دوہرا حصہ ملتا تہا اور پیادون کو اکہرا حصہ سب اٹھارہ سو حصے ہوئے عن بشیر بن یسار انہ سمع نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فذکر ھذا الحدیث قال فکان النصف سھام المسلمین وسھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعزل النصف للمسلمین لما ینوبہ من الامور والنوائب ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے اوس نے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اونہون نے نقل کیا اسی حدیث کو کہا کہ نصف آمدنی مین سب مسلمانون کے حصے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
بھی حصہ تہا اور جو نصف باقی رہتا وہ مسلمانون کے اون کامون کے لیے رکہا جاتا جو اون کو پیش آتے (یعنی حوادث اور ضرورت
کیواسطے جیسے مصارف جنگ وغیرہ) **عن** بشیر بن یسار مولی الانصار عن رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لما ظہر علی خیبر قسمہا علی ستۃ وثلاثین سہما جمع کل سہم مائۃ سہم فکان لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وللمسلمین النصف من ذلک وعزل النصف الباقی لمن نزل بہ من الوفود
والامور ونوائب الناس **ترجمہ** بشیر بن یسار سے جو انصار کا مولی (غلام آزاد) ہے اوس نے سنا چند صحابہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہوئے خیبر پر تو تقسیم کیا اوسکو چھتیس حصون پر ایک حصے
مین سو حصے تہے تو اوس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سب مسلمانون کو نصف ملا اور وہ جو نصف بچا
تو رکہا گیا اون لوگون کے خرچ کیواسطے جو آپ پاس آیا کرتے اپنی قومون کیطرف سے یعنی وفود کے لیے اور اور ضروری کامون اور ضروری
حاجتون کیواسطے **عن** بشیر بن یسار قال لما افاء اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر قسمہا علی ستۃ و
ثلاثین سہما جمع کل سہم مائۃ سہم فعزل نصفہا لنوائبہ وما ینزل بہ الوطیحۃ والکتیبۃ وما احیز
معہما وعزل النصف الاخر فقسمہ بین المسلمین الشق والنطاۃ وما احیز معہما **ترجمہ** بشیر بن
یسار سے روایت ہے جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکو چھتیس حصون پر تقسیم کیا ہر حصے مین سو حصے تھے
پھر آدہے حصے ان مین سے (یعنی اٹھارہ حصے) اپنی ضروری حادثون اور کامون کیواسطے رکہے انہی حصون مین تہا وطیحہ
اور کتیبہ اور جو اونکی متعلق تہا (وطیحہ اور کتیبہ خیبر کے گانون ہین) اور آدہے باقی کو تقسیم کیا مسلمانون مین اون مین شق
تہا اور نطاۃ (جو گانون کے نام مین) اور جو ان کے متعلق تہا **ف** مطلب یہ ہے کہ نصف زمین کی آمدنی اخراجات کیواسطے
بیت المال مین رکھی اور نصف مسلمانون کو تقسیم کر دی **عن** بشیر بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما افاء اللہ علیہ خیبر قسمہا ستۃ وثلاثین سہما جمع فعزل للمسلمین الشطر ثمانیۃ عشر سہما یجمع
کل سہم مائۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہم لہ سہم کسہم احدہم وعزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ
عشر سہما وہو الشطر لنوائبہ وما ینزل بہ من امر المسلمین فکان ذلک الوطیح والکتیبۃ والسلالم
وتوابعہا فلما صارت الاموال بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمین لم یکن لہم عمال یکفونہم عملہا
فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہود فعاملہم **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو جب اللہ نے خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکے چھتیس حصے کیے بڑے بڑے حصے (کہ ہر ایک حصہ سو حصون کو شامل تہا) پھر مسلمانون
کیواسطے اون مین سے آدہا حصہ کیا یعنی اٹھارہ حصے نکالے ہر ایک حصے مین سو آدمی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل اور صحابہ
کے تہے یعنی آپ کو بھی انکی ہی حصہ ملا جیسے اورون کو ایک ایک حصہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے یعنی نصف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جدا کیے اپنی ضروری حادثون کے واسطے (یعنی مصارف اتفاقی کیواسطے جو پڑجاوین جیسے ضیافت وغیرہ) اور جو حادثے مسلمانوں
کے پیش آوین آپ پر اون کے لیے اس نصف مین (یعنی وطیح اور کتیبہ اور سلالم اور اون کے متعلقات تھے) پھر خیبر کے بیہات کی زمین
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ مین یہہ مال آئے اور مسلمانون کو کام کرنیوالے نہ ملے جو اون کیطرف سے محنت کرین
آپ نے یہودیون کو قائم رکہا محنت مشقت پر اور بٹائی کرلی اون سے عن مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید
الانصاری قال سمعت ابی یعقوب بن مجمع یذکر عن عمه عبد الرحمن بن یزید الانصاری عن عمه
مجمع بن جاریة الانصاری وکان احد القراء الذین قرؤا القرآن قال قسمت خیبر علی اهل الحدیبیة
فقسمها رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثمانیة عشر سهما وکان الجیش الفا وخمسمائة فیهم
ثلثمائة فارس فاعطی الفارس سهمین واعطی الراجل سهما ترجمه مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید انصاری
سے روایت ہے انہون نے کہا سنا مین نے اپنے باپ یعقوب بن مجمع سے وہ نقل کرتے تھے اپنے چچا عبد الرحمن بن یزید
انصاری سے وہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے جو منجملہ قرآن کے قاریون کے ایک قاری تھے کہتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا خیبر کو اون لوگون پر جو صلح حدیبیہ مین شریک تھے (کیونکہ یہی لوگ تھے اکثر خیبر
کی جنگ مین گئے تھے) اٹھارہ حصون پر اور سب لشکر کی تعداد ایکہزار پانسو تھی اون مین تین سو سوار تھے (اور بارہ سو پیادے)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو دو حصے دیے (تو سب چھہ سو حصے ہوئے سوارون کے) اور پیادے کو ایک حصہ
دیا (اون کے بارہ سو حصے ہوئے سب ملکر اٹھارہ سو حصے ہوئے عن الزهری وعبد الله بن ابی بکر وبعض
ولد محمد بن مسلمة قالوا بقیت بقیة من اهل خیبر تحصنوا فسالوا رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان یحقن دماءهم ویسیرهم ففعل فسمع بذلک اهل فدک فنزلوا علی مثل ذلک فکانت
لرسول الله صلی الله علیه وسلم خاصة لانه لم یوجف علیها بخیل ولا رکاب ترجمه ابن شہاب
زہری سے اور عبد اللہ بن ابی بکر اور محمد بن مسلمہ کے بعض لڑکون سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ جب خیبر فتح ہوگیا تو
کچہ لوگ خیبر مین رہ گئے اور وہ ایک قلعے مین بند ہوئے انہون نے درخواست کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے
جانون کو امن دیجیے اور ہم کو روانہ کر دیجیے (یعنے ہم یہان سے چلے جاوین گے) آپنے قبول کیا یہ خبر فدک والون کو پہونچی
(وہ بہی ایک قلعہ تہا خیبر کے متعلقات مین سے) وہان کے لوگ بہی اسی شرط پر نکل کھڑے ہوئے پہر یہ فدک خاص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا گنا جاتا اسوجہ سے کہ اوس پر گہوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے گئے (یعنے نہ جنگ کے حاصل ہوا اگر جنگ سے
حاصل ہوتا تو سب مسلمانون کا حق اوسمین ہوتا عن الزهری ان سعید بن المسیب اخبره ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم افتتح بعض خیبر عنوة قال ابو داود قری علی الحرث بن مسکین وانا شاهد
اخبرکم ابن وهب قال حدثنی مالک عن ابن شهاب ان خیبر کان بعضها عنوة وبعضها صلحا

والكتيبة اكثرها عنوة وفيها صلح قلت لمالك وما الكتيبة قال ارض خيبر وهي اربعون الف عذق **ترجمہ** زہری سے روایت ہے سعید بن المسیب نے اونکو خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خیبر فتح کیا زور سے اور کچھ فتح کیا صلح سے (مگر اکثر زور سے فتح کیا) اور کتیبہ (جو ایک قریہ ہے خیبر کا) فتح ہوا زور سے اکثر اوس کا اور کچھ اوسمین صلح سے بھی فتح ہوا۔ ابن وہب نے کہا مین نے مالک سے پوچھا کتیبہ کیا ہے اونہون نے کہا خیبر کی زمین مین (ایک زمین ہے) جس مین چالیس ہزار کھجور کے درخت تھے **ف** خیبر مین اکثر اشجار کھجور ہی کے تھے اور بڑی آمدنی یہی تھی اور کچھ زراعت بھی ہوتی تھی۔ چنانچہ اب تک مدینہ منورہ مین خیبر کی کھجورین آتی رہتی ہین۔ اور بعضی قسم اون مین سے بہت عمدہ ہوتی ہین جیسے شلبی وغیرہ **عن** ابن شہاب قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتتح خيبر عنوة بعد القتال ونزل من نزل من اهلها على الجلاء بعد القتال **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے مجھے پہونچا یہ امر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کیا خیبر کو زور سے لڑائی کرکے اور وہان کے لوگ جو قلعے سے اوترے تھے تو وطن سے نکل جانے کی شرط پر اوترے تھے **ف** پھر اونہون نے منت کی اور کہا ہم کو یہان رہنے دو ہم زراعت کرینگے اور نصف پیداوار تم کو دینگے **عن** ابن شہاب قال خمس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خيبر ثم قسم سائرها على من شهدها ومن غاب عنها من اهل الحديبية **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوان حصہ نکال لیا خیبر کے مال مین سے (جو غنیمت مین آیا) اور جو بچا اوسکو تقسیم کیا اون لوگون پر جو حاضر تھے جنگ مین اور جو حاضر نہ تھے جنگ مین مگر صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے (جو جنگ خیبر سے ایکسال پہلے ہوئی) **عن** عمر قال لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية الا قسمتها كما قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر **ترجمہ** حضرت عمر رض سے روایت ہے اگر مجھے خیال نہ ہوتا اون مسلمانون کا جو ہمارے بعد پیدا ہونگے یعنی اونکی محتاجی کا تو مین جو گانو یا شہر فتح ہوتا اوسکو اوسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا

باب ما جاء فی فتح مکۃ مکے کی فتح کا بیان (جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا)

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح جاءه العباس بن عبد المطلب بابي سفيان بن حرب فاسلم بمر الظهران فقال له العباس يا رسول الله ان ابا سفيان رجل يحب هذا الفخر فلو جعلت له شيئا قال نعم من دخل دار ابي سفيان فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال کہ فتح ہوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابو سفیان بن حرب کو لیکر آئے وہ مسلمان ہوئے مر الظہران مین (ایک مقام ہے قریب مکے کے) اوس وقت حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان ایسا شخص ہے جو نمود اور دکہاوے کو دوست رکہتا ہے آپ کچھ اوسکو ایسی بات ارشاد فرما دین جسمین اوسکو فخر ہو جاوے تو مناسب ہے آپ نے فرمایا جو شخص ابو سفیان کے گھر مین چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لیوے اوسکو امن ہے **ف** یعنی ہم اوسکو نہ مارینگے

عن ابن عباس قال لما نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم مر الظهران قال العباس قلت والله لئن دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة عنوة قبل ان یاتوه فیستامنوه انه لهلاک قریش فجلست علی بغلة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت لعلی اجد ذا حاجة یاتی اهل مکة فیخبرهم بمکان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیخرجوا الیه فیستامنوه فانی لاسیر سمعت کلام ابی سفیان وبدیل بن ورقاء فقلت یا ابا حنظلة فعرف صوتی فقال ابو الفضل قلت نعم قال ما لک فداک ابی وامی قلت هذا رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس قال فما الحیلة قال فرکب خلفی ورجع صاحبه فلما اصبح غدوت به علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلم قلت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل یحب هذا الفخر فاجعل له شیئا قال نعم من دخل دار ابی سفیان فهو امن ومن اغلق علیه داره فهو امن ومن دخل المسجد فهو امن قال فتفرق الناس الی دورهم والی المسجد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر یہاں جو مکہ کے فتح کے لیے لائے تھے مر الظہران میں اترے تو عباس نے اپنے دل میں خیال کیا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شکر یہ ہوئے بزور مکہ میں داخل ہو جاوینگے اور قریش پہلے حاضر نہ ہوئے اور انہوں نے امان نہ لی تو وہ سب تباہ ہو جاوینگے پھر عباس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر نکلا اس خیال سے کہ شاید کوئی شخص کسی کام کے لیے نکلا ہو اور مکے میں جاتا ہو وہ مکے والوں کو آپکے خبر کردیوے (کہ آپ مع لشکر جرار تمہارے سر پر آن پہونچے ہیں) تاکہ وہ لوگ باہر نکلیں اور حضور اقدس میں حاضر ہو کر امان لیویں میں اسی خیال میں جا رہا تھا کہ میں نے ابوسفیان و بدیل بن ورقا کی آواز سنی میں نے پکار کر کہا ای ابا حنظلہ (کنیت ہے ابوسفیان کی) اوس نے میری آواز پہچان لی اور بولا ابو الفضل (یہ کنیت ہے حضرت عباس کی) میں نے کہا ہاں بولا تم کو کیا ہوا فدا ہوں تم پر مان باپ میرے میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپکے ساتھ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا پھر کیا تدبیر کروں حضرت عباس نے اوسے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور اوسکا ساتھی بدیل بن ورقا لوٹ گیا جب صبح ہوئی تو عباس کہتے ہیں میں ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا وہ مسلمان ہو گیا **ف** حضرت عمر نے ابوسفیان کو دیکھکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت عباس نے کہا میں نے اوسکو امان دی ہے اور دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے حضرت عباس سے فرمایا تم رات کو ابوسفیان کو اپنے ڈیرے میں رکھو صبح کو لیکر آؤ جب صبح کو لیکر آئے تو ابوسفیان کو آپ نے نصیحت کی مسلمان ہونے کے لیے اوس نے تامل کیا عباس نے عمر سے ڈرایا کہ اگر مسلمان نہ ہوگا تو وہ تیرا سر کاٹ لینگے یہ سنکر ابوسفیان مسلمان ہو گیا **ف** حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان فخر اور نمود چاہتا ہے تو کوئی بات فخر کی اوسکے لیے کر دیجیے آپ نے فرمایا ہاں جو ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو دروازہ بند کر لیوے اوسکو امن ہے اور جو مسجد الحرام میں چلا جاوے اوسکو امن ہے

یہ سنکر لوگ اپنے اپنے گہرون مین چہپ رہے اور مسجد مین **عن** وھب قال سالت جابرا ھل غنموا یوم الفتح
شیئا قال لا **ترجمہ** وہب سے روایت ہے مین نے جابر رض سے پوچہا کیا کچہ غنیمت ملے مسلمانون کو جسدن مکہ فتح ہوا انہون نے
کہا نہین کچہ نہین ملی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل مکۃ سرح الزبیر بن العوام و
ابا عبیدۃ بن الجراح وخالد بن الولید علی الخیل وقال یا ابا ھریرۃ اھتف بالانصار قال اسلکوا
ھذا الطریق فلا یشرفن لکم احد الا انمتموہ فنادی مناد لا قریش بعد الیوم فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل دارا فھو امن ومن القی السلاح فھو امن وعمد صنادید قریش
فدخلوا الکعبۃ فغص بھم وطاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلی خلف المقام ثم اخذ بجنبتی
الباب فخرجوا فبایعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے تو آپ نے زبیر بن عوام اور ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم
کو چہوڑ دیا گہوڑون پر اور فرمایا ابوہریرہ سے تم پکارو انصار کو اس راہ مین سے جاوین اور جو سامنے آوے اوسکو قتل کرین
اتنے مین ایک منادی نے آواز دی آج کے دن سے قریش نہین ہے (یعنے جو اکثر اون کو قتل کر دیے جاوینگے اور اونکی شوکت اور
صولت مٹ جاویگی مراد قریش سے کفار قریش ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گہر مین بیٹہا رہے اوسکو
امن ہے اور جو ہتہیار ڈالدے اوسکو امن ہے اور قریش کے سردار کعبے کے اندر چلے گئے کعبہ اون سے بہر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہی مقام ابراہیم کے پیچہے پہر دروازہ کعبے کے دونو کہونٹ پکڑے اوسوقت وہ لوگ جو اندر
تہے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسلام پر **باب** ما جاء فی خبر الطائف طائف کی فتح
کا بیان **عن** وھب قال سالت جابرا عن شان ثقیف اذ بایعت قال اشترطت علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان لا صدقۃ علیھا ولا جہاد وانہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک یقول سیتصدقون
ویجاھدون اذا اسلموا **ترجمہ** وہب سے روایت ہے مین نے پوچہا جابر رض سے جب ثقیف نے بیعت کی تو کیا شرط کی تہی
انہون نے کہا یہ شرط کی تہی کہ نہ ہم زکوۃ دینگے نہ جہاد کرینگے بعد اوسکے جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے قریب ہے کہ وہ زکوۃ دینگے اور جہاد کرینگے جب مسلمان ہو جاوینگے **ف** جب پہلے پہل ثقیف کے لوگ آپ کی خدمت
مین حاضر ہوئے اسلام کے واسطے تو انہون نے یہ شرط کر لی کہ زکوۃ اور جہاد ہم کو معاف ہو آپ نے قبول کیا اس خیال سے کہ زکوۃ
بالفعل واجب نہین ہے جبتک مال بقدر نصاب نہ ہو اور سال گزر جاوے اسی طرح جہاد کے لیے نکلنا سب پر فرض عین نہین ہے
چونکہ یہ نئے مسلمان ہوئے ہین تو ان پر آسانی کرنا چاہیے پہر جب اسلام انکا پورا ہو جاویگا تو آپ سے آپ سب ارکان ادا کرینگے **عن**
عثمان بن ابی العاص ان وفد ثقیف لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلھم المسجد لیکون ارق
لقلوبھم فاشترطوا علیہ ان لا یحشروا ولا یعشروا ولا یجبوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکم ان

لاتحشروا ولا تعشروا ولا خير في دين ليس فيه ركوع **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ وفد ثقیف
(ایک قوم تھی طائف مین) جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو آپنے اونکو اوتارا مسجد مین تا کہ اون کے دل نرم ہون
اُنہون نے آپسے شرط کی کہ ہم جہاد کے لیے نہ نکالے جاوین اور ہم سے زکوۃ نہ لیجاوی ر یا زکوۃ کے لیے ہم لوگون کے مال عامل تک
نہ لائے جاوین اور ہم سے عشر نہ لیا جاوے) اور ہم کو نماز نہ پڑھنا پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یہ تو ہوسکتا ہے
کہ تم جہاد کے لیے نہ نکالے جاؤ (کیونکہ اور لوگ جہاد کیواسطے موجود ہین) اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ تم زکوۃ نہ لیجاوی (بالفعل کیونکہ
ابھی ایک سال نہین گزرا) لیکن وہ دین اچھا نہین ہے جسمین رکوع نہ ہو (یعنی نماز نہ ہو) **باب** في حكم ارض اليمن

یمن والونکا اور یمن کے زمین کا بیان **عن** عامر بن شهر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لى همدان
هل انت آت هذا الرجل ومرتاد لنا فان رضيت لنا شيئا قبلناه وان كرهت شيئا كرهناه قلت
نعم فجئت حتى قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضيت امره واسلم قومي وكتب رسول الله صلى
الله عليه وسلم هذا الكتاب الى عمير ذي مران قال وبعث مالك بن مرارة الرهاوي الى اليمن جميعا فاسلم
عك ذو خيوان قال فقيل لعك انطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فخذ منه الامان على قريتك ومالك
فقدم وكتب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم من **محمد** رسول الله لعك
ذي خيوان ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة الله وذمة محمد رسول الله
وكتب خالد بن سعيد بن العاص **ترجمہ** عامر بن شہر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو مجھسی ہمدان
(ایک قبیلہ کا نام ہی) کے لوگون نے کہا کیا تم سے یہہ ہوسکتا ہے کہ اس شخص کے پاس جاؤ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس)
اور ہمارا طرف سے گفتگو کرو اگر تم کسی بات پر راضی ہوجاؤگے ہم اوسکو قبول کرینگے اور جس بات کو تم برا جانوگے ہم بھی اوسکو
برا جانینگے مین نے کہا ہان مین جاؤنگا پھر مین چلا یہانتک کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پسند کیا مین نے حکم آپ کا اور
مسلمان ہوگئی میری قوم کے لوگ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن والون پاس بھیجا
(اسلام کا پیام پہونچانے کو) تو ایک شخص تھا ذو خیوان اوسکا نام تہا وہ مسلمان ہوگیا لوگون نے اوس سے کہا جا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے امان لیکر آ اپنی بستی کیواسطے (تا کہ آیندہ پھر کوئی تجھپر اور تیری بستی والون پر زیادتی نہ کری)
اور اپنی مال کیواسطے وہ شخص (یعنی عک ذو خیوان) آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکے لیے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین عک ذی خیوان کو لکھا جاتا ہے اگر وہ سچا ہی تو اوسکو امان ہی اوسکی زمین
مین اور مالون مین اور غلامون مین اور وہ ذمی مین ہی اللہ کے اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پروانہ خالد بن سعید
بن العاص نے لکھا تہا **عن** ابيض بن حمال انه كلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصدقة حين وفد
عليه فقال يا اخا سبا لا بد من صدقة فقال انما زرعنا القطن يا رسول الله وقد تبددت سبا ولم يبق

منہم الا قلیل بمأرب فصالح نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبعین حلۃ من قیمۃ وفاء بز المعافر کل سنۃ عمن بقی من سبأ بمأرب فلم یزالوا یؤدونہا حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان العمال انتقضوا علیہم بعد قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما صالح ابیض بن حمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحلل السبعین فرد ذلک ابو بکر علی ما وضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مات ابو بکر رضی اللہ عنہ انتقض ذلک وصارت علی الصدقۃ **ترجمہ** ابیض بن حمال سے روایت ہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی صدقے مین جب وفد مین آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بھائی سبا کی (سبا ایک شہر تہا یمن مین) صدقہ دینا تو ضرور ہے ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ ہماری زراعت تو صرف کپاس کی ہے اور سبا والے ابا جدا جدا ہو گئے (یعنی وہ شہر آبادی اب نہین ہے جیسے پہلے بلقیس کے زمانے مین تہی اب تو لوگ وہان کے متفرق ہو گئے اور وہ بالکل اُجاڑ ہو گیا) البتہ کچھ تہوڑے لوگ سبا والون مین سے مارب مین رہ گئے ہین (مارب ایک شہر کا نام تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ستر جوڑے کپڑے کے ٹہرائے معافر کے کپڑون مین سے ہر سال مین (معافر ایک موضع تہا یمن مین جہان پر کپڑے بنتے تہے چونکہ یہ لوگ ردی حالت مین تہے تو آپ نے اُن سے کپڑون کے جوڑے لینا ٹہرائے) اون لوگون سے جو باقی رہ گئے تہے سبا مین پہر وہ لوگ ہمیشہ ان جوڑون کو ادا کرتے رہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور عاملون نے وہ عہد توڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو ابیض بن حمال نے آپ سے کیا تہا ستر جوڑے دینے کا پہر ابو بکر نے جب یہ سنا تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تہا ویسا ہی قرار دیا یعنی ستر جوڑے ہی لیے جاتے تھے ہر سال مین بعد اسکے جب ابو بکر صدیق کی وفات ہو گئی تو وہ عہد ٹوٹ گیا اور صدقہ جیسے اور دن سے لیا جاتا تہا ان سے بہی لیا جانے لگا

باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب یعنی یہودیون کو عرب کے ملک سے نکالنے کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی بثلاثۃ فقال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم قال ابن عباس وسکت عن الثالثۃ او قال فانسیتہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزون کی وصیت فرمائی یعنی وفات کے وقت جزیرہ عرب سے مشرکون کو نکال دینا یعنی ملک عرب سے اور تم ایلچیون سے سلوک کرتے رہنا جیسا مین اونکے ساتھ کرتا تہا اور تیسری چیز سے ابن عباس نے سکوت کیا یا ابن عباس نے کہا کہ مین اسکو بہول گیا **ف** یعنی میرے ذہن سے نکل گئی بعضون نے کہا شاید وہ اُسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا تہا **عن** عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب فلا اترک فیہا الا مسلما **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ یہود و نصاری کو مین جزیرہ عرب سے ضرور نکال دونگا یہانتک کہ مسلمانون کے سوا کسی کو نہ چہوڑونگا (یعنی عرب مین سوا مسلمان کے اور کوئی نہ رہے) **عن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ والاول اتم **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہا ...

لیکن پہلی کی حدیث اس سے زیادہ قوی ہی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکون قبلتان
فی بلد واحد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ایک شہر مین دو قبلے نہین ہونگی (یعنی مسلمانون
کا اور یہود اور نصاری کا دونو نکا رہنا عرب مین نہ ہوسکیگا) عن سعید یعنی ابن عبد العزیز جزیرة العرب ما بین
الوادی الی اقصی الیمن الی تخوم العراق الی البحر ترجمہ سعید بن عبد العزیز سے روایت ہی جزیرہ عرب وادی القری سے یمن کے انتہا
مین تک ہی ایک جانب مین اور دوسری جانب مین عراق کی حدود تک سمندر تک (شاید یہ تحدید حجاز عرب کی ہی جس مین یمن کو
بھی داخل کرلیا ہی ورنہ عرب ایک جزیرہ نما اس سے زیادہ وسیع ہی جسکے شمال مین ایشیائی روم اور مغرب مین بحر قلزم اور جنوب
مین بحر ہند اور مشرق مین خلیج فارس ہی) عن مالک ان عمر اجلی اهل نجران ولم یجل من تیماء لانها لیست من
بلاد العرب فاما الوادی فانی اری انما لم یجل من فیها من الیهود انهم لم یروها من ارض العرب ترجمہ
مالک سے روایت ہی حضرت عمر نے جلا وطن کردیا نجران والون کو (نجران ایک موضع کا نام تھا درمیان شام اور حجاز کے) اور نہین
جلا وطن کیا تیما سے جو ایک مقام ہی سمندر کے قریب شام کے نزدیک مین کیونکہ تیما عرب کے شہرون مین سے نہین ہی اور وادی القری
کی یہودی تو میرے نزدیک اسواسطے نہ نکالے گئی کہ ان لوگون نے وادی القری کو عرب کی زمین نہ سمجہا) عن مالک قد اجلی
عمر رحمه الله یهود نجران وفدک ترجمہ امام مالک سے روایت ہی حضرت عمر نے نکالا نجران اور فدک کے یہودیون
کو (کیونکہ نجران اور فدک دونو عرب کے سرحد مین ہین) باب فی ایقاف ارض السواد وارض العنوة (جو زمین
کافرون کے ملک مین جنگ سے ہاتہہ آوی وہ مسلمانون مین کیونکر تقسیم ہوگی) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم منعت العراق قفیزها ودرهمها ومنعت الشام مدیها ودینارها ومنعت مصر اردبها
ودینارها ثم عدتم من حیث بدأتم قالها زهیر ثلاث مرات شهد علی ذلک لحم ابی هریرة ودمه
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ایک روز وہ وقت آویگا کہ عراق اپنے پیمانے اور درہمون کو
روک دیگا (یعنی وہان کے لوگ اوس سے محروم ہوجاوینگے اور تم اوس پر قابض ہوگے) اور شام اپنے مدون اور اشرفیون کو روک دیگا اور مصر
اپنے اردبون اور اشرفیونکو روک دیگا (یعنی ان سب ملکون کے مال اور دولت تم کو ملیگی) پہر تم ویسے ہی ہوجاؤگے جیسے شروع مین تہے
(یعنی کفار سب چہین لینگے) تین بار زہیر نے یہ کہا کہ گواہ ہی اس حدیث پر ابوہریرہ کا گوشت اور خون عن ابی هریرة عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما قریة اتیتموها واقمتم فیها فسهمکم
فیها وایما قریة عصت الله ورسوله فان خمسها لله وللرسول ثم هی لکم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی
رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جس گانون یا بستی مین تم آؤ اور وہان رہو تو جو تمہارا حصہ ہی وہی تم کو ملیگا (یعنی غنیمت
کیطرح وہ گانون تم مین تقسیم نہ ہوگا کیونکہ بغیر جنگ کے حاصل ہوا ہی بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اس مین سے جسقدر چاہے جسکو دیوے)
اور جس گانون یا بستی کے لوگون نے الله اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اس مین سے پانچوان حصہ الله اور رسول کا نکالکر باقی تم کو ملجائیگا

بطور غنیمت کے تقسیم ہو جاویگا سب مجاہدین مین) **باب** فی اخذ الجزیة جزیہ لینے کا بیان **عن** عثمان بن ابی
سلیمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث خالد بن الولید الی اکیدر دومة فاخذ فاتوه به فحقن له دمه وصالحه
علی الجزیة **ترجمہ** عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکیدر دومہ کیطرف روانہ کیا
تو خالد نے اور اونکے ہمراہیون نے اوسکو پکڑ کر حضرت کے پاس لے آئے حضرت نے اوسکا خون معاف کیا اور جزیہ پر اوس سے صلح کر لی
ف اکیدر شہر دومہ کا بادشاہ تہا نصرانی اوسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ پکڑ لانے کا حکم دیا تہا جب وہ آیا تو اوسپر جزیہ
مقرر ہوا پھر وہ کامل مسلمان ہوا **عن** معاذ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم لما وجهه الی الیمن امره ان یاخذ من کل
حالم یعنی محتلما دینارا او عدله من المعافری ثیاب تکون بالیمن **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب انکو یمن کیطرف متوجہ کیا یعنی قاضی یا حاکم کر کے تو انکو یہہ حکم کیا کہ ہر حالم یعنی ہر بالغ سے ایک دینار لیوین یا اوسکی برابر معافری جو
ایک قسم کا کپڑا یمن مین ہوتا ہے **ف** روایت کیا اسکو ابن حبان نے صحیح مین اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے بخاری مسلم کی
شرط پر اور نہین نکالا انہون نے اوسکو اور عبد الرزاق کی روایت مین ہے من کل حالم او حالمة دینار یعنی ہر بالغ مرد اور بالغہ عورت سے
ایک دینار لیا جاوے) **عن** زیاد بن حدیر قال قال علی لئن بقیت لنصارى بنی تغلب لاقتلن المقاتلة ولاسبین الذریة
فانی کتبت الکتاب بینهم وبین النبی صلی اللہ علیه وسلم علی ان لا ینصروا ابناءهم **ترجمہ** زیاد بن حدیر سے روایت ہے حضرت
علیؓ نے کہا اگر مین باقی رہا تو بنی تغلب کے نصاری مین سے لڑنے والونکو قتل کرونگا اور اون کی اولاد کو قید کرونگا کیونکہ مین نے
جو عہدنامہ انکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تہا لکہا تہا اوس مین یہہ تہا کہ نہ مدد کرین اپنی اولاد کی
ابو داود نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور امام احمد بہی اسکو منکر کہتے تہے اور بہت سخت انکار کرتے تہے اسکا اور بعضون کے
نزدیک یہ حدیث مثل متروک کے ہے اور لوگون نے منکر جانا اسکو عبد الرحمن بن ہانی پر ابو علی لولوی نے کہا دوسری بار جب
ابو داود نے اس کتاب کو سنایا تو اوس مین یہہ حدیث نہین ہے **عن** ابن عباس قال صالح رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم اهل نجران علی الفی حلة النصف فی صفر والبقیة فی رجب یؤدونها الی المسلمین وعارية
ثلاثین درعا وثلاثین فرسا وثلاثین بعیرا وثلاثین من کل صنف من اصناف السلاح یغزون بها
والمسلمون ضامنون لها حتی یردوها علیهم ان کان بالیمن کید او غدرة علی ان لا یهدم لهم بیعة
ولا یخرج لهم قس ولا یفتنوا عن دینهم ما لم یحدثوا حدثا او یاکلوا الربا قال اسماعیل فقد اکلوا الربا
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی نجران کے نصاری سے دو ہزار جوڑون پر کپڑے
کے نصف ان جوڑون کے ادا کرین صفر مین اور نصف رجب مین مسلمانون کو اور تیس زرہین اور تیس گہوڑے اور تیس اونٹ
اور ہر ایک قسم کے ہتہیارون مین سے تیس تیس ہتہیار دیا کرین جن سے جہاد کیا جاتا ہے بطور عاریت کے اور مسلمان ضامن ہین
انکے کہ وہ ہتہیار (کام سے فراغت کرکے) اون کو پہیر دین گے اور یہ عاریت دینا اوس وقت ہوگا جب یمن مین کوئی فریب

کرے یا عہد توڑے مسلمانوں سے (اور وہاں جنگ درپیش ہو) اس شرط پر کہ اونکا کوئی گرجا نہ گرایا جاویگا اور کوئی پادری انکا نہ نکالا جاویگا اور اونکے دین میں مداخلت نہ ہوگی جبتک کوئی نئی بات نہ نکالیں یا سود نہ کھاویں اسمعیل نے کہا وہ سود کھانے لگے تو اونکا عہد ٹوٹ گیا پھر وہ نکالدیے گیے عرب کے ملک سے) **باب** فی اخذ الجزیة من المجوس پارسی آتش پرست لوگون سے جزیہ لینے کا بیان **عن** ابن عباس قال ان اهل فارس لما مات نبیهم کتب لهم ابلیس المجوسیة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب فارسیونکا پیغمبر مرگیا تو ابلیس نے اونکو مجوسیت یعنی آتش پرستی پر لگایا (اور گمراہ کردیا) **عن** عمرو بن دینار سمع بجالة یحدث عمرو بن اوس وابا الشعثاء قال کنت کاتبا لجزء بن معویة عم الاحنف بن قیس اذ جاءنا کتاب عمر قبل موته بسنة اقتلوا کل ساحر وفرقوا بین کل ذی محرم من المجوس وانهوهم عن الزمزمة فقتلنا فی یوم ثلاثة سواحر وفرقنا بین کل رجل من المجوس وحریمه فی کتاب الله وصنع طعاما کثیرا فدعاهم فعرض السیف علی فخذه فاکلوا ولم یزمزموا والقوا وقر بغل او بغلین من الورق ولم یکن عمر اخذ الجزیة من المجوس حتی شهد عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذها من مجوس هجر **ترجمہ** بجالہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ مین منشی تہا جزء بن معاویہ کا جو چچا تہا احنف بن قیس کا ایکبار ہمارے پاس حضرت عمرؓ کا نامہ آیا اونکی وفات سے ایک سال پہلے اسمین یہ لکہا تہا مار ڈالو ہر جادوگر کو اور جدائی کردو درمیان مین محارم کے مجوسیون مین **ف** یعنی جو پارسی اپنی بہن یا ماں وغیرہ کسی محرم سے شادی کرلے تو جدائی کردو درمیان مین اوسکے اور اوسکی عورت کے۔ شاید پارسی محارم سے شادی بیاہ کرتے ہونگے **ت** اور منع کرو اون کو گنگنانے سے جیسے گنگناتے ہین وہ کہانے کے بعد معلوم نہین کیا بکتے ہین) توہم نے ایکدن مین تین جادوگرون کو قتل کیا اور جس مجوسی کے نکاح مین کوئی اوسکی محرم عورت تھی اوسکو جدا کردیا اور احنف بن قیس نے بہت سارا کہانا پکوایا پہر پارسیونکو بلا بہیجا اور تلوار کو اپنی ران پر رکہا انہون نے کہانا کہایا لیکن گنگنایا نہین اور ایک خچر کے بوجہہ یا دو خچرون کے بوجہہ کے برابر چاندی ڈالدی تو حضرت عمرؓ نے پارسیون سے جزیہ نہین لیا یہانتک کہ عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا ہجر کے پارسیون سے **ف** ہجر ایک موضع تہا بحرین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان کے پارسیون سے جزیہ لیا تہا **عن** ابن عباس قال جاء رجل من الاسبذیین من اهل البحرین وهم مجوس اهل هجر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فمکث عنده ثم خرج فسالته ما قضی الله ورسوله فیکم قال شر قلت مه قال الاسلام او القتل قال وقال عبد الرحمن بن عوف قبل منهم الجزیة قال ابن عباس فاخذ الناس بقول عبد الرحمن بن عوف وترکوا ما سمعت انا من الاسبذی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص اسبذیین مین سے بحرین کے رہنے والون مین سے ہجر کے مجوسیون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور تہوڑی دیر آپ پاس ٹہرا رہا پہر نکلا تو مین نے پوچھا اللہ اور رسول نے کیا فیصلہ کیا تمہارا بلا بر افیصلہ کیا مین نے کہا چپ رہ ایسی بات کہتا ہے) بولا فیصلہ کیا یہ کہ اسلام لاؤ نہین تو قتل ہوجاؤ ابن عباس نے کہا لیکن عبد الرحمن بن عوف نے یہ کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے جزیہ لینا قبول کیا لوگون نے عبدالرحمن بن عوف کے قول پر عمل کیا اور مین نے جو اسبذی سے سنا اوسکو چہوڑ دیا اسلیے کہ عبدالرحمن بن عوف صحابی جلیل القدر عشرہ مبشرہ مین سے تہے۔ اونہون نے صحیح ہی کہا ہوگا برخلاف ابن عباس کے کہ اونہون نے کافر سے سنا تہا اوسکے قول کا کیا اعتبار۔ اسبذی عمان کے رئیس تہے یہ ایک لفظ فارسی ہے جسکے معنے یہ ہین گہوڑے کی پرستش کرنیوالے شاید وہ یا اونکے باپ دادے گہوڑے کو پوجتے ہونگے اسپ کہتے ہین فارسی مین گہوڑے کو اسبذی منسوب ہے اسپ کیطرف واللہ اعلم۔ الحمدللہ تمام ہوا پارہ انیسوان سنن ابی داؤد کی بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ بیسوان اوسکے

تفضل اور عنایت اور مدد پروردگار کے نقوط

تم الجزو التاسع عشر ویتلوہ الجزو العشرون ان شاء اللہ تعالی

فہرست پارہ نوزدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء العشرون

پارہ بیسواں

باب التشديد في جباية الجزية جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنیکا بیان **عن** عروة بن الزبير ان هشام بن حكيم بن حزام وجد رجلا وهو على حمص يشمس ناسا من القبط في اداء الجزية فقال ما هذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے دیکھا ایک شخص کو جو عامل تہا حمص کا (ایک شہر کا نام ہی) وہ چند لوگوں کو قبطیوں میں سے دہوپ میں کہڑا کرتا تہا جزیہ ادا کرنیکیواسطے ہشام نے کہا یہ کیا ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہی بیشک اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں پر عذاب کرتے ہیں **ف** یعنی ظلم کرتے ہیں اور بندگان خدا کو قصد سے زیادہ سزا دیتے ہیں یا بلا قصور ستاتے ہیں۔ یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی میں مکرر لکہی گئی ہی غلطی سے **باب** في تعشير اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات جب کافر ذمی مال تجارت لیکر پہریں تو اون سے دسواں حصہ محصول لیا جاوے **عن** حرب بن عبيد الله عن جده ابي امه عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين عشور **ترجمہ** حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی اونہوں نے سنا اپنی نانا سی انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسواں حصہ یہود اور نصاری سی لیا جاویگا اور مسلمانوں سے نہ لیا جاویگا **ف** یعنی مال تجارت میں ہی بلکہ مسلمانوں سے چالیسواں حصہ لیا جاویگا البتہ پیداوار زراعت میں مسلمانوں سے دسواں حصہ لیا جاویگا **عن** حرب بن عبيد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال خراج مكان العشور **ترجمہ** حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی انہوں نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس کی جو اوپر گزرا یعنی دسواں حصہ خراج کا (مال تجارت میں سے) یہود اور نصاری سے لیا جاویگا اور مسلمانوں کے اموال تجارت میں سے دسواں حصہ نہ لیا جاویگا **عن** عطاء عن رجل من بكر بن وائل عن خاله قال قلت يا رسول الله اعشر قومي قال انما العشور على اليهود والنصارى **ترجمہ** عطا سے روایت ہی انہوں نے سنا ایک شخص سے جو بکر بن وائل میں سے تہا اوس نے سنا اپنی ماموں سے وہ کہتا تہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں دسواں حصہ لیا کروں اپنی قوم سے آپ نے فرمایا دسواں حصہ یہود اور نصاری پر ہی اموال تجارت میں نہ مسلمانوں پر اون پر چالیسواں حصہ ہے جیسا اوپر گزر چکا **عن** حرب بن عبيد الله بن عمير الثقفي عن جده رجل من بني تغلب قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت وعلمني الاسلام وعلمني كيف اخذ الصدقة من قومي ممن اسلم ثم رجعت اليه فقلت يا رسول الله كل ما علمتني قد حفظته الا الصدقة افاعشرهم قال لا انما العشور

علی النصاریٰ والیہود **ترجمہ** حرب بن عبید اللہ سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے دادا سے جو ایک شخص تھا بنی تغلب میں سے وہ
کہا لامین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مسلمان ہوا آپنے مجھے اسلام سکھایا اور یہہ بھی سکھایا کہ مین کس طرح صدقہ لیا کرون
اپنی قوم مین اون لوگون سے جو مسلمان ہو جاوین پھر جب مین دوبارہ لوٹ کر آپ پاس آیا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جو کچھ آپنے
مجھے سکھایا تھا سب مجھے یاد ہے مگر صدقہ یاد نہ رہا کیا مین اپنی قوم سے دہ یک لیا کرون (یعنی دسوان حصہ اونکے مالون مین سے جو تجارت
کی لیے لاوین) آپنے فرمایا نہین دسوان حصہ تو یہود و نصاریٰ پر ہے (اور مسلمانون پر دسوان حصہ پیداوار زمین عشر پر ہے نہ اموال تجارت
مین) **عن** العرباض بن ساریۃ السلمی قال نزلنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر ومعہ من معہ من
اصحابہ وکان صاحب خیبر رجلا ماردا منکرا فاقبل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد الکم ان تذبحوا
حمرنا وتاکلوا ثمرنا وتضربوا نساءنا فغضب یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا ابن عوف ارکب
فرسک ثم ناد الا ان الجنۃ لا تحل الا لمؤمن وان اجتمعوا للصلوۃ قال فاجتمعوا ثم صلی بہم النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قام فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ قد یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی
ھذا القراٰن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل ھذا القراٰن او اکثر وان
اللہ عز وجل لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اھل الکتاب الا باذن ولا ضرب نساءھم ولا اکل ثمارھم
اذا اعطوکم الذی علیھم **ترجمہ** عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہے ہم اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ خیبر مین اور آپکے ساتھہ آپکے اصحاب تھے اور خیبر کا رئیس ایک شخص تھا شریر اور سرکش وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا اوس نے یا محمد کیا تم کو یہ درست ہے کہ ہماری گدہون کو کاٹ ڈالو اور ہماری میوے کہا جاؤ اور ہماری عورتون
کو مارو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر غصے ہوئے اور فرمایا اے عبد الرحمن بن عوف سوار ہو گہوڑے پر پھر پکار دے یہہ بات
کہ جنت نہین حلال ہے مگر مسلمان کے لیے اور جمع ہو جاؤ سب لوگ نماز کیواسطے پھر وہ سب لوگ جمع ہوئے آپنے نماز پڑہائی
پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم مین سے کوئی شخص اپنے مسند پر تکیہ لگا کر یہہ سمجھتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے نہین حرام کیا کسی چیز کو
مگر اون چیزونکو جنکا ذکر قرآن مین ہے آگاہ ہو جاؤ مین نے نصیحت کی اور حکم کیا چند باتون کا اور منع کیا چند باتون سے وہ باتین
بھی ایسے ہی ہین جیسی وہ باتین جنکا ذکر قرآن مین ہے یا اوس سے زیادہ ہین **ف** یعنی حدیث بھی مثل قرآن کے واجب العمل
ہے یہہ نہ سمجھو کہ جو حکم قرآن مین نہین ہے اوسپر عمل کرنا چندان ضرور نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا حکم کیا
وہ اللہ ہی کا حکم ہے اور جس چیز سے منع کیا گویا اللہ نے اوس سے منع کیا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اس سے یہی مقصود ہے -
اب اس زمانے مین بہت لوگ ایسے پیدا ہوئے ہین جنہون نے حدیث کو چھوڑ دیا ہے **ف** بیشک اللہ تعالیٰ نے نہین حلال کیا اہل کتاب کے
گھرون مین جانا مگر اذن سے اور نہین حلال کیا اون کی عورتون کو ستانا اور اونکے میوے کہانا جبتک وہ تم کو دیے جاوین جو تمہارا
اون پر ہے (یعنی جزیہ دیا کرین) **عن** رجل من جہینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقاتلون

قوماً فتظهرون عليهم فيتقونكم باموالهم دون انفسهم وابنائهم قال سعيد في حديثه فيصالحونكم
على صلح ثم اتفقا فلا تصيبوا منهم فوق ذلك فانه لا يصلح لكم ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو قبیلہ
جہینہ سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید تم لڑو گے ایک قوم سے پھر غالب ہو گے اون پر وہ اپنے تئین بچاوین
گے تم سے اپنا مال دیکر یعنی اپنی جانوں کو اور اپنی اولاد کو پھر صلح کر لین گے تم سے ایک مال پر تو نہ لینا زیادہ اوس سے
کیونکہ وہ درست نہیں ہے تمہارے واسطے (یعنی جب ایک مال معین ہو گیا اون سے اور صلح کر لی اوس پر تو پھر اوس سے زیادہ
مانگنا نا درست ہوگا) عن عدة من ابناء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن آبائهم دنية
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا من ظلم معاهدا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او
اخذ منه شيئا بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيامة ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے
چند بیٹوں سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپوں سے جو ایک دوسرے کے عزیز تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص ظلم کریگا کسی ذمی پر یا اوس کے حق میں کمی کریگا یا طاقت سے زیادہ اوسکو تکلیف دیگا یا بے اوسکے خوشی کے کوئی چیز
اوس سے لیگا تو مین حجت کرونگا اوس سے دن قیامت کے (یعنی اوسکا دشمن ہو جاونگا اور اوس پر قصور ثابت کرونگا)

باب في الذمي يسلم في بعض السنة هل عليه جزية جو ذمی مسلمان ہو جاوے سال کے اندر تو جتنے دن سال میں سے
گزرے ہین اوسکا جزیہ نہ لیا جاویگا **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم
جزية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر جزیہ نہیں ہے (اس کی تفسیر آگے
آتی ہے) **عن** محمد بن كثير قال سئل سفيان عن تفسير هذا فقال اذا اسلم فلا جزية عليه ترجمہ سفیان
سے کسی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہوں نے کہا مطلب یہہ ہے جب ذمی مسلمان ہو جاوے تو اوس سے جزیہ نہ ہوگا (اون دنوں کا جو
سال میں سے گزر گئے)

باب في الامام يقبل هدايا المشركين امام کو مشرکین کا ہدیہ لینا درست ہے یا نادرست اسکا
بیان **عن** عبد الله الهوزني قال لقيت بلالا مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحلب فقلت يا بلال
حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كان له شيء كنت انا الذي الي ذلك منه منذ
بعثه الله الى ان توفي وكان اذا اتاه الانسان مسلما فرآه عاريا يامرني فانطلق فاستقرض فاشتري له
البردة فاكسوه واطعمه حتى اعترضني رجل من المشركين فقال يا بلال ان عندي سعة فلا تستقرض
من احد الا مني ففعلت فلما ان كان ذات يوم توضأت ثم قمت لاؤذن بالصلاة فاذا المشرك
قد اقبل في عصابة من التجار فلما راني قال يا حبشي قلت يا لباه فتجهمني وقال لي قولا غليظا وقال
اتدري كم بينك وبين الشهر قال قلت قريب قال انما بينك وبينه اربع فآخذك بالذي عليك
فاردك ترعى الغنم كما كنت قبل ذلك فاخذ في نفسي ما ياخذ في انفس الناس حتى اذا صليت العتمة

رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهله فاستاذنته فاذن لي فقلت يا رسول الله بابي انت ان المشرك

الذي كنت اتدين منه قال لي كذا وكذا وليس عندك ما تقضي عني ولا عندي وهو فاضحي فاذن لي

ان ابق الى بعض هؤلاء الاحياء الذين قد اسلموا حتى يرزق الله رسوله صلى الله عليه وسلم ما يقضي

عني فخرجت حتى اذا اتيت منزلي فجعلت سيفي وجرابي ونعلي ومجني عند راسي حتى اذا انشق عمود

الصبح الاول اردت ان انطلق فاذا انسان يسعى يدعو يا بلال اجب رسول الله صلى الله عليه وسلم

فانطلقت حتى اتيته فاذا اربع ركائب مناخات عليهن احمالهن فاستاذنت فقال لي رسول الله

صلى الله عليه وسلم ابشر فقد جاءك الله بقضائك ثم قال الم تر الركائب المناخات الاربع فقلت

بلى فقال ان لك رقابهن وما عليهن فان عليهن كسوة وطعاما اهداهن الي عظيم فدك فاقبضهن

واقض دينك ففعلت فذكر الحديث ثم انطلقت الى المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم

قاعد في المسجد فسلمت عليه فقال ما فعل ما قبلك قلت قد قضى الله كل شيء كان على رسول الله صلى

الله عليه وسلم فلم يبق شيء قلت نعم قال انظر ان تريحني منه فاني لست بداخل على احد من اهلي حتى

تريحني منه فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العتمة دعاني فقال ما فعل الذي قبلك قال قلت

هو معي لم يأتنا احد فبات رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وقص الحديث حتى اذا صلى

العتمة يعني من الغد دعاني قال ما فعل الذي قبلك قال قلت قد اراحك الله منه يا رسول الله

فكبر وحمد الله شفقا من ان يدركه الموت وعنده ذلك ثم اتبعته حتى جاء ازواجه فسلم على امراة

امراة حتى اتى مبيته فهذا الذي سالتني عنه ترجمہ عبد اللہ ہوزنی سے روایت ہے میں نے ملاقات کی بلال

سے جو موذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلب میں (حلب ایک شہر کا نام ہے شام کے ملک میں) اور کہا اے بلال بیان

کرو مجھسے کیونکر خرچ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال نے کہا آپ پاس کوئی چیز نہ ہوتی مگر میں ہی اوسکا بندوبست

کرتا جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا وفات تک **ف** یعنی ابتدای نبوت سے تا دم وفات میں آپ کے ساتھ رہا جو کچھ مال آپ

پاس آتا اوسکو میں صرف کیا کرتا جسطرح آپ فرماتے **ف** اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس کوئی مسلمان آتا اور آپ

اوسکو ننگا دیکھتے یعنے کپڑا اوسکے پاس نہ ہوتا تو آپ مجھکو حکم کرتے میں جاتا اور قرض لیکر اوسکو چادر خرید دیتا پھر وہ کپڑا

اوسکو پہناتا اور کھانا اوسکو کھلاتا یہانتک کہ ایک روز ایک شخص مشرکین میں سے مجھکو ملا اور بولا اے بلال میرے پاس بہت

مال ہے تو کسی سے قرض نہ لیا کر سو میں نے ایسا ہی کیا ایک دن میں نے وضو کیا اور اذان دینے کو کھڑا ہوا تو وہی مشرک

ایک سوداگروں کا گروہ اپنے ساتھ لیے ہوئے آن پہونچا جب مجھے دیکھا تو بولا اے حبشی میں نے کہا یا لباہ (یعنے حاضر ہوں

یہ کلمہ ہے جو بجائے جی یا حاضر کے بولا جاتا ہے عرب میں) وہ سختی کرنے لگا اور برا کہنے لگا مجھکو دیکھ کر بولا تو جانتا کہ مہینے

پوری ہوئین کتنے دن باقی ہین مین نے کہا ہان قریب ہے (یعنی تھوڑے دن باقی ہین غرض اوسکی یہ تھی کہ مہینہ پورا ہو لینے کو ہی
قرض کا وعدہ آن پہونچا اور تو غافل ہے شاید تیری نیت دینے کی نہین ہے ہرچند ابہی وعدہ نہین گزرا تہا پر وہ کافر تہا
دل سے مسلمانونکا دشمن تہا خواہ نخواہ یہی قرضے کا بہانہ کرکے لڑ پڑا۔ اور حضرت بلال رض کو سخت سست کہنے لگا) وہ بولا دیکھ مہینے
مین چار دن باقی ہین مین اپنا قرض تجھسے لیکر چھوڑونگا اور تجھے ایسا ہی کر دونگا جیسے تو پہلے بکریان چرایا کرتا تہا (یعنی جیسے
تجھکو قرض نہ دونگا دوسرے سوداگرونکو بھی منع کرونگا تیرا اعتبار کہونگا پہر تو ویسا ہی مفلس اور خوار ہو جاویگا جیسے
پہلے تہا وہ مردود اپنے ذرا سے قرضے پر ایسا مغرور تھا کہ خدا کو بالکل بہول گیا تہا) حضرت بلال کہتے ہین میرے دل مین ایسا ملال
گزرا جیسے لوگون کو گزرتا ہے یہانتک کہ جب مین عشا کی نماز پڑہ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر مین تشریف لیگئے سو مین
بھی گیا اور آپسے اجازت چاہی اندر آنے کی آپ نے اجازت دی مین نے عرض کیا یارسول اللہ صدقے ہون آپ کے ماں
باپ میرے وہ مشرک جس سے مین قرض لیا کرتا تہا مجہسے لڑا اور مجھکو ایسا ویسا بہت کچھ سنایا اور آپکے پاس اتنا مال نہین ہے کہ میرا قرضہ
ادا کر دیجیے نہ میرے پاس ہے اور وہ مجھے ذلیل کریگا آپ مجھے اجازت دیجیے بہاگ جانیکی اون قومون مین سے کسی قوم پاس جو مسلمان
ہو گئی ہین (اور مدینے سے باہر رہتی ہین) یہانتک کہ اللہ جل جلالہ اپنے رسول کو عطا فرماوے اوسقدر مال جس سے میرا قرضہ ادا ہو جاوے
پہر مین گہر سے نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار اور موزہ اور جوتی اور ڈہال کو اپنے سرہانے رکہا کہ صبح ہوتے ہی یہان سے بہاگ جاؤنگا
جب پو پہٹی (یعنی صبح صادق کی روشنی نمود ہوئی) تو مین نے بہاگنے کا ارادہ کیا اتنے مین ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور بولا ای
بلال یاد فرمایا تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین چلا اور آپ پاس آ گیا دیکھتا ہون کہ چار جانور لدے ہوے بیٹھے ہین (یعنی
اونٹ کی پیٹہونپر اسباب لدا ہوا ہے) تو مین نے اذن مانگا آپ سے اندر آنے کا آپ نے فرمایا خوش ہو جا ای بلال اللہ نے تیرے قرضے
کی ادا کرنے کیلیے مال بہیجا بعد اوسکے فرمایا کیا تو نے نہین دیکہے وہ چار جانور لدے ہوے مین نے کہا کیون نہ دیکہے کیون نہین آپ نے
فرمایا جا وہ جانور بھی تو لے لے اور جو اون پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لے اون پر کپڑا اور غلہ لدا ہے یہ بہیجا ہے مجھکو فدک کے رئیس
نے تو اون کو لے لے اور اپنا قرض ادا کر دے مین نے ایسا ہی کیا (یعنی قرضہ اوس مردود کا ادا کر دیا) پہر بلال نے کہا مین مسجد مین آیا
دیکہا تو رسول اللہ مسجد مین بیٹہے ہوے ہین مین نے سلام کیا آپ نے فرمایا اوس مال سے کیا فائدہ ہوا تجھکو مین نے عرض کیا اللہ تعالی
نے ادا کر دیا سب قرضہ جو اوسکے رسول پر تہا کچھ باقی نہ رہا آپ نے فرمایا اوس مال مین سے کچھ بچا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا
جلدی جو بچا ہے اوسکو صرف کر ڈال مین اپنے گہر مین نہ جاؤنگا جبتک تو مجھے بے فکر نہ کریگا اوس مال سے (یعنی اوسکو صرف نہ
کر ڈالیگا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑہی تو مجھے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو بچا تہا تیرے پاس مین نے
کہا وہ میرے پاس ہے کوئی نہین آیا میرے پاس جسکو مین وہ مال دیتا (یعنی کوئی حاجتمند نہین ملا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رات کو مسجد ہی مین رہے اور بیان کیا حدیث کو جب دوسرے روز عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو
تیرے پاس بچ رہا تہا مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے بے فکر کر دیا آپ کو اوس مال سے یہ سنکر آپ نے تکبیر کہی اور شکر کیا اللہ جل شانہ کا

(اور تعریف کی وسلی کہ اوس نے نجات دی اُن سے) آپ کو ڈر تہا اسباب کا کہین مرجاون اور وہ میرے پاس ہی رہ جائے پہر آپ کے پیچہے مین ہو لیا آپ اپنی بی بیون پاس آئے اور ایک ایک کو سلام کیا یہانتک کہ اپنی سونیکی جگہہ مین تشریف لیگئی تو یہی ہی وہ جو پوچہا تہا تجہہ نے مجہسی (راوی عبد اللہ ہوزنی) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کے ہدایا لینے درست ہین آپ نے قبول کیا ہدیہ مقوقس کا اور اکیدر دومہ کا۔ بعضون نے کہا اہل کتاب کے ہدایا لینے درست ہین اور مشرکین کے ہدایا درست نہین مین دلیل دوسری حدیث کے جو آگی آتی ہی کیونکہ مشرکین کے تحفے بہی درست نہین ہین **عن** معوية بمعنى اسناد ابى توبة وحديثه قال عند قوله ما يقضي عني فسكت عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتمزتها **ترجمہ** معاویہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے پاس آپ پاس تہا مال ہی کہ میرا قرضہ ادا ہو تو آپ یہہ سنکر چپ ہو رہے مجہہ دل مین برا معلوم ہوا اور گران گزرا کہ شاید آپ نے میری تقریر پر التفات نہین کیا **عن** عياض بن حمار قال اهديت للنبي صلى الله عليه وسلم ناقة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسلمت قلت لا قال اني نهيت عن زبد المشركين **ترجمہ** عیاض بن حمار سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مین ایک اونٹنی تحفہ لایا آپ نے فرمایا تو مسلمان ہوگیا مین نے کہا نہین آپ نے فرمایا مجہی ممانعت ہی مشرکون سی تحفہ لینیکی

كتاب القطائع

کتاب قطعہ دینے کے بیان مین

باب اقطاع الارضين زمین مقطعہ دینا **عن** علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطعه ارضا بحضرموت **ترجمہ** علقمہ بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک زمین دی مقطعہ کے طور پر حضرموت مین **ف** حضرموت ایک شہر ہے یمن مین اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مقطعہ یا جاگیر کسیکو دینا درست ہی **عن** عمرو بن حريث قال خط لي رسول الله صلى الله عليه وسلم دارا بالمدينة بقوس وقال ازيدك ازيدك **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین ایک گہر کی سطح زمین مجہکو دی کمان سے لکیر کہینچکر اور فرمایا زیادہ دونگا زیادہ دونگا تجہکو یعنی اب تنبیل یہ لے پہر اور زیادہ دونگا **عن** ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن غير واحد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطع بلال بن الحرث المزني معادن القبلية وهي من ناحية الفرع فتلك المعادن لا يؤخذ منها الا الزكاة الى اليوم **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کئی لوگون سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالمقطعہ دین تہین بلال بن حارث کو کانین قبلیہ کی جو فرع کیطرف ہین (قبلیہ ایک موضع ہی فرع کے متعلقات مین سے فرع ایک مقام ہی مکہ اور مدینے کے درمیان) تو ان کانون سے آج تک کچہہ نہین لیا جاتا سوا زکوۃ کے **ف** اور یہہ زکوۃ بہی جبتک ہے کہ آمدنی جاری ہے جب آمدنی بند ہو جاوے تو زکوۃ بہی موقوف ہو جاویگی (مؤطا) **عن** كثير بن عبد الله بن عوف المزني عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع بلال بن الحرث المزني معادن القبلية جلسيها وغوريها

وقال غیرہ جلسہا وغورہا وحیث یصلح الزرع من قدس لم یعطہ حق مسلم وکتب لہ النبی صلی اللہ

علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم ما اعطی **محمد** رسول اللہ بلال بن الحرث المزنی اعطاہ معادن القبلیۃ

جلسیہا وغوریہا وقال غیرہ جلسہا وغورہا وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطہ حق مسلم قال

ابو اویس وحدثنی ثور بن زید مولی بنی الدیل بن بکر بن کنانۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس

مثلہ **ترجمہ** کثیر بن عبد اللہ بن عوف مزنی نے روایت کیا اپنے باپ سے انہون نے اونکے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے بالمقطعہ دیدی تہین بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کے جو بلندی پر تہین اور جو پستی مین تہین اور جو زمین زراعت

کی لائق تھی قدس مین (ایک پہاڑ کا نام ہے) نہ وہ زمین اونکو بالمقطعہ دی جسکا کوئی قابض نہ تہا) اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک سند اونکو لکہدی بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ کاغذ ہے جسکی رو سے محمد نے جو اللہ کے رسول ہین بلال بن حارث

مزنی کو بخشدیا قبلیہ کے کانون کا جو بلندی مین ہین اور جو پستی مین ہین اور جہان کہیتی ہو سکتی ہے قدس مین اور

نہین دیا اونکو کسی مسلمان کا حق - ابو اویس راوی نے کہا مجہسے ثور بن زید بنی دیل کے مولے نے ایسی ہی حدیث بیان کی

انہون نے عکرمہ سے سنا انہون نے ابن عباس سے **ف** یہ جو فرمایا نہین دیا کسی مسلمان کا حق اس سے مقصود یہ ہے کہ سند مین وہ

ارضی داخل نہین ہین جن سے کسی کی حقیت متعلق ہے یعنی اور کوئی رعیت اوسکو جوتتا اور بوتا ہے بلکہ سند مین وہی ارضی داخل

ہین جن سے کسی کی حقیت متعلق نہین ہے اور وہ زراعت کے لائق ہین یعنی شور اور سنگلاخ نہین ہے - مالک نے کہا کان مثل

زراعت کے ہین جبتک مال اوسمین سے نکلے زکوۃ لیجاوے عن **محمد** بن النضر قال سمعت الحنینی قال قرأتہ

غیر مرۃ یعنی کتاب قطیعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو داؤد حدثنا غیر واحد عن حسین بن محمد

انا ابو اویس حدثنی کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع بلال بن الحرث المزنی

معادن القبلیۃ جلسیہا وغوریہا قال ابن النضر وجرسہا وذات النصب ثم اتفقا وحیث یصلح الزرع

من قدس ولم یعط بلال بن الحرث حق مسلم وکتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ما اعطی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بلال بن الحرث المزنی اعطاہ معادن القبلیۃ جلسہا وغورہا وحیث یصلح الزرع من

قدس ولم یعطہ حق مسلم زاد ابن النضر وکتب ابی بن کعب **ترجمہ** امام ابو داؤد نے سنا محمد بن النضر سے

انہون نے سنا اسحق بن ابراہیم حنینی سے انہون نے کہا مین نے کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑہا جس مین

مقطعہ کا مذکور تہا ابو داؤد نے کہا ہم سے حدیث بیان کی گئی لوگون نے حسین بن محمد سے انہون نے کہا خبر دی ہمکو ابو اویس

نے انہون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے کثیر بن عبد اللہ نے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اون کے دادا سے (عمرو بن عوف مزنی

سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کے کانونکا جو بلند مقامونمین تہین اور جو پست

مقامونمین تہین اور جرس اور ذات النصب کو **ف** جرس اور ذات النصب کے معنے معلوم نہین ہوئے یعنی بعضون نے کہا زمین کے

قسمون کے نام مین بعضون نے کہا موضع کے نام مین واللہ اعلم ف اور اون اراضی کو جو زراعت کے قابل تہین قدس میز
اقدس ایک پہاڑ کا نام ہی یا یہ موضع جو بلند ہوا و زراعت کے لائق ہو) اور ہمین دیا انکو حق کسی مسلمان کا ف کہا
ابوداؤد نے حدیث بیان کی عیسیٰ نور بن یزید نے اونہون نے عکرمہ سے اونہون نے ابن عباس سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اسکے ابن نضر نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ سند ابی بن کعب نے لکھی تہی ۔ امام مالک نے کہا کہ کانون مین سے جو مال برآمد ہوا اس مین
سے کچھ نہ لیا جاوے جبتک قیمت اوس کی بیس دینار یا دو سو درہم کو نہ پہونچے البتہ جب اس قدر قیمت کا مال نکلے تو اوس مین سے زکوٰۃ لیجاوے
اور جو اس سے بھی زیادہ ہو تو وہی حساب زکوٰۃ لی جاوے عن ابیض بن حمال انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه و
سلم فاستقطعه الملح قال ابن المتوكل الذی بمارب فقطعه له فلما ان ولی قال رجل من المجلس اتدری ما
قطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزع منه قال وسالته عما يحمى من الاراك قال ما لم تنله خفاف
وقال ابن المتوكل اخفاف الابل ترجمہ ابیض بن حمال سے روایت ہی وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چاہا کہ جاگیر دین
آپ اوسکو نمک کے کان کی جو مارب مین تہی (مارب ایک موضع ہے یمن مین) آپ نے دیدی جب وہ چلا تو ایک شخص بولا یا رسول اللہ
آپ جانتے ہین کیا دیا آپ نے اوسکو آپ نے تیار پانی دیدیا اوسکو (یعنی جو ہمیشہ نکلا کریگا کبھی بند نہ ہوگا بے محنت اور مشقت
کے) راوی نے کہا آپ نے جاگیر پہیر لی اوس سے (کیونکہ آپ یہ سمجھتے تہے کہ وہان نمک محنت اور مشقت سے تیار ہوتا ہوگا جیسا اور کانون سے
مال تیار ہوتا ہے) پہر پوچہا اوس نے آپ سے کونسی زمین گہیر لی جاوے پیلو کی درختون کی (جسمین وہ لوگ اسکی بچاتے ہین جانورون
کو وہان نہ چرنے دین) آپ نے فرمایا جہان اونٹون کے پانون نہ پہونچین (یعنی الگ ہو چراگاہ اور آبادی سے) عن محمد
بن الحسن المخزومی ما لم تنله اخفاف الابل يعنی ان الابل تاكل منتهى رؤسها ويحمى ما فوقه ترجمہ محمد بن حسن
مخزومی نے کہا اونٹون کے پانون نہ پہونچنے سے یہ غرض ہے کہ اوس قدر پیلو کا درخت تو روک سکتا ہے جہانتک اونٹونکا منہ پہونچ
سکے یعنی جہانتک اونٹ کا منہ پہونچیگا وہ روک نہین سکتا اونٹ اوسکو کہاوینگے البتہ اوس سے اوپر کو روک سکتا ہی اگر کوئی
چرہ کر دتو رہے) عن ابیض بن حمال انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حمى الاراك فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لا حمى فی الاراك فقال اراكة فی حظاری فقال النبی علیه السلام لا حمى فی الاراك
قال فرج یعنی بحظاری الارض التی فیها الزرع المحاط علیها ترجمہ ابیض بن حمال سے روایت ہے اوس نے پوچہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیلو کے روک رکہنے کو یعنی ایک احاطہ اپنا باندہنے کو جس مین پیلو کے درخت اور لوگ آن کے نہ کاٹین نہ اپنے جانور وہان
کو وہان چراوین) آپ نے فرمایا پیلو مین روک نہین ہو سکتی وہ بولا یہ وہ پیلو ہین جو میری کہیت کے اندر ہین آپ نے فرمایا پیلو
مین روک نہین ہو سکتی ف اسلیے کہ پیلو سے سب آدمیونکو حاجت پڑتی ہی سو اوسکا بنانے کے لیے اور اور کام کو البتہ کہیت مین تو اوسکا
رکہنا درست ہوگا مراد ان درختون سے وہ درخت ہین جو اوسکے کہیت مین تہے عن صخر ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم غزا ثقیفا فلما ان سمع ذلك صخر ركب فی خیل یمد النبی صلی الله علیه وسلم فوجد نبی الله صلی الله علیه

وسلم قد انصرف ولم یفتح فجعل صخر یومئذ عهد الله وذمته ان لا یفارق هذا القصر حتی ینزلوا

علی حکم رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یفارقهم حتی نزلوا علی حکم رسول الله صلی الله علیه

وسلم فکتب الیه صخر اما بعد فان ثقیفا قد نزلت علی حکمک یا رسول الله وانا مقبل الیهم وهم فی

خیل فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بالصلاة جامعة فدعا لاحمس عشر دعوات اللهم بارک لاحمس فی

خیلها ورجالها واتاه القوم فتکلم المغیرة بن شعبة فقال یا نبی الله ان صخرا اخذ عمتی ودخلت

فیما دخل فیه المسلمون فدعاه فقال یا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا دماءهم واموالهم فادفع الی

المغیرة عمته فدفعها الیه وسال نبی الله صلی الله علیه وسلم ماء لبنی سلیم قد هربوا عن الاسلام

وترکوا ذلک الماء فقال یا نبی الله انزلنیه انا وقومی قال نعم فانزله واسلم یعنی السلمیین فاتوا صخرا

فسالوه ان یدفع الیهم الماء فابی فاتوا النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا نبی الله اسلمنا واتینا

صخرا لیدفع الینا ماءنا فابی علینا فاتاه فقال یا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا اموالهم ودماءهم

فادفع الی القوم ماءهم قال نعم یا نبی الله فرایت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر عند ذلک

حمرة حیاء من اخذه الجاریة واخذه الماء ترجمہ صخر بن عیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا ثقیف سے (قلعہ طائف پر) جب یہ خبر صخر کو پہونچی تو وہ چند سوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی مدد کو چلا دیکھا تو آپ وہان سے پہر آئے ہین اور فتح نہین ہوئی (وہ قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم تہا ایک برس کی رسد

اوسمین کا فروں نے جمع کر لی تہی آپ نے پندرہ روز تک محاصرہ کیا جب دیکھا کہ بالفعل یہ قلعہ فتح نہین ہوسکتا تو آپ نے

وہان سے مراجعت فرمائی) صخر نے اوسوقت عہد کیا اللہ اور رسولکا ذمہ لیا کہ مین اس قلعے کو نہ چہوڑونگا جبتک فتح نہ کرونگا

اور یہ لوگ قلعہ خالی نہ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کرکے پہر ایسا ہی ہوا (وہ قلعہ فتح ہو گیا) اور لوگ اوتر

آئے قلعے مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کرکے اوسوقت صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا بعد حمد و

صلوة کے واضح ہو کہ ثقیف آپکا حکم مانکر قلعے سے اوتر آئے یا رسول اللہ اور مین ان کے پاس جاتا ہون اور وہ گہوڑون کے بیچ

ہین جب آپ کو یہ خبر پہونچی تو حکم کیا نماز پڑہنے کا جماعت سے اور دعا کی احمس کے لیے (احمس ایک قبیلہ ہے جس مین کے صخر تہے)

دس بار اور فرمایا الٰہی اللہ برکت دے احمس کے گہوڑون اور مردون مین پہر سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (یعنی صخر

اور اوسکے ساتہی) اوسوقت مغیرہ بن شعبہ نے کہا یا نبی اللہ صخر نے میری پہوپی کو پکڑ لیا ہے حالانکہ وہ مسلمان ہو گئی تہی آپ نے

صخر کو بلایا اور فرمایا جب کوئی قوم مسلمان ہو جاوے تو اون کی جانین اور مال محفوظ ہو جاتے ہین اسلیے دیدو مغیرہ کو پہوپہی

اوسکی صخر نے دیدی مغیرہ کو پہوپہی اوسکی پہر صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بنی سلیم کا ایک پانی ہے یعنی

چشمہ یا تالاب وہ بہاگ گئے ہین اسلام کے خوف سے اوس پانی کو چہوڑ کر تو اے نبی اللہ کے آپ مجہکو اور میری قوم کو اوس پانی پر رہنے

اکی اجازت دیجیے آپنے فرمایا اچھا رہو پھر چند روز کے بعد بنی سلیم مسلمان ہوئے اور صخر کے پاس آنکر انہون نے اپنا پانی طلب کیا
صخر نے اوسکے دینے سے انکار کیا اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پانی مجھکو اور میری قوم کو دے چکے ہین
یہ سنکر بنی سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم مسلمان ہوگئے اور صخر پاس گئے تاکہ
ہمارا پانی ہمکو حوالہ کر دے مگر صخر نے اوسکو دینے سے انکار کیا آپنے صخر کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا اے صخر جب کوئی قوم مسلمان ہو جائے تو اوس
اپنی جانون کو اور مالون کو محفوظ کر لیا تو انکو انکا پانی دیدو صخر نے کہا بہت اچھا اے نبی اللہ کے صخر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اوسوقت رنگ بدل گیا سرخ ہوگیا شرم سے کہ مین نے اس سے لونڈی بھی لی اور پانی بھی لے لیا
ف لونڈی تو بہی غیرہ کی تھی اور پانی بھی بنی سلیم کا آپ تو حیا آئی کہ صخر نے اتنا بڑا کام کیا اور کوئی صلہ دوستانہ دنیا نہ
اوسکے پاسن تہا **عن** سبرة بن عبد العزيز بن الربيع الجهني عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم
نزل في موضع المسجد تحت دومة فاقام ثلاثا ثم خرج الى تبوك وان جهينة لحقوه بالرحبة فقال لهم
من اهل ذي المروة فقالوا بنو رفاعة من جهينة فقال قد اقطعتها لبني رفاعة فاقتسموها فمنهم
من باع ومنهم من امسك فعمل ثم سالت اباه عبد العزيز عن هذا الحديث فحدثني ببعضه ولم يحدثني
به كله **ترجمہ** سبرہ بن عبد العزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ عبد العزیز بن سبرہ سے انہون نے
سنا اپنے دادا سبرہ بن معبد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب جہان مسجد ہے (جہینہ کے موضع مین) ایک درخت کے
تلے اوترے تین دن وہان ٹھہرے پھر تبوک کو چلے (تبوک ایک موضع ہے شام مین جہان ۹ سنہ ہجری مین لشکر اسلام گیا تہا)
تو جہینہ کے لوگ آپ سے جا کر ملے رحبہ مین (یعنی ایک وسیع میدان مین) آپ نے فرمایا یہان کون لوگ ہین لوگون نے
کہا بنو رفاعہ جو ایک شاخ ہے قبیلہ جہینہ کی آپ نے فرمایا مین نے یہ زمین مقطعہ دیدی بنو رفاعہ کو تو تقسیم کر لیا انہون نے
اوس زمین کو کسی نے اپنا حصہ بیچ ڈالا کسی نے رکھ لیا اور اوسمین محنت شقت کی (یعنی زراعت کی) ابن وہب نے کہا مین نے
پھر اس حدیث کو سبرہ کے باپ عبد العزیز سے پوچھا انہون نے کچھ بیان کیا اور کچھ بیان نہین کیا (یعنی پوری روایت نقل نہین کی)
عن اسماء بنت ابي بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير نخلا **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا کھجور کے درختون کا زبیر کو (جو خاوند تھے اسماء کے) **عن** عبد الله بن حسان العنبري
حدثتني جدتاي صفية ودحيبة ابنتا عليبة وكانتا ربيبتي قيلة بنت مخرمة وكانت جدة ابيهما انها
اخبرتهما قالت قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت تقدم صاحبي تعني حريث بن حسان وافد
بكر بن وائل فبايعه على الاسلام عليه وعلى قومه ثم قال يا رسول الله اكتب بيننا وبين بني تميم بالدهناء
ان لا يجاوزها الينا منهم احد الا مسافر او مجاوز فقال اكتب له يا غلام بالدهناء فلما رايته قد امر له بها
شخص بي وهي وطني وداري فقلت يا رسول الله انه لم يسالك السوية من الارض اذ سالك انما هي هذه

الدهنا عندك مقيد الجمل ومرعى الغنم ونساء بني تميم وابناؤها وراء ذلك فقال امسك يا غلام صدقت
المسكينة المسلم اخو المسلم يسعهما الماء والشجر ويتعاونان على الفتان ترجمہ عبد اللہ بن حسان عنبری سے روایت ہے حدیث
بیان کی مجھسے میری دادی اور نانی نے جنکا نام صفیہ اور دحیبہ تھا جو بیٹیاں تھیں علیبہ کی اور وہ دونو پالی ہوئی تھیں قیلہ بنت
مخرمہ کی اور قیلہ اون دونو کے باپ کی دادی تھی قیلہ نے اون سے بیان کیا کہ ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہمارا
ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کیطرف سے پیام لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیعت کی اسلام پر اپنی
طرف سے اور اپنی قوم کیطرف سے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری اور بنی تمیم کی سرحد دہنا پر کر دیجیے دہنا ایک موضع کا نام ہے
کہ وہان سے بڑھکر ہمارے پاس کوئی اون میں سے نہ آوے مگر جو مسافر ہو یا آگے جانے والا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
لڑکے لکھدے اسکیواسطے دہنا رکو قیلہ نے کہا جب مین نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دہنا اوسکو دیدیا تو مجھے رنج ہوا کیونکہ
دہنا میرا وطن تھا اور وہین میرا گھر تھا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے انصاف سے بیچ سرحد آپ سے نہیں کہی دہنا
تو اونٹ باندھنے کی جگہ ہے اور بکریون کا چراگاہ ہے اور بنی تمیم کے عورتین و بچے اوسکے پیچھے ہین یہ سنکر آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے
لڑکے سچ کہا اس ضعیفہ نے مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ایک کے پانی اور درخت سے دوسرا نفع اوٹھا سکتا ہے اور انکو ایکدوسرے
کی مدد کرنا چاہیے فتنے مین **ف** یعنی جب غیر قوم کے لوگ کسی مسلمان کو ضرر پہونچانا چاہین تو سب مسلمانون کو اوسکا شریک ہونا
اور اوسکے ضرر سے بچانا ضرور ہے **عن** اسمر بن مضرس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال
من سبق الى ما لم يسبقه اليه مسلم فهو له قال فخرج الناس يتعادون يتخاطون ترجمہ اسمر بن مضرس سے روایت
ہے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیعت کی آپ نے فرمایا جو شخص کسی ایسے پانی پر پہونچ جاوے جہان
اوس سے پہلے کوئی مسلمان نہ پہونچا ہو تو وہ اوسی کا ہے تو لوگ دوڑتے ہوئے اور لکیر کرتے ہوئے چلے تاکہ نشانی رہے کہ ہم
یہانتک آئے تھے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير حضر فرسه فاجرى فرسه حتى قام ثم رمى
بسوطه فقال اعطوه من حيث بلغ السوط ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر
دی زبیر کو جہان تک اونکا گھوڑا دوڑ سکے پھر انہون نے گھوڑا دوڑایا یہانتک کہ کھڑی ہوگئی اور کوڑا پھینکا آپ نے فرمایا
دیدو اون کو جہانتک اونکا کوڑا پہونچا **باب** في احياء الموات بنجر لاوارث زمین کو آباد کرنیکا بیان **عن** سعيد
بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق ترجمہ سعید
بن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو تو وہ اوسی کا حق ہوگا اور ظالم
کی رگ کا کچھ حق نہوگا رگ سے مراد درخت ہے جو ظالم ظلم سے وہان لگائے **عن** عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من احيا ارضا ميتة فهي له وذكر مثله قال فلقد اخبرني الذي حدثني هذا الحديث ان رجلين
اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم غرس احدهما نخلا في ارض الاخر فقضى لصاحب الارض بارضه

وامر صاحب النخل ان یخرج نخله منها قال فلقد رایتها وانها لتضرب اصولها بالفؤس وانها لنخل عم حتی اخرجت منها **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو تو وہ اوسی کی ہی اور بیان کی ایسی ہی حدیث جیسی اوپر گزری بعد اوس کے عروہ نے کہا مجھسے اوسی نے ذکر کیا جسنے یہ حدیث بیان کی کہ دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اون مین سے ایک نے دوسرے کی زمین پر کھجور کے پیڑ لگا لیے تھے آپ نے جسکی زمین تھی اوسکو زمین دلوادی اور پیڑ والے کو حکم کیا کہ تو اپنے پیڑ اوکھاڑ لیجا تو مین نے دیکھا اوسکی جڑین کاٹی جاتی تھین کلہاڑیون سے حالانکہ وہ بڑے پورے درخت ہوگئے تھے (یعنے خوب لنبے اور گنجان) یہانتک کہ نکالی گئی اوس زمین سے **ف** کیونکہ پیڑ لگانے والے نے ظلم کیا پرائی زمین مین اپنا بیجڈالا پھر سوا نقصان کے اور کیا حاصل ہوگا البتہ اگر زمین والا درختون کی قیمت دینے پر راضی ہوجاوے تو قیمت اوس سے لے سکتا ہے **عن** ابن اسحاق باسنادہ و معناہ الا انه قال عند قوله مکان الذی حدثنی هذا فقال رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم واکثر ظنی انه ابو سعید الخدری فانا رایت الرجل یضرب فی اصول النخل **ترجمہ** ابن اسحاق سے دوسری روایت ہی سند سے (یعنی یحیی بن عروہ سے اوس نے اپنے باپ سے) اسی طرح مروی ہے مگر اتنا فرق ہی اس مین یہ ہی کہ عروہ نے یون کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے یون کہا اور میرا ظن غالب یہ ہی کہ وہ ابو سعید خدری ہونگے انہون نے کہا مین نے دیکھا اوس شخص کو (جسکی زمین تھی) کہ اپنے درختون کی جڑون پر مارتا تہا **عن** عروۃ قال اشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی ان الارض ارض الله والعباد عباد الله ومن احیا مواتا فهو احق به جاءنا بهذا عن النبی صلی الله علیه وسلم الذین جاؤا بالصلوات عنه **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین سب اللہ کی ہی اور بندے بھی سب اللہ کے بندے ہین اور جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے یہ حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لوگون نے جنہون نے نماز کو روایت کیا آپ سے (یعنی بہت سے صحابہ نے اسکو روایت کیا جنہون نے نماز کے مسائل آپ سے نقل کیے) **عن** سمرۃ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من احاط حائطا علی ارض فهی له **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دیوار کھینچ لے حاطے کی بنجر زمین پر تو وہی اوسکا حقدار ہوگا (صرف دیوار کھینچنے سے امام احمد کے نزدیک اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک جب اوسکو آباد بھی کرے یا رہنے کے لیے کھینچے) **عن** مالک قال هشام العرق الظالم ان یغرس الرجل فی ارض غیره فیستحقها بذلک قال مالک والعرق الظالم کل ما اخذ واحتفر وغرس بغیر حق **ترجمہ** امام مالک سے روایت ہی ہشام بن عروہ نے کہا ظالم رگ سے مراد یہ ہے کوئی شخص غیر کے زمین مین پیڑ لگا دے پھر پیڑ لگا کر اپنی حقیت اوس زمین پر جتادے مالک نے کہا ظالم رگ یہی ہی کہ پرائی زمین مین سے کچھ لیوے یا وہان گڈھا کھودے یا درخت لگاوے ناحق (یعنے جو تصرف بیجا ہو دوسرے کی زمین مین) **عن** ابی حمید الساعدی قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم

تبوك فلما اتى وادي القرى اذا امرأة في حديقة لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه اخرصوا فخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة اوسق فقال للمرأة احصي ما يخرج منها فاتينا تبوك فاهدى ملك ايلة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردة وكتب له يعني ببحره فلما اتينا وادي القرى قال للمرأة كم كان في حديقتك قالت عشرة اوسق خرص رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني متعجل الى المدينة فمن اراد منكم ان يتعجل معي فليتعجل

ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے کہا مین جہاد کو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک تک جب آپ وادی القرے مین پہونچے تو ایک عورت کو دیکھا اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اسکی باغ کی پہل آنکو (یعنی جتنی پہل درختون مین لگے ہین تخمیناً کتنی ہونگے اوسکا اندازہ کرو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا اندازہ کیا دس وسق کا (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل کا) بعد اوسکے عورت سے فرمایا جب میوہ نکلے تو اوسکو ماپ لینا ابو حمید نے کہا پہر ہم سب تبوک مین آئے تو ایلہ (ایک بستی ہے شام مین) کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک نقرہ رنگ کا خچر بہیجا آپ نے اوسکو ایک چادر دی اور اوسکو اوسکی ملک کے سند لکھدی (جزیے کی شرط پر) پہر جب ہم لوٹ کر وادی القرے مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے پوچھا کیون کتنا میوہ نکلا تیرے باغ مین اوسنے کہا دس وسق اسی قدر آنکا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اوسکے آپنے فرمایا مین مدینے کو بہت جلد جاؤنگا تم مین سے جسکا قصد جلدی میرے ساتھ چلنے کا ہو تو وہ چلے اور جسکا جی چاہے ٹہرتا ہوا آہستہ آوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والی عورت کی حقیت قائم رکہی اور وہ باغ اوس سے چہین کر اور کو نہ دیا یہی نعمتِ مطلب ہے۔

باب سے :- زینب انها كانت تفلي راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده امرأة عثمان بن عفان ونساء من المهاجرات وهن يشتكين منازلهن انها تضيق عليهن ويخرجن منها فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تورث دور المهاجرين النساء فمات عبد الله بن مسعود فورثته امرأته دارا بالمدينة

ترجمہ زینب سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے جوئین نکالتی تہین اوسوقت آپ کے پاس حضرت عثمان کی بی بی اور کئی عورتین مہاجرین کی بیٹہی ہوئی تہین اور شکایت کر رہی تہین مکانون کی ہم کو تنگی ہے یعنی مکان کی اور ہم نکالے جاتے ہین مکانون سے (جب ہمارے خاوند مرجاتے ہین تو اوسکے وارث مکان لے لیتے ہین اور ہم کو نکال باہر کرتے ہین پہر غربت مین ہم دوسرا مکان کہان سے لاوین کدہر جاوین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ مہاجرین کی عورتین اون کے گہرون کی وارث ہون جب مرجاوین تو عبد اللہ بن مسعود جب مرے اون کی عورت اون کے گہر کی وارث ہوئی جو مدینے مین تہا شاید یہ حکم مخصوص ہو مہاجرین سے یا وارث ہونے سے یہ غرض ہے کہ

عدت تک خاوند کے ارث اوسکو وہان سے نکال نہ سکین) **باب** فی الدخول فی ارض الخراج خراجی زمین پر رہنا کیسا ہے (یعنی جو زمین مسلمانون نے بغیر جنگ فتح کی) **عن** معاذ انه قال من عقد الجزیة فی عنقه فقد برئ مما علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے انہون نے کہا جس شخص نے اپنے اوپر جزیہ مقرر کیا (یعنی خراجی زمین کافر سے مول لے اور خراج دینا قبول کیا) تو وہ بری ہوا اوس طریقے سے جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (یعنی پسند نہ کیا) **عن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اخذ ارضا بجزیتها فقد استقال هجرته ومن نزع صغار کافر من عنقه فجعله فی عنقه فقد ولی الاسلام ظهره قال فسمع منی خالد بن معدان هذا الحدیث فقال اشبیب حدثک قلت نعم قال اذا قدمت فسله فلیکتب الی بالحدیث قال فکتبه له فلما قدمت سالنی خالد بن معدان القرطاس فاعطیته فلما قراه ترک ما فی یده من الارضین حین سمع ذلک **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے زمین لیکر اوسکا جزیہ دینا قبول کیا تو اوس نے اپنی ہجرت توڑ ڈالی اور جس نے کافر کی ذلت کی بات کو (یعنی جزیے کو) اوسکی گلے سے نکالکر اپنے گلے مین ڈالا (یعنی جزیے کی زمین مول لیکر زراعت کرنے لگا اور جزیہ دینا قبول کیا) تو اوس نے اسلام کیطرف سے اپنی پیٹھ موڑی (سنان نے جو راوی اس حدیث کا ہے) کہا مین نے یہ حدیث خالد بن معدان سے بیان کی انہون نے کہا کیا شبیب نے تم سے یہ حدیث بیان کی مین نے کہا ہان انہون نے کہا جب شبیب پاس تو جاوے تو اوس سے کہنا یہ حدیث مجھکو لکھ بھیجے سنان نے کہا پھر شبیب نے یہ حدیث خالد کے لیے لکھکر مجھکو دی جب مین آیا تو خالد بن معدان نے مجھسے وہ پرچہ مانگا مین نے اون کو دیا انہون نے جب اوسکو پڑہا تو جتنی زمین خراجی اون کے پاس تھی سب چھوڑ دی جب یہ حدیث سنی **ف** شاید یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا جبتک اسلام ملکون مین خوب پھیلا نہ تھا تو آپ نے کافرون کے ملک مین مسلمانون کا ہمیشہ کے لیے رہنا پسند نہین کیا بعضون نے کہا یہ حکم تہدیداً ہے یعنی ایسا نہو کہ زمیندار ہو کر جہاد کو بھول جاؤ **باب** فی الارض یحمیها الامام والرجل کسی زمین کے گھانس یا پانی کو امام روک رکھے یا اور کوئی شخص روکے (یعنی اور کسی کو وہان کی گھانس نہ لینے دیوے یا پانی تو کیسا ہے) **عن** الصعب بن جثامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا حمی الا لله ولرسوله قال ابن شهاب وبلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حمی النقیع وقال لا حمی الا لله عز وجل **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے حمی (روند) مگر اللہ و رسول کیواسطے (یعنی جہاد کے جانورون کیواسطے یا زکوٰۃ کے جانورون کے لیے) ابن شہاب نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے نقیع کو حمی کیا اور فرمایا کہ حمی نہین ہے مگر اللہ کے واسطے (نقیع ایک موضع ہے جہان پانی اکٹھا کیا جاتا تھا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہی کیلیے گھانس یا پانی روکنا درست ہے اگر ضرورت ہو) **باب** ما جاء فی الرکاز رکاز کا بیان (جو مال گڑا ہوا لاوارث ہو) **عن** ابی هریرة یحدث ان النبی صلی الله

علیہ وسلم قال فی الرکاز الخمس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین مین دبا کو آجی
لیا جاویگا اور باقی پانیوالیکا ہی **عن الحسن** قال الرکاز الکنز العادی **ترجمہ** حسن سے روایت ہی انہوں نے کہا رکاز وہ خزانہ
ہی جو پرانا ہوا گلے وقت کا یعنی کافرونکا **عن ضباعة** بنت الزبیر بن عبد المطلب بن ہاشم انہا
اخبرتہا قالت ذہب المقداد لحاجتہ ببقیع الخبخبة فاذا جرذ یخرج من جحر دینارا ثم لم یزل
یخرج دینارا دینارا حتی اخرج سبعة عشر دینارا ثم اخرج خرقة حمراء یعنی فیہا دینار فکانت ثمانیة عشر
دینارا فذہب بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ وقال لہ خذ صدقتہا فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ہل ہویت الی الجحر قال لا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لک فیہا **ترجمہ** ضباعہ
بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم سے روایت ہی کہ مقداد کسی کام کو نقیع الخبخبہ خای معجمہ سے پہر بای موحدہ پہر خای معجمہ
پہر بای موحدہ سے ایک موضع کا نام ہی اطراف مدینہ مین) مین گئی تو دیکہا ایک چوہے کو اوسنے ایک سوراخ مین سے
ایک دینار نکالا پہر ایک اور نکالا پہر ایک اور یہانتک کہ سترہ دینار نکالے پہر ایک تہیلی سرخ نکالی جسمین ایک دینار
تہا سب اٹہارہ دینار ہوئے مقداد اون دیناروں کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپسے حال بیان
کیا اور عرض کیا کہ اسکی زکوۃ لیجیے آپنے فرمایا کیا تم نے سوراخ مین سے نکالا یا تم سوراخ پر متوجہ ہوتے تہے مقداد نے
کہا نہیں آپنے فرمایا اللہ برکت دے تمکو اس مین **ف** یعنی آپنے یہ پوچہا تم تو اس سوراخ کو دیکہکر اوسطرف
نہیں گئے تہی نہ تم نے اوس مین سے ہاتہہ ڈالکر نکالا تو یہ مال رکاز نہیں ہوا اس لیے خمس اوسمین واجب نہ ہوگا
بلکہ مثل لقطہ کی ہوا جسکو چند روز تک بتانا چاہیے اگر اوسکا مالک ملے تو بہتر اوسی کو دیدینا چاہیے نہیں تو اپنے کام مین
لانا درست ہی **باب** نبش القبور العادیة پرانی قبرین کہودنیکا بیان یعنی کافرون کی جن مین روپیہ ہو

عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین خرجنا معہ
الی الطائف فمررنا بقبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا قبر ابی رغال وکان بہذا الحرم یدفع
عنہ فلما خرج اصابتہ النقمة التی اصابت قومہ بہذا المکان فدفن فیہ وآیة ذلک انہ دفن
معہ غصن من ذہب ان انتم نبشتم عنہ اصبتموہ معہ فابتدرہ الناس فاستخرجوا الغصن
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے طائف کیطرف
تو راہ مین ایک قبر ملی آپنے اوسکو دیکہکر فرمایا یہ قبر ہے ابو رغال کی (جو ثقیف کا جد اعلی ہے اور قوم ثمود مین سے تہا)
اور وہ حرم مین رہتا تہا عذاب سے بچنے کے لیے (یعنی حرم کی حد سے باہر نکلتا اس خیال سے کہ عذاب سے محفوظ رہیگا
کیونکہ حرم مین عذاب نہیں اترتا) جب وہ حرم سے باہر نکلا (ایک مدت کے بعد) تو وہی عذاب اوسکو ہوا جو اوسکی قوم
کو اسی جگہہ ہوا تہا (یعنی زلزلہ) وہ اوسی جگہہ دفن کیا گیا اور نشانی اوسکی یہی کہ جب وہ دفن ہوا تہا تو اوسکے ساتہہ ایک

سلاخ سونے کی ہاڑ دی تھی اگر تم قبر کہود و تو اوسکو پالوگے یہ سنکر لوگ دوڑے قبر کیطرف اور اوس سلاخ کو کہود کر نکال لیا **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ تھا کہ ہزارون برس کی قبر کو بتا دیا اور اوسکی نشانی بھی بتا دی پہر جیسا آپنے فرمایا تھا ویسا ہی نکلا اس سے معلوم ہوا کہ کافرون کی قبرین کہود ڈالنا درست ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوّل کتاب الجنائز

کتاب جنازے کے احکام کی

باب الامراض المکفرۃ للذنوب وہ کون سی بیماریان ہین جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہین **عن** عامر الرام اخی الخضر قال ابو داؤد قال النفیلی ہو الخضر ولکن کذا قال قال انی لببلادنا اذ رفعت لنا رایات والویۃ فقلت ما ہذا قالوا ہذا لواء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ وہو تحت شجرۃ قد بسط لہ کساء وہو جالس علیہ وقد اجتمع الیہ اصحابہ فجلست الیہم فذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم اعفاہ اللہ منہ کان کفارۃ لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم یدر لم ارسلوہ فقال رجل ممن حولہ یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم عنا فلست منا فبینا نحن عندہ اذ اقبل رجل علیہ کساء وفی یدہ شیء قد التف علیہ فقال یا رسول اللہ انی لما رأیتک اقبلت الیک فمررت بغیضۃ شجر فسمعت فیہا اصوات فراخ طائر فاخذتہن فوضعتہن فی کسائی فجاءت امہن فاستدارت علی راسی فکشفت لہا عنہن فوقعت علیہن معہن فلففتہن بکسائی فہن اولاء معی قال ضعہن عنک فوضعتہن وابت امہن الا لزومہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخہا قالوا نعم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فوالذی بعثنی بالحق للہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخہا ارجع بہن حتی تضعہن من حیث اخذتہن وامہن معہن فرجع بہن **ترجمہ** عامر رامی سے روایت ہے جو بہائی خضر کے تہا کہ مین اپنی ملک مین تہا یکایک ہم کو جہنڈے اور نشان دکہائی دیے مین نے پوچہا کہ کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے تو مین آپ پاس آیا آپ ایک درخت کے تلے بیٹہے تہے ایک کملی پر جو بچہائی گئی تھی آپ کیواسطے اور آپکے اوپر جمع ہوگئی تھی آپکے اصحاب یعنی سب طرف سے اصحاب آپکے آپ کو گہیرے ہوتے تہے مین بھی جا کر اون مین بیٹہا **ف** یعنی اون کے حلقے مین شریک ہوگیا تاکہ آپکے وعظ اور نصیحت سنون اور دیکہون آپ مجلس مین کیا فرماتے ہین **ت** تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریونکا ذکر کیا فرمایا مومن کو جب بیماری پہنچتی ہے پہر اللہ عزوجل اوس بیماری سے اوسکو عافیت دیتا ہے تو وہ بیماری اوسکے گذرے ہوئے گناہونکا کفارہ ہوجاتی ہے اور

ایسی نصیحت ہوتی ہی یعنی تنبیہ ہوتی ہی وہ گناہون گذشتہ سے توبہ کرتا ہی اور زمانہ آیندہ مین پرہیز کرتا ہی اور منافق جب
بیمار ہوتا ہی اور تندرستی دیا جاتا ہی تو وہ مانند اونٹ کے ہوتا ہی جیسی کہ اوسکی مالک نے اوسکو باندہا اور پہر چہوڑ دیا اور
اوس نے نہ جانا کہ کسلیے اوسکو باندہا اور کس لیے چہوڑ دیا تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے
خدا کی قسم ہمین کبہی بیمار نہین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوٹھ جا تو ہم مین سے نہین ہی **ف**
پہر آپ نے تہدیدًا فرمایا یعنی مومن پر ضرور کچہ نہ کچہ صدمہ آتا ہی دنیا مین تاکہ آخرت مین اوسکی گناہونکا کفارہ ہو اور کافرون کو
دنیا مین اکثر راحت ملتی ہی کیونکہ آخرت مین اونکا کچہ حصہ ہی نہین جو کچہ ہے دنیا مین ہی فرمایا اللہ تعالے نے مَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ نَصِيبٍ **ت** عامر نے کہا ہم آپکے پاس بیٹہے ہی تہے کہ ایک شخص کمل پوش آیا اوسکے ہاتہہ مین کچہ دبا ہوا تہا عرض کیا
یا رسول اللہ جب مینے آپکو دیکہا تو آپکے پاس آنے لگا راہ مین ایک جہنڈ درختون کا دیکہا وہان چڑیا کی بچون کی آواز
سنی تو مین نے اونکو پکڑ لیا اپنے کمل مین لپیٹ لیا پہر اون کی ماں آئی اور میری سر پر گہومنے لگی مین نے اوسکی بچون کو
کہولا وہ بہی اون پر گر پڑی اور اونہی کے ساتہ قید ہوگئی اب اون سبکو مین اپنی ساتہہ کمل مین لپیٹ کر لایا ہون آپ نے
فرمایا اونکو یہان رکہہ تو مینے رکہا لیکن ماں نے اپنے بچون کا ساتہہ نہ چہوڑا یعنی یہ نہین کیا کہ بچون کو چہوڑ کر اوڑ جاوے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اصحاب سے کیا تم تعجب کرتے ہو چڑیا کی محبت پر اپنی بچون سے اونہون نے کہا
ہان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے مجہے بہیجا سچا پیغمبر کرکے بیشک اللہ جل جلالہ اپنی بندون سے اس سے
زیادہ محبت رکہتا ہی جتنی یہ چڑیا اپنی بچون سے رکہتی ہی لیجا ان کو اور وہین رکہہ آ جہان سے تو اون کو اوٹہا لایا ہی اور ماں
کو بہی انکے ساتہہ لیجا پہر وہ شخص لے گیا اون کو **ف** سبحان اللہ اللہ جل جلالہ اپنی بندون پر رحم نہ کرے تو پہر کون کرے
وہی ہم سب کا مالک اور مربی ہی **عن** ابی موسے قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر مرة ولا مرتین یقول
اذا کان العبد یعمل عملا صالحا فشغله عنه مرض او سفر کتب له کصالح ما کان یعمل وهو صحیح
مقیم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار کچہ ایکدو بار نہین فرماتے تہے کہ
جب بندہ نیک عمل کیا کرتا ہے پہر کوئی وجہ سے اوس کام سے رک جاتا ہے جیسے بیماری یا سفر سے تو اوسکی لیے اوتنا ہی ثواب لکہا
جاتا ہی جیسے کہ وہ اچہی طرح عمل کرتا تہا صحت اور اقامت مین **ف** یعنی جتنا ثواب اوسوقت لکہا جاتا تہا اوتنا ہی اب
بہی ہوگا **باب** عیادة النساء عورتون کی بیمار پرسی کو جانا **عن** ام علاء قالت عادنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریضة فقال یا ام العلاء ابشری فان مرض المسلم یذهب الله به خطایاه
کما تذهب النار خبث الذهب **ترجمہ** ام علاء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور
مین بیمار تہی تو آپ نے فرمایا ای ام علاء خوش ہو جا کیونکہ مسلمان کے گناہونکو بیماری ایسا دور کر دیتی ہی جیسے انگار سونے کی
میل کو دور کر دیتی ہی جب سونے کو تپاؤ تو میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہی اسی طرح مسلمان بہی جب بیمار ہو اور صبر و شکر کرے

تو اوسکے گناہ معاف ہوجاوینگے **عن** عائشۃ قالت قلت یارسول اللہ انی لاعلم اشد آیۃ فی القرآن قال
ایۃ آیۃ یا عائشۃ قالت قول اللہ تعالی من یعمل سوء یجز بہ قال اما علمت یا عائشۃ ان المؤمن
تصیبہ النکبۃ او الشوکۃ فیکافئ باسوء عملہ ومن حوسب عذب قالت الیس اللہ یقول فسوف
یحاسب حسابا یسیرا قال ذاکم العرض یا عائشۃ من نوقش الحساب عذب **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین
عائشہ صدیقہ سے روایت ہی میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں جانتی ہون اُس آیت کو جو سب آیتون سے زیادہ سخت
ہی کلام اللہ میں آپ نے فرمایا بہلا کون سی آیت ہی بتاؤ اے عائشہ انہون نے کہا یہ آیت مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً ا یُّجْزَ بِہٖ
جو شخص برائی کریگا اُسکا بدلہ دیا جاویگا (جب یہ آیت اوتری تو صحابہ پر بہت شاق گذری کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ برائی
کا بدلہ قیامت میں ضرور دیا جاویگا) آپ نے فرمایا ای عائشہ کیا تو نہین جانتی مسلمان کو جب کوئی مصیبت یا سختی پہونچتی
ہی تو وہ اوسکے برے کامونکا بدلہ ہوجاتی ہی البتہ جسکا حساب کیا جاویگا قیامت میں اوسکو عذاب ہوگا حضرت عائشہ
نے فرمایا اللہ تو فرماتا ہی **فسوف یحاسب حسابا یسیرا** قریب ہے کہ آسان محاسبہ لیا جاویگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس سے مراد صرف اعمال کا پیش کرنا ہے اپنے بندے پر ای عائشہ جس سے جہگڑا ہوگا حساب میں اوسکو ضرور عذاب ہوگا

باب فی العیادۃ بیمار پرسی کا بیان

عن اسامۃ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود
عبد اللہ بن ابی فی مرضہ الذی مات فیہ فلما دخل علیہ عرف فیہ الموت قال قد کنت انہاک
عن حب یہود قال فقد ابغضہم اسعد بن زرارۃ فمہ فلما مات اتاہ ابنہ فقال یارسول اللہ ان عبد اللہ
بن ابی قد مات فاعطنی قمیصک اکفنہ فیہ فنزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیصہ فاعطا
اباہ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بیمار پرسی کو عبد اللہ بن ابی کی اس بیماری
مین جسمین وہ مر گیا (ہرچند عبد اللہ بن ابی منافق بلکہ منافقون کا سرگروہ تہا مگر آپ نے اوسکی ساتھ ظاہرداری نہ
چہوڑی اور جہانتک ہوسکا احسان کیا اس خیال سے کہ یہ خود شرمندہ ہوکر نفاق چہوڑدی) جب آپنے اوسکو دیکہا تو معلوم
کر لیا کہ یہ مر جاویگا آپنے فرمایا مین تجہے منع کرتا تہا یہود کی دوستی سے عبد اللہ نے کہا اسعد بن زرارہ نے اون سے
بغض کیا تو اوسکو کیا فائدہ ہوا (یعنی وہ بہی مر گیا وہ اپنی لذت مین بہی نفع سمجہتا تہا کہ آدمی موت سے بچا اور
بہی ضرر جانتا تہا کہ جلد مرے) جب عبد اللہ مر گیا تو اوسکا بیٹا آپ پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ عبد اللہ بن ابی مر گیا
آپ اپنا قمیص دیجیے تو مین اوسکا کفن کردون آپنے اپنا قمیص اوتار کر اوسکو دیدیا (سبحان اللہ کسی پیغمبر کے حسن اخلاق اس سے زیادہ
کیا ہون گے)

باب فی عیادۃ الذمی کافر ذمی کی بیمار پرسی کا بیان

عن انس ان غلاما من الیہود کان
مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وھو عند
راسہ فقال اطع ابا القاسم فاسلم فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ الذی انقذہ بی من

النار ترجمہ انس سے روایت ہی ایک لڑکا یہودی بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادۃ کے لیے تشریف
لائے اور اوسکی سر کے پاس بیٹھے اور اوسکو آپ نے فرمایا تو مسلمان ہوجا تو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا اور اوسکا باپ بہی
اوسکی سرہانے تہا تو اوسکی باپ نے اوس سے کہا ابو القاسم کی اطاعت کر یعنے حضرت کی تو وہ مسلمان ہوا پھر آپ کہڑے ہوئے
اور کہتے تہے تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ جسنے اوسکو آگ سے نجات دی میری سبب سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ لڑکا جب
عقل رکہتا ہو تو اوسکا اسلام صحیح ہے **باب** المشی فی العیادۃ عیادت یعنے بیمار پرسی کو پیادہ جانا **عن** جابر
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی لیس براکب بغل ولا برذون **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کو آتے تہے نہ خچر پر سوار ہوتی تہے نہ ترکی پر **ف** بلکہ پاپیادہ تشریف لاتی تہی کیونکہ اسمین
زیادہ ثواب ہے **باب** فی فضل العیادۃ عیادت یعنے بیمار پرسی کی فضیلت کا بیان **عن** انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء واعاد اخاہ المسلم محتسبا بوعد من جہنم مسیرۃ سبعین
خریفا قلت یا ابا حمزۃ وما الخریف قال العام **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اچھی طرح سے وضو کرے یعنے پورا وضو کرے اور اپنے مسلمان بہائی کے عیادت کرے بقصد ثواب کے تو وہ دوزخ سے مقدار
ساٹھ خریف کے دور کیا جاتا ہی ثابت نے کہا مین نے ابو حمزہ سے کہا خریف کسکو کہتے ہین انہون نے کہا سال کو (تو جو کوئی
مسلمان کی بیمار پرسی کرے خدا کیواسطے وہ جہنم سے ستر برس کی راہ پر دور ہوگا) **عن** علی قال من رجل یعود مریضا
ممسیا الا خرج معہ سبعون الف ملک یستغفرون لہ حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ ومن اتاہ
مصبحا خرج معہ سبعون الف ملک یستغفرون لہ حتی یمسی وکان لہ خریف فی الجنۃ **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہی کہ نہین کوئی ایسا شخص جو شام کے وقت مین بیمار کی عیادت کرے یعنے دوپہر سے بعد مگر اوسکی ساتھ
ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کے نکلتے مین اور اوس کے لیے دعا کرتے ہین مغفرت کی فجر تک اور اوس کے لیے بہشت
مین ایک باغ معین کیا جاتا ہے اور جو کوئی اول روز یعنے صبح کو بیمار کی عیادت کرتا ہی تو اوسکی لیے بہی ستر ہزار فرشتے نکلتے
ہین اور شام تک اوسکی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت مین اوس کے لیے ایک باغ مقرر کیا جاتا ہی **عن** علی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ لم یذکر الخریف **ترجمہ** حضرت علی سے دوسری روایت بہی ایسی ہی کہ یہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اوسمین باغ کا ذکر نہین ہے) **باب** فی العیادۃ مرارا کئی بار ایک بیمار کی بیمار پرسی کو جانا
عن عائشۃ قالت لما اصیب سعد بن معاذ یوم الخندق رماہ رجل فی الاکحل فضرب علیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد لیعودہ من قریب **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی جب جنگ خندق
مین سعد بن معاذ زخمی ہوئے اون کی ہاتہ کی رگ مین ایک تیر لگا تہا (ایسا کہ خون بند نہ ہوتا تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون کے لیے مسجد مین ایک خیمہ نصب کر دیا تہا تاکہ قریب سے اون کی بیمار پرسی کر لیا کرین **ف** مگر حضرت

سعد بن معاذ اچھی نہ ہوئے پر اُنہوں نے دعا کی کہ ای خدا میں زندہ رہوں جب تلک بنی قریظہ کی بدعہدی کی سزا دیکھ لوں آخر بنی قریظہ کو سزا اونکو سامنے ہوئی بعد اوسکے اون کی وفات ہوئی **باب** العیادة من الرمد یعنی مسلمان کی آنکھ دُکھتی ہو تو عیادت کو جانا **عن** زید بن ارقم قال دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم من وجع کان بعینی **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ کے درد میں میری عیادت کی **باب** الخروج من الطاعون جہان پر طاعون ہو وہان سے چلے جانا کیسا ہی **عن** عبد الرحمن بن عوف سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه **ترجمہ** عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جس زمین میں تم سنو کہ وہان طاعون ہے تو وہان مت جاؤ اور جس زمین میں تم ہو اور وہان طاعون واقع ہو تو تم وہان سے بھاگ نہ نکلو **ف** طاعون کہتے ہیں وبا کو یعنے مرض عام کو جو ہوا کے فساد سے ہوتا ہی بعضوں نے کہا طاعون ایک درد ہی جو روح کو فنا کر دیتا ہے بعضوں نے کہا طاعون ایک زخم ہی یا پھوڑا ہی جو بغل میں یا پشت میں نکلتا ہی حفظنا الله منه **باب** الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادة جب بیمار یا بیماری کو جاوے تو اوسکے واسطے دعا کرے صحت اور سلامتی کی **عن** عائشة بنت سعد ان اباها قال اشتکیت بمکة فجاءنی النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی ووضع یده علی جبهتی ثم مسح صدری وبطنی ثم قال اللهم اشف سعدا واتمم له هجرته **ترجمہ** عائشہ بنت سعد سے روایت ہی کہ اون کے باپ سعد بن وقاص نے کہا میں بیمار ہوا مکے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری عیادت کو اور آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا بعد اوسکے میرے سینے اور پیٹ پر پھیرا پھر فرمایا یا اللہ شفا دے سعد کو اور پوری کر ہجرت اوسکی **ف** یعنی مدینے میں پہونچا دے ہر چند مکہ اوسوقت فتح ہو گیا تھا مگر جہان سے ہجرت کی وہان رہنا صحابہ اچھا نہ جانتے تہے اللہ نے ایسا ہی کیا سعد مدینے میں مرے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض وفکوا العانی **ترجمہ** ابی موسی اشعری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہانا کہلاؤ بہوکے کو اور عیادت کرو بیمار کی اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے جو مسلمان کافرون پاس قید ہو جاوے یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اس باب میں نہیں ہے **باب** الدعاء للمریض عند العیادة بیمار پرسی کیوقت بیمار کیواسطے دعا کرنا **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من عاد مریضا لم یحضر اجله فقال عنده سبع مرار اسأل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عافاه الله من ذلک المرض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے اور اوسکی موت نہ آئی ہو اور یہ سات بار وہان بیٹھکر پڑھے اسأل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک یعنی میں خدا سے چاہتا ہوں جو عظمت والا ہے بڑی عظمت والے تخت کا

مالک ہے کہ تجھکو شفا دیوے تو اللہ جل جلالہ اوسکو ضرور شفا دیگا اُس بیماری سے **عن** ابن عمرو قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل **اللھم** اشف عبدک ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ
ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار کے پاس عیادت کو آوے تو چاہیے
کہ یوں کہے اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیری راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے

باب کراھیۃ تمنی الموت موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یتمنین احدکم بالموت لضر نزل بہ ولکن لیقل **اللھم** احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت
الوفات خیرا لی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمہارا موت کی بسبب تکلیف
کے جو پہونچے اوسکو ولیکن اگر کہے تو یہہ کہے اے اللہ جلا تو مجھکو جبتک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب میرے لیے موت
بہتر ہو **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت فذکر مثلہ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی پھر بیان کیا
اوسی طرح حدیث کو جیسی اوپر گزری

باب موت الفجاۃ ناگہانی موت کا بیان (جو دفعۃً آ جاوے) **عن** عبید
بن خالد السلمی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال موت
الفجاۃ اخذۃ اسف **ترجمہ** عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے جو ایک صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہان مرنا غضب کی پکڑ ہے **ف** ناگہان مرنا اللہ کے غضب کی نشانی ہے بندے
کے لیے اسلیے کہ اوسکو مہلت نہ دی کہ وہ سفر آخرت کا سامان درست کرتا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا یا وصیت کرتا

باب فضل من مات فی الطاعون جو شخص طاعون سے مر جاوے اوسکی فضیلت کا بیان **عن** جابر بن عتیک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاء یعود عبد اللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب فصاح بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم
یجبہ فاسترجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال غلبنا علیک یا ابا الربیع فصاح النسوۃ وبکین فجعل ابن
عتیک یسکتہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہن فاذا وجب فلا تبکین باکیۃ قالوا وما
الوجوب یا رسول اللہ قال الموت قالت ابنتہ واللہ ان کنت لارجو ان تکون شہیدا فانک قد
کنت قضیت جہازک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ
وما تعدون الشہادۃ قالوا القتل فی سبیل اللہ تعالی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ
سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغرق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون
شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہیدۃ
ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کو آئے عبد اللہ بن ثابت پاس دیکھا تو وہ بیہوش

ہین آپ نے زور سے اون کو پکارا انہون نے جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا اور کہا ہم مغلوب ہوگئے تیرے باب مین اے ابا الربیع (یعنی ہم بہت سا چاہتے ہین کہ تم اچھے ہو جاؤ مگر اللہ کی تقدیر ہماری ارادے پر غالب ہے) یہ سنکر عورتین چیخنے لگین اور رونے لگین تو ابن عتیک اونکو چپ کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا نے دو چہوڑ دو اونکو جب واجب ہو جاوے تو اوسوقت کوئی رونیوالی نہ روے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ واجب ہونے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب موت آجاوے اون کی بیٹی نے اپنے باپ (عبد اللہ بن ثابت) کو کہا قسم خدا کی ہم یہ سمجھتے تھے کہ تم شہید ہوگے کیونکہ تم نے اپنے جہاد کا اسباب تیار کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ہر ایک کو ثواب اوسکی نیت کیموافق دیگا (یعنی ثواب نیت سے ملیگا جبتک گناہ نہ کرے پھر بھی بخشش کی امید ہے ہمارا مالک کیسا رحیم وکریم ہے) تم لوگ شہید ہونا کسکو جانتے ہو اونہون نے کہا اللہ کی راہ مین (جہاد مین کافرون کے ہاتھ سے) مارے جانیکو **ف** یہی مشہور اور معروف شہادت ہے اور مطلق شہادت سے بھی یہی مراد ہوتی ہے اور یہ شہادت سب قسمون کی شہادتون سے افضل ہے اور انسان کے سوا اس سے بہتر موت نہین ہے **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے قتل فی سبیل اللہ کے سات شہادتین ہین ایک تو طاعون زدہ شہید ہے دوسرا جو ڈوب کر مرجاوے وہ شہید ہے تیسرا ذات الجنب کی بیماری سے جو مرجاوے تو شہید ہے چوتہا جو پیٹ کی بیماری سے یعنی دستون وغیرہ سے مرجاوے تو وہ شہید ہے، پانچوان جو آگ مین جلکر مرجاوے تو شہید ہے چھٹے جو دیوار یا چہت وغیرہ کے نیچے دبکر مرجاوے تو شہید ہے ساتوین وہ عورت جو پیٹ سے یا باکرہ مرجاوے شہید ہے **ف** یعنی زچگی مین مرجاوے مگر ان لوگونکو شہادت کا ثواب ہوگا نہ حکم شہید کا)

باب المریض یؤخذ من اظفاره وعانته

(موت کے قریب ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال لینا بہتر ہے)

عن ابی ھریرة قال ابتاع بنو الحرث بن عامر بن نوفل خبیبا وکان خبیب ھو قتل الحارث بن عامر یوم بدر فلبث خبیب عندھم اسیرا حتی اجمعوا لقتله فاستعار من ابنة الحارث موسی یستحد بھا فاعارته فدرج بنی لھا وھی غافلة حتی اتته فوجدته مخلیا وھو علی فخذه والموسی بیده ففزعت فزعة عرفھا فقال اتخشین ان اقتله ما کنت لافعل ذلک قال ابو داود روی ھذه القصة شعیب بن ابی حمزة عن الزھری اخبرنی عبید اللہ بن عیاض ان ابنة الحارث اخبرته انھم حین اجتمعوا یعنی لقتله استعار منھا موسی یستحد بھا فاعارته

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ بنی حارث بن عامر بن نوفل نے خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو خریدا (سو اونٹ دیکر خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تہا اسلیے حارث کے بیٹون نے اون کو خریدا تاکہ اپنے باپ کے خون کا بدلہ لین) خبیب اونکے پاس قید رہے (کیونکہ جب یہ پہونچے تھے تو شہر حرم تھے انہون نے انتظار کیا کہ بعد گزر جانے مہینے حرام کے انکو قتل کرین گے) یہانتک کہ سب جمع ہوئے انکے قتل کیواسطے اوسوقت خبیب نے حارث کی بیٹی سے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال لینے کو اوس نے استرہ دیا اوسی حالت مین ایک چہوٹا بچہ اوسکا خبیب پاس جا پہونچا اور اوسکی ماں کو خبر نہ تھی جب وہ آئے تو دیکھا

کہ خبیب کے ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ مین ہے یہ دیکھکر اوسکی ماں سہم گئی یہانتک کہ خبیب نے اوسکا سہم جانا پہچان لیا تب خبیب نے کہا کیا تو خوف کرتی ہے کہ مین اسکو مار ڈالون مین ایسا کبھی نہ کرونگا **ف** اگرچہ تم میرے قتل کے درپے ہو کیونکہ چھوٹے بچون کا قتل کرنا کسی طرح درست نہین ہے پھر اون کافرون نے خبیب کو سولی دینے تنعیم مین جو حرم سے خارج ہے خبیب نے کہا مجھے اتنی مہلت دو کہ مین دو رکعت نماز پڑہ لون کفار نے مہلت دی اُنہون نے دو رکعت نماز پڑہ کر یہ شعر پڑہی **شعر** ولست ابالی حین اقتل مسلما + علی ای شق کان لله مصرعی + وذلک فی ذات الاله وان یشأ + یبارک علی اوصال شلو ممزع + مجھکو یہ پرواہ نہین جبکہ مین مارا جاتا ہون مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہے اور جو خدا چاہے تو برکت دے عضو پارہ پارہ کے ٹکڑون مین **باب** حسن الظن بالله عند الموت مرتے وقت اسد سے نیک گمان رکھنا چاہیے کہ وہ بخشدیگا **عن** جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول قبل موته بثلاث قال لا یموت احدکم الا وهو یحسن الظن بالله **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا جو آپ فرماتے تھے اپنی وفات سے تین دن پہلے نہ مرے کوئی تم مین سے مگر وہ اسد کے ساتھ اپنا گمان نیک رکھتا ہو یعنے اسد تعالی کے کرم اور مغفرت کا امید وار ہو کر مرے یہ نہین کہ اوسکی رحمت سے مایوس ہو کر مرے **باب** تطهیر ثیاب المیت عند الموت جب آدمی مرنے لگے تو اوسکو صاف ستہرے کپڑے پہنا دینا بہتر ہے **عن** ابی سعید الخدری انه لما حضره الموت دعا بثیاب جدد فلبسها ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جب اون کو موت آئی تو اونہون نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردہ اونہین کپڑون مین اوٹھایا جاتا ہے جنہین مرتا ہے **ف** یعنے جو مرتے وقت اوسکے بدن مین ہوتے مین مگر اکثر لوگون نے ان کپڑون سے کفن مراد لیا ہے اور کفن اچھے نئے کپڑون کا دینا بشرط استطاعت کے مستحب ہے بعضون نے کہا کپڑون سے اعمال مراد ہین یعنے مرتے وقت اچھے عمل کرے **باب** ما یستحب ان یقال عند المیت من الکلام جس وقت کوئی آدمی مرنے لگے تو اوسکے پاس والے لوگون کو کیا کہنا چاہیے **عن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملائکة یؤمنون علی ما تقولون فلما مات ابو سلمة قلت یا رسول الله ما اقول قال قولی اللهم اغفر له واعقبنا عقبی صالحة قالت فاعقبنی الله تعالی به محمدا صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب تم قریب المرگ یا میت کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو یعنے دعا مغفرت وغیرہ اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اوس پر جو تم کہتے ہو پھر جب ابو سلمہ ام سلمہ کے پہلے خاوند مر گئے تو مین نے کہا یا رسول اسد مین کیا کہون تو آپ نے مجھسے فرمایا کہہ یا اللہ

بخشدے اوسکو اور اوسکا بدلہ بہتر عنایت فرما ہم کو ام سلمہ نے کہا اللہ نے مجھکو اوسکے بدلے مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا **باب** فی التلقین مرتے وقت کونسا کلمہ سکھانا چاہیے **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہووے وہ بہشت مین داخل ہوگا **ف** اللہم اجعل آخر کلامنا لا الٰہ الا اللہ ای خدا ہمارا اخیر کلام لا الٰہ الا اللہ کر دے جب کسیکو سکرات شروع ہوے تو پاس والون کو چاہیے یہی کلمہ پڑہین اور مریض کو سنا وین تاکہ آخری کلام اوسکا یہی ہو جاوے **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم قول لا الٰہ الا اللہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قریب ہو مرنے کے اوسکو یہہ کلمہ تلقین کرو لا الٰہ الا اللہ یعنی نہین ہے کوئی سچا معبود سواے خداے عز وجل کے (کیونکہ توحید اصل ہے اسلام کی) **باب** تغمیض المیت میت کی آنکہین بند کر دینا **عن** ام سلمۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ فضج الناس من اہلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللہم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ رب العالمین اللہم افسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلمہ کے پاس اور تحقیق اوسکی آنکہین کہلی رہ گئین تہین تو آپ نے اونکو بند کیا تو اون کے گہر والے چلائے یعنے اونکو معلوم ہوا کہ اب وہ مرگئے تب آنحضرت صلعم نے اونسے کہا کہ اپنی جانون پر سواے بہلائی کے کوئی دعا نکرو اس لیے کہ تم جو کہتے ہو اوسپر فرشتے آمین کہتے ہین پہر حضرت نے فرمایا ای اللہ ابو سلمہ کو بخشدے اور اوسکا درجہ بلند کر راہ پانیوالون مین اور قائم مقام یعنے کارساز اور جانشین اوسکا کر اوسکے باقیماندہ لوگون مین اور ہم کو اور اوسکو بخشدے ای ساری جہانون کے پالنے والے اور اوسکی قبر اوسکے لیے کشادہ کر اور اوسکی قبر مین روشنی کر دے **باب** الاسترجاع انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا بیان **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصابت احدکم مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم عندک احتسب مصیبتی فأجرنی فیہا وابدل لی بہا خیرا منہا **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسیکو تم مین کچہ مصیبت یعنی تہوڑی یا بہت تکلیف پہونچے تو چاہیے کہ کہے بیشک ہم اللہ ہی کے ہین اور بیشک ہم اوسی پاس پہر کر جانیوالے ہین ای اللہ تیرے پاس مین اپنی مصیبت لاتا ہون مجہکو اوسمین ثواب دے اور اوس سے بہتر بدلا مجہکو دے **باب** المیت یسجی جب آدمی مر جاوے تو اوسکو کوئی کپڑا اوڑہا دینا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجی فی ثوب حبرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمانی کپڑے سے ڈہانکے گئے یعنے جب آپ کے وفات ہوئی تو حضرت کو یمن کے کپڑے سے ڈہانکا **باب** القراءۃ عند المیت سکرات کیوقت کونسی سورت پڑہنا **عن** معقل بن یسار قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اقرؤا یٰس علی موتاکم ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والون پر یٰس
پڑھو یعنی جو مرنے لگے تو اوسکے پاس سورۂ یٰس پڑھو تا اوسکی برکت سے تکلیف مین تخفیف ہو **باب الجلوس عند
المصیبۃ** مصیبت کیوقت بیٹھ جانیکا بیان **عن** عائشۃ قالت لما قتل زید بن حارثۃ و جعفر و عبد اللہ بن
رواحۃ جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد یعرف فی وجہہ الحزن و ذکر القصۃ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی
خبر پہونچی تو آپ مسجد مین بیٹھ گئے آپکے چہرہ سے رنج معلوم ہوتا تھا **باب التعزیۃ** میت کے وارثون کو تعزیت دینا
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قبرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میتا فلما فرغنا
انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انصرفنا معہ فلما حاذی بابہ وقف فاذا نحن بامرأۃ مقبلۃ
قال اظنہ عرفھا فلما ذھبت اذا ھی فاطمۃ علیھا السلام فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما اخرجک یا فاطمۃ من بیتک فقالت اتیت یا رسول اللہ اھل ھذا البیت فرحمت الیھم میتھم
او عزیتھم بہ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک بلغت معھم الکدی قالت معاذ اللہ
وقد سمعتک تذکر فیھا ما تذکر قال لو بلغت معھم الکدی فذکر تشدیدا فی ذلک فسألت
ربیعۃ عن الکدی فقال القبور فیما احسب ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفنایا جب ہم اوس سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور ہم
بھی آپ کے ساتھ لوٹے یہانتک کہ ہم میت کے مکان تک پہونچے وہان آپ ٹھہر گئے دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے
راوی نے کہا مین سمجھتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو پہچان لیا جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا
کہ وہ سیدۃ النساء فاطمہ زہرا تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا تم کسلیے نکلین اپنے گھر سے انہون نے کہا یا رسول
اللہ مین اس گھر مین جہان میت ہو گئی تھی تاکہ اوسکے لوگون کو تسکین دون اور تعزیت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شاید تم اون لوگون کے ساتھ قبرستان تک گئی تھین انہون نے کہا معاذ اللہ مین تو آپسے اسکا بیان سن چکی ہون
کہ عورتون کو قبرستان مین جانیسے آپنے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اون کے ساتھ قبرستان تک جاتین
تو مین بیان کرتا کچھ سختی سے آپنے ارشاد فرمایا **ف** کہا ابو داؤد نے اس سختی کی تفسیر نسائی کی روایت مین ہے کہ آپنے
فرمایا اگر تو اون کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھ سکتی یہانتک کہ تیرے باپ کا دادا اوسکو دیکھے یعنی عبد المطلب
جنت مین جاوے اور اونکا جانا جنت مین مشکل ہے کیونکہ وہ مشرک تھے - ان حدیثون سے عورتون کو قبرستان مین جانا منع ہے
باب الصبر عند الصدمۃ صبر کا ثواب اوسوقت ہے جب صدمہ ہوتے ہی صبر کرے اسمین تو رو پیٹ کر تو سب کو
صبر آجاتا ہے **عن** انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ تبکی علی صبی لھا فقال لھا اتقی اللہ

واصبری فقالت وما تبالی انت بمصیبتی فقیل لها هذا النبی صلی الله علیه وسلم فاتته فلم تجد علی

بابه بوابین فقالت یا رسول الله لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولی او عند اول صدمة

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پاس گئے وہ اپنے بچے کے مرنے کے غم سے آواز کے ساتھ رو رہی تھی آپ نے اوس سے فرمایا تو خدا کے عذاب سے ڈر یعنی نوحہ مت کر ورنہ عذاب کیجاوے گی اور صبر کر تو اوس عورت نے کہا میری جو مصیبت ہے اوس میں تم گرفتار نہیں ہوئے ہو تو اوس سے کہا گیا یہہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی اوس عورت نے اونکو نہیں پہچانا اور دیکھے جواب دیا تھا جب اوسکو آپکے خبر کی تو وہ عورت پھر حضرت پاس آئی آپکے دروازہ پر دربانون کو نہ پایا یعنی جیسے بادشاہون اور امیرون کے دروازون پر دربان ہوا کرتے ہین پھر اوس نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے آپ کو پہچانا نہ تھا پھر آپ نے اوس سے فرمایا کہ صبر کا اعتبار نہیں مگر صدمہ کے شروع مین یا پہلے صدمے مین **ف** یعنی جب صدمہ پہونچے اوسی وقت صبر کرے اور زبان سے کوئی لفظ برا نہ نکالے تو اوس صورت مین صبر کا ثواب حاصل ہوگا یہ نہیں کہ صدمہ سے ہوتی ہی خوب رو پیٹے پھر بعد کہا پھر آخر مجبور ہوکر صبر کیا **باب** البکاء علی المیت میت پر رونے کو بیان **عن** اسامة بن زید ان ابنة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ارسلت الیه وانا معه وسعد و

احسب ابیا ان ابنی او ابنتی قد حضر فاشهدنا فارسل یقرء السلام و قال قل لله ما اخذ وما اعطی وکل شیئ

عنده الی اجل فارسلت تقسم علیه فاتاها فوضع الصبی فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم ونفسه

تقعقع ففاضت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له سعد ما هذا قال انها رحمة وضعها

الله فی قلوب من یشاء وانما یرحم الله من عباده الرحماء **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی یعنی حضرت زینب نے کسی کو آپ کی طرف بھیجا اور مین اور سعد آپکے ساتھ تھے اور شاید ابی بھی ساتھ تھے حضرت زینب نے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی نزع کی حالت ہے ہم سب وہان گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی زینب کو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا کہ یہہ کہو تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لے لے اور اوسی کے لیے ہے جو چیز کہ دے یعنی اولاد وغیرہ تو اون کے ہلاک ہونے مین تم جزع نہ چاہیے اس لیے کہ امانت رہتی (لے لیتا ہے) اور ہر چیز نزدیک اوسکے ساتھ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنے ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پھر زینب نے اونکو بلا بھیجا اور قسم دیا کہ آپ تشریف لاویں پھر حضرت ہی تشریف لائے اور آپ کی گود مین بچے کو رکھا اور بچہ کی روح حرکت کرتے تھے یعنی جان کنی کی حالت تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھون سے آنسو نکلنے لگے سعد نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ یہہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہہ رحمت ہے اوسکو اللہ نے جسکے دل مین چاہا رکھا اور اللہ تعالے رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اپنے بندون مین کسی پر مگر رحمت کرنیوالون پر **ف** سعد نے گمان کیا کہ رونیکی سب اقسام حرام ہین اور حضرت بہولکر رو دیے تو آپ نے سعد کو آگاہ کیا کہ آنسوؤن سے رونا مکروہ اور حرام نہین بلکہ وہ تو رحمت ہے البتہ چلاکر رونا اور نوحہ اور گریبان چیرنا اور موٹھہ پیٹنا حرام ہے **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ولد لی اللیلة غلام فسمیتہ باسم ابی ابراهیم فذکر الحدیث قال انس لقد رایتہ
یکید بنفسہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدمعت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی ربنا انا بک یا ابراهیم لمحزونون **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آجکی رات میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے مین نے اوسکا نام اپنے دادا
کے نام پر ابراہیم رکھا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک انس نے کہا مین نے دیکھا اوس لڑکے کو اوسکی جان نکل رہی تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے آنکھون سے آنسو جاری ہوگئی **ف** بسبب رنج اور غم کے ابراہیم ماریہ قبطیہ کے
بطن سے پیدا ہوئی تھی **ت** اور آپ نے فرمایا آنسو جاری ہے آنکھہ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب
کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین یا ابراہیم تیری جدائی سے ہم غمناک ہین **ف** آنکھہ سے آنسو کا
نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ یہہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر
کے مخالف اور حرام ہے **باب فی النوح** چلا کر یا مردے کے اوصاف بیان کر کر رونا **عن** ام عطیة قالت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا عن النیاحة **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا نوحہ کرنے سے **عن** ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحة والمستمعة **ترجمہ**
ابی سعید خدری سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا نوحہ کرنیوالی عورت اور نوحہ سننے والی عورت کو **ف**
نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت میت کی بھلائیان بیان کر کر روے اور بعضون نے کہا کہ میت پر آواز کے ساتھہ
رونیکو نوحہ کہتے ہین اور نوحہ سننے سے مراد یہہ ہے جو قصدا اوسپر راضی ہو کر سنے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اهله علیه فذکر ذلک لعائشة فقالت وهل تعنی ابن عمر انما مر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قبر فقال ان صاحب هذا لیعذب واهله یبکون علیه ثم قرأت ولا
تزر وازرة وزر اخری قال عن ابی معویة علی قبر یهودی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے اوسکے گھر والون کے رونے کے سبب جو اوسپر روتے ہین حضرت عائشہ کے
پاس اسکا ذکر ہوا تو حضرت عائشہ نے کہا بھول گئے عبد اللہ بن عمر اور غلطی کی انہون نے سمجھنے مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک قبر پر گزرے تو آپ نے فرمایا یہہ صاحب قبر یعنی مردہ عذاب کیا جاتا ہے اور اوسکے گھر والے اوسپر روتے ہین پھر حضرت عائشہ
نے پڑھی یہہ آیت ولا تزر وازرة وزر اخری اور نہین اوٹھاتا کوئی اوٹھانیوالا بوجھہ دوسرے کا اور دوسری روایت مین ہے
کہ وہ قبر یہودی کی تھی **ف** یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجبا ارشاد فرمایا تھا کہ قبر مین تو میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اوسکے
وارث یہان رو رہے ہین اس سے عبد اللہ بن عمر نے یہہ سمجھے کہ شاید وارثون کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے حالانکہ یہہ غلط ہے کلام اللہ کے
عن یزید بن اوس قال دخلت علی ابی موسی وهو ثقیل فذهبت امرأته لتبکی او تهم به فقال لها ابو موسی

اما سمعت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت بلی قال فسکت فلما مات ابو موسیٰ قال یزید لقیت
المرأة فقلت لها ما قول ابی موسیٰ لک اما سمعت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم سکت قالت قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس منا من حلق ومن سلق ومن خرق ترجمہ یزید بن اوس سے روایت ہے کہ میں ابو موسیٰ
پاس گیا وہ بیمار تھے تو ان کی عورت نے رونے کا قصد کیا یا رونا شروع کیا ابو موسیٰ نے اوس سے کہا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بولی کیوں نہیں پھر وہ چپ ہو رہے پھر جب ابو موسیٰ مر گئے تو میں اونکی عورت سے ملا اور میں نے پوچھا
دیکھا تب جو ابو موسیٰ نے تجھ سے کہا تھا کیا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت صلعم کا پھر تم چپ ہو رہی تھیں اوس نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو میت کے غم میں اپنا سر منڈا ڈالے یا چلا کر روئے یا کپڑے
پھاڑے یا ایسی ہی بات کرے **ف** عرب کی رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اوسکے غم میں یہہ کام کرتے جیسے ہندؤں میں بال منڈانے
کی رسم ہے سو حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر
رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں ہیں سو چاہئے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر ہیں

عن امرأة من المبایعات قالت کان فیما اخذ علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المعروف الذی
اخذ علینا ان لا نعصیه فیه وان لا نخمش وجها ولا ندعو ویلا ولا نشق جیبا وان لا ننشر شعرا
ترجمہ ایک عورت سے روایت ہے جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان باتوں میں جنکا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا یہہ بھی تھی کہ ہم آپکی نافرمانی نہ کریں اور منہ نہ نوچیں اور خرابی اور تباہی نہ پکاریں اور گریبان
نہ پھاڑیں اور بال نہ بکھیریں **ف** یعنی غمی میں یہہ حرکات نہ کریں اگر مصیبت پہنچے تو بھی کہ آہستہ آہستہ روویں صبر اور شکر کریں

باب صنعة الطعام لاهل المیت میت والوں کے گھر میں کھانا بھیجنا **عن** عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اصنعوا لآل جعفر طعاما فانه قد اتاهم ما یشغلهم ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو ان پر ایسی مصیبت کا امر آیا ہے جو اوس سے اونکو فرصت نہ ہوگی **ف**
یعنی وہ بسبب مصیبت میں ہیں کھانا پکانے کی فرصت اونکو نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں کو چاہئے کہ
میت کے گھر والوں پاس کھانا بھیجنا بہتر ہے **باب** فی الشهید یغسل شہید کو غسل نہ دینا **عن** جابر قال رمی
رجل بسهم فی صدره او فی حلقه فمات فادرج فی ثیابه کما هو قال ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص کے سینے میں یا حلق میں تیر لگا وہ مر گیا تو اوسی طرح اپنے کپڑوں میں لپیٹا گیا جیسا وہ تھا اور
وقت ہم ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یعنی اوس کے کپڑے نہ اوتارے گئے نہ اوسکو غسل دیا گیا کیونکہ وہ شہید تھا

عن ابن عباس قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتلی احد ان ینزع عنهم الحدید والجلود وان یدفنوا
بدمائهم وثیابهم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے حق میں یہہ فرمایا کہ اوتارے اونکا

لوہا اور ہتہیار جاوی یعنے زرہین اور ہتہیار اور چمڑا یعنی پوستین غیرہ جو لہو سے بہری تہین اور وہ دفن کیے جاوین اپنے خون سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑے خون مین بہرے ہین عن انس بن مالک ان شہداء احد لم یغسلوا ودفنوا بدمائهم ولم یصل علیهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے شہدائے احد بغیر غسل کے اپنے خون سمیت دفن ہوئے اور ان پر نماز جنازہ بہی نہ پڑہی گئی ف اور بعضی روایتون مین ہے کہ پڑہی گئی مگر وہ روایتین قوی نہین ہین واللہ اعلم عن انس المعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی حمزة وقد مثل به فقال لولا ان تجد صفیة فی نفسها لترکته حتی تاکله العافیة حتی یحشر من بطونها وقلت الثیاب وکثرت القتلی فکان الرجل والرجلان والثلاثة یکفنون فی الثوب الواحد زاد قتیبة ثم یدفنون فی قبر واحد فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل ایهم اکثر قرانا فیقدمه الی القبلة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ احد مین) حمزہ بن عبد المطلب پر گزرے تو دیکہا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہین (یعنی کفار نے اونکے ناک کان وغیرہ کاٹے ہین) آپنے یہ دیکہکر فرمایا اگر صفیہ بہن حمزہ کی کو رنج نہ ہوتا تو مین حمزہ کی نعش کو پڑا رہنے دیتا یہانتک کہ درندے اوسکو کہا جاتے پہر وہ حشر کے دن اونکے پیٹون سے نکلتا (اور شہادت کا انتہائی مرتبہ اونکو حاصل ہوجاتا اگرچہ اب بہی حاصل ہے) اوسوقت کپڑون کی قلت بہی اور شہیدون کی کثرت تو ایک اور دو اور تین آدمی ایک ہی کپڑے مین کفن دیے جاتے تہے قتیبہ نے زیادہ کیا پہر ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے تہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچہہ لیتے ان مین سے کونسا شخص قرآن زیادہ جانتا تہا اوسکو آگے کرتے قبلے کیجانب مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کیوقت ایک کفن یا ایک قبر مین کئی آدمیون کو دفن کرنا درست ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بحمزة وقد مثل به ولم یصل علی احد من الشهداء غیره ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دیکہا اون کو مثلہ کیا تہا کافرون نے آپنے کسی شہید پر نماز نہین پڑہی سو حمزہ کے اون پر پڑہی) عن جابر بن عبد اللہ اخبره ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد ویقول ایهما اکثر اخذا للقران فاذا اشیر الی احدهما قدمه فی اللحد وقال انا شهید علی هؤلاء یوم القیامة وامر بدفنهم بدمائهم ولم یغسلوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدون مین دو دو آدمیون کو اکٹہا دفن کرتے تہے اور فرماتے تہے ان دونون مین قرآنکا حافظ زیادہ کون ہے جب کوئی بتادیتا کہ یہ زیادہ حافظ ہے تو آپ اوسکو آگے کرتے قبر مین آپنے فرمایا مین ان پر گواہ ہون قیامت کے روز اور حکم کیا آپنے اون کے دفن کردینے کا خون اور کپڑون مین اور نہین غسل دیا اونکو عن اللیث بهذا الحدیث بمعناه قال یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ترجمہ لیث سے اسی طرح روایت ہے یعنی آپ احد کے شہیدون مین دو دو آدمیونکو اکٹہا ایک ہی کپڑے مین دفن کرتے تہے

باب فی ستر المیت عند غسله غسل کیوقت میت کا ستر ڈہانپ دینا

عن علی ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لاتبرز فخذک ولا تنظرن الی فخذ حی ولا میت **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھول ران اپنی اور مت دیکھ ران زندہ کی نہ مردہ کی (تو مردے کو بھی غسل دیتے وقت اُسکا
ستر ایک کپڑے سے چھپا دینا چاہیے) **عن** عبد اللہ بن زبیر قال سمعت عائشۃ تقول لما ارادوا غسل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالوا واللہ ما ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد
موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ
فی صدرہ ثم کلمہم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو ان اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیہ ثیابہ فقاموا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون الماء فوق
القمیص ویدلکونہ بالقمیص دون ایدیہم وکانت عائشۃ تقول لو استقبلت من امری ما استدبرت
ما غسلہ الا نساؤہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے جب صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا تو
انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کیا آپ کے بھی کپڑے اتاریں جیسے اپنے مردوں کے کپڑے اتارتے ہیں یا کپڑے پہنے ہوئے
ہیں اور کپڑوں ہی پر غسل دیں جب ان لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند بھیجی یہاں تک کہ کوئی
آدمی ان میں سے نہ رہا مگر اوسکی ٹھوڑی اپنے سینے پر تھی یعنی اونگھ گیا اور سو گیا اوس وقت ایک بات کرنے والے کی آواز آئی
گھر کے ایک کونے میں سے معلوم نہ ہوا کہ وہ کس نے بات کی وہ بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے پہنے ہوئے
پھر یہ سنکر لوگ اٹھے اور آپ کو غسل دیا کرتہ پہنے ہوئے تو پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپکا جسم مبارک کرتے سے نہ ہاتھوں
سے حضرت عائشہ کہتی ہیں اگر پہلے سے مجھے یاد آتا جو بعد کو یاد آیا تو آپ کی بی بیاں آپ کو غسل دیتیں **ف** وہ یہ تھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا اگر تو میرے سامنے مر جاوے تو میں تجھکو غسل اور کفن دوں اور حضرت
فاطمہؓ کو حضرت علیؓ نے غسل دیا اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کو عورت غسل دے سکتی ہے اور عورت کو خاوند غسل دے سکتا ہے
یہی جمہور علما کا قول ہے مگر اہل کوفہ کے نزدیک عورت خاوند کو غسل دے سکتی ہے لیکن خاوند عورت کو غسل دے نہیں سکتا پر
اسپر کوئی دلیل قوی قائم نہیں ہوتی **باب** کیف غسل المیت میت کو کیونکر غسل دیا جاوے **عن** ام عطیۃ
قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او اکثر
من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی
فلما فرغنا آذناہ فاعطانا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ قال عن مالک یعنی ازارہ ولم یقل بسدر دخل علینا
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور کہا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ مناسب دیکھو تو پانی اور بیر کے پتے سے اور اخیر میں کافور بھی
شریک کر دو اور تم جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا ام عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی آپنے اپنا تہبند یا لنگی

کہ پہلاون کے بدن پر لپیٹ دو اور یہ تہبند آپ نے تبرک کے طور پر دیا یہ صاحبزادی زینب تہین) **عن** ام عطیة قالت

مشطناها ثلاثة قرون **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے ہم نے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین کر دین **عن** ام عطیة

قالت وضفرنا راسها ثلاثة قرون ثم القیناها خلفها مقدم راسها و قرنیها **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت

ہے پھر ہمنے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین گوندہ دین اور ڈالدیا ایک لٹ سامنے کے بالون کی اور دو لٹین

ادہر اودہر کے بالون کی **عن** ام عطیة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لهن فی غسل ابنته ابدان

بمیامنها ومواضع الوضوء منها **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتون سے

فرمایا جو آپ کی صاحبزادی بی بی زینب کو غسل میت دیتی تہین کہ اوسکے داہنے طرفون سے اور وضو کے مقامون سے

غسل دینا شروع کرو **ف** معلوم ہوا کہ میت کے داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے مقامات

کو یعنی موںہ اور ہاتھ کو مقدم کرے **عن** ام عطیة بمعنی حدیث مالک زاد فی حدیث حفصة عن ام عطیة

بنحو هذا وزادت فیه او سبعا او اکثر من ذلک ان رایتنه **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے

جیسا اوپر گزرا ام عطیہ کی حدیث مین جسکو مالک نے روایت کیا اور جسکو حفصہ نے ام عطیہ سے روایت کیا اوسمین اتنا زیادہ ہے

غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے بھی زیادہ جیسا تم کو مناسب ہو **عن** محمد بن سیرین انه کان

یاخذ الغسل من ام عطیة یغسل بالسدر مرتین والثالثة بالماء والکافور **ترجمہ** محمد بن سیرین غسل میت

سیکھتے تھے ام عطیہ سے تو اونہون نے کہا پہلے دو بار بیری کی پانی سے غسل دیا جاوے پھر تیسری بار پانی اور کافور سے

باب فی الکفن کفن کا بیان

عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه خطب یوما

فذکر رجلا من اصحابه قبض فکفن فی کفن غیر طائل وقبر لیلا فزجر النبی صلی الله علیه وسلم

ان یقبر الرجل باللیل حتی یصلی علیه الا ان یضطر انسان الی ذلک وقال النبی صلی الله علیه وسلم

اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

دن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب مین سے جو مرگیا تہا اور لوگون نے ناقص کفن دیکر اوسکو رات کو گاڑ دیا

تہا تو آپ نے منع کیا کسی کو دفنانے سے رات کو جبتک اوسپر نماز نہ پڑہی جاوے (جماعت سے) مگر جس صورت مین لاچاری

ہو جیسے سفر وغیرہ مین تو رات کو بھی دفنا دینا برا نہین ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین

سے کفن دیوے اپنے بہائی کو تو اچہا کفن دیوے یعنی پورا سنت کے موافق اور پاک صاف سفید نیا یا دہوئے ہوئے کپڑے کا **ف** اس سے یہ مطلب

نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور اوسکے قدر ولیاقت سے کہتے ہو **عن** عائشة قالت

ادرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثوب حبرة ثم اخر عنه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے پہلے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لپیٹے گئے ایک چادر یمانی مین جو مخطط تھی پھر نکال لی گئی وہ چادر اور سفید چادر رکھی گئی **عن** جابر

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توفی احدکم فوجد شیئا فلیکفن فی ثوب حبرة ترجمہ
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی مر جاوے اور اوسکے وارث مالدار ہوں
تو کفن دیوے حبرہ کا (جو ایک عمدہ قسم کا کپڑا تھا یمن کا بنا ہوا) **عن** عائشة قالت کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ثلاثة اثواب یمانیة بیض لیس فیها قمیص ولا عمامة ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑوں میں جو یمن کے تھے نہ اون میں قمیص تھا نہ عمامہ **ف**
یمن ملک کا نام ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے اور اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اوسی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو اور حدیث سے بھی معلوم
ہوا کہ تین کپڑوں سے زیادہ کپڑے کفن میں شریک کرنا مکروہ ہے علی الخصوص عمامہ جسکو متاخرین حنفیہ و مالکیہ نے تجویز
کیا ہے بالکل بدعت ہے **عن** عائشة مثله زاد من حدیث قال فذکر لعائشة قولهم فی ثوبین و برد حبرة
فقالت قد اتی بالبرد ولکنهم ردوه ولم یکفنوه فیه ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے
کہ دو کپڑے سے روئی کے تھے پھر کسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں دو سفید کپڑے اور ایک حبرہ
تھا (یعنی مخطط چادر) انہوں نے کہا بیشک حبرہ آیا تھا لیکن صحابہ نے پھیر دیا اوسکو اور نہیں کفن دیا آپ کو اوس میں
(بلکہ تینوں کپڑے سفید تھے) **عن** ابن عباس قال کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثة اثواب نجرانية
الحلة ثوبان وقميصه الذي مات فيه قال ابو داود قال عثمان فی ثلاثة اثواب حلة حمراء
وقميصه الذي مات فيه ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں میں
کفن دیے گئے جو نجران (ایک ضلع ہے) کے بنے ہوئے تھے اون تین کپڑوں میں ایک چادر اور ایک تہبند اور ایک وہ
قمیص تھا جسمیں آپنے وفات پائی ابو داود نے کہا عثمان بن ابی شیبہ نے یوں نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کفن دیے گئے تین کپڑوں میں دو کپڑے سرخ (یعنی چادر اور تہبند) جوڑے کے اور ایک قمیص جسمیں وفات پائے

باب کراهية المغالاة فی الکفن کفن بہت گران قیمت لینا مکروہ ہے **عن** علی بن ابی طالب قال لا
تغالوا فی الکفن فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تغالوا فی الکفن فانه یسلبه سلبا
سریعا ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ کفن میں بہت قیمتی کپڑا نہ لگاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے
سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ کفن میں زیادتی مت کرو اسلیے کہ وہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے **ف** یعنے جلدی پرانا ہو
خراب ہو جاتا ہے تو پھر کیا حاجت ہے نفیس اور بھاری قیمت کی غرضکہ اسراف کرنا منع ہے کفن میں اور اوسط درجے کا کفن
مستحب ہے **عن** خباب قال ان مصعب بن عمیر قتل یوم احد ولم یکن له الا نمرة کنا اذا غطینا بها راسه
خرج رجلاه واذا غطینا رجلیه خرج راسه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بها راسه واجعلوا

على رجليه من الاذخر **ترجمہ** خباب سے روایت ہے مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا
اور وہ کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ جب ہم ان کے سر پر ڈالتے تھے تو پیر کھل جاتے تھے اور اگر پانوں پر ڈالتے تھے تو سر کھل جاتا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کملی
انکے سر کو ڈھانک دو اور پیروں پر گھاس رکھو **ف** معلوم ہوا جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے **عن**
عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة وخير الاضحية الكبش
الاقرن **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین
قربانی دنبہ ہے سینگ دار **ف** حلہ کہتے ہیں ایک تہبند اور چادر کو مقصود یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہیں اور کفن
تو تین کپڑے ہیں مینڈھا سینگ دار اسلیے بہتر ہے کہ اکثر وہ زبردست اور موٹا تازہ ہوتا ہے **باب** فى كفن المرأة

عورت کے کفن کا بیان **عن** ليلى بنت قانف الثقفية قالت كنت فيمن غسل ام كلثوم بنت رسول الله
صلى الله عليه وسلم عند وفاتها فكان اول ما اعطانا رسول الله صلى الله عليه وسلم الحقاء ثم الدرع
ثم الخمار ثم الملحفة ثم ادرجت بعد فى الثوب الاخر قالت ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس
عند الباب معه كفنها يناولنا ها ثوبا ثوبا **ترجمہ** لیلی بنت قانف ثقفیہ سے روایت ہے میں بھی ان
عورتوں میں تھی جنہوں نے غسل دیا تھا ام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو جب انکا انتقال ہوا
تھا تو کفن کے کپڑوں میں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ازار دی پھر کرتہ دیا پھر سربند دیا پھر
چادر دی پھر ایک اور کپڑا دیا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا لیلی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے تھے اور
آپ پاس کفن کے کپڑے تھے آپ ہمکو ایک ایک کپڑا ان میں سے دیتے جاتے تھے **ف** تو مرد کے لیے کفن مسنون یہ
ہے ایک کفنی مونڈھوں سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک اور عورت کے لیے کفنی اور
اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اوڑھنی دو ہاتھ کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لمبا
اور چوڑا بغلوں سے گھٹنوں تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی جیسے مرد کے لیے یعنی کفنی مونڈھوں سے قدم تک اور
دو چادریں سر سے لیکر پانوں تک **باب** المسك للميت میت کو مشک لگانا **عن** ابى سعيد قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اطيب طيبكم المسك **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب خوشبوؤں میں بہتر تمہاری مشک ہے (تو میت کو بھی یا کفن کو لگانا اسکا بہتر ہوگا) **باب** التعجيل با
الجنازة جنازے کی تجہیز اور تکفین میں جلدی کرنا **عن** الحصين بن وحوح ان طلحة بن البراء مرض فاتاه
النبى صلى الله عليه وسلم يعوده فقال انى لا ارى طلحة الا قد حدث فيه الموت فاذنونى به
وعجلوا فانه لا ينبغى لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهرانى اهله **ترجمہ** حصین بن وحوح سے روایت ہے
کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو آئے بعد اسکے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں

علیحدہ ہوتی ہوئے تو خبر دو نہلواو ان کی اور جلدی کرو ان کی تجہیز و تکفین میں اسلیے کہ مسلمان کی نعش کو نہیں چاہیے
کہ پڑی رہے اپنے گھر میں **ف** یعنی بے گور و کفن بلکہ جہانتک ہوسکے جلدی کرنا چاہیے اوسکی تجہیز و تکفین میں البتہ اگر ضرورت
کیوجہ سے دیر ہو جاوے تو لاچاری اور مجبوری ہے **باب** فی الغسل من غسل المیت میت کو جو غسل دے وہ خود بھی غسل
کرے **عن** عائشة انها حدثته ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة
ومن الحجامة وغسل المیت **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے
تھے چار چیزون سے ایک تو جنابت سے دوسری جمعہ کے دن تیسری پچھنے لگا کر چوتھی میت کو غسل دیکر مگر سوا جنابت کے
اور کوئی غسل فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من غسل
المیت فلیغتسل ومن حمله فلیتوضأ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت
کو نہلاوے تو اوسکو چاہیے کہ خود بھی غسل کر لیوے اور جو کوئی جنازہ اٹھاوے تو وہ وضو کر لے **عن** ابی هريرة عن
النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال ابو داود وهذا منسوخ سمعت احمد بن حنبل وسئل عن الغسل
من غسل المیت فقال یجزئه الوضوء قال ابو داود ادخل ابو صالح بینه وبین ابو هريرة فی هذا
یعنی اسحاق مولی زائدة قال وحدیث مصعب فیه خصال لیس العمل علیه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
ایسا ہی مروی ہے۔ ابوداؤد نے کہا یہ غسل کرنے کی حدیث منسوخ ہے مینے سنا احمد بن حنبل سے جب اون سے
پوچھا گیا کہ میت کو غسل دیکر غسل کرنا کیسا ہے اونہون نے کہا وضو کافی ہے۔ خطابی نے کہا مین نہین جانتا کہ کسی فقیہ
نے واجب کیا ہو غسل کو میت کے غسل دینے سے نہ وضو کو میت کے اٹھانے سے شاید یہ غسل اور وضو مستحب ہو۔ بعضون نے
کہا یہ غسل مسنون ہے اور بعض سے وجوب بھی اسکا منقول ہے بہر حال احتیاط اسی مین ہے کہ غسل کر لیوے واللہ اعلم **باب**
فی تقبیل المیت میت کو بوسہ دینا۔ عن عائشة قالت رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبل عثمان بن
مظعون وهو میت حتی رایت الدموع تسیل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا آپ بوسہ دیتے تھے عثمان بن مظعون کو اور وہ مرگئے تھے یہانتک کہ آنسو بہتے ہوئے آپکے مینے دیکھے **ف**
عثمان بن مظعون مہاجرین مین سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے سب سے پہلے مہاجرین
مین اونکا انتقال مدینے مین ہوا **باب** فی الدفن باللیل رات کو دفن کرنیکا بیان عن جابر بن عبد الله قال
رای الناس نارا فی المقبرة فاتوها فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القبر واذا هو یقول ناولونی
صاحبکم فاذا هو الرجل الذی کان یرفع صوته بالذکر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ لوگون
نے روشنی دیکھی رات کو قبرستان مین۔ تو وہان گئے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر کھڑے مین اور فرماتے ہین
دو تم مجھے اپنے ساتھی کو (یعنی نعش کو) معلوم ہوا وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کرتا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ رات کو

دفن کرنا جایز ہے اور یہی قول ہے جمہور کا [illegible] **باب** فی المیت یحمل من ارض الی ارض مردے
کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجانا **عن** جابر بن عبد الله قال کنا حملنا القتلی یوم احد لندفنهم فجاء منادی
النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرکم ان تدفنوا القتلی فی مضاجعهم
فرددناهم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جنگ احد کے روز ہم نے چاہا بلکہ اوٹھایا شہیدون کو دفن کرنے کیواسطے
(دوسری جگھہ مین لاکر) اتنے مین منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اور پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتے ہین کہ دفن کرو مقتولین کو اونھی مقامون پر جہان وہ مارے گئے پھر ہم نے اون کی لاشون کو وہین رکھدیا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک ملک سے دوسری ملک لیجانا ناجائز ہے **باب** فی الصفوف علی الجنازة
جنازے کی نماز مین کتنی صفین کرے **عن** مالك بن هبيرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم
یموت فیصلی علیه ثلاثة صفوف من المسلمین الا اوجب قال فکان مالك اذا استقل اهل الجنازة
جزاهم ثلاثة صفوف للحدیث **ترجمہ** مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا
کوئی مسلمان نہین کہ وہ مرجاوے اور اوسپر مسلمانون کی تین صفین نماز پڑہین مگر اللہ تعالے اوسپر جنت واجب کرتا ہے
اور حضرت مالک جسوقت کہ آدمیون کو کم جانتے تو اونکو تقسیم کرتے تین صفین بلحاظ اس حدیث کے **ف** اگرچہ ہر صف مین
تہوڑے تہوڑے آدمی ہوتے اور جو آدمی زیادہ ہون تو تین صفون سے زیادہ بھی کرنا درست ہے **باب** اتباع
النساء الجنائز عورتونکا جنازے کے ساتھہ جانا منع ہے **عن** ام عطية قالت نهينا ان نتبع الجنائز ولم يعزم
علینا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے منع کیے گئی ہم جنازون کے پیچھے چلنے سے اور ہمپر تاکید نہ کی گئی (اوسکی منع مین) **باب**
فضل الصلوة علی الجنائز وتشییعها جنازے پر نماز پڑھنے کی فضیلت اور اوس کے ساتھہ جانیکی فضیلت **عن** ابی هريرة
یرویه قال من تبع جنازة فصلی علیها فله قیراط ومن تبعها حتی یفرغ منها فله قیراطان اصغرهما
مثل احد . واحدهما مثل احد **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) جو شخص
جنازہ کے پیچھے جاوے یعنی ہمراہ جاوے پھر اوس جنازے کی نماز پڑہے تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہے اور جو کوئی اتنا ٹہرے کہ اوس کے
دفن سے فراغت پاوے تو اوس کے لیے دو قیراط برابر ثواب ہے اون دونون مین جو چھوٹا قیراط ہے وہ بھی مثل احد کے
پہاڑ کی ہے یا ایک قیراط اون مین سے احد کے برابر ہے (قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصے کو یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے)
عن ابی هريرة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من خرج مع جنازة من بیتها وصلی
علیها فذکر معنی حدیث سفیان فارسل ابن عمر الی عائشة فقالت صدق ابو هريرة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص جنازے کے ساتھہ اوس کے گھر سے نکلے پھر نماز پڑہی
(تو اوسکو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک ساتھہ رہے تو دو قیراط کا ثواب ہے) جب ابن عمر نے یہ حدیث سنی تو حضرت

عائشہ سے پوچھا بھیجا انہوں نے کہا ابوہریرہ نے سچ کہا تو ابن عمر کو پورا یقین ہوگیا اسپر) عن ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعوا فیہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھے نہین کوئی ایسا مسلمان جو مرجاوے پہر اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھہ نماز پڑہتے کہڑے ہون مگر یہہ کہ خدا اون کی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی ف معلوم ہوا کہ چالیس موحد کا نماز جنازہ پڑہنا میت کی مغفرت کا سبب ہے عبد اللہ بن عباس تلاش کرتے جنازہ کی نماز کیواسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے جو عباس حدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین سو مسلمانوں کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہو تو سو کے بدرجہ اولی قبول ہوا اور جو حدیث آگے گزرگئی اوسمین تین صفون کا ذکر ہے باب فی النار یتبع بہا المیت جنازے کے ساتھہ آگ لیجانا منع ہے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتبع الجنازۃ بصوت ولا نار زاد ہارون ولا یمشی بین یدیہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے نہ اوسکے پیچھے آواز ہو (رونے چلانے والوں کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے ف بعض لوگوں کا قاعدہ ہی کہ جنازے کے ساتھہ آگ رکھتے مین اوسمین عود یا اگر جلانے جاتے ہین اسکو منع کیا آپنے باب القیام للجنازۃ جنازے کو دیکھکر کھڑے ہوجانا عن عامر بن ربیعۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا لہا حتی تخلفکم او توضع ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہی کہ اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ حدیث پہونچی جب تم جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کہڑے ہو یہان تک کہ وہ تم سے آگے بڑہ جاوے یا رکھدیا جاوے ف بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہی بعضوں کے نزدیک یہہ حدیث منسوخ ہی عن ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع قال ابو داود روی ہذا الحدیث الثوری عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال فیہ حتی توضع بالارض ورواہ ابو معاویۃ عن سہیل قال حتی توضع فی اللحد وسفیان احفظ من ابی معاویۃ ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو نہ بیٹہا کرو جبتک کہ وہ زمین پر رکہا جاوے یا قبر مین رکہا جاوے ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ کے رکھے نہ بیٹھے کہ اگر جنازہ اٹہانیوالوں کو مدد کی حاجت ہوتی ہے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے البتہ جب جنازہ زمین پر رکھدیا جاوے تو اوسوقت بیٹھ جانا برا نہین ہی یہہ حکم اوس شخص کے لیے ہی جو جنازہ کے ساتھ ہو اور جو جنازے کو آتا دیکھے تو وہ کہڑا ہوجاوے بعض سلف کے نزدیک اور یہی قول ہی اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک کہڑا ہونا ضرور نہین اور یہہ قول ہی ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا وہ کہتے ہین قیام کی حدیثین منسوخ ہین دوسری حدیث سے عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ مرت بنا جنازۃ فقام لہا فلما ذہبنا لنحمل اذا ہی جنازۃ یہودی فقلنا یا رسول اللہ انما ہی جنازۃ یہودی فقال ان الموت فزع فاذا رایتم

جنازة فقوموا ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتہہ تھے اور اتنے مین ایک جنازہ نکلا
تو آپ اوسکے لیے اوٹھہ کہڑے ہوئے پہر جب ہم اوسکے اوٹہانے کے لیے چلے تو معلوم ہوا کہ جنازہ یہودی کا ہے تو ہم نے حضرت سے
عرض کیا یا رسول اللہ یہہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ البتہ موت ڈر لگنے کی چیز ہے پہر جب تم جنازہ کو دیکھو تو اوٹھہ
کھڑے ہو **ف** بعض کے نزدیک اول جنازہ دیکھکر اوٹہنا سنت تہا پہر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر اوٹہنا سنت نہین **عن**
علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الجنائز ثم قعد بعد **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازون مین پہر بیٹھنے لگے اور کھڑا ہونا چہوڑ دیا یہی دلیل ہے حنفیہ وغیرہ کی **عن**
عبادة بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فی الجنازة حتی توضع فی اللحد
فمر بہ حبر من الیہود فقال ھکذا نفعل فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلسوا خالفوھم **ترجمہ** عبادہ
بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تو جبتک وہ قبر مین نہ رکہا جاتا آپ
نہ بیٹھتے پہر ایک یہود کا عالم آپ پاس آیا اور اوس نے کہا کہ ہم بھی اسیطرح کیا کرتے ہین یعنی جبتک مردہ کو قبر مین رکہیں
تب تک کھڑے رہتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا مخالفت کرو یہود کی **ف** کیونکہ یہود بہت مبغوض
تھے لعنہ اوس زمانے مین اور دشمن تھے مسلمانون کے تو اون کی مخالفت بہتر تھی) **باب** الرکوب فی الجنازة
جنازے کے ساتہہ سوار ہوکر چلنا منع ہے **عن** ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بدابة وھو مع الجنازة
فابی ان یرکبہا فلما انصرف اتی بدابة فرکب فقیل لہ فقال ان الملائکة کانت تمشی فلم اکن لارکب
وھم یمشون فلما ذھبوا رکبت **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے ایک جانور
لایا گیا اور آپ جنازے کے ساتہہ تھے آپ نے سواری سے انکار کیا جب جنازہ سے فارغ ہوکر لوٹے تو آپ ایک جانور پر سوار ہوئے لوگون
نے اسکی وجہ پوچھی (کہ پہلے آپ کیون سوار نہین ہوئے تھے) آپ نے فرمایا پہلے جنازے کے ساتہہ فرشتے پاپیادہ جا رہے تھے اسواسطے مین
سوار نہین ہوا جب وہ پاؤن سے چلتے تھے جب فرشتے چلے گئے تو مین سوار ہو گیا **عن** جابر بن سمرة قال صلی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی ابن الدحداح ونحن شھود ثم اتی بفرس فعقل حتی رکبہ فجعل یتوقص بہ ونحن نسعی حولہ
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کے جنازے کی نماز پڑہی اور ہم حاضر تھے پھر آپ
کی سواری کے لیے گھوڑا آیا آپ نے اوسکو باندہ دیا یہانتک کہ آپ سوار ہوئے اور گھوڑا کودنے لگا ہم سب آپکے گرد دوڑتے جاتے
تھے) **باب** المشی امام الجنازة جنازے کے آگے چلنے کا بیان **عن** سالم عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وابابکر وعمر یمشون امام الجنازة **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب جنازہ کے آگے چلتے تھے **ف** معارض ہی اسکی جو روایت کیا ہی عبدالرزاق نے
کہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی

جنازہ کے پیچھے چلتے تھے عن المغیرۃ بن شعبۃ قال واحسب ان اهل زیاد اخبرونی انه رفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب یسیر خلف الجنازۃ والماشی یمشی خلفها وامامها وعن یمینها وعن یسارها قریبا منها والسقط یصلی علیه ویدعی لوالدیه بالمغفرۃ والرحمۃ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ روایت ہے یونس نے کہا ہین گمان کرتا ہون کہ زیاد نے یون کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیادہ جنازہ کے پیچھے چلے اور آگے اور داہنے اوسکی اور بائین اوسکے اور پاس پاس اوسکے اور کچا بچہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اوسکے مان باپ کے لیے دعا کیجاوے بخشش اور مغفرت کے ساتہہ ف کچا بچہ وہ ہے جسکی مدت حمل پوری نہ ہوئی ہو لیکن جان پڑگئی ہو اور زندہ پیدا ہو اوسکی نماز پڑہنا چاہیے اور جو جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہو تو نماز پڑہنا ضرور نہیں ہے بلکہ یون ہی دفن کردینا چاہیے

باب الاسراع بالجنازۃ

جنازہ کو جلدی لیجانے کا بیان عن ابی هریرۃ یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونها الیه وان تک سوی ذالک فشر تضعونه عن رقابکم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلدی لیجایا کرو اسلیے کہ اگر مردہ نیک ہے تو تم اوسکو بہلائی کی طرف جلدی پہونچاتے ہو یعنی قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تم نے اپنی گردن سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہے عن عبد الرحمن انه کان فی جنازۃ عثمان بن ابی العاص وکنا نمشی مشیا خفیفا فلحقنا ابو بکرۃ فرفع سوطه قال لقد رایتنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرمل رملا ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے ہم عثمان بن ابی العاص کے جنازے کے ساتہہ تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے اسمین ابو بکرہ آن پہونچے اور انہون نے اپنا کوڑا ہماری مارنیکو اوٹہایا اور کہا تم نے دیکہا ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تھے جنازہ کو لیے ہوئے تو جلدی جلدی چلتے تھے (جنازہ کو لیکر نہ بہت دوڑے نہ آہستہ سے چلے بلکہ ذرا تیزی سے چلے) عن عیینۃ بهذا الحدیث قال فی جنازۃ عبد الرحمن بن سمرۃ وقال فحمل علیهم بغلته واهوی بالسوط دوسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے مگر اسمین یہ ہے کہ عبد الرحمن بن سمرہ کا جنازہ تہا اور ابو بکرہ نے اپنی خچر کو دوڑایا اور کوڑے سے اشارہ کیا (کہ جلدی جلدی چلو) عن ابن مسعود قال سالنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عن المشی مع الجنازۃ فقال ما دون الخبب ان یکن خیرا تعجل الیه وان یکن غیر ذلک فبعدا لاهل النار والجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس معها من تقدمها ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچہا کہ جنازے کے ساتہہ کیونکر چلنا چاہیے اونہون نے کہا خبب سے کچہہ کم (خبب دوڑنے کی ایک قسم ہے) اگر وہ جنازہ نیک آدمی کا ہے تو جلدی پہونچانیگی کو اور اگر نیک نہین ہے تو جہنم والون کا دور رہنا بہتر ہے اور جنازہ آگے رہنا چاہیے (یعنے لوگون کو اوسکے پیچہے چلنا چاہیے) نہ پیچہے اور جو جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ گویا اوسکے ساتہہ ہی نہین ہے (یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور اوزاعی کی)

باب الامام یصلی علی من قتل نفسه

جو شخص خودکشی کرے یعنے اپنی تئین آپ مار ڈالے اوسپر امام نماز جنازہ کی پڑہے عن

جابر بن سمرۃ قال مرض رجل فصیح علیہ فجاء جارہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد مات قال وما یدریک قال انا رایتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لم یمت قال فرجع فصیح علیہ فقالت امراتہ انطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال الرجل اللھم العنہ قال ثم انطلق الرجل فراٰہ قد نحر نفسہ بمشقص فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ انہ قد مات فقال ما یدریک قال رأیتہ ینحر نفسہ بمشقص معہ قال انت رأیتہ قال نعم قال اذا لا اصلی علیہ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ ایک شخص بیمار ہوا پھر اوسکی موت کی خبر مشہور ہوئی تو اوسکا ہمسایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ فلان شخص مرگیا آپ نے فرمایا تجھکو کیسے معلوم ہوا بولا مین خود اوسکو دیکھکر آیا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پھر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پھر خبر مشہور ہوئی اوسکی موت کی پھر وہی شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ فلان شخص مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پھر وہ لوٹ آیا بعد اوسکی پھر خبر مشہور ہوئی اوسکے موت کی تو اوسکے بی بی نے (یعنی مریض کی بی بی نے) اوسی شخص سے (یعنی ہمسایہ سے جو دوبار آچکا تھا) یہ کہا جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر وہ بولا الٰہی خدا لعنت کرے اوسپر راوی نے کہا پھر وہ شخص آیا اُس مریض پاس اور دیکھا اوسکو کہ ہی گلے کو کاٹ لیا ہی تیر کی پیکان سے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مرگیا آپ نے فرمایا تجھکو کیونکر معلوم ہوا وہ بولا مین خود اوسکو دیکھکر آیا ہون اوسنے اپنا گلا کاٹ لیا ہی تیرون سے آپنے فرمایا تو نے دیکھا وہ بولا ہان آپنے فرمایا پھر تو مین اوسپر نماز نہ پڑہونگا

باب الصلوٰۃ علی من قتلتہ الحدود

جو شخص کسی حد شرعی مین مارا جاوی اوسپر نماز جنازہ پڑہنا

عن ابی برزۃ الاسلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یصل علی ماعز بن مالک ولم ینہ عن الصلوٰۃ علیہ **ترجمہ** ابو برزہ اسلمی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک پر نماز نہین پڑہی (جو رجم کیگئی تھے زنا کی حد مین) نہ منع کیا اور لوگون کو اون کے جنازے پر نماز پڑہنے سے

باب الصلوٰۃ علی الطفل

نابالغ لڑکے پر نماز جنازہ پڑہنا

عن عائشۃ قالت مات ابراھیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثمانیۃ عشر شھرا فلم یصل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی جب حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز جنازے نہین پڑہی (اس خیال سے کہ وہ معصوم ہین بالوگون کے ساتھ نہ پڑہی کیا پڑہ لی جیسا دوسری روایت مین ہے)

عن وائل بن داوٗد قال سمعت البھی قال لما مات ابراھیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المقاعد قال ابو داوٗد قرأت علی سعید بن یعقوب الطالقانی حدثکم ابن المبارک عن یعقوب بن القعقاع عن عطاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی ابنہ ابراھیم وھو ابن سبعین لیلۃ **ترجمہ** وائل بن داوٗد سے روایت ہی مین نے سنا بہی سے جب ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال

ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز پڑہی اپنے بیٹہنے کی جگہہ مین کہا ابو داؤد نے مین نے پڑہا سعید بن یعقوب
طالقانی پر تم سے حدیث بیان کی۔ عبد اللہ بن المبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہون نے عطا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم پر اور اون کی عمر ستر رات کی تہی یعنی دس دن اور دو مہینے کی اور یہ حدیث
ابو داؤد نے پڑہ کر سنائی اپنے شیخ سعید بن یعقوب کو) **باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد** (مسجد کے اندر جنازے
کی نماز پڑہنا) **عن** عائشۃ قالت واللہ ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سہیل بن البیضاء الا
فی المسجد **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے خدا کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر
نہین نماز پڑہی مگر مسجد مین یعنی نماز جنازہ (تو مسجد مین نماز پڑہنا درست ہوا) **عن** عائشۃ قالت واللہ لقد صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سہیل واخیہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
خدا کی قسم ہے مقرر نماز پڑہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کی دونون بیٹون پر مسجد مین یعنی سہیل اور اوسکے بہائی
پر جنازہ کی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا شیء
علیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد مین جنازہ کی نماز پڑہے اوسپر کچہہ
گناہ نہین (دوسری روایت مین ہے اوسکو کچہہ اجر نہین تو مسجد مین نہ پڑہنا افضل ٹہرا) **باب الدفن عند الطلوع
وعند غروبہا** (آفتاب نکلتے وقت یا ڈوبتے وقت دفن کرنا) **عن** عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن او نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع و
حین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب او کما قال **ترجمہ**
عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرماتے تہے اون وقتون مین نماز پڑہنے اور دفن
کرنے سے اپنے مردون کے ایک تو جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہانتک کہ وہ بلند ہو جاوے اور دوسرے جب سیدہا کہڑا ہو دوپہر کا
کہڑا ہونے والا یہانتک کہ ڈہلے سورج اور تیسرے جس وقت کہ آفتاب ڈوبنے کو جہکے **ف** دفن سے اس حدیث مین مراد جنازہ ہے اور
بعضون نے دفن میت کہا ہے تو نہی اس سے ہوگی جو عمداً ان وقتون مین دفن کرے اور اگر اتفاق سے ایسے وقتون مین دفن میت
کا موقع پڑ جاوے تو بالاتفاق جائز ہے (مسک الختام) **باب اذا حضر جنائز الرجال والنساء من یقدم** (جب مرد
اور عورت دونون کے جنازے آجاوین تو کسکو آگے کرین) **عن** عمار مولی الحرث بن نوفل انہ شہد جنازۃ ام کلثوم
وابنہا فجعل الغلام مما یلی الامام فانکرت ذلک وفی القوم ابن عباس وابو سعید الخدری وابو قتادۃ
وابو ہریرۃ فقالوا ہذہ السنۃ **ترجمہ** عمار سے جو مولی ہے حارث بن نوفل کا روایت ہے وہ حاضر ہوئے ام کلثوم کے جنازے
مین اور انکے لڑکے کے جنازے مین تو لڑکا امام کے پاس رکہا گیا اور عورت امام سے دور رکہی گئی قبلے سے قریب مین نے اسپر انکار کیا
(یعنی اسکو خلاف سنت جانا) اوسوقت لوگون مین عبد اللہ بن عباس اور ابو سعید خدری اور ابو قتادہ اور ابوہریرہ تہے لوگون نے

یہی سنت ہے ف یعنی پہلے لڑکون کو رکہنا پھر عورتون کو اوس کے بعد **باب** این یقوم الامام من المیت اذا صلی
علیہ جب امام نماز جنازہ کی پڑہاوے تو میت کے کس عضو کے مقابل کہڑا ہووے **عن** نافع ابی غالب قال کنت
فی سکۃ المربد فمرت جنازۃ معہا ناس کثیر قالوا جنازۃ عبداللہ بن عمیر فتبعتہا فاذا انا برجل
علیہ کساء رقیق علی بریذینۃ علی راسہ خرقۃ تقیہ من الشمس فقلت من ھذا الدھقان قالوا
ھذا انس بن مالک فلما وضعت الجنازۃ قام انس فصلی علیہا وانا خلفہ لایحول بینی وبینہ
شیء فقام عند راسہ فکبر اربع تکبیرات لم یطل ولم یسرع ثم ذھب یقعد فقالوا یا ابا حمزۃ
المرأۃ الانصاریۃ فقربوھا وعلیہا نعش اخضر فقام عند عجیزتہا فصلی علیہا نحو صلاتہ
علی الرجل ثم جلس فقال العلاء بن زیاد یا ابا حمزۃ ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی علی الجنازۃ کصلاتک یکبر علیہا اربعا ویقوم عند راس الرجل وعجیزۃ المرأۃ قال نعم
قال یا ابا حمزۃ غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم غزوت معہ حنینا فخرج
المشرکون فحملوا علینا حتی رأینا خیلنا وراء ظھورنا وفی القوم رجل یحمل علینا فیدقنا ویحطمنا
فھزمھم اللہ وجعل یجاء بھم فیبایعونہ علی الاسلام فقال رجل من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان علی نذرا ان جاء اللہ بالرجل الذی کان منذ الیوم یحطمنا لاضربن عنقہ
فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجیء بالرجل فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال یا رسول اللہ تبت الی اللہ فامسک رسول اللہ لایبایعہ لیفی الآخر بنذرہ قال فجعل
الرجل یتصدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیامرہ بقتلہ وجعل یھاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یقتلہ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لایصنع شیئا بایعہ فقال الرجل یا رسول
اللہ نذری فقال انی لم امسک عنہ منذ الیوم الا لتوفی بنذرک فقال یا رسول اللہ الا اومضت
الی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس لنبی ان یومض قال ابو غالب فسالت عن صنیع انس
فی قیامہ علی المرأۃ عند عجیزتہا فحدثونی انہ انما کان لانہ لم تکن النعوش فکان یقوم الامام
حیال عجیزتہا یسترھا من القوم **ترجمہ** نافع سے جسکی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے مین سکۃ المربد (ایک موضع
ہے) مین تہا اتنے مین ایک جنازہ نکلا اوس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگون نے کہا عبداللہ بن عمر کا جنازہ ہے یہ سنکر مین
بھی اوسکے پیچھے چلا تو مین نے ایک شخص کو دیکھا باریک کمل اوڑہے ہوئے ایک چھوٹے راس کے گھوڑے پر سوار ہے اونکے سر پر
ایک کپڑے کا ٹکڑا دہوپ سے بچاؤ کے لیے ڈالے ہوئے ہے مین نے پوچھا یہ زمیندار کون ہے لوگون نے کہا انس بن مالک مین
(خیمہ نبوی نے دس برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۳ مین اونکا انتقال ہوا اور سو سے زیادہ اون

کی عمر ہوئی) جب جنازہ رکہا گیا تو انس کھڑے ہوئے اور انہون نے نماز پڑہائی مین نے اون کے پیچھے تہا میری اور اون
کے بیچ مین کچھ آڑ نہ تھی انہون نے چار تکبیرین کہین نہ بہت دیر مین نماز پڑہی نہ جلدی پھر جانے لگے بیٹھنے کو لوگون نے کہا
ای ابا حمزہ (کنیت ہی حضرت انس کی) یہ عورت انصاری کا جنازہ ہے پہر اوسکو نزدیک لائے اور وہ ایک سبز تابوت میز
تھی تو انس کھڑے ہوئے اوسکی کولے کے سامنے (یعنی سر کے سامنے کہڑے نہین ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کہڑے ہوئے
تہے) پھر نماز پڑہی اوسپر اوسی طرح جیسے مرد پر نماز پڑہی تھی بعد اوس کے بیٹھے تو علا بن زیاد نے کہا ای ابا حمزہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے پر اسی طرح نماز پڑہتے تہے جیسے تم نے پڑہی اور چار تکبیرین کہتے تہے اور مرد کے سر کے سامنے
کھڑے ہوتے تہے اور عورت کے کولے کے سامنے انس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم اسی طرح نماز پڑہتے تہے اور اسی مقام مین
کھڑے ہوتے تہے پھر علا بن زیاد نے کہا ای ابا حمزہ کیا تم نے جہاد کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہون نے
کہا ہان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا غزوہ حنین مین (جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا حنین ایک جگہہ کا نام ہی
نواح طائف مین آپ وہان کے کفار پر جو بقصد جنگ جمع ہو کر نکلے تہے لشکر لیگئے بارہ ہزار آدمی مرکب ہمایون مین تہے) پھر
مشرکین نکلے اور انہون نے ہمپر حملہ کیا یہانتک کہ ہم نے اپنے گہوڑون کو اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکہا (یعنی بہاگ نکلے) اور کافرون
مین ایک شخص تہا جو ہمپر حملہ کرتا تہا اور تلوار سے زخمی کرتا تہا اور مارتا تہا پھر اللہ نے اونکو شکست دی **ف** جب آپ
نے مسلمانون کا یہ حال دیکہا تو اپنی خچر کو آگے بڑہایا اور کہنا شروع کیا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب پھر عباس
نے مسلمانونکو آواز دی وہ لوٹ کر آئے اور کافرونپر سخت حملہ کیا آپ نے ایک مٹھی خاک اور کنکریون کی کافرونپر ماری اور فرمایا
شاہت الوجوہ یعنی برے ہوئی منہ کافرون کے تب کافرون کو شکست ہوئی اور وہ بہاگ کھڑے ہوئے بیشمار مال غنیمت مسلمانون
کے ہاتہہ مین آیا **ت** اور اونکو لانا شروع کیا وہ آ آ کر بیعت کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر ایک شخص نے
جو آپ کی صحابہ مین سے تہا یہ نذر کی کہ اگر اللہ اوس شخص کو لاویگا جو اوسدن ہم کو زخمی کرتا تہا تو مین اوسکی گردن مارونگا
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اور وہ شخص حاضر کیا گیا جب اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا
تو کہا یا رسول اللہ مین نے توبہ کی اللہ سے آپ نے توقف کیا اوس سے بیعت کرنے مین اس خیال سے کہ وہ صحابی اپنی نذر پوری
کرے (یعنی جلد اوسکو مار ڈالے) مگر وہ صحابی اس انتظار مین تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو حکم کرین اوس کے قتل کا
تو مین قتل کرون اور ڈرتا تہا ایسا نہو مین اوسکو قتل کر ڈالون اور آپ خفا ہون جب آپ نے دیکہا کہ وہ صحابی کچھہ نہین کرتا (یعنی کسی طرح
اوسکو قتل نہین کرتا) تو مجبور ہو کر آپ نے اوس سے بیعت کر لی تب وہ صحابی بولا یا رسول اللہ میری نذر کیسی رہی ہوگی آپ نے
فرمایا مین جو اب تک کا رہا اور اوس سے بیعت نہ کی تو اسی خیال سے کہ تو اپنی نذر پوری کرے وہ بولا یا رسول اللہ آپ نے مجھے اشارہ
کیون نہ کر دیا آپ نے فرمایا پیغمبر کو اشارہ کرنا لائق نہین ہی اس لیے کہ اشارہ ایک چوری کی بات ہی (اور ایسے افعال پیغمبرون کی شایان
نہین ہین) پھر ابو غالب نے کہا مین نے اوس سے پوچھا کہ انس عورت کے کولے کے پاس کیون کھڑے ہوئے لوگون نے بیان کیا اسواسطے

کہ اگلے زمانے میں تابوت نہ تھی تو امام عورت کے کولے پاس کہڑا ہوتا تاکہ مقتدیوں سے اوسکی نعش چھپی رہے اور جسد کفن میں چھپی رہتی ہے مگر پردہ پوشی جہانتک ہوسکے بہتر ہے **عن** سمرۃ بن جندب قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسها فقام علیها للصلوۃ وسطها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی ایک عورت جنازہ پر جو وہ اپنے حالت نفاس میں مرگئی تہی تو آپ اوس کے جنازہ کے بیچ میں کہڑے ہوئے

باب التکبیر علی الجنازۃ جنازہ کی نماز میں تکبیریں کہنے کا بیان

عن الشعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبر رطب فصفوا علیه وکبر علیه اربعا فقلت للشعبی من حدثک قال الثقۃ من شهد عبد اللہ بن عباس **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی قبر پر گزرے تو آپ آگے کہڑے ہوئے اور صحابہ نے صف باندہی آپ نے چار تکبیریں کہیں ابو اسحاق نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا تم سے یہہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا ایک معتبر آدمی نے یعنی عبد اللہ بن عباس نے سنا جو اوس وقت موجود تھے **عن** ابن ابی لیلی قال کان زید یعنی ابن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانه کبر علی جنازۃ خمسا فسالته فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرها **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے زید بن ارقم جو صحابی ہیں وہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تہے اور ایکبار ایک جنازہ پر اونہوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے اون سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ چار تکبیریں کہتے تہے آج پانچ کیوں کہیں تو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہا کرتے تہے **ف** کبھی اور کبھی چار کہتے جب پانچ تکبیریں کہی تو پہلے تکبیر کے بعد ثنا پڑہے دوسری کے بعد فاتحہ تیسری کے بعد درود شریف چوتھی کے بعد دعا پانچویں کے بعد سلام

باب ما یقرأ علی الجنازۃ جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑہنا

عن عبد اللہ بن عوف قال صلیت مع ابن عباس علی الجنازۃ فقرأ بفاتحة الکتاب فقال انها من السنۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے نماز پڑہی میں نے ابن عباس کے ساتھ ایک جنازہ پر تو سورہ فاتحہ پڑہی یعنی تکبیر اولی کے بعد اور کہا یہہ سنت ہے **ف** یہی مذہب ہے محققین علما کا یعنی چار تکبیریں کہو اور سورہ فاتحہ پڑہے مع ایک سورت کے بعد تکبیر اولے کے

باب الدعاء للمیت میت کیواسطے دعا کرنے کا بیان

عن ابی هریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تہے جب تم میت پر نماز پڑہو تو اوس کے لیے اخلاص سے دعا کرو یعنی کسی کے دکھانے سنانے کو نہو محض اللہ کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرے **عن** علی بن شماخ قال شهدت مروان سال ابا هریرۃ کیف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الجنازۃ قال امع الذی قلت قال نعم قال کلام کان بینهما قبل ذلک قال ابو هریرۃ اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هدیتها للاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانیتها جئناک شفعاء فاغفر له **ترجمہ** علی بن شماخ سے روایت ہے میں موجود تہا

مروان پاس آئے اوسنے پوچھا الا بو ہریرہ کیا تم نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازہ کی نماز مین کون سی دعا پڑھتے تھے ابوہریرہ نے کہا کیا تو مجھ سے ان باتون کے ساتھ پوچھتا ہے جو کہہ چکا ہی (پیشتر مروان مین اور ابوہریرہ مین کچھ سخت کلامی ہوگئی تھی) مروان نے کہا ہان۔ ابوہریرہ نے کہا آپ یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللھم انت ربہا الخ یا الٰہی تو اوسکا رب ہے اور تو نے اوسکو پیدا کیا اور تو نے اوسکو راہ دکھائی اسلام کیطرف اور تو نے اوس کے جان کھینچ لی اور تو خوب جانتا ہی اوسکے ظاہر اور باطن کو ہم اوس کے سفارش کرنیوالے حاضر ہوئے ہین تو اوسکو بخشدی عن ابی ھریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال اللھم اغفر لحینا ومیتنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا وشاھدنا وغائبنا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الایمان ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الاسلام اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کی پڑہی تو فرمایا الٰہی بخشدے ہمارے زندون اور مردون کو اور ہمارے چھوٹون کو اور بڑون کو اور ہمارے مردون کو اور عورتون کو اور ہمارے حاضر کو اور غائب کو الٰہی ہمارے مین جسکو تو زندہ رکھے تو اوسکو ایمان پر زندہ رکھ اور ہمارے مین جسکو تو مارے تو اوسکو اسلام پر مار الٰہی ہمکو تو اوس کے ثواب سے محروم مت رکھ اور بعد اوسکے ہم کو فتنے مین مت ڈال عن واثلۃ بن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک فقہ فتنۃ القبر قال عبد الرحمن فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحمد اللھم فاغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم قال عبد الرحمن عن مروان بن جناح ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہی نماز پڑہی ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانون مین سی ایک شخص پر تو مینی حضرت سی سنا آپ فرماتے تھے الٰہم ان فلان بن فلان آخیر تک یعنی مقرر فلانا فلانے کا بیٹا تیری امان مین ہی یعنے اسلیے کہ وہ تجھپر ایمان کہتا تھا اور قرآن کے ساتھ چنگل مارنیوالا تھا کہ وہ امن دینیوالا ہی تو اوسکو قبر کے فتنے سے بچالے یعنے اوسکے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ بندون کے ساتھ جو عہد اور وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرتا ہی اور تو صاحب حمد کا ہی الٰہی بخشش کر اوسکی واسطے اور اوسپر رحم کر مقرر تو بخشنی والا اور مہربان ہی اوسکی گناہون کو معاف کردیگا باب الصلوٰۃ علی القبر قبر کے اوپر جاکر جنازے کی نماز پڑہنا عن ابی ھریرۃ ان امرأۃ سوداء او رجلا کان یقم المسجد ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسال عنہ فقیل مات فقال افلا اذنتمونی بہ قال دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلی علیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی ایک کالی عورت یا ایک مرد مسجد مین جھاڑو دیا کرتا تھا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہ پایا تو پوچھا اوسکو لوگون نے کہا وہ شخص مر گیا آپنے فرمایا تم نے مجھکو خبر نہ کی ابھی مجھے اوسکی قبر بتاؤ لوگون نے قبر بتا دی آپنے جاکر اوسکی قبر پر نماز پڑہی ف جمہور علما کا یہی قول ہے کہ قبر پر نماز جنازہ پڑہنا درست ہی اور یہی صحیح ہی) باب فی الصلاۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک جو مسلمان کافرون کی ملک مین جا وے اوس پر نماز جنازہ پڑہنا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی

فی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصف بهم وکبر اربع تکبیرات ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر پہونچائی نجاشی کے مرنے کی جسدن وہ مرا آپ اپنے
صحابہ کے ساتھ عیدگاہ کیطرف نکلے پھر اون کے ساتھ صف باندہی اور چار تکبیرین کہین **ف** نجاشی لقب
ہی حبشہ کے بادشاہ کا اور اوس نجاشی کا نام اصحمہ تہا جسپر حضرت نے نماز پڑہی وہ اول نصاریٰ کے دین پر تہا
پھر حضرت پر ایمان لایا اور جو صحابہ وہان گئے اون کی خوب طرح سے خدمت کی پھر جب وہ مرا تو حضرت نے
خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر صحابہ کے ساتھ اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی **عن** ابی بردة عن ابیه
قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ننطلق الی ارض النجاشی فذکر حدیثه
قال النجاشی اشهد انه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه الذی بشر به عیسی بن
مریم ولولا ما انا فیه من الملک لاتیته حتی احمل نعلیه ترجمہ ابی بردہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا نجاشی کے ملک مین چلے جانیکا جب کافرون نے
ایذا دی اور تکلیف پہونچائی پھر بیان کیا قصہ اوسکا نجاشی نے کہا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ محمد
اللہ کے رسول ہین اور محمد ہے وہ شخص ہین جن کی بشارت دی عیسی بن مریم علیہ السلام نے اور مین اگر سلطنت
کے کامون مین مشغول نہوتا تو اون کے پاس جاتا اور اون کی جوتیان اوٹہاتا **ف** حالانکہ نجاشی حبش
کی ملک مین مرا تہا لیکن مدینے مین آپنے اوسکے جنازے کی نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ
میت غائب پر درست ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اکثر سلف کا **باب** فی جمع الموتی
فی قبر والقبر یعلم کئی آدمیون کو ایک قبر مین دفن کرنا اور قبر کیطرف خطاب کرنا **عن**
المطلب قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته فدفن امر النبی صلی الله علیه وسلم
رجلا ان یاتیه بحجر فلم یستطع حمله فقام الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم وحسر عن
ذراعیه قال کثیر قال المطلب قال الذی یخبرنی ذلک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین حسر عنهما ثم حملها
فوضعها عند راسه وقال اتعلم بها قبر اخی وادفن الیه من مات من اهلی
ترجمہ مطلب سے روایت ہے عثمان بن مظعون جب مرے تو اونکا جنازہ نکالا گیا اور دفن کیے گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو آپ کے پاس پتھر لادے یعنے بڑا پتھر تا علامت
کے لیے رکہا جاوے تو وہ شخص اوس پتھر کو نہ اوٹہا سکا پھر اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوئے اور آپنے اپنے دونون ہاتھون کے آستینین چڑہائین مطلب راوی نے کہا اوس شخص نے مجھکو

خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا کہ میں دیکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتہون کی سفیدی کی طرف جسوقت آپ نے دونون ہاتہون کو کہولا اور اوسکو اوٹھا کر عثمان کی قبر کے سرہانے رکہا اور فرمایا ای قبر تو جانتی ہے یہہ میرا بہائی ہی اور اوسکے پاس اور شخص کو دفن کرونگا جو میرے اہل مین سے مریگا **ف** عثمان بن مظعون کو آپ نے اپنا بہائی فرمایا اس لحاظ سے کہ اون سے اخوت ایمانی تھی بعضون نے کہا درحقیقت بھائی تہے کیونکہ وہ قریش مین سے تھے بعضون نے کہا آپ کے رضاعی بھائی تہے عثمان بن مظعون نے ساری عمر کبھی شراب نہین پیا نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور سب سے پہلے مہاجرین مین وہ دفن کیے گئے بقیع مین راضی ہوا اون سے اللہ جل جلالہ اور سب صحابہ اور تابعین سے اور اون کی طفیل سے ہم گنہگارون کا بھی بیڑا پار کرے + شکر خدا کا تمام ہوا پارہ بیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اکیسوان اوس کے فضل اور احسان اور مدد پر توکل اور اعتماد کر کے

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

تم الجزء العشرون ویتلوہ الجزء الحادی والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بستم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

تمت بعونہ تعالیٰ

باب فی الحفار یجد العظم هل ینکب ذلک المکان قبر کہودنیوالا اگر مردی کی ہڈی دیکہے تو اوسکو توڑدے
بلکہ چہوڑ دے اور دوسری جگہہ کہودے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت
ککسرہ حیا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی توڑنا
ایسا ہی جیسا زندہ کی ہڈی توڑنا باب فی اللحد بغلی قبر بنانیکا بیان عن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لحد ہماری واسطے ہے اور شق غیروں کے لیے ہی ف یعنی غیر انبیا کیواسطے یا غیر اہل اسلام کیواسطے شق کہتے
ہین صندوقی قبر کو اور لحد بغلی قبر کو تو بغلی افضل ہے اور صندوقی بھی درست ہی باب کم یدخل القبر
کتنے آدمی قبر کے اندر جاوین میت کو رکہنے کے لیے عن عامر قال غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
والفضل واسامۃ بن زید وهم ادخلوہ قبرہ قال وحدثنی مرحب او ابن ابی مرحب انهم ادخلوا
معهم عبد الرحمن بن عوف فلما فرغ علی قال انما یلی الرجل اهله ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا حضرت علیؓ اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے اور انہوں نے قبر
کے اندر رکہا راوی نے کہا مرحب یا ابن ابی مرحب نے (یعنی شعبی نے) بیان کیا کہ اون لوگوں نے اپنے ساتہہ عبد الرحمن بن عوف کو بھی شریک
کرلیا جب فارغ ہوئے دفن سے تو حضرت علی نے کہا کہ آدمی کے کام اوسی کے گہر والے کیا کرتے ہین ف یہ سو اسلیے
کہا کہ اور صحابہ کو جو حضرت علی سے سن اور عمر مین زیادہ تھے ناگوار نہ ہو کہ ہم سے یہ کام کیون نہ لیا گیا علی اور ابن عباس تو حضرت
کے بہائی تہے اور اسامہ علی کے بیٹے تہے عن ابی مرحب ان عبد الرحمن بن عوف نزل فی قبر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کانی انظر الیهم اربعۃ ترجمہ ابو مرحب سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین اوترے تہے گویا کہ مین دیکہہ رہا ہون اون چارون آدمیون کو (علی و فضل بن عباس و اسامہ اور
عبد الرحمن بن عوف) باب فی المیت یدخل من قبل رجلیه میت قبر مین پائنتی کیطرف سے لایا جاوی عن
ابی اسحٰق قال اوصی الحرث ان یصلی علیه عبد اللہ بن یزید فصلی علیه ثم ادخله القبر من قبل
رجلی القبر وقال هذا من السنۃ ترجمہ ابی اسحاق سے روایت ہی حارث نے وصیت کی تہی کہ اونپر عبد اللہ
بن یزید نماز پڑہین تو عبد اللہ بن یزید نے اون پر نماز پڑہی اور اون کو قبر مین داخل کیا پائنتی کیطرف سے اور کہا یہ سنت
ہی ف یہی قول ہے شافعی اور اکثر علما کا باب الجلوس عند القبر قبر کے پاس کیونکر بیٹہنا چاہیے

عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة رجل من الانصار فانتهینا الی القبر ولم یلحد بعد فجلس النبی صلی الله علیه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص انصاری کے جنازہ میں جب قبر پر پہونچے تو ابھی کھدی نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف مونھہ کر کے بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے

باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبرہ میت کو جب قبر میں رکھنے لگیں تو کیا دعا پڑھیں

عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا وضع المیت فی القبر قال بسم الله وعلی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا لفظ مسلم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو جب قبر میں رکھتے تھے تو فرماتے تھے میں اللہ کے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کے شریعت پر یعنی بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ فرماتے یہ لفظ مسلم بن ابراہیم نے نقل کیے

باب الرجل یموت له قرابة مشرك مسلمان کا کوئی رشتہ دار مشرک مر جاوے تو کیا کرے

عن علی علیه السلام قال قلت للنبی صلی الله علیه وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات قال اذهب فوار اباك ثم لا تحدثن شیئا حتی تاتینی فذهبت فواریته وجئته فامرنی فاغتسلت ودعا لی

ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کا بوڑھا چچا گمراہ گذر گیا (یعنی ابو طالب حضرت علی کے باپ) رسول اللہ صلعم نے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ بیچ میں اور کوئی کام نہ کرنا جب تک میرے پاس لوٹ کر نہ آ میں گیا اور ابو طالب کو مٹی میں چھپا کر آیا آپ نے حکم فرمایا مجھے غسل کرنے کا تو میں نے غسل کیا اور آپ نے میرے لیے دعا کی (اس سے غسل میت ثابت ہوا)

باب فی تعمیق القبر قبر کو گہرا اور نیچا کھودنا

عن هشام بن عامر قال جاءت الانصار الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد فقالوا اصابنا قرح وجهد فکیف تامرنا قال احفروا واوسعوا واجعلوا الرجلین والثلاثة فی القبر قیل فایهم یقدم قال اکثرهم قرانا قال اصیب ابی یومئذ عامر بین اثنین او قال واحد ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار آئے اور کہا ہم زخمی ہیں اور تھکے ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا قبریں کشادہ کھودو اور دو دو تین تین کو ایک ایک قبر میں کھو لوگوں نے کہا کسکو آگے کریں آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو ہشام نے کہا میرا باپ عامر بھی اوسی دن شہید ہوا۔ سو اور دو یا ایک آدمی کے ساتھ دفن ہوئے **ف** دوسری روایت میں جو آگے آتی ہے کہ قبر کو گہرا کھودو محمد بن الحسن نے کہا قبر کا گہراو اتنا چاہیے کہ اندر قبر کے متوسط قد کا آدمی کھڑا ہو تو سینے تک ہو اور اس سے زیادہ افضل ہے

عن حمید بن هلال باسناده ومعناه زاد فیه واعمقوا ترجمہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ قبر کو گہرا کرو۔ قبر کے گہرا کرنے میں بڑی منفعت یہ ہے کہ مردے کی عفونت زمین پر رہنے والوں کو اثر نہیں کرتی اور بدبو نہیں آتی

باب فی تسویة القبر قبر کو اونچا کرنا اوس پر عمارت بنانا

عن ابی الهیاج الاسدی قال بعثنی علی

قال بعثك على ما بعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا ادع قبرا مشرفا الا سویته ولا تمثالا الا طمسته ترجمہ ابی الہیاج اسدی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی نے بھیجا اور فرمایا کہ بھیجتا ہوں میں تجھکو اوس کام پر جس کام پر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تہا اور وہ یہہ کام ہے کہ تو کسی قبر بلند کو بغیر برابر کیے مت چھوڑیو اور کسی تصویر کو بغیر مٹائے کے نہ چھوڑیو ف مراد تصویر سے ذی روح کی تصویر ہے مجسم ہو یا منقش اور بعضون نے صرف مجسم مین ہی کو خاص کیا ہے اس حدیث سے قبر کے اونچا کرنیکی یا اوس پر عمارت بنانے کی صاف ممانعت نکلتی ہے عن ابی علی الهمدانی قال کنا مع فضالة بن عبید برودس من ارض الروم فتوفی صاحب لنا فامر فضالة بقبره فسوی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بتسویتها قال ابوداود رودس جزیرة فی البحر ترجمہ ابو علی ہمدانی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے رودس مین (جو ایک جزیرہ ہے اسکندریہ کے سامنے) جو ملک روم مین ہے وہان ہمارا ایک رفیق گزر گیا تو فضالہ نے حکم کیا اوسکی قبر زمین کے برابر بنائی گئی بعد اوس کے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے تھے قبرون کے برابر کرنیکا (یعنی زمین کے ساتھ برابر کرنیکا اونچا نہ بنانے کا لیکن اگر نشان کیواسطے کسی قدر بلند کر دیوے یا وہان پتھر رکھدیوے تو درست ہے) عن القاسم قال دخلت علی عائشة فقلت یا امه اکشفی لی عن قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیه رضی اللہ عنهما فکشفت عن ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء قال ابو علی یقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدم وابو بکر عند راسه وعمر عند رجلیه راسه عند رجلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ قاسم سے روایت ہے حضرت عائشہ پاس جا کر مینے کہا اے میری مان کہولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اون کی دونون یارون کی یعنی حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کی تو کہولدین میرے لیے تینون قبرین تو نہ بہت بلند تہین اور نہ زمین سے ملی ہوئی تہین (یعنی بلکہ بالشت بالشت بھر بلند تہین) اور سرخ کنکریان میدان کی اونپر بچھی ہوئی تہین یعنے جو مدینہ منورہ کے گرد ہے۔ ابو علی نے کہا لوگ کہتے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے مین اور آپکے سر مبارک پاس حضرت ابوبکر صدیق مین اور آپکے دونو پانون کے پاس حضرت عمر فاروق ہین تو سر حضرت عمر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدام مبارک کے برابر ہے (تینون صاحب ایک ہی حجرہ شریفہ مین مدفون ہین)

باب الاستغفار عند القبر للمیت

جب دفن کرکے فارغ ہون اور لوٹنے کا قصد ہو تو میت کے لیے استغفار کرین عن عثمان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه فقال استغفروا لاخیکم وسلوا له بالتثبیت فانه الان یسئل قال ابوداود بحیر ابن ریسان ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فراغت کرچکتے تہے تو وہان توقف کرتے تہے اور فرماتے اپنے بہائی کے لیے بخشش

ٹانگوا ورا و سکے لیئے ثابت تھہر ہی کی عاکرد او وقت وہ پوچھا جاتا ہی یعنے ابھی تمہاری جاتی ہی منکر اور نکیر آوینگی اور سوال کرین گے ۔ **باب** کرھیۃ الذبح عند القبر قبر کے پاس ذبح کرنیکی ممانعت **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عقر فی الاسلام قال عبد الرزاق کانوا یعقرون عند القبر بقرۃ او شاۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین عقر نہین ہی عبد الرزاق نے کہا جاہلیت مین لوگ قبرون کے پاس جاکر گائی یا بکری کاٹا کرتے تھے (اسکو عقر کہتے مین اسلام مین اس سے ممانعت ہوئی اب جو کوئی ایسا کام کرے یعنے قبر پر جاکے کوئی جانور کاٹے تو اوسنے مشرکون کا فعل اختیار کیا) **باب** المیت یصلی علی قبرہ بعد حین میت کی قبر پر ایک مدت کے بعد نماز جنازہ کی پڑہنا **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت ثم انصرف **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن مدینے سے نکلے اور احد کے شہیدون پر نماز پڑہی جس طرح میت پر نماز پڑہتے تھے پہر لوٹ آئے **ف** نماز جنازہ حقیقت مین دعا اور استغفار ہی میت کیواسطے تو جب چاہے پڑہ سکتا ہی کوئی وقت یا مدت مقرر نہین **عن** یزید بن حبیب بھذا الحدیث قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد بعد ثمان سنین کالمودع للاحیاء والاموات **ترجمہ** دوسری روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی احد کے شہیدون پر آٹھ برس کے بعد جیسے آپ رخصت ہوتے تھے زندون اور مردون سے **ف** گویا یہہ آخری دعا تھی اسلیے کہ غزوہ احد ۳ھ مین ہوا اوسکے آٹھ برس بعد آپکی وفات ہوئی) **باب** البناء علی القبر قبر پر عمارت بنانیکی ممانعت **عن** جابر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقعد علی القبر وان یقصص ویبنی علیہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ منع فرماتے تھے قبر پر بیٹھنے سے اور قبر کو پختہ کرنیسے اور قبر پر عمارت بنانے سے **ف** قبر پر بیٹھنے سے مراد یہہ ہی کہ حاجت کیلیے اوسپر بیٹھے یا ہمیشہ وہان بیٹھے رہے بعضون نے کہا مطلق بیٹھنے سے ممانعت کی کیونکہ اسمین صاحب قبر کا استخفاف ہی بعضون نے کہا بیٹھکر حدث کرنا اوسپر ممنوع ہی اور بیٹھنا درست ہی **عن** جابر بھذا الحدیث قال ابو داؤد وقال عثمان او یزاد علیہ وزاد سلیمان بن موسی او ان یکتب علیہ ولم یذکر مسدد فی حدیثہ او یزاد علیہ قال ابو داؤد خفی علی من حدیث مسدد حرف وان **ترجمہ** دوسری روایت بھی جابر سے اسی طرح پر ہی اسمین اتنا زیادہ ہی کہ منع فرمایا آپنے قبر پر بیٹھکے کہانا کہانیسی اور لکہنے سے **ف** قبر پر لکہنے سے مراد وہ کتبہ ہے جو بعضے لوگ قبر پر لگاتے ہین جسمین میت کا نام اور اوسکے اوصاف اور تاریخ وفات ہوتے ہین بعضون نے کہا مراد اللہ یا رسول کا نام لکہنا ہی قبر پر کیونکہ اسمین خوف ہی پامال ہوجانیکا یا کسی حیوان کے پیشاب یا پاخانہ کرنیکا اور وہ سبب ہی استخفاف کا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت

گر ہی اسد یہود پر جنہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنا لیا اور وہان سجدہ کرنے لگے یا بیٹھکر عبادت کرنے لگے جس
کیطرح وہان ہر وقت آنے لگے **باب** کراھیة القعود علی القبر قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان **عن** ابی ھریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرة فتحرق ثیابه حتی تخلص الی جلدہ خیر له
من ان یجلس علی قبر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم مین سے آگ کی
چنگاری پر بیٹھے اور اوس کے کپڑے جلکر کہال تک آگ پہونچے تو اوس کے حق مین قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پہرنا گناہ ہے **عن** بسر بن عبید اللہ قال سمعت واثلة بن الاسقع
یقول سمعت ابا مرثد الغنوی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا
تصلوا الیها **ترجمہ** بسر بن عبید اللہ سے واثلہ بن اسقع سے اور اوس نے ابا مرثد غنوی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قبرون پر بیٹھا نہ کرو اور اون کی طرف نماز نہ پڑہا کرو **ف** یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نہ کرو کہ اوس پر بیٹھو اور
جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ اون کو قبلہ بنا کر اودہر نماز پڑہو یا اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز
درست نہین **باب** المشی فی الحذاء قبرون مین جوتا پہنکر جانا کیسا ہے **عن** بشیر مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکان اسمه فی الجاهلیة زحم بن معبد فهاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمك
قال زحم قال بل انت بشیر قال بینما انا اماشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبور المشرکین فقال
لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمین فقال لقد ادرك هؤلاء خیرا کثیرا
وحانت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرة فاذا رجل یمشی فی القبور علیه نعلان فقال یا
صاحب السبتیتین ویحك الق سبتیتیك فنظر الرجل فلما عرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلعهما
فرمی بهما **ترجمہ** بشیر سے روایت ہے جو مولی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکا نام زمانہ جاہلیت مین زحم بن معبد
تہا پہر اوس نے ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے پوچہا تیرا کیا نام ہے وہ بولا زحم آپ نے فرمایا نہین تو بشیر ہے
ف زحم زحمت سے مشتق ہے آپ کی عادت شریف تہی کہ بری نام کو بدل ڈالتے اور اچہا نام رکہدیتے **ت** بشیر نے کہا مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تہا اتنے مین آپ مشرکین کے قبرون پر گزرے تو آپ نے فرمایا یہہ لوگ بڑی بہلائی کے پہلے چلے گئے
تین بار فرمایا یعنی دین اسلام کے ساتھ مشرف ہونے سے پہلے مر گئے پہر مسلمانون کی قبر پر گزرے تو فرمایا ان لوگون نے بہت بہلائی
پائی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفعتہ ایک شخص کو دیکہا جو قبرون کے بیچ مین ہوکر جا رہا ہے جوتیان پہنے ہوئے
آپ نے فرمایا اے جوتیان والے افسوس ہے تجہپر اوتار جوتیان اپنی اوس نے دیکہا تو پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اوس نے
اپنی جوتیان اوتار پہینک دین **ف** شاید اوسکی جوتیون مین نجاست ہوگی یا وہ تکبر کی راہ سے جوتیان پہنکر چلتا ہوگا ورنہ
نماز مسجد مین جوتیان پہنکر درست ہے تو قبرستان مین کیونکر اوس سے ممانعت ہوسکتی تہی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم انه قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم ترجمه انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہین تو وہ
اونکی جوتیون کی آواز سنتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جوتیان پہنی ہوئی جانا درست ہی بعضون نے
کہا جوتیان اوتارنا بہتر ہے مسلمانون کے قبرستان مین اون کے احترام کیواسطے) **باب** تحویل المیت من
موضعه للامر یحدث میت کو قبر مین سے نکالنا کسی ضرورت کیواسطے کیسا ہے **عن** جابر قال دفن
مع ابی رجل فکان فی نفسی من ذلک حاجة فاخرجته بعد ستة اشهر فما انکرت منه شیئا
الا شعیرات کن فی لحیته مما یلی الارض **ترجمه** جابر رض سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھ ایک شخص اور
دفن ہوا تہا اس سبب سے میرے دل مین یہہ تھا کہ اونکو وہان سے نکال لون پھر مین نے چھہ مہینے بعد اپنے باپ کو
وہان سے نکالا تو کوئی چیز بھی اون کے فرق نہین ہوا تہا البتہ چند بال داڑہی کے جو زمین سے لگی ہوئی تہے اون کی حالت
بدل گئی تہی (رنگ بدل گیا تہا یا گل گئی تہی) **باب** الثناء علی المیت میت کی تعریف کرنا اور اوسکی بہتری
بیان کرنا **عن** ابی هریرة قال مروا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بجنازة فاثنوا علیها خیرا
فقال وجبت ثم مروا باخری فاثنوا علیها شرا فقال وجبت ثم قال ان بعضکم علی بعض شهداء
ترجمه ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ گزرے ایک جنازہ پر پھر اوسکی بھلائی کی تعریف کی
آپ نے فرمایا واجب ہوئی پھر ایک اور دوسرے جنازہ پر گزرے اور اوسکے برائیونکا ذکر کیا آپ نے فرمایا واجب ہوئی بعد
اوسکے فرمایا تم مین سے ہر ایک دوسرے پر گواہ ہی **ف** توجسکے لیے تمنے گواہی دی بہتری کی وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے
اوسکے لیے جنت واجب ہوئی اور جسکے لیے تمنے گواہی دی برائی کی وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے اوسکے لیے دوزخ واجب ہوئی **باب**
فی زیارة القبور قبرون کی زیارت کرنیکا بیان **عن** ابی هریرة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم قبر امه
فبکی وابکی من حوله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم استاذنت ربی تعالی علی ان استغفر لها فلم یؤذن
لی فاستاذنت ان ازور قبرها فاذن لی فزوروا القبور فانها تذکر بالموت **ترجمه** ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ساتھ والون کو بھی رلایا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لیے مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت ندی
پھر مین نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا
کرو اسلیے کہ اوس سے موت یاد آتی ہی **ف** اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا منع ہے پہر حضرت
نے کیون اپنی ماں کیلیے مغفرت مانگنیکا ارادہ کیا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کے امید ہوگی [illegible]
[illegible]

عذاب مین تخفیف ہوتی تھی یا یہہ کہ یہہ اجازت مانگنا منع ہونیسے قبل ہوا ہو **عن** بریدۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فان فی زیارتھا تذکرۃ **ترجمہ**
بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تم کو قبرون کی زیارت سی منع کیا تہا سو اب
زیارت کرو اسلیے کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہی **ف** ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑکر مسلمان ہوتے تھے اسواسطے
حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا یہہ کہین شرک مین گرفتار نہ ہوجاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور
توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو پہر آپنے اجازت دی اور اوسکا فائدہ بتلایا کہ اوس سے آخرت او رموت یاد پڑتی ہی
حضرت نے یہہ فائدہ اسوسطے بتلایا تا کہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین **باب** فی زیارۃ
النساء القبور عورتون کو قبرون کی زیارت کرنا کیسا ہی **عن** ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قبرون کی زیارت کرنیوالیون کو یعنے عورتون کو لعنت کی اور اون لوگون پر بھی لعنت کی جو قبرون پر مسجدین
بناوین اور وہان چراغ جلاوین اس حدیث سی عرس اور چراغان کی ممانعت ثابت ہوئی **باب** ما یقول
اذا زار القبور او مر بہا جب قبرون کی زیارت کو جاوی یا قبرون کے اوپر سے ہوکر گزری تو کیا کہے **عن** ابی ھریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا
ان شاء اللہ بکم لاحقون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کیطرف
تشریف لائے تو فرمایا سلام ہے تمپر ای مومنون کے گہر والو اور ہم خدا چاہی تو تم سے ملنے والے ہین **باب** المحرم
یموت کیف یصنع بہ جو آدمی احرام کیحالت مین مرجاوے تو اوس سے کیا کرین **عن** ابن عباس قال اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم برجل وقصتہ راحلتہ فمات وھو محرم فقال کفنوہ فی ثوبیہ واغسلوہ بماء و
سدر ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ یلبی قال ابوداود سمعت احمد بن حنبل
یقول فی ھذا الحدیث خمس سنن کفنوہ فی ثوبیہ ای یکفن المیت فی ثوبین واغسلوہ بماء وسدر
ای ان فی الغسلات کلہا سدرا ولا تخمروا راسہ ولا تقربوہ طیبا وکان الکفن من جمیع المال
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جسکی گردن اوس کی اونٹنے
توڑڈالی تھی اور وہ مرگیا تہا احرام کیحالت مین آپ نے فرمایا کفن دو اوسکو اوسکے دو کپڑون مین یعنی تہبند اور چادر
مین جو احرام کیحالت مین پہنا تہا اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری کے پتہ سے اور اوسکا سر مت ڈہانپو کیونکہ اللہ جل جلالہ
قیامت کے روز اوسکو اٹھاویگا لبیک کہتا ہوا۔ ابوداود نے کہا مین نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہتے تہے اس حدیث مین
پانچ سنتین ہین۔ ایک تو دو کپڑون مین کفن دینا۔ دوسری پانی اور بیری کے پتہ سے غسل دینا یعنی غسل مین بیری کا پتہ

غرض یہ ہی کیسری محرم کا سر ڈہانپنا چوتہے ویسی خوشبو نہ لگانا پانچوین کل مال مین سے کفن دینا یعنے کفن اور دفن ترکہ کے حق پر مقدم ہی پہلے کل مال مین سے تجہیز وتکفین کرینگے پھر قرض ادا کرینگے پھر ثلث سے وصیت پوری کرینگے باقی وارثون مین تقسیم ہوگا ۰ ابن عباس نحوہ قال وکفنوہ فی ثوبین قال ابوداؤد قال سلیمان قال ایوب ثوبیہ وقال عمر ثوبین وقال ابن عبید قال ایوب فی ثوبین وقال عمر فی ثوبیہ زاد سلیمان وحدہ ولا تحنطوا ترجمہ دوسری روایت مین ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی آپ نے فرمایا کفن دو اوسکو دو کپڑون مین سلیمان نے زیادہ کیا کہ خوشبو نہ لگاؤ اوسکے ف اسی روایت کی بنا پر امام صاحب نے چوتھی سنت جو اس حدیث سے نکلی خوشبو لگانا بیان کیا ہے ورنہ پہلی روایت مین خوشبو لگانے کا ذکر نہین ہی اور وہ جو روایت ابوداؤد آگے نقل کرتے ہین اوس مین بھی یہ مذکور ہی کہ خوشبو نزدیک نہ لیجاؤ اوس کے کیونکہ وہ اوٹھیگا لبیک کہتا ہوا عن ابن عباس قال وقصت برجل محرم ناقتہ فقتلتہ فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ وکفنوہ ولا تغطوا راسہ ولا تقربوہ طیبا فانہ یبعث یہل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک شخص محرم کو اوسکی اونٹنی نے گردن توڑکر مار ڈالا وہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا اس کو غسل دو اور کفن اور مت ڈہانپو سر اوسکا اور نہ لیجاؤ خوشبو نزدیک اوس کے کیونکہ وہ اوٹھیگا (قیامت کے روز) لبیک پکارتا ہوا سبحان اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الایمان والنذور

شروع ہوئی کتاب قسمون کی اور نذرون کی اور تمام ہوئی کتاب جنائز کی

باب التغلیظ فی الایمان الفاجرۃ جھوٹی قسم کہانے کا گناہ بہت بڑا ہی اوسکے عذاب کا بیان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین ھو فیھا فاجر لیقطع بھا مال امرئ مسلم لقی اللہ وھو علیہ غضبان فقال الاشعث فی واللہ کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیھود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الک بینۃ قلت لا فقال للیھودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا یحلف ویذھب بمالی فانزل اللہ تعالی ان الذین یشترون بعھد اللہ الی اخر الایۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے کسی بات پر اور وہ جھوٹا ہو اوس مین کسی مسلمان کا مال مارنے کے لیے تو ملیگا اللہ سے غصے کی حالت مین یعنی پروردگار اوس پر غصے ہوگا اشعث نے کہا قسم خدا کی یہ حدیث میرے مقدمہ مین آپ نے ارشاد فرمائی میری اور ایک یہودی کے بیچ مین ایک زمین مشترک تھی اوس نے انکار کیا اور مکر گیا میرے حصے سے تو مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپ نے مجھسے پوچھا تیرے پاس گواہ ہین مین نے کہا نہین پھر آپ نے یہودی سے کہا تو حلف کر مین نے

عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو حلف کریگا اور میرا مال اوڑا لیگا اوسوقت اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت اوتاری ان الذین یشترون بعهد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا یعنے جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کر کے یا قسم کہا کے تہوڑا سا مال کاتے مین اون کو آخرت مین کچہہ حصہ نہین ہی اللہ جل جلالہ ایسے لوگون سے آخرت مین نہ بات کریگا نہ اون کی طرف دیکہیگا بلکہ اون کو دکہہ کی مار دیگا اس سے معلوم ہوا کہ مدعی علیہ جب منکر ہو تو مدعی کو گواہ لانا چاہیے ورنہ مدعی علیہ سے قسم لیجاوی گی **عن** الاشعث بن قیس ان رجلا من الکندۃ ورجلا من حضرموت اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ارضی اغتصبنیہا ابو ھذا وھی فی یدہ قال ھل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انھا ارضی اغتصبنیہا ابوہ فتھیأ الکندی للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع احد مالا بیمین الا لقی اللہ وھو اجذم فقال الکندی ھی ارضہ **ترجمہ** اشعث بن قیس سی روایت ہی کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ سے جہگڑا کیا ایک شخص کے ساتہہ جو حضرموت کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک زمین مین جو یمن مین تہی حضرموت والے نے کہا یا رسول اللہ وہ زمین میری تہی اسکے باپ نے مجہہ سے غصب کر لی تہی اب وہ زمین اسکے پاس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تیرے پاس گواہ ہین وہ بولا نہین لیکن وہ قسم کہا وے اس طرح سے کہ قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ یہ زمین اسکی ہوا ور اس سے میری باپ نے غصب کر لی ہو) یہہ سنکر کندی مستعد ہوا قسم کہانے پر تو وہ اللہ سے ملے گا اوس حال مین کہ اوسکے ہاتہہ پانون کٹے ہونگے یعنے لنجا ہوگا) جب کندی نے یہہ سنا تو کہنے لگا بیشک وہ زمین اسی کی ہی **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہوٹی قسم کی سزا سنی تو ڈر گیا اور اقرار کر لیا **عن** وائل بن حجر الحضرمی قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ھذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی ھی ارضی فی یدی ازرعھا لیس لہ فیھا حق قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ قال یا رسول اللہ انہ فاجر لا یبالی ما حلف لیس یتورع من شیء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لک منہ الا ذاک فانطلق لیحلف لہ فلما ادبر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما لئن حلف علی مال لیاکلہ ظالما لیلقین اللہ عز وجل وھو عنہ معرض **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہی ایک شخص حضرموت کا رہنے والا اور ایک شخص کندہ کے دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرموت والے نے کہا یا رسول اللہ اس نے زبردستی ہی میری زمین چہین لی ہی جو میری باپ کے پاس تہی کندی نے کہا واہ وہ زمین میری ہی میرے قبضے مین ہی مین خود اوس مین کہیتی کرتا ہون اسکا کچہہ حق اوس زمین مین نہین ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرموت والی سے کہا کیا تیرے پاس گواہ ہین اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پہر تیرے واسطے اوسکی قسم ہی حضرموت

والے نے کہا یا رسول اللہ وہ فاجر ہی اوسکو باک نہین قسم کہانے مین وہ کسی بات سے پرہیز نہین کرتا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا تیرے لیے سوا اسکے کچھہ نہین ہوسکتا (یعنے وس سے صرف قسم لے سکتا ہی اگرچہ وہ فاجر ہو) پہر کندی چلا قسم کہانیکو
جب اوس نے پیٹھ پہیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر جہوٹی قسم کہا ویگا پرایا مال مارنے کے لیے ظلم سے
تو جب اللہ سے میگا اللہ اوس سے منہ پہیر لیگا (یعنے اوسکی طرف التفات نہ کریگا نہ توجہ بندہ کیو سطے اس نالائق کیا عذاب
ہوگا کہ اوسکا مالک اوسکیطرف مخاطب نہو) **عن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من حلف علی یمین مصبورۃ کاذبا فلیتبوء بوجہہ مقعدہ من النار **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت
ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حاکم کی مجلس مین محبوس ہوکر (یا دیدہ دانستہ) جہوٹ قسم کہالیگی
تو وہ اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیوے **ف** یعنے دنیا مین اوسکا کچہ کفارہ نہین ہی بلکہ آخرت مین اوسکا بدلہ یہی ہی کہ جہنم
مین جاوے **باب** فی تعظیم الیمین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر
شریف پر جہوٹی قسم کہانا بہت بڑا گناہ ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحلف احد عند منبری ہذا علی یمین اٰثمۃ ولو علی سواک اخضر الا تبوأ مقعدہ من النار او وجبت
لہ النار **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہین ہی جو میری منبر کے
پاس جہوٹی قسم کہاوے اگرچہ ایک تازی مسواک کے لیے ہو مگر اوس نے اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیا یا واجب ہوگیا اوس کے
لیے جہنم **ف** اگرچہ جہوٹی قسم کہانا پاپ سخت ہر وقت اور ہر جگہہ گناہ عظیم ہی پر عمدہ اور بہتر وقت جیسے رمضان یا جمعہ اور
بزرگ مقام مین جیسے مسجد نبوی اور منبر شریف اور کعبہ اور مقام ابراہیم مین اور زیادہ گناہ ہے **باب** الحالف بالانداد
سوا اللہ جل جلالہ کے اور کسی بت کے نام پر قسم کہانا بڑا گناہ ہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من حلف فقال فی حلفہ واللات فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق
بشیٔ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کہاوے کوئی شخص اور اپنی قسم مین وہ یون
کہے کہ مین لات کی قسم کہاتا ہون۔ (لات ایک بت کا نام ہی) تو اوسکو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لیوے اور جو کسی نے اپنے
یار سے کہا آؤ ہم تجہسے جوا کہیلین تو اوسکو چاہیے کہ کچہ تصدق کرے **ف** تاکہ وہ کفارہ ہوجاوے اس قصد فاسد کا اور لا الہ
الا اللہ کہنے کو اسوسطے فرمایا کہ مدار اسلام کلمہ طیبہ پر ہے پس جب اوس نے حلف کی غیر اللہ کے نام پر تو خوف ہی زوال ایمان کا اسلیے تجدید ایمان مناسب ہے
باب فی کراہیۃ الحلف بالآباء اپنے باپ دادون کی قسم کہانا منع ہی **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بآبائکم ولا بامہاتکم ولا بالانداد
ولا تحلفوا الا باللہ ولا تحلفوا باللہ الا وانتم صادقون **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مت قسم کہاؤ اپنی باپون کی اور ماؤن کی اور بتون کی اور نہ قسم کہاؤ مگر اللہ کے نام کی اور نہ قسم کہاؤ اللہ کے نام کی

مگر اوس صورت مین جب تم سچے ہو ا یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین نہین ہے ا **عن** عمر بن الخطاب (انہ)
رسول الله صلی الله علیه وسلم ادرکه وهو فی رکب وهو یحلف بابیه فقال ان الله ینهاکم
ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف بالله او لیسکت **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے عمر بن خطاب سے اور وہ ایک قافلے مین تھے سوارون کے اور اپنے باپ کی
قسم کہا رہے تھے تو آپ نے اونسے فرمایا اللہ جل جلالہ اس بات سے تم کو منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپون کی قسم کہاؤ جو شخص تم سے
قسم کہانا چاہیے تو اللہ کی قسم کہاوے یا چپ رہے **ف** ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے سوا خدا کے اور کسیکی تو اوس نے کفر کیا اور شرک کیا - غیر اللہ کی
قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ و ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے - اگر سوا اللہ کے اور کسی کی
قسم کہاوے جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتون کی پہر قسم توڑ ڈالی تو کفارہ واجب نہوگا - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے قال
عمر فوالله ما حلفت بهذا ذاکرا ولا آثرا عمر نے قسم خدا کی پہر مین نے حلف نہ کی ان چیزون کی نہ اپنا نہ حکایۃ

عن سعید بن ابی عبیدة قال سمع ابن عمر رجلا یحلف لا والکعبة فقال له ابن عمر انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من حلف بغیر الله فقد اشرک **ترجمہ** سعید بن ابی عبیدہ سے روایت
ہے عبد اللہ بن عمر نے سنا ایک شخص کو حلف کہاتی ہوئی کعبے کی تو اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے حلف کی سوا خدا کی اور کسی کے نام پر تو اوس نے شرک کی یعنی مشرکون کے مشابہ کام کیا وہ بہی قسم
کہاتے ہین غیر اللہ کی یا در حقیقت شرک کی اگر غیر اللہ کے نام کو مثل اللہ کے واجب التعظیم سمجہا پر اگر اتفاق سے زبان سے نکلی ہو
تو گناہ لازم نہوگا جیسا آگے حدیث مین آتا ہے : طلحة بن عبید الله یعنی فی حدیث قصة الاعرابی قال
النبی صلی الله علیه وسلم افلح وابیه ان صدق دخل الجنة وابیه ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے
اعرابی کے قصے مین روایت ہے (جب آپ نے اوسکو دین اسلام تعلیم کیا تہا) رسول اللہ صلعم نے فرمایا مراد پائی اوس نے قسم
اوسکے باپ کی اگر سچا ہے اور داخل ہوگا جنت مین قسم اوس کے باپ کی اگر سچا ہے (بعضون نے کہا یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی
قبل ممانعت کے پہر آپ نے صاف منع کر دیا ان باپ کے نام پر قسم کہانے سے جیسے اوپر گذر چکا یہہ دونون حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر
مین نہین ہین)

باب فی کراهیة الحلف بالامانة امانت پر قسم کہانیکا بیان (یعنی یون کہنے کا امانت
کی قسم) **عن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف بالامانة فلیس منا **ترجمہ**
بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت کی قسم کہاوے تو وہ ہم لوگون مین سے نہین ہے
ف اسلیے کہ امانت اللہ جل جلالہ کے اسما اور صفات مین سے نہین ہے تو اوس کی قسم ناجائز ہوگی اور اوسمین کفارہ نہ ہوگا
(خطابی) اور ابو حنیفہ کے نزدیک امانت کی قسم صحیح ہے اور اوسمین کفارہ واجب ہوگا کیونکہ امین اللہ کا نام ہے **باب**

لغو الیمین لغو قسم کا بیان جسمین گناہ نہیں ہی **عن** عطاء اللغو فی الیمین قال قالت عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کلام الرجل فی بیتہ کلا واللہ وبلی واللہ قال ابو داؤد ابراہیم الصائغ قتلہ
ابو مسلم بعرندس قال وکان اذا رفع المطرقۃ فسمع النداء سیبہا قال ابو داؤد روی ہذا الحدیث داؤد
بن ابی الفرات عن ابراہیم الصائغ موقوفا علی عائشۃ **ترجمہ** عطاء نے بیان کیا کہ لغو قسم وہ ہی جو ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جو اپنے گھر مین ایسی باتین کہتا ہی۔ نہین واللہ اور
واللہ یعنے عادت کی طور پر تکیہ کلام ہو جاتا ہی **ف** تو اکثر منہ سے واللہ اور باللہ نکلجاتا ہی اور قصد قسم کہانیکا نہین
ہوتا ہی قسم لغو ہیہ اسمین نہ کفارہ ہی نہ گناہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک لغو وہ قسم ہی کہ کہائی جاوے سچ سمجھکر حالانکہ واقع مین
ایسا نہ ہوا اور منعقدہ وہ قسم ہیہ کہ قسم کہاوی ایک کام کے آیندہ کرنے یا نہ کرنے پر اسمین اگر خلاف کریگا تو کفارہ واجب ہوگا
اور غموس وہ قسم ہی کہ عمداً کسی بات کو جہوٹ جان کر قسم کہاوی اور یہ جہنم مین لیجاوی گی **باب** المعاریض فی
الیمین قسم کہانے مین اینچا پیچ کر لینا فائدہ نہیں بخشتا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یمینک علی ما یصدقک علیہا صاحبک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیری قسم کا اعتبار اوس چیز پر ہیہ جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنے مدعی کی مراد پر قسم معتبر ہی قسم کہانے والا اگر
کوئی لفظ آہستہ یا بیکار کر اپنی بچاؤ کا کہہ لیوے تو مفید نہ ہوگا اور گناہ اوسکی ذمی سے نہ جاویگا **عن** سوید بن حنظلۃ
قال خرجنا نرید رسول اللہ ومعنا وائل بن حجر فاخذہ عدو لہ فتحرج القوم ان یحلفوا وحلفت
انہ اخی فخلی سبیلہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ ان القوم تحرجوا ان یحلفوا و
حلفت انہ اخی قال صدقت المسلم اخو المسلم **ترجمہ** سوید بن حنظلہ سے روایت ہی ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آنے کے لیے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر تہے اونکا ایک دشمن تہا اوس نے اون کو پکڑ لیا تو اور ساتہیون نے
برا جانا جہوٹی قسم کہانے کو اور مین نے قسم کہائی کہ وہ میرا بہائی ہی (یہ جہوٹ بہی نہ ہوا اور اون کی جان بچ گئی کیونکہ دشمن یہ سمجہا
کہ یہ وائل بن حجر نہیں مین ورنہ اسکی بہائی کیونکر ہوتے) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا
اور ذکر کیا کہ لوگون نے قسم نہ کہائی لیکن مین نے قسم کہائی کہ یہہ میرا بہائی ہی آپنے فرمایا تو نے سچ کہا مسلمان بہائی ہی
دوسرے مسلمان کا **باب** ما جاء فی الحلف بالبراءۃ من ملۃ غیر الاسلام سوا اسلام کے اور کسی ملت مین
ہو جانے پر حلف کرنا **عن** ثابت بن الضحاک انہ بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر ملۃ الاسلام کاذبا فہو کما قال ومن قتل نفسہ
بشیء عذب بہ یوم القیمۃ ولیس علی رجل نذر فیما لا یملکہ **ترجمہ** ثابت بن الضحاک سے روایت ہی
اوس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرۃ الرضوان کے تلے آپنے فرمایا جو شخص قسم کہاوی سوا اسلام کے

اور کسی دین مین داخل ہونے کی (مثلاً یون کہی اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون) پھر جو جھوٹا ہو تو وہ ویسا
ہی ہو جاویگا جیسا اوس نے کہا (یعنے معاذ اللہ کافر ہو جاویگا) اور جو شخص اپنے تئین مار ڈالے کسی چیز سے
دنیا مین تو آخرت مین اوسی چیز سے اوسکو عذاب ہوگا اور نہین لازم آتی آدمی پر وہ نذر جسکا اختیار اوسکو نہین
ہی (جیسی پرائی غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کی یا مثل اسکے) **عن** بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من حلف فقال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذبا فہو کما قال وان کان صادقا
فلن یرجع الی الاسلام سالما **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف
کری اسلام سی نکلجانے پر (مثلاً یون کہی اگر مینے فلان کام کیا ہو تو مین مسلمان نہین ہون) پھر وہ حقیقت وہ
جھوٹا ہو تو سچ ہے وہ مسلمان نہ رہیگا اور اگر سچا ہو تو بھی اسلام مین سلامتی سی نہ آسکیگا (یعنی کچھ نہ کچھ خلل ضرور
ہوگا گنہگار ہوگا) یہہ سارا باب کا باب اور اوسکی دونو حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہی **باب** الرجل
یحلف ان لا یأتدم جو شخص قسم کہاوی ادام نہ کہانے پر **عن** عبد اللہ بن سلام قال رأیت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وضع تمرة علی کسرة فقال ہذہ ادام ہذہ **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام سی روایت ہی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑی پر کہجور رکہی اور فرمایا یہ اسکا ادام ہی **ف** ادام کہتی ہین
عرب مین نانخورش کو یعنی سالن کو جس سے روٹی کہائی جاوے حدیث سے معلوم ہوا کہ کہجور بھی نانخورش ہی اگر کوئی قسم کہاوے ادام
نہ کہانے پر پھر کہجور کہا لیوی تو اوسکی قسم ٹوٹ جاویگی **باب** الاستثناء فی الیمین قسم کے بعد انشاء اللہ کہنا دینا
عن ابن عمر یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فقد استثنی
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کام پر قسم کہائی پھر کہا اگر اللہ نے چاہا تو اوس نے
استثنا کیا اب وہ قسم مین جھوٹا نہین ہو سکتا کیونکہ قسم معلق ہوگئی اللہ کی مشیت پر **عن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فاستثنی فان شاء رجع وان شاء ترک غیر حنث **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے پھر انشاء اللہ کہی تو چاہیے قسم پورا کری چاہے
نہ کری وہ حانث نہ ہوگا **باب** فی القسم ہل یکون یمینا قسم کا لفظ بھی یمین مین داخل ہی **عن** ابن
عباس ان ابا بکر اقسم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم **ترجمہ** عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہی ابوبکر صدیق نے قسم کہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (قصہ اسکا آگے کی روایت مین آتا ہے)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کہا۔ **عن** ابن عباس قال کان ابو ہریرة یحدث ان رجلا
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اری اللیلة فذکر رؤیا فعبرہا ابو بکر فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اصبت بعضا واخطأت بعضا فقال اقسمت علیک یا رسول اللہ بابی انت لتحدثنی ما الذی

اخطأت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ابوہریرہ کہتی تہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا مین نے ایک خواب دیکھا ہی رات کو پہر اوس نے خواب بیان کیا تو ابوبکر صدیق نے اوسکی تعبیر کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ تم نے ٹہیک کہا کچھ غلطی کی ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کہاتا ہون آپ پر فدا ہون آپ پر ماں باپ میرے آپ مجھے بتائیے مین نے کون سی غلطی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قسم نہ کہا **ف** حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ قسم کو پورا کرتے مگر آپنے اس قسم کو پورا نہ کیا شاید کچھ مصلحت ہوگی اس خواب مین اصلی تعبیر بیان نہ کرنی مین **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا لم یذکر القسم زاد فیہ ولم یخبرہ **ترجمہ** ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی دوسری روایت میں لیکن اوسمین قسم کا ذکر نہین ہی اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اوسکی غلطی بیان نہ کی

باب فیمن حلف علی طعام لا یاکلہ جو شخص قسم کہاوے کسی چیز کی نہ کہانے پر **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر قال نزل بنا اضیاف لنا قال وکان ابو بکر یتحدث عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقال لا ارجعن الیک حتی تفرغ من ضیافۃ ہؤلاء ومن قراہم فاتاہم بقراہم فقالوا لا نطعمہ حتی یاتی ابو بکر فجاء فقال ما فعل اضیافکم افرغتم من قراہم قالوا لا قلت قد اتیتہم بقراہم فابوا قالوا واللہ لا نطعمہ حتی یجیء فقالوا صدق قد اتانا بہ فابینا حتی یجیء قال فما منعکم قالوا مکانک قال واللہ لا اطعمہ اللیلۃ قال فقالوا ونحن واللہ لا نطعمہ حتی تطعمہ قال ما رایت فی الشر کاللیلۃ قط قال قربوا طعامکم قال فقرب طعامہم قال بسم اللہ فطعم وطعموا فاخبرت انہ اصبح فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی صنع وصنعوا قال بل انت ابرہم واصدقہم **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہی ہمارے پاس کچھ لوگ مہمان اگر اوترے اور ابوبکر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کیا کرتے تہے تو بولے مین نہین اونگا جبتک تو فارغ نہ ہوجاویگا مہمانون کی ضیافت سے یعنی تو اونکو کہانا دانا کہلا دیجیو مین رات گئی آونگا میرا انتظار نہ کرنا عبد الرحمن نے ایسا ہی کیا اور کہانا لائے مہمانوں کیواسطی انہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جبتک ابوبکر نہ آوینگے اتنے مین ابوبکر آئے اور پوچہا مہمانون کا کیا حال ہوا کیا تم فارغ ہوئے اونکی مہمانی سے لوگون نے کہا نہین عبد الرحمن نے کہا مین اونکے سامنے کہانا لیکر آیا مگر انہون نے انکار کیا اور قسم کہاکر کہا ہم کبہی نہین کہاوینگے جبتک ابوبکر نہ آوین۔ مہمانون نے عبد الرحمن کی تصدیق کی اور کہا بیشک کہانا لیکر آئے تہے مگر ہم نے انکار کیا کہانیسے جبتک آپ نہ آوین ابوبکر نے کہا کیون تم نے کہانا نہین کہایا مہمانون نے کہا آپ تو تہی نہین بغیر آپکے کیونکر کہاتے ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہم بہی نہین کہاوینگے جبتک آپ نہ کہاوینگے ابوبکر نے کہا مین نے ایسی بری رات کبہی نہین دیکہی پہر کہا کہانا لاؤ تو کہانا لایا گیا ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا اور لوگون نے بہی کہایا

پھر مجھے معلوم ہوا کہ صبح کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے ذکر کیا جو اونہوں نے کیا اور جو مہمانوں نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اون سب مین زیادہ سچی ور درست گو ہو ر یعنے کفارہ قسم سہل ست و وآزردن دل دوستان جہل) عن عبدالرحمن بن ابی بکر بھذا الحدیث نحوہ زاد عن سالم فی حدیثہ قال ولم یبلغنی کفارۃ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے سالم سے اتنا زیادہ ہو کہ مجھے خبر نہین پہونچی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو رکیونکہ یہ لغو قسم تھی) باب الیمین فی قطیعۃ الرحم ناتا توڑنے پر قسم کہانے کا بیان عن سعید بن المسیب ان اخوین من الانصار کان بینہما میراث فسال احدھما صاحبہ القسمۃ فقال ان عدت تسالنی عن القسمۃ فکل مالی فی رتاج الکعبۃ فقال لہ عمر ان الکعبۃ غنیۃ عن مالک کفر عن یمینک وکلم اخاک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یمین علیک ولا نذر فی معصیۃ الرب وفی قطیعۃ الرحم وفیما لا تملک ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہو کہ انصار مین دو بہائی تہے اور ان دونون مین میراث تھی یعنے اون دونون کو کسی کی میراث پہونچی تھی جسکو بانٹنا چاہیے تہا تو ایک بہائی نے دوسرے بہائی سے اوسکے بانٹنے کی درخواست کی اوس نے کہا اپنے بہائی سے اگر تو دوبارہ پھر مجھسے میراث کے بانٹنے کی درخواست کریگا تو میرا سب مال کعبہ پر وقف ہو تو حضرت عمر نے اوس سے کہا کعبہ تیرے مال سے بے پرواہ ہو یعنے کعبے کو تیری مال کے نذر کرنے کی کچھ حاجت نہین اور یہ امر واجب اور ضروری نہین تو تو اپنے قسم کا کفارہ دے اور اپنے بہائی سے بات چیت کر یعنے اگر تیرا بہائی تقسیم میراث کی درخواست کرے تو اوس کے سوال کا جواب دے اور میراث کے مال کو تقسیم کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہو آپ فرماتے تھے نہ قسم ہو تجھپر نہ نذر اوس بات کی جسمین اللہ کی نافرمانی ہو نہ ناتا توڑنے مین نہ اوس امر مین جسکا تجھے اختیار نہین ف بلکہ ایسی صورتون مین یا تو قسم لغو ہے یا اوسکا کفارہ دیکر قسم کو توڑنا چاہیے جیسا دوسری حدیث مین ہو عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر ولا یمین فیما لا یملک ابن آدم ولا فی معصیۃ اللہ ولا فی قطیعۃ رحم ومن حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منہا فلیدعھا ولیات الذی ھو خیر فان ترکھا کفارتھا ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہو نذر اور نہ قسم اوس بات مین جسکا مالک نہین ہو آدمی رجیسے پرائی غلام لونڈی کو آزاد کرنے کی نذر کرنا) اور جسمین اللہ کی نافرمانی ہو یروردگار کی اور جسمین ناتا توڑا جاوے اور جو شخص قسم کہاوے کسی بات پر پھر اوسکی خلاف کرنا بہتر سمجھے تو قسم کو چھوڑ دے اور جو کام بہتر معلوم ہو اوسکو کرے کیونکہ چھوڑ دینا قسم کا بھی اوسکا کفارہ ہے ریعنے بری بات پر قسم کہانا درحقیقت لغو ہو اوس سے کچھ نہین ہوتا) باب فیمن یحلف کاذبا متعمدا جو شخص قصدا جان بوجہ کر جہوٹی قسم کہاوے عن ابن عباس ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الطالب البینۃ فلم تکن لہ بینۃ فاستحلف المطلوب فحلف باللہ الذی لا الہ الا ھو فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد فعلت ولکن غفر لک باخلاص قول لا الہ الا اللہ قال ابوداؤد یراد من ھذا الحدیث انہ لم یامرہ بالکفارۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی سے گواہ مانگے اوس کے پاس گواہ نہ تھے تو آپ نے مدعی علیہ سے قسم چاہی اوس نے قسم کھائی اللہ کی جسکی سوا کوئی معبود نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے کیا ہے لیکن اللہ نے تجھے بخشدیا ہے تیری خلوص کے سبب سے جو تو نے خلوص سے کہا لا الہ الا اللہ کہا ابوداؤد نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کفارہ کا حکم نہیں کیا **باب الرجل یکفر قبل ان یحنث** قبل حنث کے کفارہ دینے کا بیان **عن** ابی بردۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرھا خیرا منھا الا کفرت عن یمینی واتیت الذی ھو خیر او قال الا اتیت الذی ھو خیر وکفرت یمینی ترجمہ ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے جو خدا نے چاہا تو میں کسی چیز پر قسم نکھاؤنگا اور جو میں اپنی قسم کے خلاف میں بہتری دیکھوں تو اوس قسم کا اپنے کفارہ دونگا اور جو بہتر ہے اوسکو کرونگا یا بہتر کام کرونگا اور قسم کا کفارہ دونگا **ف** حاصل یہ ہے کہ اگر ایک کام پر میں قسم کھاؤں کہ اوسکو نکروں گا اور پھر معلوم ہو کہ اوس کام کا کرنا بہتر ہے تو کفارہ دیکر قسم توڑکر اوس کام کو کرونگا **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ اذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک قال ابوداؤد وسمعت احمد یرخص فیھا الکفارۃ قبل الحنث ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عبد الرحمن بن سمرہ جب کسی چیز پر تو قسم کھاوے پھر تو اوسکے خلاف میں بہتری دیکھے تو اوس کام کو کر جس میں تیری بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے کہا ابوداؤد نے میں نے امام احمد سے سنا وہ کفارہ کو جائز رکھتے تھے قسم توڑنے سے پہلے **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ نحوہ قال فکفر عن یمینک ثم ائت الذی ھو خیر قال ابوداؤد احادیث ابی موسی الاشعری وعدی بن حاتم وابی ھریرۃ فی ھذا الحدیث روی عن کل واحد منھم فی بعض الروایۃ الحنث قبل الکفارۃ وفی بعض الروایۃ الکفارۃ قبل الحنث ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے ایسا ہی مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ کفارہ دے اپنے قسم کا پھر اوس کام کو کر جو بہتر ہو کہا ابوداؤد نے ابوموسی اشعری اور عدی بن حاتم اور ابوہریرہ کی بعض روایتوں میں قسم توڑنا کفارے سے پہلی ہی اور بعضوں میں کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ہے **ف** مگر قسم توڑنے کے بعد بالاتفاق کفارہ درست ہے اور قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہوگا اور شافعی اور مالک کے

نزدیک درست ہوگا اور قیاس اسکو مقتضی ہے کہ کفارہ حنث (قسم توڑنے) کے بعد ہو **باب** کم الصاع
فی الکفارۃ کفارہ قسم مین کونسا صاع معتبر ہے **عن** ام حبیب بنت ذویب بن قیس المزنیۃ وکانت
تحت رجل منہم من اسلم ثم کانت تحت ابن اخ لصفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن
حرملۃ فوھبت لنا ام حبیب صاعا حدثنا عن ابن اخی صفیۃ عن صفیۃ انہ صاع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال انس فجربتہ اوقال فحذرتہ فوجدتہ مدین ونصفا بمد ھشام **ترجمہ**
ام حبیب بنت ذویب سے روایت ہے جو ایک شخص کے نکاح مین تہین قبیلہ مزن سے بنی اسلم مین سے پہر نکاح مین آئین
ام المؤمنین صفیہ کے بہتیجے کے ابن حرملہ نے کہا ام حبیب نے ہم کو ایک صاع دیا اور نقل کیا اپنے شوہر ثانی یعنی صفیہ
کے بہتیجے سے اُنہون نے صفیہ سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے انس بن عیاض نے کہا
مین نے اوسکو آزمایا تو دو مد اور نصف مد کا تہا ہشام بن عبد الملک کی مد سے (ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع کے
پانچ رطل ہوئے یہی صاع حجازی ہے جو تمام کفارات اور صدقہ فطر مین دینا چاہیے اور صاع عراقی آٹھ رطل کا ہوتا
ہے یعنے چار مد کا) **باب** فی الرقبۃ المؤمنۃ مسلمان لونڈی کا بیان جو کفارے مین آزاد کرنے کے لائق ہو
عن معاویۃ بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ جاریۃ لی صککتہا صکۃ فعظم ذلک
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقہا قال ائتنی بہا قال فجئت بہا قال این
اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا مؤمنۃ **ترجمہ** معاویہ بن
حکم سلمی سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی ہے اوسکو مین نے مارا پہر یہ مارنا مجہپر شاق
گزرا گیا مین اوسکو آزاد کردون آپنے فرمایا اوسکو میری پاس لیکر آ مین لیکر گیا آپنے پوچہا اللہ جل جلالہ کہان ہے وہ
بولی آسمان پر ہے پہر آپنے پوچہا مین کون ہون بولی آپ اللہ کے رسول ہین آپ نے فرمایا آزاد کردے اوسکو کیونکہ
وہ مومنہ ہے **ف** خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مومنہ فرمایا اس سے زیادہ صحت ایمان کی کیا دلیل
ہوگی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ اوپر ہے اپنے عرش معلے پر **عن** الشرید ان امہ اوصتہ ان یعتق عنہا
رقبۃ مؤمنۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی اوصت ان اعتق عنہا
رقبۃ مؤمنۃ وعندی جاریۃ سوداء نوبیۃ فذکر نحوہ **ترجمہ** شرید سے روایت ہے اون کی ماں نے
اون کو وصیت کی تھی اپنی طرف سے ایک مومنہ لونڈی آزاد کرنے کی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں نے وصیت کی ہے ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنے کی اور میری پاس ایک کالی لونڈی نوبہ
(ایک ملک ہے حبش پاس) کی ہے بیان کیا مانند اس کے (اس روایت مین یہہ ہے آپ نے پوچہا تیرا رب کون ہے بولی
اللہ ہے اخیر تک **باب** الاستثناء فی الیمین بعد السکوت قسم کہا کر چپ رہنا اور پہر انشاء اللہ کہنا

عن عکرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال والله لاغزون قریشا والله لاغزون قریشا ثم قال ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں جہاد کرونگا قریش پہ جہاد کرونگا میں قسم خدا کی قریش پر پھر فرمایا ان شاء اللہ ف ابن عباس کا عمل ہے حدیث پر ہے کہ استثنا منفصل بھی صحیح ہے اور جمہور کے نزدیک متصل ہونا ضرور ہے عن عکرمة یرفعه قال والله لاغزون قریشا ثم قال ان شاء الله ثم قال والله لاغزون قریشا ان شاء الله ثم قال والله لاغزون قریشا ثم سکت ثم قال ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں جہاد کروں گا قریش پر پھر فرمایا اگر اللہ چاہے پھر فرمایا قسم خدا کی میں جہاد کرونگا قریش پر پھر چپ ہو رہے پھر فرمایا ان شاء اللہ

باب النهی عن النذر نذر کرنے کی ممانعت عن عبد الله بن عمر قال اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن النذر و یقول لا یرد شیئا وانما یستخرج به من البخیل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا اسلیے کہ آپ فرماتے تھے نذر تقدیر کے کسی چیز کو دور نہیں کرتی سوا اس کے نہیں کہ نذر کے سبب سے بخیل سے نکالا جاتا ہے یعنی کچھ مال اوس کے قبضے سے نکلتا ہے اور فقیروں کے کام میں آتا ہے بس یہی فائدہ نذر سے سمجھنا چاہیے

باب ما جاء فی النذر فی المعصیة گناہ کی نذر کرنا یعنے اون باتوں کی جو شرع میں منع ہیں عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نذر ان یطیع الله فلیطعه ومن نذر ان یعص الله فلا یعصه ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے طاعت کی نذر کرے تو اوسکو چاہیے کہ طاعت کرے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے اللہ کی تو وہ گناہ نہ کرے ف اور ایسی نذر کو لغو سمجھے کیونکہ اللہ گناہ سے خوش نہیں ہوتا عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور اوسکا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے عن عائشة علیها السلام قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور کفارہ اوسکا وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے عن عقبة بن عامر انه سال النبی صلی الله علیه وسلم عن اخت له نذرت ان تمشی حافیة غیر مختمرة فقال مروها فلتختمر ولترکب ولتصم ثلاثة ایام ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے باب میں پوچھا کہ اون کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ ننگے پاؤں ننگے سر پیدل حج کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو یہ حکم کرو کہ وہ اپنا سر ڈھانپیں اور سوار ہوں اور تین روزے رکھ لیویں

ف سر ڈہانکنے کا حکم اسلیے فرمایا کہ عورت کو سر کھلا رکہنا گناہ ہی کیونکہ وہ ستر میں داخل ہے اور سواری حکم اسلیے فرمایا کہ وہ پیادہ چلنے اور مشقت اوٹہانے سے عاجز تہین تو نذر کا پورا کرنا ضرور نہ ہوا صرف کفارہ کافی ہوا **عن** عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال یا رسول الله ان اختی نذرت یعنی ان تحج ماشیة فقال النبی صلی الله علیہ وسلم ان الله لا یصنع بشقاء اختك شیئا فلتحج راکبة ولتکفر عن یمینها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی پاس ایکشخص آیا اور عرض کیا یا رسول الله میری بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے تو آپنے اوس سے فرمایا مقرر الله تعالے کو تیری بھن کی مشقت کی کچھ پرواہ نہین یا صرف مشقت پہ ثواب دینی رہا یعنے صرف تکلیف اٹہانے پر ثواب نہین دیتا جو خواہ نخواہ پیادہ چلنا اپنے پر واجب کری) تو وہ سواری پر جاکر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے

عن ابن عباس ان اخت عقبة بن عامر نذرت ان تمشی الی البیت فامرها النبی صلی الله علیہ وسلم ان ترکب وتهدی هدیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی پیادہ بیت الله کو جانے کے تو رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اوسکو حکم فرمایا کہ سوار ہووے اور ہدی ذبح کری (یہی کفارہ ہے اوس نذر کا) • ابن عباس ان النبی صلی الله علیہ وسلم لما بلغه ان اخت عقبة بن عامر نذرت ان تحج ماشیة قال ان الله لغنی عن نذرها مرها فلترکب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو جب خبر پہونچی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیادہ پا حج کرنے کی نذر مانی ہی تو آپ نے فرمایا مقرر الله اوسکے نذر سے بے پرواہ ہے۔ یعنی ایسی پیادہ پا چلنے کی نذر سے۔ اوسکو حکم کرو کہ وہ سوار ہو • عقبة بن عامر الجهنی قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت الله فامرتنی ان استفتی لها رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاستفتیت النبی صلی الله علیہ وسلم فقال لتمش ولترکب ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی پیدل بیت الله کو جاکر حج کرنے کی میری بہن نے نذر مانی اور مجھسے کہا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اسکی لیے پوچھوں تو مین نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپنے فرمایا پیادہ جاوے اور سوار بھی ہووے (یعنے جب تہک جاوے تو سوار بھی ہووے) **عن** ابن عباس قال بینما النبی صلی الله علیہ وسلم یخطب اذا هو برجل قائم فی الشمس فسال عنه قالوا هذا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم قال مروه فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم لوگون مین خطبہ فرماتے تہے کہ دفعتہً ایک شخص نظر پڑا دہوپ مین جبکہ کہڑا ہے تو آپنے اوسکا سبب پوچھا لوگون نے عرض کیا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اور اوس نے نذر مانی ہی کہ کہڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ مین آوے اور نہ کسی

اور نہ کلام کرے یعنے مطلقا اور روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس سے کہو کلام کرے اور سایہ مین آوے اور بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے **ف** روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دہوپ مین کہڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ہو اگر نا نہ چاہیئے اوسکے پورا کرنے مین کچہ ثواب ہے بلکہ گناہ کا ڈر ہے **عن** انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم راى رجلا یهادی بین ابنیه فسال عنه فقالوا نذر ان یمشی فقال ان الله لغنی عن تعذیب هذا نفسه وامره ان یرکب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو دیکھا جو اپنے دونون بیٹون کے بیچ مین چلتا ہے یعنی بسبب ضعف کے اون پر تکیہ کیے ہے تو آپ نے اوسکا حال پوچہا تو لوگون نے عرض کیا کہ اس نے پیدل جانے کی نذر مانی ہے۔ یعنے بیت اللہ کو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تو اس سے بی پرواہ ہی کہ یہ اپنی جان پر عذاب کرے اور اوسکو سوار ہونیکا حکم فرمایا **ف** دوسری روایت مین ہی آپ نے دیکھا ایک شخص کے ناک مین ڈوری ڈالکر طواف اوسکو کرا رہے ہین آپ نے فرمایا ہاتہہ پکڑ کے کراؤ

باب من نذر ان یصلی فی بیت المقدس جو شخص نذر کرے بیت المقدس مین نماز پڑہنے کی

عن جابر بن عبد الله ان رجلا قام یوم الفتح فقال یا رسول الله انی نذرت لله ان فتح الله علیک مکة ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین قال صل ههنا ثم اعاد علیه قال صل ههنا ثم اعاد علیه فقال شانک اذن **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی فتح مکے کے دن ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اللہ جل جلالہ کے لیے نذر مانی ہی کہ اگر مکے کو اللہ تعالے آپکے لیے فتح کردیگا یعنے آپ مکے کو فتح کرلینگے تو دو رکعت نماز مین بیت المقدس مین پڑہونگا آپ نے فرمایا اسی جگہہ پڑہ لے یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہ اوس سے افضل اور سہلتر ہی اوس نے پہر دوبارہ آپ سے وہی بات پوچھی تو حضرت نے بھی فرمایا کہ اسی جگہہ نماز پڑہ لے پہر سائل نے حضرت سے سہ بارہ وہی بات پوچھی تو تیسری بار آپ نے فرمایا اب تو مختار ہے۔ یعنی اگر تو یہان کی نماز پڑہنے سے انکار کرتا ہے تو تو بیت المقدس مین ہی پڑہ کہان تک تجہے سمجہایا جاوے **عن** عمر بن عبد الرحمن بن عوف عن رجال من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الخبر زاد فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی بعث محمدا بالحق لو صلیت ههنا لاجزا عنک صلاة فی بیت المقدس **ترجمہ** عمر بن عبد الرحمن بن عوف نے چند صحابہ سے سنا اسے حدیث کو اتنا زیادہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے محمد کو سچا پیغمبر بنا کے بہیجا اگر تو اسجگہہ نماز پڑہتا تو کافی ہوتا بیت المقدس مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنی پہر بیت المقدس کو جانے اور وہان نماز پڑہنے کی ضرورت نہ رہتی کیونکہ کعبہ بیت المقدس سے دوچند ہے مگر تو خود اپنے لیے تکلیف چاہتا ہے

باب فی النذر فیما لا یملک جس بات کا آدمی کو اختیار نہین ہے اوسکی نذر کرنا

عن عمران بن حصین قال کانت العضباء لرجل من بنی عقیل وکانت من سوابق الحاج قال فاسر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی وثاق والنبی صلی الله علیه وسلم علی حمار علیه

قطيفة فقال يا محمد علام تاخذني وتاخذ سابقة الحاج قال اخذك بجريرة حلفائك ثقيف
قال وكان ثقيف قد اسروا رجلين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال وقد قال فيما قال وانا
مسلم او قال وقد اسلمت فلما مضى قال ابو داود فهمت هذا من محمد بن عيسى ناداه يا محمد
يا محمد قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فرجع اليه قال ما شانك قال اني مسلم
قال لو قلتها وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح قال ابو داود ثم رجعت الى حديث سليمان
قال يا محمد اني جائع فاطعمني اني ظمآن فاسقني قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا
حاجتك او قال هذه حاجته قال ففودي الرجل بعد بالرجلين قال وحبس رسول الله صلى
الله عليه وسلم العضباء لرحله قال فاغار المشركون على سرح المدينة فذهبوا بالعضباء قال
فلما ذهبوا بها واسروا امرأة من المسلمين قال فكانوا اذا كان الليل يريحون ابلهم في افنيتهم
قال فنوموا ليلة وقامت المرأة فجعلت لا تضع يدها على بعير الا رغا حتى اتت على العضباء
قال فاتت على ناقة ذلول مجرسة قال فركبتها ثم جعلت لله عليها ان نجاها الله لتنحرنها
قال فلما قدمت المدينة عرفت الناقة ناقة النبي صلى الله عليه وسلم فاخبر النبي صلى الله عليه
وسلم بذلك فارسل اليها فجيء بها واخبر بنذرها فقال بئس ما جزيتيها او جزتها ان الله
انجاها عليها لتنحرنها لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن ادم قال ابو داود والمرأة

هذه امرأة ابي ذر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ عضباء (ایک اونٹنی کا نام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری میں تھی نہایت تیز رو تھی) بنی عقیل میں سے ایک شخص کے تھی اور یہ اونٹنی اون جانوروں میں سے تھی جو حاجیوں کے
آگے جاتے تھے پھر وہ شخص (یعنے مالک عضباء کا) پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا باندھ کر اوس وقت
آپ ایک گدھے پر سوار تھے ایک چادر اوڑھے تھی وہ شخص (یعنے عضباء کا مالک) بولا اے محمد تم کس بات پر مجھکو پکڑتے ہو
اور اوس جانور کو جو حجاج کے آگے رہتا ہے (اونکا انتظام کرنے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تجھکو پکڑتے
ہیں تیرے حلفا ثقیف کے جرم میں ف ثقیف ایک قبیلے کا نام ہے جو طائف کی نواح میں رہتا تھا اور یہ شخص اونکا حلیف تھا یعنے
معاہد اور دوست ت اور ثقیف نے یہہ جرم کیا تھا کہ دو شخصوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے قید کر لیا
تھا اس شخص نے یہہ بھی کہا کہ میں مسلمان ہوں یا مسلمان ہو گیا لیکن آپ آگے چلے گئے جب آپ آگے بڑھ گئے تو اس شخص
نے پکارا یا محمد یا محمد عمران نے کہا آپ بہت رحیم اور کریم تھے یہہ آواز سنکر آپ لوٹ آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ شخص بولا میں
مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر تو یہ پیشتر سے کہتا جب تو اپنے اختیار میں تھا (یعنی گرفتار نہ ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا
ف یعنی تجھسے بالکل مواخذہ نہ ہوتا اور اب جو تو کہتا ہے تو شبہہ ہوتا ہے اس بات کا کہ چھوٹ جانے کے لیے جھوٹھ بولتا ہے

ف اوس شخص نے کہا یا محمد مین بہوکا ہون مجہے کہانا کہلاؤ اور مین پیاسا ہون مجہے پانی پلاؤ عمران نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا یہی تیرا مقصد ہی یا یہی اوسکا مقصد ہی راوی نے کہا پہر وہ شخص فدیہ دیا گیا اون دو شخصون
کے بدلے مین جو ثقیف کے پاس قید تہے (یعنی ثقیف نے اس شخص کو لے لیا اور اوس کے بدلے مین اون دونو مسلمانون کو چہوڑا
دیا) اور عضبا رکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کے لیے رکہہ چہوڑا راوی نے کہا پہر مشرکون نے مدینے کی جانورون
پر ڈاکہ مارا اور عضبا رکو لے گئے اور مسلمانون مین سے ایک عورت کو بہی قید کر لے گئے جب رات ہوتی تو اپنے اونٹون کو آرام کے
لیے میدانون مین چہوڑ دیتے ایک رات کو وہ سب سو گئے تو وہ عورت کہڑی ہوئی (اس خیال سے کہ چپکی سی کسی اونٹ پر سوار ہو
کے چلدیے) پہر وہ جس اونٹ پر اپنا ہاتہہ رکہتے تہے وہ آواز کرتا تہا (یعنی سوار نہ ہونے دیتا چلاتا اور چلانے مین یہہ
خوف تہا کہ کہین مشرک جاگ نہ اوٹہین) یہانتک کہ عضبا پر پاس آئی دیکہا تو وہ نہایت غریب اور سواری مین مشاق
ہی پہر وہ سوار ہو گئے اوسپر بعد اوسکے اللہ کے لیے نذر کی کہ اگر خدا مجہکو نجات دیگا تو مین اس اونٹنی کو نحر کرونگی راوی نے
کہا جب وہ عورت مدینے مین آن پہونچی تو لوگون نے دیکہکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو پہچانا آپ کو خبر دیدی
آپ نے اوس عورت کو بلا بہیجا وہ آئی اور اپنی نذر بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا بدلہ دینا چاہا تو نے اونٹنی
کو اگر خدا نے تجہکو اوسکی پشت پر نجات دی تو اوسکا یہی بدلہ ہے کہ تو اوسکو نحر کرے جو نذر گناہ کے لیے ہو یا اوس چیز مین
جسکا آدمی مالک نہین ہی تو وہ نذر پوری نہ کیجاوے گی **ف** ابو داؤد نے کہا یہہ عورت ابو ذر رض کی تہی آونٹنی کا نحر کرنا اگرچہ
گناہ نہ تہا مگر وہ اوس عورت کی ملک نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک تہی پہر پرائی چیز مین اوس کی نذر کیونکر ہو
سکتی تہی

باب ما یؤمر بہ من الوفاء بہ من النذر نذر کا پورا کرنا ضرور ہی اوسکے پورا کرنے کی تاکید کا بیان

عن ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نذرت ان انحر ابلا ببوانۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان فیہا
وثن من اوثان الجاهلیۃ یعبد قالوا لا قال ہل کان فیہا عید من اعیادہم قالوا لا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک ابن ادم

ترجمہ ثابت بن ضحاک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ بوانہ (ایک جگہہ کا
نام ہی) مین اونٹ ذبح کری تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ مین نے بوانہ مین اونٹ ذبح کرنی
کی نذر مانی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی صحابہ سے کیا جاہلیت کے بتون مین سے کوئی بت اوس مین
تہا جو وہ پوجا جاتا تہا صحابہ نے عرض کیا کہ نہین پہر آپ نے فرمایا کیا کفار کے عیدون مین سے کوئی عید اوس مین تہی عرض
کیا نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی سائل کیطرف متوجہ ہوکر کہ اپنی نذر پوری کر اسلیے کہ گناہ مین نذر کا
پورا کرنا جائز نہین اور نذر اوس چیز مین لازم نہین ہوتی ہی جس کا ابن آدم مالک نہین **ف** عید سے مراد یہہ

اونکا وہان کوئی میلہ ہوتا تہا جو وہان جاکر سیر و تماشا مین مشغول ہوتے تہے یا کوئی بت وہان تہا جسکی عبادت کی لیے وہان جاتے تہی اور اوس مقام کو متبرک سمجہتی تہی جب یہہ دونون باتین نہین ہین تو نذر کے پوری کرنے مین کیا قباحت ہی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی نذرت ان اضرب علی راسک بالدف قال اوفی بنذرک قالت انی نذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا امکان کان یذبح فیہ اہل الجاہلیۃ قال لصنم قالت لا قال لوثن قالت لا قال اوفی بنذرک ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سی اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی یعنی عبد اللہ بن عمرو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے آپکے سر پر یعنی روبرو دف بجانی کی نذر مانی ہی یعنی جب آپ جہاد سی آوین تو آپکے روبرو دف بجاؤن تو آپنے فرمایا اپنی نذر پوری کرلے پہر اوس نے عرض کیا میں نے فلانے فلانے مکان مین ذبح کرنے کی نذر مانی ہی زمانہ جاہلیت کے لوگ اوس مکان مین ذبح کرتے تہے حضرت نے فرمایا کیا اوس مکان مین کسی بت کے لیے ذبح کرتے مین اوس عورت نے کہا کہ نہین پہر آپنے پوچہا کیا کسی غیر اللہ کو اوس نے کہا نہین پہر آپنے اوس سے فرمایا تو اپنے نذر پوری کر ف یعنی اگر اوس مکان مین ذبح کرنے سی کسی بت کی یا اور کسی کی تعظیم سوا اللہ کے منظور ہی تو وہان ذبح نہ کر اور جو خدا ہی کے لیے وہان ذبح ہوا کرتا تہا تو ذبح کر کیا قباحت ہی اگرچہ زمانہ جاہلیت مین لوگ وہان ذبح کیا کرتے تہے باب فیمن نذر ان یتصدق بمالہ جو شخص اپنا سب مال خدا کے راہ مین دینے کی نذر کرے عن کعب بن مالک قال قلت یا رسول اللہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فہو خیر لک قال فقلت انی امسک سہمی الذی بخیبر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مقرر میری توبہ یہہ ہے کہ مین اپنے ساری مال سے الگ ہوجاؤن اور مال کو اللہ اور اوسکے رسول کے لیے صدقہ کردون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس مین سے کچہ مال تو اپنے لیے بہی رکہہ لے تیرے لیے اسمین بہتری ہی مین نے عرض کیا کہ خیبر مین جو میرا حصہ ہے اوسکو رکہہ لیتا ہون ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتہہ نگئی تہی خدا اور رسول کا اون پر پچاس روز تک عتاب رہا جب اون کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب عن ابیہ عن جدہ فی قصتہ قال قلت یا رسول اللہ ان من توبتی الی اللہ ان اخرج من مالی کلہ الی اللہ والی رسولہ صدقۃ قال لا قلت فنصفہ قال لا قلت فثلثہ قال نعم قلت فانی سامسک سہمی من خیبر ترجمہ کعب سے روایت ہی عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یعنی تمام کمال توبہ یہہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کے لیے مین اپنے ساری مال سے نکلجاؤن یعنی دست بردار ہوکر سب مال اپنا اللہ اور اوس کے رسول کی لیے خیرات کردون تو آپنے فرمایا

کہ نہین تو پہر مینے عرض کیا کیا آدہا مال آپ نے فرمایا نہین تیسری بار پہر مین نے عرض کیا تہائی مال یعنی خیرات کر دیں
آپ نے فرمایا ہان یعنے تیسرے حصہ کے خیرات کے لیے حضرت نے رضامندی ظاہر فرمائی تو مین نے عرض کیا کہ خیبر مین
جو میرا حصہ ہے اوسی کو مین رکھ لیتا ہون **ف** شاید وہ ثلث مال کے مقدار ہوگا دوسری روایت مین ہے کہ انہون
نے کہا میری توبہ جب پوری ہوگی کہ جب مین اپنی قوم کے گہر چہوڑ دونگا جسمین مین نے گناہ کیا ہے اور کل مال کو نکال دونگا

باب فی قضاء النذر عن المیت مردے کی نذر پورا کرنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عباس ان سعد
بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ماتت وعلیها نذر لم تقضه فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضه عنها **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ میری ماں مرگئی اور اوس پر ایک نذر واجب تہی وہ اوس نے ادا نہین کی آپ نے فرمایا اوسکی طرف سے تو ادا
کر دے **عن** ابن عباس ان امرأۃ رکبت البحر فنذرت ان اللہ نجاها ان تصوم شهرا فنجاها اللہ فلم تصم حتی
ماتت فجاءت بنتها او اختها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تصوم عنها **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے ایک عورت سمندر مین سوار ہوئی اوس نے نذر کی کہ اگر اللہ مجہکو اس سے نجات دیگا تو مین ایک مہینہ بہر روزے رکہونگی پہر اللہ نے
اوسکو نجات دی لیکن اوس نے روزے نہ رکہے یہانتک کہ مرگئی بعد اوسکے اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی طرف سے روزے رکہہ لے **ف** معلوم ہوا کہ میت کیطرف سے روزہ رکہہ سکتا ہے

عن بریدۃ ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی
بولیدۃ وانها ماتت وترکت تلک الولیدۃ قال قد وجب اجرک ورجعت الیک فی المیراث
قالت وانها ماتت وعلیها صوم شهر فذکر نحو حدیث عمرو **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک عورت آئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی مین نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تہی پہر وہ مرگئی اور لونڈی کو چہوڑ گئی
آپ نے فرمایا تجہکو ثواب واجب ہوگیا اور لونڈی لوٹ آئی تیری پاس میراث کے رو سے پہر اوس عورت نے کہا میری ماں پر ایک
مہینے کے روزے تہے (اور اوس نے نہ رکہے یہانتک کہ مرگئی) پہر بیان کیا مثل پہلے حدیث کے (یعنی آپ نے حکم کیا کہ تو
اپنی ماں کیطرف سے روزے رکہہ لے جیسا اوپر کی حدیث مین گذرا) **باب من نذر نذرا لا یطیقه** جو شخص ایسے
بات کی نذر کرے جو پوری نہ ہو سکے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم
یسمه فکفارته کفارۃ یمین ومن نذر نذرا فی معصیة فکفارته کفارۃ یمین ومن نذر نذرا
لا یطیقه فکفارته کفارۃ یمین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غیر معین
نذر مانے - یعنی یون کہے کہ خدا کے لیے مجہپر نذر ہے اور اوسمین روزہ یا صدقہ وغیرہ کا کچہ نام مقرر نہ کرے تو جو قسم کا کفارہ
ہے وہی اوسکا کفارہ ہے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی تو اوسکا بہی کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسے نذر مانے

جسکے ادا کرنیکی طاقت نہو تو کفارہ اوسکا قسم کا کفارہ ہے ف ایک نسخہ مین اتنا زیادہ ہے ومن نذر نذرا اطاقه فلیف به یعنی جو شخص ایسی نذر کرے جسکے پورا کرنیکی طاقت ہو تو اوسکو پورا کرے ابو داؤد نے کہا وکیع وغیرہ نے اسکو موقوف کیا ابن عباس پر عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفارة النذر كفارة اليمين ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے ف یعنی دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا اونکو کپڑے پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہو سکین تو تین روزے رکہنا عن عمر رضي الله عنه انه قال يا رسول الله اني نذرت في الجاهلية ان اعتكف في المسجد الحرام ليلة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے جاہلیت مین نذر مانی ہے کہ مسجد حرام مین رات بہر اعتکاف کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرو ف اگرچہ یہ نذر جاہلیت کے زمانے کی ہے پر چہا کام ہے

اخر كتاب الايمان والنذور

تمام ہوئی کتاب قسمون اور نذرون کی اور بڑا اختلاف ہے اور تقدیم و تاخیر بہت ہے اس کتاب مین درمیان نسخہ مطبوعہ دہلی اور مطبوعہ مصر کے لیکن اس کتاب کے ترجمے مین زیادہ تر مصر کے نسخے کی پیروی کی گئی ہے ۔ +

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب البيوع

شروع ہوئی کتاب خرید و فروخت کی یعنی بیچنے اور مول لینے کی

باب في التجارة يخالطها الحلف واللغو

سوداگری مین جہوٹ سچ ہوتا ہے عن قيس بن ابي غرزة قال كنا في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نسمى السماسرة فمر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمانا باسم هو احسن منه فقال يا معشر التجار ان البيع يحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة ترجمہ قیس ابن ابی غرزہ سے روایت ہے تہی ہمارا یعنی گروہ تجار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سماسرہ نام تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام پہلے نام سے بہتر رکہا اور آپ نے فرمایا اے معشر تجار یعنے سوداگرون کے گروہ مقرر بیع مین لغو اور قسم ہوتی ہین تو بیع کو صدقہ کے ساتہہ ملا دو ف یعنی بیع و شرا کے مقدمات مین اکثر لغو اور بے فائدہ قسم وغیرہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اوس کے کفارہ کے لیے کچہہ صدقہ بہی دیا کرو عن قيس بن ابي غرزة بمعناه قال يحضره الحلف والكذب وقال عبد الله الزهري اللغو والكذب ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے ایسا ہی مروی ہے اسمین یہہ ہے کہ بیع مین حلف کہانیکا اور جہوٹ بولنے کا اتفاق ہو جاتا ہے یا بیہودہ اور جہوٹ بولنے کا اتفاق ہوتا ہے تو صدقہ دیا کرو

باب في استخراج المعادن

معدن نکالنے کا بیان عن ابن عباس ان رجلا لزم غريما له بعشرة دنانير فقال والله لا افارقك حتى تقضيني او تاتيني بحميل

فتحمل بها النبی صلی الله علیه وسلم فاتاه بقدر ما وعده فقال له النبی صلی الله علیه وسلم من این اصبت
هذا الذهب قال من معدن قال لا حاجة لنا فیها لیس فیها خیر فقضاها عنه رسول الله صلی الله
علیه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے قرضدار کو پکڑا جسپر دس دینار آتے تھے قرضخواہ
نے کہا قسم خدا کی مین تجھے کبھی نہ چھوڑونگا جبتک میری دینار ادا نہ کری یا ضمانت نہ دی راوی نے کہا یہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار کی ضمانت کرلی پھر وہ اپنے وعدے پر سونا لیکر آیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہہ سونا
تو نے کہان سے پایا اوس نے کہا مین نے کان مین سے نکالا آپنے فرمایا ہم کو اسکی حاجت نہین ہی نہ اوس مین بھلائی ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکیطرف سے قرضہ ادا کردیا **ف** شاید وہ کان کان نہ ہوگی کانیعنے دفینہ ہوگا
جو کسی کے ملک مین ہوگا ورنہ کان نکالنا اور اوس سے فائدہ اوٹھانا درست ہی جیسا اوپر گذر چکا **باب فی اجتناب**
الشبہات شبہات سی بچنا بہتر ہے **عن** نعمان بن بشیر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وبینهما امور مشتبهات احیانا یقول مشتبهة و
ساضرب لکم فی ذلك مثلا ان الله حمی حمی وان حمی الله ما حرم وانه من یرع حول الحمی یوشك
ان یخالطه وانه من یخالط الریبة یوشك ان یجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سی مین نے سنا ہی کہ آپ فرماتے تھے مقرر حلال بھی کھلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی اور مشتبہ ان دونو کے
درمیان مین ہے (جسکی حلت اور حرمت مین شک ہے) تو مین تم سی اسکی ایک مثال بیان کرتا ہون اللہ جل جلالہ نے ایک
حد باندھی ہے اور وہ حد محارم ہین (یعنے جن امور کو اللہ تعالی نے حرام کیا) اور بیشک جو شخص اپنے جانورون کو حد کے
گرد چراویگا تو قریب ہے کہ حد کے اندر چلا جاوے اسی طرح جو شخص شبہہ کا کام کرے تو خوف ہے جرات بڑھ جاویگا یعنی
جب شبہہ کی دفعت اوسکے دل سی کم ہوجاوے تو حرام کر نہین کیا دیر ہے **عن** نعمان بن بشیر قال سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول بهذا الحدیث قال وبینهما مشتبهات لا یعلمها کثیر من الناس
فمن اتقی الشبهات استبرأ عرضه ودینه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام ترجمہ نعمان بن بشیر
سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتی تہی حلال کھلا ہی اور حرام کھلا ہی (یعنی سب کو
معلوم ہے) لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئین شبہی کی چیزین ہین اوسکو بہت لوگ نہین جانتی سو جو
شبہے سی بچا وہ اپنی دین اور آبرو کو سلامت لگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا **ف** یہہ حدیث بڑے
کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب جو دی اسکو خوب یاد رکہنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال
اور حرام۔ اور مشتبہ۔ جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین
جیسی کھیتی سوداگری مزدوری گائی بکری اونٹ دودھ شہد میوہ۔ اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور مین جیسے ناحق قتل خون

سود جوا حرام کاری چوری دغا بازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور مشتبہ
وہ ہے جو کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہو اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجھکو یہہ معلوم نہین
کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین
شبہہ پڑے کہ یہہ حلال ہے یا حرام ہی یا عالمونکا اوس مین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اوسکو چھوڑدے
ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاو ہے اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اسی کا نام ہی جو آدمی شبہون کی چیزون سے
بچے **عن** ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی الناس زمان لایبقی احد الا اکل
الربا فان لم یاکلہ اصابہ من بخارہ قال ابن عیسی اصابہ من غبارہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک زمانہ ایسا آویگا جو بغیر سود کھائی کے کوئی باقی نہ رہیگا اور جو سود نہ کھاویگا
تو اوسکا بخار (یعنی سود کا اثر) ہی اوسکو پہونچیگا (یعنے اگر ربو مین مبتلا نہ ہوگا تو شبہہ ربو مین مبتلا ہوگا) **عن** رجل
من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازة فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وھو علی القبر یوصی الحافر اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی
امرأة فجاء وجیئ بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظر اباؤنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یلوک لقمة فی فمہ ثم قال اجد لحم شاة اخذت بغیر اذن اھلھا فارسلت المرأة
یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع یشتری لی شاة فلم اجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاة
ان ارسل بھا الی بثمنھا فلم یوجد فارسلت الی امرأتہ فارسلت الی بھا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اطعمیہ الاساری **ترجمہ** ایک شخص انصاری سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کے ساتھ نکلے ایک جنازی مین تو مین نے دیکھا آپ قبر پر کھڑے ہوئے قبر کھودنے والے کو تعلیم کرتے ہین پانیتی
کیطرف ذرا اور کھول سر کیطرف اور کھول (یعنی کشادہ کر) جب آپ لوٹے فرغت پاکر تو کسی عورت کیطرف سے کوئی بلانیوالا
آیا آپ وہان تشریف لیگئی کھانا سامنے آیا پہلے آپنے ہاتھ ڈالا پھر اور لوگون نے ہاتھ ڈالا اور کھانا شروع کیا - ہمارے بزرگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک لقمہ کو چبا رہے ہین لیکن اوتارتے نہین (یعنی حلق کے نیچے) بعد اوس کے
آپنے فرمایا مجھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ گوشت اوس بکری کا ہی جو لیگئی ہی بے اجازت اپنی مالک کے (یعنے یہہ مشتبہ گوشت
ہی مغصوبہ بکری کا اسی واسطے اوسکا کھانا آپ پر گران گزرا اور گلی سے نیچے نہ اوترا سکا اللہ نے اپنے نبی کو مشتبہ مال کے کھانے سے
بچا لیا اور آگاہ کردیا) پھر اوس عورت نے کہلا بھیجا یا رسول اللہ مین نے بقیع مین بھیجا آدمی ایک بکری خریدنے کے لیے
بھیجا تو بکری نہ ملی پھر مین نے اپنے ہمسایہ کے پاس کہلا بھیجا جو تم نے بکری خریدی ہو وہ اوسی قیمت پر مجھکو دیدو اتفاق

سو وہ ہمسایہ بھی اپنے گہر مین نہ تھا مین نے اوسکی عورت سے کہلا بہیجا اوس نے بکری میرے پاس بھیجدی رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا یہ گوشت قیدیون کو کھلا دے **ف** جو بیچارے مجبور ہین کسب سے عاجز ہین قیدیون سے یا تو حقیقت وہی لوگ مراد ہین جو قید مین ہین یا فقرا اور مساکین وہ بہی مثل قیدیون کے قوت کے ذریعے حاصل کرنیسے عاجز ہین اس سے معلوم ہوا کہ مشتبہ مال کا خیرات کردینا درست ہے **باب** فی اکل الربا وموکلہ سود کہانیوالے اور سود کھلانیوالے کا بیان

عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربا وموکلہ وشاھدہ وکاتبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے والے پر اور اسکو کھلانے والے پر اور اوسکے گواہ پر اور اوسکے لکھنے والے پر **باب** فی وضع الربا سود کا معاف کردینا **عن** عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع یقول الا ان کل ربا من ربا الجاھلیۃ موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون الا وان کل دم من دم الجاھلیۃ موضوع واول دم اضع منہا دم الحارث بن عبد المطلب کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلتہ ھذیل **ترجمہ** عمرو بن الاحوص سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حجۃ الوداع مین آگاہ ہو جتنے سود تہے زمانہ جاہلیت کے وہ سب لغو ہوگئے (یعنے ساقط اور معاف ہوگئے) تم اپنے اصل مال وصول کرلو نہ ظلم کرو نہ ظلم کیے جاؤ (یعنے نہ تم کسی سے سود لو نہ تم سے کوئی سود لیوے) اور جتنی خون تہی جاہلیت کے زمانے مین وہ سب معاف ہوگئے اور سب سے پہلے اون خونون مین سے مین حارث بن عبد المطلب کا خون معاف کرتا ہون جو دودہ پیتی تہی بنی لیث مین پھر اونکو ہذیل کے لوگون نے مار ڈالا **ف** تو مین اب ہذیل کے لوگون سے اپنے چچا حارث کے خون کا بدلہ نہ لونگا **باب** فی کراھیۃ الیمین فی البیع خرید فروخت مین قسم کہانیکی ممانعت (یعنے جہوٹی قسم کہانے کے)

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للبرکۃ قال ابن السرح للکسب وقال عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے قسم اسباب کے رواج کے لیے سبب ہے اور برکت کے مٹنی کا بھی سبب ہے **ف** یعنے قسم کہانے سے گو مال زیادہ بکتا ہے لوگ دہوکا کہاتے ہین لیکن برکت جاتی رہتی ہے **باب** فی الرجحان فی الوزن بالاجر تول مین جہکتا ہوا دینا اور مزدوری لیکر مال تولنا

عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفۃ العبدی بزا من ھجر فاتینا بہ مکۃ فجاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فساومنا بسراویل فبعناہ وثم رجل یزن بالاجر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زن وارجح **ترجمہ** سوید بن قیس سے روایت ہے کہ مین اور مخرفہ عبدی ہجر (قریب مدینہ کے ایک مکان کا نام ہے) سے کپڑا لائے بیچنے کے لیے پھر اوسکو ہم مکہ مین لائے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس

پیادہ بازار تشریف لائے اور آپنے ہم سے ایک پاجامہ چکایا تو ہم نے اوسکو آپکے ہاتھہ بیچا اور اوسجگہہ ایک شخص مزدوری پہ
تول رہا تہا - یعنے تولنے کی مزدوری لیتا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو تول دیا کر لیکن جھکتا ہوا
تولا کر **ف** یعنی اگر ماشہ یا تولہ بھر جھکتا تولے تو کچہ قباحت نہین مالک بھی ناراض نہ ہوگا اور تولنے والا بھی گنہگار نہ
ہوگا برابر تولنے مین کمی کا خوف ہے جو بڑا گناہ ہے **عن** ابی صفوان بن عمیرۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمکۃ قبل ان یہاجر بھذا الحدیث ولم یذکر یزن باجر **ترجمہ** شعبہ نے اس حدیث کو روایت
کیا ابو صفوان سے لیکن اوس مین مزدوری پر تولنے کا ذکر نہین ہے ابو داؤد نے کہا پہلی روایت سفیان کی ہے اور قیس نے
بھی سفیان کے موافق روایت کیا اور سفیان کی روایت زیادہ معتبر ہے اور دونون سے **عن** ابن ابی رزمۃ سمعت
ابی یقول قال رجل لشعبۃ خالفک سفیان قال دمغتنی وبلغنی عن یحیی بن معین
قال کل من خالف سفیان فالقول قول سفیان **ترجمہ** ابو رزمہ سے روایت ہے ایک شخص نے شعبہ سے
کہا سفیان نے تمہاری خلاف روایت کیا اُنہون نے کہا تو نے میرا دماغ کہا لیا ابو داؤد نے کہا مجھے یحیی بن معین
سے پہونچا وہ کہتے تہے جو شخص خلاف کرے سفیان کا تو قول سفیان کا قول ہوگا یعنے مخالف کا قول معتبر نہ ہوگا اور مجھہ
سے احمد بن حنبل نے کہا اُنہون نے وکیع سے سنا کہ شعبہ کہتے تہے سفیان مجھہ سے زیادہ یاد رکہنے والے ہین **باب**
قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم المکیال مکیال المدینۃ ماپ مین مدینے والونکا اعتبار ہے اور تول مین مکے والونکا
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوزن وزن اہل مکۃ والمکیال مکیال
المدینۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تول مین مکہ والون کی تول ہے اور ماپ مین
مدینہ والون کی ماپ ہے **ف** خطابی نے کہا کہ مراد سونے اور چاندی کا وزن ہے یعنے زکوۃ مین دراہم کے مکے کے وزن
کا اعتبار ہے کہ ہر دس درم سات مثقال کے ہین کیونکہ اوس زمانے مین دراہم مختلف وزن کے رائج تہے اور ماپ سے مراد
صاع ہے یعنی کفارات مین اور صدقہ فطر مین مدینہ والون کا صاع معتبر ہے بعضون نے کہا اہل مدینہ کاشتکار
لوگ تہے تو ماپ مین اونکا اعتبار کیا گیا اور اہل مکہ صاحب تجارت تہے تو وزن مین اونکا اعتبار کیا گیا **باب**
فی التشدید فی الدین قرضے کی سختی کا بیان اور اوسکی ادا کرنیکی تاکید **عن** سمرۃ قال خطبنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہاہنا احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ہاہنا
احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ہاہنا احد من بنی فلان فقام رجل فقال انا یا رسول
اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تجیبنی فی المرتین الاولیین اما انی لم انوہ بکم
الا خیرا ان صاحبکم ماسور بدینہ فلقد رایتہ ادی عنہ حتی ما احد یطلبہ بشیء **ترجمہ** سمرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا یہان وہ شخص ہے فلانے قوم والا یعنی کسی

کسی شخص کا نام لیکر او سکو پوچھا تو کسی نے آپکو جواب نہ دیا پھر فرمایا یہان وہ شخص ہے فلان قوم والا جب ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپنے فرمایا تونے پہلے دوبار مین کیون مجھکو جواب نہ دیا مین تو تمہاری ساتھ بہتری کرنا چاہتا ہون فلان شخص سے قوم مین سے اپنی قرضے کے بدلے مین قید ہے (یعنی جنت مین جا نہین سکتا بوجہ قرض نہ ادا کرنے کے روکا گیا ہے یہ وہ شخص تہا جسکے اعمال نیک تہے مگر قرضدار مراتہا اور اوس کے ادا کرنے کے لیے مال نہین چہوڑ گیا تہا) سمرہ نے کہا پہر اوس شخص نے (جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہوتے تھے) ادا کیا قرضہ اوس شخص کا (جو قرضدار مراتہا) یہان تک کہ کوئی اپنا قرض مانگنے والا اوس سے نہ رہا

عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری یقول عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان اعظم الذنوب عند الله ان یلقاه بها عبد بعد الکبائر التی نهی الله عنها ان یموت رجل و علیه دین لا یدع له قضاء **ترجمہ** ابا بردہ ابی موسی اشعری لے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب سے بڑا گناہ اللہ جل جلالہ کے پاس گناہ کبیرہ کے بعد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی سے ملی اوس گناہ کے ساتھ جس سے اونے منع فرمایا ہے بندیکو یعنی قرضدار ہوکر مر جاوے اور ادا کے لیے کوئی چیز نہ چہوڑے۔ یعنے جس سے اوس کے مرنے کی بعد اوسکا قرض ادا کیا جاوے **ف** اس حدیث سے بی ضرورت قرض لینے کی قباحت نکلی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ زندگی مین قرض ادا کردینا بہتر ہے ورنہ بقدر قرض مال چہوڑ جانا ضرور ہے

عن جابر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلی علی رجل مات و علیه دین فاتی بمیت فقال علیه دین قالوا نعم دیناران قال صلوا علی صاحبکم فقال ابو قتادة الانصاری هما علی یا رسول الله قال فصلی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما فتح الله علی رسوله صلی الله علیه وسلم قال انا اولی بکل مومن من نفسه فمن ترك دینا فعلی قضاؤه ومن ترك مالا فلورثته

ترجمہ جابر سے روایت ہے جو قرضدار شخص مرجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی جنازہ کی نماز نہ پڑہتے۔ یعنی دوسرونسے کہتے کہ تم پڑہ لو پھر آپ پاس ایک جنازہ آیا تو آپنے صحابہ سے پوچہا کیا اسپر کچہہ قرض ہے لوگون نے عرض کیا کہ ہان دو دینار آپنے فرمایا تم اپنے یار پر نماز پڑہ لو پھر ابو قتادہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دینار مجہپر ہین یعنے اوسکو مین ادا کرونگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جنازہ پر نماز پڑہی پھر جب اللہ نے اپنے رسول پر فتح کوکہول دیا یعنی فتوحات اور غنا حاصل ہوئی تو آپنے فرمایا مین اولے ہون مومنون کے ساتہہ اون کی جانون سے تو جو کوئی قرضدار مرجاوے تو اوسکا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مالدار مرجاوے تو اوسکے مال کو اوس کے وارث لینگے (سبحان اللہ کیا عنایت ہے)

عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله قال اشتری من عیر بیعا ولیس عنده ثمنه فاربح فیه فباعه فتصدق بالربح علی ارامل بنی مطلب وقال لا اشتری بعدها شیئا الا و عندی ثمنه **ترجمہ** ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز خریدی مگر آپ پاس

دام نہ تھے بعد اوسکے آپ نے نفع سے اوسکو بیچا اور جو نفع ہوا وہ بنی عبد المطلب کے بیوون اور محتاجون کو دیدیا اور فرمایا اب
مین کوئی چیز نہ خریدونگا جبتک اوسکے دام میرے پاس نہ ہون (کیونکہ آپ نے قرضے کو برا جانا اور اوس کے نفع کو بھی اسمجہا)

باب فی المطل قرضہ ادا کرنے مین دیر کرنا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کا دیر کرنا قرض ادا کرنے مین ظلم ہے **ف** یعنی جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور
وہ ادا کرنے مین دیر کرے تو یہ ظلم ہے یعنے گناہ کبیرہ ہے **ت** اور جب تم مین سے کوئی حوالہ کیا جاوے مالدار شخص پر
تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے **ف** حوالہ کہتے ہین قرض کے اوتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے ذمہ پر مثلاً زید مدیون
تہا عمرو کا تو زید نے عمرو کا مقابلہ کروا دیا اوس دین کے وصول کے لیے بکر پر **عن** ابی رافع قال استسلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ فامرنی ان اقضی الرجل بکرہ فقلت لم اجد فی
الابل الا جملا خیارا رباعیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیار الناس احسنہم
قضاء **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا اونٹ قرض لیا جب صدقہ کی اونٹ آپ
پاس آئے تو آپ نے مجھکو حکم کیا ویسا ہی اونٹ ادا کرنے کو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صدقہ کے اونٹون مین سب اونٹ
اچھے بڑے بڑے ہین چھ چھ برس کے آپ نے فرمایا اوسی مین سے دیدے اچھے وہ لوگ ہین جو قرض اچھی طور سے ادا کردین

عن جابر بن عبد اللہ قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تہا تو آپ نے مجھکو زیادہ دیکر ادا کیا۔ یعنی میری قرض
سے زیادہ مجکو آپ نے دیا اگر قرضدار اپنی خوشی سے بغیر شرط کے زیادہ دیوے تو لینے مین کچھ قباحت نہین ہے

باب فی الصرف بیع صرف کا بیان **عن** عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب
بالورق ربا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربا الا
ہاء وہاء **ترجمہ** عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کا بیچنا چاندی کے بدلے مین
ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور گیہون بدلے گیہون کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور کھجور بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر نقدا نقد اور جو بدلے
جو کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد **عن** عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذہب با
لذہب تبرہا وعینہا والفضۃ بالفضۃ تبرہا وعینہا والبر بالبر مدی بمدی والشعیر
بالشعیر مدی بمدی والتمر بالتمر مدی بمدی والملح بالملح مدی بمدی فمن زاد او ازداد فقد
اربی ولا باس ببیع الذہب بالفضۃ والفضۃ اکثرہما یدا بید واما نسیئۃ فلا ولا باس
ببیع البر بالشعیر والشعیر اکثرہما یدا بید واما نسیئۃ فلا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے مین برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے
مین برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار (کمی زیادتی درست نہین اگرچہ ایک طرف عمدہ ہو دوسری طرف خراب) اور گیہون کو
گیہون کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی ایک مدی کے بدلے مین (مدی ایک پیمانہ ہی شام اور مصر مین جو پندرہ مکوک کا ہوتا ہی
اور ہر مکوک ڈیڑہ صاع کا) اسی طرح کہجور کہجور کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی کے بدلے مین ایک مدی اور نمک نمک کے عوض
مین برابر بیچو جو شخص زیادہ دیگا یا زیادہ لیگا اوس نے سود دیا یا لیا اور سونے کو چاندی کے بدلے مین بیچنا کمی بیشی کے ساتھ
برا نہین جب نقدا نقد ہو لیکن اودہار تو درست نہین اور گیہون کو جو کے بدلے مین کمی بیشی کے ساتھ بیچنا برا نہین جب
نقدا نقد ہو لیکن اودہار تو درست نہین (حاصل یہہ ہی کہ جب اختلاف جنس ہو تو کمی بیشی درست ہی مگر نقدا نقد ہونا ضرور
ہی) **عن** عبادة بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الخبر یزید وینقص وزاد قال فاذا
اختلفت ھذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے ایسا ہی مروی ہی کچہ
کمی بیشی سے اتنا اس حدیث مین زیادہ ہے کہ جب اقسام مختلف ہون (جیسے سونا چاندی کے بدلے مین یا گیہون جو کے بدلے
مین) تو جسطرح چاہو بیچو (یعنے ایک طرف زیادہ ہو دوسری طرف کم) مگر یہہ ضرور ہی کہ معاملہ نقدا نقد ہو (اس ہاتہ سے
اوس ہاتہ لے اودہار درست نہین اگرچہ تہوڑی مدت کا ہو) **باب** فی حلیة السیف تباع بالدراھم
تلوار کی کوٹھی یا قبضے کو جو چاندی کا ہو درہمون کے بدلے مین بیچنا کیسا ہی **عن** فضالة بن عبید قال اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر بقلادة فیھا ذھب وخرز قال ابو بکر وابن منیع فیھا خرز معلقة
بذھب ابتاعھا رجل بتسعة دنانیر او بسبعة دنانیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حتی تمیز بینہ
وبینہ فقال انما اردت الحجارة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حتی تمیز بینھما قال فردہ حتی
میز بینھما وقال ابن عیسی اردت التجارة قال ابو داؤد وکان فی کتابہ الحجارة **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال خیبر فتح ہوا ایک ہار آیا جس مین سونا تہا اور نگ (یعنے مہرے
کسی پتہر کے) بہی تہے ابو بکر اور ابن منیع نے کہا اوس مین نگ تہے جو ڈہپے ہوئے تہے سونے سے ایک شخص نے اوسکو نو دینار
یا سات دینار کے بدلے مین خرید اتہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ خرید درست نہین ہی جبتک کہ سونے کو
نگون سے علحدہ نہ کرے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے پتہر لینے کا قصد کیا تہا (یعنے جو دام مین نے دیے وہ پتہر کے بدلے
مین دیے یعنی میری نیت یہہ تہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین یہہ خرید درست نہین جبتک کہ سونے کو علحدہ
نہ کرے نگون سے یہہ سنکر اوس نے وہ ہار واپس کر دیا یہانتک کہ سونا علحدہ کیا گیا نگون سے (اسواسطے کہ جو دینار اوس نے دیے ہیں
وہ برابر ہونگے یا کم ہونگے اوس سونے سے جو اوس ہار مین ہی اس صورت مین ربا ہو جاویگا) **عن** فضالة بن عبید قال
اشتریت یوم خیبر قلادة باثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی

تفصل ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہی خیبر کی لڑائی کے دن مین نے بارہ دینار کو ایک ہار کل خریدا وسمین سونا اور نگینہ
جڑا ہوا تھا۔ یعنے جڑاؤ تھا مین نے اوسکے سونے کو جدا کیا تو بارہ دینار سے زیادہ پایا پھر اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیا
تو آپنے فرمایا بغیر جدا کیے نہ بیچا جاویگا **عن** فضالة بن عبيد قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر
نبايع اليهود الاوقية من الذهب بالدينار قال غير قتيبة بالدينارين والثلاثة ثم اتفقا فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب الا وزنا بوزن ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہی خیبر کی
لڑائی کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور یہود سے خرید و فروخت کرتے تھے ایک اوقیہ سونیکا ایک
دینار کے بدلے مین یا دو یا تین دینار کے بدلے مین فروخت کرتے تھے (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونیکو سونے سے مت بیچو جبتک وزن مین دونون طرف برابر نہ ہون حاصل یہہ ہی کہ سونے
کو سونے سے بیچ تو کمی زیادتی درست نہین **باب** في اقتضاء الذهب من الورق چاندی کے عوض مین سونا لینا

عن ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير واخذ الدراهم وابيع بالدراهم واخذ
الدنانير اخذ هذه من هذه واعطي هذه من هذه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو في بيت حفصة فقلت يا رسول الله رويدك اسألك اني ابيع الابل بالبقيع فابيع
بالدنانير واخذ الدراهم وابيع بالدراهم واخذ الدنانير اخذ هذه من هذه واعطي هذه
من هذه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا باس ان تاخذها بسعر يومها ما لم تفترقا
وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ بقیع (ایک جگہ کا نام ہے) مین مین اونٹ بیچتا تھا تو دینار کے
حساب سے بیچتا اور اون کے بدلے مین دراہم لیتا اور دراہم کے حساب سے بیچتا اور اون کے عوض مین دینار لیتا غرض دینار
کے بدلے دراہم لیتا اور دراہم کے بدلے دینار لیتا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو آپ بی بی حفصہ کے مکان
مین تشریف رکہتے تھے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا تامل کیجیے مین یہہ پوچھتا ہون کہ مین جو بقیع مین اونٹ بیچتا
ہون تو دینار کے حساب سے بیچتا ہون اور اون کے بدلے دراہم لیتا ہون اور دراہم کے حساب سے بیچتا ہون اور اون کے بدلے
دینار لیتا ہون تو اسکو اوسکے بدلے مین لیون اور اوسکو اسکے بدلے مین دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مین کچھ
مضایقہ نہین اگر اوس دن کے نرخ سے لے اور تم دونون مین جبتک جدائی نہ ہو کوئی چیز تم دونون مین موجود ہو رہنے
تمہارا اوسپر کچھ باقی ہو یا اوسکا تمہیر مطلب یہہ ہی کہ جدا ہونیسے پیشتر معاملہ صاف اور طے ہو جاوے **عن** سماك باسناده
ومعناه والاول اتم لم يذكر بسعر يومها ترجمہ سماک سے یہ حدیث اسی اسناد سے اسی طرح مروی ہی لیکن جو روایت
گذری وہ زیادہ پوری ہی اسمین اوس دن کا نرخ مذکور نہین **باب** في الحيوان بالحيوان نسيئة یعنی جانور
کو جانور کے بدلے مین ادہار بیچنا منع ہے **عن** سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الحيوان

بقیع

بالحیوان نسیئۃ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانور کے بدلے میں جانور ادھار
بیچنے سے یعنی جیتے جانور کو **باب** فی الرخصۃ اسکی جواز کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجھز جیشا فنفدت الابل فامرہ ان یاخذ فی قلاص الصدقۃ فکان
یاخذ البعیر بالبعیرین الی ابل الصدقۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا تو اونٹ تمام ہو گئے تو آپ نے انکو حکم فرمایا کہ صدقہ کے اونٹوں کے آنے کی شرط پر اونٹ
لیوین تو وہ صدقہ کے اونٹ آنے تک کی شرط پر دو اونٹ کے عوض میں ایک اونٹ لیتے **باب** فی ذلک اذا
کان یدا بید ایک جاندار کو دوسرے جاندار کے بدلے میں نقد بیچنا درست ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اشتری عبدا بعبدین **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلاموں کے بدلے میں
ایک غلام مول لیا **باب** فی التمر بالتمر کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنا **عن** زید ابی عیاش انہ سال سعد
بن ابی وقاص عن البیضاء بالسلت فقال لہ سعد ایھما افضل قال البیضاء قال فنہاہ عن ذلک و
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل عن شراء التمر بالرطب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہاہ عن ذلک **ترجمہ** زید ابی عیاش سے روایت ہے اوس نے سعد بن ابی
وقاص سے پوچھا گیہوں کو سلت (ایک غلہ ہے مشابہ گیہوں کے جو تاثیر جو کی رکھتا ہے) کے بدلے میں برابر بیچنا کیسا ہے سعد نے
کہا کون بہتر ہوتا ہے ان دونوں میں زید نے کہا گیہوں انہوں نے منع کیا اس سے اور کہا میں نے سنا ہے نبی صلعم سے
آپ پوچھے گئے تر کھجور کے بدلے سوکھی کھجور کے خریدنے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تر کھجور جب سوکھ جاتی
ہے تو کم ہو جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا البتہ تو آپ نے اوس سے منع فرمایا **ف** جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک
برابر برابر بیچنا درست ہے **عن** سعد بن ابی وقاص یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع
الرطب بالتمر نسیئۃ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تر کھجور کو
سوکھی کھجور کے ساتھ ادھار بیچنے سے (اور اگر نقد ہو تو بھی منع ہے پہلی حدیث سے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک وہ محمول ہے ادھار
پر) **باب** المزابنۃ مزابنہ کا بیان (وہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے میوے کا اندازہ کر کے اوسی قدر کٹے ہوئے میوے کے بدلے
میں بیچ ڈالے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع التمر بالتمر کیلا وعن بیع العنب بالزبیب
کیلا وعن بیع الزرع بالحنطۃ کیلا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے اسیطرح انگور کو (جو بیلوں پر ہو) سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے
اور کھیت کے اناج کو (درختوں پر ہو کٹے ہوئے غلے کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے کیونکہ اسمین احتمال ہے کمی بیشی کا **باب**
فی بیع العرایا عرایا کا بیان (اسکی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی

بیع العرایا بالتمر والرطب **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا
کی بیع میں خشک یا تر کھجور کے بدلے میں **ف** عرایا جمع ہے عریہ کی عریہ اوسکو کہتے ہیں کہ باغ میں سے ایک درخت
یا دو درخت کسی مسکین کو دیدیوے پھر اوسکے آنیسے باغ میں تکلیف ہو تو مالک باغ اوس درخت کے پھلوں کا اندازہ
کرکے پھر وہ درخت اوس سے خرید لیوے اور اوسکو بدلے میں تر یا سوکھا میوہ اوسکے حوالے کرے ہر چند یہ بھی مزابنہ ہے مگر آپ نے
مزابنہ سے منع کیا اور عرایا کو جائز کہا کیونکہ عرایا کے جائز کرنے میں مسکینوں کا فائدہ تھا اگر آپ اس سے منع کر دیتے تو
لوگ مسکینوں کو درخت دینا موقوف کر دیتے اس لیے کہ اونکا پھر خریدنا تخمین نہ ہوتا میوے کے عوض میں **عن** سہل بن
ابی حثمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع التمر بالتمر ورخص فی العرایا ان تباع بخرصها
یأکلها اهلها رطبا **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر
کھجور [illegible] سے سوکھا خرما لیکر اور رخصت دی عرایا میں [illegible] درخت [illegible] کہ اوسکو اندازہ کرکے بیچیں تر کے بدلے میں تاکہ لینے
والے رطب کھاویں **ف** مثلاً ایک شخص کے پاس سوکھی کھجوریں ہیں مگر رطب یعنی تر کھجور کھانے کو نہ تھے (خشک کھجور) اوس نے کسی باغ
والے سے ایک درخت کی کھجوریں اندازہ کرکے خرید لیں سوکھی کھجور کے بدلے میں **باب** فی مقدار العریة عرایا کی
بیع کس مقدار تک درست ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی بیع العرایا دون
خمسة اوسق او فی خمسة اوسق شک داؤد بن الحصین **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریوں کے بیچنے میں بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہوں یا پانچ وسق کے اندر ہوں **ف** وسق
ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ داؤد بن حصین راوی نے شک کیا ہے اسمیں اس سے زیادہ کی ضرورت اکثر کھانے کو نہیں
پڑتی **باب** تفسیر العرایا عرایا کا بیان یعنی اوسکے معنی **عن** عبد ربه بن سعید الانصاری انه قال
العرية الرجل يعري الرجل النخلة او الرجل يستثني من ماله النخلة او الاثنتين ياكلها فيبيعها
بتمر **ترجمہ** عبد ربہ بن سعید انصاری نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دے یا ساری باغ میں سے
ایک یا دو درخت مستثنی کرلے کھانے کے لیے پھر اوسکو خرید لے سوکھی کھجور کے عوض میں یا بیچ ڈالے اوسکو عوض میں **ف** مثلاً
مالک باغ نے ساری باغ کا میوہ کسی شخص کے ہاتھ بیچا اور دو ایک درخت اپنے کھانے کے لیے نکال لیے اب مشتری کو مالک کا آنا
باغ میں گھڑی گھڑی دشوار ہوا مالک نے اون درختوں کا میوہ اندازہ کرکے سوکھے میوے کے بدلے میں مشتری کے ہاتھ بیچ ڈالا **عن**
ابن اسحق قال العرايا ان يهب الرجل للرجل النخلات فيشق عليه ان يقوم عليها فيبيعها بمثل
خرصها **ترجمہ** ابن اسحاق سے روایت ہے عرایا اسکو کہتے ہیں ایک شخص دوسرے شخص کو چند درختوں کا میوہ ہبہ کرے کھانے کے لیے
پھر مالک کو اوسکا آنا اور درختوں پر رہنا ناگوار گذرے تو وہ شخص مالک کے ہاتھ میوے کا اندازہ کرکے اون درختوں کا میوہ بیچ ڈالے
سوکھے یا تر میوے کے بدلے میں **باب** فی بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها میوے کا بیچنا اوسکے پختگی ظاہر ہونے

سے پہلے منع ہے ایسا نہ ہو پہل تباہ ہو جاویں **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی
عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحہا نہی البائع والمشتری **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ اونکی پختگی اور بہتری کا یقین ہو جاوے منع کیا بائع کو اور مشتری
کو **فت** بائع کو بیع سے منع کیا اور مشتری کو خریدنے سے کیونکہ اگر پہل تلف ہو جاویں تو بائع غیر کا مال بلا عوض ہضم کریگا
اور مشتری اپنا مال کو مفت کہویگا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع النخل حتی یزہو
وعن السنبل حتی یبیض ویامن العاھۃ نہی البائع والمشتری **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہجور کی بیع سے یہانتک کہ پختہ ہو اور بالی کے بیچنے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور آفت سے بیخوف ہو جاوے
منع کیا آپنے بائع کو بیع سے اور مشتری کو خریدنے سے **عن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن بیع المغانم حتی تقسم وعن بیع النخل حتی تحرز من کل عارض وان یصلی الرجل بغیر حزام **ترجمہ**
ابو ہریرۃ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے مال غنیمت کو بیچنے سے تقسیم کے پہلے اور کہجور کے بیچنے سے جبتک بیخوف
نہ ہو جاوے ہر آفت سے اور منع کیا نماز پڑہنے سے بغیر کمر بند کے (جب ستر کہلنے کا خوف ہو بغیر کمر بند کے تو کمر بند باندہنا
ضرور ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تباع الثمرۃ حتی تشقح قیل
وما تشقح قال تحمار وتصفار ویوکل منہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا ہے پہلوں کے بیچنے سے جبتک کہ وہ مشقح نہ ہو جاویں لوگوں نے آپ سے پوچہا کہ مشقح کیا چیز ہے یعنی کیا مراد ہے
اوس سے تو آپنے فرمایا سرخ ہو جاویں اور زرد ہو جاویں اور اوسمیں سے کہانے میں آویں یعنی وہ کہانے کے قابل ہو جاویں
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع العنب حتی یسود وعن بیع الحب حتی یشتد
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور بیچنے سے جبتک کہ سیاہ نہ ہووے اور غلہ کے بیچنے سے جبتک
کہ وہ سخت نہ ہووے یعنی انگور اور غلہ جب پختگی پر آوے تو اوسکو بیچنا چاہیے اور کچے پن میں اونکا بیچنا درست نہیں **عن**
یونس سالت ابا الزناد عن بیع الثمر قبل ان یبدو صلاحہ وما ذکر فی ذلک فقال کان عروۃ بن الزبیر
یحدث عن سہل بن ابی حثمۃ عن زید بن ثابت قال کان الناس یتبایعون الثمار قبل ان یبدو صلاحہا
فاذا جد الناس وحضر تقاضیہم قال المبتاع قد اصاب الثمر الدمان واصابہ مراض عاہات یحتجون
بہا فلما کثرت خصومتہم عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کالمشورۃ
یشیر بہا فاما فلا تتبایعوا الثمرۃ حتی یبدو صلاحہا لکثرۃ خصومتہم واختلافہم **ترجمہ** یونس
سے روایت ہے میں نے ابو الزناد سے پوچہا میوے کا بیچنا قبل اوس کے پختگی و بہتری کے حال معلوم ہونے کے کیسا ہے اور اسکی
میں کیا حدیث وارد ہے انہوں نے کہا عروہ بن الزبیر حدیث روایت کرتے تہے سہل بن ابی حثمہ سے اور وہ زید بن ثابت

کہ لوگ پہلون اور میون کی خرید فروخت کیا کرتے تھے اوسکی پختگی اور بہتری معلوم ہونیسے پہلے جب میوہ کاٹنے لگتے اور قیمت
وصول کرنیکا آتا تو خریدار کہتا میوے کو دمان ہوگیا یا قشام یا مراض (یہ تینون آفتون کے نام ہین جو کبھو میوہ کو ہوا کرتی ہیں)
اسی قسم کی آفتون پر حجت کرتے اور خریدار مول مین تخفیف چاہتا یا بالکل نہ لینا چاہتا اور بائع اسپر راضی نہوتا جب
جھگڑے نے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہ باتیں کے تو آپ نے فرمایا مشورہ کے طور پر لوگون سے کہ میوے کو نہ
بیچا کرو جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہو کیونکہ وہ لوگ بہت جھگڑتے تھے اور بڑا اختلاف کرتے تھے تو اسمین اس
لیے آپنے تمام جھگڑون اور اختلافون کے موقوف کرنیکو یہہ فرمایا کہ میوہ کا بیچنا ہی نہ کرے جبتک اوسکی پختگی اور بہتری کا حال
معلوم نہو جب حال معلوم ہو جاویگا تو پھر کوئی جھگڑا نرہیگا) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر
حتی یبدو صلاحہ ولا یباع الا بالدینار والدرہم الا العرایا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا میوے کے بیچنے سے جبتک کہ اوسکا پکنا ظاہر نہووے اور فرمایا نہ بیچا جاوے میوہ مگر روپیہ
اشرفی کے بدلے مین مگر عرایا کہ اوسکا بیچنا میوے کے بدلے مین درست ہے **باب** فی بیع السنین کئی برس کے
کا میوہ بیچنا درست نہین ہے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن بیع السنین ووضع الجوائح **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درختون
کا میوہ بیچنے سے کئی سال کا مثلاً جیسے دو یا تین سال تک کا میوہ بیچ ڈالے اور مجرا دیا آفت اور نقصان کو یعنی اگر
یہہ نقصان مجرا دیا **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المعاومۃ وقال احدہما
بیع السنین **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلعم نے معاومہ سے یعنی کئی سال تک درختون کا میوہ بیچنے کو اس
لیے کہ یہہ بیع ہے معدوم کی معلوم نہین کہ ان برسون مین میوہ آوے یا نہ آوے اور آوے تو بیچنے والا نہ بیچے تو دھوکا ہوا)
عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الغرر زاد عثمان والحصاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دھوکے کی بیع سے اور بیع حصاۃ سے یعنی بائع یا مشتری یا بائع
سے یہہ کہے کہ جب مین تیری طرف کنکر پھینک دون تو بیع لازم ہو جاوے گی یا بکریون کے گلے مین جس بکری کے کنکری مین
دیدونگا یا لے لونگا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیعتین وعن لبستین
اما البیعتان فالملامسۃ والمنابذۃ واما اللبستان فاشتمال الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد
کاشفا عن فرجہ او لیس علی فرجہ منہ شئی **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا دو طور کے خرید فروخت سے اور دو طور کے کپڑا پہننے سے وہ خرید فروخت کے تو دو ہین ایک تو یہہ ہے ایک
ملامسہ ملامسہ اوسکو کہتے ہین آدمی ایک کپڑا چھو کر خرید لیوے نہ اوسکو کھولے اور نہ اندر سے دیکھے یا اندھیری رات مین خریدے
نہ جانے اسمین کیا ہے اور بعضون نے کہا ملامسہ یہہ ہے کہ بائع اور مشتری یہہ بات ٹھہرا لین کہ جب اوسکا کپڑا وہ چھو لے یا وہ اوسکا

تو بیع لازم ہو جاوے - اور دوسرا طور منابذہ - منابذہ اسکو کہتے ہین کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کیطرف پھینک دیوے
اور مشتری اپنا کپڑا بائع کیطرف نہ سوچین نہ سمجہین بلکہ وہ اسکے بدلے مین اور وہ اوسکے بدلے مین - یہہ دونو بیع ممنوع ہین
اور دو طور کے کپڑا پہننے سے ایک تو بطور صما کے مراد صما سے یہہ ہی کہ بدن پر ایک ہی کپڑا سے پانون تک لپیٹ لیے
اور دوسری اسطرح کہ ایک کپڑا اوڑہ کے گوٹ مار کر بیٹھے اسطرح سے کہ شرمگاہ کہلی رہے یا شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو عن
ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا الحدیث زاد واشتمال الصماء یشتمل فی ثوب
واحد یضع طرفی الثوب علی عاتقه الایسر ویبرز شقه الایمن والمنابذة ان یقول اذا نبذت
هذا الثوب فقد وجب البیع والملامسة ان یمسه بیده ولا ینشره ولا یقلبه اذا مسه وجب
البیع ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ اشتمال صما سے یہہ مراد ہے
کہ ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیوے اور دونو کنارے اوس کپڑے کے بائین کندھے پر ہون اور داہنا جانب کہلا رہے اور
منابذہ یہہ ہے کہ بائع یہہ کہے جب مین اس کپڑے کو تیری طرف پہینکدون تو بیع لازم ہوگئی اور ملامسہ یہہ ہے کہ جب ہاتھ
سے چہو لیوے تو بیع لازم ہو جاوے نہ اوسکو کہول سکے نہ اولٹ سکے ف ان بیعون سے منع فرمایا کیونکہ اسمین دہوکا
ہوتا ہی یا بیع متعین نہین ہوتی پہر جب کوئی نقصان نکلتا ہی تو بائع اور مشتری مین ناحق جہگڑا اور فساد ہوتا ہی اور جس بیع کا انجام فساد
ہو تو اسکا موقوف ہی کہنا بہتر ہے عن ابی سعید الخدری قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث
سفیان وعبد الرزاق جمیعا ترجمہ ابو سعید خدری سے ایسا ہی مروی ہے جیسا اوپر گزرا ف اشتمال صما اسلیے منع ہوا
کہ اوسمین آدمی مجبور ہو جاتا ہے نہ ہاتہ ہلا سکتا ہی نہ اچہی طرح چل سکتا ہی بلکہ گر پڑنے کا خوف ہوتا ہی عن عبد الله بن
عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع حبل الحبلة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے - یہہ بیع ایام جاہلیت مین مروج تہی آدمی اونٹ خریدتا تہا اس حدہ پر کہ جب
اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پہر بچہ کا بچہ اوسوقت مین دام دونگا ف تو یہہ بیع بسبب جہالت میعاد کے فاسد ہی شافعی
اور مالک نے اس حدیث کی معنی یہی بیان کیے ہین اور عبد اللہ بن عمر سے ہی تفسیر منقول ہی اور احمد اور اسحاق اور ابو حنیفہ
کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہہ معنی ہین ایک شخص کی اونٹنی حاملہ ہو وہ کسی سے کہے مین تیرے ہاتہ اس بچہ کے بچہ کو بیچتا ہون عن
ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وقال حبل الحبلة ان تنتج الناقة ثم تحمل التی نتجت ترجمہ
ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہی اور کہا کہ حبل الحبلہ سے یہہ مراد ہی کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پہر وہ
بچہ حاملہ ہو جو پیدا ہوا تہا **باب فی بیع المضطر** مضطر یعنی لاچار ہو کر بیع کرنا عن علی بن ابی طالب قال
سیاتی علی الناس زمان عضوض یعض الموسر علی ما فی یدیه ولم یؤمر بذلك قال الله تعالی
ولا تنسوا الفضل بینکم ویبایع المضطرون وقد نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیع المضطر

وبیع الغنم وبیع الثمرۃ قبل ان تدرک ترجمہ حضرت امیر المومنین علی مرتضے نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آویگا جسمین لوگ کاٹینگے ایکدوسرے کو (یعنی ستاوینگے اور ایذا دینگے) اور جو شخص مالدار ہوگا وہ اپنے مال کو دانتون سے پکڑے رہیگا (یعنی کسی کو نہ دیگا نہ قرض دیگا نہ صدقہ دیگا بلکہ بخیلی کریگا اور اپنا مال ہمیشہ اپنے قبضے مین رکھیگا) حالانکہ ایسا حکم نہین اللہ تعالے نے فرماتا ہی مت بھولو احسان کو آپس مین اور لاچاری سے بیع کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مضطر کا مال خریدنے سے (یعنی ضرورتمند کسیکے مال کو ارزان خریدنے سے یا زبردستی سے کسی کا مال خریدنے سے اور دہوکے کی بیع سے اور پختگی سے پہلے میوہ بیچنے سے **باب** فی الشرکۃ شرکت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رفعہ قال ان اللہ تعالی یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدھما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینھما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہم تیسری ہین دو شریکون کے جبتک اون دونون مین سے ایک اپنے رفیق کی خیانت نکرے اور جب کسی نے دونون مین سے خیانت کی سو اون دونون مین سے مین نکل جاتا ہون (یعنے برکت جاتی رہتی ہے) **باب** فی المضاربۃ مخالف وکیل ایسا تصرف کرے جس سے موکل کو فائدہ ہو تو درست ہے **عن** عروۃ یعنے البارقی قال اعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دینارا یشتری بہ اضحیۃ او شاۃ فاشتری شاتین فباع احدھما بدینار فاتاہ بشاۃ ودینار فدعا لہ بالبرکۃ فی بیعہ فکان لو اشتری ترابا لربح فیہ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہین ایک دینار دیا تاکہ آپکے لیے قربانی خریدین انہون نے ایک دینار کی دو بکریان خریدین پھر ایک بکری کو ایک دینار کے بدلے مین بیچا اور ایک بکری اور ایک دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپنے دعا کی کہ برکت ہو اونکی بیع مین تو ایسا ہی ہوا اگر عروہ مٹی ہی خریدتے اوس مین نفع کماتے ف اس حدیث سے تجارت کی بڑی خوبی ثابت ہوئی عمدہ سے عمدہ ذریعہ دولت کا بھی تجارت ہے **عن** حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بدینار یشتری لہ اضحیۃ فاشتراھا بدینار وباعھا بدینارین فرجع فاشتری لہ اضحیۃ بدینار وجاء بدینار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتصدق بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعا ان یبارک لہ فی تجارتہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہین دینار دیکر بھیجا جو وہ آپکے لیے قربانی خریدین تو اونہون نے ایک دینار کو قربانی خریدی اور ایک دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دینار کو خیرات کیا اور اون کی تجارت کے لیے برکت کی دعا فرمائی (آپنے وہ دینار نہ لیا صدقہ کر دیا) **باب** فی الرجل یتجر فی مال الرجل بغیر اذنہ کوئی شخص دوسرے کے مال مین تجارت کرے اوسکی بہتری کے لیے اچھی نیت سے بے اوس کے پوچھے تو درست ہے **عن** عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استطاع منکم ان یکون مثل صاحب فرق الارز فلیکن مثلہ قالوا ومن صاحب فرق الارز یا رسول اللہ فذکر حدیث الغار حین سقط علیھم

الجبل فقال کلوا بعد منهم اذکروا احسن عمل کم قال وقال الثالث اللهم انك تعلم انی استاجرت اجیرا
بفرق ارز فلما امسیت عرضت علیه حقه فابی ان یاخذه وذهب فثمرته له حتی جمعت له بقرا ورعاءها
فلقینی فقال اعطنی حقی فقلت اذهب الی تلك البقر ورعاءها فخذها فذهب فاستاقها **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے چاہے کہ ہو جاوے اس شخص کے
مثل جسکے پاس ایک فرق (ایک پیمانہ ہے سولہ رطل کا) چاول تھی تو ہو جاوے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا قصہ ہے آپ نے
غار کی حدیث بیان کی جب اون لوگوں پر پتھر گر پڑا تو انہوں نے کہا ہم میں سے ہر شخص اپنا اچھا کام اور عمل بیان
کرے تاکہ اللہ تعالے اوسکے طفیل سے اس آفت سے نجات دیوے تو تیسری شخص نے بیان کیا کہ ای پروردگار تو جانتا ہے
کہ میں نے ایک شخص سے مزدوری کرائی تھی ایک فرق چاول پر جب شام ہوئی تو میں اوسکو اوسکی مزدوری دینے لگا اوس نے
نہ لی اور چلا گیا میں نے اوسکی چاولوں سے زراعت کی اور بڑہاتے بڑہاتے اوس سے بیل و چرواہے اکٹھا کیے بعد اوسکے وہ
شخص مجھسے ملا اور کہنے لگا لاؤ دیدو میرا حق میں نے کہا جا اور لے لے اپنے بیلوں اور چرواہوں کو وہ گیا اور ہانک لے گیا اونہی
جانوروں کو اور چرانے والوں کو۔ خیرخواہی اور دیانت داری ہی کا نام ہے جو اوس نے کی حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی
مسلمان کے مال میں بے اوسکے پوچھے تجارت کر سکتا ہے اوسکی بہتری اور خیرخواہی کے لیے **باب فی الشرکة**
علی غیر راس المال بغیر لاگت لگائے ہوئے شرکت کرنیکا بیان **عن** عبداللہ قال اشترکت انا وعمار
وسعد فیما نصیب یوم بدر قال فجاء سعد باسیرین ولم اجیء انا وعمار بشیء **ترجمہ** عبداللہ سے
روایت ہے میں اور عمار اور سعد باہم شریک ہوئے اوس میں جو ہم بدر کے دن پاوین تو سعد دو قیدی لائے اور میں اور عمار
کچھ نہ لائے **ف** یہ شرکت ہوئی بغیر راس المال کے محنت اور مزدوری میں اور یہ درست ہے **باب فی المزارعة**
مزارعت کا بیان (یعنی بٹائی پر زمین دینا) **عن** ابن عمر یقول ما کنا نری بالمزارعة باسا حتی سمعت رافع
بن خدیج یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عنها فذکرته لطاوس فقال قال ابن عباس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ینه عنها ولکن قال یمنح احدکم ارضه خیر من ان یاخذ علیها
خرجا معلوما **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم مزارعت کو برا نہ جانتے تھے یہانتک کہ ہم نے رافع بن خدیج سے سنا
وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے تو میں نے یہہ طاؤس سے بیان کیا اوس نے کہا ابن عباس
کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں کیا مزارعت سے لیکن آپ نے فرمایا اگر کوئی تم میں سے اپنی زمین یونہی
کسی کو زراعت کے لیے دیدے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک محصول لگا کر دیوے **ف** پس معلوم ہوا کہ مزارعت درست ہے
اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اصحاب حدیث کا **عن** عروة بن الزبیر قال قال زید بن ثابت
یغفر اللہ لرافع بن خدیج انا واللہ اعلم بالحدیث منه انما اتاه رجلان قال مسدد من الانصار ثم

انفقا فقد اقتتلا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کان هذا شانکم فلا تکروا المزارع زاد مسدد فسمع قوله لا تکروا المزارع ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو مین قسم خدا کی اونسے زیادہ حدیث کو سمجھتا ہون اصل یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص انصاری آئے جو لڑ لیے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارا یہہ حال ہے تو زمین کو کرایہ نہ دیا کرو رافع بن خدیج نے یہی سن لیا کہ زمین کو کرایہ نہ دیا کرو ف یعنی پیداوار کے ایک حصے پر ابو حنیفہ اور مالک نے اسی واسطے مزارعت کو ناجائز قرار دیا البتہ زمین کا کرایہ دینا چاندی یا سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہے دوسری روایت مین اسکی تصریح موجود ہے عن سعد قال کنا نکری الارض بما علی السواقی من الزرع وما سعد بالماء منها فنهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك وامرنا ان نكريها بذهب او فضة ترجمہ سعد سے روایت ہے ہم زمین کو کرایہ دیا کرتے تھے اوسقدر پیداوار کے بدلے مین جو نالیون کے کنارون پر ہو اور جسپر خود بخود پانی پہونچ جاوے تو منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور حکم کیا ہم کو زمین کے کرایہ دینے کا سونے یا چاندی کے بدلے مین عن حنظلة بن قيس الانصاري قال سالت رافع بن خديج عن كراء الارض بالذهب والورق فقال لا باس بها انما كان الناس يواجرون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بما على الماذيانات واقبال الجداول واشياء من الزرع فيهلك هذا ويسلم هذا ويسلم هذا ويهلك هذا ولم يكن للناس كراء الا هذا فلذلك زجر عنه فاما شيء مضمون معلوم فلا باس به ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہے مین نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کرایہ پر دینے کے باب مین سونے چاندی کے بدلے تو اونہون نے جواب دیا اسمین کچھ مضایقہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین لوگ اجارہ کرتے تھے پانی کے رو اور نالون کے سرے کو اور کھیتی کچھ کچھ انکو تو کبھی یہہ ہلاک ہوتا اور وہ سلامت رہتا اور کبھی وہ ہلاک ہوتا اور یہہ سلامت رہتا ف یعنی جب پانی کی طغیانی ہوتی تو جو زمین نیچے اور نہرون کے کنارہ پر ہوتے وہ ڈوب جاتی اور جو اونچی زمین ہوتی وہ بچ رہتی اور جب خشکی ہوتی تو پہلے کے خلاف نیچی سی بچتے اور اونچی خراب ہو جاتی ت سو اسکی لوگون مین اور کرایہ جاری نہ تھا اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جو چیز محفوظ اور مامون ہو اسمین کچھ مضایقہ نہین عن حنظلة بن قيس انه سال رافع بن خديج عن كراء الارض فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كراء الارض فقلت بالذهب والورق فقال اما بالذهب والورق فلا باس به ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے اونہون نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینے کے باب مین تو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ یعنے کھیتی کے لیے پھر حنظلہ نے کہا رافع سے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے مین کرایہ کو دے اونہون نے کہا کچھ قباحت نہین۔ شکر خدا کا تمام ہوا پارہ

اکیسوان سنن ابی داود کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ بائیسوان اوسکی فضل اور انعام پر اتمام کرکے حفظ

تم الجزو الحادی والعشرون ویتلوہ الجزء الثانی والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بست ویکم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ والغفران

قد تم بالخیر

ا ... ؤالثانی والعشرون

پاره بائیسوان

باب التشدید فی ذلك مزارعت کی ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر انه کان یکری ارضه حتی بلغه ان رافع بن خدیج الانصاری حدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان ینهی عن کراء الارض فلقیه عبد الله فقال یا ابن خدیج ماذا تحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کراء الارض قال رافع لعبد الله بن عمر سمعت عمی وکانا قد شهدا بدرا یحدثان اهل الدار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء الارض قال عبد الله والله لقد کنت اعلم فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الارض تکرى ثم خشی عبد الله ان یکون رسول الله صلی الله علیه وسلم احدث فی ذلك شیئا لم یکن علمه فترك کراء الارض **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ اپنی زمین کو ٹہاسی پر دیا کرتے تہے یہانتک کہ اونکو یہ خبر پہونچی کہ رافع بن خدیج حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تہے اس سے تو عبد اللہ بن عمر نے ملاقات کی رافع بن خدیج سے اور کہا ای ابن خدیج تم کیا حدیث روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کی کرایہ دینے مین رافع نے کہا مین نے اپنے دونو چچاؤن سے سنا جو جنگ بدر مین حاضر تہے وہ حدیث بیان کرتے تہے گہر والون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ دینے سے عبد اللہ بن عمر نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین زمین کرایہ پر دی جاتی تہی پہر عبد اللہ نے خیال کیا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین کوئی نیا حکم دیا ہو جسکی خبر عبد اللہ کو نہ ہوئی ہو تو اونہون نے چہوڑ دیا زمین کا کرایہ دینا **ف** یعنی پیداوار کے ایک حصے پر ٹہیکا دینا اور چاندی سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہی جیسا اوپر گزر چکا بعضون نے کہا کہ جس مزارعت سے آپ نے منع کیا تہا وہ وہی تہی جس مین شرط فاسد داخل ہو جیسے کسی خاص مقام کی پیداوار لینا یا اور کوئی شرط شامل ہو لیکن نصف یا ثلث پیداوار پر معاملہ زراعت کرنا تو اس کی ممانعت ثابت نہ ہوئی اور صحابہ اسکو کرتے رہے **عن** رافع بن خدیج قال کنا نخابر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ان بعض عمومته اتاه فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان لنا نافعا وطواعیة الله ورسوله انفع لنا وانفع قال قلنا وما ذاك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها او لیزرعها اخاه ولا یکاریها بثلث ولا بربع ولا بطعام مسمی **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم مزارعت کیا کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ایکبار میرا کوئی چچا آیا اور بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس معاملے سے جسمین ہمارا نفع

تھا لیکن اللہ اور اوس کے رسول کی اطاعت کرنا بہتر ہی ہمارے واسطے بہت بہتر تو ہم نے کہا وہ کونسا معاملہ تھا انہون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی پاس زمین ہو تو وہ خود اوسکو جوتے بوئے یا اپنے بھائی کو دیوے جوتنے بونے کے لیے اور نہ دیوے
اوسکو ثلث یا ربع پیداوار پر یا معین غلہ پر **ف** جیسے ایک من یا دو من یا بیس من غلہ پر اسواسطے کہ احتمال ہی اسقدر غلہ پیدا نہ ہو یا اسی
قدر پیدا ہو تو کاشتکار کی محنت کا کچھ عوض نہ رہیگا **عن** رافع بن خديج قال جاءنا ابو رافع من عند رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امر كان يرفق بنا وطاعة الله وطاعة رسوله ارفق
بنا نهانا ان يزرع احدنا الا ارضا يملك رقبتها او منيحة يمنحها رجل **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی
ہمارے پاس ابو رافع آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور بولا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
شی سے جسمین ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ کی اطاعت اور اوسکے رسول کی اطاعت بہتر ہی ہمارے واسطے منع کیا آپنے ہم کو زراعت
کرنے سے مگر اوس زمین مین جسکے ہم مالک ہون یا ہم کو کوئی دیوے (یعنی عاریۃ مفت بونے جوتنے کے لیے دیوے پیداوار مین سے کوئی
حصہ نہ لیوے نہ ٹھہراوے جسکو مزارعت اور مخابرت اور کرا الارض کہتے ہین) **عن** مجاهد ان اسيد بن ظهير
قال جاءنا رافع بن خديج فقال ان رسول الله ينهاكم عن امر كان لكم نافعا وطاعة رسول الله صلى
الله عليه وسلم انفع لكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهاكم عن الحقل وقال من استغنى عن ارضه
فليمنحها اخاه او ليدع **ترجمہ** اسید بن ظہیر سے روایت ہی ہمارے پاس رافع بن خدیج آئے اور کہنے لگے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہین تم کو اوس امر سے جسمین تمہارا نفع تھا لیکن اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول اللہ کی زیادہ
نفع پہونچاوے گی تم کو بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہین تم کو حقل سے یعنی مزارعت سے اور فرمایا آپنے جو شخص
اپنی زمین کے جوتنے اور بونے کی حاجت نہ رکھے تو وہ شخص اوس زمین کو اپنے بھائی کو ہبہ کردے (یعنی مفت بطور عاریت) کر
دیدیوے **عن** ابی جعفر الخطمی قال بعثني عمي انا وغلاما له الى سعيد بن المسيب قال فقلنا له شيء
بلغنا عنك في المزارعة قال كان ابن عمر لا يرى بها باسا حتى بلغه عن رافع بن خديج حديث فاتاه
فاخبره رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى بني حارثة فراى زرعا في ارض ظهير فقال ما احسن زرع ظهير قالوا
ليس لظهير قال اليس ارض ظهير قالوا بلى ولكنه زرع فلان قال فخذوا زرعكم وردوا عليه
النفقة قال رافع فاخذنا زرعنا ورددنا اليه النفقة قال سعيد افقر اخاك او اكره بالدراهم **ترجمہ** ابی جعفر
خطمی سے روایت ہی میرے چچا نے مجھکو اور ایک اور لڑکے کو سعید بن مسیب پاس بھیجا ہم نے یہ کہا کہ مزارعت کے باب مین تمہاری
طرف سے ایک خبر ہم کو پہونچی ہی سعید نے کہا عبد اللہ بن عمر مزارعت مین کچھ قباحت نہین جانتے تھے یہانتک کہ اون کو رافع
بن خدیج کی حدیث پہونچی تو وہ رافع پاس آئے اور اون سے پوچھا رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ پاس آئے
تو ایک کھیت دیکھا ظہیر کی زمین مین فرمایا کیا اچھا کھیت ہی ظہیر کا لوگون نے کہا یہ ظہیر کا نہین ہی آپ نے پوچھا کیا یہ زمین

ظہیر کی نہین ہی لوگون نے کہا ہان زمین تو ظہیر کی ہی لیکن کہیت دوسری کا ہی آپ نے فرمایا اپنا کہیت لیلو
اور محنت کرنیوالے کو اوسکی مزدوری دیدو رافع نے کہا یہ سنا ہم نے کہیت لیلیا اور محنت کرنیوالے کو یعنی جس نے
جوتا بویا تہا) اوسکی مزدوری دیدی سعید نے کہا اب دو صورتین ہین یا تو اپنے بہائی کی محتاجی کو رفع کر (یعنے عاریتہ بغیر
کرایہ کے زمین اوسکو دیدی کہ وہ جوتے اور بوئے پہر جب فارغ ہو تو زمین اپنی لے لے) یا روپیون کے عوضمین زمین کرایہ
دی (یعنی زمین کے بدلے مین پیداوار کا کوئی حصہ نہ لے نقد روپیہ اوس سے ٹہرالے) **عن** رافع ابن خديج قال
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة وقال انما يزرع ثلاثة رجل له ارض فهو يزرعها
ورجل منح ارضا فهو يزرع ما منح ورجل استكرى ارضا بذهب او فضة قرأت على سعيد بن
يعقوب الطالقاني قلت حدثكم ابن المبارك عن سعيد بن ابي شجاع حدثني عثمان بن سهل بن رافع
بن خديج قال اني ليتيم في حجر رافع بن خديج وحججت معه فجاءه اخي عمران بن سهل فقال اكرينا
ارضنا فلانة بمائتي درهم فقال دعه فان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الارض **ترجمہ**
رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سی (محاقلہ اسکو کہتی ہین کہ گیہون کا کہیت بدلے
مین خشک گیہون کے بیچی ۔ سوا گیہون کے اور جتنے اناج ہین سب کا یہی حکم ہے محاقلہ کے مشہور معنی یہی ہین جو بیان ہوئے)
(اور مزابنہ اسکو کہتی ہین کہ درخت پر پہل کہجور یا انگور اندازہ کر کے خشک کہجور یا انگور کے بدلے مین فروخت کیے جاوین لیکن
یہان محاقلت سی مزارعت مراد ہی) منع کیا اور کہا زراعت تین طرح پر ہوتی ہی ۔ ایک تو وہ شخص زراعت کرتا ہی جسکی زمین
ذات کی ہی ۔ دوسری وہ شخص جسنے زمین کو مستعار لیا تو وہ زراعت کرتا ہی اپنی مستعار زمین مین تیسری وہ شخص جسنے
سونا یا چاندی دیکر زمین کرایہ لی ۔ ابو داؤد نے کہا مین نے پڑہ کر سنایا سعید بن یعقوب طالقانی کو کہ تم سے حدیث بیان
کی عبد اللہ بن مبارک نے انہون نے سنا سعید بن ابی شجاع سے اُنہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن سہل بن
رافع بن خدیج نے کہ مین یتیم تہا پرورش پاتا تہا رافع بن خدیج کی گود مین اور اون کے ساتہ مین نے حج کیا تو میرا بہائی عمران
بن سہل آیا اور بولا کہ مین نے فلان شخص کو اپنی زمین دو سو درہم کے بدلے مین کرایہ دی رافع نے کہا چہوڑ دی اس معاملے
کو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی زمین کو کرایہ دینے سی (ارشاد یہ حکم ہم پر لازمی ہی ورنہ سونا چاندی کے بدلے
مین کرایہ دینا بالاتفاق درست ہی) **عن** رافع بن خديج انه زرع ارضا فمر به النبي صلى الله عليه وسلم وهو
يسقيها فسأله لمن الزرع ولمن الارض فقال زرعي ببذري وعملي لي الشطر ولبني فلان الشطر
فقال اربيتما فرد الارض على اهلها وخذ نفقتك **ترجمہ** رافع بن خدیج سی روایت ہی اونہون نے کہیتی کی
ایک زمین مین وہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور رافع اوس وقت اپنے کہیت مین پانی پہونچا رہے تہے
تو آپ نے پوچہا یہ کسکا کہیت ہی اور زمین کس کی ہی رافع نے کہا کہیت میرا ہی اور تخم بہی میرا ہی اور محنت بہی میری ہی

اس شرط پر کہ نصف پیداوار مجھکو ملے اور فلان شخص کو جو مالک ہے زمین کا نصف پیداوار ملے آپ نے فرمایا تم نی ربا کی (یعنی عقد ناجائز کیا) تو زمین پہیر دے اوسکے مالک کو اور اپنی محنت کا خرچ لے لے **باب** فی زرع الارض بغیر اذن صاحبہا بغیر اجازت زمین کے مالک کے اوسمین کوئی زراعت کرے تو کیا حکم ہے **عن** رافع بن خدیج قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس له من الزرع شیء وله نفقته **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کے زمین مین اوسکی بے اجازت کہیتی کی تو کہیتی مین اوسکا کچھ حصہ نہین اوسکی لاگت اوسکو ملیگی **ف** یعنی خرچہ اور محنت کا جو عوض قرار پاوے وہ ملیگا **باب** فی المخابرۃ مخابرہ یعنے مزارعت کا بیان **عن** جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والمعاومة قال عن حماد وقال احدهما والمعاومة وقال الآخر بیع السنین ثم اتفقوا وعن الثنیا ورخص فی العرایا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لگے ہوئے کہیت کو بیچنے سے اور پہل کو درخت پر بیچنے سے اور مخابرہ سے (یعنی بٹائی کرنیسے جو خیبر والون سے آپ نے کیا تہا) اور معاومہ (کئی سال تک کا میوہ بیچنے سے) اور استثنا کرنیسے (یعنی ساری باغ یا کہیت کو بیچنا اور اوسمین سے ایک مقدار نکال لینا) اور رخصت دی آپ نے عرایا مین (اوپر ان سب کا بیان مفصل گذر چکا) **عن** جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة وعن الثنیا الا ان تعلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہل کو درخت پر بیچنے سے اور لگے ہوئے کہیت کو بیچنے سے اور استثنا کرنیسے مگر جب اوسکا مقدار معلوم ہو **ف** یعنی اگر یون کہے کہ مین نے اس باغ کے پہل بیچے مگر ایک حصہ نہین بیچا تو نادرست ہے بسبب جہالت مبیع کے البتہ اگر حصہ مستثنی معلوم و معین ہو جیسے ثلث یا ربع تو درست ہے **عن** جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لم یذر المخابرة فلیؤذن بحرب من الله ورسوله **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تہے جس نے مخابرہ کو نہ چہوڑا تو وہ آگاہ رہے کہ اللہ اور اوسکے رسول سے لڑتا ہے **ف** بعضون نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے خیبر کی حدیث سے آپنے اون لوگون سے مخابرہ یعنی بٹائی پر فیصلہ کیا ۔ **عن** زید بن ثابت قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المخابرة قلت وما المخابرة قال ان تاخذ الارض بنصف او ثلث او ربع **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مخابرہ سے مین نے عرض کیا کہ مخابرہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا زمین کو نصف یا تہائی یا چوتہائی حصہ پر بٹائی لینا **باب** فی المساقات مساقاۃ کا بیان (دہی بٹائی ہے مگر مزارعت کہیت مین اور مساقاۃ درختون مین ہوتی ہے) **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما یخرج من ثمر او زرع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والون سے نصفے کی شرط پہ معاملہ

کیا جو میوہ یا کھیتی اوس زمین سے پیدا ہو **عن** نافع ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر
نخل خیبر وارضها علی ان یعتملوها من اموالهم وان لرسول الله صلی الله علیه وسلم شطر ثمرها **ترجمہ**
نافع نے ابن عمر سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والونکو خیبر کی زمین اور درخت کھجور کے اس شرط پر دیے
کہ وہ اوس زمین اور درختون کو آباد کرین اور اوسکی پیداوار زمین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصف ہووے (اس سے
جواز مزارعت اور مساقاۃ کا نکلا) **عن** ابن عباس قال افتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر واشترط ان له
الارض وکل صفراء وبیضاء قال اهل خیبر نحن اعلم بالارض منکم فاعطناها علی ان لکم
نصف الثمرة ولنا نصف فزعم انه اعطاهم علی ذلك فلما کان حین یصرم النخل بعث الیهم عبد الله
بن رواحة فحزر علیهم النخل وهو الذی یسمیه اهل المدینة الخرص فقال فی ذه کذا وکذا قالوا
اکثرت علینا یا ابن رواحة فقال فانا الی حزر النخل واعطیکم نصف الذی قلت قالوا هذا الحق وبه
تقوم السماء والارض قد رضینا ان ناخذه بالذی قلت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا اس شرط پر کہ زمین ہم لے لین گے اور جو کچھ سونا چاندی نکلے وہ بھی ہمارا
ہے تب خیبر کے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوب جانتے ہین زمین کو (یعنے زراعت کو) بہ نسبت آپ کے تو زمین
ہم کو سپرد کر دیجیے اس شرط پر کہ نصف پیداوار آپکو دین گے اور نصف ہم لیوین گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسی شرط پر وہ زمین اون کو دیدی جب کھجور کٹنے کا وقت آتا تو آپ عبد اللہ بن رواحہ کو بھیج دیتے وہ جا کر کھجور کا اندازہ
کر لیتے (یعنے خرص کر لیتے اہل مدینہ کی اصطلاح مین درخت پر پھلونکو اٹکلنا کہ کتنے ہونگے خرص کہلاتا ہے) تو عبد اللہ بن
رواحہ کہتے اس باغ مین اتنی کھجورین نکلین گی خیبر والے کہتے تم نے بہت کہا اے ابن رواحہ (یعنے سچے اندازے سے زیادہ انکا)
عبد اللہ بن رواحہ کہتے اچھا تو مین پھل توڑنیکا کام کرونگا اور جو اندازہ مین نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا خیبر
والے یہ سنکر کہتے بیشک تم کہتے ہو اسی سبب سے آسمان زمین قائم ہین ہم راضی ہین تمہاری اندازے پر ان پھلون کے لینے
پر (یعنے تمہارے اندازے کیموافق نصف دینگے) **عن** جعفر بن برقان باسناده ومعناه قال فحزر و
قال عند قوله وکل صفراء وبیضاء یعنی الذهب والفضة **ترجمہ** دوسری روایت مین جو جعفر بن برقان
نے نقل کی ایسا ہی ہے **ف** یہودی ایکبار عبد اللہ بن رواحہ کو لانے لگے اور اپنی عورتون کا زیور رشوت کے طور پر دینے لگے
تاکہ تخفیف کرین اون پر انہون نے نہ لیا اور کہا یہ حرام ہے **عن** مقسم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم حین افتتح
خیبر فذکر نحو حدیث زید قال فحزر النخل وقال فانا الی جذاذ النخل واعطیکم نصف الذی قلت
ترجمہ اس روایت مین بھی ایسا ہی ہے جیسے اوپر گزر چکا عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اچھا تو مین درختونکے پھل خود کاٹونگا
اور جو اندازہ مین نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا (جب یہ کہا تو یہود نے مان لیا کیونکہ اندازہ اونکا بالکل واجبی تھا)

باب فی الخرص پہلونکا اندازہ کرنا درختونپر (یعنے اٹکنا اون کے مقدار کا) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ فیخرص النخل حین یطیب قبل ان
یوکل منہ ثم یخیر الیہود یاخذونہ بذلک الخرص او یدفعونہ الیہم بذلک الخرص لکی تحصی الزکاۃ
قبل ان توکل الثمار وتفرق **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسال (عبد اللہ بن رواحہ کو
خیبر مین) بہیجتے وہ اندازہ کیا کرتے کہجور کا جب پکنے کے قریب ہوتی قبل اسکے کہ کہانے کے قابل ہو پہر اختیار دیتے یہودیون کو
کہ تم اس اندازے کا آدہا قبول کرکے ان پہلونکو اپنے قبضے مین رکہو یا ہمارے قبضے مین دیدو تاکہ زکوۃ پوری پوری نکل آوے قبل
اسکے کہ لوگ پہلونکو کہاوین یا متفرق ہو جاوین (یعنے اگر پہلو سے اندازہ نہ کرلیتے تو لوگ کہا لیتے کہ جو پہل بچتے اونہی سے پیداوار
اٹہاتے اور اوسی کا نصف ادا کرتے) **عن** جابر قال انہ افاء اللہ علی رسولہ خیبر فاقرھم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کما کانوا وجعلھا بینہ وبینہم فبعث عبد اللہ بن رواحۃ فخرصھا علیہم **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو خیبر دیا تو آپنے وہین کے لوگون کو ویسا قائم رکہا اور پیداوار مین شریک ہوئے
پہر آپنے عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا انہون نے جاکر پہلونکا اندازہ کرلیا (اوسی اندازہ کا نصف اون سے لیا گیا) **عن**
جابر بن عبد اللہ یقول خرصھا ابن رواحۃ اربعین الف وسق وزعم ان الیہود لما خیرھم ابن
رواحۃ اخذوا الثمر وعلیہم عشرون الف وسق **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن رواحہ نے
اندازہ کیا کہجورون کا چالیس ہزار وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پہر یہودیون کو جب اختیار دیا گیا تو انہون
نے پہل اپنے قبضے مین رکہے اور بیس ہزار وسق دینا قبول کیا (بعد کہجورین کٹنے کے کیونکہ اندازہ سے اسیطرح حصہ تہا) **باب**
کسب المعلم معلم کو تعلیم کی اجرت لینا کیسا ہے **عن** عبادۃ بن الصامت قال علمت ناسا من اہل الصفۃ
الکتاب والقرآن فاھدی الی رجل منہم قوسا فقلت لیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ عزوجل
لآتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاسألنہ فاتیتہ فقلت یا رسول اللہ رجل اھدی الی قوسا ممن
کنت علمتہ الکتاب والقرآن ولیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق
طوقا من نار فاقبلھا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے مین نے چند لوگون کو اصحاب صفہ مین سے قرآن پڑہایا
اور لکہنا سکہایا تو میرے شاگردون مین سے ایک شخص نے مجہکو ایک کمان تحفہ بہیجی مین نے خیال کیا کہ یہ تو کچہ مالیت نہین
ہے اور مین اللہ کی راہ مین تیر مارونگا مگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاونگا اور آپسے پوچہونگا تو مین آپکے
پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص نے جسکو مین نے قرآن پڑہایا اور لکہنا سکہایا مجہے ایک کمان تحفہ دی ہے وہ کچہ
مالیت نہین ہے مین اوس سے جہاد کرونگا اللہ کی راہ مین آپ نے فرمایا اگر تو انگار کا ایک طوق پہننا چاہے تو اوس کو
لے لے **ف** ظاہر حدیث سے ابو حنیفہ نے تمسک کیا اور مکروہ کہا اجرت لینے کو تعلیم قرآن پر لیکن متاخرین حنفیہ

جمہور علما نے اجازت دی اسکی بدلیل حدیث ابن عباس کے کہ بہتر اون کاموں مین جنپر تم اجرت لیتے ہو اللہ کی کتاب ہی

اور نکاح کیا آپ نے ایکعورت کا بعوض تعلیم قرآن کے مگر احتیاط ابو حنیفہ کے قول مین ہی عن عبادة بن الصامت

نحو هذا الخبر والاول اتم فقلت ما ترى فيها يا رسول الله فقال جمرة بين كتفيك تقلدتها

او تعلقتها ترجمہ عبادہ بن صامت سے ایسا ہی مروی ہی لیکن پہلی روایت بہت پوری ہی اسمین یہہ ہی کہ مینے

عرض کیا یا رسول اللہ پہر آپ کیا فرماتے ہین اسمین آپنے فرمایا ایک انگارا ہی جسکو تو نے لٹکا لیا اپنے دونو مونڈہون

کے بیچمین یعنے یہہ کمان کیا ہی آگ ہے) **باب في كسب الاطباء** دوا علاج پر مزدوری لینا کیسا ہے **عن**

ابي سعيد الخدري ان رهطا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا في سفرة سافروها

فنزلوا بحي من احياء العرب فاستضافوهم فابوا ان يضيفوهم قال فلدغ سيد ذلك الحي فشفوا له بكل

شيء لا ينفعه شيء فقال بعضهم لو اتيتم هؤلاء الرهط الذين نزلوا بكم لعل ان يكون عند بعضهم

شيء ينفع صاحبكم فقال بعضهم ان سيدنا لدغ فهل عند احد منكم يعني رقية فقال رجل من القوم اني

لارقي ولكن استضفناكم فابيتم ان تضيفونا ما انا براق حتى تجعلوا لي جعلا فجعلوا له قطيعا من

الشاء فاتاه فقرء عليه بام الكتاب ويتفل حتى برء كانما انشط من عقال فاوفاهم جعلهم الذي

صالحوه عليه فقالوا اقتسموا فقال الذي رقى لا تفعلوا حتى ناتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا

له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اين علمتم انها رقية احسنتم واضربوا لي معكم بسهم

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی چند صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین گئے اور عرب کے کسی قبیلے

پر اوترے اون سے مہمانی چاہی (یعنے یہ چاہا کہ ہماری ضیافت کرین کہانا کہلاوین جیسا دستور ہوتا ہی) مگر انہون نے

ضیافت سے انکار کیا پہر اوس قبیلے کے سردار کو (سانپ یا بچہونے) کاٹ کہایا اور اونہون نے علاج کیا جہانتک

ہو سکا مگر کسی طرح فائدہ نہ ہوا تب اون مین سے بعض لوگون نے کہا چلو انہی لوگون کے پاس چلو جو یہان آکر اوترے

ہین شاید اون کے پاس کوئی دوا ہو جس سے کچہ فائدہ ہو پہر اون مین سے چند لوگ ان صحابہ پاس آئے اور بولے کہ

ہمارے سردار کو (سانپ یا بچہونے) کاٹ کہایا ہی تو تمہاری پاس کوئی منتر ہے ان مین سے ایک شخص بولا ہان ہماری

پاس منتر ہے لیکن تمنے تو ہماری ضیافت بہی نہ کی باوجودیکہ ہم نے تم سے ضیافت چاہی اب مین کبہی منتر نہ پڑہونگا

جبتک تم مجہے اجرت نہ دو انہون نے ایک گلہ بکریون کا دینا کیا تب وہ شخص آیا اور سورہ فاتحہ پڑہ پڑہ کر تہوکنا

شروع کیا یہانتک کہ وہ اچھا ہو گیا گویا قید سے چہٹ گیا (یعنے پہلے ایسا بیحس و حرکت تہا گویا رسیون مین جکڑا ہوا تہا

سورہ فاتحہ کی برکت سے تندرست ہو گیا اور چلنے پہرنے لگا) پہر اون لوگون نے جو اجرت ٹہرائی تہی دیدی صحابہ نے

آپسمین کہا لاؤ اسکو تقسیم کر لین مگر جس شخص نے منتر پڑہا تہا اوس نے کہا نہین ٹہرو جبتک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقسّموا فغدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم

جاوین اور آپ سی پوچھہ لین پھر صبح کو آپ پاس آئی اور آپ سی ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے کہانسے جانا کہ سورۂ فاتحہ
منتر ہے خیر اچھا کیا تم نی میرا بھی ایک حصہ اپنی ساتہہ لگا لو **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ منتر کرنا درست ہی جب اوسمین
کوئی مضمون برا نہ ہو خصوصًا آیت یا حدیث سی اور ایسا ہی اجرت لینا دوا اور علاج اور منتر پر درست ہی اور یہ اجرت
حلال ہی جب آیت یا حدیث کو منتر پر اجرت لینا درست ہوا تو دوا دار و کی اجرت لینا بطریق اولی درست ہوگا **عن**
خارجة بن الصلت عن عمه انه مر بقوم فاتوه فقالوا انك جئت من عند هذا الرجل بخير فارق لنا هذا
الرجل فاتوه برجل معتوه في القيود فرقاه بام القرآن ثلاثة ايام غدوة وعشية وكلما ختمها جمع بزاقه
ثم تفل فكانما انشط من عقال فاعطوه شيئا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكره له فقال النبي صلى الله عليه
وسلم كل فلعمري لمن اكل برقية باطل لقد اكلت برقية حق **ترجمہ** خارجة بن الصلت نے اپنے چچا یعنی علاقہ بن صحار یا عبد اللہ
بن عشیر سے سنا وہ ایک قوم پر سے گزری تو اوس قوم کے لوگ ان کے پاس آئی اور کہا تم اون کے پاس سے لائی ہو یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہتری اور برکت کو تو منتر پڑہو ہمارے فلان شخص پر پھر وہ لوگ اوس شخص کو لیکر آئے
جو دیوانہ تہا رسیونمین بندہا ہوا انہون نے اوسپر سورہ فاتحہ پڑہی تین روز تک صبح اور شام جب پڑہ چکتے تو منہ مین
تہوک جمع کرکے تہوکدیتے پہر وہ شخص ایسا ہوگیا گویا قید سے چہوٹ گیا (یعنی خوش اور خرم صحیح اور تندرست) اون لوگون
نے اونکو (میری چچا کو) کچھ دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہا اوس سے
قسم ہی میری عمر کی (یعنی اوس شخص کی جسکی اختیار مین میری بقا ہی) لوگ تو جھوٹی منتر کرکے کھاتے ہین تو نے تو سچا منتر کیا
ہی (یعنی درحقیقت سورہ فاتحہ منتر ہی ہر مرض کی)

باب في كسب الحجام پچہنی لگانیکی اجرت کا بیان

عن رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسب الحجام خبيث وثمن الكلب خبيث
ومهر البغي خبيث **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگہی لگا کر مزدوری
لینی کا پیشہ برا ہی اور کتی کی قیمت پلید ہے اور زناکار عورت کی خرچی پلید ہی **ف** مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پچہنی لگائی اور لگانے والی کو مزدوری دی **عن** محيصة استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في اجارة الحجام
فنهاه عنها فلم يزل يساله ويستاذنه حتى امره ان اعلفه ناضحك ورقيقك **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہے
کہ اوس نے سینگہی لگا کر مزدوری لینی کی اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اوسکو منع کیا پہر وہ آپ سے
ہمیشہ اجازت مانگتا رہا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ اوس سے اپنی اونٹ کو گہاس کہلا یا غلام کو دیدی **ف** مگر تو خود اپنی خرچ
مین نہ لا جانورون کے چارہ یا غلامون کی خوراک مین خرچ کر امام احمد کا یہی قول ہی **عن** ابن عباس قال احتجم رسول
الله صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره ولو علمه خبيثا لم يعطه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگہی لگوائی اور سینگہی لگانیوالے کو اوسکی مزدوری دی اگر آپ اوسکو برا جانتے تو مزدوری اوسکو

ند پیتے عن انس بن مالك انه قال حجم ابو طيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر له بصاع من تمر
وامر اهله ان يخففوا عنه من خراجه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیبہ
نے سینگی لگائی آپ نے اوسکو ایک صاع خرما دینے کا حکم فرمایا اور اوس کے مالکون کو حکم کیا کہ اوسکی خراج مین کچھ کم کر دین
یعنے اوسکی کمائی مین سے جو لیتے ہین کسیقدر اوسمین کمی کرین باب فی کسب الاماء لونڈیون کی کمائی لینا
کیسا ہی اوسکا بیان عن ابی هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الاماء ترجمہ ابو ہریرہؓ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی لونڈیون کی کمائی سے جبتک معلوم نہ ہو جاوے کہ کہان سے اوس
نے کمایا علما نے کہا آپ نے لونڈیون کی کمائی سے اسواسطے منع کیا کہ لوگ اون پر محصول مقرر کرتے تہے پس وہ لاتین جہان سے
ہو سکتا اگر کچھ کام نہ ہو سکتا تو زنا کراتین اور خرچی کماتین اسواسطے منع فرمایا اون کی کمائی لینے سے جبتک تحقیق نہ ہو جاوے
بعضون نے کہا کمائی سے مراد وہی زنا کی خرچی ہی عن طارق بن عبد الرحمن القرشي قال جاء رافع بن رفاعة
الى مجلس الانصار فقال لقد نهانا نبي الله صلى الله عليه وسلم اليوم فذكر اشياء ونهى عن كسب الامة
الا ما عملت بيدها وقال هكذا باصابعه نحو الخبز والغزل والنفش ترجمہ طارق بن عبد الرحمن قرشی
سے روایت ہی رافع بن رفاعہ انصار کی مجلس مین آئے اور کہا ہم کو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج چند چیزون سے
پہر بیان کیا اونکو کہا کہ منع کیا ہم کو لونڈی کی کمائی سے مگر جو وہ اپنے ہاتہون سے محنت کرکے کماوے آپ نے اونگلیون سے اشارہ کیا
جیسے روٹی پکانا چرخہ کاتنا روئی دہنا (یا اور کام اور صنعت جو شرع مین حلال ہین) عن رافع بن خديج قال
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الامة حتى يعلم من اين هو ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت
ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کی کمائی سے جبتک اوسکا حال معلوم نہ ہو کہ کہان اور کیونکر کمائی
ہو پس اگر حلال ہی ذریعے سے ہو تو اوسکا لینا درست ہی) باب فی عسب الفحل نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت لینا
عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی منع فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نر غیر کے مادہ پر چہوڑ کر اوسکی مزدوری لینے سے باب فی الصائغ سنار کا بیان
عن ابي ماجدة قال قطعت من اذن غلام او قطع من اذني فقدم علينا ابو بكر حاجا فاجتمعنا اليه فرفعنا
الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال عمر ان هذا قد بلغ القصاص ادعوا لي حجاما ليقتص منه فلما دعي
الحجام قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اني وهبت لخالتي غلاما وانا ارجو ان يبارك لها
فيه فقلت لها لا تسلميه حجاما ولا صائغا ولا قصابا ترجمہ ابی ماجدہ سے روایت ہی مین نے کسی لڑکے کا کان کاٹ ڈالا
یا میرا کان کسی نے کاٹ ڈالا (راوی کو شک ہے) کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا پہر ابو بکر ہمارے پاس حج کے لیے آئے ہم سب اون کے پاس
جمع ہوئے انہون نے حضرت عمرؓ پاس بہیجدیا عمر نے کہا اسمین تو قصاص ہو سکتا ہے بلاؤ کسی حجام کو تاکہ قصاص لے اوس سے

رجس نے کان کاٹے ہیں جب حجام آیا تو حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا ہے مجھے امید ہے کہ انکو برکت ہوگی اوس غلام میں رہ وہ خالہ آنحضرت کی فاختہ بنت عمرو زاہریہ تہیں لیکن میں نے کہدیا ہے کہ اس غلام کو حجام یا سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا **ف** جو اوسکو حجامت یا سناری یا قصابی کا کام سکہاوے۔ آپ نے ان پیشون کو برا جانا اسلیے کہ حجام اور قصاب رات دن خون کے نزدیک رہتے ہیں طہارت اون سے نہیں ہو سکتی اور سنار اکثر جہوٹے وعدہ خلاف ہوتے ہیں دوسری یہ کہ ہمیشہ کہرے میں کہوٹ ملاتے ہیں اور وزن میں کمی کرتے ہیں حقیقت میں ہزارون سنارون میں کوئی ایک سنار ایسا ہوگا جو وعدے کا سچا اور ایمان دار ہو **باب** فی العبد یباع ولہ مال ایک غلام بیچا جاوے اور اوسکے پاس مال ہو تو مال کسکا ہوگا **عن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع نخلا مؤبرا فالثمرۃ للبائع الا ان یشترط المبتاع **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہووے تو غلام کا مال بائع ہی لیویگا مگر جبکہ خریدار شرط کرلے اور جس نے کہجور کا درخت بیچا مؤبر (یعنی نر کو مادے کے ساتہہ پیوند کیا ہوا) تو اوسکے پہل بائع لیویگا مگر جب خریدار بائع سے شرط کرلیوے **ف** کہ مال یا پہل میں لونگا اور بائع منظور کرلے تو خریدار ہی لیگا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقصۃ النخل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے ایسا ہی روایت ہے جو اوپر گزری جسمیں کہجور کا قصہ مذکور ہے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہو تو اوس غلام کے مال کا بائع مستحق ہے مگر خریدار اگر بائع سے شرط کرلیوے کہ یہ مال میں لونگا تو لے سکتا ہے **باب** فی التلقی تاجرون سے بازار میں آنے سے پہلے جا کر ملنا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تلقوا السلع حتی یھبط بھا الاسواق **ترجمہ** عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کسی کے بکری پر اپنی چیز نہ بیچے۔ یعنی ایک کے خریدار کو دوسرا نہ بلالے اور جبتک تاجر اپنا مال بازار میں نہ اوتارے اوسکے مال کو آگے سے جا کر نہ ٹہہرالو **ف** اس خیال سے کہ بازار میں آویگا تو ارزان سستا بیچیگا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن تلقی الجلب فان تلقاہ متلق فاشتراہ فصاحب السلعۃ بالخیار اذا وردت السوق قال ابو علی سمعت ابا داؤد یقول قال سفیان لا یبع بعضکم علی بیع بعض یقول ان یقول ان عندی خیر منہ بعشرۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے بڑہ کر خریدنے سے۔ یعنی تاجر کے بازار میں آنے سے پہلے ہی راہ میں سے جا کر اوسکا مال خریدنے سے پہلے جا کر خرید لیا یعنی ارزان تو خلے مالک کو بازار میں آنے کے بعد اختیار ہے **ف** جب اوسکو معلوم ہو کہ نرخ بازار

گران ہی اور اسنے دہوکا دیکر مجھ سے سستا لیا تو اوس مال کو پہیر سکتا ہوت سفیان نے کہا نہ بیچے ایک تم مین سے دوسرے کی بیع پر یعنی مثلاً خریدار گیارہ روپے کو ایک چیز خریدنا چاہتا ہی بیداوس سے میری پاس سے دس روپیہ کو اوس سے بہتر لو)

باب فی النہی عن النجش نجش کا بیان (اوسکی تفسیر آتی ہی) **عن** ابی ھریرۃ قال قال النبی صلے اللہ علیہ لا تناجشوا **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجش نکرو (یعنے خود کو خریدنا منظور نہ ہو فقط دوسرے خریدار کے دہوکا دینے کے لیے نرخ نہ بڑہا دو)

باب فی النہی ان یبیع حاضر لباد شہر والا باہر دیہات والی کا اسباب نہ بیچے (مہنگا کرنے کے لیے) **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیع حاضر لباد فقلت ما یبیع حاضر لباد قال لا یکون له سمسارا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شہر والے کو بدوی یعنی گانون والے کی چیز بیچنے سی تو مین نے عرض کیا شہر والا بدو کی چیز نہ بیچے تو آپنے فرمایا کہ اوسکی دلالی نکرے (یعنی اپنی آڑہت مین رکھکر اوسکی دلالی نہ کرے) **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وان کان اخاه او اباه **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی کی چیز شہر کا رہنے والا نہ بیچے اگرچہ اوسکا بہائی ہو یا باپ ہو (بلکہ اوسکو خود بیچنے دیوی) **عن** انس بن مالک قال کان یقال لا یبیع حاضر لباد وھی کلمۃ جامعۃ لا یبیع له شیئا ولا یبتاع له شیئا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی لوگ کہا کرتے تہے بستی کا رہنے والا باہر والی کے لیے بیچے یہ ایک جامع کلام ہی یعنی نہ باہر والے کے ہاتہہ کوئی شی بیچے (اس خیال سے کہ وہ گران خریدیگا اور شہر والے ارزان لین گے یا شہر والون کے تکلیف کے لیے) نہ اوسکو واسطے کوئی شی خریدے (اپنی دلالی سی مار کہانے کے لیے) سالم المکی ان اعرابیا حدثه انه قدم بحلوبۃ له علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزل علی طلحۃ بن عبید اللہ فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبیع حاضر لباد ولکن اذھب الی السوق فانظر من یبایعک فشاورنی حتی آمرک او انہاک **ترجمہ** سالم مکی سی روایت ہی ایک اعرابی نے اون سی بیان کیا مین حلوبہ (یا جلوبہ) لایا حلوبہ تو دودہ دینے والی اونٹنی اور جلوبہ وہ مال جو لایا جاتا ہی فروخت کو لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو اوترا طلحہ بن عبید اللہ پاس انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی بستی والے کو دیہات والے کے لیے بیچنے سی تو خود تو بازار مین جا اور دیکہہ کون بیچتا ہے تیری ہاتہہ پہر مشورہ لی مجہسے مین اجازت دونگا یا منع کرونگا (مگر یہ نہین ہوسکتا کہ مین تیری ساتہہ جاوٗن اور تیرا دلال بن جاوٗن اور بستی والون کا نقصان کرون) **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد وذروا الناس یرزق اللہ بعضہم من بعض **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہر والا دیہاتی کی چیز نہ بیچے اور لوگون کو چہوڑ دو تا اللہ تعالیٰ بعضون کیطرف سے بعضون کو روزی دیوی (یعنی کوئی نفع کماوے کوئی نقصان اٹہاوے کیون تجارت مین دخل دو)

باب من اشتری مصراۃ فکرھھا کوئی شخص ایسی بکری

خریدی جسکی تہن مین کئی دنکا دودہ اکٹہا کیا ہو **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لا
تلقوا الركبان للبيع ولا يبيع بعضكم على بيع بعض ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلك
فهو بخير النظرين بعد ان يحلبها فان رضيها امسكها وان سخطها ردها وصاعا من تمر **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے بڑہکر قافلہ سے نہ ملو اور ان خرید کرکے ان چیزونکو لیے
یعنی قافلہ کو شہر مین آنیسے پہلے ان سے ملکر غلہ نہ خریدو اور کسی کی خرید و فروخت مین کوئی اپنی چیز نہ بیچے۔ یعنی ایک کے
خریدار کو دوسرا نہ بلا لیوے اور اونٹنی اور بکری بیچنے مین تصریہ نکرو یعنی ایک دن یا دو دنکا دودہ انکی تہنون مین جمع کرکے نہ بیچو
پہر جو کوئی ایسی بکری یا اونٹنی خرید کریگا تو اوسکو دودہ دوہنے کے بعد اختیار ہی اوسکی لینے اور پہیر دینے مین اگر پسند کری تو رکہہ لے
اور ناپسند ہو تو پہیر دی ایک صاع خرما دیکر **ف** وہ اوسکی دودہ کا بدلہ ہو جاویگا جو خریدار نے لیا **عن** ابی هريرة
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اشترى شاة مصراة فهو بالخيار ثلاثة ايام ان شاء ردها وصاعا
من طعام لا سمراء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنی تصریہ کی ہوئی بکری کو خرید
کیا (تصریہ کا بیان آگے گزر چکا) تو وہ اوسکی پہیرنیکا اختیار رکہتا ہی تین دن تک اگر پہیر دی تو اوسکی ساتہہ ایک صاع
اناج دیوے نہ گیہون یعنی کچہہ گیہون کا دینا ضرور نہین کوئی اناج دیدیوے **عن** ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من اشترى غنما مصراة احتلبها فان رضيها امسكها وان سخطها ففي حلبتها صاع
من تمر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تصریہ کی ہوئی بکری خریدکر اوسکا
دودہ دوہا پہر چاہے اوسکو رکہہ لے اور ناپسند ہو تو ایک صاع کہجور اوسکی دودہ کے بدلے دیکر اوسکو پہیر دے **عن** عبد الله
بن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع محفلة فهو بالخيار ثلاثة ايام فان ردها رد
معها مثل او مثلي لبنها قمحا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تہن
مین دودہ بہری بکری خریدے تو اوسکو تین دن تک اختیار ہی اگر اوسکو پہیر دی تو اوسکی ساتہہ جتنا دودہ دوہا ہی اوسی قدر
یا اوس سے دونے گیہون دیوے **باب** في النهي عن الحكرة آدمیون یا جانورون کی قوت اور ضرورت کو روکنا اور
رکہہ چہوڑنا **عن** معمر بن ابی معمر احد بنی عدی بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحتكر
الا خاطئ فقلت لسعيد فانك تحتكر قال ومعمر كان يحتكر قال ابو داود كان سعيد بن المسيب يحتكر
النوى والخبط والبزر سمعت احمد بن يونس يقول سالت سفيان عن كبس القت فقال كانوا يكرهون الحكرة
وسالت ابا بكر بن عياش فقال اكبسه **ترجمہ** معمر بن ابی معمر سے جو اولاد مین سے ہی عدی بن کعب کے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار یعنی نرخ مہنگا کرنیکو غلہ نہین جمع کرتا سو اگنہگار کے۔ محمد بن عمرو نے کہا مین سعید بن المسیب سے
کہا تم تو احتکار کرتے ہو انہون نے کہا معمر بھی احتکار کرتے تہے ابو داود نے کہا سعید بن المسیب احتکار کرتی تھی کہجور کی گٹہلیون

اور چارے کا اور اون تونکا جن سے تیل نکلتا ہی یا جو مصالحہ مین پڑتی ہین - احمد بن یونس نے کہا مین نے سفیان سے پوچھا چارہ جانور ونکا روکنا کیسا ہی انہون نے کہا اگلے لوگ برا جانتے تھے احتکار کو اور مین نے ابابکر بن عیاش سے پوچھا تو انہون نے کہا روک رکھو

عن قتادة قال ليس في التمر حكرة قال ابن المثنى قال عن الحسن فقلنا له لا تقل عن الحسن قال ابو داؤد قال الاوزاعي المحتكر من يعترض السوق **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی کہ کھجور مین احتکار نہین ہی - راوی نے کہا یہ حدیث حسن بصری سے مروی ہی ہم نے کہا حسن کا نام دلی (نسخہ مطبوعہ دہلی مین ہی) ابو داؤد نے کہا ہمارے نزدیک یہ حدیث باطل ہی ابو داؤد نے کہا اوزاعی نے کہا (جو شام کے مجتہد تھے) کہ محتکر وہ ہے جو بازار مین مداخلت کرے یعنی غلہ آنے کو روکے

باب في كسر الدراهم روپیون کا توڑنا بے ضرورت منع ہی **عن** عبد الله بن قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تكسر سكة المسلمين الجائزة بينهم الا من باس **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کا سکہ توڑنے سے جو ان مین رائج ہو مگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہو تو درست ہی

باب في التسعير نرخ مقرر کرنا درست نہین ہی **عن** ابي هريرة ان رجلا جاء فقال يا رسول الله سعر فقال بل ادعو ثم جاءه رجل فقال يا رسول الله سعر فقال بل الله يخفض ويرفع واني لارجو ان القى الله وليس لاحد عندي مظلمة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ نرخ کر دیجیے آپ نے فرمایا نہین بلکہ مین دعا کرونگا (غلہ ارزان ہونیکے واسطے) پہر ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ نرخ مقرر کر دیجیے آپ نے فرمایا بلکہ اللہ نرخ گہٹاتا ہی بڑہاتا ہے اور مین امید رکہتا ہون کہ اللہ سے ملون اور میرے پاس کوئی مظلمہ ہو (یعنے کوئی ایسا امر نہ ہو جس سے میرا ظلم کسی پر پایا جاوے)

عن انس قال قال الناس يا رسول الله غلا السعر فسعر لنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله هو المسعر القابض الباسط الرازق واني لارجو ان القى الله وليس احد منكم يطلبني بمظلمة في دم ولا مال **ترجمہ** انس سے روایت ہی لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نرخ گران ہو گیا ہی آپ ہمارے لیے نرخ باندہ دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ وہی ہے نرخ باندہنا ہی تنگی کرتا ہے کشایش کرتا ہی روزی دیتا ہے اور مجہکو امید ہی اللہ تعالی سے اس حالت پر ملنے کی کہ کوئی تم مین سے میرا مدعی نہ ہووے کسی طور کا بسبب ظلم کے اور نہ خون کے اور نہ مال کے **ف** قحط مین زبردستی نرخ باندہنا ظلم ہی مال مین مالک کو اختیار ہی جسطرح چاہی بیچے

باب في النهي عن الغش برا مال اچھے مال مین ملا دینا گناہ ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر برجل يبيع طعاما فسأله كيف تبيع فاخبره فاوحي اليه ادخل يدك فيه فادخل يده فيه فاذا هو مبلول فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من غش **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لیگئے وہ اناج بیچ رہا تہا آپ نے پوچہا کیسے بیچتا ہی اوس نے بیان کیا اور پہر آپ پر وحی آئی کہ اپنا ہاتہ ڈالکر دیکھو آپ نے

ہاتھ ڈالکر دیکھا تو وہ اناج اندر سے تر (یعنی گیلا) تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فریب کرے اور اچھے مال میں برا مال چھپاوے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی اسلام کے شیوہ کے خلاف ہے کہ مکر اور فریب کرے)

باب خیار المتبایعین

بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ مالم یفترقا الا بیع الخیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپس میں خرید و فروخت کرنیوالے جبتک جدا نہ ہوں ایکدوسرے پر اختیار رکھتے ہیں یعنی چیز پھیر دینے کا سوای بیع خیار کے **ف** وہ بیع جسمیں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار باقی ہے یعنی پسند ناپسند کی شرط کر لی ہے

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال او یقول احدہما لصاحبہ اختر **ترجمہ** ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ایسا ہی یعنی جبتک جدا نہ ہوں یا ایکدوسرے سے کہدیوے کہ بیع کو نافذ کر

عن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان بالخیار مالم یفترقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں جبتک جدا نہ ہوں اختیار رکھتے ہیں یعنے چیز پھیر دینے کا مگر جبکہ بیع خیار ہو یعنی بیع خیار میں بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے اور بائع مشتری دونوں میں کسیکو حلال نہیں کہ چیز پھیر دینے کے ڈر سے اپنے ساتھی سے جدا ہو جاوے یعنے اوٹھکر چلدیوے

عن ابی الوضیء قال غزونا غزوۃ لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم اقاما بقیۃ یومہما ولیلتہما فلما اصبحا من الغد حضر الرحیل قام الی فرسہ یسرجہ فندم فاتی الرجل واخذہ بالبیع فابی الرجل ان یدفعہ الیہ فقال بینی وبینک ابو برزۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیا ابا برزۃ فی ناحیۃ العسکر فقالا لہ ہذہ القصۃ فقال اترضیان ان اقضی بینکما بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا قال ہشام بن حسان حدث جمیل انہ قال ما اراکما افترقتما **ترجمہ** ابو الوضیء عباد بن نسیب سے روایت ہے میں نے ایک جہاد کیا تو ایک منزل میں اوترے وہاں ہمارے ایک ساتھی نے ایک گھوڑا فروخت کیا غلام لیکر پھر بائع اور مشتری ساری دن اور رات وہیں رہے جب دوسرے دن صبح ہوئی اور کوچ کا وقت آیا تو گھوڑا جس نے بیچا تھا وہ زین کرنے لگا اپنے گھوڑے پر اوسوقت شرمندہ ہوا (یعنی گھوڑا اسپند آیا اور بیچنا اچھا نہ معلوم ہوا) اور مشتری پاس گیا گھوڑا واپس لینے کو اوس نے انکار کیا واپس دینے سے تب اوس نے کہا اچھا ابو برزہ صحابی جو فیصلہ کریں پھر دونوں ابو برزہ کے پاس گئے لشکر کی ایک جانب میں اور یہہ قصہ اون سے بیان کیا انہوں نے کہا تم راضی ہو اس بات پر میں تمہارا فیصلہ کروں جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے آپنے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں تو میں دیکھتا ہوں تم دونوں جدا نہیں ہوئے **ف** یعنی اوسی مقام میں رہے جہاں بیع کی تھی پھر آتی ہے تو دونوں ساتھ آئے اسوجہ سے اختیار باقی ہے مطلب یہ ہے

اگر بعد ایجاب اور قبول کے جبتک بائع اور مشتری جدا نہو جاوین یعنی بائع اپنی راہ لے اور مشتری اپنی راہ لے تب ہر ایک کو اختیار رہیگا کہ بیع فسخ کر ڈالین یہی قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک بعد ایجاب اور قبول کے فسخ کا اختیار نرہیگا اگرچہ شرط ہو جاوے اختیار کی اور یہ احادیث اونپر حجت ہین **عن** ابن ایوب قال کان ابو زرعة اذا بایع رجلا خیرہ قال ثم یقول خیرنی ویقول سمعت ابا ھریرة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفترقن اثنان الا عن تراض **ترجمہ** یحیی بن ایوب سے روایت ہے ابو زرعہ جب خرید و فروخت کرتے تو اختیار دیتے دوسرے کو پھر کہتے مجھ بھی اختیار دے اور وہ کہتے تھے کہ مین نے ابا ہریرہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ جدا ہوں دونوں یعنے بائع اور مشتری سوا رضامندی کے (یعنے راضی ہو کر الگ ہوں) **عن** حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یفترقا فان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما وان کتما وکذبا محقت البرکة من بیعھما قال ابو داؤد وکذلک رواہ سعید بن ابی عروبة وحماد واما ھمام فقال حتی یتفرقا ویختار ثلاث مرات **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں پھر اگر دونوں آپس مین سچ کہین اور جو عیب ہو بیان کردین یعنے بکنے کی چیز کا تو خرید و فروخت مین دونوں کو برکت ہوگی اور اگر جھوٹ کہین اور چیز کا عیب چھپاوین تو انکی خرید و فروخت مین برکت کم ہوگی یا مٹ جاویگی **ف** ہمام کی روایت مین ہے حتی یتفرقا ویختار ثلاث مرات یعنی بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک دونوں جدا نہوں اور اختیار کی شرط کر لین تین بار یہہ ارشاد فرمایا

باب فی فضل الاقالة

بیع فسخ کر ڈالنے کی فضیلت **عن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقال مسلما اقالہ اللہ عثرتہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان سے اقالہ کرے قیامت کے دن اللہ اسکا قصور معاف کریگا **ف** یعنے اگر ان خریدکر کے پھیرے یا گران بیچکر پھیرے اور بائع مشتری سے اور مشتری بائع سے سلوک کرے تو ثواب ہے تاکہ اپنے بھائی مسلمان کا نقصان نہو

باب فیمن باع بیعتین فی بیعة

ایک بیع مین یعنی ایک عقد مین دو بیعین کرنا منع ہے **عن** ابی ھریرة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من باع بیعتین فی بیعة فلہ اوکسھما او الربا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بیع مین دو بیع کیا تو جو دونوں مین کم ہو اوسکو اختیار کرنا چاہیے اور نہین تو سود ہوگا **ف** جیسے بائع مشتری سے کہے یہہ کپڑا ایک دینار کا ہے اور یہہ دو دینار کا اور مشتری کو دونوں مین سے ایک لینا پڑے بعضوں نے کہا اسکی مثال یہہ ہے بائع مشتری سے کہے مین نے تیرے ہاتھ یہہ کپڑا نقد دس کو اور ادھار پندرہ روپیہ کو بیچا بعضوں نے کہا بائع مشتری سے کہے مین نے اپنا غلام تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تو اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ مگر دوسری صورت اس حدیث کے مضمون سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ دو قیمتین کم و زیادہ اوسمین ہین اور کم کو اگر اختیار نہ کرے تو سود لازم آتا ہے

باب النھی عن العینة

بیع عینہ کی ممانعت کا بیان

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول اذا تبایعتم بالعینة واخذتم اذناب البقر و
رضیتم بالزرع وترکتم الجهاد سلط الله علیکم ذلا لا ینزعه حتی ترجعوا الی دینکم **ترجمہ** عبداللہ بن
عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم بیع عینہ کرو گے (عینہ سود خوارون نے ایجاد
کی ہی مثلاً زید عمرو کے ہاتھہ ایک تھان دس روپیہ کا بیچے ایک معین کی میعاد پر پھر آٹھہ روپیہ نقد دیکر وہ تھان عمرو سے
خرید لیوے) اور گائی بیل کی دم تھامو گی اور کھیتی سے خوش ہو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالے ڈالدیگا تمہاری
اوپر ذلت کو پھر دور نہ کریگا ذلت تمہاری یہانتک کہ پھر جاؤ اپنی دین کیطرف (یعنی پھر دین پر قائم ہو جاؤ اور جہاد شروع کرو
تو عزت دیگا خدا تعالی اور غالب کریگا کفار پر ورنہ روز بروز ذلیل ہوتے جاؤ گے یہی حال ہے مسلمانون کا اس زمانے میں
اللہ رحم کرے) **باب** فی السلف سلف (یعنی سلم کا) بیان راوسکی تفسیر آتی ہی **عن** ابن عباس قال قدم
رسول الله صلی الله علیہ وسلم المدینة وهم یسلفون فی الثمر السنة والسنتین والثلاثة فقال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم من اسلف فی ثمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور وہان کے لوگ میوون مین ایک ایک برس دو دو برس تین تین برس
کا سلف کرتے تھے **ف** سلف اور سلم اوسکو کہتی ہین کہ مشتری بائع کو قیمت نقد دیدے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہو جاوے
جیسے کسی سے دس روپیہ کے بدلے مین ایک پلہ گیہون ٹھہرا کر دس روپیہ نقد اوسکو دیدے اور گیہون لینے کا میعاد ایک مہینہ
مقرر ہو تب **تو** آپ نے فرمایا جسنے میوہ خریدنے کی لیے قیمت پیشگی دی اوسکو چاہیے کہ اوسکی ماپ اور وزن یا ماپ مقرر کرے
اگر مدت مجہول ہوگی یا وزن نامعلوم ہوگا تو سلم درست ہوگی) **عن** محمد او عبد الله بن مجالد قال اختلف
عبد الله بن شداد وابو بردة فی السلف فبعثونی الی ابن ابی اوفی فسالته فقال ان کنا نسلف علی عهد
رسول الله صلی الله علیہ وسلم وابی بکر وعمر فی الحنطة والشعیر والتمر والزبیب زاد ابن کثیر الی قوم
ما هو عندهم ثم اتفقا وسالت ابن ابزی فقال مثل ذلک **ترجمہ** محمد سے یا عبداللہ بن مجالد سے روایت ہی کہ عبداللہ
بن شداد اور ابو بردہ نے آپسمین سلف کے باب مین اختلاف کیا تو مجھہ کو مسئلہ پوچھنے کے لیے ابن ابی اوفی پاس بھیجا مین نے
اونسے پوچھا اونہون نے کہا مقرر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابو بکر رض اور عمر رض کے زمانہ مین گیہون اور
جو اور کھجور اور انگور خشک مین سلف کیا کرتے تھے اور اون لوگون سے جنکی پاس یہہ میوے نہ ہوتے پھر مین نے ابن ابزی سے
پوچھا انہون نے بھی ایسا ہی بیان کیا (جیسا ابن ابی اوفی نے کہا) **عن** ابن ابی مجالد بهذا الحدیث قال عند
قوم ما هو عندهم **ترجمہ** دوسری روایت مین ابن ابی المجالد سے ایسا ہی ہے کہ اون لوگون سے سلم کرتے تھے جنکی پاس
یہہ مال نہ ہوتے ابو داؤد نے کہا ابن ابی المجالد صحیح ہی **عن** عبد الله بن ابی اوفی الاسلمی قال غزونا مع رسول الله صلی
الله علیہ وسلم الشام فکان یاتینا انباط من انباط الشام فنسلفهم فی البر والزیت سعرا معلوما واجلا معلوما

فقبل له ممن له ذلك قال ما كنا نسئلهم ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفے اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شام کیطرف ہم نے سفر کیا جہاد کے لیے تو ہمارے پاس شام کے ملک کے کہیتی والے آئے اور ہم اون سے
گیہون اور تیل میں سلف کرتے۔ یعنے پہلی قیمت دیدیتے تھے اون کی بھاؤ اور مدت ٹھہراکر کسی نے اون سے پوچھا ان
لوگون سے سلم کرتے ہوگے جنکے پاس یہہ مال ہوتا ہوگا انہون نے کہا ہم پوچھتے نہیں تھوڑے تھے **باب** فی السلم فی ثمرة
بعینہا کسی خاص درخت کے میوے میں سلم کرنا درست نہیں ہے **عن** ابن عمران رجلا اسلف رجلا فی نخل
فلم تخرج تلك السنة شيئا فاختصما الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بم تستحل ماله اردد علیه
ماله ثم قال لا تسلفوا فی النخل حتی یبدو صلاحه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سلم کیا
خاص ایک درخت کے میوے پر اوس سال اوس درخت میں میوہ نہ نکلا تو دونون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپنے بائع سے کہا تو کس چیز کے بدلے اوسکا مال لیتا ہے پہیردے اوسکا مال (یعنے جب میوہ نہیں نکلا تو اوسکا راس المال پہیردے)
پھر آپنے فرمایا مت سلم کیا کرو کھجور کے درختون کے میوے میں جبتک پہل نکلنے پر نہ آوین **باب** السلف یحول یعنے سلم
مین سلم فیہ کو بدل دینا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلف فی
شئ فلا یصرفه الی غیره ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پہلی قیمت
دیکر کسی چیز کو خریدے سو وہ پہیر کسی اور چیز سے بدلے یعنے جبتک اوس چیز کو اپنے قبضہ اور اختیار مین نلاوے
اوسکا بدلنا درست نہیں مثلا سلم کی گیہون لینے پر اور گیہون لینے سے پہلے اوس کے بدلے مین چانول ٹہرالیے تو یہہ نادرست ہے
باب فی وضع الجائحة اگر کہیتی یا باغ پر کوئی آفت آجاوے تو مشتری کو نقصان مجرا دینا چاہیے **عن**
ابی سعید الخدری انه قال اصیب رجل فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعها فکثر
دینه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیه فتصدق الناس علیه فلم یبلغ ذلك وفاء
دینه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلك ترجمہ ابی سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے میوہ خریدا پہر اوس میوے پر کوئی آفت
آگئی اور اوسپر بہت سارا قرض ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اوسکے لیے خیرات دینے کا حکم فرمایا
تو لوگون نے اوسکو خیرات دی وہ مال خیرات کا بھی اوسکے قرض ادا ہونے کے قابل نہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ یعنے اوسکے قرض خواہون سے جو کچھہ اوس کے پاس ہے تم کو ملے تم وہی لے لو اور سوا اسکے تم کو اور کچھہ نہ ملیگا (یعنے
اب بالفعل کچھہ نہیں ہوسکتا البتہ جب آیندہ اور کچھہ مال کماوے تو اوس سے لے سکتے ہو) **عن** جابر بن عبد اللہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بعت من اخیك ثمرا فاصابتها جائحة فلا یحل لك ان تاخذ
منه شیئا بم تاخذ مال اخیك بغیر حق ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر میوہ بیچے تو اپنے بھائی مسلمان کے ہاتھ اور اوسپر یعنے میوہ پر کوئی آفت پہونچی تو تجھے خریدار سے ایک کوڑی بھی
لینا حلال نہین **ف** یہ حکم اوسوقت ہی کہ میوہ بالکل خراب ہوجاوی خواہ بعد پختگی کے بیا نا دانی سی قبل پختگی کے اور اگر کچھ
رہی اور کچھ جاتا رہے تو اوسوقت بقدر نقصان قیمت کے تخفیف چاہیے خواہ بعد پختگی کے لے یا جہالت سی قبل پختگی کے **ت**
تو ناحق اپنے بھائی کا مال کیو لیگا

باب فی تفسیر الجائحۃ آفت کسکا نام ہی اور کیا چیز ہے

عن عطاء قال الجائحۃ کل ظاہر مفسد من مطر او برد او جراد او ریح او حریق **ترجمہ** عطاء سے روایت ہی آفت وہ ہے
جو کھلی کھلی ہو جس سے تباہی ہو جیسی بارش یا پالا یا ٹیری یا آندہی یا انگار جس کا انکار کسیکو نہ ہو سکے

عن یحیی بن سعید انہ قال لا جائحۃ فیما اصیب دون ثلث راس المال قال یحیی وذلک فی سنۃ المسلمین **ترجمہ** یحیی بن سعید
سی روایت ہی انہون نے کہا اگر تہائی سے کم مال پر آفت آوی تو اوسکو آفت نہ کہینگے یحیی نے کہا یہ مسلمانون کا طریقہ ہی یعنے
اون کی رواجی بات ہی کہ تہائی سی کم اگر نقصان ہو تو مشتری کو مجرا نہین دیتی کیونکہ ایسا ہوا کرتا ہے

باب منع الماء پانی کو روکنا چارہ روکنے کے لیے منع ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچی ہوئی پانی سے کوئی منع نہ کری
تا کہ گھاس بچ رہے۔ عرب مین قاعدہ تہا کہ کنووٴن سی پانی بھر کر ایک حوض یا گڈہی مین ڈالتے اور اپنی جانورون کو پانی پلاتے
جو بچ رہتا اوس سے اور لوگون کے جانور بھی نفع اوٹہاتے بعضون نے اوس بچے ہوئے پانی سی روکنا شروع کیا اس خیال سے
کہ جب پانی نہ ملیگا تو لوگ اپنی جانورون کو گہاس چرانے کے لیے بھی نہ لاوینگے تو گہاس محفوظ رہیگی آنحضرت نے اس سے منع
کیا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ رجل منع ابن
السبیل فضل ما عندہ ورجل حلف علی سلعۃ بعد العصر یعنی کاذبا ورجل بایع اماما فان اعطاہ وفی
لہ وان لم یعطہ لم یف لہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی تین
شخصون سی بات نہ کریگا ایک تو وہ شخص کہ اوسکی پاس حاجت سے زیادہ پانی موجود ہو اور مسافر کو اوس پانی سی روکے اور دوسرا وہ
شخص جو جہوٹی قسم بعد عصر کے کہاوے اپنا اسباب بیچنے کے لیے۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سی بیعت کی پہر امام نے اگر کچھ اوسکو
دیا تو اوس نے بھی اپنی عہد کو پورا کیا۔ یعنی دنیا ہی کے لیے بیعت کی

عن الاعمش باسنادہ ومعناہ قال ولہم عذاب الیم وقال فی السلعۃ باللہ لقد اعطی بہا کذا وکذا فصدقہ الاخر فاخذہا **ترجمہ** دوسری روایت
مین بھی ایسا ہی ہی اتنا زیادہ ہی کہ اللہ اون تینون آدمیون سے نہ بات کریگا نہ اون کو گناہون سے پاک کریگا اور اونکو دکھ کا عذاب
ہوگا اور اسباب پر قسم کہانا یہ ہی کہ قسم خدا کی فلان شخص اسکو اتنی روپیہ کو خریدتا تہا یہ سنکر مشتری سچ جانے اور لے لیوے

عن امرأۃ یقال لہا بہیسۃ عن ابیہا قالت استاذن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بینہ وبین قمیصہ فجعل
یقبل ویلتزم ثم قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل

[illegible]
نے اوسکو کچھ ندیا

منعه قال المسلح قال یا نبی الله ما الشیٔ الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لك ترجمہ بہیسہ سے روایت
ہی کہ میری باپ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اونکا کرتہ اوٹہا کر اندر منہ ڈالا اور چومنے لگا اور لپٹنے لگا پھر فرمایا
پانی پھر اوس نے پوچھا ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پھر اوس نے پوچھا ای نبی
اللہ کے وہ کون سی شی ہو جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا جتنی تو نیکی کرے اوسی قدر بہتر ہی (یعنے پانی اور نمک کا تو روکنا
کسی طرح درست نہین باقی اور چیزون کو بھی تو اگر نہ روکے گا دیگا تو زیادہ ثواب ہے) **عن** رجل من المهاجرین من اصحاب
النبی صلی الله علیه وسلم قال غزوت مع النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثا اسمعه یقول المسلمون شرکاء
فی ثلاث فی الکلاء والماء والنار ترجمہ مہاجرین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص سے روایت
ہی مین نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین بار مین نے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان شریک ہین تین چیزون
مین گہانس مین پانی اور آگ مین (یعنے نہر اور چشمہ اسی طرح جلانے کی لکڑی جو جنگل مین ہو کسی کے ملک نہ ہو یا آگ سلگانے
کے پتھر جو پہاڑون مین ہوتے ہین اسیطرح گہانس جو بنجر لاوارث زمین مین اگے اوسپر کسیکا اجارہ نہین ہوسکتا ہر شخص
ان چیزون سے نفع اوٹہا سکتا ہے **باب** فی بیع فضل الماء بچا ہوا پانی بیچنے کا بیان **عن** ایاس بن عبد ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبد سے روایت ہی مقرر منع فرمایا ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پانی کے بیچنے سے جو حاجت سے زیادہ بچ رہے **ف** یعنی پینے کے لیے ورنہ کہیتی کے لیے
بیچنا درست ہی **باب** فی ثمن السنور بلی کو بیچنا کیسا ہے **عن** جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله
علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب والسنور ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہی (تو کتے کی قیمت حرام ہی شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک) **عن** جابر
ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الهرة ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی
کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہی **باب** فی اثمان الکلاب کتون کی قیمت لینا کیسا ہی **عن** ابی مسعود عن النبی
صلی الله علیه وسلم انه نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن ترجمہ ابی مسعود نے روایت کیا ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے **ف** کتے کی قیمت لینا حرام ہی جمہور علما کے نزدیک اونہین مین
سے ہین ابو ہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور حکم بن حماد اور امام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ **ت**
اور فاحشہ زانیہ کی خرچی لینے سے) **ف** زانیہ کی خرچی حرام ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہی۔ موطا مین امام مالک نے کہا ہی
مہر بغی سے وہ چیز مراد ہی جو کہ زانیہ عورت کو دی جاوے اور یہی طرح لکہا ہی امام نودی نے اور شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے
ت اور کاہن فال نکالنے والے کی کمائی سے **ف** کاہن وسکو کہتے ہین جو زمانہ آیندہ کی خبر دے کہ ایسا ہوگا تو ایسی خبر
دینے پر اوسکو کچھ نقد یا کپڑا مٹھائی وغیرہ دینا حرام ہی اور عربی مین اوسکو حلوان کہتے ہین حلوا کے معنے شیرینی کے ہین اور

(کہا ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا)

کہا بغوی اور قاضی عیاض نے کہ اجماع کیا ہے مسلمانون نے اوپر حرام ہونے حلوان کاہن کے اسلیے کہ وہ بدلہ ہے حرام چیز کا اور اسلیے
کہ وہ کہاتا ہے مال ساتھہ باطل کے عن عبد الله بن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وقال
ان جاء يطلب ثمن الكلب فاملأ كفيه ترابا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہے کتے کی قیمت لینے سے اور فرمایا جو کوئی کتے کی قیمت لینے آوے تو اوسکی مٹھی مین مٹی بھر دے عن عون بن ابی جحیفة
ان اباه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب ترجمہ عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے ف مگر عطا اور ابو حنیفہ اور اونکے ہمراہیون
نے جائز رکھا ہے اون کتون کی قیمت لینے کو جن سے منفعت ہوتی ہے جیسے شکاری کتا۔ طحاوی نے کہا یہ نہی اوس وقت
تھی جب کتون کے قتل کا حکم ہوا تھا جب اونکا قتل منسوخ ہوا اور نفع لینا اون سے درست ہو گیا عن ابی هريرة يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل ثمن الكلب ولا حلوان الكاهن ولا مهر البغي ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین کتے کی قیمت اور فال نکالنے والے کی کمائی اور فاحشہ کی
خرچی

باب فی ثمن الخمر والميتة شراب اور مردہ کی قیمت ایسا ہی ہے جیسے اونکا کہانا حرام ہے عن ابی هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله حرم الخمر وثمنها وحرم الميتة وثمنها وحرم الخنزير
وثمنه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا مقرر الله تعالی نے حرام کیا شراب کو
اور اوسکی قیمت کو اور حرام کیا مردے کو اور اوسکی قیمت کو اور حرام کیا سور کو اور اوسکی قیمت کو عن جابر بن
عبد الله انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح وهو بمكة ان الله حرم بيع
الخمر والميتة والخنزير والاصنام فقيل يا رسول الله ارأيت شحوم الميتة فانه يطلى بها السفن و
يدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
ذلك قاتل الله اليهود ان الله لما حرم عليهم شحومها اجملوه ثم باعوه فاكلوا ثمنه ترجمہ جابر بن
عبد الله سے روایت ہے اونہون نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکے مین تھے
مقرر الله نے حرام کیا خرید فروخت شراب کی اور مردے کی اور سور کی اور بتون کی سو لوگون نے عرض کیا یا رسول الله آپ جانتے
ہین کہ مردہ کی چربی سے ناؤ کو روغن کرتے ہین اور کہالون سے چربی دیجاتی ہے اور لوگ اوس سے روشنی کرتے ہین تو
آپ نے فرمایا نہین وہ تو حرام ہے پھر اوسی وقت رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا الله تعالی لعنت کرے یہود پر جب الله جل جلالہ
نے اون پر جانورون کی چربی حرام کی تو اونہون نے اوس چربی کو پگھلا کر بیچا اور اوسکے دام کہائے ف تو آپ نے فرمایا
حرام کی قیمت بھی کہانا ایسا ہی ہے جیسے حرام کو کہانا عن يزيد بن ابي حبيب قال كتب الي عطاء عن جابر
نحوه لم يقل هو حرام ترجمہ دوسری روایت مین بھی جابر سے ایسا ہی ہے مگر اس مین یہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا

نہین وہ تو حرام ہے (باقی سب بہی ہی) عن ابن عباس قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا
عند الرکن قال فرفع بصرہ الی السماء فضحک فقال لعن اللہ الیہود ثلاثا ان اللہ حرم علیہم الشحوم
فباعوھا واکلوا اثمانہا وان اللہ اذا حرم علی قوم اکل شیء حرم علیہم ثمنہ ولم یقل فی حدیث
خالد بن عبد اللہ رایت قال قاتل اللہ الیہود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مین نے رکن (حجر اسود یا کعبہ کا اور کوئی کونا) کے پاس بیٹھے دیکھا راوی کہتا ہے پھر آپ نے آسمان کیطرف دیکھا اور ہنسکر
تین بار آپنے فرمایا اللہ یہود پر لعنت کرے مقرر اللہ جل جلالہ نے جانورون کی چربی حرام کی تو اونہون نے اوسے بیچکر
اوسکی قیمت لیکر کھائی اور مقرر اللہ جل جلالہ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کیا تو اوس کی قیمت بھی اوس پر حرام کی
(خالد بن عبد اللہ کی حدیث مین یہ نہین ہے کہ مین نے حضرت کو کعبے کے کن کے پاس دیکھا اوسمین یہ ہے کہ تباہ کرے
اللہ یہود کو) عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع الخمر فلیشقص الخنازیر
ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے شراب بیچا اوس نے سور کا گوشت حلال کیا
(یعنی سور کھانے کو بھی درست سمجھا کیونکہ شراب اور سور حرمت مین برابر ہین) عن عائشۃ قالت لما نزلت الآیات
الاواخر من سورۃ البقرۃ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراھن علینا وقال حرمت التجارۃ
فی الخمر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی اخیر آیتین اوترین (یعنی یسئلونک عن الخمر والمیسر) تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان آیتون کو پڑھکر سنایا ہمکو اور فرمایا حرام ہوئی سوداگری شراب کی (اللہ نے فرمایا
کہہ تو اے محمد شراب اور قمار بازی مین نفع ہین لوگون کو پر بڑا گناہ اون مین نفع سے زیادہ ہے) باب فی بیع
الطعام قبل ان یستوفی غلے کو بیچنا اوسپر قبضہ کرنے سے پہلے درست نہین ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول کر اپنے قبضہ مین نہ لاوے ف چارون اماموں کا یہی مذہب ہے
کہ غلہ جیسا مول لینے والیکو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا نہ مین اور باغ بدون قبضہ
بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط
ہے منقول وہ مال جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ عن ابن عمر انہ قال کنا
فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتاع الطعام فیبعث علینا من یامرنا بانتقالہ من المکان الذی
ابتعناہ فیہ الی مکان سواہ قبل ان نبیعہ یعنی جزافا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم اناج خریدتے تھے پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے وہ ہم کو حکم کرتا تھا کہ غلہ اوس جگہ سے
اوٹھا لیجاوین جہان خریدا ہے قبل اسکے کہ ہم اوسکو بیع کرین ف تاکہ وہ غلہ اون کے قبضہ مین بخوبی آجاوے اسکے بعد بیع

اگر ہو عن ابن عمر قال کانوا یتبایعون الطعام جزافا باعلی السوق فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یبیعوہ حتی ینقلوہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے لوگ غلہ خرید کرتے تہے ایک جاہی مین ڈہیر کے ڈہیر جو بازار کی بلندی پر
تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوسکے بیچنے سے جبتک اوس غلہ کو وہان سے دوسری جگہہ نہ لیجاوین تاکہ پہلے
مشتری کا قبضہ ہو جاوے) عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبیع احد طعاما
اشتراہ بکیل حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اناج
بیچے جسکو اوس نے ناپ یا تول پر خریدا ہے جبتک اسپر قبضہ کرلے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یکتالہ زاد ابو بکر قال قلت لابن عباس لم قال الا ترى انہم یتبایعون
بالذہب والطعام مرجأ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے
پھر اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول نہ لیوے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیونکو تنخواہ مین چٹھیان لکھدیتا تہا کہ اتنا
اناج فلانے پرگنے فلانے گاؤن سے لو سپاہیون نے بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ وہ چٹھیان بیچنا اختیار کیا تب ان سے یہ حدیث
بیان کی پہر مروان نے منع کر دیا اس سے ف ابو بکر نے اتنا زیادہ کیا مین نے ابن عباس سے کہا کیون ممانعت ہوئی
اونہون نے کہا لوگ اناج کو بیچڈالتے تہے اشرفیان لیکر حالانکہ اناج ایک میعاد پر ملنے والا ہوتا یعنی ابہی تک بائع کے پاس سے
مشتری تک آیا بہی نہوتا اور مشتری قبل قبضے کے اوسکو بیچڈالتا پہر دوسرا مشتری اور کسی کے ہاتھ بیچڈالتا عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشترى احدکم طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ قال سلیمان
بن حرب حتی یستوفیہ زاد مسدد قال وقال ابن عباس واحسب ان کل شیء مثل الطعام ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اناج خریدے تو اوسکو جبتک اپنے قبضہ مین نہ لاوے کسی کے
ہاتھ نہ بیچے ابن عباس نے کہا میرے نزدیک ہر چیز کا یہی حکم ہے یعنی جو چیز کوئی خریدے تو جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے اوسکو دوسرے
کے ہاتھ نہ بیچے اناج ہو یا جانور یا مکان عن ابن عمر قال رأیت الناس یضربون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اشتروا الطعام جزافا ان یبیعوہ حتی یبلغہ الی رحلہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے
لوگون کو دیکھا مار پڑتی تھی اونپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جب اناج کے ڈہیر خریدتے پہر اوسکو بیچڈالتے اپنے مکان
پر لیجانے سے پہلے یعنی وہ مین کے ہین قبضے سے پہلے بیچڈالتے) عن ابن عمر قال ابتعت زیتا فی السوق فلما استوجبتہ
لقینی رجل فاعطانی بہ ربحا حسنا فاردت ان اضرب علی یدہ فاخذ رجل من خلفی بذراعی فالتفت فاذا زید
بن ثابت فقال لا تبعہ حیث ابتعتہ حتی تحوزہ الی رحلک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان تباع السلع
حیث تبتاع حتی یحوزہا التجار الی رحالہم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مین نے بازار مین تیل خریدا جب
مین نے کامل کر لیا تو مجہسے ایک شخص ملا اور اوس نے خاطر خواہ فائدہ دینے لگا سو مین نے چاہا کہ اس خریدار کو وہ تیل دیدون اتنے مین

ایک شخص نے میرا ہاتہ پیچھے سے پکڑ لیا مین گہوم کر دیکہا تو زید بن ثابت مین اونہون نے کہا جبتک اوسکو اپنے ٹہکانے
پر نہ لیجاوے خریدنے کیجگہہ سے مت بیچ ۔ یعنے جہان خریدا ہی وہین مت بیچ بلکہ اپنے ٹہکانے پر لاکر بیچ اسلیے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی جہان پر چیز خریدی جاوے وہین پر بیچے جبتک سوداگر اپنے ٹہکانے پر نہ لیجاوے نہ بیچے **باب**
فی الرجل یقول فی البیع لاخلابة جو شخص بیچتے وقت یہ کہدے اسمین حیلہ اور فریب نہین ہی تو اوسکو اختیار ہوگا

عن ابن عمر ان رجلا ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یخدع فی البیع فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا بایعت فقل لاخلابة فکان الرجل اذا بایع یقول لاخلابة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ خرید و فروخت مین لوگ اوسکو دہوکہا دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جب تو خرید و فروخت کیا کرے تو کہدیا کر کہ دہوکا نہین ہی پہر اگر تجھکو نقصان معلوم ہو تو تو معاملے کو فسخ کر
دیا **عن** انس بن مالک ان رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبتاع وفی عقدتہ ضعف فاتی
اہلہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ احجر علی فلان فانہ یبتاع وفی عقدتہ ضعف
فدعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ عن البیع فقال یا نبی اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال صلی اللہ علیہ
وسلم ان کنت غیر تارک البیع فقل ہا وہا ولا خلابة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص نے (حبان بن
منقذ بن عمرو انصاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین خرید و فروخت کیا کرتا تہا اوس کے عقل مین فتور تہا
تو اوسکے عزیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اوس شخص پر حجر کیجیے تاکہ اوسکا کوئی تصرف
صحیح نہو یعنے لوگون کو مطلع کر دیجیے کہ اس سے کوئی معاملہ نہ کرے) کیونکہ وہ سوداگری کرتا ہے اور اوسکی عقل مین فتور ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سنکر اوسکو بلا بہیجا اور خرید و فروخت سے منع کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجہسے صبر نہین ہوسکتا
کہ مین خرید و فروخت نہ کرون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا تو اگر خرید و فروخت کو چہوڑ نہین سکتا تو معاملہ
کرتے وقت یہ کہا کر آگاہ رہو اس معاملے مین فریب اور حیلہ نہین ہی **ف** دارقطنی اور بیہقی کی روایت مین اتنا زیادہ ہی مجہے
اختیار ہی تین دن تک یعنی سوچنے سمجہنے کے لیے اگر نقصان معلوم ہو تو معاملے کو فسخ کرونگا **باب فی العربان** عربان کا
بیان مین اسکی تفسیر آتی ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن بیع العربان **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے منع فرمایا بیع عربان سے **ف** امام مالک نے کہا ہمارے نزدیک اوسکے معنے یہہ ہین کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے
یا جانور کو کرایہ لے پہر بائع سے یا جانور والے سے کہدیوے کہ مین تجہے ایک دینار یا کم زیادہ دیتا ہون اس شرط پر کہ اگر مین
غلام یا لونڈی کو خرید لونگا تو وہ دینار اوسکی قیمت مین سے سمجہنا یا جانور پر سواری کرونگا تو کرایہ مین سے خیال کرنا ورنہ مین
اگر غلام یا لونڈی تجہے پہیر دون یا جانور پر سوار نہ ہون تو دینار مفت تیرا مال ہو جاویگا اوسکو واپس نہ لونگا نہ ہندی مین اسکو

بیعانہ لور سائی کہتے ہین شریعت مین یہ بیع باطل ہے اور لغو) **باب** فی الرجل یبیع مالیس عندہ جو چیز

اپنے پاس نہو اوسکا بیچنا نادرست ہی **عن** حکیم بن حزام قال یا رسول الله یاتینی الرجل فیرید منی البیع

لیس عندی افابتاعہ له من السوق قال لاتبع مالیس عندک **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مین نے عرض

کیا یا رسول اللہ بعض آدمی میرے پاس آتا ہی اور وہ چیز مجھہ سے مانگتا ہی جو میری پاس موجود نہین تو مین اوسکو بازار

سے خرید کر لادون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تیری پاس موجود نہین اوسکو مت بیچ **عن** عبد الله

بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل سلف و بیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح مالم تضمن

ولا بیع مالیس عندک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادہار کی

شرط پر بیچنا حلال نہین یا ادہار کی شرط پر بیچنا یعنے کسی کے ہاتہہ کچہہ بیچنا اور اوس سے شرط کرنا کہ اسقدر روپیہ وغیرہ مجھکو قرض

دینا ہوگا درست نہین۔ یا یہہ معنی ہین۔ کہ ایک شخص کسیکو کچہہ قرض دے اور اپنی کوئی چیز اوسکے ہاتہہ گران قیمت سے بیچے)

اور نہ ایک بیع مین دو شرطین) مثلاً بائع مشتری سے کہے یہہ کپڑا مین نے تیری ہاتہہ اس شرط پر بیچا کہ دہلوا بھی دونگا اور

سلوا بھی دونگا اور علمانے لکھا ہی دو شرطون کی قید اتفاقی ہی ورنہ ایک شرط بھی جائز نہین) اور نہ نفع اوس چیز کا

کہ جسمین اپنا ذمہ نلیا جاوے اور نہ بیچنا اوس چیز کا جو اپنی پاس موجود نہو یعنی اپنے قبضہ مین نہو **باب** فی شرط

فی بیع بیع مین شرط کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد الله قال بعته یعنی بعیرہ من النبی صلی الله علیه وسلم

واشترطت حملانہ الی اھلی قال فی اخرہ ترانی انما ماکستک لاذھب بجملک خذ جملک و ثمنه فھما لک

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نے اپنا اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ بیچا اور شرط لگالی مین نے اسپر

سوار ہونیکی اور بوجہہ لادنے کی اپنے گہر تک پہر بیان کیا قصہ اوسکا اخیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کیا تو سمجھتا ہے

مین چیز مینے مین تامل اسلیئے کرتا ہون کہ تیرا اونٹ لیجاؤن جا اپنا اونٹ بھی لے لے اور قیمت بھی اوسکی لیلے دونو تمہارے لئے

باب فی عھدۃ الرقیق غلام لونڈی جب خریدے تو تین دن تک مشتری کو اختیار ہی **عن** عقبة بن عامر ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عھدۃ الرقیق ثلاثة ایام **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اور لونڈی کے عیب کی جوابدہی بائع پر تین روز تک ہی یعنی تین روز تک مشتری اگر چاہی تو بغیر عیب

ثابت کیئے ہوئے واپس کر سکتا ہی بعد تین دن کے عیب کو ثابت کرنا ضرور ہی گواہون سے یا بائع کے اقرار سے اہل مدینہ کا یہی قول ہے

اور جمہور علمانے اس حدیث پر عمل نہین کیا کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہی **عن** قتادة باسناده و معناه زاد ان وجد

داء فی الثلاث لیالی رد بغیر بینة وان وجد داء بعد الثلاث کلف البینة انه اشتراه وبه هذا الداء

ترجمہ دوسری روایت قتادہ سے ایسی ہی ہی یعنی اگر تین دن کے اندر غلام لونڈی مین کوئی عیب نکلے تو مشتری بغیر گواہون کے واپس کر سکتا ہی

اور جو تین دن کے بعد عیب نکلے تو مشتری سے گواہ طلب ہونگے اس بات پر کہ جب اوس نے خریدا تہا تو یہ عیب موجود تہا ابو داود نے کہا یہ تفسیر

قتادہ کا کلام ہی) **باب فیمن اشتری عبدا فاستعملہ ثم وجد عیبا** ایک شخص نے غلام خرید ا اور اوسکو
کام مین لگایا پہر اوسمین عیب نکلا تو اجرت مشتری کی ہوگی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الخراج بالضمان **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محاصل
کا وہی مستحق ہی جو ضامن ہو (تو مشتری اوس غلام کا ضامن تھا کیونکہ اگر غلام مرجاتا یا تلف ہوجاتا تو مشتری کی نقصان
ہوتا اسواسطے محنت مزدوری کی اجرت بہی وہی لیگا اور بائع کو نہ دیگا اگرچہ غلام عیب کے وجہ سے پہیر دیگا **عن**
مخلد الغفاری قال کان بینی وبین اناس شرکۃ فی عبد فاقتویتہ وبعضنا غائب فاغل علی غلۃ
فخاصمنی فی نصیبہ الی بعض القضاۃ فامرنی ان ارد الغلۃ فاتیت عروۃ بن الزبیر فحدثتہ فاتاہ عروۃ
فحدثہ عن عائشۃ علیہا السلام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخراج بالضمان **ترجمہ** مخلد غفاری سے
روایت ہی میری اور چند لوگون مین ایک غلام مشترک تہا مین نے اوس غلام سے کچہ کام لینا شروع کیا (بغیر اجازت اور اطلاع
اور شرکا کے تو یہ ضامن ہوگئی اوس غلام کے) اوس نے روپیہ کمایا اب جو شریک غائب تہا اوس نے مجہہ سے جہگڑا کیا کہا
میرا بہی حصہ اسمین سے دو اور نالش کی ایک قاضی پاس اوس نے حصہ دلانے کا حکم کیا پہر مین عروہ بن الزبیر پاس آیا
اور اونسے بیان کیا تو عروہ نے اون سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت عائشہ سے سنی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا منافع اوس کے ہون گے جو ضامن ہوگا (البتہ اگر مخلد اور شرکا کی رضامندی اور اطلاع سے یہ کام کرتے
ہر ایک ضامن ہوتا پہر ہر ایک کو نفع بہی ملتا) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا ابتاع غلاما فاقام عندہ
ما شاء اللہ ان یقیم ثم وجد بہ عیبا فخاصمہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فردہ علیہ فقال الرجل
یا رسول اللہ قد استغل غلامی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخراج بالضمان **ترجمہ** حضرت
ام المومنین عائشہ رض سے مروی ہی ایک شخص نے ایک غلام خریدا پہر جہانتک خدا کو منظور تہا وہ غلام اوسکے پاس رہا پہر اوس
مین عیب نکلا تو جہگڑا کیا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے وہ غلام بائع کو پہروا دیا بائع بولا یا رسول
اللہ اس نے میری غلام سے روپیہ کمایا ہی محنت کراکر آپ نے فرمایا منافع اوسی کو ملینگے جو ضامن ہو (پس مشتری جبتک
غلام اوس کے پاس تہا اوسکا ضامن بہی تہا اس لیے جو روپیہ حاصل ہوا ہی وہ بہی وہی لیوے گا **باب** اذا اختلف
البیعان والبیع قائم جب اختلاف ہو بائع اور مشتری مین قیمت کا اور مبیع موجود ہو **عن** محمد بن الاشعث
قال اشتری الاشعث رقیقا من رقیق الخمس من عبد اللہ بعشرین الفا فارسل عبد اللہ الیہ فی ثمنہم
فقال انما اخذتہم بعشرۃ آلاف فقال عبد اللہ فاختر رجلا یکون بینی وبینک قال الاشعث انت بینی
وبین نفسک قال عبد اللہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس
بینہما بینۃ فہو ما یقول رب السلعۃ او یتتارکان **ترجمہ** محمد بن اشعث سے روایت ہی کہ اشعث نے چند غلام

عبد اللہ بن مسعود سے بیس ہزار روپیہ کو خریدے جو خمس مین اونکو ملے تہے عبد اللہ بن مسعود نے اون کی قیمت اشعث سے منگا بہیجی اشعث نے کہا مین نے دس ہزار کو خریدا ہی عبد اللہ بن مسعود نے کہا اچہا تو کسی شخص کو تجویز دو جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے اشعث نے کہا تم ہی میرے اور اپنے درمیان ہو جاو (یعنے جو انصاف ہے سچا فیصلہ کرو) تو سبحان اللہ صحابہ کتنے خوش اور نیک نفس تہے) عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتی تہے جب بیچنے والا اور بیچنے والا دونو آپس مین جہگڑا کرین اور دونون مین کوئی گواہ نہو تو جو بات صاحب مال کہے وہی مشتری تسلیم کرے یا دونون ملکر بیع کو فسخ کر ڈالین **عن** ابن مسعود باع من الاشعث بن قیس رقیقا فذکر معناه والکلام یزید وینقص **ترجمہ** دوسری روایت مین بہی یہی قصہ مذکور ہی کہ عبد اللہ بن مسعود نے چند غلام اشعث بن قیس کے ہاتھ بیچے تہے کچہ الفاظ کمی بیشی ہی ۔

باب فی الشفعۃ شفعہ کا بیان (جو مشہور ہی) **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان باع فھو احق بہ حتی یؤذنہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ **ف** شفعہ کہتے ہین اوس استحقاق کو جو شریک کو حاصل ہوتا ہی زمین یا مکان کے بکنے کیوقت مثلاً ایک مکان یا باغ چار آدمیون مین مشترک تہا اب ایک شخص نے اون مین سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتہہ بیچا تو باقی شریکونکو شفعہ کا حق حاصل ہوگا اگر وہ چاہین تو مشتری کو اوتنے دام جتنے کو اوس نے خریدا ہی دیکر جبرا وہ حصہ لیلین) ہر مشترک چیز مین گہر ہو یا باغ جبتک اپنے شریک کی اجازت نہو اوسکا بیچنا خوب نہین اور جو بلا اجازت اوسکی بیچدیا تو اوسکے لینے کا وہی شریک بہت مستحق ہے جبتک کہ وہ اجازت نہ دیوے **عن** جابر بن عبد اللہ قال انما جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل ما لم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ ہر چیز مین ہی جو تقسیم نہین ہوئی اور جب حدین بند ہو گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نہین (کیونکہ پہر شرکت ہی نرہی سب الگ ہو گئی) **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قسمت الارض وحدت فلا شفعۃ فیھا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمین کی تقسیم ہو کر حد بند ہو گئی تو پہر اوسمین شفعہ نہ **عن** ابی رافع سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجار احق بسقبہ **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تہی ہمسایہ زیادہ ترحقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنی جب جگہ بکے تو ہمسایہ کے ہوتے ہوئے اجنبی آدمی اوسکو مول نہین لے سکتا اوسکو بہی حق شفعہ کہتے ہین ابو حنیفہ کے نزدیک ہمسایہ کو بہی حق شفعہ ہے اور بعض ائمہ کے نزدیک نہین ہی **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جار الدار احق بدار الجار او الارض **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا اپنے ہمسایہ کی جگہ کے

گھر یا زمین لینے کا زیادہ مستحق ہے عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
الجار احق بشفعة جاره ينتظر بها وان كان غائبا اذا كان طريقهما واحدا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا زیادہ حقدار ہے اپنے ہمسایہ والے کے شفعہ کا۔ اگر ہمسایہ والا حاضر
نہ ہوگا تو شفعہ میں اوسکا انتظار کیا جاویگا جب اون دونون کے گھر کا ایک ہی راستہ ہوگا **باب** فی الرجل
یفلس فیجد الرجل متاعه بعینه ایک شخص کوئی چیز کسے سے لیکر مفلس ہو جاوے تو چیز والا اپنی چیز کا زیادہ
حقدار ہوگا اوسکے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما الرجل فلس فادرك
الرجل متاعه بعينه فهو احق به من غيره ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے مفلس کے پاس اپنا مال جو بہ پایا تو وس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضخواہون کی نسبت
ف یعنی جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے
مال کو اگر بجنسہ پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کردیوے اور قرضخواہونکا اوس میں حق نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی
کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب قرضخواہون کے برابر ہے بانٹ لیوین **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن
بن الحرث بن هشام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل باع متاعا فافلس الذي ابتاعه
ولم يقبض الذي باعه من ثمنه شيئا فوجد متاعه بعينه فهو احق به وان مات المشتري فصاحب
المتاع اسوة الغرماء ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا پھر خریدار مفلس ہو گیا اور بیچنے والے نے اپنے مال کے کچھ قیمت نہ پائی اور بجنسہ اپنے مال کو
خریدار پاس موجود پایا تو اوس مال کے لینے کا وہی بائع زیادہ تر حقدار ہے اور اگر خریدار مرگیا ہو تو مال والا اور قرضخواہون کی مثل
ہے **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحرث بن هشام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر معنى حديث
مالك زاد وان كان قد قضى من ثمنها شيئا فهو اسوة الغرماء فيها ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن سے دوسری
روایت بھی ایسی ہی اتنا زیادہ ہے کہ اگر مشتری اوس مال کی کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہو تو مالک سب قرضخواہون کے برابر ہوگا
یعنی اور قرضخواہون پر مقدم نہ سمجھا جاویگا بلکہ اوس مال میں سے تمام قرضخواہونکو حصہ رسد کے طور پر حصہ ملیگا **عن**
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال فان كان قضاه من ثمنها شيئا فما بقي فهو اسوة الغرماء
وايما امرئ هلك وعنده متاع امرئ بعينه اقتضى منه شيئا او لم يقتض فهو اسوة الغرماء ترجمہ
دوسری روایت ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی ہے اوس میں یہ ہے کہ اگر مشتری کسیقدر قیمت بائع کو دے چکا ہے تو وہ اور قرضخواہون کی
مثل ہوگا اور جو کوئی شخص مر گیا اور اوسکے پاس کوئی چیز بجنسہ کسی کی نکلی یعنی اوس سے خریدی ہوئی تو خواہ بائع نے یعنی
صاحب مال نے بیت سے کچھ قیمت پائے ہو خواہ نہ پائی ہو ہر حال میں وہ سب قرضخواہون کے برابر ہوگا اور مقدم جب ہوتا کہ

مدیون مفلس ہوجاوے لیکن شئے ہوبہو عن عمر بن خلدة قال اتینا ابا ھریرة فی صاحب لنا افلس فقال لاقضین فیکم بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افلس او مات فوجد رجل متاعہ بعینہ فھو احق بہ ترجمہ عمر بن خلدہ سے روایت ہی ابوہریرہؓ پاس ہم آئی ہماری صاحب کے مقدمہ مین جو مفلس ہوگیا تہا انہون نے کہا ہم تمہاری مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کا سا فیصلہ کرتے ہین جو مفلس ہوگیا یا مرگیا پہر صاحب مال نے اپنی چیز کو بجنسہٖ پایا تو وہ زیادہ حقدار ہے بہ نسبت اور قرضخواہون کے باب فیمن احیی حسیرًا جو شخص بیکار نکالے ہوئی جانور کو درست کرے کہلا پلا کر یا دوا کرکے عن عامر الشعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وجد دابة قد عجز عنھا اھلھا ان یعلفوھا فسیبوھا فاخذھا فاحیاھا فھی لہ قال فی حدیث ابان قال عبید اللہ فقلت عمن قال عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عامر شعبی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسی جانور کو پاوی جسکے لوگون نے عاجز ہوکر اوسکو چھوڑ دیا ہو (یعنے بیکار سمجھ کر نکالدیا ہو اوسکا دانہ چارہ اون پر دشوار ہو) پہر اوسکو لیکر دوبارہ زندہ کری اوسکو (یعنی کہلاوے پلاوی دوا علاج کرے کہ وہ چنگا بہلا ہوجاوے) تو وہ جانور اوسی کا ہوجاویگا۔ ابان نے کہا مین نے عامر شعبی سے پوچہا تم نے یہ حدیث کس سے سنے انہون نے کہا ایک چہوڑ کر کئی صحابہ سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عن الشعبی یرفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ترک دابة بمھلک فاحیاھا رجل فھی لمن احیاھا ترجمہ عامر شعبی سے دوسری روایت مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جانور کو تباہی کیحالت مین چہوڑ دے پہر کوئی شخص اوسکو لیکر دوبارہ زندہ کرکر تو وہ اوسی کا ہوگا جس نے دوبارہ زندہ کیا ہی باب فی الرھن گروی کا بیان (یعنی گرو رکہنے کا) عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لبن الدر یحلب بنفقتہ اذا کان مرھونا والظھر یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا وعلی الذی یرکب ویحلب النفقة ترجمہ ابی ہریرہؓ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ والی جانور کا دودہ ہووے جب جانور گرو ہووی اسی طرح اوسپر سوار ہوا ور جو دودہ دہووے یا سوار ہو اوسی پر جانور کا کہانا ہی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گرو کی جانور پر سواری کرنا اور اوسکا دودہ پینا دانہ گہانس کے بدلے مرتھن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اون کے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سی زیادہ نہین درست ہی اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہے ویسی ہی اوسکا نفع بھی مرتھن اگر منافع لیوے تو اپنے اصل قرض مین وصول کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہی باب فی الرجل یاکل من مال ولدہ کوئی شخص اپنی اولاد کی کمائی کہاوے تو درست ہی عن عمارة بن عمیر عن عمتہ انھا سالت عائشة رضی اللہ عنھا فی حجری یتیم أفاکل من مالہ فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وولدہ من کسبہ ترجمہ عمارہ بن عمیر سے اپنی پہوپہی سی سنا انہون نے حضرت عائشہ سی پوچہا مین ایک یتیم کو پالتی ہون کیا مین اوسکا مال کہاؤن

تو حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت پاکیزہ خوراک آدمی کی وہ ہی جو اوسکے کسب سے ہو اور بیٹے
کا کسب باپ ہی کا کسب ہے **ف** اسی واسطے بیٹے پر ماں باپ کا نفقہ لازم ہی جب کہ عاجز ہوں اور محتاج اگر بیٹا حاضر نہ ہو یا
نہ دیوے تو بقدر خرچ کے ماں باپ کو اوسکی مال میں سے لینا درست ہی **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال ولد الرجل من کسبہ من اطیب کسبہ فکلوا من اموالھم **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سی روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی اولاد بھی اوسکی کمائی ہی بلکہ بہتر کمائی ہی تو اولاد کے مال میں سے
کہاؤ (اگر احتیاج ہو تو بقدر احتیاج اونکا مال خرچ کرو) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مالا وولدا وان والدی یحتاج مالی قال انت ومالک
لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من کسب اولادکم **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس
مال بھی ہے اور اولاد بھی ہے اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے تو آپنے فرمایا تو اور تیرا مال دونو تیرے باپ ہی کے ہیں یعنی
خبرگیری باپ کی تجھپر واجب ہے) اسلیے کہ اولاد بہتر کمائی تمہاری ہی تو اپنی اولاد کی کمائی میں سے کہاؤ (کیونکہ وہ کمائی
کی کمائی ہے) **باب** فی الرجل یجد عین مالہ عند رجل ایک شخص اپنی چیز کو بجنسہ دوسرے کے پاس پاوے
تو وہ لے لے **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد عین مالہ عند
رجل فھو احق بہ ویتبع البیع من باعہ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے اپنا مال بجنسہ کسی کے پاس پایا تو اوس مال کا وہی زیادہ ترحقدار ہی اور جسنے اس مال کو خریدا ہے وہ بائع کا پیچھا کرے
اور اوس سے اپنے دام کا دعوی کرے) **باب** فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ کوئی شخص اپنا مال میں سے
اپنی حق کے مقدار لے لیوے تو کیسا ہی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ھند ام معاویۃ جاءت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان ابا سفیان رجل شحیح وانہ لا یعطینی ما یکفینی وبنی فھل علی من جناح
ان اخذ من مالہ شیئا قال خذی ما یکفیک وبنیک بالمعروف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہند جو ماں معاویہ
کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے عرض کیا کہ ابوسفیان تو بخیل آدمی ہی اور وہ مجھے اسقدر نفقہ نہیں دیتا
ہی جو مجھے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو تو کیا میری پر گناہ ہی جو میں اوسکی مال میں سے کچھ لے لوں آپنے اوس سے فرمایا
اسقدر لے لے جو تجھکو اور تیری بیٹوں کے لیے کفایت کرے (موافق دستور کے زیادہ نہ لے) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت جاءت ھند الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل ممسک فھل
علی من حرج ان انفق علی عیالہ من مالہ بغیر اذنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حرج علیک ان
تنفقی علیھم بالمعروف **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہند آئی اور کہا

عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان تو بخیل شخص ہے تو کیا اس مین مجھپر کچھ حرج ہی جو مین بے اجازت اوسکے اوسکے مال مین
سے اوسکی اولاد کے کہانے پینے مین خرچ کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لیے کچھ حرج نہین اگر تو دستور
کیموافق اون بچون پر خرچ کرے **عن** یوسف بن ماھك المكی قال كنت اكتب لفلان نفقة ايتام
كان وليهم فغالطوه بالف درهم فادّاها اليهم فادركت لهم من مالهم مثليها قال قلت اقبض الالف
الذی ذهبوا به منك قال لا حدثنی ابی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ادّ الامانة الی من ائتمنك
ولا تخن من خانك **ترجمہ** یوسف بن ماہک مکی سے روایت ہی مین ایک شخص کا حساب لکہا کرتا تہا جو وہ خرچ کرتا تہا چند یتیمون
پر جو اوسکی پرورش مین تھی (جب یتیم بڑے ہوئے) انہون نے مغالطہ دیا اوس شخص کو ہزار درم (فریب اور مغالطہ دیکر)
اوس سے لے لیے پھر مجھکو اون یتیمون کا مال اسیقدر ملا مین نے اوس شخص سے کہا تم اپنے ہزار لے لو جو مغالطہ دیکر تم سے لے گئے اوس
نے کہا نہین مین نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جو تیرے پاس امانت رکھاوے تو اوسکی امانت ادا
کردے اور جو تیرے مال مین خیانت کرے تو اوسکے مال مین خیانت مت کر **ف** یہہ آپنے حسن اخلاق کے طور پر فرمایا علما نے
کہا ہے کہ اگر اپنے حق کے جنس مین سے پاوے تو لے سکتا ہے بدلیل حدیث ام معاویہ کے جو اوپر گذری **باب** فی قبول الھدایا
ہدیہ اور تحفہ قبول کرنیکا بیان **عن** عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یقبل الھدیة ویثیب
علیھا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تہے اور اوسکا عوض دیتے تہے **عن**
ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وایم الله لا اقبل بعد یومی ھذا من احد ھدیة الا ان
یکون مھاجرا قرشیا او انصاریا او دوسیا او ثقفیا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم خدا کی مین آج سے کسی کا ہدیہ نہ لونگا مگر قریشی مہاجر کا یا انصاری کا یا دوسی کا یا ثقفی کا (چونکہ یہ لوگ مہذب اور معقول تہے) ہوا یہہ کہ ایک اعرابی
نے آپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اوسکے بدلے مین چہ اونٹ اوسکو دیے جب بہی وہ ناراض رہا اوسوقت آپ نے یہہ حدیث فرمائی
باب الرجوع فی الھبة کوئی چیز دیکے پھر پھیر لے تو کیسا ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال العائد فی الھبة كالعائد فی قیئه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی ہوئی
چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہی ہے جیسے اپنی قے کو آپ کہانے والا (قتادہ نے کہا ہم تو قے کو حرام سمجہتے ہین تو دی ہوئی چیز پھیر لینا بہی حرام ہوگا
حالانکہ حرام نہین ہے) **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یحل للرجل ان یعطی عطیة او یھب
ھبة فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولده ومثل الذی یعطی العطیة ثم یرجع فیھا كمثل الكلب
اكل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی حلال نہین مرد کو کہ کوئی چیز دیکر یا کوئی چیز ہبہ کرکے
پہر اوسمین رجوع کرے (یعنی پہیر لے) مگر باپ اوس چیز مین جو بیٹے کو دیتا ہے اور مثال اوسکی جو کوئی چیز دیکر پہیر لے جیسی مثال
کتے کی ہے جس نے پیٹ بہر کر کہایا اور قے کی پھر اوس قے کو لوٹ کر کہا لیا **عن** عبد الله بن عمر عن رسول الله صلی الله علیه

وسلم قال مثل الذی یسترد ما وھب کمثل الکلب یقئ فیاکل قیئہ فاذا استرد الواھب فلیوقف فلیعرف بما استرد ثم لیدفع الیہ ما وھب **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکر پہیر لیتا ہی اوس شخص کی مثال کتے کی سی ہی جو قے کرتا ہی پہر اوسی قے کو کہا لیتا ہی پس جو شخص ہبہ دے اور پہیرنا چاہی تو موہوب لہ کو سبب پہیرنے کا پوچہنا چاہیی (اگر بدلا نہ ملا سبب ہو تو بدلہ دیوے) جب معلوم ہو جاوے تب اوس وقت پہیر دیوے

باب فی الھدیۃ لقضاء الحاجۃ

کوئی کام کر دینے پر ہدیہ لینا کیسا ہی

عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شفع لاخیہ بشفاعۃ فاھدی لہ ھدیۃ علیھا فقبلھا فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربا **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بہائی کی سفارش کری پہر وہ ہدیہ بہیجی اسکے بدلے مین اور یہ لے تو ایک بڑی دروازے مین سود کے داخل ہوا (یعنے برا کیا کیونکہ بہائی مسلمان کی دستگیری اور مدد کرنا ثواب ہی پہر ثواب کے کام پر بدلہ لینا اچہا نہین ہی) البتہ اگر کافر سے لیوی تو درست ہوگا

باب فی الرجل یفضل بعض ولدہ فی النحل

کوئی شخص اپنے بیٹون مین سب سے زیادہ ایک بیٹے کو دیوے تو کیسا ہی

عن نعمان بن بشیر قال نحلنی ابی نحلا قال اسماعیل بن سالم من بین القوم نحلہ غلاما لہ قال فقالت لہ امی عمرۃ بنت رواحۃ ایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشھدہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشھدہ فذکر ذلک لہ فقال انی نحلت ابنی النعمان نحلا وان عمرۃ سالتنی ان اشھدک علی ذلک قال فقال الک ولد سواہ قال قلت نعم قال فکلھم اعطیت مثل ما اعطیت لنعمان قال لا فقال بعض ھؤلاء المحدثین ھذا جور وقال بعضھم ھذا تلجئۃ فاشھد علی غیری قال مغیرۃ فی حدیثہ الیس یسرک ان یکونوا لک فی البر واللطف سواء قال نعم قال فاشھد علی ھذا غیری وذکر مجالد فی حدیثہ ان لھم علیک من الحق ان تعدل بینھم کما ان لک علیھم من الحق ان یبروک قال ابو داود فی حدیث الزھری قال بعضھم اکل ولدک وقال ابن ابی خالد عن الشعبی فیہ الک بنون سواہ وقال ابو الضحی عن النعمان بن بشیر الک ولد غیرہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی میری باپ نے مجھکو کچہ دیا (اسماعیل بن سالم نے جو اس حدیث کے راویون مین سے ہے کہا ایک غلام دیا تہا) نعمان نے تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے میری باپ سی کہا جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر دے وہ حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیان کیا کہ مینے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز دی ہی عمرہ نے مجھ سے کہا کہ آپ کو گواہ کر دی اس بات کا (اسلیے مین آپ پاس حاضر ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا اور بہی کوئی لڑکا ہے سوا نعمان کے وہ بولا ہان کیون نہین آپنے فرمایا تو نے سب لڑکون کو ایسا ہی کچہ دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہی وہ بولا نہین (اب بعضی روایتون مین ہی) آپنے فرمایا یہہ تو جور ٹہرا (یعنے ظلم جو ممنوع ہی کہ ایک کو دیا اور دوسرون کو نہ دیا) بعض روایتون مین ہی سب اولاد کو دیتا کسی ضرورت کیوجہ سی کرتا ہی تو میرے سوا کسی اور کو گواہ کر لے اس معاملے کا مغیرہ

نے اپنی روایت مین کہا کہ آپ نے فرمایا کیا تجھے بھلا معلوم نہین ہوتا کہ سعادتمندی اور نیکی مین سب برابر ہون وہ بولا ہان پھر
آپ نے فرمایا کسی اور کو اس معاملے پر گواہ کرلے مجالد کی روایت مین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھپر اون سب کا یہ حق ہے
کہ تو اون مین انصاف کرے جیسا تیرا حق اون سبھون پر ہے کہ تیرے ساتھہ بہلائی کرین ف یعنی تو آخر یہی چاہتا ہے
کہ تیرے سب بیٹے لائق اور سعادتمند ہون کہ حاجت کیوقت تیرے ساتھہ اچھا سلوک کرین اسپر تجھکو بھی چاہیے کہ سب بیٹون
کے ساتھہ برابر سلوک کرے ہرچند یہ امر کچھ واجب یا فرض نہین ہے پر آپ نے جو فرمایا وہ حسن اخلاق اور تہذیب کا مقتضا ہے کہ
ظاہر مین سب کے ساتھہ یکسان برتاؤ کرے تا کہ کوئی دل شکستہ نہ ہو اور دل پر تو کچھ زور نہین چلتا یہ خدا کیطرف سے ہے کہ بعضے
بیٹے یا بی بی سے زیادہ محبت اور الفت ہوتی ہے **عن** نعمان بن بشیر قال اعطاہ ابوہ غلاما فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما ہذا الغلام قال غلامی اعطانیہ ابی قال فکل اخوتک اعطی کما اعطاک قال لا قال
فاردد **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے اونکے باپ نے ایک غلام اونہین دیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے
غلام کا حال پوچھا اونہون نے عرض کیا یہ میرا غلام ہے جو مجھے میرے باپ نے دیا ہے تو آپ نے فرمایا کیا تیرے سب بھائیون کو ایسا
ہی غلام دیا ہے جیسا تجھے دیا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پھیر دے اس غلام کو **عن** نعمان بن بشیر یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعدلوا بین اولادکم اعدلوا بین ابنائکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد مین برابری کیا کرو اور اپنے لڑکون مین برابری کیا کرو ف یعنی سبکو
برابر دیا کرو بعضون کو زیادہ بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین **عن** جابر قال قالت امراۃ بشیر انحل ابنی
غلامک واشہد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان
سالتنی ان انحل ابنہا غلاما وقالت اشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ اخوۃ فقال نعم
قال فکلہم اعطیت مثل ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ہذا وانی لا اشہد الا علی حق **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے بشیر کی بی بی نے بشیر سے کہا کہ تو اپنا غلام میرے بیٹے کے یعنی جو اوس کے پیٹ سے تہا اوسکی غلامی مین دیدے اور
اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے گواہ کردے تو بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا کہ
فلانے کی بیٹی نے مجھسے میرا غلام اپنے بیٹے کے لیے مانگا ہے اور کہا ہے کہ اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کردے تب حضرت
نے فرمایا کیا اوسکے اور بہائی بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین پھر آپ نے فرمایا کیا اون سبھون کو تو نے دیا ہے یعنی غلام
جیسا اسکو دیا تو اوس نے کہا نہین تو آپ نے فرمایا یہ مناسب نہین ہے اور مین تو سوا حق کے گواہ نہین ہوتا یعنی جو کام سچا
اور انصاف کا ہو اوسی پر گواہ ہوتا ہون

باب فی عطیۃ المراۃ بغیر اذن زوجہا

عورت خاوند کے مال مین سے بے اوسکے پوچھے کسیکو دیوے تو درست نہین ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامراۃ امر فی مالہا اذا ملک زوجہا عصمتہا **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے

اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو جائز نہین اپنے خاوند کے مال مین سے دینا جو اوسکے پاس ہے جب خاوند اوسکی عصمت کا مالک ہے (یعنے جبتک اوسکی نکاح مین ہے) **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامرأة عطیة الا باذن زوجها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر حکم خاوند کے اوسکے مال مین سے کچھ دینا عورت کو درست نہین **باب** فی العمرے

عمر بھر مین چیز دینا درست ہے **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرے جائزة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بھر کو چیز دینا درست ہے **ف** یعنے اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اسطرح سے کہ یہہ مینے تجھکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مر جانے کے اوسکی وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہے امام اعظم رح کا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول العمری لمن وہبت لہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی **ف** یعنے عمری مثل ہبہ کے سبب ہے ملک کا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر عمری فہی لہ ولعقبہ یرثہا من یرثہ من عقبہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کسیکو کوئی چیز دی عمر بھر کو تو وہ اوسی کی ہوگی جسکو دی ہے جبتک وہ زندہ ہے پھر اوسکی وارثون کو ملیگی **ف** مگر امام مالک کے نزدیک بعد اوسکے مرنے کے پھر اوس کے پاس آ جاوے گی جس نے دی تھی کیونکہ اوس نے منفعت کا اختیار دیا تھا نہ اوس کے ذات کا مالک کر دیا تھا)

باب من قال فیہ ولعقبہ جو شخص عمر بھر کو دیوے اور وارثون کا بھی ذکر کر دے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانہا للذی یعطاہا لا ترجع الی الذی اعطاہا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جسکو کہ عمری کیا یعنے عمر بھر کو کوئی چیز دی اور یہہ کہدیا کہ اوسکو اور اوس کے وارثون کو عمری دیا تو وہ عمری اوس کے اور اوس کے اولاد کے لیے ہے اور وہ اوسکی ایسی ملک ہے کہ دینے والے کو نہ پھیریگا اس لیے کہ اوس نے ایسا دینا دیا ہے جس مین میراثین ٹھہر گئین **ف** ایسا عمری تو بالاتفاق دینے والے کیطرف نہ پھریگا کیونکہ یہہ ہبہ ہوا جب موہوب لہ نے اوس پر قبضہ کر لیا تو اوس کے ملکیت ثابت ہوگئی **عن** جابر بن عبد اللہ قال انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جس عمری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی وہ یہہ ہے (یعنے دینے والا جسکو دیتا ہے اوس سے اسطرح پر کہے) کہ یہہ تیرے لیے اور تیری اولاد کے لیے ہے اور جو یون نہ کہا بلکہ کہا یہ تیرے لیے ہے جبتک تو زندہ رہے تو وہ اپنے مالک کیطرف ہی پھر جاویگا (جب معمر لہ مر جاوے یہی حدیث دلیل ہے امام مالک کی) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمرہ

فھو لورثتہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبیٰ اور عمرے نکرو **ف** رقبیٰ یہہ ہی کہ کہے یہہ گھر کہہ تجھی مین نے اس شرط پر دیا کہ اگر تو پہلے مرا تو پہر مین لے لونگا اور اگر مین پہلے مرا تو تیرا ہو چکا **ت** اگر کوئی رقبے یا عمرے دیوی تو اوسی کا ہو جاوے گا جسکو دیا ہی اور اوس کے وارثون کا **عن** جابر بن عبد اللہ

قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امراۃ من الانصار اعطاھا ابنھا حدیقۃ من نخل فماتت فقال ابنھا انما اعطیتھا حیاتھا ولہ اخوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی لھا حیاتھا وموتھا قال کنت تصدقت بھا علیھا قال ذلک ابعد لک **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک انصار کے عورت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اسطرح پر اوسکے بیٹے نے اوسکو ایک باغ دیا تہا جب وہ مر گئی تو بیٹے نے کہا مین نے اوسکی زندگی تک دیا تہا اوسکی بہائی موجود تہی (یعنے لڑکے کے ماموں) آپ نے فرمایا وہ زندگی اور موت دونوں مین اوس عورت کا ہی لڑکا بولا مین نے صدقہ دیا تہا آپ نے فرمایا تو پھر تو پہیر نا بڑی تعجب کی بات ہی تجھسے **باب** فی الرقبی رقبیٰ کا بیان اوسکی تفسیر گزر چکی ہی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لاھلھا والرقبی جائزۃ لاھلھا

ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اوس کے اہل کا ہو جاتا ہی اور رقبیٰ اوس کے اہل کا ہو جاتا ہی **ف** یعنی معمر لہ اور مرقب لہ کا ہو جاتا ہی دینے والے کو پہر نہین ملسکتا **عن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر شیأ فھو لمعمرہ محیاہ ومماتہ ولا ترقبوا فمن ارقب شیأ فھو سبیلہ

ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کچھ عمریٰ کیا تو وہ چیز اوسی کے لیے ہی جس شخص کے لیے عمریٰ کیا گیا جیتے اور موئے اور رقبیٰ نکرو اس لیے کہ جسکو کچھ رقبے مین دیا تو وہ اوسی کا ہو جاویگا (دینے والے کو نہ ملے گا) **عن** مجاھد قال العمری ان یقول الرجل للرجل ھو لک ما عشت فاذا قال ذلک فھو لہ ولورثتہ والرقبی ان یقول الانسان ھو للآخر منی ومنک **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی عمریٰ یہ ہی جو کوئی شخص کسی شخص سے کہے یہ چیز تیری ہی جبتک تو زندہ ہی جب ایسا کہا تو وہ چیز اوسکی ہو گئی اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارثون کو ملیگی اور رقبے یہ ہے ایک شخص کہے یہ چیز تیری ہی اگر تو میری بعد سے نہین تو میری ہی مین لے لونگا **باب** فی تضمین العاریۃ جو شخص مانگے چیز لیوے پہر تلف ہو جاوے **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تؤدی ثم ان الحسن نسی قال ھو امینک لا ضمان علیہ **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذمہ ہی ہاتھ کا جو لیا یہانتک کہ ادا کرے **ف** یہ غصب اور قرض اور خرید مین ہے **ت** پھر حسن نے کہا جب تو مانگے پر چیز دیوے تو وہ امین ہی اوس پر تاوان نہین (اگر خود بخود تلف ہو جاوے) **عن** صفوان

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعار منہ ادراعا یوم حنین فقال اغصب یا محمد فقال لا بل عاریۃ مضمونۃ **ترجمہ** صفوان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اوس سے زرہین عاریت لین تو اوس نے

کہا یا محمد کیا زبردستی سے آپ نے فرمایا زبردستی سے نہین لیتا ہون بلکہ یہہ تو پہیر دی جاوینگے ف یعنی عاریت لیتا ہون اگر
محفوظ رہین تو بھی ئہین پہیر دونگا ورنہ قیمت اوسکی دیجاوے گی۔ یہ قول ہی شافعی اور احمد کا کہ عاریت اگر تلف ہوجاوے تو تاوان
دینا ہوگا ۔ عن اناس من آل صفوان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا صفوان ھل عندک من سلاح قال
عاریۃ او غصبا قال لا بل عاریۃ فاعارہ ما بین الثلاثین الی الاربعین درعا وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حنینا فلما ھزم المشرکون جمعت دروع صفوان ففقد منہا ادراعا فقال نغرم لک قال لا
یا رسول اللہ لان فی قلبی الیوم ما لم یکن یومئذ ترجمہ آل صفوان کے بعض لوگون سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صفوان سی فرمایا ای صفوان کیا تیرے پاس کچہ ہتہیار ہین اوس نے عرض کیا آپ عاریت چاہتی ہین یا زبردستی سے آپ نے
فرمایا زبردستی نہین بلکہ عاریت چاہیے تو اوس نے تیس سے چالیس تک (یعنے کچہ کم وبیش) زرہین آپ کو عاریت دین اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی کی پہر جب مشرکین کو شکست ہوئی تو صفوان کی زرہین اکٹہا کی گئین اوس مین سے
چند زرہین کہو دی اگر تم کہو تو ہم اوسکا تاوان دین صفوان نے کہا نہین یا رسول اللہ اب میری دل مین وہ بات نہین
ہی جو پہلے تہی ف یعنی پہلے تو مین کافر تہا مجہو آپ سے دشمنی تہی۔ اب مسلمان ہوگیا ہون بہلا مین آپسی کاہے کو
تاوان لینے لگا۔ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ عزوجل قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث لا تنفق المرأۃ شیئا من بیتہا الا
باذن زوجہا فقیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک افضل اموالنا ثم قال العاریۃ مؤداۃ والمنحۃ
مردودۃ والدین مقضی والزعیم غارم ترجمہ ابا امامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی
آپ فرماتے تہے مقرر اللہ جل جلالہ نے ہر حق والے کو اوسکا حق دیدیا تو اب وارث کیواسطے وصیت درست نہین ہی یعنے اللہ
جل جلالہ نے کلام اللہ مین وارثون کا حصہ مقرر کردیا جب اون کو حصہ ملتا ہی تو وصیت اون کے لیے درست نہین ہی عورت
اپنی گھر مین سے کچہ خرچ نکرے مگر اپنی خاوند کی اجازت سی کسی نی کہا یا رسول اللہ کہانا بھی نہ دیوے بغیر اجازت کے آپ نے فرمایا
اناج تو سب مالون مین بہتر ہی پہر آپ نے فرمایا عاریت کو واپس دینا چاہیے (یعنے اگر سلامت ہی ورنہ قیمت) اور منحہ پہیر دی
جاویگی (یعنے دودہیلا جانور اگر کوئی دودہ پینے کے لیے کسی کو دیوے تو بعد دودہ موقوف ہوجانیکے جسکا جانور ہی اوسکو پہیر دینا
چاہیے) اور قرض ادا کرنا تو فرض ہے اور ذمہ لینے والا ضامن ہے) یعنی جس چیز کا ذمہ لیا اوسکا ادا کرنا ضروری ہی عن
یعلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتتک رسلی فاعطہم ثلاثین درعا وثلاثین بعیرا قال فقلت
یا رسول اللہ اعاریۃ مضمونۃ او عاریۃ مؤداۃ قال بل مؤداۃ ترجمہ یعلی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تیری پاس میری قاصد آوین تو اون کو تیس زرہین اور تیس اونٹ دیجیو راوی کہتا ہی مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا اوسکا عاریت کے طور پر دون جسکا ضمان لازم آتا ہی یا اوس عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس دی جاتی ہی آپ نے فرمایا

عن صفوان بن امیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار منہ ادراعا [illegible]

ف [illegible]

عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس دیجاتی ہے **باب** فیمن افسد شیئا یغرم مثلہ جو شخص دوسرے کی چیز تلف کردیوے تو ویسی ہی چیز تاوان دیوے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند بعض نسائہ فارسلت احدی امھات المؤمنین مع خادمھا قصعۃ فیھا طعام قال فضربت بیدھا فکسرت القصعۃ قال ابن المثنی فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکسرتین فضم احداھما الی الاخری فجعل یجمع فیھا الطعام ویقول غارت امکم زاد ابن المثنی کلوا فاکلوا حتی جاءت قصعتھا التی فی بیتھا ثم رجعنا الی لفظ مسدد وقال کلوا وحبس الرسول والقصعۃ حتی فرغوا فدفع القصعۃ الصحیحۃ الی الرسول وحبس المکسورۃ فی بیتہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک بی بی پاس تھے پھر ایک اور مومنوں کی ماں نے اپنے خادم کے ہات آپ کے پاس ایک پیالہ میں کہانا بہیجا اوس بی بی نے (جنکی باری تھی) پیالہ توڑ دیا اپنا ہاتھہ مار کر (جسکے گھر میں تھے) ابن المثنی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو ٹکڑوں کو ایک کو جوڑ کر جمایا اور اوس میں پہر کہانا اکٹھا کیا اور آپ فرماتے تھے (یعنے سامعین صحابہ سے) تمہاری ماں کو برا معلوم ہوا (یعنے اون کو غیرت آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گھر میں ہیں اور کہانا اور جگہ سے پک کر آوے) آپ نے فرمایا کہاؤ سب نے کہانا شروع کیا یہانتک کہ اوس بی بی (جس نے پیالہ توڑ دیا تہا) کے گھر کا پیالہ آیا آپ نے فرمایا کہاؤ اور خادم کو ٹہرائے رکہا اور پیالے کو بھی بہیج دیا جب لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے ثابت پیالے کو اوس خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا اپنے گھر میں رکہہ لیا (یعنے جس بی بی کے گھر میں تہے وہیں رکہہ لیا) **عن** جسرۃ بنت دجاجۃ قالت عائشۃ رضی اللہ عنھا ما رایت صانعا طعاما مثل صفیۃ صنعت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فبعثت بہ فاخذنی افکل فکسرت الاناء فقلت یا رسول اللہ ما کفارۃ ما صنعت قال اناء مثل اناء وطعام مثل طعام **ترجمہ** جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا میں نے کسی کو ایسا کہانا پکاتے نہیں دیکھا جیسا صفیہ پکاتی تہیں (جو بی بی تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ایک روز انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کہانا پکا کر بہیجا مجھے لرزش آیا (یعنے برا معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری باری میں کیوں کہانا بہیجتی ہیں) میں نے برتن توڑ ڈالا پھر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس فعل کا کیا کفارہ ہے آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ایسا ہی دوسرا برتن ہے اور کہانے کا بدلہ ایسا ہی دوسرا کہانا ہے **باب** المواشی تفسد زرع قوم کسی شخص کے جانور دوسری کی زراعت کو پامال کریں تو کیا حکم ہوگا **عن** محیصۃ ان ناقۃ للبراء بن عازب دخلت حائط رجل فافسدتہ فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل الاموال حفظھا بالنھار وعلی اھل المواشی حفظھا باللیل **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں گہسی اور اوسکے باغ کو تباہ کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطور پر کیا دن کو تو باغ کی حفاظت باغ والے کے ذمے ہے اور رات کو جانوروں کی حفاظت اون کے مالک کے ذمے ہے (اگر رات کو جانوروں نے باغ تباہ کیا تو وہ جانور والے سے لیا جاویگا) **عن**

البراء بن عازب قال كانت له ناقة ضارية فدخلت حائطا فافسدت فيه فكلم رسول الله صلى
الله عليه وسلم فيها فقضى ان حفظ الحوائط بالنهار على اهلها وان حفظ الماشية بالليل على اهلها وان
على اهل الماشية ما اصابت ماشيتهم بالليل ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی کہ اون کے پاس ایک اونٹنی ضاریہ
(اوسکو کہتے ہین جسکو عادت ہو لوگون کے کہیت یا باغ اجاڑنیکی) تھی سو وہ ایک باغ مین گہسی اور باغ کو تباہ کر دیا اوسکی گفتگو رسول
صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطرح پر کیا کہ باغونکی حفاظت دن کو تو باغ والون کے
ذمہ پر ہی اور حفاظت جانورون کی رات کو جانور والے کے ذمہ پر ہی اگر رات کو انہون نے اپنے جانور دن کو چہوڑ دیا
اور وہ کسے کا باغ یا کہیت چر گئے تو جو نقصان ہوگا وہ جانور والے سے لیا جاویگا بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الاقضیۃ

کتاب قاضی بنی کے اور حکمون اور فیصلون کی یعنی عدالت کے اصول کا بیان) **باب** فی طلب القضاء قضا
کے عہدے کی درخواست کرنا کیسا ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ولی القضاء
فقد ذبح بغیر سکین ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قاضی بنایا گیا تو وہ
بغیر چھری کے ذبح ہوا (یہ چھری سے ذبح ہونیسے بھی زیادہ دشوار ہے) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی لوگون مین قاضی بنا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا (یعنی عاقبت بگڑنیکا خوف ہی) **باب** فی القاضی
یخطی قاضی سے غلطی اور خطا ہو تو کیا حکم ہے **عن** بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القضاۃ ثلاثۃ واحد
فی الجنۃ واثنان فی النار فاما الذی فی الجنۃ فرجل عرف الحق فقضی بہ ورجل عرف الحق فجار فی
الحکم فھو فی النار ورجل قضی للناس علی جھل فھو فی النار ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین طرح کے ہوتے ہین ایک جنت مین اور دو آگ مین سو جو جنت مین ہی وہ تو وہ شخص ہے جسنے حق جانا
اور اوسی کیموافق فیصلہ کیا اور ایک وہ شخص ہے کہ اوس نے حق پہچانا پہر اپنے حکم مین ظلم کیا تو وہ آگ مین ہے اور ایک
وہ شخص ہی جس نے نادانی سے لوگونکا فیصلہ کیا تو وہ بھی آگ مین ہی **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتھد فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتھد فاخطأ فلہ اجر فحدثت بہ
ابا بکر بن حزم فقال ھکذا حدثنی ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم نے عقل کو مقدور بہر سوچ سمجھ کر حکم دیا اور اوس کے سمجھ ٹہیک ٹہیک پڑی تو اوسکی لیے دوہرا ثواب ہے اور جب عقل خرچ
سوچکر حکم کیا اور سمجھ اوس کی ٹہیک نہ پڑی تو اوسکی لیے اکہرا ثواب ہے **ف** یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کرنیمین خوب
غور کیا اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ ٹہیک ہی تو اوسکو دونا ثواب ہی اور اگر چوک گیا تو ایک ثواب ہے

بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور
نہین اوسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث مین غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین
اور اگر چوک ہی تو اوس مین ایک ثواب ہی بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اور اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین عن
ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من طلب قضاء المسلمين حتى يناله ثم غلب عدله جوره فله
الجنة ومن غلب جوره عدله فله النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمانون
کا قاضی بننا چاہی یہانتک کہ قاضی ہو جاوے پہر اوسکے ظلم پر اوسکا عدل غالب ہو جاوی تو اوسکے لیے بہشت ہی اور جسکے عدل پر اوسکا ظلم غالب
ہو تو اوسکے لیے آگ ہی عن ابن عباس قال ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون الى قوله الفاسقون
هؤلاء الآيات الثلاث نزلت في اليهود خاصة في قريظة والنضير ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
یہ جو تین آیتین ہین ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون فاولئک ہم الظالمون فاولئک ہم الفاسقون یعنی جو اللہ کے
حکم کے موافق فیصلہ کری وہ کافر ہے اور ظالم ہے اور فاسق ہی یہ تینون آیتین خاص بنی قریظہ اور نضیر کے یہودیون کی شان
مین اتری (پس مسلمان اگر خلاف قرآن و حدیث فیصلہ کری تو کافر نہ ہوگا مگر ظالم اور فاسق ہونے بلکہ قریب کفر ہونے
مین کیا شک ہے) باب في طلب القضاء والتسرع اليه فیصلہ کرنے مین جلدی کرنا بہت برا ہی بلکہ خوب سمجھنا اور غور
کرنا چاہیے عن عبد الرحمن بن بشير الازرق قال دخل رجلان من ابواب كندة وابو مسعود الانصاري
جالس في حلقة فقالا الا رجل ينفذ بيننا فقال رجل من الحلقة انا فاخذ ابو مسعود كفا من حصى فرماه
به وقال مه انه كان يكره التسرع الى الحكم ترجمہ عبد الرحمن بن بشیر ازرق سے روایت ہی دو شخص کندہ کے
آئے جھگڑتے ہوئے اسوقت ابو مسعود انصاری ایک حلقے مین بیٹھے تھے اون دونون نے کہا کوئی ہی جو ہم دونونکا فیصلہ کردیوے
ایک شخص حلقے والون مین سے بول اٹھا ہان مین فیصلہ کر دونگا ابو مسعود نے ایک مٹھی کنکریان لیکر اوسکو ماربن اور کہا ٹھہر تو ابو مسعود برا
جانتے تھے فیصلے اور قضا مین جلدی کرنیکو (کیونکہ جلدی اور اضطراب مین اکثر غلطی ہو جاتی ہی بر خلاف اطمینان اور سہولت کے)
عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من طلب القضاء واستعان عليه وكل اليه
ومن لم يطلبه ولم يستعن عليه انزل الله ملكا يسدده ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مینے سنا ہی آپ فرماتے تھے جو شخص قضا کے عہدے کی درخواست کریگا اور اوس عہدے کے لیے مدد چاہیگا لوگون سے (یعنی
سفارشین کراویگا) تو اللہ تعالے اوسکی مدد نہ کریگا اور جو درخواست نہ کریگا نہ سفارش کراویگا تو اللہ جل جلالہ ایک فرشتے کو اوتاریگا
جو اوسکی مدد کرے عن ابی موسى قال النبي صلى الله عليه وسلم .. لن نستعمل او لا نستعمل على عملنا من اراده ترجمہ
ابو موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی ایسی کو کام پر مقرر نکرینگے جو اوسکی درخواست دیوے باب
كراهية الرشوة رشوت کی برائی کا بیان عن عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے رشوت دینے والے اور لینے والے پر

باب فی ھدایا العمال عاملون اور قاضیون کو جو تحفے اور ہدیے ملین **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس من عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فھو غل یاتی بہ یوم القیامۃ فقام رجل من الانصار اسود کانی انظر الیہ فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال وما ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ فما اوتی منہ اخذ وما نھی عنہ انتھی ترجمہ عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو ہماری طرف سے جو شخص عامل مقرر ہو تم مین سے کسی کام پر پھر ہمسے اوس نے چھپایا محاصل مین سے ایک سوئی یا اوس سے بھی کم سو وہ چوری مین داخل ہے اور قیامت کے دن چورائی ہوئے چیز کے ساتھ آویگا استنے مین ایک شخص انصار مین سے کالے رنگ کا کھڑا ہوا راوی کہتا ہے گویا مین اوسکی طرف دیکھ رہا ہون اور اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنا عمل مجھسے لیجیے تو آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے اوس نے عرض کیا مین نے آپ سے سنا ہے آپ ایسا ایسا فرماتے تھے پھر آپ نے فرمایا مین تو یہ کہتا ہون کہ جسکو ہم نے کسی کام پر بھیجا تو تھوڑا یا بہت جو کچھ اوسکو ملے وہ حاضر کرے (یعنے حاصل اوسکا) اور جو اجرت اوسکا م کی اوسکو ملی وہ لے لے اور جس سے منع ہوا ف یعنی تحصیلدار یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہے جسکو قیامت مین خدا کو موندہ دکھانا ہو وہ بگانی چیز سے بچتا رہے اوسکو آسان نہ جانے **باب** کیف القضاء قضا کرنیکا کیا طریقہ ہے **عن** علی علیہ السلام قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا فقلت یا رسول اللہ ترسلنی وانا حدیث السن ولا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک فاذا جلس بین یدیک الخصمان فلا تقضین حتی تسمع من الاخر کما سمعت من الاول فانہ احری ان یتبین لک القضاء قال فما زلت قاضیا او ما شککت فی قضاء بعد ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی کر کر بھیجا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے قاضی بنا کر بھیجتے ہین اور مین کم عمر نوجوان ہون اور قضا کا علم بھی مجھے نہین ہے تو آپ نے مجھسے فرمایا تیری دل کو اللہ راہ دکھاویگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جب دو شخص تیری پاس کوئی مقدمہ لاوین تو جبتک دونون کا اظہار نہ سن لینا تب تک اول ہی کا حال سنکر اوسی پر فیصلہ نہ کر دینا کیونکہ اسمین بہت اچھی طور سے تیری لیے مقدمہ کی حقیقت کھلجاویگی حضرت علی کہتے ہین پھر مین نے کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے مین شک نہ کیا اسکے بعد **ف** جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تدبیر بتائی اور مین نے اوسپر عمل کیا **باب** فی قضاء القاضی اذا اخطأ اگر قاضی غلطی سے فیصلہ کر دیوے تو جسکا اوسمین فائدہ ہو وہ اپنے تئین بری نہ سمجھے **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو مما اسمع منہ فمن قضیت لہ من حقہ

بشئ فلا یاخذ منہ شیا فانما اقطع لہ قطعۃ من النار **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بھی آدمی ہی ہون **ف** یعنی مجھہ مین بشریت ہی اور بشر کام کی حقیقت اور باطن کو
کچھہ جانتا نہین ہی تو مین بموجب کتاب اللہ کے ظاہر کیموافق لوگون مین حکم کرونگا اور باطن کے بھیدون کو اللہ جل جلالہ ہی
خوب جانتا ہے **ف** اور تم اپنے مقدمات کو میری پاس لاتے ہو اور شاید کہ تم دونون مین سے (یعنے مدعی اور مدعا علیہ)
ایک شخص خوش تقریر اور تیز زبان ہو اپنے اظہار مین دوسرے شخص سے اور مین فیصلہ کرون اوسی کی مرضی کے موافق اوسکا
حال سنکر سو جسکے لیے مین نے حکم کیا اوسکی بہائی کے کسی چیز پر تو چاہیے کہ اوسکو نہ لیوے سلیے کہ اوسکو ایک آگ کا ٹکڑا دیتا
ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پہ حکم کرتا ہے سو اگر کوئی شخص خوش تقریری سے دہوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا
حق چہینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہی اور آپکے فرمانے
سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ جیسی اور لوگون کو غیب کا حال معلوم نہین ظاہر پر حکم کرتی ہین ویسا ہی مجھکو بھی ہر ایک بات
غیب کی معلوم نہین اس حدیث سے رد ہو گیا اون لوگون کا جو جانتے ہین کہ آنحضرت کو ہر ایک بات غیب کی معلوم تہی **عن**
ام سلمۃ قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان یختصمان فی مواریث لهما لم تکن لهما بینۃ الا
دعواهما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ فبکی الرجلان وقال کل واحد منهما حقی لک
فقال لهما النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما اذ فعلتما ما فعلتما وتوخیا الحق ثم استهما ثم تحالا **ترجمہ** ام المومنین
ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص میراث کے مقدمہ مین جہگڑتے ہوئے آئے **ف**
یعنی ہر ایک نے مال مین دعوے کیا کہ یہہ مجھے میراث مین ملا ہی اور اون دونون مین کسی کا گواہ نہ تھا لیکن صرف دعوے
کرتے تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی جو گذرا کہ مین ایک آدمی ہون مجھہ سے غلطی ہو جاتی ہی کیونکہ مین ظاہر سے
فیصلہ کرتا ہون یہ سنکر دونون شخص رونے لگے اور ہر ایک اسمین کہنے لگا مین نے اپنا حق تجھکو دیا (یعنی مین اپنے دعوی سے درگذرا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون سے فرمایا جب تم ایسا کرتے ہو تو مال کو آپسمین تقسیم کر لو اور حق کو ڈہونڈھ کر اوس پر
عمل کیجیو اور قرعہ ڈالکر حصے لیلو اور ایکدوسری کو معاف کر دو **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا الحدیث
قال یختصمان فی مواریث واشیا قد درست فقال انی انما اقضی بینکم برای فیما لم ینزل علی فیہ
ام سلمہ سے روایت ہی یہی حدیث انہون نے کہا دو شخص تھے ترکے مین لڑتے ہوئے اور پرانی دہرانی چیزون مین جہگڑا کرتے
ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تم دونون کا فیصلہ کرونگا اپنی رائے سے اوس مقدمے مین جسمین کوئی
حکم مجھہ پر نہین اوترا **عن** ابن شہاب ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال وهو علی المنبر یا ایها الناس ان
الرای انما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبا لان اللہ کان یریہ وانما هو منا الظن والتکلف
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر کے اوپر فرمایا ای لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے

ٹھیک ہی کیونکہ اسد جل جلالہ اون کو سوجھا تا تہا (حکم بین الناس بما ارٰیک اللّٰہ) اور ہماری ہی ایک بات ہی اور محنت ہی ازہم محنت اور غوض کرکے ایک بات نکالتی ہین پہر اوسپر بھی بہروسا نہ چاہیے کہ ہمیشہ صحیح اور درست ہوتی ہو

باب کیف یجلس الخصمان بین یدی القاضی مدعی اور مدعی علیہ قاضی کے سامنے کیونکر بیٹہین **عن** عبد اللّٰہ بن الزبیر قال قضی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الخصمان یقعدان بین یدی الحکم **ترجمہ** عبد اسد بن زبیر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ مدعی اور مدعا علیہ دونون حاکم کے روبرو بیٹہین یعنی بوقت مقدمہ دریافت کرنے کے)

باب القاضی یقضی وھو غضبان قاضی غصے کیوقت قضا نکرے **عن** ابی بکرۃ انہ کتب الی ابنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یقضی الحکم بین اثنین وھو غضبان **ترجمہ** ابی بکرہ رض سے روایت ہی کہ اونہون نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا غصے کیحالت مین قاضی دو آدمیون کے مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے **ف** یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت حکم نہ کرے اسلیے کہ قضیہ فیصل کرنیکو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جہوٹ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بہوکا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بہرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا درست نہین کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین

باب الحکم بین اھل الذمۃ کافرونکا مقدمہ کسطرح فیصل کرنا **عن** ابن عباس فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم فنسخت قال فاحکم بینھم بما انزل اللّٰہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی پہلے یہ حکم تہا فان جاؤک فاحکم بینھم یعنے جب کفار تیری پاس آوین تو اون کا فیصلہ کر یا نہ کر یہ منسوخ ہوا پہر حکم ہوا کہ فیصلہ کر اونکا اسد کی کتاب کے موافق

عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم + وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط الآیۃ قال کان بنو النضیر اذا قتلوا من بنی قریظۃ ادوا نصف الدیۃ واذا قتل بنو قریظۃ من بنی النضیر ادوا الیھم الدیۃ کاملۃ فسوی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بینھم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم یعنے جب کافر تیرے پاس آوین تو اونکا فیصلہ کر یا نہ کر اگر فیصلہ کر تو انصاف سے کر تو پہلے یہ دستور تہا کہ بنو نضیر جب بنی قریظہ کے لوگون مین سے کسی کو مار ڈالتے تو آدہی دیت دیتے اور جب بنو قریظہ بنی نضیر کے کسی آدمی کو مار ڈالتے تو پوری دیت دیتے اس آیت کے اوترتے ہی آپ نے دیت برابر کر دی

تمام ہوا پارہ بائیسوان سنن ابی داؤد کے تیئیس پارون مین سے - اب شروع ہوتا ہے پارہ تیئیسوان اوسکے تفضل اور انعام پر توکل کرکے - ھو الموفق و

ھو المعین و بہ نستعین

تم الجزو الثانی والعشرون ویتلوہ الجزء الثالث والعشرون

انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بست ودوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران +

تمت

الجزء الثالث والعشرون

تئیسوان پارہ

باب اجتهاد الرای فی القضاء قضا اور حکم مین رای کو دخل دینا جب حدیث قرآن مین وہ صورت نہ ملے

عن اصحاب معاذ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اراد ان یبعث معاذا الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لك قضاء قال اقضی بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فان لم تجد فی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا فی کتاب الله قال اجتهد برایی ولا آلو فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم صدره وقال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله صلی الله علیه وسلم لما یرضی رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** اصحاب معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ کو یمن کیطرف بھیجنے کا ارادہ کیا (یعنے قضا کا عہدہ دیکر) تو آپنے معاذ سے فرمایا کہ جب تیری پاس مقدمہ آویگا تو اوسکو کسطرح فیصلہ کریگا معاذ نے عرض کیا اللہ کی کتاب کے موافق آپنے فرمایا اور جو کتاب اللہ مین نہ پاوے تو عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق پھر آپ نے فرمایا اور جو سنت رسول اللہ مین بھی نہ پاوے اور کتاب اللہ مین بھی نہ پاوے معاذ نے عرض کیا پھر مین اپنی عقل سے غور اور دریافت کرونگا اور کوتاہی نہ کرونگا (یعنے مقدمہ کو سوچ کر فیصلہ کرینگے) راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کا سینہ ٹھپکا (یعنی شاباشی کے طور پر) اور آپ نے فرمایا سب طرح کی تعریف اللہ ہی کو لائق ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول کو اوس چیز کے توفیق بخشی جس سے اللہ کا رسول راضی اور خوش ہے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے قیاس اور اجتهاد کے حجت ہونے پر مگر جو مسئلہ قرآن وحدیث مین مفصل مصرح پاوے اوسمین تقلید کسی امام اور مجتهد کی نہ کرے بلکہ قرآن وحدیث کیموافق عمل کرے کیونکہ مصرحات مین مجتهد کے اجتهاد کو دخل نہین دریے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت خوش ہوکر معاذ کو شاباشی دی تو معلوم ہوا کہ جتبک مسئلہ قرآن وحدیث مین مفصل مصرح پاوے اجتهاد کو دخل نہ دے اور خلاف اوسکا اگر کتب مجتهدین مین نکلے تو اوس سے چشم پوشی کرکے قرآن حدیث پر عمل کرے نہین تو نسخ قرآن وحدیث کا اقوال مجتهدین سے لازم آویگا اب صورت اوسکی یون سمجھنا چاہیے اور اسی طرح عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جو مسئلہ قرآن مین مفصل مذکور ہو اوسپر عمل کرے نہین ماکے و اندیشہ نہ رکھے اور جو قرآن مین مفصل مذکور نہ ہو تو اوسکا حال حدیث سے دریافت کرلے اور جو حدیث مین بھی صریح بیان نہ ہو تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اجماع سے دریافت کرے کیونکہ حدیث کے روسے پیروی اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ثابت ہے اگر صحابہ نے اوس مسئلے مین اجماع کیا ہو بلکہ اختلاف کیا ہو تو جمہور صحابہ کا مسلک اختیار کرے اگر طرفین مین صحابہ برابر ہون تو خلفاء راشدین و اجلائے صحابہ جیسے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور

عبد اللہ بن مسعود کا قول اختیار کرنا بہتر ہے اگر صحابہ سے بھی کچھ اوس مسئلہ مین منقول نہ ہو تو بہ شرط لیاقت قرآن حدیث
مین غور کر کے اپنی رای پر عمل کرے اگر اپنی رای پر بھی اطمینان نہ ہو تو اہل الرای کے اقوال کو دیکھے خصوصًا ائمہ اربعہ اور داؤد ظاہری
اور سفیان ثوری اور وکیع اور اوزاعی وغیرہ ہم کے اقوال کو ان لوگون کے اقوال مین سے جو قول مناسب اور عمدہ معلوم ہو اوسپر
عمل کرے اگر اوس مسئلہ مین احادیث مختلف ہون تو ائمہ حدیث نے جس حدیث کو ترجیح دی ہو اوسپر عمل کرے یہی طریقہ ہے محققین سلف
کا **باب** فی الصلح صلح کرنیکا بیان کونسی صلح درست ہے اور کونسی نادرست **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلح جائز بین المسلمین زاد احمد الا صلحا احل حراما وحرم حلالا وزاد سلیمان
بن داؤد وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون علی شروطھم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلح درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جو حلال کو دیوے حرام کو یا حرام کر دیوے حلال کو سلیمان بن داؤد
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرطون پر عمل کرین **ف** مگر ایسی شرط
ہی کا ہیکو کرین جو شریعت مین ناجائز ہو جسکی وجہ سے آیندہ قباحت واقع ہو **عن** کعب بن مالک انہ تقاضی ابن ابی
حدرد دینا کان لہ علیہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتھما
حتی سمعھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیتہ فخرج الیھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی کشف سجف حجرتہ ونادی کعب بن مالک فقال یا کعب فقال لبیک یا رسول اللہ فاشار
الیہ بیدہ ان ضع الشطر من دینک قال کعب قد فعلت یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قم
فاقضہ **ترجمہ** عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ کعب بن مالک اون کے باپ کا قرض ابن ابی حدرد پر آتا تھا انہون
نے تقاضا کیا اوس پر رسول اللہ صلعم کے زمانے مین مسجد کے اندر تو بلند ہوئین آوازین اون دونون کی یہانتک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپ اوسوقت گہر مین تھے تو گھر سے نکل آئے اور پردہ اٹھا کے کعب بن مالک کو پکارا کعب نے کہا
حاضر ہون یا رسول اللہ آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرضہ معاف کر دے کعب نے کہا مین نے معاف کیا یا رسول اللہ تب
آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اوٹھ اور قرض ادا کر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام یا حاکم کو سمجھا بجھا کر مدعی اور مدعی علیہ مین
صلح کرا دینا اور مدعی سے کچھ معاف کرا دینا درست ہے مگر اوسمین زبردستی نہین ہو سکتی اگر مدعی معاف نہ کرے تو قاضی اوسکو
پورا حق دلا دیگا۔ کعب بن مالک بن ابی کعب انصاری اوی اہر حدیث کے مشہور صحابی مین اور اون تین لوگون مین سے ہین جو
غزوہ تبوک مین پیچھے رہ گئی تھی پہر اللہ نے اونکا قصور معاف کیا **باب** فی الشہادات گواہیونکا بیان **عن**
زید بن خالد الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشہادتہ
او یخبر بشہادتہ قبل ان یسالھا شک عبد اللہ بن ابی بکر ایتھما قال قال ابو داؤد قال مالک الذی یخبر بشہادتہ
ولا یعلم بھا الذی ھی لہ قال الہمدانی ویرفعھا الی السلطان قال ابن السرح او یاتی بھا الامام والاخبار فی

حدیث الہمدانی قال ابن السرح ابن ابی عمرة لم یقل عبد الرحمن **ترجمہ** زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر کرون مین تم کو سب سے بہتر گواہ کے جو گواہی دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ مین گواہ ہون
قبل اوس کے کہ پوچھا جاوے اوس سے **ف** یعنے حقوق اللہ مین جیسے طلاق عتاق وقف مین یا جب مدعی سچا ہوا اور اوسکو گواہ نہ ملتا
ہو اور کسی شخص کو اوسکی حق کا حال معلوم ہو وہ شخص خود بخود جاکر حاکم کے پاس گواہی دیوے تاکہ اوسکا حق تلف نہ ہو اس قسم
کی گواہی ثواب ہے اور یہہ حدیث اوس حدیث کے مخالف نہیں کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دینگے قبل پوچھے
جانے کے کیونکہ اوس حدیث مین مراد جھوٹی گواہی ہے یا گواہی سے قسم مقصود ہے یعنے قسم کہا دینگے قبل قسم لینے کے بعضون
نے اس حدیث کے معنے یہہ کیے ہین کہ بجرد پوچھے جانے کے گواہی دین اور یہہ جو کہا قبل پوچھے جانیکے گواہی دین مبالغہ اور مجاز
کے طور پر ہے **ت** ابو داؤد نے کہا امام مالک نے کہا وہ گواہ مراد ہے جو اپنی گواہی ظاہر کر دیوے اور یہ نہ معلوم ہو اوس کو
کہ یہہ گواہی کس کے مفید ہے **ف** یعنے وہ گواہ اظہار شہادت سے اظہار حق کا قصد کرتا ہو نہ دنیا کی بہلائی کا یا کسی مرتبہ
کا علما نے کہا بعض اوقات مین حق کی شہادت دینا فرض ہو جاتا ہے جیسے رمضان کا چاند دیکھا یا ذیحجہ کا اور معلوم ہے کہ دوسرا
گواہ بھی ہمارے ساتھ ہے یا کسی شخص کا حق ڈوبا جاتا ہے اگر یہ گواہی نہ دی اسی واسطے فرمایا ولا تکتموا الشهادة **باب**
فیمن یعین علی خصومة من غیر ان یعلم امرها کوئی شخص مدعی یا مدعی علیہ کے مدد کرے اور یہ نہ جانتا ہو کہ حق پر ہے
یا ناحق پر تو بڑا گناہ ہے **عن** یحیی بن راشد قال جلسنا لعبد الله بن عمر فخرج الینا فجلس فقال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من حالت شفاعته دون حد من حدود الله فقد ضاد الله ومن
خاصم فی باطل وهو یعلمه لم یزل فی سخط الله حتی ینزع ومن قال فی مؤمن ما لیس فیه اسکنه الله
ردغة الخبال حتی یخرج مما قال **ترجمہ** یحیی بن راشد سے روایت ہے ہم بیٹھے عبد اللہ بن عمر کے انتظار مین تو وہ نکلے
اور بیٹھ کر بولے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے سفارش کی اللہ کی کوئی حد روکنے کو
جیسے چور کے ہاتھ کٹنے سے بچانے کو لیے یا زانی کی رجم یا جلد سے بچنے کے لیے بعد اوس کے کہ مقدمہ قاضی تک پہونچ گیا
تو اوس نے ضد کی اللہ سے اور جس نے جھگڑا کیا ناحق جانکر تو وہ ہمیشہ اللہ کے غصے مین رہیگا یہانتک کہ چھوڑ دے اوس جھگڑے
کو اور توبہ کرے اور جسنے کسی مومن کے حق مین وہ بات کہی جو اوسمین نہ تھی تو وہ جہنمیون کی میل کچیل اور کیچڑ مین رہیگا یہانتک کہ توبہ
کرے اوس سے **عن** ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال ومن اعان علی خصومة بظلم فقد باء
بغضب من الله عز وجل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص مدد کرے نالش فساد
مین ناحق اور ظلم پر تو وہ پڑجاویگا اللہ جل جلالہ کے غصے مین دنیا مین ذلیل ہوگا نہین تو آخرت مین ضرور ہوگا **باب**
فی شهادة الزور جھوٹی گواہی دینے کا بیان **عن** خریم بن فاتك قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم
صلوة الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت شهادة الزور بالاشراك بالله ثلاث مرات

ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به ترجمہ
خریم بن فاتک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوکر آپ کھڑے ہوگئے اور تین
بار فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنیکے برابر ہے پھر آپ نے پڑھا بچتے رہو بتون کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے ایک اللہ
ہی کیطرف ہوکر نہ اوسکے ساتھ ساجھی بناکر یعنی یہ آیت فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور الآیۃ

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رد شهادة الخائن والخائنة
وذي الغمر على اخيه ورد شهادة القانع لاهل البيت واجازها لغيرهم قال ابوداود الغمر الحقد و
الشحناء ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت
کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی کو رد کیا اور اپنے بھائی سے کینہ رکھنیوالے کی گواہی کو رد کیا۔ اور اپنے گھر والون
پر قناعت کرنیوالیکی گواہی کو گھر والون کے فائدہ کیلیے رد کیا اور اور ون کے لیے جائز کہا ف قناعت کرنیوالے سے یہ ہے
کہ ایک شخص خادم ہو یا ملازم قدیمی ہو کسی گھر کا تو اوسکی گواہی اون گھر والون کے فائدے کیلئے درست نہ ٹھہرے

عن سليمان بن موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا زان ولا
زانية ولا ذي غمر على اخيه ترجمہ سلیمان بن موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنی
والی مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی جائز نہین اور نہ بدکار مرد اور بدکار عورت کی گواہی جائز ہے اور جو اپنے بھائی سے
کینہ رکھے اوسکی گواہی بھی جائز نہین یعنے دنیا کے وجہ سے عداوت رکھے

باب شهادة البدوي على اهل الامصار

جنگلی آدمی کی گواہی شہر والے پر کافی نہین ہے عن ابي هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا
تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے شہر والے پر دیہاتی کی گواہی درست نہین (کیونکہ دیہاتی اکثر بیوقوف اجڈ ہوتے ہین)

باب الشهادة في الرضاع

دودھ پلانیکی گواہی کا بیان عن ابن ابي مليكة قال حدثني عقبة بن الحارث وحدثنيه
صاحب لي عنه وانا لحديث صاحبي احفظ قال تزوجت ام يحيى بنت ابي اهاب فدخلت علينا امرأة سوداء
فزعمت انها ارضعتنا جميعا فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فاعرض عني فقلت يا رسول
الله انها لكاذبة قال وما يدريك وقد قالت ما قالت دعها عنك ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے حدیث
بیان کی مجھ سے عقبہ بن حارث نے اور حدیث بیان کی مجھ سے میرے ایک دوست نے عقبہ سے اور مجھے اپنی دوست کی روایت خوب
یاد ہے عقبہ نے کہا مین نے ام یحیی بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک بار ہمارے پاس ایک کالی عورت آئی اور بولی مین نے تم دونون کو دودھ
پلایا ہے یعنی تم دونون بہن بھائی ہو دونون کو مین یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے مجھسے منہ
پھیر لیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے فرمایا تجھے کیا معلوم اب وہ تو ایسا کہتی ہے چھوڑ دے تو اپنی بی بی کو

اس حدیث سے معلوم ہوا اگر صرف مرضعہ یعنی دودھ پلانیوالی عورت کی گواہی ثبوت رضاعت کیلیے کافی ہے امام احمد کا یہی
قول ہے اور جمہور علما کے نزدیک یہ محمول ہے ورع اور احتیاط پر **باب** شہادۃ اہل الذمۃ فی الوصیۃ فی
السفر کافر ذمی کی شہادت کا بیان سفر مین وصیت کرنے پر **عن** الشعبی ان رجلا من المسلمین حضرتہ
الوفاۃ بدقوقا ھذہ ولم یجد احدا من المسلمین یشہدہ علی وصیتہ فقال الاشعری ھذا امر
لم یکن بعد الذی کان فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحلفہما بعد العصر باللہ ما خانا
ولا کذبا ولا بدلا ولا کتما ولا غیرا وانہا لوصیۃ الرجل وترکتہ فامضی شہادتہما **ترجمہ**
شعبی سے روایت ہے ایک مسلمان مرنے لگا دقوقا مین (دقوقا کسی بستی کا نام ہے) اور کوئی مسلمان اوسکو نملا جسکو گواہ
کرے اپنی وصیت پر تو اوسنے گواہ کردیا دو شخصون کو اہل کتاب مین سے پھر وہ دونو شخص کوفے مین آئے اور ابو موسی
اشعری سے بیان کیا اور اوسکا ترکہ بھی لیکر آئے اور وصیت بھی بیان کی ابو موسے نے کہا یہ تو ایسا امر ہے جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ایکبار ہوا تھا پھر نہین ہوا بعد اوسکے ابو موسے نے اون دونون کو حلف دی عصر کے بعد
کہ قسم خدا کی ہم نے خیانت نہین کی نہ جھوٹ بولا نہ بات بدلی نہ چھپایا نہ تغیر کیا اور بیشک اوس شخص کی یہی وصیت تھی
یہی ترکہ تھا پھر اون کی گواہی پر حکم کردیا **عن** ابن عباس قال خرج رجل من بنی سہم مع تمیم الداری وعدی بن بداء
فمات السہمی بارض لیس بہا مسلم فلما قدما بترکتہ فقدوا جام فضۃ مخوصا بالذہب فاحلفہما رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم وجد الجام بمکۃ فقالوا اشتریناہ من تمیم وعدی فقام رجلان من اولیاء
السہمی فحلفا لشہادتنا احق من شہادتہما وان الجام لصاحبہم قال فنزلت فیہم یا ایہا الذین امنوا
شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت الایۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک مسلمان شخص بنی سہم
مین سے تمیم داری اور عدی بن بدا کے ساتھہ نکلا (دونوں نصرانی تھے) پھر وہ مرگیا ایسے ملک مین جہان کوئی مسلمان نتھا جب وہ دونون
اوسکا ترکہ لیکر آئی تو اوسمین چاندی کا گلاس جسپر سونیکے پتر جڑے ہوئے تھے نہ ملا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون دونون کو حلف دی پھر وہ گلاس مکے مین ملا جن کے پاس ملا انہون نے کہا ہم نے اسکو تمیم اور عدی سے خریدا بعد اوسکے دو شخص
اوس سہمی کے اولیا مین سے کھڑے ہوئے اور انہون نے حلف کی ہماری گواہی اون دونون کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور گلاس
ہمارے صاحب (یعنی سہمی) کا تھا اوس وقت یہہ آیت اتری - یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت اخیر تک پھر
وہ گلاس میت کی ملکیت مین بھی نکلا اور خیانت کا جرم اون پر ثابت ہوا - لہذا ورثہ نے پھر لیا (سورہ مائدہ کے اخیر
مین یہہ قصہ مذکور ہے) **باب** اذا علم الحاکم صدق الشاہد الواحد یجوز لہ ان یحکم بہ جب ایک
شخص کے گواہی پر حاکم کو یقین ہو جاوے کہ سچا ہی تو وہ فیصلہ کرسکتا ہی **عن** عمارۃ بن خزیمۃ ان عمہ حدثہ
وھو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ليقضيه ثمن فرسه فاسرع رسول الله صلى الله عليه وسلم المشي وابطأ الاعرابي فطفق رجال يعترضون الاعرابي فيساومونه بالفرس ولا يشعرون ان النبي صلى الله عليه وسلم ابتاعه فنادى الاعرابي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان كنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته فقام النبي صلى الله عليه وسلم حين سمع نداء الاعرابي فقال اوليس قد ابتعته منك فقال الاعرابي يقول لا والله ما بعتكه فقال النبي صلى الله عليه وسلم بلى قد ابتعته منك فطفق الاعرابي يقول هلم شهيدا فقال خزيمة بن ثابت انا اشهد انك قد بايعته فاقبل النبي صلى الله عليه وسلم على خزيمة فقال بم تشهد فقال بتصديقك يا رسول الله فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادة خزيمة شهادة رجلين **ترجمہ** عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑا خریدا ایک اعرابی سے پھر آپ اوسکو اپنے ساتھہ لیچلے تاکہ گھوڑے کی قیمت ادا کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی چلنے لگے اور اس اعرابی نے دیر کی اسمین اور چند لوگون نے اعرابی کے سامنے آنا شروع کیا اور گھوڑا چکانے لگے اون کو یہ معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو بیچ چکے مین تب اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا اگر آپ خریدتے ہین اس گھوڑے کو تو خرید لیجیے نہین تو مین بیچے ڈالتا ہون یہ سنکر آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا مین تجھ سے اس گھوڑے کو خرید نہین چکا اعرابی کہا نہین قسم خدا کی مین نے نہین بیچا آپ کے ہاتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین تو بیچ چکا ہے میرے ہاتہہ اعرابی نے کہنا شروع کیا اچھا گواہ لاؤ اوسوقت خزیمہ بن ثابت نے کہا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ آپ گھوڑا مول لے چکے مین اور وہ بیچ چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسی گواہی دیتے ہو انہون نے کہا اسوجہ سے کہ مین آپکو سچا جانتا ہون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو گواہون کے قائم مقام کیا **ف** جمہور علما کے نزدیک یہ امر مخصوص تہا خزیمہ سے اور کے لیے نہین ہوسکتا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے جب زید بن ثابت کلام اللہ جمع کرتے تھے تو اون کے پاس لوگ آیتین لیکر آتے وہ ہر ایک آیت کے لیے دو گواہ عادل طلب کرتے مگر سورہ برات کا اخیر صرف خزیمہ بن ثابت پاس ملا انہون نے لکھا لیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو مردون کی گواہی کے برابر رکھا تہا پھر خزیمہ کی انتقال تک یہی طریقہ رہا

باب القضاء باليمين والشاهد

ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بيمين وشاهد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا **ف** یعنی مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تہا آپ نے مدعی سے قسم لی اور یہ قسم ایک گواہ کی قائم مقام ہوئی۔ عمر نے تنازیادہ کیا کہ یہ فیصلہ حقوق یعنی معاملات مین تہا نہ حدود مین وہان دو دو عادل کی گواہی ضرور ہی **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر مقدمہ فیصلہ کیا **ف** یہی مذہب ہے اکثر علما اور جمہور علما کا اور ابوحنیفہ اور ثوری

اور اوزاعی کے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہین ہوسکتا جبتک دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین گواہ نہون جیسا کلام اللہ مین مذکور ہے

عن الزبیب یقول بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا الی بنی العنبر فاخذوهم برکبة من ناحیة الطائف فاستاقوهم الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکبت فسبقتهم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت السلام علیک یا نبی اللہ ورحمة اللہ وبرکاته اتانا جندک فاخذونا وقد کنا اسلمنا وخضرمنا اذان النعم فلما قدم بلعنبر قال لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل لکم بینة علی انکم اسلمتم قبل ان تؤخذوا فی هذه الایام قلت نعم قال من بینتک قلت سمرة رجل من بنی العنبر ورجل اخر سماه له فشهد الرجل وابی سمرة ان یشهد فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ابی ان یشهد لک فتحلف مع شاهدک الاخر قلت نعم فاستحلفنی فحلفت باللہ لقد اسلمنا یوم کذا وکذا وخضرمنا اذان النعم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذهبوا فقاسموهم انصاف الاموال ولا تمسوا ذراریهم لولا ان اللہ تعالی لا یحب ضلالة العمل ما رزیناکم عقالا قال الزبیب فدعتنی امی فقالت هذا الرجل اخذ زربیتی فانصرفت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فاخبرته فقال لی احبسه فاخذت بتلبیبه وقمت معه مکاننا ثم نظر الینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائمین فقال ما ترید باسیرک فارسلته من یدی فقام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للرجل رد علی هذا زربیة امه التی اخذت منها فقال یا نبی اللہ انها خرجت من یدی قال فاختلع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیف الرجل فاعطانیه وقال للرجل اذهب فزده اصعا من طعام قال فزادنی اصعا من شعیر **ترجمہ** زبیب عنبری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کیطرف بہیجا لشکر کے لوگون نے اون کو گرفتار کیا رکبہ مین (جو ایک موضع ہے نواح طائف مین) اور پکڑ لائے اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو مین سوار تہا اسوجہ سے آگے آیا اور سلام کیا مین نے آگے مین نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمة اللہ وبرکاته آپکا لشکر ہمارے پاس آیا اور ہم کو گرفتار کیا حالانکہ ہم مسلمان ہوچکے تہے اور ہم نے جانورونکے کان کاٹ ڈالے تہے (خطابی نے کہا شاید یہ علامت تھی اگلے زمانے مین کہ مسلمانون کے جانورون کے کان پہٹے ہوتے تھے) جب بنو العنبر کے لوگ آئے تو مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے اس بات کا کہ تم مسلمان ہوچکے تہے گرفتار ہونیسے پہلے مین نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا کون ہے مین نے کہا سمرہ جو ایک شخص تہا بنی العنبر مین سے اور ایک اور شخص جسکا زبیب نے نام لیا پہر اوس شخص نے تو گواہی دی اور سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمرہ نے تو گواہی دینے سے انکار کیا اب تو حلف کرلیگا اپنے ایک گواہ کے ساتھ مین نے کہا ہان کرونگا پہر آپ نے مجکو حلف دلائی مین نے قسم کہائی اللہ کی بیشک ہم فلان فلان روز مسلمان ہوگئے تہے اور اپنے جانورونکے کان چیر دیے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے لوگون سے فرمایا جاؤ تقسیم کرو اونکا آدہا مال **ف** یعنی اگر انکا کفر ثابت ہوتا تو اونکے سب مال مسلمانون کو

مالک ہوجاتے اور ان کی اولاد لونڈی غلام ہوجاتی اور جو اسلام لاوے تو دو مردون کی گواہی سے ثابت ہوجاتا تو بالکل آزاد رہتی
اوسوقت انکے مال مین سے ایک تہائی کا لینا بھی درست نہ ہوتا مگر جونکہ ثبوت درمیانی ہے نہ کامل ہے نہ معدوم اس لیے حکم متوسط
دیا گیا کہ نصف مال انکا تم لے لو اور نصف انکو دیدو **ت** اور ان کی اولاد کو ہاتھ نہ لگا واگر اسد تعالی مجازین کی سعی
بیکار ہونا برا نہ جانتا تو ہم تمھاری مالون مین سی ایک رسی بھی نہ لیتے زید نے کہا مجھکو میری مان نے بلایا اور کہا اس
شخص نے میری توشک چھین لی مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا پکڑ اوسکو مین نے
اوسکو گلے مین کپڑا ڈالکر پکڑا اور مین اوس کے ساتھ کھڑا ہوا اپنی جگہہ مین آپ نے ہم دونون کو کھڑا دیکھ کر فرمایا تو اپنی قیدی
سے کیا چاہتا ہے مین نے اوسکو چھوڑ دیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اوس شخص سے اس کے مان کی توشک دیدے جو تو نے
لی لی ہے وہ بولا ای نبی اللہ کے وہ جاتی رہی میری پاس سے آپ نے اوس کی تلوار لیکر مجھکو دیدی اور اوس شخص سے کہا
جا اور کئی صاع اناج کے اسکو اور دے (یعنے صلح کرا دی آپ نے توشک کے بدلے مین تلوار اور کئی صاع پر) اوس شخص نے مجھکو چند صاع
جو کے دیے (علاوہ تلوار کے) **باب** الرجلان یدعیان شیئا ولیست لھما بینۃ دو شخص ایک چیز کا دعوی کرین
اور کسی کے پاس گواہ نہون **عن** سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن جدہ ابی موسی الاشعری ان رجلین ادعیا
بعیرا او دابۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیست لواحد منھما بینۃ فجعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما
ترجمہ سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا ابو موسی اشعری سے روایت کی دو شخصون نے دعوی کیا ایک اونٹ یا
اور کوئی جانور کا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس اور ان دونون مین کسیکے پاس گواہ نہ تھا پھر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم
نے اوس جانور کو یا اونٹ کو اون دونون مین تقسیم کر دیا نصفا نصف (یعنی دونون مین وہ جانور یا اونٹ مشترک کر دیا سوائے
اسکے کیا چارہ تہا) **عن** قتادۃ بمعنی اسنادہ ان رجلین ادعیا بعیرا علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فبعث کل واحد منھما شاھدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما نصفین **ترجمہ** قتادہ سے ایسی ہی
اسناد سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین ایک اونٹ مین دو شخصون نے دعوے کیا اور ہر ایک نے دو دو گواہ
اپنی دعوی کے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس گذرانے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوس اونٹ کو دونون مین آدہا
آدہ تقسیم کر دیا **عن** ابی ھریرۃ ان رجلین اختصما فی متاع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لواحد منھما
بینۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استھما علی الیمین ما کان احبا ذلک او کرھا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہی دو شخص ایک چیز مین جھگڑتے ہوئے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آئے اور اون دونون مین ایک کے پاس بھی گواہ نہ تہا
تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اون پر قرعہ ڈالنے کو کہا قسم پر خواہ اسکو [illegible] مین یا برا جانمین (یعنے پہلے قرعہ ڈالو
جسکا نام نکلے وہ قسم کہا کر اس چیز کو لے لے) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکرہ الاثنان
الیمین واستحباھا فلیستھما علیھا قال سلمۃ قال انا معمر وقال اذا اکرہ الاثنان علی الیمین **ترجمہ** ابو ہریرہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو نو آدمی قسم کہانے کو برا جانین یا قسم کہانا چاہین تو قرعہ ڈالین اوس پر
یعنی قرعہ ڈالین قسم کہانے پر جسکی نام پر قسم کہانا نکلے وہ قسم کہا کر اوس چیز کو لے لیوے **عن** سعید بن ابی عروبۃ باسناد
ابن منہال مثلہ قال فی دابۃ ولیس لہما بینۃ فامرہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستہما علی الیمین
ترجمہ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی دو شخصون نے ایک جانور کے مقدمہ مین اور اون دونون مین کسی پاس ہی گواہ نہ تہا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے قسم کہانے پر قرعہ ڈالنے کا حکم دیا **باب** الیمین علی المدعی علیہ مدعی
علیہ قسم کہاوی جب مدعی پاس گواہ نہ ہون **عن** ابن ابی ملیکۃ قال کتب الی ابن عباس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین علی المدعی علیہ **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی ابن عباس نے مجھے لکہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ قسم کا فیصلہ کر دیا ہے (جب وہ منکر ہوا اور مدعی پاس گواہ نہ ہون **باب** کیف
الیمین قسم کیونکر دینا چاہیے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعنی لرجل حلفہ احلف باللہ
الذی لا الہ الا ھو مالہ عندک شیء یعنی للمدعی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک شخص کو قسم کھلائی تو آپ نے اوس سے یون فرمایا کہ اللہ کی قسم کہا جو سوا اوس کے کوئی بندگی کے لائق نہین
کہ تیری پاس مدعی کی کوئی چیز نہین ہی آپ نے یہہ قسم مدعی علیہ کو کھلائی **باب** اذا کان المدعی علیہ ذمیا
ایحلف جب مدعی علیہ کافر ذمی ہو تو اوسکو حلف دیجاوی یا نہ دیجاوے **عن** الاشعث قال کان بینی و بین رجل
من الیہود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الک بینۃ قال لا قال
للیہودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا یحلف ویذھب بمالی فانزل اللہ ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم
الی اخر الآیۃ **ترجمہ** اشعث سے روایت ہی میری اور ایک یہودی کے درمیان کچہ زمین تھی سو یہودی نے مجہہ سے انکار کیا مین اسے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا آپ نے مجھسے فرمایا تیری پاس کوئی گواہ ہی مین نے عرض کیا کہ نہین پھر آپ نے یہودی سے فرمایا
تو قسم کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قسم کہا کر میرا مال اوڑا لیگا پھر اللہ جل جلالہ نے اوتارا مقرر جو لوگ اللہ کا عہد دیکر
اور قسم کہا کر تہوڑا مال خریدتے ہین اونکا آخرت مین کچہ حصہ نہین ہی اخیر آیت تک **باب** یحلف الرجل علی علمہ
فیما غاب عنہ علم پر قسم دینا جب وہ فعل مدعی علیہ کا نہ ہو **عن** الاشعث بن قیس ان رجلا من کندۃ ورجلا
من حضرموت اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان
ارضی اغتصبنیہا ابو ھذا وھی فی یدہ قال ھل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی
اغتصبنیہا ابوہ فتہیا الکندی یعنی للیمین **ترجمہ** اشعث بن قیس سے روایت ہی کہ ایک شخص کندی اور ایک
حضرموتی ایک زمین کے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جہگڑتے ہوئے آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ
میری زمین کو اسکی باپ نے غصب سے لیا ہی اور وہی مین اسکی قبضہ مین ہی آپ نے اوس سے فرمایا بہلا تیرا کوئی گواہ بھی ہے

اوس نے عرض کیا کہ نہین مگر مین کندیکو قسم دیتا ہون اللہ جل جلالہ کی اسبات پر کہ یہہ اسکو نہین جانتا کہ یہہ میری زمین ہے جو
اسکے باپ نے اوسکو غصب سے لیا ہے سو کندی قسم کہانے پر تیار ہوگیا یہان پر علم کی قسم آئی کیونکہ غصب اوسکے باپ کا فعل تہا **عن**
وائل بن حجر الحضرمی قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان هذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی هی ارضی فی یدی ازرعها
لیس له فیها حق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینة قال لا قال فلک یمینه فقال یا رسول اللہ
انه فاجر لیس یبالی ما حلف لیس یتورع من شیء فقال لیس لک منه الا ذلک **ترجمہ** وائل بن حجر حضرمی سے
روایت ہے کہ ایک شخص حضرموتی اور ایک کندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے
میرے باپ کی زمین لے لی ہے کندی نے عرض کیا یہ میری زمین ہے مین اوس مین کہیتی کیا کرتا ہون اسکا اوس مین
کچھ حق نہین ہے حضرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کوئی گواہ بھی ہے اوس نے عرض کیا نہین تو آپ نے
اوس سے فرمایا تجھی اوس سے قسم ملیگی یعنے جب گواہ نہین ہین تو یہی ہوسکتا ہے کہ کندی سے قسم لے لے حضرمی نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہہ تو بدکار ہے قسم کی کچھ پرواہ نہین رکہتا اور یہ پرہیزگار شخص نہین ہے آپ نے اوس سے فرمایا سوا قسم کے تیرا
اوسپر کچھ حق ودعوی نہین **ف** یعنی اور کوئی تدارک نہین ہوسکتا جب تیرے پاس گواہ نہین ہین پس یہی ہوسکتا ہے
کہ اوس سے حلف لے لے **باب** کیف یحلف الذمی کافر ذمی کو کیونکر قسم دیجاوے **عن** ابی هریرة قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی للیهود انشدکم باللہ الذی انزل التوراة علی موسی ما تجدون فی التوراة علی
من زنی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون سے کہا قسم دیتا ہون مین تم کو اوس اللہ
کی جس نے موسی علیہ السلام پر توریت اوتاری کیا حکم پاتے ہو تم توریت مین اوس شخص کا جو زنا کرے (یہ جب آپ نے فرمایا کہ یہودیون
نے انکار کیا کہ رجم کی سزا توریت مین نہین ہے) **عن** عکرمة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له یعنی لابن صوریا
اذکرکم باللہ الذی نجاکم من آل فرعون واقطعکم البحر وظلل علیکم الغمام وانزل علیکم المن والسلوی
وانزل علیکم التوراة علی موسی اتجدون فی کتابکم الرجم قال ذکرتنی بعظیم ولا یسعنی ان اکذبک وساق
الحدیث **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا (یہودیون کے عالم سے) کہا مین تم کو یاد دلاتا ہون
اوس اللہ کی جس نے نجات دی تم کو فرعون کی قوم سے اور رستہ کردیا تمہارا ایسے سمندر مین (بحر قلزم مین) اور سایہ کیا تمہارے اوپر
ابر کا اور اوتارا تمپر من اور سلوی کو اور اوتارا توریت تمہاری کتاب کو موسی علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب مین رجم یعنے زانی کو پتھر
کر مار ڈالنے کا ذکر ہے ابن صوریا نے کہا تم نے بہت بڑا حوالہ دیا اب مجھ سے جھوٹ نہین بولا جاتا پھر بیان کیا حدیث کو (آخر مطلب
یعنی پھر رجم کا حکم توریت مین نکلا اور زانی یہودی رجم کیا گیا) **باب** الرجل یحلف علی حقه آدمی سچی بات مین
کوشش کرے تو تہک کر نہ بیٹھ رہے **عن** عوف بن مالک انه حدثهم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بین رجلین

فقال المقضی علیه لما ادبر حسبی الله ونعم الوکیل فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله یلوم علی العجز ولکن
علیک بالکیس فاذا غلبک امر فقل حسبی الله ونعم الوکیل ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کا فیصلہ کیا تو جو مقدمہ ہار گیا اوس نے بعد فیصلے کے پیٹھ پھیر کر کہا مجھکو اللہ بس ہے اور وہ بہتر کام
بنانیوالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مقرر اللہ تعالی ملامت کرتا ہے آدمی کو بیوقوفی پر مگر تجھکو ہوشیاری لازم ہے
پھر اگر تو کسی وجہ سے ہار جاوے تو کہہ اللہ جل جلالہ مجھکو بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے **ف** یہہ حدیث اس زمانے کے مسلمانوں
کیلیے اچھا سبق ہے آدمی کو ہوشیاری اور بندوبست ہر کام کا پہلے سے ضروری ہے یہہ نہین کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہے کسی کام کا انتظام نہ کرے
پھر جب مصیبت سر پر آئی تو لگے رونے پیٹنے

باب فی الدین وغیرہ قرضے کیوجہ سے کسی کو قید کرنا

عن الشرید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی الواجد یحل عرضه وعقوبته قال ابن المبارک یحل عرضه
یغلظ له وعقوبته یحبس له **ترجمہ** شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار آدمی کا قرض نہ ادا
کرنا اوسکی عزت ریزی اور سزا کو درست کر دیتا ہے ابن المبارک نے کہا عزت ریزی سے مراد اوس سے سخت کلامی اور تنبیہہ ہے اور سزا سے
قید کرنا مقصود ہے (یعنی جب مقدور ہو اور قرض نہ ادا کرے تو اوسکی سزا دینی درست ہے) **عن** هرماس بن حبیب رجل من اهل
البادیة عن ابیه عن جده قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بغریم لی فقال لی الزمه ثم قال لی یا اخا بنی
تمیم ما ترید ان تفعل باسیرک **ترجمہ** ہرماس بن حبیب ایک شخص تھا جنگل کا رہنے والا اوس نے اپنے باپ سے روایت کیا اوس نے
دادا سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک اپنے قرضدار کو لایا آپ نے فرمایا اوسکے ساتھ رہو پھر فرمایا کیا چاہتا ہے
تو اپنے قیدی سے (یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہے) **عن** بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم
حبس رجلا فی تهمة **ترجمہ** بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنی دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو تہمت مین قید کیا (یعنی ثبوت کامل نہ تہا صرف گمان پر قید کیا تاکہ آیندہ حقیقت معلوم ہو) **عن** بهز بن حکیم عن
ابیه عن جده انه قام الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یخطب فقال جیرانی بما اخذوا فاعرض عنه
مرتین ثم ذکر شیئا فقال النبی صلی الله علیه وسلم خلوا له عن جیرانه لم یذکر مؤمل وهو یخطب **ترجمہ**
بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ وہ یا اوسکا بہائی یا چچا جیسا ابن قدامہ کی روایت مین ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہڑا ہوا اور آپ خطبہ پڑہ رہے تھے

باب فی الوکالة کسی کو اپنی طرف سے وکیل کرنیکا بیان

عن جابر بن عبد الله انه سمعه یحدث قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلمت
علیه وقلت له انی اردت الخروج الی خیبر فقال اذا اتیت وکیلی فخذ منه خمسة عشر وسقا فان ابتغی
منک آیة فضع یدک علی ترقوته **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے کہا مین نے ارادہ کیا نکلنے کا طرف خیبر
کی تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ مین خیبر کے جانیکا ارادہ رکھتا ہون تو آپ نے مجھے فرمایا

جب تو ہماری وکیل سے ملیو تو پندرہ وسق کہجور کے اوس سے لے لیجیو اگر وہ تجہہ سے نشانی مانگے تو اپنا ہاتہہ اوسکے گلے پر رکہہ دینا
ف شاید یہی نشانی آپ نے اوس وکیل سے بیان کر دی ہوگی **ابواب من القضاء** قضا کے متعلق اور چند
بابوں کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تدارأتم فی طریق فاجعلوہ سبعۃ اذرع ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رستے مین جہگڑا کرو تو سات ہاتہہ رستہ چہوڑ دو کیونکہ اسقدر
کافی ہوتا ہے راہ چلنیوالون اور جانورون کے لیے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
استاذن احدکم اخاہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ فلا یمنعہ فنکسوا فقال ما لی اراکم قد اعرضتم
لالقینہا بین اکتافکم وھذا حدیث ابن ابی خلف وھو اتم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر تمہارا کوئی بہائی تم سے تمہاری دیوار مین لکڑی گاڑنے کی اجازت چاہے تو اوسکو منع مت کرو یہہ سنکر لوگون
نے سر جہکا لیا **ف** اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکہنا چاہے تو اوسکو نہ روکو یا میخ وغیرہ گاڑنے سے نہ روکو کہ ہمسایہ کا حق ہے
جمہور علما کے نزدیک یہہ امر استحبابا ہے اور احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک وجوبا اور نزدیک جب ہمسایہ کسی کے
دیوار مین لکڑی گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے **ت** پہر ابوہریرہ نے کہا کیا وجہ ہے جو تم اس حدیث کو متوجہ ہو کر نہین سنتے ہو اور مین
تو اسکو خوب مشہور کرونگا یہہ حاصل ترجمہ ہوا اور لفظی یہہ ہے کہ کیا ہے واسطے میرے دیکہتا ہون مین تم کو اس حدیث سے مونہہ پہیرتے
ہوئے اور مین تو اس حدیث کو تمہاری کندہون کے بیچ مین ڈالونگا یعنی سنا سنا کر تم کو خوب تنگ کرونگا اور زبردستی اسپر عمل کرواونگا
عن ابی صرمۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ضار اضر اللہ بہ و
من شاق شاق اللہ علیہ ترجمہ ابوصرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہنچاویگا یعنی
بے سبب شرعی تو اللہ اوسکو ضرر پہنچاویگا اور جو کسی سے دشمنی کریگا تو اللہ اوس سے دشمنی کریگا **عن** سمرۃ بن جندب
انہ کانت لہ عضد من نخل فی حائط رجل من الانصار قال ومع الرجل اہلہ قال فکان سمرۃ یدخل الی نخلہ
فیتاذی بہ ویشق علیہ فطلب الیہ ان یبیعہ فابی فطلب الیہ ان یناقلہ فابی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر لہ ذلک فطلب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعہ فابی فطلب الیہ ان یناقلہ فابی قال فہبہ
لہ ولک کذا وکذا امرا رغبہ فیہ فابی فقال انت مضار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصاری
اذھب فاقلع نخلہ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے باغ مین اونکی ایک کچہہ درخت خرما کے تہے اور اوس
انصاری کے ہمراہ زنانہ بہی تہا تو سمرہ جب اپنی درختون کیلیے جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی یعنی بسبب زنانہ کے اونکا آنا اوس
پر دشوار ہوتا اسلیے انصاری نے وہ درخت سمرہ سے خریدنا چاہی مگر سمرہ نے انکار کیا پہر مبادلہ پر مانگی تو بہی سمرہ نے انکار کیا پہر وہ شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے سمرہ سے کہا بیچ ڈالو وس نے نمانا پہر کہا بدل لے جب بہی نمانا پہر کہا ہبہ کر دے اوسکے
عوض مین بہشت ہے بہت رغبت دلائی مگر سمرہ نے نمانا تہا نمانا جب آپ نے فرمایا تو مضار ہے یعنی ایذا دینے والا پہر رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ تو جا کر اوس کے درختون کو اوکھیڑ ڈال **ف** اسلیے کہ ضد کرتا ہے اسکو اصلاح منظور نہین ہے
پس جو ایسا کرے اوسکی یہی سزا ہے **عن** عبد اللہ بن الزبیر ان رجلا خاصم الزبیر فی شراج الحرۃ التی یسقون بہا فقال
الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ الزبیر ثم ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر ثم
ارسل الی جارک فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قال اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر فواللہ انی لاحسب ھذہ الآیۃ
نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ زبیر سے ایک شخص نے نالیون کے
مقدمہ مین جھگڑا کیا جو سنگستان سے آتی تہین اور اون سے کھیتون کو پانی پلایا جاتا تہا انصاری نے کہا پانی کو بہنے دو تو زبیر
نے اوس سے انکار کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کہ زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پہر پانی کو چھوڑ دے
اپنے ہمسایہ کیطرف انصاری کو اسپر غصہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اسد زبیر تو آپ کے پہپی کا بیٹا تھا تو اوسوقت رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہو گیا اور زبیر سے پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے کہیت کو سینچ کر پانی کو بند
کر دے یہانتک کہ کہیت کے مینڈہ تک پانی بہر جاوے زبیر نے کہا خدا کی قسم میں سمجھتا ہون یہ آیت اسی باب مین
اوتری ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے قسم تیرے رب کی وے مومن ہونگے جبتک تجکو حاکم نہ بناوین اپنے جہگڑون مین پھر جو تو
فیصلہ کر دے اوس سے دل نہ چراوین اور مان لین **عن** ثعلبۃ بن ابی مالک انہ سمع کبراءہم یذکرون ان رجلا
من قریش کان لہ سہم فی بنی قریظۃ فخاصم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مہزور یعنی السیل الذی
یقتسمون ماءہ فقضی بینہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء الی الکعبین لا یحبس الاعلی
علی الاسفل **ترجمہ** ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے اوس نے اپنے بزرگون سے سنا بیان کرتے تھے کہ ایک شخص قریشی شریک
تہا بنی قریظہ کا (پانی مین) پھر اوس نے فریاد کی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے ایک نالے کے پانی مین جسکا پانی سب
تقسیم کر لیتے تھے آپ نے یون فیصلہ کیا کہ جبتک پانی ٹخنون تک نہ ہو جاوے تب تک اوپر والا نیچے کہیت والی پر پانی نہ چہوڑے
ف کیونکہ ٹخنے ٹخنے برابر جب پانی جمع ہو جاتا ہے اوسوقت کہیت سیراب ہو جاتا ہے جب اتنا ہو جاوے تو اب پانی کو نہ روکے
بلکہ نیچے کہیت والے کیطرف چہوڑ دیوے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی فی السیل المہزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی الاسفل **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے
اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مہزور (ایک میدان ہے) کے نالہ کے باب مین
یہ حکم فیصلہ کیا کہ پانی روکا جاوے جبتک کہ ٹخنے برابر پہونچے پہر اوپر والا تلے والی کے لیے پانی چہوڑ دے **ف**
یعنے اوپر کے کہیت والا جب ٹخنے برابر پانی کہیت مین سینچ لیوے تو پہر اپنے سے نیچے والے کہیت کے لیے چہوڑ دے اسی طرح دوسرا بہی

کرے جب تجھی برابر ہو جاوی تو دوسرے کہیت مین چہوڑ دی عن ابی سعید الخدری قال اختصم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان فی حریم نخلة فی حدیث احدہما فامر بہا فذرعت فوجدت سبعة اذرع وفی حدیث الاخر فوجدت خمسة اذرع فقضی بذلک قال عبد العزیز فامر بجریدة من جریدہا فذرعت

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی دو شخصون نے جہگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درخت کے تہالے مین آپ نے حکم دیا اوس کے ناپنی کا تو وہ سات ہاتہہ نکلا پھر آپ نے اسی کا حکم کر دیا دوسری روایت مین ہی کہ وہ پانچ ہاتھ نکلا آپ نے ایسا ہی حکم کیا عبد العزیز نے کہا آپ نے اوسی درخت کی ایک ٹہنی سے ناپنے کو کہا تو ناپا گیا **ف** تو درخت کی تہالی کی حد اپنے سات ہاتہہ تک قرار دی یہہ کہجور کے درخت مین تہا اور درختون مین اوسکی بڑائی چہوٹائی کے لحاظ سے تہالی کا اندازہ کر لینا چاہیے

اخر کتاب الاقضیة

تمام ہوئی کتاب قضا اور فیصلون کی یا اللہ اسیطرح تمام کروا دے ساری کتاب کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب العلم شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو مہربان ہی رحمت والا علم کی کتاب کو **باب**

الحث علی طلب العلم علم حاصل کرنیکی فضیلت اور اوسطرف رغبت دلانا **عن** کثیر بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءہ رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لحدیث بلغنی انک تحدثه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جئت لحاجة قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلک طریقا یطلب فیه علما سلک اللہ به طریقا من طرق الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم لیستغفر له من فی السموت ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر

ترجمہ کثیر بن قیس سے روایت ہی کہ مین ابی الدرداء کے ساتھہ دمشق کی مسجد مین بیٹہا تہا اتنے مین اونکے پاس ایک شخص آیا اور اون سے کہا مین تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے آیا ہون ایک حدیث کے واسطی مجہکو خبر پہونچی ہی جو تم اوس حدیث کو نقل کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مین کسی اور غرض کے لیے نہین آیا ہون ابو الدرداء نے کہا مقرر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تہے جو شخص علم حاصل کرنے کو کوئی راہ چلے اللہ تعالے اوسکی سبب سے اوسکو بہشت کی راہ چلاتا ہی اور طالب علم کی خوشی کے لیے فرشتے اوسکی رد بدو اپنے پر بچہاتے ہین اور بیشک عالم کے لیے بخشش چاہتے ہین جو کچھ آسمان اور زمین مین ہین ہیانتک کہ مچہلیان پانی مین اور عابد کے اوپر عالم کی فضیلت ایسی ہی جیسی چودہوین رات کے چاند کی بزرگی تمام تارون پر ہی اور مقرر پیغمبرون کے وارث عالم ہی ہین اور پیغمبر نے کسی کو اپنا

وارث درہم و دینار کا نہ کیا بجز علم کے اپنی میراث مین کچہ نہ چہوڑا تو جسنے علم حاصل کیا اوسنے کامل حصہ لیا **ف** یعنے وہ حصہ
جو پیغمبرون نے حاصل کیا تہا دنیا مین علم سے زیادہ کوئی نعمت نہین ہے اس نعمت کو روز بروز ترقی ہے کبہی زوال نہین جسقدر علم کو خرچ
کرو اوسی قدر بڑہتا جاتا ہے برخلاف مال کے کہ خرچ کرنیسے کم ہوتا جاتا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من رجل یسلک طریقا یطلب فیہ علما الا سھل اللہ لہ بہ طریق الجنۃ ومن ابطأ
بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی شخص نہین
ہے جو وہ علم دین کا سیکہنے کے لیے راہ چلے لیکن اللہ تعالی اوس کی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا **ف**
یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر و حدیث و فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر حدیث مین کام
آوے جیسے صرف و نحو وغیرہ اور جس سے مسلمانون کو فیض و ہدایت ہو وہ سب علم دین مین داخل ہے مگر نیت خالص ہونا چاہیے
ف اور جسکی ساتہہ اوس کے عمل نے دیر لگائی تو اوسکی ساتہہ اوسکا نسب کچہہ شتابی نکریگا **ف** یعنے بدون نیک عمل کے ذات
کچہ کام نہ آویگی - مصرع - بندگی باید نہ پیغمبر زادگی منظور نیست **باب** روایۃ حدیث اھل الکتاب اہل
کتاب یعنے یہود و نصاری سے روایت کرنا کیسا ہے **عن** ابی نملۃ الانصاری انہ بینما ھو جالس عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ رجل من الیھود مر بجنازۃ فقال یا محمد ھل تتکلم ھذہ الجنازۃ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اعلم فقال الیھودی انھا تتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما حدثکم اھل الکتاب فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم وقولوا امنا باللہ ورسلہ فان کان باطلا
لم تصدقوہ وان کان حقا لم تکذبوہ **ترجمہ** ابو نملہ انصاری جنکا نام عمار ہے یا عمر یا عمارہ بن معاذ بن زرارہ
سے روایت ہے وہ بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس وقت ایک یہودی بھی تہا اتنے مین ایک جنازہ گزرا
تو یہودی نے کہا یا محمد کیا یہ جنازہ بات کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تب یہودی نے کہا
یہ بات کرتا ہے (مگر دنیا کے لوگ نہین سنتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بات تمہین اہل کتاب تم سے کہین تم اون کو
نہ سچ کہو نہ جہوٹہ (کیونکہ دونون صورتون مین خوف ہے غلطی کا اگر جہوٹہ کہین اور وہ سچ ہو یا سچ کہین اور وہ جہوٹ ہو)
بلکہ یون کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اوسکی رسولون پر اس صورت مین اگر وہ بات جہوٹ ہوگی تو تم نے اوسکو سچ نہین کہا
اور اگر سچ ہوگی تو بھی تمنے اوسکو جہوٹ نہین کہا (غرض ہر طرح سے گناہ سے محفوظ رہے) **عن** زید بن ثابت امرنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتعلمت لہ کتاب یھود وقال انی واللہ ما امن یھود علی کتابی فتعلمتہ فلم یمر بی
الا نصف شھر حتی حذقتہ فکنت اکتب لہ اذا کتب واقرأ لہ اذا کتب الیہ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت
ہے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہودیون کی تحریر سیکہنے کا اور فرمایا قسم خدا کی مجہکو یہودیون پر بہروسا نہین کہ وہ
میری طرف سے درست لکہتے ہین زید نے کہا آدہ مہینہ نہین گزرا تہا کہ مین نے اونکی تحریر خوب سیکہ لی پہر جب آپ کچہ لکہوانا چاہتے

تومین آ ہ دیتا اور جب کہین سے آپ پاس کوئی تحریر آتی تومین اوسکو پڑہ دیتا **باب** فی کتاب العلم علم کی باتون کو لکھنا کیسا
ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ارید حفظه
فنهتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیء تسمعه ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضی فامسکت عن الکتاب
فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاومی باصابعه الی فیه فقال اکتب فوالذی نفسی بیده
ما یخرج منه الا حق ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اوس کو
لکھہ لیتا اپنے یاد کرنے کے لیے پھر قریش کے لوگون نے مجھ کو منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھہ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بشر ہین باتین کرتے ہین غصے اور خوشی دونو حالتون مین یہہ سنکر مین نے لکھنا چھوڑ دیا پھر مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے انگلیون سے اپنے موہنہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر قسم اوس ذات پاک کی جسکے قبضہ
مین میری جان ہے نہین نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب
قال دخل زید بن ثابت علی معاویة فساله عن حدیث فامر انسانا یکتبه فقال له زید ان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم امرنا ان لا نکتب شیئا من حدیثه فمحاه ترجمہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے زید بن
ثابت معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور اون سے ایک حدیث پوچھی پھر معاویہ نے حکم کیا ایک شخص کو اوس حدیث کے لکھنے کا
زید نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو حدیث کے لکھنے سے اور مٹا دیا اوسکو جو لکھا گیا تہا (شاید اول
اسلام مین ہو جب باتین یاد رکھنا بہتر معلوم ہوا) **باب** فی التشدید فی الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا سخت گناہ ہے عن عبد اللہ بن الزبیر قال قلت للزبیر ما یمنعک
ان تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کما یحدث عنه اصحابه فقال اما واللہ لقد کان لی منه وجه
ومنزلة ولکنی سمعته یقول من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت
ہے کہ زبیر سے مین نے پوچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کس لیے روایت نہین کرتے ہو مثل اور صحابہ کے انہون
نے کہا خبردار ہو قسم ہے خدا کی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرح کا تقرب تہا لیکن مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی جان بوجھکر قصدا میری پر جھوٹ باندہے اوسکو چاہیے اپنی جگہ دوزخ مین ٹھہرا لے (اس
وجہ سے مین بہت احتیاط کرتا ہون نقل حدیث مین) **باب** الکلام فی کتاب اللہ بغیر علم اللہ کی کتاب مین بغیر سمجھے
بوجھے معنے لگانا کیسا ہے عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قال فی کتاب اللہ عز وجل برایه فاصاب
فقد اخطا ترجمہ جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ عز وجل کی کتاب - یعنی قرآن مجید مین
اپنی عقل سے کچھ کہا تو اوس نے ٹھیک ہی کہا تو خطا کیا (بلکہ صحابہ اور تابعین کی اور حدیث کی پیروی ضرور ہے) **باب**
تکریر الحدیث ایک ایک بات کو کئی کئی مرتبہ کہنا عن ابی سلام عن رجل خدم النبی صلی اللہ علیه وسلم ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حدث حدیثا اعادہ ثلاث مرات ترجمہ ابو سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے باتیں کرتے تو ایک ایک بات کو تین تین بار دوہرا کر سامع کو سمجھاتے تاکہ بخوبی اوسکی سمجھہ مین آ جاوے **باب** فی سرد الحدیث جلدی جلدی باتین کرنا اچھا نہین ہے **عن** عروۃ قال جلس ابو ہریرۃ الی جنب حجرۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا وہی تصلی فجعل یقول اسمعی یا ربۃ الحجرۃ مرتین فلما قضت صلاتہا قالت الا تعجب الی ہذا وحدیثہ ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحدث الحدیث لو شاء العاد ان یحصیہ احصاہ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرۃ حضرت عائشہ کے حجرے کے بازو بیٹھے وہ نماز پڑہ رہی تہین اور یہ کہہ رہے تھے سنو اے حجرے والی دو بار نماز پڑہ کر انہون نے کہا تم کو تعجب نہین آتا ان پر اور ان کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کرتے تو اوسکو اگر سننے والا گننا چاہتا تو آپ کی کلام کو گن سکتا۔ یعنی آپ ایسی صاف اور کہلی ہوئے باتین کرتے کہ کوئی چاہے تو گن لیوے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لعروۃ الا یعجبک ابو ہریرۃ جاء فجلس الی جنب حجرتی یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمعنی ذلک وکنت اسبح فقام قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکتہ لرددت علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث مثل سردکم ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے ان سے کہا کیا تمکو تعجب نہین آتا ابو ہریرہ پر وہ آئی اور میرے حجرے کی ایکجانب بیٹھے اور حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سنانیکو مین نماز پڑہ رہی تہی جبتک مین نماز پوری کرون وہ کہڑے ہو کر چلدیے اگر مین انکو پاتی تو یہ کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح تر تر باتین نہین کرتے تھے بلکہ نہایت نرمی اور آہستگی سے ہر ہر لفظ کو جدا کر کے باتین فرماتے تہے تاکہ سب سننے والے سمجھہ جاوین **باب** التوقی فی الفتیا فتوی دینے مین بڑی احتیاط کرنا چاہیے **عن** معاویۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الغلوطات ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع کیا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ زاد سلیمان المہری فی حدیثہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ وھذا لفظ سلیمان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اوسکا گناہ اوسپر ہوگا جس نے اوسکو فتوی دیا سلیمان مہری نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا اور جس نے اپنے بہائی کو جان بوجہکر اوسکی نقصان کا مشورہ دیا تو مقرر اوس نے خیانت کی یعنی امانت اور خیر خواہی کے خلاف کیا **باب** کراھیۃ منع العلم علم کی بات چھپانا بڑا گناہ ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم فکتمہ الجمہ اللہ بلجام من نار یوم القیمۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور جان بوجہکر اس مسئلے کو لوگون سے نہ بتایا تو قیامت کے دن وہ شخص آگ کی لگام دیا جاویگا **باب** فی فضل نشر العلم علم پہیلانے اور مشہور کرنیکی فضیلت **عن**

ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم تسمعون ویسمع منکم ویسمع ممن یسمع منکم **ترجمہ** ابن عباس
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھسی سنتی ہو علم کو اور لوگ تم سی سنینگی پھر جن لوگون نے تم سی سنا ہی اون سے
اور لوگ سنینگی (یعنے حدیث اور قرآن کو) **عن** زید بن ثابت قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول نضر الله
امرا سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه فرب حامل الفقه الی من هو افقه منه ورب حامل الفقه لیس بفقیه
ترجمہ زید بن ثابت سی روایت ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی آپ فرماتی تھی اللہ تعالی اوس شخص کو تر و تازہ رکھے
جسنی میری بات سنکر یاد رکھا اور اوسکو پہونچا دیا (یعنے دوسری لوگون کو بھی سنا دیا) کیونکہ بہت سی لوگ ایسی ہیں جو سمجھہ کی
بات اپنی سی زیادہ سمجھدار کو سنا دینگی **ف** یعنی جیسی حضرت سے سنا ہووے اوسکو بجنسہ ویسا ہی سنا دیوے علم والا حضرت کی کلام
سے اپنی فہم کے لائق مسئلہ نکال لیویگا اور جو کوئی خطا کریگا تو اصل کلام حضرت کا باقی رہیگا اوس سے دوسرا علم والا سمجھہ لیویگا
غرضکہ حضرت کا کلام پاک لفظ بلفظ نگاہ رکہنا چاہیے اور بجنسہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بہت لوگ ایسی ہیں کہ اونکی فہم و سمجھہ اوس سے بہتر
ہی جس سے سنا **ت** اور بہت سی فقہ کے اٹھانیوالے ایسی ہیں کہ وہ فقیہہ نہیں ہیں (یعنے خود سمجھدار نہیں ہیں پر اون کو نقل کرنا
چاہیی) **عن** سهل بن سعد عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال والله لان یهدی بهداك رجل واحد خیر
لك من حمر النعم **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیری رہنمائی سی اللہ جل جلالہ ایک
آدمی کو ہدایت دیوی تو وہ بہتر ہے تیری واسطی سرخ اونٹون سی (جو بہت قیمتی اور عزیز ہوتے ہیں)

باب الحدیث عن بنی

اسرائیل بنی اسرائیل سے روایت کرنیکی اجازت **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم حدثوا عن
بنی اسرائیل ولا حرج **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سی حدیث بیان کرو اسلیے
اسمین کچھ گناہ نہیں ہے **ف** یعنی اگر اون سے سند صحیح کے ساتھہ کوئی بات کام کی سن لو یا اون کے دین کا حال دریافت کرنیکی لیے
سن لو تو کچھ گناہ نہیں سب کام نیت سے علاقہ رکھتے ہیں مثلاً حضرت کی نبوت کا ذکر اگر اون کی کتاب سے دریافت کرینگی تو اہل
کتاب کو سخت ہی جھٹلا دینگے **عن** عبد الله بن عمرو قال کان نبی الله صلی الله علیہ وسلم یحدثنا عن بنی اسرائیل
حتی یصبح ما یقوم الا الی عظم صلاة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمسی بنی اسرائیل کی
باتیں اسقدر کرتے کہ فجر ہو جاتے پھر نہیں اوٹھتی مگر نماز کے خیال سے (یعنی نماز ادا کرنیکے لیے)

باب فی طلب العلم لغیر

الله تعالی جو شخص علم دین کو بغیر رضا اللہ حاصل کرے اور غرض سے تحصیل کرے اسکی برائی کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی به وجه الله عز وجل لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا
من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامة یعنی ریحها **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے علم کو (یعنے دین کے) دنیا کی غرض سے سیکھا قیامت کے دن اوسکو جنت کی بو بھی نہ
آویگی

باب فی القصص قصے اور حکایتیں بیان کرنا کیسا ہے **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقص الا امیر او مامور او مختال ترجمہ عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے جو آپ فرماتے تھے قصے اور حکایتین (وعظ مین) وہ کہیگا جو حاکم ہو یا محکوم ہو یعنے حاکم
اوسکو حکم کرے اسطرح کی وعظ کہنیکا) یا مکار فریبی ہو یعنے دنیا کے کمانے کے لیے خواہ نخواہ بیسند باتین اور موضوع
حدیثین جہوٹ سچ قصے وعظ مین بیان کرے جیسے اس زمانے کی عادت ہے (الا ما علمون) عن ابی سعید الخدری قال جلست
فی عصابة من ضعفاء المهاجرين وان بعضهم ليستتر ببعض من العري وقارئ يقرأ علينا اذ جاء
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام علينا فلما قام رسول الله صلی الله علیه وسلم سكت القارئ فسلم ثم
قال ما كنتم تصنعون قلنا يا رسول الله كان قارئ لنا يقرأ علينا فكنا نستمع الى كتاب الله تعالى قال
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحمد لله الذي جعل من امتي من امرت ان اصبر نفسي معهم قال
فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وسطنا ليعدل بنفسه فينا ثم قال بيده هكذا فتحلقوا وبرزت
وجوههم له قال فما رايت رسول الله صلی الله علیه وسلم عرف منهم احدا غيري فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ابشروا يا معشر صعاليك المهاجرين بالنور التام يوم القيامة تدخلون الجنة
قبل اغنياء الناس بنصف يوم وذلك خمسمائة سنة ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ مین غریب
مہاجرین کی جماعتین جا بیٹہا اور برہنگی کے سبب سے اون مین بعض بعض سے پردہ کرتا تہا (یعنی غربت سے اسقدر اون کو کپڑا میسر
تہا جو کہ حقہ ستر پوشی کرتے) اور ایک قاری ہمارے مین قرآن پڑہ رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعتہً تشریف
لائے اور ہمارے روبرو کہڑے ہو گئے پھر جب کہ آپ کہڑے ہوے تو قاری قرآن پڑہنے سے چپ ہو رہا پھر آپ نے ہم سے سلام
کیا (یہان سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑہنے والے پر سلام کرنا نہ چاہیے) اور پوچہا کہ تم کیا کرتے تہے ہمنے عرض کیا کہ اللہ
جل جلالہ کی کتاب کو سن رہے تہے۔ پہر آپ نے فرمایا سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہے جسنے میری اُمت مین ایسے لوگون کو پیدا
کیا کہ مجہے بہی اُنکے ساتہ صبر کرنیکا ہوا (اسمین اشارہ ہے اس آیت کیطرف وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم)
راوی کہتا ہے کہ پہر آپ ہماری جماعت کے بیچون بیچ اپنی ذات مبارک سے آبیٹہے جماعت کے برابر کرنے کے لیے (یعنے اپنی تمیز
چہپے کہ ہر شخص سے فاصلہ برابر تہا اور بعضون نے کہا کہ سب سے برابر یعنے حضرت مین اور دوسرون مین امتیاز باقی نرہے اسطرح
سے جماعت مین لگے) پہر آپ نے اپنے دست مبارک سے حلقہ ہو کر بیٹہنے کا اشارہ فرمایا سو سب حلقہ ہو گئے اور آپکی طرف سب کے چہرے
ظاہر ہوئے ابو سعید خدری نے کہا مین جانتا ہون رسول اللہ صلعم نے اون مین کسی کو نہ پہچانا سوا میرے پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فقرا مہاجرین کی جماعت خوش ہو جاؤ قیامت کے دن تم تونگرون سے آدہے دن پہلے نور کامل کے ساتہ
بہشت مین جاؤگے اور وہ آدہا دن بہی پانچسو برس کا ہوگا ف یہان سے معلوم ہوا کہ ایسے فقرا کا مرتبہ اغنیا سے زیادہ ہوگا اور
قیامت کے دن کے طول مین جو خلاف آیات و احادیث مین ہے کو رہی سو لوگون کے اختلاف حال پر محمول ہے یعنی جتنی جسپر سختی ہوگی

اوسکو قیامت کا دن تو نہایت لانبا معلوم ہوگا اور جسپر جسقدر تکلیف کم معلوم ہوگی اوسی قدر اونپر وہ کم معلوم ہوگا عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ تعالی من صلاۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ من ولد اسمعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلاۃ العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اگر مین اوس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو فجر کی نماز سے آفتاب نکلنے تک اللہ تعالی کا ذکر کیا کرتے ہین تو مجھے بہت پیارا ہی (یعنی اسقدر ذکر کرنا) اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے چار غلام آزاد کردینے سے بھی اور مقرر مین اگر اوس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک اللہ تعالے کا ذکر کرتے ہین تو مجھے بہت پیارا ہی چار غلام آزاد کرنیسے ف اللہ تعالی کے ذکر کی فضیلت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسمعیل کے اولاد سے چار بردہ آزاد کرنے سے بھی اسکو عزیز فرمایا عن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرا علی سورۃ النساء قال قلت اقرء علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری قال فقرات علیہ حتی اذا انتہیت الی قولہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید الآیۃ فرفعت راسی فاذا عیناہ تہملان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اپنے روبرو سورۃ نساء پڑھنے کو فرمایا مین نے عرض کیا آپ پر تو قرآن ہی اوترتا ہے پھر مین کیا پڑھوں آپنے فرمایا مجھکو اوروں سے سننا بہت پیارا معلوم ہوتا ہی پھر مین نے آپکے روبرو پڑھا یہانتک کہ جب مین اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ پھر کیسا ہوگا جب لاوینگے ہم ہر امت سے ایک گواہ آخر آیت تک پھر مین نے اپنا سر اوٹھایا تو حضرت کی چشم مبارک سے آنسو جاری تہی (اس خیال سے کہ مجھکو بھی اپنی امت کا گواہ ہونا ہوگا اور معلوم نہین کہ میری امت کیسے عمل کرے)

آخر کتاب العلم

اللہ کے فضل سے تمام ہوئی کتاب علم کی اسی طرح اللہ تعالی سب کتاب کو تمام کرا دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الاشربۃ

شروع کرتی ہی اللہ کے نام سے جو مہربان ہی بڑی رحم والا کتاب شربتوں کی

باب فی تحریم الخمر خمر (یعنی شراب) کے حرام ہونیکا بیان عن عمر قال نزل تحریم الخمر یوم نزل وہی من خمسۃ اشیاء من العنب والتمر والعسل والحنطۃ والشعیر والخمر ما خامر العقل وثلاث وددت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفارقنا حتی یعہد الینا فیہن عہدا ننتہی الیہ الجد والکلالۃ وابواب من ابواب الربا ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی شراب کی حرمت مین جب آیت اوتری اوسوقت پانچ چیز سے شراب بنتی تہی۔ انگور۔ اور کہجور۔ اور شہد اور گیہوں۔ اور جو۔ کی اور جو عقل کو زائل کرے وہ شراب ہی ف اس پہلی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ شراب انہین پانچ چیز پر موقوف نہین بلکہ انکے سوا اور چیز سے بھی ہوتی ہی جس کے پینے سے عقل جاتی رہے ت اور مین چاہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جدا نہ ہون جبتک تین باتون کا حال ہم سے اچھی طرح بیان نہ کرین ایک تو دادا کا حصہ دوسری کلالہ کا حال تیسری چند مقدمات
ربا یعنی سود کے) جنہین آخر تک شک رہ گیا اور مجتہدین نے بہت اختلاف کیا عن عمر بن الخطاب قال لما نزل تحریم الخمر
قال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الآیۃ التی فی البقرۃ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما
اثم کبیر قال فدعی عمر فقرئت علیہ فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت الآیۃ التی فی النساء یایہا
الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری فکان منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیم الصلوۃ
ینادی الا لا یقربن الصلوۃ سکران فدعی عمر فقرئت علیہ فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت
ھذہ الآیۃ فھل انتم منتہون قال عمر انتہینا **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے جب شراب کی حرمت
اوتری تو اونہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے جب وہ آیت اوتری جو سورہ بقرہ مین ہے
یسئلونک عن الخمر والمیسر یعنے پوچھتے ہین تجھسے شراب اور جوئے کا حال تو کہہ دونون بڑے گناہ ہین اور لوگون کو فائدہ بھی ہے
اون مین لیکن گناہ اونکا اون کے فائدہ سے زیادہ ہے تو حضرت عمر بلائے گئے اور یہ آیت اونکو سنائی گئی انہون نے کہا یا اللہ
شراب کے باب مین ہمکو صاف صاف حکم بیان کر دے تب وہ آیت اوتری جو سورہ نسا مین ہے یایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ
الآیۃ ای ایمان والو مت نزدیک ہو نماز کے جب تم نشے مین ہو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی پکارتا پھرتا تھا جبکہ
کی تکبیر ہوتے دیکھو کوئی نشے کیحالت مین نماز مین شریک نہ ہو پہر حضرت عمر بلائے گئے اور اون کو یہ آیت سنائی گئی انہون نے
کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے تب یہ آیت اوتری انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الآیۃ اسکی
اخیر مین یہ ہے کہ اب بھی تم باز آتے ہو یا نہین تب حضرت عمر نے کہا ہم باز آئی (شراب اور جوئے سے) عن علی علیہ السلام
ان رجلا من الانصار دعاہ وعبد الرحمن بن عوف فسقاھما قبل ان تحرم الخمر فامہم علی فی المغرب
فقرأ قل یایہا الکفرون فخلط فیہا فنزلت لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہے اون کو ایک شخص انصاری نے بلا بھیجا اور عبد الرحمن بن عوف کو اور دونون کو شراب پلایا اوس وقت تک شراب
حرام نہین ہوا تہا پہر حضرت علی نے امامت کی اون لوگون کی مغرب کی نماز مین اور قل یایہا الکافرون پڑہا معلوم نہین کیا گڑ
گڑ کئے (بعضون نے کہا بہول گئی بعضون نے کہا لا کا لفظ چہوٹ گئے) تب یہ آیت اوتری لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری مت
نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشے مین ہو یہانتک کہ جو منہ سے کہو اسکو سمجہو بھی لگو عن ابن عباس یایہا الذین امنوا لا تقربوا
الصلوۃ وانتم سکاری ویسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس نسختہا فی المائدۃ
انما الخمر والمیسر والانصاب الآیۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے یہ دو آیتین یایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم
سکاری۔ اور۔ یسئلونک عن الخمر والمیسر جن سے شراب کی حرمت ثابت نہین ہوتی منسوخ ہوگئین اوس آیت سے جو سورہ مائدہ
مین ہے انما الخمر والمیسر الآیۃ سے یعنی شراب اور جوا وغیرہ ناپاکی ہین شیطان کے کام سو تم پرہیز کرو اون سے تاکہ تم نجات پاؤ جہنم کے

عذب ہے عن انس قال کنت ساقی القوم حیث حرمت الخمر فی منزل ابی طلحۃ وما شرابنا یومئذ الا الفضیخ
فدخل علینا رجل فقال ان الخمر قد حرمت ونادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ھذا منادی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس سے روایت ہے جب شراب حرام ہوا تو اوسوقت میں ساقی تہا لوگوں کا ابوطلحہ کے مکان
میں اوسوقت ہمارا شراب بہی تہا کہجور کا ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
منادی نے پکارا ہم لوگوں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ہے (اسحدیث سے بہی معلوم ہوا کہ شراب انگور سے
خاص نہیں ہے) **باب** العنب یعصر للخمر کوئی شخص انگور کو نچوڑے شراب بنانے کے لیے **عن** ابن عمر یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربہا وساقیہا وبائعہا ومبتاعہا وعاصرہا ومعتصرہا و
حاملہا والمحمولۃ علیہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی لعنت ہے شراب پر اور اوسکے
پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اوس کے بیچنے اور خریدنے والے پر اور اوس کے نچوڑنے والے پر اور نچوڑانے والے پر اور اوٹہانیوالے پر اور جسکی لیے
اوٹہایا جاوے **باب** فی الخمر تخلل شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے **عن** انس بن مالک ان اباطلحۃ سال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن ایتام ورثوا خمرا قال اھرقہا قال افلا اجعلہا خلا قال لا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا یتیموں کے باب میں جنہوں نے میراث میں شراب کو پایا تہا آپ نے فرمایا کہ اسکو
بہا دو پہر عرض کیا کہ اوسکا سرکہ نبا لوں تو آپ نے فرمایا سرکہ بہی مت نبا **باب** الخمر مما ھو شراب کن کن چیزوں سے
نبتا ہے **عن** نعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان
من العسل خمرا وان من البر خمرا وان من الشعیر خمرا **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا شراب انگور سے نبتا ہے اور کہجور سے اور شہد سے اور گیہوں سے اور جو سے **ف** اکثر انہیں چیزوں سے شراب نبتا تہا ہوا سطے
انکا ذکر فرمایا ورنہ کچہ انہیں چیزوں پر منحصر نہیں بلکہ ہر چیزوں سے بہی شراب نبتا ہے **عن** نعمان بن بشیر قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الخمر من العصیر والزبیب والتمر والحنطۃ والشعیر والذرۃ و
انی انھاکم عن کل مسکر **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے
تہے شراب انگور کے شیرہ سے ہوتا ہے اور سوکہی انگور سے اور کہجور سے اور گیہوں سے اور جو سے اور کنگنی سے اور میں تمکو منع کرتا
ہوں ہر ایک نشہ کی چیز سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخمر من ھاتین الشجرتین
النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے نبتا ہے کہجور اور
انگور سے **باب** النہی عن المسکر ہر نشہ لانیوالے چیز سے ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن مات وھو یشرب الخمر یدمنہا لم یشربہا فی الآخرۃ **ترجمہ** ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور سب نشے والی چیزیں حرام ہیں اور جو

شخص سدا شراب پیتا رہا اور اوسی حالت پر مر گیا تو وہ آخرت میں بہشت کی شراب نہ پیویگا **ف** اس حدیث سے بات معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دی اور نشہ لاوی وہ شراب ہے اور حرام ہے پھر وہ خواہ انگور سے بنے خواہ کہجور سے خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرہ یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جلیسی تاڑی اور سیندہی یا کوئی گہاس ہو جیسی بہنگ وغیرہ قلیل او کثیر اوسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا اور حضرت امام اعظم کے نزدیک جنس حرام شراب وہی ہی جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکر گاڑہی ہو کر جہاگ لاوے اور جو اور چیزون سے بنے جیسے گیہون جو وغیرہ سے اوسکا پینا اسقدر درست ہے جس سے نشہ نہ ہو لیکن یہ قول امام اعظم کا ضعیف اور مرجوح ہی از روی لغت اور احادیث دونون کے کیونکہ اہل لغت کے نزدیک خمر عام ہی شامل ہی ہر اوس چیز کو جو عقل زائل کرے اور احادیث صحیحہ مین وارد ہی کہ ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہی جیسا آگے آویگا شاید امام ابو حنیفہ کو وہ حدیثین نہ پہونچی ہونگے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مخمر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب مسکرا بخست صلاتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال قیل وما طینۃ الخبال یا رسول اللہ قال صدید اہل النار ومن سقاہ صغیرا لا یعرف حلالہ من حرامہ کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک عقل بگاڑنیوالا شراب ہے اور ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہی اور جس نے نشے دار چیز پی تو گہٹ جاوینگے چالیس دن تک کے نمازین اوسکی **ف** جب نحوست شرابی کی باوجود ہونے فضل عبادت بدن کے ضائع ہو جاوے تو اوسکی اور عبادتون کا پہر کیا حال ہوگا ت پہر اگر اوس نے توبہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اوسکے توبہ کو قبول فرما دیگا اور اگر وہ اسیطرح چوتہی بار تک پیتا رہا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہی کہ اوسکو طینۃ الخبال پلا دے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا مراد ہے آپ نے فرمایا طینۃ الخبال جہنمیون کی پیپ ہے پہر آپ نے فرمایا جو شخص کسی کم سن لڑکے کو جسکو حلال حرام کی تمیز نہ ہو شراب پلا دی تو اللہ کو ضرور ہوگا کہ اوسکو جہنمیون کی پیپ پلاوے اس سے معلوم ہوا کہ جو چہی بار جو شراب پیے اوسکا گناہ معاف ہونا دشوار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین ہی کہ پہر اللہ معاف نہ کریگا **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہت سے چیز نشہ لاتی ہی وہ تہوڑی سی بہی حرام ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع فقال کل شراب اسکر فہو حرام **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا بتع یعنی شہد کی شراب کا حکم آپنے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہی **ف** وہی خمر ہی قلیل ہو یا کثیر جیسے دوسری حدیث مین ہی انگور کی ہو یا کہجور کی یا شہد کی یا گیہون کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہتے ہین کیونکہ خمر مشتق ہے مخامرت سے جسکے معنی چہپانے کے ہین پس جسمین نشہ ہو عقل چہپ جاوے وہ خمر کہی جاویگی یہی صحیح ہی اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمر نے بہی ایسا ہی کہا ہی اور احادیث متعددہ

اسپر دال ہین کہ خمر انگور سے خاص نہین بلکہ شہد اور گیہون اور جو کی شراب کو بھی خمر کہتے ہین اور مدینہ مین جب حرمت خمر کی اتری تو اوس زمانے مین انگور کی شراب رائج نہ تھی صرف کھجور کی مستعمل تھی اسلیے سلف ائمہ ثلاثہ اور محمد بن الحسن اور جمہور علما اسطرف گئے ہین کہ جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے اور اوسکا قلیل ہو یا کثیر وہ بالکل حرام ہے صرف ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور باقی شراب اسقدر حلال ہے جس سے نشہ نہ ہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہو جاوے حرام ہے مگر دلیل ابو حنیفہ کے از روی لغت اور از روی عادت دونون طرح سے ضعیف ہے اور قابل اعتماد نہین ہے۔ اور صاحب ہدایہ نے جو اتفاق اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان کیا ہے بالکل غلط ہے بڑی دلیل حنفیہ کے حدیث ابن عباس ہے جسکو نسائی نے مرفوعا روایت کیا ہے خمر قلیل و کثیر حرام ہے اور باقی شرابون مین سے سکر حرام ہے اول تو یہ حدیث مختلف فیہ ہے اوسکی وصل اور انقطاع مین دوسرے الفاظ بھی اس کے محتمل ہین تو دوسرے احادیث صحیحہ متعددہ کے معارض کیونکر ہو سکتی ہے

عن الزهري بهذا الحديث باسناده زاد والبتع نبيذ العسل كان اهل اليمن يشربونه قال ابو داود سمعت احمد بن حنبل يقول لا اله الا الله ما كان اثبته ما كان فيهم مثله يعني في اهل حمص يعني الجرجسي ترجمہ دوسری روایت بھی ابن شہاب زہری سے ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ بتع شہد کے شراب کو کہتے ہین راوی نے کہا کہ یمن کے لوگ اس شراب کو پیا کرتے تھے اس حدیث کو ابو داود نے یزید بن عبد ربہ جرجسی سے نقل کیا امام احمد نے کہا لا الہ الا اللہ کیسا معتبر شخص تھا اور کہا حمص (ایک شہر کا نام ہے) والون مین کوئی جرجسی کے مثل نہ تھا (یعنے وثوق اور اعتبار مین)

عن ديلم الحميري قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انا بارض باردة نعالج فيها عملا شديدا وانا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوى به على اعمالنا وعلى برد بلادنا قال هل يسكر قلت نعم قال فاجتنبوه قال قلت فان الناس غير تاركيه قال فان لم يتركوه فقاتلوهم ترجمہ دیلم حمیری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا یا رسول اللہ ہم سرد زمین مین رہتے ہین (یعنے ہمارا ملک بہت ٹھنڈا ہے) اور اوسمین محنت اور مشقت کے کام کیا کرتے ہین اور ہم اپنے حصول طاقت اور دفع سردی کے لیے جو ہمارے شہرون مین پڑتی ہے اس قسم کی گیہون کے شراب بنایا کرتے ہین آپنے فرمایا بھلا نشہ کرتی ہے وہ شراب مینے عرض کیا ہان (یعنے کرتی ہے) پھر آپنے فرمایا کہ اوس سے بچو مین نے عرض کیا لوگ تو کچھ اوسکو چھوڑنیوالے نہین آپنے فرمایا اگر اوسکو نہ چھوڑین تو انسے لڑو (کیونکہ وہ کفر کی بات پر اڑتے ہین ایسون سے جہاد کرنا چاہیے)

عن ابي موسى قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب من العسل فقال ذاك البتع قلت وينتبذ من الشعير والذرة فقال ذاك المزر ثم قال اخبر قومك ان كل مسكر حرام ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کا مسئلہ پوچھا تو آپنے فرمایا شہد کی شراب بتع ہے مین نے کہا جو اور جوار سے بھی شراب بنتا ہے آپنے فرمایا ان سبکو مزر کہتے ہین تم اپنی قوم کو خبر کر دو کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے (خواہ قلیل ہو یا کثیر اور تمنا کو مفتر ہے نہ مسکر اسکی حلت اور حرمت مین اختلاف ہے اور یہ جگہ کراہت ہے) واللہ اعلم

عن عبد الله بن عمرو ان نبي الله صلى الله عليه وسلم نهى

عن الخمر والميسر والكوبة والغبيرا وقال كل مسكر حرام ترجمه عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے شراب اور جوئے سے اور کوبہ اور غبیرا سے **ف** کوبہ اوس باجے کو کہتے ہیں جو دونو طرف سے منڈھا ہوتا ہے جیسے ڈھولک مرذنگ وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا جیسے شراب اور نشہ کی چیز جیسے بھنگ تاڑی سیندھی وغیرہ حرام ہے ویسے ہی ڈھولک کے قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے۔ اور غبیرا جوار کی شراب کو کہتے ہیں **ت** اور فرمایا ہر ایک نشہ وار چیز حرام ہے **عن** ام سلمة نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر ترجمه ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ہر ایک نشہ وار چیز سے اور مفتر یعنی سستی لانیوالی چیز سے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل مسكر حرام وما اسكر منه الفرق فمل الكف منه حرام ترجمه ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ہر ایک نشہ لانیوالی چیز حرام ہے اور جو چیز فرق بھر کر نشہ لاتی ہے اوسکا ایک چلو بھی حرام ہے

باب في الداذي

(داذی ایک قسم کی شراب ہے) اوسکی حرمت کا بیان **عن** مالك بن ابي مريم قال دخل علينا عبد الرحمن بن غنم فتذاكرنا الطلاء فقال حدثني ابو مالك الاشعري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليشربن ناس من امتي الخمر يسمونها بغير اسمها ترجمه مالک بن ابی مریم سے روایت ہے عبد الرحمن ابن غنم ہمارے پاس آئے تو ہم نے ذکر کیا طلا کا (طلا انگور کا شیرہ جسکے دو حصے اوسکے خشک کر دیے جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے) عبد الرحمن نے کہا کہ ابو مالک اشعری نے مجھسے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مقرر میری امت کے بعض لوگ شراب پیوینگے اور اوسکا نام کچھ اور رکھ لینگے **ف** یعنی جیسے اس زمانے کے لوگ تاڑی وغیرہ پیتے ہیں اور اوسکو شراب نہیں جانتے حالانکہ جو نشہ لانیوالی چیز ہے وہ خمر ہے **عن** ابن عمر وابن عباس قالا نشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير ترجمه ابن عمر اور ابن عباس دونوں سے روایت ہے ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے استعمال کرنیسے کدو کے تونبے سے اور سبز لاکھی برتن سے اور رال لگے ہوئے مرتبان سے اور لکڑی کے برتن سے **عن** سعيد بن جبير قال سمعت عبد الله بن عمر يقول حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم نبيذ الجر فدخلت على ابن عباس فقلت اما تسمع ما يقول ابن عمر قال وما ذاك قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم نبيذ الجر قال صدق حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم نبيذ الجر قلت ما الجر قال كل شيء يصنع من مدر ترجمه سعید بن جبیر نے کہا عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے جو نبیذ جر میں بنایا جاوے تو میں ابن عباس پاس گیا اور ان سے کہا تم نے سنا عبد اللہ بن عمر کیا کہتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ کہتے ہیں جر کا نبیذ حرام ہے ابن عباس نے کہا سچ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا جر کی نبیذ کو میں نے کہا جر کیا چیز ہے انہوں نے کہا جو برتن مٹی سے بنایا جاوے **عن** ابن عباس قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقالوا یا رسول الله انا هذا الحی من ربیعة قد حال بیننا و بینك كفار مضر ولیس نخلص الیك الا

فی شهر حرام فمرنا بشیء ناخذ به وندعوا الیه من وراءنا قال آمركم باربع وانهاكم عن اربع الایمان

بالله شهادة ان لا اله الا الله وعقد بیده واحدة وقال مسدد الایمان بالله ثم فسرها لهم شهادة

ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وایتاء الزكاة وان تؤدوا الخمس مما غنمتم

وانهاكم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پاس عبد القیس کے لوگ آئے اور اونہون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک قبیلہ ہین ربیعہ کے اور ہمارے اور آپ کے بیچ

مین مضر کے کفار ہین تو ہم نہین پہونچ سکتے آپ تک مگر حرام مہینون مین (یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مین)

اسلیے حکم فرمایئے ہم کو اوس چیز کا کہ ہم خود اوسپر عمل کرین اور اپنے ادہر جو لوگ رہتے ہین انکو بھی اوسپر عمل کرنیکے لیے کہین

آپ نے فرمایا مین تم کو چار باتون کا حکم کرتا ہون اور چار چیزون سے منع کرتا ہون (جنکا حکم کرتا ہون وہ یہ ہین) ایمان لانا

اللہ پر یعنے گواہی دینا اس بات کی کہ نہین کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور آپنے ایک کیطرف اشارہ کیا تہا ہتہ سے اور گواہی دینا

اس بات کی کہ محمد بہیجے ہوئے ہین اور قائم کرنا نماز کو اور دینا زکوة کا اور مال غنیمت مین سے پانچوان حصہ ادا کرنا اور منع کرتا ہون

مین تم کو چار باسنون کے استعمال کرنیسے۔ تونبے کدو کے۔ اور لاکھی برتن۔ اور رال لگی ہوئی برتن۔ اور چوبی برتن)

ف یہ ممانعت اوائل اسلام مین تھی جب شراب بنانا حرام ہوا تو شراب کے برتنونکا بھی استعمال منع ہوا تاکہ شراب کا خیال

بھی نہ آوے پھر آپ نے فرمایا کہ برتنون سے کیا ہوتا ہے اور سب طرح کے برتنونکا استعمال درست کردیا گیا **عن** ابی هریرة ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لوفد عبد القیس انهاكم عن النقیر والمقیر والحنتم والدباء و

المزادة المجبوبة ولكن اشرب فی سقائك واوكه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عبد القیس کے لوگون کو منع کیا چوبی برتن سے جو درخت کی جڑ سے بنتا ہی اور قیر لگی ہوئی برتن سے (یعنی روغنی) اور لاکھی اور کدو کے

تونبے اور کٹی ہوئی مشک سے (یعنی جسمین نیچے کیطرف منہ ہو کیونکہ اسمین نبیذ کا حال معلوم نہین ہوتا اور وہ تیز ہو جاتا

ہی) بلکہ فرمایا پیا کرو اسی مشک مین اور منہ اوسکا باندہ دیا کرو **عن** ابن عباس فی قصة وفد عبد القیس قالوا فیم

نشرب یا نبی الله فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم علیكم باسقیة الادم التی یلاث علی افواهها **ترجمہ**

ابن عباس سے روایت ہی وفد عبد القیس کے قصہ مین اون لوگون نے کہا ہم کس برتن مین پیئین آپنے اللہ کے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑون کی مشکون مین پیا کرو جنکا منہ باندہ جاتا ہی **ف** یہ قید ابتدائی اسلام مین تہی جیساکہ اوپر گزرا

زمانے مین شراب کے برتنون مین نبیذ بہگونا منع تہا **عن** ابی القموص زید بن علی قال حدثنی رجل کان من الوفد الذین

وفدوا الی النبی صلی الله علیه وسلم من عبد القیس یحسب عوف ان اسمه قیس بن النعمان فقال لا تشربوا

فی نقیر ولا مزفت ولا دباء ولا حنتم اشربوا فی الجلد الموكأ علیه فان اشتد فاكسروه بالماء فان اعیاكم

فاهريقوه ترجمہ ابو القموص زید بن علی سے روایت ہے کہ بیان کیا ایک شخص نے جو عبد القیس کے لوگون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا تہا عوف خیال کرتے تہے کہ اوسکا نام قیس بن نعمان تہا وہ کہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیو چوبی برتن مین نہ رال کے رنگے برتن مین نہ تونبے مین کدو کے نہ لاکہی برتن مین بلکہ پیو چمڑی کی مشک مین جسپر ڈاٹ لگا ہو یعنی سر بند ہو اگر نبیذ مین تیزی آجاوے تو پانی ڈالکر اوس کی تیزی توڑ دو اگر جب بہی تیزی نہ جاوے تو اوسکو بہا دو عن ابن عباس ان وفد عبد القيس قالوا يا رسول الله فيما نشرب قال لا تشربوا في الدباء ولا في المزفت ولا في النقير وانتبذوا في الاسقية قالوا يا رسول الله فان اشتد في الاسقية قال فصبوا عليه الماء قالوا يا رسول الله فقال لهم في الثالثة او الرابعة اهريقوه ثم قال ان الله حرم علي او حرم الخمر والميسر والكوبة قال وكل مسكر حرام قال سفيان فسألت علي بن بذيمة عن الكوبة قال الطبل ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ عبد القیس کے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم کس برتن مین نبیذ پئین آپنے فرمایا مت پیو کدو کے تونبے مین اور نہ رال لگے ہوئے برتن مین اور نہ چوبی برتن مین بلکہ نبیذ بہگویا کرو مشکون مین اون لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر مشکون مین تیز ہو جاوے آپنے فرمایا پانی ڈالدو پہر اون لوگون نے ایسا ہی کہا آپنے تیسری یا چوتہی بار مین فرمایا اوسکو بہا دو پہر اوسکے فرمایا بیشک اللہ نے حرام کیا مجہپر یا حرام کیا گیا مجہپر شراب اور جوا اور ڈہول اور فرمایا آپنے ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے ف نبیذ تین دنون تک پینا درست ہے کہ تیز نہ ہو جاوے اور اوسمین جہاگ نہ اوٹہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دو دن تک نبیذ کا بہگویا ہوا پیتے پہر اگر تیز ہو جاتا تو اوسکو پہنکوا دیتے عن علي عليه السلام قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والنقير والجعة ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے تونبے کے برتن اور لاکہی برتن اور چوبی برتن سے اور جو کی شراب سے ف اسیطرح گیہون اور جوار کی شراب بہی ممنوع ہے قلیل ہو یا کثیر یہی فتوا ہے ائمہ ثلثہ کا عیسیٰ وریگرزا عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن ثلاث وانا اذكركم بهن نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فان في زيارتها تذكرة ونهيتكم عن الاشربة ان تشربوا الا في ظروف الادم فاشربوا في كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا ونهيتكم عن لحوم الاضاحي ان لا تاكلوها بعد ثلاث فكلوا واستمتعوا بها في اسفاركم ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تین چیزون سے تم کو منع کیا تہا اب مین ہی اونکے کرنیکا تم کو حکم دیتا ہون قبرون کی زیارت کرنیسے تم کو منع کیا تہا سو اب اونکی زیارت کیا کرو اسلیے کہ قبرون کی زیارت کرنیسے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے اور منع کیا تہا مینے تم کو سوائے چمڑی کے اور برتنون مین نبیذ استعمال کرنیسے سو اب تم ہر ایک برتن مین پیو مگر نشہ کی کوئی چیز مت پیو اور منع کیا تہا مینے تم کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کہانیسے سو اب اوسکو بہی جبتک چاہو کہایا کرو اور سفر مین اوس سے فائدہ اوٹہایا کرو ف ابتداء اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑ کر مسلمان ہوئے تہے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین گرفتار نہ ہو جاوین جب

لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو آپ نے اجازت دی اور بلکہ زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ
اوس سے عبرت حاصل ہوتی ہی اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہہ فائدہ اسلیے بتلایا تھا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت
روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہ ہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد
پڑے اور جب کہ اوسکی بھی برائی دلون مین جم گئی اور بالکل عادت چھوٹ گئی تو اون برتنون کی استعمال کی بھی اجازت دی **عن**
جابر بن عبد اللہ قال لما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاوعیۃ قال قالت الانصار انہ لابد لنا قال
فلا اذن **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان برتنون کے استعمال کی ممانعت فرمائی تو
راوی کہتا ہی کہ انصار نے آپ سے عرض کیا کہ ہم کو تو اون کی بہت ہی ضرورت ہوتی ہی تو آپ نے اونسے فرمایا اچھا تو مین ممانعت
نہین کرتا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاوعیۃ الدباء والحنتم والمزفت
والنقیر فقال اعرابی انہ لاظروف لنا فقال اشربوا ما حل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے برتنون کو بیان کیا (جن سے منع کیا) ایک تونبا کدو کا دوسری لاکھی برتن تیسری روغنی برتن چوتھی چوبی برتن
درخت کی جڑ کا ایک اعرابی بولا ہمارے اور کوئی برتن ہماری پاس نہین ہے آپ نے فرمایا اچھا جو حلال ہے اوسکو پیو کسی برتن مین ہو)
عن شریک باسنادہ قال اجتنبوا ما اسکر **ترجمہ** دوسری روایت مین ایسا ہی ہی آپ نے فرمایا نشہ لانیوالی چیز سے
بچو **عن** جابر قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجد وا سقاء نبذ لہ فی تور من
حجارۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ ڈالا جاتا تھا مشک مین اور جو مشک نہ ملتی تو پتھر کے
برتن مین نبیذ ڈالا جاتا **باب** فی الخلیطین یعنی دو چیزین ملاکر نبیذ نہ بنانے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان ینبذ الزبیب والتمر جمیعا ونھی ان ینبذ البسر والرطب جمیعا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور اور کھجور ملاکر اوسکو بھگوکر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا گدر کھجور اور پکی
کھجور ملاکر بھگوئی جاوین **ف** کیونکہ احتمال ہے کہ دونون کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہو جاوے مگر یہہ نہی تنزیہی ہی اگر تیزی
نہو تو اوسکا پینا درست ہی **عن** قتادۃ انہ نھی عن خلیط الزبیب والتمر وعن خلیط البسر والتمر وعن خلیط الزھو
والرطب وقال انتبذوا کل واحد علی حدۃ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی منع کیا اونہون نے انگور اور کھجور ملاکر نبیذ بنانے
سے اور گدر کھجور اور سوکھی کھجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور گدر کھجور اور تازی پختہ کھجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک کا جدا
نبیذ بنالو بیہقی نے کہا یہہ حدیث ابو بکر نے ابو قتادہ سے مرفوعا روایت کی ہی **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نھی عن البلح والتمر والزبیب والتمر **ترجمہ** ایک صحابی سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے روایت ہی کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازی پختہ کھجور اور سوکھی کھجور ملاکر بھگونے سے اور انگور اور کھجور
ملاکر بھگونے سے **عن** کبشۃ بنت ابی مریم قالت سالت ام سلمۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عنہ

قالت کان ینہانا ان نجمع النوی طبخا و نخلط الزبیب والتمر **ترجمہ** کبشہ بنت ابی مریم سے روایت ہی مین
نے ام سلمہ سے پوچھا اون چیزونکا حال جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ام سلمہ نے کہا آپ منع کرتے تھے کھجور
کو اتنا پکانے سے کہ گٹھلی اوس کی ضائع ہو جاوے (یعنے جانورون کے کھلانے کے لائق نہ رہے) اور منع کیا آپنے انگور اور کھجور
ملاکر بھگونے سے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینبذ لہ زبیب فیلقی
فیہ تمرا و تمر فیلقی فیہ الزبیب **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا انگور کا تو اوسمین کھجور پڑتی اور کھجور کا نبیذ ہوتا تو اوسمین انگور پڑتی (اس سے جواز ملانے کا
ثابت ہوا) **عن** صفیۃ بنت عطیۃ قالت دخلت مع نسوۃ من عبد القیس علی عائشۃ فسالناھا
عن التمر والزبیب فقالت کنت اخذ قبضۃ من تمر و قبضۃ من زبیب فالقیہ فی اناء فامرسہ
ثم اسقیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** صفیہ بنت عطیہ سے روایت ہی کہ مین عبد القیس کے عورتون کے ساتھ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت عائشہ سے کھجور اور انگور کے نبیذ کا حال پوچھا تو اونہون نے کہا ہم ایک مٹھی کھجور
اور ایک مٹھی منقی لیکر ایک برتن مین نبیذ کے لیئے ڈالدیتے تھے پھر اونکو ہاتھون سے ملتے پھر اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلاتے

باب نبیذ البسر گدر کھجور کا نبیذ بنانا کیسا ہے **عن** جابر بن زید و عکرمۃ انہما کانا یکرھان
البسر وحدہ و یاخذان ذلک عن ابن عباس وقال ابن عباس اخشی ان یکون المزاء الذی نہیت
عنہ عبد القیس فقلت لقتادۃ ما المزاء قال النبیذ فی الحنتم والمزفت **ترجمہ** جابر بن زید اور عکرمہ
سے روایت ہی وہ دونو گدر کھجور کے نبیذ کو مکروہ جانتے تھے جب صرف گدر کھجور ہی ہو اور نقل کرتے تھے یہ ابن عباس سے ابن عباس
نے کہا مین ڈرتا ہون کہ مین یہ مزا نہ ہو جس سے ممانعت ہوئی تھی عبد القیس کے لوگونکو مین نے قتادہ سے کہا مزا کیا چیز
ہی انہون نے کہا نبیذ بھگونا لاکھی یا روغنی برتن میں (نہایہ مین ہی مزا وہ ہے جس شراب مین ترشی نہ ہو بعضون نے کہا وہ گدر اور
سوکھی کھجور سے ملاکر بنایا جاتا ہے) **باب** فی صفۃ النبیذ نبیذ کا بیان کہ کیونکر بنایا جاوے **عن** الدیلمی قال
اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ قد علمت من نحن و من این نحن فالی من نحن قال
الی اللہ والی رسولہ فقلنا یا رسول اللہ ان لنا اعنابا ما نصنع بہا قال زببوھا قلنا ما نصنع بالزبیب قال
انبذوہ علی غدائکم واشربوہ علی عشائکم وانبذوہ علی عشائکم واشربوہ علی غدائکم وانبذوہ فی
الشنان ولا تنبذوہ فی القلل فانہ اذا تاخر عن عصرہ صار خلا **ترجمہ** فیروز دیلمی سے روایت ہی ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہین ہم کون ہین اور کہان کے رہنے والے ہین اور کسکے پاس
آئے ہین آپنے فرمایا اللہ اور اوسکے رسول کے پاس ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے یہان انگور پیدا ہوتا ہی ہم اوسکو کیا کرین آپنے
فرمایا سکھالو ہم نے کہا سوکھی انگور کو کیا کرین آپنے فرمایا صبح کو اوسکو بھگو دو اور شام کو اوسکو پیو اور شام کو جو بھگو تو صبح کو اوسکو

اور بہگو یا کرو ان کو مشکون مین چمڑے کے اور ست بہلو وگہڑون مین اور مٹہورون مین کیونکہ اگر دیر ہوجاوے گی نچوڑنے مین تو وہ
سرکہ ہوجاویگا اکثر مٹی کے مٹہو مین بہگونیسے جلدی تیزی آجاتی ہے اسو اسطے منع فرمایا اور چمڑی مین یہ بات نہین **عن** عائشة رضی
اللہ عنہا قالت کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکا اعلاہ وله عزلاء ینبذ غدوة
فیشربه عشاء وینبذ عشاء فیشربه غدوة **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو مشک مین نبیذ ڈالا جاتا تہا تو اوسکا اوپر کا منہ بند کیا جاتا تہا اور اوس کے لیے عزلاء تہا
ف یعنی اوس مشک کی نیچی طرف سے بہی مونہہ تہا اوپر کے مونہہ کو بند کر کے نیچے کی طرف سے پیتے **ت** جو نبیذ صبح
بنایا جاتا آپ اوسکو عشا کو پی لیتے اور جو نبیذ عشا کو بنایا جاتا آپ اوسکو غدوہ مین پی لیتے **ف** غدوہ مین فجر کی نماز
اور منبسط ہونے آفتاب کے جو وقت ہے اوسکو غدوہ اور بعد زوال سے غروب تک کو عشا بولتے ہین **عن** عائشة رضی اللہ
عنها انها کانت تنبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غدوة فاذا کان من العشی فتعشی شرب علی عشائه وان
فضل شیء صببته او فرغته ثم ینبذ له باللیل فاذا اصبح تغدی فشرب علی غدائه قالت یغسل السقاء
غدوة وعشیة فقال لها ابی مرتین فی یوم قالت نعم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ نبیذ ڈالتی تہین غدوہ کو پہر جب عشا کا وقت ہوتا تو آپ اوسکو عشا کو پی لیتے اور جو زیادہ بچ رہتا
تو اوسکو بہا دیتے یا تمام کر دیتے پہر جو نبیذ رات کو تیار کیا جاتا اور جب صبح ہوتی تو آپ اوسکو پیتے صبح کا کہانا کہا کر اور مشک کو
صبح شام دہویا کرتے مقاتل نے کہا میرے باپ حیان نے اون سے کہا ایک دن رات مین دوبار دہوتے انہون نے کہا ہان
دوبار دہوتے **عن** ابن عباس قال کان ینبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الزبیب فیشربه الیوم والغد
وبعد الغد الی مساء الثالثة ثم یامر به فیسقی الخدم او یهراق **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے نبیذ کشمش کا بنایا جاتا آپ اوسکو دن بہر پیتے اور دوسرے دن بہی پیا کرتے اور تیسرے دن بہی شام تک پہر
حکم کرتے تو جو بچتا وہ خدمتگارون کو پلا دیا جاتا یا بہا دیا جاتا (اگر اوس مین تیزی ہوجاتی) **باب** فی شراب
العسل شهد کا شربت پینا **عن** عائشة رضی اللہ عنها زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تخبر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش فیشرب عندها عسلا فتواصیت انا وحفصة ان ایتنا
ما دخل علیها النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منك ریح مغافیر فدخل علی احداهن فقالت له ذلك
فقال بل شربت عسلا عند زینب بنت جحش ولن اعود له فنزلت لم تحرم ما احل اللہ لك الی قوله ان تتوبا الی اللہ لعائشة وحفصة رضی اللہ عنهما واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا لقوله بل
شربت عسلا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش (جو آپ کی بی بی تہین)
پاس ٹہرا کرتے اور شہد پیا کرتے ایک روز مین نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ان دونون مین سے جسکے پاس آپ جاوین وہ کہے مجھے

آپ مین سے مغافیر کی بو آتی ہے (مغافیر ایک قسم کا گوند ہے اوسمین بدبو ہوتی ہے آپ کو سخت بری لگتی تھی کہ بدن مین ذ
دہری کو کسی قسم کی بو معلوم ہو) پھر آپ دونون مین سے کسیکے پاس گئے انہون نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہین تو مین نے
شہد پیا ہے زینب بنت جحش پاس اب سے ہرگز نہ پیونگا جب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ
لک الآیۃ ای نبی تو کیون حرام کرتا ہے اوس چیز کو جو حلال کی اللہ نے تیرے واسطے تو اپنی بیویون کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ بخشنے
والا مہربان ہے اور حکم ہوا حضرت عائشہ و حفصہ کو کہ توبہ کرو اللہ سے تمہارے دل ڈگمگا گئے ہین حق سے کہین تو اللہ اپنے
پیمبر کو تم سے بہتر بی بیان دیسکتا ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء
والعسل فذکر بعض ہذا الخبر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشتد علیہ ان توجد منہ الریح وفی الحدیث
قالت سودۃ اکلت مغافیر قال بل شربت عسلا سقتنی حفصۃ فقلت جرست نحلۃ العرفط
نبت من نبت النحل **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد
کو بہت چاہتے تھے پھر یہی حدیث تھوڑی سی بیان کی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوتا تھا یہ امر کہ آپ مین
سے بو معلوم ہو حدیث مین ہے کہ سودہ نے کہا آپ نے مغافیر کہایا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین مین نے شہد پیا ہے
حفصہ نے مجھکو شہد پلا دیا مین نے کہا شاید اوسکی مکھی نے عرفط کو چاٹا ہوگا (عرفط ایک گہانس ہے کانٹے دار اوسمین بدبو
ہوتی ہے حضرت عائشہ نے کہا شاید شہد مین بو ہونے کی یہی وجہ ہوگی کہ اوسکی مکھی نے عرفط کہا کر شہد اوگلا) **باب**
فی النبیذ اذا غلی جب نبیذ مین تیزی پیدا ہوجاوے تو اوسکا پینا درست نہین **عن** ابی ہریرۃ قال علمت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم فتحینت فطرہ بنبیذ صنعتہ فی دباء ثم اتیتہ بہ
فاذا ہو ینش فقال اضرب بہذا الحائط فان ہذا شراب من لا یؤمن باللہ والیوم الآخر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے مین جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر روزہ رکہا کرتے ہین سو اسطے دیکھتا رہا کہ کسدن آپ روزہ نہین
رکہتے ہین اوسدن مین آپ پاس نبیذ لیگیا جو کدو کے تونبے مین تہا جب مین اوسکو لے گیا تو وہ جوش مارتا تہا آپ نے فرمایا پہینک
دے اسکو دیوار پر یہ تو وہ شخص پیے گا جو ایمان نہین لاتا اللہ پر اور قیامت پر (جب نبیذ مین تیزی آجاوے تو اوسکا پینا
درست نہین) **باب** فی الشرب قائما کہڑے ہوکر پانی پینا کیسا ہے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی ان یشرب الرجل قائما **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہڑے ہوکر پانی
پینے سے آدمی کو **عن** النزال بن سبرۃ ان علیا دعا بماء فشربہ وہو قائم قال ان رجالا کان یکرہ
احدہم ان یفعل ہذا وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل مثل ما رایتمونی افعلہ **ترجمہ**
نزال بن سبرہ سے روایت ہے حضرت علی نے پانی منگوایا اور کہڑے ہوکر پیا اور کہا کہ بعض آدمی اسکو برا جانتے ہین اور مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکہا جیسا تم نے مجھکو دیکھا **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن الشرب من فی السقاء وعن رکوب الجلالة والمجثمة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مشک کے دہانے سے پانی پینے سے اور نجاست خوار جانور کی سواری سے اور مجثمہ کے کھانے سے ف مجثمہ
اوسکو کہتے ہین کہ تیرون کے نشانے لگا کر مارے اور اوسکو ذبح نہ کرے **باب** فی اختناث الاسقیة مشک کا
منہ موڑ کر اوسمین سے پانی پینا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اختناث الاسقیة
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مشک کے دہانے کو موڑ کر پانی پینے سے تاکہ
کیڑے وغیرہ نہ پہنچین یا مشک کا منہ بدبودار نہ ہو جاوے **عن** عبد اللہ رجل من الانصار ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دعا باداوة یوم احد فقال اخنث فم الاداوة ثم شرب من فیہا ترجمہ عبد اللہ انصاری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزہ منگوایا احد کے دن پھر فرمایا موڑ منہ اوسکا اور پیا آپ نے اوس کے
منہ سے ضرورت کی وقت **عن** ابی سعید الخدری انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من
ثلمة القدح وان ینفخ فی الشراب ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے پیالہ
کے سوراخ سے پانی پینے سے اور پانی مین پھونکنے سے اس لیے کہ پھونکنے مین منہ سے کوئی چیز نکلکر پانی مین نہ پڑے **باب**
الشرب فی آنیة الذهب والفضة سونے یا چاندی کے برتن مین پینا اور کھانا کیسا ہے **عن** ابن ابی لیلی قال
کان حذیفة بالمدائن فاستسقی فاتاہ دهقان باناء فضة فرماہ بہ وقال انی لم ارمه به الا انی
قد نهیته فلم ینته وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الحریر والدیباج وعن الشرب فی آنیة
الذهب والفضة وقال هی لهم فی الدنیا ولکم فی الآخرة ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے حذیفہ مدائن مین تھے
(مدائن ایک شہر ہے) انہون نے پانی مانگا تو ایک زمیندار چاندی کے برتن مین پانی لیکر آیا انہون نے پھینک دیا اور کہا کہ مین نے
اسواسطے اسکو پھینک دیا کہ اس زمیندار کو مین اس سے منع کرچکا ہون لیکن وہ باز نہین آیا مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے استعمال سے ریشمی کپڑے اور دیباج کے کپڑے سے اور سونے چاندی کے برتن مین پانی پینے سے اور آپ نے فرمایا کہ یہ چیزین
کافرون کے لیے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے ای مسلمانو آخرت مین ہونگی **ف** دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے
ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین سونے چاندی کے برتن مین کھانا پینا درست نہین مرد اور عورت دونون کے لیے لیکن پہننا چاندی کا جائز
ہے مرد اور عورت دونون کو اور سونے کا پہننا عورت کو مختلف فیہ ہے بعضون کے نزدیک درست نہین اور اکثر علما کے نزدیک
درست ہے **باب** فی الکرع منہ سے پانی پینا جیسے جانور پیتے ہین **عن** جابر بن عبد اللہ قال دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ورجل من اصحابہ علی رجل من الانصار وهو یحول الماء فی حائطہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان کان عندك ماء بات هذه اللیلة فی شن والا کرعنا قال عندی ماء بات فی شن ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک شخص انصاری کے پاس تشریف لیگئے اور وہ انصاری اپنے باغ کو

پانی پی رہا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تیرے پاس پرانی مشک مین رات کا باسی پانی ہو تو بہت
اچھا وگرنہ ہم منہ لگا کر نہر ہی سے پانی پی لیتے ہین اوس نے عرض کیا کہ ہان میرے پاس رات کا باسی پانی موجود ہے مشک
مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منہ لگا کر پانی پی لینا دریا نہر سے درست ہے جب کوئی برتن پاس نہ ہو مگر ہاتھ مین لیکر
پیے تو بہتر ہے **باب فی الساقی متی یشرب** جو شخص قوم کا ساقی ہو وہ سب کے آخیر مین پیے **عن عبد اللہ**
بن ابی اوفے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم آخرھم شربا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفے سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساقی کو آخر مین سب کے پینا چاہیے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
بلبن قد شیب بماء وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ آیا اوسمین پانی ملا تہا اور آپ کے داہنی طرف ایک
دہقانی تہا اور بائین طرف ابو بکر صدیق رض تہے آپ نے دودھ پی کر دہقانی کو پیالہ دیا اور فرمایا داہنی والا پھر داہنی والا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ہر چیز کا شروع کرنا بہتر ہے اگرچہ بائین طرف کے لوگ عالی درجہ اور زیادہ معزز ہون **عن** انس
بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس ثلاثا وقال ھو اھنأ وامرأ وابرأ **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دم مین پانی پیتے تہے یعنی ہر بار جب پانی پیکر دم لیتے تو برتن کو منہ سے جدا کرتے پھر
لیکر پانی پیتے **ف** اور آپ فرماتے کہ یہ دم لینا پیاس کو خوب بجھاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اور تندرستی لاتا ہے **باب**
فی النفخ فی الشراب پانی مین پھونکنا منع ہے تاکہ کوئی چیز منہ سے پانی مین نہ گرے **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء او ینفخ فیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے برتن مین سانس لینے اور چھوڑنے سے اور اوسمین پھونک نے سے **ف** ایسا نہ ہو پانی دماغ مین چلا جاوے یا پانی میں
کوئی چیز منہ سے گرے **عن** عبد اللہ بن بسر من بنی سلیم قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی فنزل علیہ
فقدم الیہ طعاما فذکر حیسا اتاہ بہ ثم اتاہ بشراب فشرب فناول من علی یمینہ واکل تمرا فجعل یلقی النوی
علی ظھر اصبعیہ السبابۃ والوسطی فلما قام قام ابی فاخذ بلجام دابتہ فقال ادع اللہ لی فقال اللھم بارک
لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر سے جو بنی سلیم مین سے تھے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
باپ کے گھر تشریف لائے انہون نے حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے پیش کیا آپ نے کھایا پھر وہ شربت
لیکر آئے آپ نے پیا اور پیکر داہنی طرف والے کو دیدیا پھر آپ نے کھجورین کھائین اور اوسکی گٹھلیان بیچ کے اونگلی یا کلمہ کی اونگلی کی
پشت پر رکھتے گئے جب آپ چلنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میرا باپ بھی کھڑا ہو گیا اور آپ کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ میرے
لیے اللہ تعالی سے دعا کیجیے آپ نے فرمایا الہی اللہ برکت دے اونکو اوس چیز مین جو روزی دی ہے تو نے اونکو اور بخش دے اونکو اور اون پر رحم کر
باب ما یقول اذا شرب اللبن دودھ پی کر کیا کہنا چاہیے اور اور کھانا کھا کر کیا کہنا چاہیے **عن** ابن عباس

قال کنت فی بیت میمونۃ فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ خالد بن الولید فجاؤا بضبین مشویین علی ثمامتین فتبزق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خالد اخالک تقذرہ یا رسول اللہ قال اجل ثم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلبن فشرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس شیئ یجزئ من الطعام والشراب الا اللبن ھذا لفظ مسدد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی میں میمونہ کے گھر میں تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن ولید کے ساتھہ وہان تشریف لائے آپ کے سامنے دو گوہ بھنی ہوئی دو لکڑیوں پر رکھی ہوئے لائی گئی آپنے انکو دیکھکر تہوک دیا خالد نے کہا شاید آپ کو اس سے نفرت ہی یا رسول اللہ آپنے فرمایا ہان اسلیے کہ یہ گوہ میری ملک میں نہیں ہوتا نہ وہان میں نے اسکو کہایا ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودہ لایا گیا تو آپنے اسکو پی کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کہانا کہاوے تو چاہیے کہ کہے اے اللہ اس کہانے میں برکت دی اور اس کہانے سے بہتر کہانا تو ہم کو کہلا اور جب دودہ پیوے تو کہنا چاہیے اس میں ہم کو برکت دے اور اس سے بھی زیادہ دے اسلیے کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو کہانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرے سوا دودہ کے ف تو دودہ سب سے بہتر ہوا اسواسطے اسی کو زیادہ مانگنا چاہیے باب ایکاء الآنیۃ رات کو سوتے وقت برتنوں کو بند کر دینا عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغلق بابک واذکر اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واطف مصباحک واذکر اسم اللہ وخمر اناءک ولو بعود تعرضہ علیہ واذکر اسم اللہ واوک سقاءک واذکر اسم اللہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لیکر دروازہ کو بند کر دی اسلیے کہ بند دروازے کو شیطان کہول نہیں سکتا ہے (یعنی جو بسم اللہ کے ساتھہ بند ہوا ہو) اور اللہ کا نام لیکر اپنی چراغ کو بجہا دے اور اپنی برتن کو بھی چہپا دے اگرچہ ایک لکڑی ہی سوا اللہ کا نام لیکر اور اپنی مشکیزہ میں ڈاٹ لگا دی اللہ کا نام لیکر عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الخبر ولیس بتمامہ قال فان الشیطان لا یفتح غلقا ولا یحل وکاء ولا یکشف اناء وان الفویسقۃ تضرم علی الناس بیتھم او بیوتھم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا یہ حدیث پوری نہیں ہی فرمایا کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا ہے اور نہ بند مشک کو کہولتا ہے اور نہ کسی ڈہپے برتن کو کہولتا ہے اور (چراغ بجہانے کی وجہ یہ ہی) چوہا یا چوہیا لوگون کے گہر جلا دیتی ہی (بتی کو منہ میں پکڑ کے لیجاتی ہی اوس سے آگ لگ جاتی ہی) عن جابر بن عبد اللہ رضہ قال واکفتوا صبیانکم عند العشاء وقال مسدد عند المساء فان للجن انتشارا وخطفۃ ترجمہ جابر سے روایت ہی آنحضرت نے فرمایا عشا کے وقت بچونکو اپنی پاس بٹہاؤ یا شام کے وقت (یا باہر پہرنے مت دو) کیونکہ جن اوس وقت پہیلتے ہیں (اور اوچک لیتے ہیں) عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی فقال رجل من القوم الا نسقیک نبیذا قال بلی قال فخرج الرجل یشتد فجاء بقدح فیہ نبیذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو ان تعرض علیہ عودا

ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا آپ نبیذ نہیں پیتے ہیں آپنے فرمایا ہاں پی تے ہیں راوی کہتا ہے وہ شخص نکلا دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پیالے کو تو نے کیوں نہ ڈھانکا اگر تو اسکی چوڑائی پر ایک لکڑی ہی رکھدیتا تو کافی تھا یعنے بہرحال ڈھانپنا ضرور اور مناسب ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستعذب له الماء من بیوت السقیا قال قتیبۃ عین بینھا وبین المدینۃ یومان ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا سقیا کے گھروں میں سے ف سقیا ایک کوئیں کا نام ہے وہاں کا پانی شیریں تھا اسی قتیبہ نے کہا سقیا ایک چشمہ ہے مدینے سے دو دن کی راہ پر اس سے معلوم ہوا کہ شیریں اور عمدہ پانی دور سے منگانا درست ہے +

آخر کتاب الاشربۃ

تمام ہوئی کتاب پینے کی اور شرابوں کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الاطعمۃ

شروع ہوتی ہے کتاب کھانوں کی اللہ کے نام سے جو رحمت والا ہے بہت مہربان

باب ما جاء فی اجابۃ الدعوۃ دعوت قبول کرنا ضرور ہے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیاتھا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بلایا جاوے ولیمہ کی دعوت میں تو حاضر ہو ف ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنا مسنون ہے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیدع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جو گزرا اتنا زیادہ ہے اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھا لیوے اور اگر روزہ دار ہو تو صرف دعا کرے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم اخاہ فلیجب عرسا کان او نحوہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھائی تمہارا تمہیں دعوت دیکر بلاوے تو چاہیے اسکی دعوت قبول کرلیوے خواہ ولیمہ ہو یا مثل ولیمہ کے اور کچھ تقریب ہو بشرطیکہ کوئی کام خلاف شرع نہو عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعوت میں بلایا جاوے تو چاہیے کہ دعوت قبول کرے پھر اگر چاہے تو کھانا کھاوے اور چاہے تو نہ کھاوے (اگر روزہ دار ہو مگر جاوے ضرور روزہ رکھے) عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ ورسولہ ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دعوت ہوا اور وہ اس دعوت کو نہ قبول کرے تو مقرر اس نے اللہ کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اور جو کوئی بن دعوت کے چلا گیا تو گویا وہ چور بنکر گھر میں گیا اور لوٹ مار کر نکلا عن ابی ھریرۃ انہ کان یقول شر الطعام

طعام الولیمة یدعی لها الاغنیاء ویترک المساکین ومن لم یات الدعوة فقد عصی الله ورسوله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اوس ولیمہ کا کھانا سب کہانوں سے برا ہے جسمین امیر بلائے جاتے ہین اور فقیر چھوڑ دیئے جاتے ہین ف یعنی جو ولیمہ ایسا ہو کہ صرف امیر ہی اوس مین بلائے جاوین اور محتاج نہ آنے پاوین وہ برا ہے نہ کہ مطلقا ولیمہ برا ہے۔ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا ہے ف اور جو شخص دعوت مین نہ آیا اوس نے نافرمانی کی الله کی اور رسول کی

باب فی استحباب الولیمة للنکاح

جب نکاح ہو تو ولیمہ کرنا مستحب ہے عن ثابت قال ذکر تزویج زینب بنت جحش عند انس بن مالک فقال ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم اولم علی احد من نسائه ما اولم علیها اولم بشاة ترجمہ ثابت سے روایت ہے زینب بنت جحش ام المومنین کے نکاح کا ذکر آیا انس بن مالک پاس انہون نے کہا مین نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو نہین دیکھا آپ نے ولیمہ کیا ہو ایسا کسی اور بیوی کے نکاح مین جیسا زینب کے نکاح مین کیا آپنے ایک بکری کا ولیمہ کیا عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم اولم علی صفیة بسویق وتمر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے صفیہ کے نکاح مین ولیمہ کیا ستو اور خرمے سے (اس سے معلوم ہوا کہ گوشت ہونا ضرور نہین)

باب فی کم تستحب الولیمة

کتنے دنون تک ولیمہ کی دعوت کرنا چاہئے عن رجل اعور من ثقیف کان یقال له معروفا ای یثنی علیه خیرا ان لم یکن اسمه زهیر بن عثمان فلا ادری ما اسمه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الولیمة اول یوم حق والثانی معروف والیوم الثالث سمعة وریاء ترجمہ عبد الله بن عثمان نے کہا ایک کانے شخص سے ہم نے سنا جو ثقیف کے قبیلے مین تہا اوسکو لوگ معروف کہا کرتے یعنی اوسکی بہلائی کے ہوتے اوسکا نام زہیر نہ تہا اگر یہہ نام نہو تو مجھکو معلوم نہین کیا نام تہا وہ کہتا تہا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ولیمہ کا اول دن کا کہانا ضروری ہے اور دوسرے دنکا بہتر ہے اوس مین بھی بلایا جاوے اور دعوت قبول کیجاوے اور تیسرے دن دعوت نہ قبول کیجائے ریا اور سمعہ ہے (یعنی دکہلانے کو یہی ہے) عن سعید بن المسیب بهذه القصة قال دعی اول یوم فاجاب ودعی الیوم الثانی فاجاب ودعی الیوم الثالث فلم یجب وقال اهل سمعة ورياء وفی روایة ودعی الیوم الثالث فلم یجب وحصب الرسول ترجمہ سعید بن المسیب پہلے دن بلائے گئے ولیمہ کی دعوت مین تو گئے پھر دوسرے دن بلائے گئے تو گئے تیسرے دن بلائے گئے تو نہ گئے اور کہا ریا اور سمعہ کے لوگ ہین دوسری روایت مین ہے کہ بلانیوالے کو کنکریون سے مارا

باب الاطعام عند القدوم من السفر

جب آدمی سفر سے آوے تو لوگون کو کہانا کہلانا بہتر ہے عن جابر قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة نحر جزورا او بقرة ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے تو آپنے ایک اونٹ یا بیل ذبح کیا

باب ما جاء فی الضیافة

مہمان کی مہمانی کب تک اور کیونکر کرنا چاہئے عن ابی شریح الکعبی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته یوم ولیلة الضیافة ثلاثة ایام وما بعد ذلک فهو صدقة ولا یحل له ان یثوی عنده حتی یحرجه ترجمہ ابی شریح کعبی سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا

جوکوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاوی تو اوسکو چاہیے کہ اپنی مہمان کے ایک دن اور ایک رات اچھی طرح سے تعظیم کرے اور جائزہ مہمان کا ایک دن ایک رات ہی اور تین دن تک تو مہمانداری ہی اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہی **ف** نہایہ مین اس حدیث کے معنی یون لکہا ہے کہ تین روز مہمانداری کرے تو پہلی روز تکلف کرے اور جو کچھہ کہ ہوسکی بھلائی اور احسان سی پیش آوے اور دوسری تیسری دن جو کچھہ موجود ہو بے تکلف حاضر کری اور بعد اس کے کچھہ اسقدر دیدے کہ جس سے مہمان ایک روز ایک شب طے کر سکے اور مراد جائزہ سی کچھہ دیدینا ہے مگر یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا اب مہمانی کا وجوب منسوخ ہوگیا مسنون رہ گیا **ف** اور میزبان کو مشقت مین ڈالنے کے لیے۔ اوسکو پاس ٹھہرنا مہمان کو حلال نہین **ف** اگر کسی مرض یا عذر کے سبب سے تین دن سے زیادہ رہنے کا اتفاق ہو تو اپنے مال سی کہاوے اور میزبان کو تشویش مین نہ ڈالے **عن** اشہب

سئل مالک عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جائزتہ یوم و لیلۃ فقال یکرمہ ویتحفہ ویحفظہ یوم ولیلۃ وثلاثۃ ایام ضیافۃ **ترجمہ** اشہب سے روایت ہی امام مالک سے سوال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا مہمان کا جائزہ ایک دن رات ہی اس سی کیا مراد ہی انہون نے کہا یہی مراد ہی کہ ایک دن رات تک اوسکی عزت کری تحفہ دی حفاظت کری اور تین دن تک ضیافت کری **عن** ابی هریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الضیافۃ ثلاثۃ ایام فما سوی ذلک فہو صدقۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت کی حد تین دن تک ہی پھر اس کے بعد خیرات ہی **عن** ابی کریمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الضیف حق علی کل مسلم فمن اصبح بفنائہ فہو علیہ دین ان شاء اقتضی وان شاء ترک **ترجمہ** ابو کریمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات مہمان کا حق ہر مسلمان پر ہی جو کسی مسلمان کے مکان مین اترے تو ایک دن کی مہمانی گویا اوسکا قرض ہے چاہے وصول کرے چاہے نہ وصول کری چہوڑ دی **عن** المقدام ابی کریمۃ قال قال رسول اللہ ایما رجل اضاف قوما فاصبح الضیف محروما فان نصرہ حق علی کل مسلم حتی یاخذ بقری لیلۃ من زرعہ ومالہ **ترجمہ** مقدام ابو کریمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کا پاس مہمان ہوکر جاوے اور وہ فجر تک ویسا ہی بے نصیب رہے (یعنے رات کو کسی نے اوس کی مہمانداری نہ کی) تو اوس کی مدد کرنا سب مسلمانون پر لازم ہو جاتا ہے یہانتک کہ وہ مہمان اپنی مہمانی اوس قوم کی زراعت اور مال مین سی لے سکتا ہی (یعنی اس قدر جس مین اوس کی آسودگی ہو) یہہ دونو حدیثین ابتدائے اسلام کی ہین جب مہمانی واجب تھی۔ مگر اب بھی مہمانی کرنا سنت مؤکدہ اور ضروری ہی **عن** عقبۃ بن عامر انہ قال قلنا یا رسول اللہ انک تبعثنا فننزل بقوم فلا یقروننا فما ترٰی فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منہم حق الضیف الذی

ینبغی لھم ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم کو بہیجتے ہین (یعنی جہاد یا دوسرے
کام کے لیے) اور ہم ایسی قوم مین جاکر اوترتے ہین کہ وہ ہماری مہمانی نہین کرتے ہین تو اس مین آپ ہماری لیے کیا مناسب
جانتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سی فرمایا اگر تم کسی قوم مین جاؤ اترو پہر وہ تمہاری لیے سب
سامان کر دین جیسا کہ مہمان کیواسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نہ کرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اون کو
چاہیے لیلو ف بعضی کافرون سے حضرت نے صلح کی تہی تو اوس صلح مین یہ قول و قرار بہی ہوا تہا کہ اگر مسلمان تمہارے
ملک مین آوین جاوین تو اون کی ضیافت اور مہمان داری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہہ مطلب نہین کہ مسافر
بجبر اور زبردستی مسلمانون سی اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ ہے کہ مہمان داری کرنا مستحب ہے **باب** نسخ
الضیف یاکل من مال غیرہ دوسری کا مال کہانا درست ہوا نہ کہانے کا حکم منسوخ ہو گیا **عن** ابن عباس
قال لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم فکان
الرجل یحرج ان یاکل عند احد من الناس بعد ما نزلت ھذہ الایۃ فنسخ ذلک الایۃ التی
فی النور قال لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم الی قولہ اشتاتا کان
الرجل الغنی یدعو الرجل من اھلہ الی طعام قال انی لاجنح ان آکل منہ والتجنح
الحرج ویقول المسکین احق بہ منی فاحل فی ذلک ان یاکلوا مما ذکر اسم اللہ
علیہ واحل طعام اھل الکتاب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری ولا تاکلوا
اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم یعنے نہ کہاؤ ایک دوسری کا مال
فریب اور جہوٹ سے البتہ تجارت مین رضامندی سے ایک دوسرے کا مال لے سکتا ہی۔ اوس وقت سے
ہر ایک آدمی دوسرے کے یہان کہانا کہانے کو بہی گناہ سمجہتا پہر یہ آیت منسوخ ہو گئی اوس آیت سے جو سورہ
نور مین اوتری لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اباءکم الایۃ یعنے
تم پر کچہ گناہ نہین ہے اگر تم اپنے گہرون مین کہانا کہاؤ یا اپنی باپ کے گھر مین یا اپنے بیٹون کے گہر مین یا بہائیو
کے یا بہنون کے گھر مین یا چچا یا پہوپہی کے گھر مین یا مامون یا خالہ کے گھر مین یا جن گہرون کی کنجی قفل
کے تم مالک ہو یا دوست آشنا کے گہر مین اخیر تک۔ پہلے لوگون کا یہہ حال تہا کہ مال دار آدمی اپنے لوگون
کو کہانا کہلانے کے لیے بلاتا تو وے کہتے ہم کو کہانا اس مین سے گناہ معلوم ہوتا ہے بلکہ مسکین اسکا زیادہ
حقدار ہے بعد اوس کے یہ درست ہو گیا یعنے دوسری مسلمان کا کہانا کہانا جب اوس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور
درست ہوا اہل کتاب کا کہانا فقط۔ الحمد للہ تمام ہوا انتیسوان پارہ سنن ابی داؤد کے تیس پارون مین سے
اب شروع ہوتا ہے چوبیسوان پارہ اوسکے فضل اور انعام پر توکل کر کے ہو النا صح والمعین +

تم الجزو الثالث والعشرون ویتلوہ الجزو الرابع العشرون ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بست وسوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

+

تمت

الجزو السابع والعشرون

چوبیسوان پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی طعام المتباریین جو ایک دوسری کی ضد سے فخر کے لیے کہانا کہلاوین انکا کہانا نہ کہانا بہتر ہے
عن ابن عباس یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن طعام المتباریین ان یوکل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے دو فخر کرنیوالون کے کہانیسے **ف** ہر ایک یہ چاہے کہ مین دوسرے سے بڑہ کر رہون اور اوسکو مغلوب کرون ایسے لوگون کا کہانا منع ہوا کیونکہ وہ خدا کیواسطے نہین ہے **باب** اجابۃ الدعوۃ اذا حضر ھا مکروہ جب دعوت کے گہر مین کوئی کام خلاف شرع ہو تو دعوت قبول نکرنا **عن** سفینۃ ابی عبد الرحمن ان رجلا اضاف علی بن ابی طالب فصنع لہ طعاما فقالت فاطمۃ لو دعونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یدہ علی عضادتی الباب فرای القرام قد ضرب بہ فی ناحیۃ البیت فرجع فقالت فاطمۃ لعلی الحقہ فانظر ما رجعہ فتبعتہ فقلت یا رسول اللہ ما ردک فقال انہ لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مزوقا **ترجمہ** سفینہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے ایک شخص نے دعوت کی امیر المومنین علی بن ابی طالب کی اور اون کے لیے کہانا تیار کیا (اور بعید یا اونکے مکان پر) تو حضرت فاطمہؓ نے کہا کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتے اور وہ بہی ہمارے ساتہ کہاتے پہر بلایا انہون نے آنحضرت کو آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتہ دروازے کی چوکہٹ پر رکہا دیکہا گہر کے ایک طرف پردہ لگا ہوا ہے (جسمین نقش و نگار تہا) یہ دیکہکر آپ لوٹے حضرت فاطمہؓ نے علی سے کہا جاؤ دیکہو آپ کیون لوٹے جاتے ہین علیؓ آپکے ساتہ ہوئے اور پوچہا یا رسول اللہ آپ کیون لوٹے آپ نے فرمایا میرے واسطے یا کسی نبی کیواسطے درست نہین ایسے گہر مین جانا جہان نقش و نگار ہو **ف** یعنے وہ گہر مزین اور منقش ہو یہ تو دنیا دارون کا طریقہ ہے انبیا ایسے گہرون مین جانیسے بچتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گہر کو نہایت آراستہ کرنا اور بیکار زینت دنیا اچہا نہین ہے طریقہ نبوی کے برخلاف ہے اور جہان کوئی کام خلاف شرع ہو وہان دعوت قبول کرنا ضرور نہین **باب** اذا اجتمع داعیان ایھما احق جب دو آدمی ایک ساتہ دعوت کرین تو کہان جاوے **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اجتمع داعیان فاجب اقربھما بابا فان اقربھما جوارا وان سبق احدھما فاجب الذی سبق **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص ایک ساتہ دعوت کرین تو جسکا مکان قریب ہو اوسکے یہان جا کیونکہ جسکا مکان قریب ہے وہ ہمسائگی کے حق سے زیادہ نزدیک ہے (یعنے اوسکی ہمسائگی کا حق مقدم ہے) اور اگر کسی نے پہلی دعوت کی ہو تو وہی زیادہ حقدار ہے (دوسری سے جسنے بعد دعوت سنائی) یعنے جب ایک شخص دعوت کر چکے

پھر دوسرا کرے تو پہلا زیادہ حقدار ہے **باب اذا حضر الصلاۃ والعشاء** جب شام کا کھانا سامنے آوے اور نماز عشا
بھی تیار ہو تو کیا کرے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلاۃ
فلا یقوم حتی یفرغ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا رات کا کھانا تیار
ہو اور اقامت نماز کی بھی ہو تو جب تک کھانے سے فراغت نہ ہو لے نہ اوٹھے **ف** یعنی اول کھانے سے فراغت حاصل کرے پھر نماز پڑھے
تاکہ تسکین سے نماز ادا ہو کھانے کیطرف دل نہ لگا رہے زاد مسدد وکان عبد اللہ اذا وضع عشاءہ او حضر عشاءہ
لم یقم حتی یفرغ وان سمع الاقامۃ وان سمع قراءۃ الامام یعنی عبد اللہ بن عمر کے سامنے جب شام کا کھانا رکھا جاتا
تو نہیں اوٹھتے جب تک فارغ نہ ہو لیتے کھانے سے اگرچہ تکبیر یا امام کی قراءت کی آواز سنتے **عن** جابر بن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توخر الصلاۃ لطعام ولا لغیرہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں دیر نہیں ہو سکتی نہ کھانے کیواسطے نہ اور کسی کام کیواسطے (جب کھانے کی زیادہ احتیاج نہ ہو یا دیر سے
مراد قضا کرنا ہے) **عن** عبد اللہ بن عبید بن عمیر قال کنت مع ابی فی زمان ابن الزبیر الی جنب عبد اللہ
بن عمر فقال عباد بن عبد اللہ بن الزبیر سمعنا انہ یبدأ بالعشاء قبل الصلاۃ فقال عبد اللہ بن عمر ویحک
ما کان عشاؤھم اتراہ کان مثل عشاء ابیک **ترجمہ** عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے میں اپنے باپ کے
ساتھ عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا تو عباد بن عبد اللہ نے کہا ہم نے سنا ہے کہ شام کا کھانا مقدم کیا
جاتا تھا نماز پر عبد اللہ بن عمر نے کہا افسوس ہے تجھپر کیا اگلے لوگوں کا کھانا تم اپنے باپ کا سا کھانا سمجھتے ہو **ف** یعنی تمہارے
باپ عبد اللہ بن زبیر جو اب حاکم ہیں مکے کے اون کے کھانے میں طرح طرح کے تکلفات ہوتے ہیں اور کھانے سے فراغت
ہونے کے لیے بہت دیر لگتی ہے تو نماز پہلے ادا کر لینا چاہیے برخلاف زمانہ نبی کے وقت کھانا کیا تھا چند لقمے تھے جو بسد رمق
کو کافی ہوں **باب فی غسل الیدین عند الطعام** کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونے کا بیان **عن** عبد اللہ بن
عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال
انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلاۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ
سے نکلے پھر آپ کے سامنے کھانا لایا گیا لوگوں نے کہا کیا ہم وضو کے واسطے پانی لاویں آپ نے فرمایا مجھے وضو کا حکم نماز کے
لیے ہوا ہے **ف** شاید یہاں وضو سے مراد پورا وضو ہو اور وہ کھانے کے پہلے مسنون نہیں لیکن ہاتھوں کا دھونا تو وہ بہتر ہے
آپ دھو چکے ہونگے لوگوں نے نہ دیکھا ہوگا **عن** سلمان قال قرأت[1] فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء قبلہ
فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ
ترجمہ سلمان سے روایت ہے میں نے توریت میں دیکھا تھا کہ کھانے کی برکت وضو کرنیسے ہوتی ہے کھانے سے پہلے تو میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کھانے کی برکت اس سے ہوتی ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرے

[1] یعنی ہاتھ دھووے

باب في طعام العجالة جلدی کیوقت بغیر ہاتہہ دہوئے ہی کہانا درست ہے **عن** جابر بن عبد الله انه قال اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم من شعب من الجبل وقد قضی حاجته وبین ایدینا تمر علی ترس او حجفة فدعوناه فاكل معنا وما مس ماء **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم ایک پہاڑ کی گہاٹی سے انکی حاجت سے فارغ ہوکر اوسوقت ہماری سامنے ڈہال پر کہجورین کہین تہین ہم نے آپ کو بلایا آپ نے ہماری ساتھ اون کہجورونکو کہایا اور پانی کو ہاتہہ بہی نہین لگایا **باب** في كراهية ذم الطعام کہانے کی برائی کرنا منع ہے اگرچہ جی چاہے تو نہ کہاوے **عن** ابی هريرة قال ما عاب رسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما قط ان اشتهاه اكله وان كرهه تركه **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کبہی کہانے کی برائی بیان نہین کی بلکہ اگر آپ کا جی چاہتا تو آپ کہانے کو کہالیتے اور جو جی نہ چاہتا تو نہ کہاتے (پر اوسکو برا نہ کہتے) **باب** في الاجتماع على الطعام سب ملکر ایک جگہہ کہانا موجب برکت کا ہے **عن** وحشي بن حرب عن ابيه عن جده ان اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم قالوا يا رسول الله انا ناكل ولا نشبع قال فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه **ترجمہ** وحشی بن حرب نے اپنے باپ حرب سے سنا اوس نے اوسکے دادا وحشی بن حرب سے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول الله ہم کہاتے ہین مگر پیٹ نہین بہرتا آپ نے فرمایا شاید تم الگ الگ کہاتے ہو انہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا سب ملکر ایک جگہہ کہایا کرو اور الله کا نام لیکر کہایا کرو برکت ہوگی **ف** جب کئی آدمی اپنا اپنا کہانا لیکر آدین اور اکٹہے ملکر کہادین تو اکثر برکت ہوتی ہے اس لیے کہ کوئی کم کہانے والا مگر اوسکا کہانا زیادہ ہوتا ہے وہ کافی ہوجاتا ہے اس شخص کے لیے جو زیادہ کہانے والا اور اوسکا کہانا کم ہوتا ہے **باب** التسمية على الطعام کہانا شروع کرنے سے پہلے بسم الله کہنا چاہیے **عن** جابر بن عبد الله سمع النبي صلی الله علیه وسلم يقول اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت فاذا لم يذكر الله عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء **ترجمہ** جابر بن عبد الله سے روایت ہے انہون نے سنا رسول الله صلی الله علیه وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص اپنے گہر مین جاتے وقت بسم الله کہتا ہے اور کہاتے وقت بہی بسم الله کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہان نہ تمہین جگہہ ہے نہ کہانے کو کچہہ ملیگا اور جب گہر مین جاتے وقت بسم الله نہین کہتا تو شیطان کہتا ہے چلو رہنے کا تو ٹہکانا ہوگیا پہر اگر کہاتے وقت بہی اوس نے بسم الله نہ کہی تو شیطان کہتا ہے رہنے کو بہی جگہہ ملے اور کہانا بہی ملا **ف** یعنی اوسوقت تو نہایت خوش ہوتا ہے کہ پوری پوری مہمانی اوسکی ہوگئی آدمی کو چاہیے کہ ہر کام کے شروع پر الله جل جلاله کا نام لیا کرے تاکہ شیطان اوس مین دخل نہ دے یہہ بات تجربہ سے بہی معلوم ہوئی ہے کہ اکثر اوقات بسم الله الرحمن الرحیم کہنا موجب برکت اور خوشی کا ہوتا ہے **عن** حذيفة قال كنا اذا حضرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما لم يضع احدنا يده حتى يبدأ رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا حضرنا

باتین معلوم ہوئین۔ ایک یہ کہ اکٹھا جمع ہوکر ایک برتن مین کہانا بہتر ہے دوسری یہ کہ کنارہ دن سی کہانا بہتر ہے تیسری یہ کہ کہانا وقت
اگر بجوم ہو تو پہیل کر بیٹہنا نہ چاہیے کہ اور لوگون کو جگہ ملے **باب** ما جاء في الجلوس على مائدة عليها بعض ما
يكره جس دسترخوان پر مکروہات یا محرمات کا استعمال ہو اوسپر بیٹہنا نہ چاہیے **عن** سالم عن ابيه قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن مطعمين عن الجلوس على مائدة يشرب عليها الخمر وان ياكل وهو منبطح
على بطنه **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کہانون سی ایک تو
اوس دسترخوان پر بیٹہ کے کہانے جسپر شراب کا استعمال ہو اگرچہ خود نہ پیے کیونکہ شراب خوارون کے ساتہ بیٹہکر کہانا
بھی منع ہے جب شراب وہان موجود ہو) دوسری اوندہی لیٹ کر کہانے سے **ف** ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر
ہی جعفر بن برقان نے اس حدیث کو زہری سی نہین سنا۔ شراب کے حکم مین ہر حرام چیز داخل ہے جیسے سودا اور مردار اور
خون اور تاڑی اور بہنگ وغیرہ جن چیزون مین نشہ ہی، **باب** الاكل باليمين داہنے ہاتہہ سے کہانے کا بیان **عن**
ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اكل احدكم فليأكل بيمينه واذا شرب فليشرب
بيمينه فان الشيطان ياكل بشماله ويشرب بشماله **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہاوی تو داہنے ہاتہہ سے کہاوے اور جب پانی پیوے تو داہنی ہاتہہ سے
پیے اسلیے کہ شیطان بائین ہاتہہ سے کہاتا ہے اور بائین ہاتہہ سے پیتا ہی (پس شیطان کی مخالفت کرنا بہتر ہوگا) **عن**
عمر بن ابي سلمة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ادن مني فسم الله وكل بيمينك وكل مما يليك **ترجمہ**
عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہو جا مجہسے اور بسم اللہ کہہ اور داہنی ہاتہہ سے
اور کہا اپنی طرف سے (یعنی ایک کنارہ سی جو اپنے پاس ہے نہ دوسری طرف سے) **باب** في اكل اللحم گوشت کہانے
کا بیان **عن** عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقطعوا اللحم بالسكين فانه من صنيع الاعاجم وانهسوه فانه اهنأ وامرأ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت
ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت کاٹو گوشت کو چہری سی کیونکہ یہ عجم کے لوگون کا طریقہ ہے بلکہ منہ سے
نوچکر کہاؤ کیونکہ اسمین لذت زیادہ ہوتی ہی اور جلدی ہضم ہوتا ہے (اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات مین لکہا ہی
اور اسکے خلاف رسول اللہ صلعم سے ثابت ہی) **عن** صفوان بن امية قال كنت آكل مع النبي صلى الله
عليه وسلم فآخذ اللحم من العظم فقال ادن العظم من فيك فانه اهنأ وامرأ **ترجمہ** صفوان بن امیہ سے
روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہانا کہا رہا تہا اور گوشت کو ہڈی مین سے چہڑا رہا تہا آپ نے فرمایا
ہڈی اوٹہا کر منہ سے لگاؤ (اور گوشت منہ سی نوچ نوچ کر کہاؤ) کیونکہ اسطرح کہانے سی لذت زیادہ ہوتی ہی اور جلدی ہضم ہوتا
ہی **عن** عبد الله بن مسعود قال كان احب العراق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عراق الشاة **ترجمہ**

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی سب ہڈیون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی ہڈی زیادہ پسند تہی ف
عراق اوس ہڈی کو کہتے مین جس پر سے گوشت اوتار لیا جاوے یعنے بہت گوشت اوسپر نہو اگرچہ تہوڑا سا لگا ہو و بہذا
الاسناد قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان
الیہود ہم سموہ ترجمہ اسی اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دست
کا گوشت بہت بہاتا تا ایکبار دست کے گوشت مین زہر ملا دیا گیا آپ سمجہتے تہے کہ یہودیون نے اوسمین زہر ملایا تہا باب
فی اکل الدباء کدو یعنے لنبا کدو لوکی کہانے کا بیان عن انس بن مالک یقول ان خیاطا
دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس فذہبت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی ذلک الطعام فقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید
قال انس فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی الصحفۃ فلم ازل احب الدباء
بعد یومئذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانا کہلانے کیلیے
بلایا جو آپ کے لیے تیار کیا تہا انس کہتے مین کہ مین بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ چلا گیا اوس دعوت مین
تو جو کی روٹی اور کدو کا شوربا اور خشک گوشت نمک چشیدہ کا ہوا آپ کے پاس رکہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مین نے دیکہا آپ رکابی کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈہونڈہتے تہے ف اس حدیث مین ہی کہ آنحضرت رکابی کے
چارون طرف کدو تلاش کر کے کہاتے تہے اور دوسری حدیث مین ہی کہ جب کہانا کسی کے ساتہ کہاوے تو اپنے آگے سی کہاوے
تو دونون کی موافقت اسطرح سے ہی کہ یہہ حکم وہان ہی کہ جب ساتہی ناراض ہووے اور حضرت کیواسطے یہہ بات نہ تہی بلکہ صحابہ
کو اس بات کی آرزو تہی کہ آپ ہماری آگے سے کہاوین تاکہ ہم کو دین کی برکت حاصل ہو اور اس حدیث سے یہہ بہی مسئلہ
نکلا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اگرچہ کہانا تہوڑا سا ہووے یا بڑی کو چہوٹا بلادی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ درزی کا پیشہ اچہا ہے
اور کدو کی محبت سنت ہی اور اسی طرح جس چیز کو حضرت دوست رکہتے اوس کی محبت مسلمانون کو لازم ہے ف پہر انس
روز سے مین ہمیشہ کدو کو دوست رکہتا ہون باب فی اکل الثرید ثرید کا بیان اوس کی تفسیر آگے آتی ہے عن
ابن عباس قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من الخبز والثرید من الحیس ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کہانون مین روٹی کا ثرید ف ثرید اوسکو کہتے ہین کہ روٹی کے
ٹکڑے شوربے مین ترکر دے ت اور حیس کا ثرید بہت پیارا تہا ف حیس کا ثرید اوسکو کہتے مین کہ روٹی کے ٹکڑون مین
کہجورا اور گہی بطور مالیدہ کے ملاوے باب فی کراہیۃ التقذر للطعام کسی کہانے سے گہن کرنا برا ہے یعنے اگرچہ حلال شرع ہو
مین ہ عن ہلب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ رجل فقال ان من الطعام طعاما اتحرج
منہ فقال لا یتخلجن فی صدرک شیء ضارعت فیہ النصرانیۃ ترجمہ ہلب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی کہ آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کہانے کی چیزون سے کوئی ایسی چیز ہی کہ مین اوس کے کہانے سے پرہیز
کرون تو آپ نے فرمایا تیرے دل مین شبہ نہ گذرے یعنی کچھ شک و خطرہ نہ کر اگر تو مشابہ کیا چاہتا ہی اپنے کو رہبانیت کے
ساتھ یعنی نصرانیت سے کہ وہ شک کیا کرتے ہین ہر چیز مین **باب النہی عن اکل الجلالۃ** جلالہ یعنی نجاست خوار جانور
کا کہانا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا **ترجمہ**
ابن عمر سے روایت ہی منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کہانے سے اور اوسکا دودہ پینے سے **ف** مراد
جلالہ سے وہ جانور ہی جو نجاست کہاوے اسقدر کہ اوس کے گوشت اور پوست مین نجاست کی بو آنے لگی۔ یہ حدیث نسخہ مطبوعہ
مصر مین نہین ہی **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبن الجلالۃ **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کا دودہ پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ نجاست کہاتا ہی **عن** ابن عمر
قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا او یشرب من البانہا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی غلیظ خور اونٹ کی سواری اور اوسکا دودہ پینے
سے کیونکہ سواری مین اوسکا پسینا لگیگا اور وہ نجس ہے **باب فی اکل لحوم الخیل** گہوڑی کا گوشت کہانا کیسا ہے
عن جابر بن عبد اللہ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر واذن
فی لحوم الخیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہم کو منع کیا گدہی
کے گوشت سے اور گہوڑے کے گوشت کہانے کی اجازت دی **ف** یہی قول ہی شافعی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد کا اور
ابو حنیفہ اور اوزاعی اور مالک کے نزدیک گہوڑی کا گوشت مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال ذبحنا یوم خیبر
الخیل والبغال والحمیر فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البغال والحمیر ولم ینہنا عن الخیل
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی خیبر کے دن ہم نے گہوڑے اور خچر اور گدہے ذبح کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خچر اور گدہے سے ہم کو منع کیا اور گہوڑے سے نہ منع کیا اس لیے کہ گہوڑا لطیف اور شریف ہی اوس کی حرمت کی
کوئی وجہ نہین ہے برخلاف گدہے کے **عن** خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل
لحوم الخیل والبغال والحمیر زاد حیوۃ وکل ذی ناب من السباع قال ابو داؤد وهذا منسوخ قد اکل
لحوم الخیل جماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن الزبیر وفضالۃ بن عبید وانس بن
مالک واسماء ابنۃ ابی بکر وسوید بن غفلۃ وعلقمۃ وکانت قریش فی عہد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تذبحہا **ترجمہ** خالد بن ولید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوڑے اور خچر اور گدہے
کے گوشت کہانے سے منع فرمایا ہے حیوۃ نے اتنا زیادہ کیا کہ منع فرمایا آپ نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے ابو داؤد
نے کہا یہ حدیث منسوخ ہی اور گہوڑے کے گوشت کو ایک جماعت صحابہ نے کہایا اون مین سے ہین عبد اللہ بن الزبیر اور فضالہ ابن عبید

اور انس بن مالک اور اسماء بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور علقمہ اور قریش کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین
لہسن کا ناغہ کرتے تہے **ف** علاوہ برین اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے قابل احتجاج نہین ہے اور معارض ہے اسکی حدیث
جابر کی جو اس سے پہلی گزری اور اسناد اوسکا صحیح ہے پھر ابو حنیفہ کے نزدیک بھی کراہت گہوڑی کی تنزیہی ہے جیسے بعضون
نے کہا تحریمی ہے واللہ اعلم **باب فی اکل الارنب** خرگوش کہانیکا بیان **عن** انس بن مالک قال کنت
غلاما حزورا فصدت ارنبا فشویتها فبعث معی ابو طلحة بعجزها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاتیتہ بہا فقبلہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین ایک مضبوط لڑکا تہا تو مین نے شکار کیا خرگوش کا اور بہونا اسکو
ابو طلحہ نے اوسکا پچھلا دھڑ میری ساتھ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا مین لیکر آیا (دوسری روایت مین
ہے کہ آپ نے اسکو قبول کیا اور لے لیا) **عن** عبد اللہ بن عمرو وکان بالصفاح قال محمد مکان بمکة وان
رجلا جاء بارنب قد صادها فقال یا عبد اللہ بن عمرو ما تقول قال قد جیء بها الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس فلم یاکلها ولم ینه عن اکلها وزعم انها تحیض **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو صفاح مین تہے جو ایک مقام ہے مکے مین اون کے پاس ایک شخص خرگوش لایا شکار کر کے اور کہا اے عبد اللہ بن عمرو
کیا کہتے ہو اس کے بارے مین انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا اور مین بیٹھا ہوا تہا
آپ نے اوسکو نہین کہایا نہ اوس کے کہانے سے منع فرمایا آپ نے یہ کہا کہ اسکو حیض آتا ہے (اسواسطے آپ نے مکروہ جانکر نہ
کہایا یہ نہین کہ خرگوش کہانا حرام تہا ورنہ آپ اور صحابہ کو بھی اوس کے کہانیسے ممانعت کرتے (باتفاق ائمہ اہل سنت خرگوش
حلال ہے) **باب فی اکل الضب** گوہ کہانا کیسا ہے **عن** ابن عباس ان خالته اهدت الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واضبا واقطا فاکل من السمن ومن الاقط وترك الاضب تقذرا واکل علی
مائدته ولو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے اون کی خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور گوہ اور پنیر بہیجا آپ نے گھی اور پنیر کہایا اور گوہ کو گہن کہا کر چھوڑ دیا
لیکن وہ کہایا گیا آپ کے دسترخوان پر اور جو حرام ہوتا تو کبھی نہ کہایا جاتا آپ کے دسترخوان پر **ف** دسترخوان سے مراد وہ
کپڑا ہے یا بوریے کا ٹکڑا جو بچھایا جاتا ہے کہانا کہاتے وقت تاکہ کہانا زمین پر نہ گرے نہ لکڑی وغیرہ کا خوان جسکی نفی دوسری
حدیث مین وارد ہے **عن** خالد بن الولید انه دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت میمونة
فاتی بضب محنوذ فاهوی الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیده فقال بعض النسوة اللاتی فی بیت
میمونة اخبروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما یرید ان یاکل منه فقالوا هو ضب فرفع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یده قال فقلت احرام هو قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه قال خالد
فاجتررته فاکلته ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر **ترجمہ** خالد بن ولید سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ کے گھر گئے وہان بہونا ہوا ایک گوہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر ہاتھ
ڈالنا چاہا ان میں بعض عورتون نے جو میمونہ کے گھر مین تھین کہا کہ بیان کردو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس
چیز کو جسکے کہانے کا آپ قصد کرتے ہین انہون نے کہا یا رسول اللہ وہ گوہ ہے یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ
لیا خالد نے کہا مین نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہین حرام نہین ہے بلکہ یہہ میری ملک مین نہین ہوتا
اسواسطے مجھے اس سے نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا یہ سنکر مین نے اوسکو کہینچا اور کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہ
رہے تہے **ف** اس حدیث سے گوہ کی حلت ثابت ہوئی اور یہی قول ہے اکثر اہل علم حدیث شافعی اور مالک کا اور بعضون نے
گوہ کو مکروہ جانا ہے بعضون نے حرام کہا ہے مگر صحیح یہہ ہے کہ حلال ہے اگرچہ آپ نے اوسکو نہین کہایا **عن** ثابت بن
ودیعة قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جیش فاصبنا ضبابا قال فشویت منہا ضبا
فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ بین یدیہ قال فاخذ عودا فعد بہ اصابعہ ثم
قال ان امة من بنی اسرائیل مسخت دواب فی الارض وانی لا ادری ای الدواب ھی قال فلم یاکل ولم ینہ
ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک لشکر مین تو ہم نے کئی گوہ پکڑی ایک کو بہونکر مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور آپ کے سامنے رکہا آپ نے ایک لکڑی لیکر اوسکی انگلیون کو گنا اور فرمایا کہ ایک گروہ بنی
اسرائیل کا مسخ ہوکر جانور بنگیا تہا لیکن مین نہین جانتا کہ وہ کونسا جانور ہے راوی نے کہا پہر آپ نے نہ کہایا اوس کو نہ منع کیا
اوس کے کہانے سے **ف** تو نہ کہایا آپ نے بطریق احتیاط اور تورع کے نہ بوجہ حرمت کے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو گروہ مسخ ہوا تہا وہ سب تین دن مین مرگئے پھر یہہ شبہ جاتا رہا) **عن** عبد الرحمن بن شبل ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل لحم الضب **ترجمہ** عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا
گوشت کہانیسے منع فرمایا ہے **باب** فی اکل لحم الحبارے حباری (ایک چڑیا کا نام ہے) کا گوشت درست ہے **عن** سفینة
قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری **ترجمہ** سفینہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ حباری کا گوشت کہایا (حباری ایک پرند ہے جسکو تغدری کہتے ہین) **باب** فی حشرات الارض حشرات الارض
یعنی جو جانور زمین کے اندر رہتے ہین اونکا بیان **عن** تلب قال صحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اسمع لحشرات
الارض تحریما **ترجمہ** تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپ نے حشرات الارض
کی حرمت بیان نہین کی (جیسے گوہ ساہی وغیرہ) **عن** نمیلة قال کنت عند ابن عمر فسئل عن اکل القنفذ فتلی
قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الآیة قال شیخ عندہ سمعت ابا ھریرة یقول ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال خبیثة من الخبائث فقال ابن عمر ان کان قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا فھو کما قال **ترجمہ**
نمیلہ سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر پاس بیٹھا تہا ایک شخص نے پوچھا ساہی کا کہانا کیسا ہے انہون نے یہ آیت پڑہی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الایۃ ایک بوڑہا شخص بولا میں نے ابوہریرہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اوسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا ایک ناپاک جانور ہی بری جانوروں میں سے عبداللہ بن عمر نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو بیشک ایسا ہی ہو **ف** اسی واسطی حشرات الارض کی حرمت میں اختلاف ہی بعضوں کے نزدیک حرام ہیں کیونکہ وہ خبیث میں بعضوں کے نزدیک درست ہیں کیونکہ گوہ بہی حشرات الارض میں ہو اور وہ کہایا گیا سامنے رسول اللہ صلعم کے **باب** مالم یذکر تحریمہ جن جانوروں کی حرمت قرآن اور حدیث میں نہیں ہو **عن** ابن عباس قال کان اهل الجاهلیۃ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ تعالی نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فالحل فہو حلال وما حرم فہو حرام وما سکت عنہ فہو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الی آخر الایۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی جاہلیت کے لوگ بعضی چیزیں کہاتے تھے اور بعضی نہیں کہاتے تھے برا جانکر پہر اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو بہیجا اور کتاب اوتاری اور حلال کو حلال بتلایا اور حرام کو حرام کہا پہر جو آپنے حلال کہا وہ حلال ہو اور جو حرام کہا وہ حرام ہے اور جس سے آپ نے سکوت کیا وہ معاف ہی بعد اوس کے یہ آیت پڑہی قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الایۃ **ف** یعنے کہدی تو ای محمد میں نہیں پاتا ہون حرام اوس چیز میں جو وحی کی گئی میری طرف کسی کہانیوالے پر جو کہاوی اوسکو مگر مردار اور خون بہتا ہوا اور سور کا گوشت کیونکہ وہ ناپاک ہو اور جو جانور سوا خدا کے اور کسی کے نام پر ذبح کیا جاوی **باب** فی اکل الضبع کفتار یعنی ہنڈار (ترکہ) کہانیکا بیان **عن** جابر بن عبداللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضبع فقال هو صید ویجعل فیہ کبش اذا صادہ المحرم ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کفتار کو آپ نے فرمایا وہ تو شکار ہی (نسائی اور ترمذی کی روایت میں ہو کہ وہ کہایا جاوے) اور دیوی اوس میں محرم ایک دنبہ جب شکار کرے اوسکا (احرام کی حالت میں اس سی معلوم ہوا کہ کفتار حلال ہو یہی قول ہی شافعی اور محققین علما کا) **باب** النہی عن اکل السباع درندی جانوروں کے گوشت کہانیکی ممانعت **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل کل ذی ناب من السبع ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے سی یعنی اوس کے گوشت کہانے سے (جیسے شیر بہیڑیا چیتا ریچہ وغیرہ) **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السبع وعن کل ذی مخلب من الطیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والی درندے کے کہانے سے اور ہر پنجے والے پرندی کے کہانے سے (یعنی جو پنجے سے شکار کرے جیسے باز شکرہ بحری گدہ وغیرہ) **عن** المقدام بن معدیکرب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا لا یحل ذو ناب من السباع ولا الحمار الاهلی ولا اللقطۃ من مال معاهد الا ان یستغنی عنہا وایما رجل ضاف قوما فلم یقروہ فان لہ ان یعقبہم بمثل قراہ

ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ نہیں حلال ہے دانت والا درندہ
اور نہ بستی کا گدہا اور نہ کافر ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب اوس کافر نے خود چھوڑ دیا ہو۔ (بیکار جانکر یا بے پرواہی کر کے)
اور جو شخص مہمان ہوا کسی قوم کا پھر اُس قوم نے اوسکی مہمان داری نہ کی تو اوسکو درست ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے
جبر او نسے وصول کرے (یہ حکم ابتداء اسلام میں تہا جب کافروں سے مہمانی کرنیکا عہد لیا گیا تہا) عن ابن عباس
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن كل ذي ناب من السباع وعن كل ذي مخلب
من الطير ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہر ایک درندے دانت
پہاڑنیوالے جانور سے اور ہر ایک چنگل گیر پرندہ جانور سے ف درندے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو دانت سے شکار
کرے جیسا کہ شیر اور بہیڑیا اور جو مانند اسکے ہے اور چنگل گیر پرندے سے وہ مراد ہے جو پرند چنگل سے شکار کرے جیسے باز جُرہ و گدھ وغیرہ
عن خالد بن الوليد قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فاتت اليهود
فشكوا ان الناس قد اسرعوا الى حظائرهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا تحل اموال
المعاهدين الا بحقها وحرام عليكم حمر الاهلية وخيلها وبغالها وكل ذي ناب من السباع
وكل ذي مخلب من الطير ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا
خیبر میں سو یہودی آپ پاس آئے اور شکایت کرنے لگے کہ لوگوں نے جلدی کر کے اون کی مندی جانوروں کے لوٹ
لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو خبردار رہو جو کافر تم سے عہد کر لیں او نکے مال لوٹنا درست نہیں ہے مگر حق سے
اور حرام ہیں تمپر بستی کے گدہے اور گہوڑے اور خچر اور ہر دانت والا درندہ اور ہر پنجے والا پرندہ ف جو کافر تم سے عہد
کر لیں یعنے تمہاری امان میں آجاویں جسکو ذمی کہتے ہیں پھر او نکا مال محفوظ ہو جاویگا مثل مسلمانوں کے ناحق لینا
درست نہیں عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الهر قال ابن عبد الملك
عن اكل الهر واكل ثمنها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے
منع فرمایا ہے اور ابن عبد الملک نے کہا کہ بلی کے کہانے سے اور اوسکی قیمت کہانیسے منع فرمایا (یعنی جیسی بلی کا گوشت حرام
ہے ویسی ہی اوسکو بیچنا بھی نادرست ہے) باب فی لحوم الحمر الاهلیة بستی اور آبادی کے گدہوں کا گوشت کہا
کیسا ہے عن جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ان ناكل لحوم الحمر
وامرنا ان ناكل لحوم الخيل قال عمرو فاخبرت هذا الخبر ابا الشعثاء فقال قد كان الحكم الغفاري فينا
يقول هذا وابى ذلك البحر يريد ابن عباس ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم کو گدہوں کا گوشت کہانیسے اور حکم کیا ہم کو گہوڑوں کا گوشت کہانیکے لیے عمرو بن دینار جو اس حدیث کا راوی ہے
اوس نے کہا میں نے یہہ حدیث ابو الشعثاء سے بیان کی انہوں نے کہا حکم غفاری بھی ہم میں ایسا ہی کہتے تہے لیکن ابن عباس

نے اسکا انکار کیا یعنی ابن عباس نے راذکو متبحر کہا یعنے بڑے عالم تہے گویا دریا تہے علم کے انہون نے انکار کیا یعنی گہوڑی کے
حلت سے کیونکہ اللہ نے گہوڑون خچر گدہون کو فرمایا کہ ہمنے اون کو سواری کے لیے بنایا **عن** غالب بن ابجر قال اصابتنا
سنة فلم یکن فی مالی شیٔ اطعم اهلی الا شیٔ من حمر وقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرم
لحوم الحمر الاهلیة فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله اصابتنا السنة ولم یکن
فی مالی ما اطعم اهلی الا سمان الحمر وانک حرمت لحوم الحمر الاهلیة قال اطعم اهلک من سمین حمرک
فانما حرمتها من اجل جوال القریة یعنی الجلالة **ترجمہ** غالب بن ابجر سے روایت ہے ہم قحط مین مبتلا ہوئے
تو میری پاس کچہ نتہا جو اپنے لوگون کو کہلاؤن سوا چند گدہون کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کر چکے تہے بستی
کے گدہون کے گوشت کو یعنے پالو گدہون کے گوشت کو جو آبادی مین رہتے ہین لیکن جنگلی گدہا جسکو گورخر کہتے ہین وہ
بالاتفاق حلال ہے) تو مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم قحط مین مبتلا ہین اور میری پاس کچہ مال نہین ہے
جو کہلاؤن مین اپنے لوگون کو مگر چند موٹے گدہے ہے اور حرام کر دیا ہے آپنے گدہون کے گوشت کو یہ سنکر آپ نے فرمایا تو کہلا
اپنے لوگون کو موٹے گدہے اپنے کیونکہ مینے گانون کے گدہونکو حرام کر دیا تہا اب بسبب ناپاکیون کے **ف** یعنی آبادی میں
اور شہر مین اکثر نجاستین پڑی رہتی ہین اور گدہے اوسکو کہاتے ہین اس وجہ سے مینے آبادی اور شہر کے گدہون کے گوشت
سے منع کیا ورنہ اصل مین گدہا حلال ہے یہی قول ہے بعض مجتہدین کا نووی نے کہا یہ حدیث مضطرب مختلف الاسناد
ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم خیبر عن
لحوم الحمر الاهلیة وعن الجلالة وعن رکوبها واکل لحمها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اوس جانور کے گوشت سے جو
نجاست خوار ہو اور ایسے جانور پر سواری کرنے سے اور اوسکا گوشت کہانے سے کیونکہ سواری کرنے مین پسینا اوسکا لگیگا اور وہ
نجس ہے **باب** فی اکل الجراد ٹڈی کا گوشت کہانا کیسا ہے **عن** ابی یعفور قال سمعت ابن ابی اوفی
وسالته عن الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ست او سبع غزوات فکنا ناکله
معه **ترجمہ** ابی یعفور سے روایت ہے کہ مین نے ابن ابی اوفے سے پوچہا ٹڈی کے گوشت کو اونہون نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہوکر چہہ یا سات لڑائیان لڑا اور آپ کے ساتہ ہم اوسکو کہاتی رہی (یعنی آپ بہی کہاتے
تہے جیسا ابو نعیم نے روایت کیا طب مین) **عن** سلمان قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الجراد فقال
اکثر جنود الله لا آکله ولا احرمه **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹڈی کہانیکے
حکم سے پوچہی گئی تو آپنے فرمایا اللہ کے بہت سے لشکر ہین نہ مین اوسکو کہاتا ہون اور نہ اوسکو حرام کرتا ہون (جبتک صاف
صاف اوسکا حکم نہ اوترے) **عن** سلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل فقال مثله فقال کلد [illegible]

جنود الله قال على اسمه فاتئذ ته یعنی ابا العوام ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال
ہوا ٹیری کے گوشت کا آپ نے ایسا ہی فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آپکو تردد تہا ٹیری کی حلت حرمت مین
پھر دوسری حدیثون سے معلوم ہوا کہ حلت اوسکی متحقق ہو گئی آپ نے فرمایا دو مردے ہم کو حلال مین ایک ٹیری دوسری
مچھلی **باب** فی الطافی من السمك جو مچھلی دریا مین مرکر پانی پر تیر آوے اوسکا کہانا کیسا ہے **عن** جابر بن
عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما القى البحر او جزر عنه فكلوه وما مات فيه
وطفا فلا تاكلوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریا جس مچھلی کو باہر ڈالدے
یا دریا کا پانی کم ہو جاوے تو اوسکو کہا لو اور جو مچھلی کہ دریا مین مرے اور پر تیر آوے تو اوسکو مت کہا ؤ **ف** کیونکہ معلوم ہوا وہ
خود بخود مر گئی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث موقوفا صحیح ہے اور مسندا ضعیف ہے اسی سبب سے مالک اور شافعی اور احمد اور ظاہریہ
کے نزدیک ایسی مچھلی کا کہانا درست ہے **باب** فی المضطر الی المیتة جو شخص لاچار ہو جاوے مردار کہانے پر اوسکا
بیان **عن** جابر بن سمرة ان رجلا نزل الحرة ومعه اهله وولده فقال رجل ان ناقة لی ضلت فان
وجدتها فامسكها فوجدها فلم يجد صاحبها فمرضت فقالت امراته انحرها فابى فنفقت فقالت
اسلخها حتى نقدد شحمها ولحمها وناكله فقال حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتاه فساله
فقال هل عندك غنى يغنيك قال لا قال فكلوها قال فجاء صاحبها فاخبره الخبر فقال هلا كنت
نحرتها قال استحييت منك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ایک شخص اترا حرہ مین (جو ایک موضع ہے مدینہ
کے قریب) اوس کے ساتھ اوس کے گہر کے لوگ اور بال بچے تہے ایک شخص اوس سے بولا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے اگر تو اوس کو
پاوے تو پکڑ رکھیو اوس نے پایا اونٹنی کو لیکن مالک نہ ملا یہانتک کہ وہ اونٹنی بیمار ہوئی تو اوسکی عورت بولی اسکو کاٹ ڈالو
مگر اوس نے نہ مانا وہ مر گئی تب اوس کی عورت نے کہا اسکی کہال نکالو تاکہ ہم اوس کی چربی اور گوشت جدا کر کے کہا دین وہ بولا
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لون تب آپ پاس آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو
بے پرواہ کرے تجھکو (مردار کہانے سے) وہ بولا نہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو کہا لو اوسکو اتنے مین اوس
اونٹنی کا مالک آ گیا اوس نے سب حال اوس سے بیان کیا مالک نے کہا تو نے کاٹ کیون نہ ڈالی وہ بولا مین نے شرم کی تجھ سے
(کہ بغیر پوچھے کیونکر پرایا مال کہا جاؤن) **عن** الفجیع العامری انه اتی رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما
تحل لنا الميتة قال ما طعامكم قلنا نغتبق ونصطبح قال ابو نعيم فسره لى عقبة قدح غدوة وقدح
عشية قال ذاك وابى الجوع فاحل لهم الميتة على هذه الحال قال ابو داود الغبوق من اخر النهار
والصبوح من اول النهار ترجمہ فجیع عامری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ کیا ہم کو مردار حلال نہیں ہے آپ نے فرمایا کیون تم کو کتنا کہانا ملتا ہے اوس نے کہا شام کو ایک پیالہ دودہ کا اور صبح کو

ایک پیالہ دودھ کا اسمین قسم ہے میری باپ کی مین بالکل بھوکا رہتا ہون تب آپ نے حلال کیا مردار کو اوسکو لیے اس حال مین **ف** مردار اضطرار کی حالت مین درست ہی۔ اضطرار کی کوئی حد مقرر نہین ہے اسلیے کہ ہر ایک آدمی قوت اور ضعف مین یکسان نہین ہوتی ہی کوئی ایک دن کے فاقے سے مضطر ہو جاتا ہی کوئی تین دن تک بھی ضبط کرسکتا ہے

باب فی الجمع بین لونین من الطعام کئی قسم کے کھانے پکانا اور کھانا ایک وقت مین درست ہے

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وددت ان عندی خبزۃ بیضاء من برۃ سمراء ملبقۃ بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذہ فجاء بہ فقال فی ای شیء کان ھذا قال فی عکۃ ضب قال ارفعہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید روٹی سفید گیہون سمرا کی (سمرا ایک قسم کا بہتر گیہون ہے) دودھ اور گھی مین نرم کی ہوئی مجھے بہت پیاری ہی اتنے مین قوم مین سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اوسکو تیار کرکے آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا یہ گھی کس چیز مین تھا عرض کیا گوہ کے مشک مین تھا تو آپ نے فرمایا اسکو اٹھا لو **ف** گوہ کے چمڑے کی مشک مین گھی رکھا تھا تو آپ نے کراہت طبعی کے سبب فرمایا کہ اسکو اٹھا لو اگر نجاست کے سبب فرماتے تو اوسکو بہا دینے کو فرماتے اور لوگون کو اوسکے کھانے سے منع فرماتے

باب فی اکل الجبن پنیر کھانے کا بیان **عن** ابن عمر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجبنۃ فی تبوک فدعا بسکین فسمی وقطع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی غزوۂ تبوک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پنیر لایا گیا تو آپ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ کہکر اوسکو تراشا

باب فی الخل سرکے کا بیان **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سالن سرکہ ہے (روٹی اوس کے ساتھ کھا سکتے ہین) **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ اچھا سالن ہی **ف** حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ سالن مانگا لوگون نے کہا اور تو کچھ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو منگا کر آپ اوسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول تو سرکہ کم خرچ ہے اوسکے لیے زیادہ سامان کی ضرورت نہین اکبار بنا لیا مدت کو کفایت ہی دوسری یہ کہ سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کر دیتا ہے

باب فی اکل الثوم لہسن کھانے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ وانہ اتی ببدر فیہ خضرات من البقول فوجد لہا ریحا فسال فاخبر بما فیہا من البقول فقال قربوہا الی بعض اصحابہ کان معہ فلما راہ کرہ اکلہا قال کل فانی اناجی من لا تناجی قال احمد بن صالح ببدر فسرہ ابن وہب طبق **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھا دے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھا رہے پھر آپ کے پاس ایک رکابی لائی گئی جسمین ساگ سبزی کی ترکاری تھی تو آپ نے اوسکی بو پائی اور

اوسکو پوچہا لوگون نے کچہہ نذر کاریان اوسمین تہین بیان کین آپ نے فرمایا فلان شخص کو دیدو اپنی ساتہیون مین سے
کسی کو دسنے جب یکہا کہ آپ نہین کہاتے تو برا جانا اوسکی کہانے کو آپ نے فرمایا تو کہالے مین تو اوس شخص سے سرگوشی
کرتا ہون جس سے تو سرگوشی نہین کرتا یعنے خداوند کریم سے یا ملائکہ سے یا ارواح مقدس سے سو جبکہ نہین جا سکتا **عن**
ابی سعید الخدری انه ذکر عند رسول الله صلی الله علیه وسلم الثوم والبصل قیل یا رسول الله واشد
ذلک کله الثوم افتحرمه فقال النبی صلی الله علیه وسلم کلوه ومن اکل منکم فلا یقرب هذا المسجد
حتی یذهب ریحه منه **ترجمہ** ابو سعید خدری کی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ذکر ہوا لہسن اور پیاز کا
لوگون نے کہا یا رسول اللہ اور ان سب مین زیادہ تیز لہسن ہے کیا آپ اوسکو حرام کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہاؤ اوسکو لیکن جو کہاوے وہ اس مسجد مین نہ آوے جبتک بو اوس کے منہ سے جاتی نہ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کچی لہسن یا پیاز کہانا حلال ہے لیکن اوسکو کہا کر مسجدون مین جانا کہ لوگون کو اوس کی بو سے تکلیف پہونچے مکروہ ہے **عن**
حذیفة اظنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من تفل تجاه القبلة جاء یوم القیامة تفله بین عینیه
ومن اکل من هذه البقلة الخبیثة فلا یقربن مسجدنا ثلاثا **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے راوی نے کہا مین سمجہتا ہون
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تہے آپ نے فرمایا جس نے تہوکا قبلے کی طرف نماز مین یا مسجد مین تو قیامت کے
دن اوسکا تہوک اوسکی دونو آنکہون کے درمیان لگا ہوگا اور جو شخص اس بری سبزی کو کہاوے یعنی لہسن یا پیاز یا گندنا تو ہماری
مسجد کے پاس نہ پہٹکے تین بار یہ ارشاد فرمایا **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اکل من هذه
الشجرة فلا یقربن المساجد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس درخت یعنی لہسن
کو کہاوے وہ مسجدون مین نہ آوے تاکہ لوگون کو اوسکی بو سے تکلیف نہ ہو **عن** المغیرة بن شعبة قال اکلت
ثوما فاتیت مصلی النبی صلی الله علیه وسلم وقد سبقت برکعة فلما دخلت المسجد وجد النبی صلی
الله علیه وسلم ریح الثوم فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاته قال من اکل من هذه الشجرة
فلا یقربنا حتی یذهب ریحها او ریحه فلما قضیت الصلاة جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت یا رسول الله والله لتعطینی یدک قال فادخلت یده فی کم قمیصی الی صدری فاذا انا معصوب
الصدر قال ان لک عذرا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے مین لہسن کہا کر مسجد مین آیا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتے تہے ایک رکعت ہو چکی تہی جب مین مسجد کے اندر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لہسن کی بو معلوم ہوئی آپ نے نماز
پڑہ کر فرمایا جو شخص اس درخت مین سے کہایا ہو تو وہ ہمارے پاس نہ آوے جبتک اوسکی بو جاتی رہے مین جب نماز پڑہ چکا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو قسم خدا کی اپنا ہاتہہ مجہے دیجیے مین نے آپکا ہاتہہ پکڑ کے اپنی کرتے
کے اندر کیا سینہ تک تو میرا سینہ بندہا تہا آپ نے فرمایا تو معذور ہے **ف** سینہ بندہا ہوا تہا یعنی بیماری بہوک کے باعث لہسن کہایا تہا

مطلب یہ ہے کہ مغیرہ نے کہا مین مفلس ہون بہوکا مجہے لہسن ملگئی تو ضیافت سے پہلے مگر ادہی کو کہا لیا بعضون نے کہا یہ مراد نہین
ہے بلکہ مغیرہ کے سینے مین درد تہا یا کوئی عارضہ تہا اسوجہ سے انہون نے لہسن کہائی تہی آپ نے اونکو معذور کہا

... قرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ہاتین الشجرتین وقال من اکلہما فلا یقربن
مسجدنا وقال ان کنتم لا بد آکلیہما فامیتوہما طبخا قال یعنی البصل والثوم ترجمہ قرہ بن ایاس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختون سے منع فرمایا اور یہہ فرمایا کہ جو انکو کہا دے ہماری مسجد کے
نزدیک نہ آوے اور پہر فرمایا کہ جو تمہین انکے کہانے کی ضرورت ہو تو اونکو پکا کر مار ڈالو یعنی بو کہو دو مراد اس سے لہسن اور پیاز ہے
عن علی علیہ السلام قال نہی عن اکل الثوم الا مطبوخا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کہانے سے مگر پکی ہوئے کا کچہ مضایقہ نہین عن خیار بن سلمۃ انہ سأل عائشۃ
عن البصل فقالت ان آخر طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل ترجمہ خیار بن سلمہ
سے روایت ہے اونہون نے حضرت عائشہ سے پیاز کہانے کے لیے پوچہا تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو آخری کہانا کہایا تو اوسمین پیاز تہی یعنی پکی ہوئی اور وہ منع نہین ہے باب فی التمر
کہجور کا بیان عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرۃ
من خبز شعیر فوضع علیہا تمرۃ وقال ہذہ ادام ہذہ ترجمہ یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکہا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیکر اوسپر کہجور رکہا اور فرمایا یہہ سالن ہے
اوسکا یعنی کہجور بہی ایک نان خورش ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیت لا تمر فیہ جیاع اہلہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس گہر مین خرما نہین اوس کے لوگ بہوکے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہہ حضرت نے اہل مدینہ کے
حق مین فرمایا اسواسطے کہ اون کی غذا اکثر خرما تہا باب تفتیش التمر عند الاکل کہاتے وقت کہجور کو دیکہتے
جانا اور صاف کرتے جانا عن انس بن مالک قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمر عتیق فجعل یفتشہ
یخرج السوس منہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پرانی کہجور آئے تو آپ
اوسمین سے کیڑے چن چن کر پہینکتے تہے ف معلوم ہوا کہ کیڑے وغیرہ کے سبب سے طعام نجس نہین ہوتا عن اسحاق
بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالتمر فیہ دود فذکر معناہ ترجمہ
اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہجورین آتین جنمین کیڑے ہوتے تہے پہر
بیان کیا حدیث کو اوسی طرح باب الاقران فی التمر عند الاکل دو دو تین تین کہجورین ایک بار مین اٹہا کر
کہانا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاقران الا ان تستأذن اصحابک

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں کہانے سے مگر یہ کہ اپنے رفیق سے اون چاہے اگر وہ اجازت دے تو ایسا کرے **باب** فی الجمع بین لونین فی الاکل دو قسم کے کہانوں کو ملا کر کہانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل القثاء بالرطب **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی خرمے کے ساتھ کہایا کرتے تہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل البطیخ بالرطب فیقول نکسر حر ھذا ببرد ھذا وبرد ھذا بحر ھذا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربوز یا خربوزے کو گدر کھجور کے ساتھ کہاتے اور فرماتے اسکی گرمی یعنے خرمے کی اوس کی سردی کے ساتھ ہم توڑتے ہیں اور اوس کی سردی یعنے تربوز کی اوس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں **عن** سلیم بن عامر عن ابنی بسر السلمیین قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا وتمرا وکان یحب الزبد والتمر **ترجمہ** سلیم بن عامر نے بسر کے دونوں لڑکوں سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے مکہن اور کہجور آپ کے روبرو حاضر کیا اور آپ کو مکہن اور کہجور بہت پیارا تہا کیونکہ بہت لذیذ اور مقوی ہوتی ہے **باب** الاکل فی آنیۃ اھل الکتاب اہل کتاب یعنے یہود و نصاری کے برتنوں میں کہانا کیسا ہے **عن** جابر قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من آنیۃ المشرکین واسقیتہم فنستمتع بہا فلا یعیب ذلک علیہم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ہم جہاد کے کیا کرتے اور ہم کو مشرکوں کے برتن مل جاتے تو ہم اون سے پیتے اور اپنے کام میں لاتے تو اسمیں کچھ عیب آپ نہ کرتے تہے جب مشرکوں کے برتن درست ہوئی تو اہل کتاب کے ضرور درست ہو گئے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا نجاور اھل الکتاب وھم یطبخون فی قدورھم الخنزیر ویشربون فی آنیتہم الخمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدتم غیرھا فکلوا فیہا واشربوا وان لم تجدوا غیرھا فارحضوھا بالماء وکلوا واشربوا **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ ہم اہل کتاب کے پڑوس میں ہیں اور وہ اپنے ہانڈیوں میں سور کا گوشت پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کو اون کے سوائے اور برتن ملیں تو تم اونمیں کہاؤ پیؤ اور جو سوائے اونکے اور برتن نہ ملیں تو تم اون برتنوں کو پانی سے دہو ڈالو پہر اون میں کہاؤ اور پیؤ (جب معلوم ہو جاوے کہ اس برتن میں شراب یا سور کا گوشت تہا تو وہ نجس ہو گیا بن دہوئے پاک نہیں ہو سکتا) **باب** فی دواب البحر سمندر کے جانور کہانا درست ہے **عن** جابر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدۃ نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد لہ غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ کنا

نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا الى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فنأكله قال وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا كهيئة الكثيب الضخم فاتيناه فاذا هو دابة تدعى العنبر فقال ابو عبيدة ميتة ولا تحل لنا ثم قال بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم اليه فكلوا فاقمنا عليه شهرا ونحن ثلثمائة حتى سمنا فلما قدمنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له فقال هو رزق اخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكل **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو ہمپر امیر کرکے ہمکو روانہ کیا قریش کا ایک قافلہ پکڑنے کو اور ایک تھیلہ کھجور کا راہ کو توشہ دیا ہمکو اور کچھ ہمارے پاس نہ تھا تو ابو عبیدہ ہر روز ہمکو ایک ایک کھجور دیا کرتے ہم اوس کو اسطرح چوستے جیسے لڑکا چوستا ہے پھر پانی پی لیتے وہ ساری دن کو رات تک کفایت کرتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے پھر پانی میں تر کرکے اوسکو کھاتے یہانتک کہ ہم سمندر کے کنارے پہونچے تو ایک ٹیلہ سا ریت کا معلوم ہوا جب آگے قریب گئے تو وہ ایک جانور تھا جسکو عنبر کہتے ہیں وہ ایک قسم کی مچھلی ہے جسکی کھال سے ڈھال بنائی جاتی ہے اور عنبر اوسکے پیٹ سے نکلتی ہے ابو عبیدہ نے کہا یہ تو مردار ہے اور وہ حلال نہیں ہے پھر کہا نہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم لاچار ہوگئے ہو تو کھاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینے تک ٹھہرے رہے اوسکو کھاتے رہے ہم تین سو آدمی تھے اوسی کو کھاتے یہانتک کہ ہم موٹے ہوگئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ رزق تھا تمہارا جو اللہ نے تمہارے لیے بھیجا تھا اب کچھ گوشت اوسکا تمہارے پاس باقی ہے تو وہ ہمکو بھی کھلا دو تو ہم نے اوسکا گوشت آپ پاس بھیجا آپ نے کھایا **ف** امام مالک کے نزدیک دریا کے سب جانور درست ہیں اور اسی طرح امام شافعی کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور سب جانور نادرست ہیں اور امام احمد کے نزدیک جسکو عرب کے لوگ طیب سمجھیں وہ حلال ہے اور جسکو خبیث سمجھیں وہ حرام ہے واللہ اعلم

باب في الفارة تقع في السمن جو گھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے

عن ميمونة ان فارة وقعت في سمن فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم قال القوا ما حولها وكلوا **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ گھی میں چوہا گر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی تو آپ نے فرمایا چوہے کے آس پاس کے گھی کو پھینک کر باقی گھی کو کھا لو یہ جب ہے کہ گھی جما ہوا ہو **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الفارة في السمن فان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گھی میں چوہا گرے تو گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہے کو اور اوس کے گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پھر اوس کے پاس مت جاؤ **ف** یعنی اوسکو استعمال میں نہ لاؤ نہ اوس سے چراغ وغیرہ روشن کرو یہی حکم تیل کا

انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی سعد بن عبادۃ فجاء بخبز وزیت فاکل ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ پاس آئے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لیکر آئے آپ نے کہایا بعد اسکے فرمایا روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کہانا کہاویں اور فرشتے تم پر رحمت بہیجیں ۔ + + ؛؛

آخر کتاب الاطعمۃ

تمام ہوئی کتاب کہانون کی شکر ہی اللہ جل جلالہ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوّل کتاب الطبّ شروع ہوئی کتاب دوا اور علاج کی

باب

الرجل یتداوی دوا اور علاج کرنا کیسا ہے **عن** اسامۃ بن شریک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانما علی رؤسہم الطیر فسلمت ثم قعدت فجاء الاعراب من ھھنا وھھنا فقالوا یا رسول اللہ انتداوی فقال تداووا فان اللہ عز وجل لم یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد الھرم **ترجمہ** اسامہ بن شریک سے روایت ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے اصحاب بطور بیٹھے تھے گویا اون کے سروں پر چڑیاں ہیں یعنے چپ چاپ بکمال ادب سے انہیں نے سلام کیا اور بیٹھا تب ہر جانب لوگ ادہر ادہر سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دوا کریں **ف** یعنی دوا کریں یا توکل کریں **ف** آپ نے فرمایا تم دوا کرو اسلیے کہ اللہ جل جلالہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں پیدا کی کہ اوس کے لیے دوا نہو سوا ایک بیماری کے اور وہ بڑہاپا ہے (یعنی بڑہاپا رفع نہیں ہو سکتا ضرور ایک نہ ایک روز موت آویگی)

باب فی الحمیۃ

پرہیز کرنیکا بیان **عن** ام المنذر بنت قیس الانصاریۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی علیہ السلام وعلی ناقہ ولنا دوالی معلقۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منھا وقام علی لیاکل فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی مہ انک ناقۃ حتی کف علی علیہ السلام قالت وصنعت شعیرا وسلقا فجئت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اصب من ھذا فھو انفع لک **ترجمہ** ام منذر بنت قیس انصاری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور آپ کے ساتھ علی تھے لیکن علی نقیہ تھے (یعنی بیماری سے ابھی چنگے ہوئے تھے تو ضعف اوسکا باقی تھا) اور ہماری پاس کہجور کے خوشے لٹک رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوکر اونکو کہانے لگے اور علی بھی کھڑے ہوئے کہانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہنا شروع کیا باز آؤ کہانیسے تم ابھی نقیہ ہو یہانتک کہ علی رضی اللہ عنہ رک گئے ام منذر نے کہا میں نے جو اور چقندر پکائے تھے تو میں اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئی آپ نے فرمایا اے علی اسمیں سے کہاؤ یہ مفید ہے

تم کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا اور علاج مین جن چیزون سے طبیب منع کرے اون سے پرہیز کرنا بہتر ہے بدپرہیزی سے
دوا کا فائدہ جاتا رہتا ہے اور مرض عود کرتا ہے **باب فی الحجامة** پچھنی لگانیکا بیان **عن** ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان کان فی شئ مما تداویتم به خیر فالحجامة **ترجمه** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے سب دواؤن مین کوئی دوا بہتر ہے تو وہ حجامت
یعنی پچھنی لگانا ہے **عن** سلمی خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ما کان احد یشتکی الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وجعا فی راسه الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیه الا قال اخضبهما **ترجمه** سلمی سے
روایت ہے جو خادمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہین کوئی اپنے سر کی درد کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہ لاتا مگر آپ اوسکو سینگی لگانیکو فرماتے اور جو کوئی آپ پاس پیرون کے درد کی شکایت لاتا آپ اوسکو خضاب لگانیکو فرماتے یعنی
مہندی کا **باب فی موضع الحجامة** پچھنی کس مقام پر لگاوے **عن** ابی کبشة الانماری ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان یحتجم علی هامته وبین کتفیه ویقول من اهراق من هذه الدماء فلا یضره
ان لا یتداوی بشئ لشئ **ترجمه** ابوکبشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگی کہچواتے اپنی فرق
سر پر (سر مین بالون کے بیچ مین جو راہ نکالتے ہین اوسکو فرق بولتے ہین) اور دونو مونڈہون کے درمیان اور
آپ فرماتے جو کوئی ان جگہون کا خون نکالے سو اوسکو کسی بیماری کے لیے کوئی دوا نہ کرنا ضرر نہین کرتا **عن** انس
ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم ثلاثا فی الاخدعین والکاهل قال معمر احتجمت فذهب عقلی
حتی کنت القن فاتحة الکتاب فی صلاتی وکان احتجم علی هامته **ترجمه** انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونو مونڈہون کے بیچ مین اور اخدعین (گردن کے دونو طرف جو دو رگ ہین اونکو اخدعین
بولتے ہین جسکو ہندی مین گردنکا پٹھا بولتے ہین) کے بیچ مین تین سینگی کہچوائی۔ معمر نے کہا مین نے پچھنے لگائی
چندیا پر تو میری عقل جاتی رہی یہانتک کہ سورہ فاتحہ نماز مین لوگون کے بتانے سے پڑہتا **باب متی یستحب
الحجامة** پچھنی کن تاریخون مین لگانا مستحب ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احتجم
لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سینگی لگائی سترہوین یا اونیسوین اور اکیسوین تاریخ مین تو اوس کے لیے ہر بیماری
سے شفا ہوگی (کیونکہ یہہ دن ہر مہینے کے وسط مین ہین خون ان دنون مین اعتدال کی حالت پر ہوگا) **عن** کبیشة
بنت ابی بکرة ان اباها کان ینهی اهله عن الحجامة یوم الثلاثاء ویزعم عن رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان یوم الثلاثاء یوم الدم وفیه ساعة لا یرقا **ترجمه** کبیشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اوسکا باپ اپنے
گہر کے لوگون کو منگل کے دن سینگی کہچوانے سے منع کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتا کہ منگل کا دن ہے خون کا

تہا اور اوس مین ایکساعت ایسی ہی کہ اوس مین خون نہین ٹہرتا یعنے منگل کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اوس مین حجامت
چلنے پہرنے سے باز نہین رہتا اگر وہ ساعت موافق پڑجاوے تو نوبت ہلاکت کی پہونچی **عن** جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم احتجم علی ورکہ من وثء کان بہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ورک (سرین) پر سینگی کہوائے درد کی وجہ سے **باب فی قطع العرق** رگ کاٹنا یعنے فصد لینی کا بیان **عن** جابر
قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی طبیبا فقطع منہ عرقا **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک طبیب کو ابی بن کعب کیطرف بہیجا طبیب نے ایک رگ اون کی کاٹ ڈالی **باب فی الکی** داغ دینے
کا بیان **عن** عمران بن حصین قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الکی فاکتوینا فما افلحن ولا انجحن **ترجمہ**
عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع کیا لیکن ہمکو داغ تو کچھ فائدہ نہ دیا نہ کام
آیا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن معاذ من رمیتہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو داغ دیا ایک زخم کیوجہ سے معلوم ہوا ضرورت کیوقت داغ دینا درست ہی **باب**
فی السعوط ناک مین دوا ڈالنے کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعط **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک مین دوا ڈالی **باب فی النشرۃ** نشرہ (جو ایک منتر ہی آسیب والون
کے واسطے کرنا) کی ممانعت **عن** جابر بن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال
ھو من عمل الشیطان **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے نشرہ (ایک قسم کا
منتر ہے) کا حکم پوچہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطانی کام ہی **باب فی التریاق** تریاق جو
زہر کی سمیت کو دفع کرتا ہی اوسکا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ما ابالی ما اتیت ان انا شربت تریاقا او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسی قال
ابو داود ھذا کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ وقد رخص فیہ قوم یعنی التریاق **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھے مین خوف واندیشہ نہین رکہتا اور پروا نہین
کرتا اگر مین تریاک پی لون یا گنڈا لٹکا لون یا خواہش نفسانی کے اشعار کہون (یعنی اگر مجہسے اس قسم کے کام صادر ہون
تو مین بہی اوسی قسم کے لوگون مین سے ہو جاؤن جو خوف واندیشہ نہین رکہتے خلاف شرع کام کرنے سے جو جی مین آتا ہے
کرتے ہین) ابو داود نے کہا یہ خاص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تریاک کہانے کی اجازت دی ہی ایک قوم نے
ف آپنے تریاک کو برا جانا کیونکہ اوسمین حرام جانورون کے گوشت اور شراب ہوا کرتے ہین اگر یہ چیزین نہون تو تریاک
کی استعمال مین قباحت نہین ہے) **باب فی الادویۃ المکروھۃ** جن دواؤن کا استعمال مکروہ ہی اون کا
بیان **عن** ابی ھریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہے یعنی نجس یا حرام سے مثل شراب یا شراب کی عن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلھا فی دواء فنھاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حکیم نے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے لیے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے قتل کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ حرام ہے پھر بیکار اس کے قتل سے کیا فائدہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسا سما فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زہر پیویگا تو قیامت کے دن وہی زہر اوس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کے انگار میں اوس کو پیا کریگا ہمیشہ ہمیشہ کبھی نہ نکلے گا ف جب وہ خودکشی کو حلال اور عمدہ جانتا ہوگا اور جانکر یہ فعل کیا ہوگا عن وائل ذکر طارق بن سوید او سوید بن طارق سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنھاہ فقال لہ یا نبی اللہ انھا دواء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ولکنھا داء ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے طارق بن سوید نے یا سوید بن طارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب پینے کے لیے پوچھا سو آپ نے اوس کو منع فرمایا تو اوس نے عرض کیا ای نبی اللہ کے وہ تو دوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوا تو نہیں وہ تو بیماری ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ شراب اور جو اس قسم کی حرام اور نجس دوا ہو اوسکو استعمال میں نہ لانا چاہیے عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے بیماری اور دوا دونوں اوتارے اور ہر ایک بیماری کے لیے دوا ٹھرائی سو تم دوا کرو مگر حرام چیز سے دوا نہ کرو (یعنے دوا کرکے یوں جانو کہ اللہ شفا دیگا تو صحت ہوگی

باب فی تمرۃ العجوۃ عجوہ (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) کی فضیلت

عن مجاھد عن سعد قال مرضت مرضا اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع یدہ بین ثدیی حتی وجدت بردھا علی فوادی فقال انک رجل مفؤد ائت الحارث بن کلدۃ اخا ثقیف فانہ رجل یتطبب فلیاخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجاھن بنواھن ثم لیلدک بھن ترجمہ سعد سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو آئے اور اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا یہانتک کہ آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے دل تک پہونچی پھر آپ نے فرمایا تیرے دل میں بیماری ہے جا تو حارث بن کلدہ پاس جو قبیلہ ثقیف میں سے ہے وہ دوا علاج کرتا ہے اوسکو چاہیے سات کھجوریں مدینے کی عجوہ کھجوروں میں سے لیکر اونکو کوٹ ڈالے گٹھلیوں سمیت پھر اونکا لڈو بناکر تیرے منہ میں ڈالے ف لدود اوس دوا کو کہتے ہیں کہ جو مریض کے منہ میں ڈالی جاتی ہے ہر چند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکا معالجہ معلوم تھا مگر طبیب کے طرف رجوع کرنیکو فرمایا تاکہ

اوس کے بھی اکثر لی لی جاوے اور مریض نہ گھبراوے **عن** سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلک الیوم سم ولا سحر **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی فجر کو عجوہ (مدینے میں ایک بہتر قسم کی کھجور ہے سیاہ رنگ اور کہتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی دس کی جس سے ساتا کھجور) ناشتہ کرے تو اوس کو اوس روز جادو اور زہر کچھ ضرر
نکریگا **باب** فی العلاق اونگلی سے حلق دبانا بچون کا **عن** ام قیس بنت محصن قالت دخلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابن لی قد اعلقت علیہ من العذرة فقال علام تدغرن اولادکن بہذا العلاق
علیکن بہذا العود الہندی فان فیہ سبعة اشفیة منہا ذات الجنب یسعط من العذرة ویلد من ذات
الجنب **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اپنے بچے کو لیکر آئی میں نے اوسکا
حلق دبایا تہا عذرہ کیوجہ سے (عذرہ ایک بیماری ہے جو بچوں کو اکثر گرمی کے موسم میں ہو جاتی ہے اور دستور ہے یا درم حلق ہے)
آپ نے فرمایا تم اپنے لڑکون کے حلق کو کس لیے دباتی ہو اس بیماری میں بلکہ اپنے لڑکون کے لیے تم اس عود ہندی کو لازم کر لو
اس لیے کہ اوس میں سات شفا میں (یعنے سات بیماریون کے لیے شفا ہے) ذات الجنب بھی اوس سے جاتا رہتا ہے ناک کی راہ
سے ڈالا جاوے عذرہ میں اور لدود بنا کر دیا جاوے ذات الجنب میں **ف** ذات الجنب ایک ورم حار ہوتا ہے نواحی
صدر میں اکثر بلاک کرتا ہے **باب** فی الامر بالکحل سرمہ لگانے کا حکم اور اوس کے فوائد کا بیان **عن**
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم
وکفنوا فیہا موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید رنگ کے کپڑے پہنا کرو اسلیے کہ تمہارا بہتر کپڑا سب کپڑون
میں ہے اور اپنے مردون کو اوس میں کفنایا کرو اور تمہارے لیے اثمد بہت اچھا سرمہ ہے آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہے اور پلک
کے بالونکو اوگاتا ہے (اثمد سرمہ اصفہانی کو کہتے ہیں) **باب** ماجاء فی العین نظر لگنا صحیح ہے شرع کے رو سے
اسکی اصل ہے **عن** ابی ہریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر حق ہے (یعنے نظر لگنے سے ضرر ہوتا ہے اور نقصان پہونچتا ہے)
عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان یؤمر العائن فیتوضأ ثم یغتسل منہ المعین **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے نظر لگانے والیکو حکم ہوتا وہ وضو کرتا پہر اوس پانی سے غسل دیا جاتا وہ شخص جسکو نظر لگی ہے **باب**
فی الغیل جب عورت بچہ کو دودہ پلاتی ہو تو اوس سے جماع نہ کرے **عن** اسماء بنت یزید بن السکن قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثره
عن فرسہ **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت قتل کرو اپنے

اولاد کو جیکہ سے کیونکہ دودھ پینے کے دنون مین جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہوجاتا ہے پھر جب وہ بچہ بڑا ہوجاتا ہی
اور گہوڑے پر چڑہتا ہے تو گہوڑے پر سے گر پڑتا ہے اوسوقت ضعف کا اثر معلوم ہوتا ہے) **عن** جدامة الاسدیة
انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لقد هممت ان انهی عن الغیلة حتی ذکرت ان الروم
وفارس یفعلون ذلک فلا یضر اولادهم قال مالک الغیلة ان یمس الرجل امراته وهی ترضع
ترجمه جدامہ اسدیہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے کہ میرا قصد ہوا کہ منع
کرون غیلہ سے (یعنی حالت رضاعت مین جماع کرنیسے) یہانتک کہ مجھکو معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کیا کرتے ہین
اور اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا **ف** پہلی حدیث سے غیلہ کی ممانعت ثابت ہوئی تھی دوسری حدیث سے جواز
نکلتا ہے مگر یہ اوسی صورت مین ہوگا کہ اولاد کی مضرت کا خوف نہو اگر ضرر ہو تو غیلہ ناجائز ہوگا

باب تعلیق التمائم

تعویذ لٹکانے کا بیان **عن** عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
ان الرقی والتمائم والتولة شرک قال قلت لم تقول هذا والله لقد کانت عینی تقذف
وکنت اختلف الی فلان الیهودی یرقینی فاذا رقانی سکنت فقال عبد الله انما ذاک الشیطان
کان ینخسها بیده فاذا رقاها کف عنها انما کان یکفیک ان تقولی کما کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک
شفاء لا یغادر سقما **ترجمه** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تہے
منتر اور گنڈا اور تولہ (ایک قسم کا جادو ہے تاگے یا کاغذ مین عورتین مرد کی دوستی کے لیے کرتی مین) شرک مین زینب
نے کہا کیا کہتے ہو خدا کی قسم ہے میری آنکھ شدت درد سے نکلی جاتی تہے اور مین فلانے یہودی پاس آیا جایا کرتی دم
کروانے کے لیے تو جب مجھے وہ دم کرتا تو میرا درد ٹھہر جاتا عبد اللہ نے کہا یہ کام تو شیطان ہی کا تہا شیطان اپنے
ہاتھ سے آنکھ مین چہوتا تہا جب او دم کیا باز رہا اوس سے تیرے لیے تو یہی کفایت تہا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے دور کر بیماری کو اے رب آدمیون کے او شفا دیتا ہے تو شفا دینے والا وہ شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چہوڑے **ف**
منتر اور گنڈا جب شرک ہوگا کہ اونکو بالاستقلال موثر جانے لیکن وہ تعویذ جسمین اسما الٰہی ہون اوسکا لٹکانا بچونکو درست ہے
عن عمران بن حصین عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا رقیة الا من عین او حمة **ترجمه** عمران بن
حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر تو کچھ نہین ہی سوا بدنظر یا زہر دار زہر کے (جیسے بچھو یا
سانپ کے کاٹنے سے)

باب ما جاء فی الرقیة

منتر کرنے کا بیان (اور اوسکا جواز وہی منتر جسمین شرک کے الفاظ نہ ہون) **عن** رسول الله صلی الله علیه وسلم انه دخل علی ثابت بن قیس قال احمد وهو مریض
فقال اکشف الباس رب الناس عن ثابت بن قیس ثم اخذ ترابا من بطحان فجعله فی قدح ثم نفث

عليها و صبه عليه **ترجمہ** ثابت بن قیس بن شماس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس
گئے اور وہ بیمار تھے تو آپ نے فرمایا دور کردے بیماری کو اے پالنے والے سب لوگوں کے ثابت بن قیس سے پھر آپ نے تھوڑی
مٹی بطحان (ایک وادی ہے مدینے مین) کی لیکر ایک پیالہ مین رکھی اوسپر پانی پھونک کر ڈالا پھر وہ پانی ثابت بن قیس پر
ڈالدیا **ف** یہ مٹی شاید ایک قسم کی دوا تھی اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا تھی تو دعا اور دوا دونون
کا کرنا درست ہوا **عن** عوف بن مالك قال كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في
ذلك فقال اعرضوا على رقاكم لا باس بالرقى ما لم تكن شرك **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے کہ زمانہ
جاہلیت مین ہم جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ کیا فرماتے
ہین اس بارے مین آپنے فرمایا تم اپنے منتر مجھ سے آگے لاؤ کر کہو کیونکہ جبتک منتر کی مضمون مین شرک نہ ہووے تو اوسکا
کچھ مضایقہ نہین **عن** الشفاء بنت عبد الله قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عند حفصة
فقال لي الا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتيها الكتابة **ترجمہ** شفا بنت عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس تشریف لائے اور مین اوسوقت حفصہ پاس تھی تو آپنے مجھے فرمایا یہ نملہ کا منتر حفصہ کو تو
کیون نہین سکھاتی جیسا تو نے اوسکو لکھنا سکھایا **ف** نملہ ایک بیماری ہے جو پسلو مین مثل پھوڑے کی نکلتی ہے اس حدیث سے
عورتون کو لکھنا پڑھنا سکھلانا جائز ہونا معلوم ہوا اور جو اعتراض کہتے ہین عورتون کو لکھنا سکھانا بہتر نہین محض بے
اصل ہے **عن** سهل بن حنيف يقول مررنا بسيل فدخلت فاغتسلت فيه فخرجت محموما فنما ذلك الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مروا ابا ثابت يتعوذ قالت فقلت يا سيدي والرقى صالحة فقال
لا رقية الا في نفس او حمة او لدغة قال ابو داؤد والحمة من الحيات وما يلسع **ترجمہ** سہل بن حنیف سے
روایت ہے ہم ایک ندی پر ہو کر گزرے تو مین نے اوسمین غسل کیا جب نہا کر باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا پھر اسکی خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی گئی آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو شیطان سے پناہ مانگے کہا مین نے عرض کیا اور منتر بھی مفید ہے
آپنے فرمایا منتر تو تین چیزون کے لیے ہوتا ہے ایک نظر دوسری سانپ کا ٹنے کے لیے تیسری بچھو کے ڈنک ارنے کے لیے **ف**
سوا اس کے اور جو امراض ہین ان مرضون مین بھی دوا یا دعا بہتر ہے یہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بدنظر یا سانپ بچھو کے کاٹے
مین منتر بہت تاثیر کرتا ہے **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا رقية الا من عين او حمة
او دم يرقا لم يذكر العباس العين وهذا لفظ سليمان بن داود **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بری نظر کے سوا منتر نہین ہے یا زہر دار کے کاٹنے سے یا خون بہنے سے **ف** یعنی اکثر ان تینون چیزون مین
منتر مفید ہوتا ہے دین اسلام مین منتر کیا ہے آنحضرت کی دعائین یا اسما اور آیات الٰہی **باب** کیف الرقا فی منترون کا
بیان **عن** انس يعني لثابت الا ارقيك برقية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى قال فقال اللهم رب

الناس مذهب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشفه شفاء لا یغادر سقما ترجمہ انس بن
مالک نے ثابت سے کہا کیا میں تجھپر وہ منتر نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ثابت نے کہا کیوں
نہیں کہ و انس نے کہا اللھم رب الناس اخیر تک اے خداوند پالنے والے سب لوگوں کے دور کرنیوالے بیماری کے تندرستی
دے سوا تیرے کوئی تندرست کرنیوالا نہیں تندرست کر دے اوسکو ایسا کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے یعنی شفای کامل
عنایت فرما یہ دعا مجرب ہے واسطے دفع ہر مرض کے عن عثمان بن ابی العاص انه اتی النبی صلی الله علیه
وسلم قال عثمان وبی وجع قد کاد یهلکنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امسحه بیمینک
سبع مرات وقل اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد قال ففعلت ذلك فاذهب الله عز وجل
ما کان بی فلم ازل امر به اهلی وغیرهم ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور اپنی جسم کے درد کی حضرت سے شکایت کی کہ درد نے مجھے ہلاکت کے قریب پہونچایا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جسم میں جہاں درد ہے وہاں پر اپنا داہنا ہاتھ پھیر کر سات مرتبہ پڑھ میں
پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کی اوس چیز کی بدی سے جو میں پاتا ہوں راوی کہتا ہے میں نے اسی طرح سے
کیا تو اللہ عز وجل نے میری درد کو دور کیا پھر میں ہمیشہ اپنے گھروالوں کو اور اور لوگوں کو اسیکا حکم کیا کرتا عن
ابی الدرداء قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاه
اخ له فلیقل ربنا الله الذی فی السماء تقدس اسمك امرك فی السماء والارض کما رحمتك
فی السماء فاجعل رحمتك فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة
من رحمتك وشفاء من شفائك علی هذا الوجع فیبرأ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے میں نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا کوئی دوسرا بھائی اپنی بیماری اوس سے بیان
کرے تو یہ کہے رب ہمارا وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے پاک ہے نام تیرا اے خدا اختیار تیرا ہے زمین اور آسمان میں جیسی رحمت تیری
آسمان میں ہے ویسی ہی زمین میں رحمت کر اور بخشدے ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو تو پروردگار ہے پاک لوگوں کا
اوتار ایک رحمت اپنی رحمتوں میں سے اور ایک شفا اپنی شفاؤں میں سے اس درد پر پھر وہ دکھ جاتا رہیگا انشاء
اللہ تعالے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع تبلائی جو سب صنوں اور بیماریوں کے لیے مفید ہے عن عمرو
بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یعلمهم من الفزع کلمات
اعوذ بکلمات الله التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشیاطین ان یحضرون وکان
عبد الله بن عمرو یعلمهن من عقل من بنیه ومن لم یعقل کتبه فاعلقه علیه ترجمہ
عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو گھبراہٹ کے لیے یہ کلمات سکھاتے

اعوذ بکلمات اللہ التامۃ اخیر تک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پوری کلمونکے ساتھ اوسکے غصے سے اور اوسکے بندونکے
شر سے اور شیاطین کے وسوسون سے اور میری پاس انکے آنے سے عبد اللہ بن عمرو اپنے بیٹون مین سے جو سیانا ہوتا اوسکو یہ دعا سکہا دیتے
اور جو سیانا نہ ہوتا تو یہ دعا لکھکر اوسکے گلے مین لٹکا دیتے **عن** یزید بن ابی عبید قال رأیت اثر ضربۃ فی ساق
سلمۃ فقلت ما ھذہ قال ضربۃ اصابتنی یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنفث فیہ ثلث نفثات فما اشتکیتہا حتی الساعۃ **ترجمہ** یزید بن ابی عبید سے روایت ہے مین نے
سلمہ کی پنڈلی مین ایک چوٹ کا نشان دیکھا تو مین نے پوچھا یہ کیا ہے انہون نے کہا یہ صدمہ مجھے خیبر مین پہونچا لوگ کہنے
لگے سلمہ کو صدمہ ہوا پھر مجھے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے آپ نے تین بار مجہپر پہونکا اوس وقت سے مجھے اب تک
اسکا شکوہ نہین ہوا **ف** اس حدیث سے اسمای الٰہی یا دعا ماثورہ پڑہکر پہونکنے کا جواز معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ اوسمین فائدہ ہے **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول للانسان اذا اشتکی
یقول بریقہ ثم قال بہ فی التراب تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا **ترجمہ** عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی بیمار کچھ شکایت کرتا تو آپ اپنا تہوک لیتے
پہر خاک لگا کر فرماتے یہ خاک ہے ہماری زمین کی مٹی ہماری تہوک کے ساتھ یعنے ہمارے کسی کے تاکہ ہمارا بیمار ہمارے رب کے
حکم سے شفا پاوے **عن** خارجۃ بن الصلت التمیمی عن عمہ انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
ثم اقبل راجعا من عندہ فمر علی قوم عندھم رجل مجنون موثق بالحدید فقال اھلہ انا حدثنا ان
صاحبکم ھذا قد جاء بخیر فھل عندک شیء تداویہ فرقیتہ بفاتحۃ الکتاب فبرأ فاعطونی
مائۃ شاۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ھل الا ھذا وقال مسدد فی موضع
اخر ھل قلت غیر ھذا قلت لا قال خذھا فلعمری لمن اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق
ترجمہ خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبد اللہ بن عثیر) سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوئے پہر لوٹ کر ایک قوم پر گذرے جن مین ایک شخص دیوانہ تہا لوہے سے جکڑا ہوا تہا اوسکے لوگون
نے کہا ہم نے سنا کہ تمہارے صاحب یعنے رسول اللہ صلعم برکت اور بہتری لیکر آئے ہین تو کوئی چیز تمہارے پاس ایسی ہے
جس سے علاج کرو اس شخص کا مین نے سورہ فاتحہ منتر اوسپر کیا وہ اچہا ہو گیا انہون نے مجہکو سو بکریان دین مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بس تو نے یہی سورت پڑہی مین نے کہا جی ہان فقط یہی سورت پڑہی آپ نے
لے لے اون بکریون کو قسم میری عمر کے لوگ تو جہوٹے منتر پر روٹی کہاتے ہین تو نے تو سچے منتر پر کہایا **ف** یعنی سورہ فاتحہ
تو درحقیقت عمدہ دوا ہے ہر بیماری کی اسی واسطے اسکو سورہ شفا بہی کہتے ہین جیسے معنوی مین دوا ہے ویسی ہی دفع ضرر سحر کے
عن خارجۃ بن الصلت عن عمہ انہ قال فرقاہ بفاتحۃ الکتاب ثلاثۃ ایام غدوۃ وعشیۃ

كلما ختمها جمع بزاقه ثم تفل فكانما انشط من عقال فاعطوه شيئا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم
ثم ذكر معنى حديث مسدد ترجمہ دوسری روایت میں ہے کہ خارجہ بن الصلت کے چچا نے اوس مجنون پر تین دن
تک سورہ فاتحہ صبح و شام پڑہی جب سورہ فاتحہ پڑھ چکتے تو اپنا تہوک جمع کرکے تہوک دیتے پہر وہ اچھا ہوگیا جیسے کوئی
رسیون مین جکڑا ہوئے اور وہ کہل جاوے اون لوگون نے اوسکو کچہ دیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آنکر آپ سے بیان کیا بعد اوسکے اوسی طرح حدیث بیان کی جیسے اوپر گزر چکی عن ابی صالح قال سمعت رجلا من اسلم
قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء رجل من اصحابه فقال يا رسول الله لدغت
الليلة فلم انم حتى اصبحت قال ماذا قال عقرب قال اما انك لو قلت حين امسيت اعوذ بكلمات
الله التامات من شر ما خلق لم تضرك ان شاء الله ترجمہ ابو صالح سے روایت ہے مین نے سنا ایک شخص سے
جو قبیلہ اسلم سے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بیٹہا تہا اتنے مین ایک صحابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجہے
کسی نے کاٹا تو رات بہر نیند نہین آئی آپ نے فرمایا کس چیز نے عرض کیا بچہو نے آپ نے فرمایا خبردار ہو اگر تو
شام ہوتے وقت یون کہدیتا مین پناہ چاہتا ہون اللہ کے کلمات سے جو پوری اور کامل ہین سب مخلوقات کی بدی سے
تو تجہکو کچہہ نقصان نہ کرتا اگر خدا چاہتا یہ دعا مجرب ہے اسطرح دفع موذیات کے عن ابی هريرة قال اتي النبي
صلى الله عليه وسلم بلديغ لدغته عقرب قال فقال لو قال اعوذ بكلمات الله التامة من شر
ما خلق لم يلدغ او لم تضره ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص بچہو کا
کاٹا ہوا آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تو کہتا مین پناہ چاہتا ہون اللہ کے پورے پورے کلمات سے
سب مخلوقات کی بدی سے تو نہ کاٹتا یا تجہکو کچہہ ضرر نہ ہوتا عن ابی سعيد الخدري ان رهطا من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم انطلقوا في سفرة سافروها فنزلوا بحي من احياء العرب فقال بعضهم ان سيدنا
لدغ فهل عند احد منكم شيء ينفع صاحبنا فقال رجل من القوم نعم والله اني لارقي ولكن
استضفناكم فابيتم ان تضيفونا ما انا براق حتى تجعلوا لي جعلا فجعلوا له قطيعا من الشاء فاتاه
فقرأ عليه ام الكتاب ويتفل حتى برأ كانما انشط من عقال قال فاوفاهم جعلهم الذي صالحوهم
عليه فقالوا اقتسموا فقال الذي رقي لا تفعلوا حتى نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنستأمره
فغدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اين
علمتم انها رقية احسنتم اقتسموا واضربوا لي معكم بسهم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک جماعت
صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے سفر مین گئے تو عرب کے ایک قبیلے پر اوتری اون مین سے ایک نے کہا
ہماری سردار کو بچہو یا سانپ نے کاٹ کہایا ہے تو تمہارے پاس کوئی دوا ہے جو اوسکو فائدہ ہو بخار دیکر اوسپر ایک شخص

ہم مین سے بولا ہان قسم خدا کی میرے پاس اسکا منتر ہے لیکن ہمنے تمسے ضیافت چاہی تمنی ہماری ضیافت نہ کی اب مین
کبھی منتر نہ پڑھونگا جبتک تم مجھکو اجرت نہ دو انہون نے ایک گلہ بکریونکا مقرر کیا اسکے عوض مین وہ شخص آیا اور اسپر
سورہ فاتحہ پڑہ پڑہ کر تہوکنا شروع کیا یہانتک کہ وہ اچہا ہو گیا گویا قید سے چہوٹ گیا راوی نے کہا پہر ان لوگون نے جو
مزدوری ٹہرائی تھی وہ ادا کی صحابہ نے آپسمین کہا اسکو تقسیم کرو جسنے منتر کیا تہا وہ بولا ابھی تقسیم نہ کرو جبتک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس نہ چلین اور آپسے پوچھہ لین پھر وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپسے بیان
کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم نے کہان سے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بہت اچہا کیا تم نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھہ لگاؤ

ف سنن ابن ماجہ مین ہے کہ یہ جماعت تیس صحابہ کی تہی اور ترمذی نے بہی یہی روایت کیا ہے اور بعض روایات مین ہے
کہ مزدوری بہی تیس بکریان ٹہرین تہین اس حدیث سے منتر کرنیکا جواز اور اوس پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا یہی قول ہے
ائمہ اربعہ کا لیکن وہی منتر مراد ہین جسمین شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہون

عن خارجة بن الصلت التميمي عن عمه قال اقبلنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتينا على حي من العرب فقالوا انا انبئنا انكم جئتم من عند هذا الرجل بخير فهل عندكم من دواء او رقية فان عندنا معتوها في القيود قال فقلنا نعم قال فجاءوا بمعتوه في القيود قال فقرأت عليه فاتحة الكتاب ثلاثة ايام غدوة وعشية اجمع بزاقي ثم اتفل قال فكانما نشط من عقال قال فاعطوني جعلا فقلت لا حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كل فلعمري من اكل برقية باطل لقد اكلت برقية حق

ترجمہ خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبد اللہ بن عثیر) سے روایت کیا ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلہ پر آئے اون لوگون نے کہا ہم نے سنا ہے تم اس شخص کے یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھہ بہتری لیکر آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا ہے یا منتر ہے کیونکہ ہمارے
یہان ایک شخص ہے جو پاگل ہو گیا ہے بیڑیون مین جکڑا ہوا ہے ہم نے کہا ہان ہمارے پاس ہے وہ لوگ اوس پاگل دیوانے
کو لیکر آئے جو بیڑیون مین جکڑا ہوا تہا راوی نے کہا مین نے اوسپر تین دن تک صبح شام سورہ فاتحہ پڑہی مین اپنے
منہ مین تہوک جمع کرتا تہا پہر اوسکو تہوک دیتا تہا راوی نے کہا پہر وہ ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی قید سے چہوڑ دیا جاتا ہے انہون
نے اسکے بدلے مین مجھے اجرت دی مین نے کہا مین نہ لونگا جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ لون جب مین نے
آپسے پوچہا تو آپنے فرمایا قسم ہے میری عمر کی لوگ جہوٹا منتر کر کے روٹی کہاتے ہین تو نے تو سچا منتر کر کے کہائی یعنی اوسکی
مزدوری لینے مین کچہہ قباحت نہین یہہ تو تیری محنت کا بدلہ ہے

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتكى يقرأ في نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه كنت اقرأ عليه وامسح عليه بيده رجاء بركتها

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے

تو آپنے اوپر دم پڑھ کر پھونکتی جب آپ بہت بیمار ہوئے تو میں معوذتین پڑھ کر آپ کے دونوں ہاتھوں پر پھونکتی) اور آپکے ہاتھ
آپ پر پھیرتے برکت کے لیے **باب فی السمنة** عورتوں کے موٹا کرنے کی تدبیر **عن** عائشة رض قالت ارادت امی
ان تسمننی لدخولی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم اقبل علیها بشیء مما ترید حتی اطعمتنی القثاء بالرطب
لرطب فسمنت علیه کاحسن السمن **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میری ماں نے چاہا کہ میں موٹی
ہو جاؤں کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے والی تھی (منظور یہ تھا کہ موٹی تازی ہو کر جلد جوان ہو جاوین تاکہ رسول
اللہ صلعم آپ سے فائدہ اٹھاویں) انہوں نے سب تدبیریں کیں مگر میں موٹی نہیں ہوئی یہانتک کہ انہوں نے تازی کھجور کے ساتھ
ککڑی ملا کر مجھکو کھلانا شروع کی اوسوقت میں اچھی طرح سے موٹی تازی ہوگئی) **باب فی الکاهن** جو شخص غیب
یا آیندہ کی باتیں بتلاوے اوسکا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اتی کاهنا
قال موسی فی حدیثه فصدقه بما یقول او اتی امراة قال مسدد امراته حائضا او اتی امراة قال مسدد
امراته فی دبرها فقد بری مما انزل الله علی محمد صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کاہن (یعنے غیب یا آیندہ کی بات بتانیوالے) پاس آوے اور جو وہ کہے
اوسکو سچا جانے یا جماع کرے کسی عورت سے یا اپنی عورت سے حیض کیحالت میں (خواہ شروع حیض ہو یا اوسط یا آخر حیض)
یا اپنی عورت کے پچھلی راہ سے جماع کرے تو مقرر وہ بیزار ہوا اوس دین سے جو محمد پر اوتارا گیا ہے (یعنے قرآن کے خلاف
اوس نے کیا) **باب فی النجوم** علم نجوم کا بیان (یعنی وہ نجوم جس سے غیب یا آیندہ کی بات بیان کیا کرے **عن** ابن
عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نجوم کا علم سیکھا تو اوس نے ایک راہ جادو
کی سیکھا پھر جتنا زیادہ کیا اوتنا زیادہ کیا (یعنی جتنا علم نجوم زیادہ سیکھا اوتنا جادو زیادہ سیکھا **ف** مراد علم نجوم سے
جو مذموم ہے وہی علم ہے جس سے آیندہ کی جھوٹی سچی باتیں بتلانا سیکھیں جیسے پنڈت وغیرہ کیا کرتے ہیں لیکن نجوم کا پہچاننا اور
انکی شناخت حاصل کرنا واسطے سفر بحر اور بر کے بالکل درست ہے فرمایا اللہ تعالی نے وبالنجم هم یهتدون و هو الذی جعل لکم النجوم
لتهتدوا بها فی ظلمات البر والبحر **عن** زید بن خالد الجهنی انه صلی الله علیه وسلم صلی صلوة الصبح بالحدیبیة
فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا الله
ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل الله وبرحمته فذلک
مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب
ترجمہ زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ (جگہ کا نام ہے) میں فجر کی نماز پڑھی پانی
برسنے کے بعد جو رات ہی کو برسا تھا جب آپ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف مونھہ کرکے بیٹھے اور متوجہ ہو کر فرمایا کیا جانتے

ہو تم کہ تمہارے رب نے کیا کہا لوگون نے عرض کیا اللہ و رسول خوب جانتا ہی تو آپ نے فرمایا کہ کہا اللہ نے کہ بعض بندی صبح کو مومن
ہو گئے اور بعض کافر ہو گئے سو جس نے یہہ کہا کہ ہم کو پانی اللہ کے فضل سے ملا اور اوسکی رحمت سے سو وہ تو مجھ پر یقین لایا اور ستارے کا
منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہم کو فلانے فلانے نچھتر کے سبب سے پانی ملا سو وہ ہمارا منکر ہوا اور ستارے پر یقین لایا **ف** یعنی جو کوئی
عالم کا کاروبار ستارون کی تاثیر پر سمجھتا ہے سو وسکو اللہ تعالی اپنے منکرون مین جانتا ہی اور ستارہ پوجنے والون مین
شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کو اللہ تعالی کی طرف سے سمجھتا ہے تو اللہ وسکو اپنے مقبول بندون مین گنتا ہی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ نیک بد ساعت کا ماننا اور اچھی بری تاریخ کا پوچھنا اور نجومی کی کہی پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کیونکہ یہہ سب
نجوم سے علاقہ رکھتی ہین اور نجوم کو ماننا آئندہ کی بات معلوم کرنیکے لیے ستارہ پرستون کا کام ہی **باب** فی الخط
و زجر الطیر رمل کی باتون پر یقین کرنا اور جانورون کی آواز پر شگون لینا منع ہے **عن** قبیصة قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول العیافة والطیرة والطرق من الجبت الطرق الزجر و العیافة الخط **ترجمہ**
قبیصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تھے شگون لینے کے لیے جانور اوڑانا اور فال نکالنے کے
لیے کچھ ڈالنا اور رمل پر یقین کرنا کفر کی رسمون سے ہے (اسلام مین انکی اصل نہین) **عن** محمد بن جعفر قال عوف
العیافة زجر الطیر والطرق الخط یخط فی الارض **ترجمہ** محمد بن جعفر نے کہا عیافت سے مراد جانورون کو ڈانٹ
کر اوڑانا ہے اور طرق وہ لکیرین ہین جو زمین پر کھینچاتی ہین (یعنے جسکو رمل کہتے ہین) **عن** معویة بن الحکم
السلمی قال قلت یا رسول اللہ و منا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک
ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کئی آدمی ہم مین ہین جو وہ خط کھینچتی ہین آپ نے فرمایا
انبیا مین ایک نبی تھے وہ خط کھینچا کرتے تھے پھر جسکا خط اوس نبی کے خط سے موافق پڑا تو وہ ٹھیک ہے **ف** راوی نے
رمل کا حال پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک نبی یعنے ادریس یا دانیال علیہما السلام خط کھینچتے تھے اگر کوئی ٹھیک ویسا
ہی خط کھینچے تو درست ہی سو اوس خط کا حال حضرت اور صحابہ سے ثابت نہوا تو رمل منع ٹھہرا یعنی اگر اوس خط کیموافق نہ ہو جیسا
اگلی پیمبر کیا کرتے تھے **باب** فی الطیرة شگون یعنی فال بد لینا منع ہی **عن** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرة شرک ثلاثا و ما منا الا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا شگون لینا شرک ہے مگر اللہ دور کرتا ہے اوسکو بسبب توکل کے **ف**
یعنی اگر بشریت کے سبب سے کسی کی خاطر مین کچھ وہم آجاوے تو چاہیی کہ خدا پر توکل کرے اور اوس وہم کے خلاف کرے **عن**
ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرة ولا صفر ولا ھامة فقال اعرابی
ما بال الابل تکون فی الرمل کانھا الظباء فیخالطھا البعیر الاجرب فیجربھا قال فمن اعدی الاول قال
معمر قال الزھری فحدثنی رجل عن ابی ھریرة انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یوردن

بمرض علی مصح قال فراجعه الرجل فقال الیس قد حدثتنا ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی
ولا صفر ولا هامة قال لم احدثکموه قال الزهری قال ابو سلمة قد حدث به وما سمعت ابا هریرة
نسی حدیثا قط غیره **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کسی کا مرض کسیکو لگتا ہے اور نہ کسی
چیز میں نامبارکی ہوتی ہے اور نہ صفر کا مہینا نحوس ہے اور نہ کسی مردے کی کہوپری میں سے الو کی شکل نکلے ہے تو ایک بدوی نے
عرض کیا یا رسول اللہ پہر ریگستان کے اونٹونکا کیا حال ہے وہ تو مثل ہرن کے رہتے ہیں تندرست اور چالاک ہوتے ہیں اور
جب اون میں کوئی خارشتی اونٹ جا ملتا ہے تو اون کو بھی خارشتی کر ڈالتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا بہلا پہلی اونٹ کو
کسنے خارشتی کیا زہری نے کہا مجہہ سے ایک شخص نے ابوہریرہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اونٹ تندرست
اونٹوں کے ساتھہ پانی پلانے کو نہ لایا جاوے پھر وہ شخص ابوہریرہ پاس گیا اور کہا تم نے کیا حدیث بیان نہیں کی ابو سلمہ نے کہا
حالانکہ ابوہریرہ نے خود اس حدیث کو بیان کیا تہا اور میں نے اونکو کبھی بہولتے نہیں سنا سوا اس حدیث کے **ف** عرب لوگ سمجھتے تہے
کہ الو ایک منحوس جانور ہے جو مردی کی کہوپری میں سے پیدا ہوتا ہے آپ نے اسکو رد کیا اور بیان کر دیا کہ الو بھی ایک جانور ہے اللہ
کے جانوروں میں سے اسی طرح صفر کے مہینے کو منحوس جانتے تھے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا عدوی ولا هامة ولا نوء ولا صفر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں
ہے عدوی (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہامہ (الو جسکو لوگ منحوس سمجھتے ہیں یا مردی کی روح جانور کی شکل اور
نہ صفر کا مہینا جسکو لوگ منحوس جانتے ہیں تیرہ تیزی میں کوئی کام کرنا بہتر نہیں جانتے **ف** بخاری کی روایت میں ہے اور
نہ شگون بد اور نہ دیو بہوت جنگل کا کفار عرب کو یہہ اعتقاد تہا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا
یہہ غلط خیال ہے اور یہہ بہی گمان تہا کہ الو کسی مکان پر بیٹھے تو وہ گھر اوجاڑ ہو جاویگا یا صفر کے مہینے میں کوئی کام کرے تو اوس میں
بہتری نہ ہوگی یا جنگل میں دیو بہوت رنگ برنگ کی شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ بہولا دیتے ہیں اور ضرر پہونچانے کی قدرت
رکہتے ہیں یہہ سب خیالات شرع میں غلط کیے گئے ہیں کسی سے کچہہ ہو نہیں سکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان
دے سکتا ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا غول قال ابوداود قرئ علی الحرث بن
مسکین وانا شاهد اخبرکم اشهب قال سئل مالک عن قوله لا صفر قال ان اهل الجاهلية کانوا
یحلون صفر یحلونه عاما ویحرمونه عاما فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا صفر **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیو بہوت پریت ضرر دینے کا کچہہ مالک نہیں **ف** حدیث میں غول
کا لفظ وارد ہے غول ایک قسم ہے جنوں میں سے جو جنگل میں مسافروں کو ستاتا ہے راہ سے بہکا دیتا ہے اس حدیث سے غول کا انکار
مقصود نہیں بلکہ غرض یہہ ہے کہ بدون خدا کے حکم کے وہ کچہہ کر نہیں سکتا اس لیے اوس سے ڈرنا فضول ہے خدا سے ڈرنا کافی ہے
[illegible] جاہلیت کے لوگ کبھی صفر کو حلال کر دیتے تھے کبھی صفر محرم بنا کر حرام کہتے تہے اور محرم کو حلال کر دیتے تھے

وباؤها شديد فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعها عنك فان من القرف التلف ترجمه فروہ بن مسیک سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا یارسول اللہ ایک زمین ہمارے پاس ہے اور اوسکو ابین کہتے ہین اور وہ زمین ہماری کہیت کی ہی اور وہ اناج کیجگہہ ہی میرا اوس غلہ کو کہتے ہین کہ اپنے گہر کی کہانیکے لیے یا بیچنے کے لیے دوسری جگہہ سے لاتے ہین) ہمیشہ وہان وبا رہتی ہی اور وبا اوسکی سخت ہی تو آپنے فرمایا تو ہینے پاس سے اوس زمین کو چہوڑدی اسلیے کہ وبا کے ساتہہ ملے رہنے سے آدمی ہلاک ہوجاتا ہے کیونکہ ہوا کی سمیت فورًا اچہی تندرست شخص مین تاثیر کرتی ہی اور وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بری اور نجس اور متعفن مقامون مین رہنا جہان امراض کی کثرت ہو خوب نہین ہی اور نہ یہ توکل کا مقتضی ہے توکل یہہ ہی کہ انسان مقدور بہر کوشش کرے اپنی صحت اور عافیت کے لیے پہر اگر کوئی مصیبت پیش آوی تو اوسپر صبر کرے اللہ دے اگر یہہ بات یاد رکہنا چاہیے فقط عن انس بن مالك قال قال رجل يارسول الله انا كنا في دار كثير فيها عددنا وكثير فيها اموالنا فتحولنا الى دار اخرى فقل فيها عددنا وقلت فيها اموالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذروها ذميمة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ہم ایک گہر مین تہی تو اوسمین ہمارے پاس مال بھی بہت تہا اور لوگ بھی ہمارے بہت سے تہے پہر ہم وہان دوسری مکان مین آئے تو اوسمین ہمارا مال بھی گھٹ گیا اور ہمارے لوگ بھی کم ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جا مین کہ وہ گہر برا ہی تو تم اوسکو چہوڑدو اور اوسمین رہنے سے کیا فائدہ ایسا نہ ہو کہ تم شرک مین پڑجاؤ اور گہر کو موثر سمجہنے لگو عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد مجذوم فوضعها معه في القصعة وقال كل ثقة بالله وتوكلا عليه ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑہی کا ہاتہ پکڑ کر اپنے ساتہہ رکابی مین رکھ دیا اور آپنے اوس سے فرمایا اللہ پر بہروسا اور اعتماد ہی تو کہالے ف یعنی ہمکو اللہ جل جلالہ پر اعتقاد ہی اور اوسی پر بہروسا کرتے ہین وہ جسکو چاہے بیمار کردی اور جسکو چاہی تندرست رکہی بیمار کے ساتہہ کہانا کہانیسے پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگ جانا نہین مانتے دوسری حدیث مین ہی کہ جذامی اور کوڑہی سی ایسا بہاگ جیسے شیر سے تو بہاگتا ہی موافقت دونو پر یہ ہی کہ جو آدمی پرلے درجے کا ایمان دار متوکل علی اللہ ہو جیسے رسول اللہ تہی وہ اگر کوڑہی یا جذامی سی خلط ملط کرے تو کچھہ مضایقہ نہین اوسکا عقیدہ بگڑ نہین سکتا جو اس درجے کا نہ ہو اوسکا علیحدہ رہنا بہتر ہی ایسا نہ ہو کہ اوسکو مرض اللہ کی مشیت سی لاحق ہو اور وہ سمجہی کہ یہہ اسی جذامی کی وجہہ سے ہوا بہرحال ہم ایسی ضعیف الایمان لوگونکو الگ رہنا ہی بہتر ہے + اللہ کا شکر ہی اور اوسکا احسان کہ ربع ثالث سنن ابی داؤد چوبیس پارہ کے پوری ہونے پر تمام ہوا ذیحجہ کی پچیسوین تاریخ سنہ ۹۲ ہجری مین خدا قبول فرماوے اور ربع رابع کی تمام کرنیکی جلد توفیق دیوے

حسبنا الله ونعم الوكيل

تم الجزء الرابع والعشرون وبتمامه كمل الربع الثالث من كتاب سنن ابي داود ويتلوه الجزء الخامس والعشرون من الربع الرابع انشاء الله تعالى

فہرست پارہ چوبیسوان سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

اوّل الرّبع الرّابع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجزء الخامس والعشرون

پچیسوان پارہ

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

اول کتاب العتاق

شروع ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنے کی ساتھ نام خدا کے جو مہربان ہے بڑی رحمت والا

باب فی المکاتب یودی بعض کتابته فیعجز او یموت مکاتب اپنی بدل کتابت مین سے کچھہ ادا کرے پہر عاجز ہو جاوے یا مر جاوے تو کیا حکم ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المکاتب عبد ما بقی علیه من مکاتبته درهم **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنی باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب **ف** مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک اپنے غلام یا لونڈی سے زر ٹہراوے اور اوس کا اقرار اور نوشتہ کر دیوی کہ مہینہ مین اسقدر پہونچایا کرے جب اتنے روپیہ وہ پہونچا دیگا تو وہ آزاد ہے جبتک اوس لکہے مین ایک درہم بہی باقی رہے گا وہ آزاد نہوگا **ت** غلام ہے جبتک لکہی مین سے ایک درہم بہی باقی رہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما عبد کاتب علی مائة اوقیة فاداها الا عشرة اواق فهو عبد و ایما عبد کاتب علی مائة دینار فاداها الا عشرة دنانیر فهو عبد **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے غلام کو سو اوقیہ (اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) پر مکاتب کیا پہر اُن سب کو ادا کیا مگر دس اوقیہ باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے اور جسنی اپنے غلام کو سو دینار پر مکاتب کیا پہر اوسنے سب ادا کیے مگر دس دینار باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے (یہ نہوگا کہ جسقدر روپیہ اوس نے ادا کیا ہے اوتنا حصہ اوسکا آزاد ہو جاوی)

عن نبهان مکاتب ام سلمة قال سمعت ام سلمة تقول قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان لاحدکن مکاتب فکان عنده ما یودی فلتحتجب منه **ترجمہ** نبہان سے روایت ہی جو مکاتب تہا ام سلمہ کا میں نے سنا ام المؤمنین ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرماتی تہی جب تم مین سے کسی پاس مکاتب ہو اور اوس مکاتب کے پاس اسقدر مال ہو جس سے کہ وہ بدل کتابت ادا کرسکتا ہی تو اوس سے اوس کے مالکہ کو چہپنا چاہیے واسطے کہ وہ مثل آزاد کے ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ ضرور نہین ہی اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ کا لیکن ابو حنیفہ سے پردہ کرنا منقول ہی **باب** فی بیع المکاتب اذا فسخت الکتابة جب عقد کتابت فسخ ہو جاوی تو مکاتب کو بیچنا درست ہی **عن** عروة ان عائشة رضی الله عنها اخبرته ان بریرة جاءت عائشة تستعینها

فی کتابتہا ولم تکن قضت من کتابتہا شیئا فقالت لہا عائشۃ ارجعی الی اہلک فان احبوا ان اقضی

عنک کتابتک ویکون ولاؤک لی فعلت فذکرت ذلک بریرۃ لاہلہا فابوا وقالوا ان شاءت ان

تحتسب علیک فلتفعل ویکون لنا ولاؤک فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعی فاعتقی فان الولاء لمن اعتق ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال

اناس یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فلیس لہ وان شرط مائۃ

شرط شرط اللہ احق واوثق **ترجمہ** عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ بریرہ اون کے پاس آئی مدد مانگنے کو اپنی

بدل کتابت کی اور ابھی اوس نے اپنی بدل کتابت میں سے کچھہ نہیں دیا تہا تو حضرت عائشہ نے بریرہ سے کہا تو اپنے لوگون سے

جاکر دریافت کر اگر تیری لوگون کو منظور ہو کہ تیرے بدل کتابت کو ادا کر کے تیری ولا لون ولا اوس کے کا نام ہے جو غلام آزاد کیا

سو اوسکے ترکہ پر ہوتا ہے) میں لیلون تو مین کر تی ہون پہر بریرہ نے اپنے لوگون سے جاکر یہہ بیان کیا انہون نے ولاء دینے سے انکار

کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو تجہہ پر ثواب منظور ہو تو دیوین اور ولا اپنی لگی تو تم نہ کہین اتیری ولا ہم لیوین گے حضرت عائشہ

نے یہہ حال رسول اللہ صلعم سے عرض کیا رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا کہ تم بریرہ کو لیکر آزاد کر دو اسلیئے کہ جو آزاد کریگا اوسی

کو ولا ملیگی **ف** یہہ شرط کے دستور ولا کا مستحق ہی ہے جو آزاد کرے پہر جو شرط اسکے خلاف کیجاوے وہ لغو ہے تم یہ شرط منظور

کرلو ولا انہیں کو ملے گی **ف** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوگئے اور لوگون کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ لوگون کا

کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطین لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو کوئی ایسی شرط لگاوے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ

ہو تو اوسکے لیئے وہ شرط صحیح نہ ہوگی اگرچہ ایسی سو شرط سو بار لگائی جاوے اللہ کا حکم سچا اور اوسی کی شرط مضبوط ہے یعنے

جو شرط اوس نے مقرر کی **عن عائشۃ** رضی اللہ عنہا قالت جاءت بریرۃ تستعین فی کتابتہا فقالت انی

کاتبت اہلی علی تسع اواق فی کل عام اوقیۃ فاعینینی فقالت ان احب اہلک ان اعدہا عدۃ

واحدۃ واعتقک ویکون ولاؤک لی فعلت فذہبت الی اہلہا وساق الحدیث نحو الزہری

زاد فی کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آخرہ ما بال رجال یقول احدہم اعتق یا فلان والولاء لی انما

الولاء لمن اعتق **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ پاس بریرہ آئی اپنی ادا میں مدد لینے کو اور کہا کہ مجہکو میری لوگون نے

مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال میں ایک اوقیہ **ف** اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے **ف** تو میری مدد کر حضرت عائشہ نے

کہا اگر تیری لوگونکو منظور ہو تو میں ایک ہی دفعہ سب گنے دیتی ہون اور تجہکو آزاد کر دیتی ہون اور تیری ولا میں لونگی تو پہر بریرہ اپنے

لوگون پاس گئے اور ذکر کیا یہہ بیان کیا حدیث کو زہری کی حدیث کی طرح اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہہ بہی فرمایا لوگونکا کیا حال ہے دوسری سے کہتے ہین تو آزاد کر اسے ولا ہم لین گے (یہ کیسی لغو بات ہے) ولا تو اوسی کو ملتی ہے جو آزاد

کرے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے مثلا مکاتب ہی کہے اپنی عاجزی بیان کر دے تو پہر غلام ہو جاتا ہے

پس اوسکا بیچنا درست ہوا **عن** عائشة رضي الله عنها قالت وقعت جويرية بنت الحرث بن المصطلق
في سهم ثابت بن قيس بن شماس او ابن عم له فكاتبت على نفسها وكانت امراة ملاحة تاخذها العين قالت
عائشة رضي الله عنها فجاءت تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم في كتابتها فلما قامت على الباب
فرايتها كرهت مكانها وعرفت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سيرى منها مثل الذي رأيت فقالت
يا رسول الله انا جويرية بنت الحرث وانما كان من امري ما لا يخفى عليك واني وقعت في سهم ثابت
بن قيس بن شماس واني كاتبت على نفسي فجئت اسألك في كتابتي فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فهل لك الى ما هو خير منه قالت وما هو يا رسول الله قال اؤدي عنك كتابتك واتزوجك
قالت قد فعلت قالت فتسامع تعني الناس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تزوج جويرية فارسلوا
ما في ايديهم من السبي فاعتقوهم وقالوا اصهار رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأينا امراة كانت اعظم
بركة على قومها منها اعتق في سببها مائة اهل بيت من بني مصطلق **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے کہ جویریہ حارث بن مصطلق کی بیٹی ثابت بن قیس بن شماس یا اون کے چچازاد بہائی کے حصہ مین آئین (یعنے
لڑائی مین پکڑی گئین جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو بھی ثابت کے حصے مین آگئین) اوس نے بدل کتابت دینا قبول کیا کیونکہ
جویریہ ایک خوبصورت نمکین عورت تہین ہر شخص کی آنکھہ اون پر پڑتی تہی۔ حضرت عائشہ نے کہا جویریہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئین اپنی بدل کتابت مانگنے کو (یعنے کچھ آپ اعانت کرین تو وہ روپیہ ثابت کا ادا کرکے آزادی حاصل
کرین) جب وہ دروازے پر کھڑی ہوئین تو مینے اونکو دیکھکر اونکا آنا برا سمجھا (ایسا نہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو
دیکھین اور آپ رغبت کرین اونسے نکاح کرنیکی) مین نے اپنے دلمین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وہی چیزین
دیکھینگے جو مین نے دیکھی ہین (یعنے صورت اور تناسب اعضا) اتنے مین وہ بولین یا رسول اللہ مین جویریہ ہون حارث کی بیٹی
اور جو میرا حال پہلے تہا اوسکو آپ جانتے ہین (یعنے مین ایک رئیس کی بیٹی ہون قسمت کیوجہ سے ایک بلا مین پڑ گئی) اب مین
ثابت بن قیس کے حصے مین آئی ہون تو مین نے اپنے تئین مکاتب کیا ہے اور آپ پاس آئی ہون اپنا بدل کتابت مانگنے کو رسول
اللہ صلعم نے فرمایا مین تجھ سے ایک بہتر بات کہتا ہون جویریہ بولین وہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مین تیرا زر کتابت ادا کرکے تجھ سے
نکاح کر لیتا ہون جویریہ نے کہا مین کر چکی (یعنی مجھے منظور ہے آپ سے بخوشی نکاح کر چکی) حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے جب سنا
کہ رسول اللہ صلعم نے جویریہ سے نکاح کیا تو جتنے قیدی بنی مصطلق کے تھے اون کے ہاتھون مین تھے اون سب کو آزاد کر دیا اس خیال سے
کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال والے ہوگئے تو ہم نے کوئی عورت اتنی برکت والی نہین دیکھی جسکی وجہ سے اپنی قوم
کو اتنا فائدہ پہونچا ہو جیسے جویریہ تہین اونکے ساتھ سو قیدی اون کی قوم کے تھے بنی مصطلق مین سے **ف** غزوہ بنی مصطلق
جسکو غزوہ مریسیع بھی کہتے ہین چھٹے سال مین ہجرت کے ہوا اس غزوے مین بہت سے بندی پکڑ کر آئے تھے جویریہ بنت حارث

بھی نہیں ہیں نہیں آپ نے انکو آزاد کرکے اونسے نکاح کرلیا انتقال ہوا انکا سنہ ۵۶ ہجری میں اور تفصیل اسکی کتب سیر اور
تاریخ میں موجود ہے **باب** فی العتق علی الشرط ایک شرط لگا کر کسیکو آزاد کرنا کیسا ہے **عن** سفینة قال
کنت مملوکا لام سلمة فقالت اعتقك واشترط علیك ان تخدم رسول الله صلی الله علیه وسلم ما عشت
فقلت ان لم تشترطی علی ما فارقت رسول الله صلی الله علیه وسلم ما عشت فاعتقتنی واشترطت علی **ترجمہ**
سفینہ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کا غلام تھا سو وہ مجھسے بولیں کہ میں تجھے آزاد کرتی ہوں اس شرط پر کہ تو اپنی زندگی بھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ام سلمہ کو جواب دیا اگر تم مجھسے یہ شرط نہ کرتیں تو بھی میں زندگی بھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے جدا نہ ہوتا **ف** یعنی تمہاری شرط کرنیکی کیا حاجت ہے میں خود آنحضرت کی خدمت کو سعادت
جانتا ہوں **ت** پھر ام سلمہ نے یہی شرط لگا کر آزاد کر دیا مجھے **باب** فیمن اعتق نصیبا له من مملوك جو شخص
غلام میں سے کچھ آزاد کرے **عن** ابی الولید عن ابیه ان رجلا اعتق شقصا له من غلام فذکر
ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال لیس لله شریك زاد ابن کثیر فی حدیثه فاجاز النبی صلی
الله علیه وسلم عتقه **ترجمہ** ابو الولید نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے ایک حصہ کو آزاد کر دیا کسی غلام میں سے
پھر اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے **ف** یعنی جو کام اللہ کی رضامندی
کے لیے عبادت کی قسم سے ہو اوس میں دوسرے کی شرکت نہ چاہیے **ت** ابن کثیر نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے
کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے آزاد کرنے کی رخصت دی یعنی اوس غلام کے بالکل آزاد ہونے کا حکم فرمایا **عن**
ابی هریرة ان رجلا اعتق شقصا له من غلام فاجاز النبی صلی الله علیه وسلم عتقه وغرمه بقیة
ثمنه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا کسی غلام میں (یعنی وہ غلام مشترک تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رخصت دی اوس کے آزاد کرنیکی اور تاوان دلایا اوس سے باقی قیمت کا اوس شریک کو جسنے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا
عن قتادة باسناده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق مملوکا بینه وبین آخر فعلیه
خلاصه **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بردے کو آزاد کرے جس میں دوسرا
شخص بھی شریک ہو تو اوسی پر چھڑانا اوس کا لازم ہوگا (یعنی دوسرے شریک کے حصے کی قیمت ادا کرنا ہوگی اگر
کرنیوالا مالدار ہو جیسا آتا ہے) **عن** قتادة باسناده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق نصیبا له
فی مملوك عتق من ماله ان کان له مال **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
اپنا حصہ مشترک غلام میں سے آزاد کر دیا تو وہ غلام پورا آزاد ہو گیا اوسکے مال میں سے اگر وہ مالدار ہے **ف** پھر وہ اپنے
شریک کے حصے کے دام بھر دیگا اور جو وہ آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوسی قدر حصہ اوسکا آزاد رہے گا ائمہ ثلثہ کے نزدیک اور ابو حنیفہ
کے نزدیک غلام سعی محنت مشقت کرکے دام ادا کر دیگا **باب** من ذکر السعایة فی هذا الحدیث جس شخص کے نزدیک

آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو غلام سے محنت کرائی جاوے اوسکی دلیل **عن** ابی ہریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم
من اعتق شقیصا فی مملوکه فعلیه ان یعتقه کله ان کان له مال والا استسعی العبد غیر مشقوق
علیه **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اپنے حصہ کو آزاد کردیا جو مشترک غلام مین تہا
تو لازم ہے اوسپر پورا آزاد کرنا اوسکو پہر اگر اوسکے پاس مال نہین ہے تو بغیر مشقت ڈالنے کے اوسپر سعی کی طلب کی
جاویگی **ف** یعنی اوس غلام سے دوسرے شریک یہ کہینگے کہ ہماری حصہ کی قیمت دیکر تو بالکل آزاد ہو جا نہین تو جسقدر
ہمارا حق تجہپر ہے اوتنی خدمت کر **عن** ابی ہریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اعتق شقصا
له او شقیصا له فی مملوک فخلاصه علیه فی ماله ان کان له مال فان لم یکن له مال قوم العبد قیمة
عدل ثم استسعی لصاحبه فی قیمته غیر مشقوق علیه قال ابوداود فی حدیثهما جمیعا فاستسعی
غیر مشقوق علیه **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجہی کے
غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور
اگر آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوس غلام کی اچہی قیمت ٹہرائی جاوے پہر بقدر حصے اور شریکون کے غلام نوکری اور
مزدوری کرے مگر اوسپر جبر نہ ڈالا جاوے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اون مین سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کردے پہر اگر وہ مالدار ہے تو غلام اوسی وقت آزاد ہوگیا اور شریکون کے حصے بہی اپنے مال سے ادا کردے۔ اور یہے
مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے
کیموافق اس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنیوالے سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کردین اور اگر
آزاد کرنیوالا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہہ مذہب ہے کہ اوسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہے
اور نہ کچہہ نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنیوالے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہہ مذہب ظاہر اس
حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت مزدوری
کرا کے اپنی قیمت بہر لیوین چنانچہ یہ حدیث اون کے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نہ کرین یعنی سختائی
نہ کرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین شافعی اور احمد کی دلیل ابن عمر کی حدیث ہے جسمین عتق ما عتق کا لفظ موجود ہے
مگر یہہ زیادت ثابت نہین ہے ابن حزم نے کہا کہ سعایت یعنی محنت مشقت کرانی کو تیس صحابہ نے روایت کیا ہے **باب**
فیمن روی انه لا یستسعی جن لوگون کے نزدیک محنت مشقت نہ کرائی جاوے اون کی دلیل **عن** عبد الله
بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اعتق شرکا له فی مملوک اقیم علیه قیمة العدل فاعطی
شرکاءه حصصهم واعتق علیه العبد والا فقد عتق منه ما عتق **ترجمه** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اوس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق

حصہ کے ادا کریگا اور غلام اوس کی طرف سے آزاد ہو جاویگا اور اگر اوس کے پاس مال نہین ہے تو جسقدر اوس غلام مین سے آزاد ہوا ہے اوتنا ہی حصہ آزاد رہیگا **ف** مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث اور اسحاق کے نزدیک اگر آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کروا کر اپنے حصوں کے دام وصول کر لیوین تو پورا آزاد ہو جاویگا **عن** ابن عمر

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال کان نافع ربما قال فقد عتق منہ ما عتق وربما لم یقلہ **ترجمہ** ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہی ایوب نے کہا کبھی نافع نے اسکو بیان کیا ہے فقد عتق منہ ما عتق اور کبھی نہین بیان کیا یعنے صرف حدیث کو یہین تک بیان کیا واعتق علیہ العبد **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال فلا ادری

ھو شیٔ الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شیٔ قالہ نافع والا عتق منہ ما عتق **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے یہی روایت ہی ایوب نے کہا مین نہین جانتا کہ فقد عتق منہ ما عتق حدیث مین داخل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا نافع کا قول ہے پس مشتبہ ہو گیا یہ فقرہ جو حجت تھا مالک اور شافعی اور احمد کا اور قوی ہی دلیل ابو حنیفہ اور اوزاعی کی **عن** ابن عمر

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا من مملوک لہ فعلیہ عتقہ کلہ ان کان لہ ما یبلغ ثمنہ وان لم یکن لہ مال عتق نصیبہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شریک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کر دی تو اوس پر ضرور ہی کہ اپنے مال سے اوسکو بالکل آزاد کرے اگر اوس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت دیسکے اور جو آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو جسقدر اوس غلام مین سے آزاد ہوا ہے اوتنا ہی حصہ آزاد ہوگا اور باقی شرکا اپنے حصوں کے واسطے اختیار رکھتے مین چاہین آزاد کر دین چاہین غلام رہنے دین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بمعنی مالک ولم یذکر ولا فقد عتق منہ ما عتق انتہی حدیثہ الی واعتق علیہ العبد علی معناہ **ترجمہ** ابن عمر سے حدیث اوسی طرح مروی ہی جیسے اوپر گزری مگر اس روایت مین یہ فقرہ نہین ہے والا فقد عتق منہ ما عتق بلکہ حدیث مین یہ ختم ہو گئی ہی واعتق علیہ العبد ان روایتوں سے معلوم ہو گیا کہ زیادت فقد عتق منہ ما عتق کے مختلف فیہ ہے وہ قابل اطمینان نہین ہی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی عبد عتق

منہ ما بقی فی مالہ اذا کان لہ ما یبلغ ثمن العبد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو جتنا حصہ باقی رہا وہ بھی آزاد ہوگا اگر اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت دیسکے تو اوسکا مال مین سے آزاد ہوگا **عن** سالم عن ابیہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان العبد بین

اثنین فاعتق احدھما نصیبہ فان کان موسرا یقوم علیہ قیمۃ لا وکس ولا شطط ثم یعتق **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ساجھی کا غلام ہو اور اون مین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے اور جو آزاد کرنیوالا مالدار ہو تو اوس غلام کی اچھی قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر پھر وہ غلام اوسکی طرف سے آزاد ہوگا اور وہ اچھی قیمت دوسری شریک کی ادا کر دیگا **عن** التلب ان رجلا اعتق نصیبا لہ من مملوک فلم

يضمنه النبي صلى الله عليه وسلم قال احمد نما هو بالتاء يعني لتلب كان شعبة الثغ لم يبين التاء من الثاء ترجمہ تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ عنبری سے روایت ہی ایک شخص نے اپنا حصہ غلام مین سے آزاد کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ضمان نہ دلایا باقی قیمت کا احمد نے کہا اس صحابی کا نام تلب ہی تا ی فوقانیہ سے نہ ثلب ثا ر مثلثہ سے اور شعبہ اوسی حدیث کے الثغ تہے یعنی اون کی زبان سے تے نہین نکلتی تہی وہ تے کو ثے کہتے تہی (اس صحابی سے ایک ہی حدیث مروی ہی)

باب فيمن ملك ذا رحم محرم

جو شخص اپنے ناتے والی کا مالک ہو جس سے نکاح حرام ہے تو وہ آزاد ہو جاویگا

عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال موسى في موضع اخر عن سمرة بن جندب فيما يحسب حماد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے (جو ایک صحابی مشہور ہین انکا انتقال بصرہ مین ہوا سنہ ۵۹ ہجری مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرابت والے محرم کا مالک ہو اسو وہ آزاد ہی **ف** ذو رحم جیسے باپ بیٹا بہائی چچا اور محرم جس سے نکاح درست نہین **عن** عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہی جو کوئی قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہی (یعنی مالک ہوتی ہی وہ آزاد ہو جاویگا) **عن** الحسن قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ حسن سے روایت ہی جو کوئی قرابت والی محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے **عن** جابر بن زيد والحسن مثله ترجمہ جابر بن زید اور حسن بصری سی ایسا ہی ہی

باب في عتق امهات الاولاد

ام ولد مولی کے مرنیکے بعد آزاد ہو جاویگی

عن سلامة بنت معقل امرأة من خارجة قيس عيلان قالت قدم بي عمي في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو اخي ابي اليسر بن عمرو فولدت له عبد الرحمن بن الحباب ثم هلك فقالت امرأته الان والله تباعين في دينه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني امرأة من خارجة قيس عيلان قدم بي عمي المدينة في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو اخي ابي اليسر بن عمرو فولدت له عبد الرحمن فقالت امرأته الان والله تباعين في دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولي الحباب قيل اخوه ابو اليسر بن عمرو فبعث اليه فقال اعتقوها فاذا سمعتم برقيق قدم علي فأتوني اعوضكم منها قالت فاعتقوني وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم رقيق فعوضهم مني غلاما ترجمہ سلامہ بنت معقل سے روایت ہی جو ایک عورت تہی بنی خارجہ قیس عیلان مین سے مجہکو جاہلیت کے زمانے مین میرا چچا لیکر آیا اور حباب بن عمرو جو ابو الیسر بن عمرو کا بہائی تہا اوسکے ہاتھ بیچا میری پیٹ سے حباب کا ایک لڑکا عبد الرحمن بن حباب پیدا ہوا بعد اس کے حباب گیا اوسکی عورت بولی قسم خدا کی تو حباب کے قرضے مین بیچی جاویگی یہ سنکر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مین فلان عورت ہون میرا چچا مجہکو جاہلیت کے زمانے مین مدینے مین لیکر آیا اور حباب بن عمرو کے ہاتھ بیچا جو ابو الیسر کا بہائی تہا میری پیٹ سے حباب کا ایک

لڑکا بھی پیدا ہوا عبد الرحمن بن الحباب ابو حباب کی عورت کہتی ہی کہ تو بیچی دیگی اوسکی قرضے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا حباب کا وارث کون ہی لوگون نے کہا اوسکا بھائی ابو الیسر بن عمرو آپ نے اوس سے کہا بیچا کہ سلامہ کو آزاد کردو جب تم سنو کہ میری پاس غلام لونڈے آئی ہین تو آنا مین اسکا بدلہ تم کو دونگا سلامہ نے کہا پھر ان لوگون نے مجھکو آزاد کردیا پھر رسول اللہ صلعم پاس غلام لونڈی آئے تو آپنے میری عوض مین ایک غلام اونکو دیا **ف** امام مالک نے حضرت عمر کی روایت کیا انہون نے کہا جب کوئی لونڈی اپنی مولی کا بچہ جنے تو پہر مولی اوسکو نہ بیچے نہ ہبہ کرے نہ ترکے مین وارثون کو دلاوے بلکہ اوس سے فائدہ اوٹھایا کرے جب مولی مرجاویگا تو وہ آزاد ہوجاویگی یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا۔ اُمّ ولد اوسی لونڈی کو کہتے ہین جس کے پیٹ سے مولی کی اولاد ہو۔ بعضون کے نزدیک اُمّ ولد کی بیع درست ہی حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے یہ حدیث اون کی دلیل ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعنا امھات الاولاد علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر فلما کان عمر نھانا فانتھینا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ہم ام ولد یعنے اوس لونڈی کو جسکے اولاد ہوجاتی ہمارے نطفے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین بیچا کرتے تھے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا وقت ہوا تو اونہون نے ہم کو اوس سے منع فرمایا سو ہم باز رہے شاید حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا **باب** فی بیع المدبر مدبر وہ غلام ہے جسکو مولی نے اپنی موت کے بعد آزاد کردیا ہو اوس کی بیع کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ ان رجلا اعتق غلاما له عن دبر منه ولم یکن له مال غیره فامر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبیع بسبع مائة او بتسع مائة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک شخص نے اپنی غلام کو اپنے مرجانے کے بعد آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس اوس غلام کے سوا اور کچھ مال نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کے بیچنے کا حکم دیا تو وہ سات سو یا نو سو کو بکا یہی قول ہے شافعی کا کہ مدبر کی بیع درست ہی اور مالک کے نزدیک جب اور کچھ مال نہ ہو اور مولی مدیون ہو تو بحبوری مدبر کی بیع درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مدبر کی بیع کسی حال مین درست نہین وہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین مدبر سے مقید مراد ہے یعنی جس مولے نے یون کہا ہو اگر اسی بیماری سے یا اسی مہینے مین مر جاؤن تو تو آزاد ہے نہ مدبر مطلق جسکی آزادی کو موت پر رکھا ہو وہ مولی کے مرتے ہی آزاد ہوجاویگا **عن** جابر بن عبد اللہ بھذا زاد وقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بثمنه واللہ اغنی عنه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے یہی حدیث مروی ہی اتنا زیادہ ہے اسمین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اوس غلام کی قیمت لینے کا تو زیادہ تر حقدار ہے اور اللہ اوس سے بے پرواہ ہی یعنی اگر آزاد ہوتا تو اللہ زیادہ خوش ہوتا پر اوسکو پرواہ نہین نہ محتاج ہے **عن** جابر ان رجلا من الانصار یقال له ابو مذکور اعتق غلاما له یقال له یعقوب عن دبر ولم یکن له مال غیره فدعا به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریه فاشتراه نعیم بن عبد اللہ بن النحام بثمان مائة درھم فدفعھا الیه قال اذا کان احدکم فقیرا فلیبدا بنفسه فان کان فیھا

فضل فعلی عیاله فان کان فیهما فضل فعلی ذی قرابته او قال علی ذی رحمه فان کان فضل فهاهنا و هاهنا ترجمہ جابر سے روایت ہی انصار مین ایک شخص تہا اوسکو ابو مذکور کہتے تہے اوس نے اپنے مدبر غلام کو جسکو یعقوب کہتے تہے آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس سوا اوس کے کچہ مال نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو بلا بہیجا۔ اور آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے تو اوس غلام کو خرید کیا نعیم بن عبد اللہ بن نحام نے آٹہہ سو درہم کو پہر وہ درہم آپ نے اوسی انصاری کو دیے اور اوس سے فرمایا جب تم مین کوئی محتاج ہو (یعنے آزاد کرنیوالا شخص) تو اپنی ذات سے شروع کرنا چاہیے پہر جو اپنی سے بچ رہے تو اپنے لڑکے بالون مین خرچ کرے اور جو گہر والون سے بہی بچ رہی تو اپنی اوسکی سو درے کنبی کے لوگون مین خرچ کرے یا آپ نے ذی رحم فرمایا (یہ شک راوی کا ہی) اور جو ناتے والون سے بہی بچ رہے تو ہیا کر اور ویسا کر یعنی پہر دوست آشنا دن پر خرچ کر اگر ان سے بہی بچ رہے تو اللہ کی راہ مین صرف کر یہ نہین ہو سکتا کہ جورو بچے کنبے والے فاقون مرین اور تو اپنے مال کو خیرات کیا کرے

باب فیمن اعتق عبیداله لم یبلغهم الثلث کوئی شخص اپنے غلامون کو آزاد کردے جو ثلث مال سے زیادہ ہون تو کیا حکم ہے **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستة اعبد عند موته ولم یکن له مال غیرهم فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فقال له قولا شدیدا ثم دعاهم فجزاهم ثلاثة اجزاء فاقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص نے مرتے وقت اپنی چہہ غلامون کو آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس اون غلامون کے سوا اور کچہ مال نہ تہا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے اوس آزاد کرنیوالے کو سخت سست کہا اور اون غلامون کو بلایا اور آپ نے اونکے تین حصے لگائے اور اونکے بیچ مین قرعہ ڈالا پہر اون مین سے دو غلامون کو آزاد کردیا اور چار کو غلامی مین رہنے دیا (یعنی ایک ثلث کو آزاد کردیا اسی قدر اوسکو اختیار تہا۔ **عن** ابی قلابة باسناده ومعناه ولم یقل فقال له قولا شدیدا ترجمہ ابو قلابہ سے ایسا ہی روایت ہی اوس مین یہ نہین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سخت سست کہا **عن** ابی زید ان رجلا من الانصار بمعناه وقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم لو شهدته قبل ان یدفن لم یدفن فی مقابر المسلمین ترجمہ ابو زید سے روایت ہی ایک شخص انصاری نے اپنی چہہ غلامونکو آزاد کردیا یہی حدیث بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے جنازہ پر پہلے دفنانے کے مین موجود ہوتا تو یہ مسلمانون کی قبرون مین نہ دفنایا جاتا (یہی سخت لفظ تہا جو پہلی حدیث مین ہی) **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستة اعبد عند موته ولم یکن له مال غیرهم فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فاقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے مرتے وقت چہہ غلامون کو اپنے آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس اون غلامون کے سوا اور کچہہ مال نہ تہا پہر اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے اون غلامون مین قرعہ ڈالا

اور دو کو ان مین سے آزاد کر دیا اور چار کو غلامی مین رہنے دیا اور قرعہ اسواسطے ڈالا کہ وہ غلام جھگڑا نہ کرین ور نہ قرعہ ضروری نہین)

باب فیمن اعتق عبدا لہ مال جو شخص اپنے مالدار غلام کو آزاد کرے تو مال مالک کا ہوگا **عن** عبد اللہ بن عمر قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق عبدا ولہ مال فمال العبد لہ الا ان یشترط السید **ترجمہ** عبد اللہ

بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مالدار غلام کو آزاد کیا سو وہ مال سیان کا حق ہی مگر یہ کہ مالک شرط

کر لیوے **ف** یعنی مالک آزاد کرنے کے وقت کہہ دے کہ یہ مال بھی تیرا ہے تجھی کو دیدونگا اس صورت مین اوس مال کو غلام

لے سکتا ہے **باب** فی عتق ولد الزنا جو غلام یا لونڈی ولد الزنا ہو اوسکا آزاد کرنا کیسا ہے **عن** ابی ہریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد الزنا شر الثلاثۃ وقال ابو ہریرۃ لان امتع بسوط فی سبیل

اللہ عز وجل احب الی من اعتق ولد زنیۃ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

زنا کا بچہ تینون مین برا ہے یعنی ان او ر باپ کی نسبت کیونکہ وہ دونو تو حلال زادے تہے اور زنا کی حد بھی انپر لگ گئی مگر اسکی

اصل ہی خبیث ہی) ابو ہریرہؓ نے کہا اگر مین اللہ کے راہ مین ایک کوڑا دون تو وہ اس سے بہتر ہے کہ مین ولد الزنا کو

آزاد کرون **باب** فی ثواب العتق بردہ آزاد کرنیکا ثواب کتنا ہی **عن** الغریف بن الدیلمی قال اتینا

واثلۃ بن الاسقع فقلنا لہ حدثنا لیس فیہ زیادۃ ولا نقصان فغضب وقال ان احدکم لیقرأ

ومصحفہ معلق فی بیتہ فیزید وینقص قلنا انما اردنا حدیثا سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صاحب لنا وجب یعنی النار بالقتل فقال اعتقوا عنہ یعتق

اللہ بکل عضو منہ عضوا منہ من النار **ترجمہ** غریف بن دیلمی سے روایت ہی ہم لوگ واثلہ بن الاسقع کے پاس گئے

اور کہا ہم سے حدیث بیان کرو جس مین کچھ کمی یا دتی نہ ہو یہ سنکر واثلہ غصے مین آئے اور کہا کہ تم مین سے ہر کوئی قرآن پڑہتا ہی

اور اوس کے گہر مین مصحف لٹکتا ہی پھر کم زیادہ کرتا ہی **ف** یعنی تمہاری گہر مین قرآن رہنے کے ساتہہ بھی کبھی سہو سے

غلطی کرتے ہو اور مین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنانے مین اگر بعضی جا سہو سے نشیب و فراز کرون تو کیا تعجب

کہ بشر خطا سے کبھی خالی نہین وہان اعتقاد کے بدلنے سے البتہ مواخذہ ہی اور جو بہول چوک سے یا شیرینی زبان کے سبب یا درست

الفاظ نکالنے کی طاقت نہ ہونیکے سبب غلطی واقع ہوتی ہی اوسپر کچھ مواخذہ نہین **ف** سو ہم نے کہا کہ ہم نے تو اوس حدیث کے

سننے کا تم سے ارادہ کیا تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہی تب واثلہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت مین آئی اپنے ایک رفیق کے لیے کہ اوس نے اپنے اوپر دوزخ کو واجب ٹہرالیا تہا مار ڈالنے کے سبب **ف**

یعنی ایک شخص کے مار ڈالنے کے سبب **ف** سو آنحضرت ؐ نے فرمایا اوسکی طرف سے آزاد کر دو یعنی غلام تو حق تعالے

بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنیوالے کا دوزخ سے آزاد کر دیگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا

ثواب ہے کہ آزاد کرنیوالا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام لنڈہا یا لنگڑا اچہا نہیں صحیح سالم ہونا

کہ ہر ہر جوڑ آزاد کرنیوالیکا آزاد ہوجاوے اسی واسطے خصی غلام کے آزاد کرنیسی غیر خصی کا آزاد کرنا بہتر ہے **باب** عن

ابی نجیح السلمی قال حاصرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصر الطائف ــــــــ قال معاذ

سمعت ابی یقول بقصر الطائف بحصن الطائف کل ذلک فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

من بلغ بسہم فی سبیل اللہ عزوجل فلہ درجۃ وساق الحدیث وسمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول ایما رجل مسلم اعتق رجلا مسلما فان اللہ عزوجل جاعل وقاء کل عظم من عظامہ

عظما من عظام محررہ من النار وایما امراۃ اعتقت امراۃ مسلمۃ فان اللہ جاعل وقاء کل

عظم من عظامہا عظما من عظام محررہا من النار یوم القیامۃ **ترجمہ** ابو نجیح سلمی سے روایت ہے ہمنے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا یا طائف کے محل کا تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک تیر اللہ کی راہ مین اوسکو ایک درجہ ملیگا پھر بیان کیا اخیر

حدیث تک (اب تیر کے قائم مقام گولی ہے یا توپ کا گولہ ہے ہر ایک مسلمان کو گولی کا نشانہ مارنے اور گولہ لگانے کی مشق

کرنا بہتر ہے تاکہ خدا کی راہ مین کام آوے) مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان

مرد کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے مین اسکی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے بچاویگا اور جو عورت کسی مسلمان

عورت کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے مین اسکی ہر ایک ہڈی کو قیامت کے دن انگار سے بچاویگا

ف جو لوگ کہتے ہین اسلام مین غلامی کی اصل نہین ہے اون سے یہ کہنا چاہیے کہ اگر غلامی نہ ہوتی تو آزادی کیسے ہوتی

آزاد کرنا جب ہی پایا جاویگا کہ کوئی غلام ہو اور بھی بہت آیات اور احادیث مین ہمین قیت اور غلامی مذکور ہے پر یہہ

تو اور ہی بات ہے کہ غور نہ کرو اور انکار کرتے ہو البتہ یہ غلام لونڈی کا حتی المقدور آزاد کردینا دین اسلام مین بڑا ثواب ہے

عن عمرو بن عبسۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبۃ مؤمنۃ

کانت فداءہ من النار **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کیا تو اوس کے لیے وہ دوزخ سے آزادی کا سبب ہو جاویگا یعنے اللہ اوس کے بدلے مین اوسکو

دوزخ سے نجات دیگا **عن** شرحبیل بن السمط انہ قال لکعب بن مرۃ او مرۃ بن کعب حدثنا حدیثا

سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی معاذ الی قولہ وایما امراۃ زاد وایما رجل

اعتق امراتین مسلمتین الا کانتا فکاکہ من النار یجزی مکان کل عظمین منہما عظم

من عظامہ **ترجمہ** شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے کہا ہم سے وہ حدیث بیان کرو جو تمنے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہون نے بیان کیا مثل روایت معاذ کی یہانتک یہہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے جو مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے یا جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو قیامت کے دن اوسکی ہر ایک

ہڈی اسکی ہر ایک ہڈی کی بچاؤ ہو جاوی گی جہنم سے اتنا زیادہ ہی اس روایت مین کہ جو مرد دو مسلمان عورتین آزاد کرے تو وہ اوس
کو چہڑاوینگی جہنم سے اون دونو عورتون کی دو دو ہڈیان اسکی ایک ایک ہڈی کے قائم مقام ہونگی کیونکہ دو عورتین بہت سے
امور مین ایک مرد کے برابر ہوتی ہین) **باب** فضل العتق فی الصحۃ اگر بردہ آزاد کرے تو تندرستی کی حالت مین آزاد کرے

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یہدی اذا
شبع **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرتے وقت بردہ آزاد کرتا ہی اوسکی مثال
ایسی ہی جیسے کوئی پیٹ بہر جانیکے بعد دوسری کو دیوے (یعنی جب اپنی تئین حاجت نرہی اوسوقت خدا کی راہ مین دینا کچہ ایسا
ثواب نہین ثواب تو یہ ہی کہ ضرورت اور حاجت ہوتے ہوئے اللہ کی راہ مین خوشی سے کوئی چیز دیوے

اخر کتاب العتق

اللہ کا فضل اور شکر کہانتک بیان کرون تمام ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحروف والقرآت

شروع ہوئی کتاب حروف اور اختلاف قرآت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہین **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ واتخذوا من مقام ابراہیم
مصلی **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون پڑہا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی (یعنی امر
کے صیغے سے بکسر خا یہی قرات مشہورہ ہے اکثر قرا کے نزدیک اور بعضون کے نزدیک بفتح خا صیغہ ماضی ہے یہ نافع اور ابن
عامر کی ہی) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا قام من اللیل فقرأ فرفع صوتہ بالقرآن فلما اصبح
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمہ اللہ فلانا کائن من آیۃ اذکرنیہا اللیلۃ کنت قد اسقطتہا
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک شخص رات کو اوٹہا نماز پڑہنے کو اور پکار پکار کر قرآن پڑہنے لگا۔
جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اوسپر رحم کرے کتنی آیتین ایسی تہین جو اوس نے مجھے رات کو یاد
دلادین مین اوسکو بہول چلا تہا **ف** یعنی میرے ذہن سے نکل چلین تہین مگر اللہ تعالی کو اون آیتون کا بالکل بہلادینا
منظور نہ تہا اسواسطے یاد دلادین) **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما انزلت ھذہ الآیۃ وما کان لنبی ان
یغل فی قطیفۃ حمراء فقدت یوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا
فانزل اللہ عز وجل وما کان لنبی ان یغل الی اخر الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی یہ آیت وما کان لنبی ان
یغل یعنے نبی کو یہ لائق نہین ہی کہ وہ غنیمت کے مال مین سے خیانت کرے ایک سرخ چادر کے باب مین اوتری جو جنگ بدر کے
روز گم ہو گئی تہی تو بعض لوگون نے کہا شاید رسول اللہ صلعم نے اوسکو لے لیا تب اللہ نے یہ آیت اوتاری **ف** یعنی نبی کیطرف
ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کیونکہ نبی کو دنیا کی طمع نہین ہوتی نہ وہ کوئی کام خلاف خدا کے حکم کے کرتا ہی وہ تو خیانت سے معصوم ہے

عن انس بن مالک تعالیٰ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من البخل والھرم ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور بڑہاپے سے کہ ایسی ضعیفی سے جسمین نہ
ہوش حواس درست رہے نہ عبادت کی طاقت رہے عن لقیط بن صبرۃ قال کنت وافد بنی المنتفق الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا تحسبن لم یقل تحسبن ترجمہ
لقیط بن صبرہ سے روایت ہے مین بنی المنتفق کیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تہا پہر اونہون نے حدیث
بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحسِبنّ سین کی زیر سے اور لا تحسَبنّ سین کو زبر دیکر نہین کہا (یہ حدیث
اور پوری ہے قصہ کے ساتھ بیان ہو چکی ہے) عن ابن عباس قال لحق المسلمون رجلا فی غنیمۃ له فقال السلام
علیکم فقتلوہ واخذوا تلک الغنیمۃ فنزلت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا تلک الغنیمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنی تہوڑی سی بکریان لیجاتا تہا
کہ مسلمان جا پہونچے اوس نے کہا السلام علیکم مسلمانون نے اوسکو قتل کیا اور بکریان لے لین جب یہ آیت اتری ولا
تقولوا لمن القی الیکم السلام الآیہ یعنے جو تم سے سلام کرے تو تم یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین ہے تم چاہتے ہو دنیا کا اسباب اور
اللہ جل جلالہ کے پاس بہت مال ہین تم پہلے ایسے ہی تہے پہر اللہ نے تم پر احسان کیا اب ہوشیار رہو عن زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ غیر اولی الضرر ولم یقل سعید کان یقرأ ترجمہ
زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر پڑہتے تہے (یعنے بعد لا یستوی القاعدون من المؤمنین
کے پہلے صرف لا یستوی القاعدون من المؤمنین اترا تہا جب لوگون پر یہ شاق گزرا تو غیر اولی الضرر اوترا بفتح غیر یا برفع
غیر) عن انس بن مالک قال قرأها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعینُ بالعینِ ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے والعینُ بالعینِ ساتہ رفع کے پڑہا (جیسی کسائی کی قرأت ہے اور اکثر کے نزدیک نصب کے
ساتہ ہے) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ وکتبنا علیہم فیہا
ان النفس بالنفس والعینُ بالعین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑہا وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس و
العینُ بالعین یعنے برفع عین یہ قرأت صرف کسائی کی ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو جعفر اور ابو عمرو کے نزدیک صرف
والجروحُ کو پیش ہے باقی سب کو زبر پڑہنا چاہیے باقی قاریون کے نزدیک سب الفاظ کو زبر سے پڑہنا چاہیے عن عطیۃ بن سعد
العوفی قال قرأت علی عبد اللہ بن عمر اللہ الذی خلقکم من ضعف فقال من ضُعف قرأتها علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما قرأتہا علی فاخذ علی کما اخذت علیک ترجمہ عطیہ بن سعد عوفی سے
روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے سامنے یون پڑہا اللہ الذی خلقکم من ضَعف (ضاد کی زبر سے) اونہون نے کہا من
ضُعف (ضاد کے پیش سے) مین نے بہی اسیطرح پڑہا تہا رسول اللہ صلعم کے سامنے جیسا تو نے میرے سامنے پڑہا آپ نے

گر نت کی بهی بهیں مین نے تجہیر کی (ضعف بضم ضاد قرارت ہی قریش کی اور بفتح ضاد بنی تمیم کی) عن ابی سعید
عن النبی صلی الله علیه وسلم من ضُعْفٍ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من ضُعْفٍ پڑہا
بپیش سے عن ابی بن کعب بفضل الله وبرحمته فبذلك فلتفرحوا ترجمہ ابی بن کعب نے یون پڑہا بفضل اللہ
وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا جیسے یعقوب کی قرارت ہی عن ابی ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ بفضل الله و
رحمته فبذلك فلتفرحوا هو خير مما تجمعون ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے پڑہا
بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ہو خیر مما تجمعون (دونو جگہہ تے سے) اور ابو جعفر اور ابن عامر نے فلیفرحوا ہو خیر مما تجمعون
اور باقی قرا نے دونو جگہہ یے سے پڑہا ہی عن اسماء بنت یزید انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ انه
عمل غير صالح ترجمہ اسما بنت یزید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یون پڑہا انہ عمل غیر صالح یعنے نوح کے بیٹی نے
برا کام کیا جیسے کسائی اور یعقوب کی قرارت ہی اور دیگر نزدیک عَمَلٌ غَیْرُ ہے عن شہر بن حوشب قال سألت ام سلمة
کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ هذه الآیة انه عمل غیر صالح فقالت قرأها عَمِلَ غَیْرَ
صَالِحٍ ترجمہ شہر بن حوشب سے روایت ہی مین نے ام سلمہ سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو کیونکر پڑہتے تہے
انہ عمل غیر صالح ہ انہون نے کہا آپ یون پڑہتے تہے انہ عمل غیر صالح یعنے تم اوس بیٹے کی نجات کیسی چاہتے ہو اوس نے
تو برا کام کیا تہا شرک مین مبتلا تہا یا مشرکون کا ساتہہ دیا تہا + پسر نوح با بدان بنشست + خاندان نبوتش گم شد عن
ابی بن کعب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دعا بدأ بنفسه وقال رحمة الله علینا وعلی
موسی لو صبر لرأی من صاحبه العجب ولکنه قال ان سألتك عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت
من لدنی طولها حمزة ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب دعا کرتے تو پہلے اپنی لیے کرتے فرماتے رحمت
اللہ کی ہم پر اور موسی پر اگر وہ صبر کرتے اور بات بات پر اپنے ساتہی خضر کو نہ ٹوکتے البتہ بہت عجیب عجیب باتین دیکہتے لیکن
انہون نے کو کہدیا۔ ان سألتک عن شیء بعدہا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی لبنا۔ کہا نون کو حمزہ نے بغیر تشدید نون
من لدنی پڑہا جیسے اکثر قرا کی قرارت ہی اور ابو جعفر اور نافع اور ابو بکر کے نزدیک من لدُنِی بہ تخفیف نون پڑہنا چاہیے
عن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قرأها قد بلغت من لدنی وثقلها ترجمہ ابی بن کعب سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من لدنی نون کی تشدید سے پڑہا جیسی مشہور قرارت ہی عن ابن عباس
یقول اقرأنی ابی بن کعب کما اقرأه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عین حمئة مخففة ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی ابی بن کعب نے مجہہ کو پڑہایا جس طرح رسول اللہ صلعم نے اون کو پڑہایا فی عَیْنٍ حَمِئَةٍ تخفیف سے جیسی
مشہور قرارت ہی اور ابو جعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابو بکر حامیۃ پڑہتے ہین عن ابی سعید الخدری
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الرجل من اهل علیین لیشرف علی اهل الجنة فتضیء الجنة لوجهه

کانہا کوکب دری قال وھکذا جاء الحدیث دری مرفوعة الدال تھمز وان ابابکر وعمر لمنھم وانعما ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا البتہ علیون والون مین سے ایک شخص جنت والونکو جہانکیگا تو جنت اوسکے منہ سیایسے روشن ہوگی جیسے کوکب دری (دری کہتے ہین موتی کو یعنی بالتشدید منسوب ہے موتی کیطرف یعنی اموتی سا جہلکتا ہوا) راوی نے کہا حدیث مین یون ہی ہے دری دال کے پیش سے نہ دری ہمزہ سے یا دری پس کلام اللہ مین بھی یونہی پڑہنا چاہیے دری جیسا مشہور قرارت ہے آپنے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر بھی اونھی لوگون مین سے ہین بلکہ اون سے بہی بہتر ہین عن فروة بن مسیک الغطیفی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث فقال رجل من القوم یارسول اللہ اخبرنا عن سبأ ما ھو ارض ام امرأة فقال لیس بارض ولا امرأة ولکنہ رجل ولد عشرة من العرب فتیامن ستة وتشاءم اربعة قال عثمان الغطفانی مکان الغطیفی ترجمہ فروہ بن مسیک غطیفی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پھر حدیث بیان کی بعد اوسکے کہا سے مین سے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ سبا کیا چیز ہے جو اس آیت مین مذکور ہے جئتک من سبا بنبا یقین کسی عورت کا نام ہے یا کسی ملک کا آپنے کہا نہ عورت ہے نہ کوئی ملک ہے سبا ایک شخص کا نام تہا جسکی دس لڑکے ہوئے عرب مین چھہ لڑکون نے یمن کا رہنا اختیار کیا اور چار نے شام کا پھر رفتہ رفتہ اون کی اولاد بڑہ گئی اور سبائی ایک قوم ہوگئی ایسے جس ملک مین وہ رہتے تہے اوسکو بھی لوگون نے سبا کہنا شروع کیا بادشاہ اونکی بلقیس بنت شرحیل تہی عن ابی ھریرة روایة فذکر حدیث الوحی قال فذلک قولہ حتی اذا فزع عن قلوبھم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوںنے وحی کی حدیث کو بیان کیا تو یہ آیت پڑہی حتی اذا فزع عن قلوبھم زای مہملہ اور غین معجمہ سے اور اکثر قرا کے نزدیک زا معجمہ اور عین مہملہ سے ہے) عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد جاءتک ایاتی فکذبت بھا واستکبرت وکنت من الکافرین ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد جاءتک ایاتی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من الکافرین پڑہتے تہے تا ہا مؤنث حاضر کے ضمیر اور صیغے سے نفس کیطرف خطاب کرکے یعنی سورہ زمر مین اور جمہور قرا کے نزدیک صیغہ واحد مذکر حاضر سے ہے جیسے مشہور قرارت ہے) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرؤھا فروح وریحان ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پڑہتے تہے فروح وریحان (سورہ واقعہ مین) رے کے پیش سے یعقوب کی بھی قرارت ہے اور باقی قرا کے نزدیک رے کی زبر سے ہے عن صفوان بن یعلی عن ابیہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یقرأ ونادوا یامالک ترجمہ صفوان بن یعلی نے اپنے باپ سے روایت کیا مینے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ پڑہتے تہے ونادوا یامالک یعنی بغیر ترخیم کے سورہ زخرف مین اور جس نے ترخیم کی وہ یون پڑہتا ہے ونادوا یامال عن عبد اللہ قال اقرأنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پڑھایا انی انا الرزاق
ذو القوۃ المتین یعنے سورہ والذاریات میں مشہور قرات یوں ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین) عن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فھل من مدکر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فہل من مدکر پڑھا (سورہ قمر میں یعنے دال سے تشدید کے ساتھ اور بعضوں نے ذال سے پڑھا ہے) عن جابر قال رأیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یحسب ان ماله اخلده ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے
دیکھا آپ پڑھتے تھے یحسب ان ماله اخلده (اور قرات مشہورہ یحسب ہے) عن ابی قلابة عمن اقرأه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیومئذ لا یعذب عذابه احد ولا یوثق وثاقه احد ترجمہ ابو قلابہ نے اوس سے سنا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھایا تھا فیومئذ لا یعذب عذابه احد ولا یوثق وثاقه احد یعنے بصیغہ مجہول بفتح ذال اور ثائے مثلثہ جیسے یعقوب اور
کسائی کی قرات ہے اور مشہور صیغہ معروف ہے بکسر ذال) عن ابی قلابة قال انبأنی من اقرأه النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیومئذ لا یعذب ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے مجھ سے اوس شخص نے بیان کیا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھایا تھا فیومئذ لا یعذب (سورہ فجر میں بصیغہ مضارع مجہول) عن ابی سعید الخدری قال حدث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ذکر فیه جبریل ومیکال فقرأ جبرائیل ومیکائیل ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کی اوس میں جبریل اور میکال کا ذکر تھا تو آپنے فرمایا
جبرائیل اور میکائیل (ان میں کئی قرائتیں ہیں جبریل ومیکال جبرئیل ومیکائل جبرائیل ومیکائیل جبرائیل ومیکائیل
وغیر ذلک جنکا بیان تفسیر کی کتابوں میں ہے) عن محمد بن خازم قال ذکر کیف قراءة جبرائیل و
میکائیل عند الاعمش فحدثنا الاعمش عن سعد الطائی عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری
قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور فقال عن یمینه جبرائیل وعن یساره میکائیل ترجمہ
محمد بن خازم سے روایت ہے اعمش کے سامنے ذکر ہوا کہ جبرئیل اور میکائیل کے قرات کیونکر ہے (اس آیت میں من کان
عدوا للہ وملئکته ورسله وجبرئل ومیکال) انہوں نے حدیث بیان کی سعد طائی سے انہوں نے سنا عطیہ عوفی سے
انہوں نے سنا ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اوس فرشتے کا جو صور لیے کھڑا ہے تو فرمایا
اوسکے داہنے جبرائیل ہے اور بائیں میکائیل ہے (جبر کے معنے لغت سریانی میں بندہ بھی ہیں میک کے معنے اور ایل یا ال اللہ کو
کہتے ہیں یعنے بندہ اللہ کا) عن الزھری قال معمر وربما ذکر ابن المسیب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابو بکر وعمر وعثمان یقرؤن مالک یوم الدین واول من قرأها ملک یوم الدین مروان ترجمہ زہری
سے روایت ہے کبھی انہوں نے ابن مسیب کو ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان مالک یوم الدین
پڑھتے تھے اور ملک یوم الدین سب سے پہلے مروان نے پڑھا (عاصم اور کسائی اور یعقوب کی قرات مالک ہے اور باقی

قرأت کی ہٰکسہ ہی اور اور طرح سے بھی ۔ ام سلمۃ ذکرت او کلمۃ غیرھا قرأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بسم اللہ الرحمن الرحیم + الحمد للہ رب العالمین + الرحمن الرحیم + ملک یوم الدین + یقطع قرأتہ
آیۃ آیۃ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اسطرح پڑہتے تھے + بسم اللہ الرحمن الرحیم + ایک آیت
الحمد للہ رب العالمین دوسری تیسری آیت مالک یوم الدین + چوتھی آیت ہر ہر آیت کو الگ الگ پڑہتے تھے ملا تے نہ تھے ایاک نعبد
وایاک نستعین پانچوین آیت اہدنا الصراط المستقیم چھٹی آیت صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
ساتوین آیت (اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بھی ایک جزء ہے سورہ فاتحہ کا عن ابی ذر قال کنت ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی حمار والشمس عند غروبھا فقال ھل تدری این تغرب
ھذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانھا تغرب فی عین حامیۃ ترجمہ ابوذر سے روایت ہی مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گدہی پر سوار تہا اتنے مین آفتاب ڈوبنے لگا آپنے فرمایا تو جانتا ہے یہ کہان ڈوبتا ہی
مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی آپنے فرمایا یہ ڈوبتا ہے ایک گرم چشمے مین یعنے عین حامیۃ مین جیسے
ابوجعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر کی قرارت ہی اور بعضون نے عین حمئۃ پڑہا ہے یعنے کالی مٹی کے چشمون
مین ڈوبتا ہے) عن ابن الاسقع انہ سمعہ یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءھم فی صفۃ
المھاجرین فسالہ انسان ای آیۃ فی القرآن اعظم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ لا الہ الا ھو
الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صحابہ پاس مسجد کے سائبان مین آئے ایک آدمی نے آپسے پوچہا یا رسول اللہ قرآن مین کون سی آیت سب سے بڑی ہے
(یعنے درجے مین اور ثواب مین اور قوت تاثیر مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم تک
(جسکو آیۃ الکرسی کہتے ہین جو اس آیت کو پڑہ کر سو رہیگا اوس کی ایک فرشتہ محافظت کریگا اور شیطان اوسکے پاس نجا سکے
گا) عن ابن مسعود انہ قرأ ھیت لک فقال شقیق انا نقرؤھا ھیئت لک یعنی فقال ابن مسعود
اقرؤھا کما علمت احب الی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی انہون نے سورہ یوسف مین پڑہا ہَیتَ لکَ شقیق نے
کہا ہم تو یون پڑہتے ہین ہِیئتُ لکَ ابن مسعود نے کہا جیسا مجھکو سکھایا گیا مین ویسا پڑہنا بہتر جانتا ہون ہَیتَ لکَ
اور ہِیئتُ لکَ بھی آیا ہے عن شقیق قال قیل لعبد اللہ ان ناسا یقرؤن ھذہ الآیۃ وقالت
ھیت لک فقال انی اقرا کما علمت احب الی وقالت ھیت لک ترجمہ شقیق سے روایت ہی لوگون نے
عبد اللہ بن مسعود سے کہا لوگ اسطرح پڑہتے ہین وقالت ہَیتَ لکَ انہون نے کہا میں تو اوسی طرح پڑہتا ہون جسطرح
مجھی سکھایا گیا اور یہی مجھکو پسند ہے وقالت ہَیتَ لکَ یعنی عزیز مصر کی جورو نے حضرت یوسف سے کہا آ چلا آ
عن شقیق قال قیل لعبد اللہ ان ناسا یقرؤن ھذہ الآیۃ وقالت ھیت لک ترجمہ شقیق کر

[illegible]

روایت ہے کسی نے عبد اللہ بن مسعود سے یون کہا لوگ پڑھتے ہین وقالت ہیت لک انہون نے یہی جواب دیا عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا
حطۃ تغفر لکم خطایاکم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
نے بنی اسرائیل سے فرمایا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ تغفر لکم خطایاکم تغفر تے سے بصیغہ واحد مونث غائب مضارع
مجہول جیسے ابن عامر کی قرات ہے اور مشہور نغفر ہے نون سے عن عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
نزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ علینا سورۃ انزلناھا وفرضناھا قال ابو داؤد
یعنی مخففۃ حتی اتی علی ھذہ الآیات ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی اتری آپ نے پڑھ کر سنایا ہم کو سورۃ انزلناھا وفرضناھا تخفیف را سے جیسے [illegible] قرائت ہے اور ابن کثیر اور ابو عمرو
نے فرضنا تشدید سے پڑھا ہے جب تشدید سے ہوگا تو معنے یون ہون گے ہم نے اوسکو مفصل بیان کیا۔

آخر کتاب الحروف والقرات

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب اختلاف حروف اور اختلاف قرائت کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحمام

شروع ہوئی کتاب حمام کے احکام کی یعنی اوسمین جانے اور نہانے کے حکمونکا بیان عن
عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال
ان یدخلوھا فی المیازر ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمام مین داخل
ہونیسے منع فرمایا پھر مردون کے لیے حمام مین داخل ہونیکی اجازت دی تہبند باندھے ہوئے جانے کی تاکہ کشف ستر
نہو عن ابی الملیح قال دخل نسوۃ من اھل الشام علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت ممن انتن قلن من
اھل الشام قالت لعلکن من الکورۃ التی تدخل نساؤھا الحمامات قلن نعم قالت اما انی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرأۃ تخلع ثیابھا فی غیر بیتھا الا ھتکت ما بینھا وبین اللہ
تعالی ھذا حدیث جریر وھو اتم ولم یذکر جریر ابا الملیح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس شام کے ملک کی عورتین آئین تو حضرت عائشہ
نے اون سے پوچھا تم کہان کی ہو انہون نے کہا ملک شام کے حضرت عائشہ نے کہا کہ شاید تم وہان کے رہنے والی ہو جہان کی
عورتین بھی حمام مین داخل ہوا کرتی ہین انہون نے کہا ہان پھر حضرت عائشہ نے کہا خبردار رہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہین جو کوئی عورت اپنے گھر کے سوائے اپنے کپڑے کھینچ اوتارتی ہے تو وہ اپنے پردے کو پھاڑتی
ہے جو اوسکے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان مین ہے ف اس حدیث سے عورتون کو حمام مین جانیکی ممانعت نکلی اگرچہ ازار [illegible]

سے ہی جہان مٔ دہی جاتے تھین یا نی تیز ہی ہو ا عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
انہا ستفتح لکم ارض العجم وستجدون فیہا بیوتا یقال لہا الحمامات فلا یدخلنہا الرجال الا بالازر
وامنعوہا النساء الا مریضۃ او نفساء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے لیے عجم کی زمین بہت جلد فتح ہوگی اور اوس مین تم کو وہ گھر ملینگے جنکو حمام کہتے ہین تو اوس مین مرد بغیر
تہہ بند کے داخل ہو وین اور عورتون کو بھی اون مین داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا زچا ا جنکو علاج کے لیے حمام مین جانے
کی ضرورت واقع ہو) عن یعلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یغتسل بالبراز بلا ازار فصعد
المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل حیی ستیر یحب الحیاء والستر
فاذا اغتسل احدکم فلیستتر ترجمہ یعلی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بغیر تہہ بند کے
میدان مین نہاتے دیکھا تو آپ منبر پر چڑہے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا کے بعد فرمایا بیشک اللہ بہت حیا
دار ہے پردہ پوشی کرتا ہی اور دوست رکھتا ہے حیا اور پردہ پوشی کو تو جب تم مین سے کوئی نہاوے تو ستر کو چھپا لیوے
(اگر نہانے کی جگہہ مین پردہ نہ ہو اور جو پردہ ہو تو ننگا ہونا درست ہی) عن یعلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا
الحدیث قال ابو داؤد الاول اتم ترجمہ یعلی سے ایسی ہی روایت ہے جیسی گذری لیکن ابو داؤد نے کہا کہ
پہلی روایت بہت پوری ہی) عن جرہد قال کان جرہد ہذا من اصحاب الصفۃ انہ قال جلس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندنا وفخذی منکشفۃ فقال اما علمت ان الفخذ عورۃ ترجمہ
جرہد سے روایت ہی جو اصحاب صفہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس بیٹھے اور میری ران کہلی ہوئی تہی
آپنے فرمایا تو نہین جانتا کہ ران عورت ہی (اوسکو چھپانا چاہیے یہی قول ہے اکثر علما اور مجتہدین کا اور امام مالک نے
کہا کہ ران ستر نہین ہی) عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکشف
فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
کہول ران اپنی اور نہ دیکھہ ران کسی زندے کی یا مردے کی (ابو داؤد نے کہا یہہ حدیث منکر ہی) باب ما جاء فی التعری
ننگے چلنے کا بیان اور ننگے ہونے کا عن المسور بن مخرمۃ قال حملت حجرا ثقیلا فبینا امشی فسقط عنی
ثوبی فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک ثوبک ولا تمشوا عراۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے
روایت ہی مین نے ایک بہاری پتہر اوٹہایا اور مین اوسکو اوٹہائے ہوئے جارہا تہا کہ میری تہہ بند گر پڑی آپ نے فرمایا
اپنا کپڑا اوٹہا کر باندہ اور ننگے مت چلا کرو عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول
اللہ عوراتنا ما نأتی منہا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک
قال قلت یا رسول اللہ اذا کان القوم بعضہم فی بعض قال ان استطعت ان لا یرینہا

فلا یریٰها قال قلت یا رسول الله اذا کان احدنا خالیاً قال الله احق ان یستحیی منه من الناس **ترجمہ** بہز بن
حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے دادا معاویہ قشیری سے سنا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتون کو کس قدر چھپاوین اور کس سے نہ چھپاوین
آپ نے فرمایا چھپا اپنی عورت کو سب سے سوائے اپنی بی بی یا لونڈی کے مین نے کہا یا رسول اللہ جب لوگ ملے جلے ہون آپ نے
فرمایا اگر تجھہ سے ہو سکے کہ تیرا ستر کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کر کہ کوئی نہ دیکھہ سکے مین نے کہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی اکیلا مکان
مین ہو آپ نے فرمایا اللہ سے بہ نسبت لوگون کے زیادہ شرم کرنا چاہیے (وہ تو ہر چیز کو ہر جگہہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے کیونکہ اوسکا
علم اور سمع اور بصر محیط ہے ساری اشیا کو ساری جہان کے) **عن** ابی سعید الخدریؓ عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال لا ینظر الرجل الی عریة الرجل ولا المرأة الی عریة المرأة ولا یفضی الرجل الی الرجل
فی ثوب واحد ولا تفضی المرأة الی المرأة فی ثوب **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد دوسری مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے
مرد کے ساتھہ ایک کپڑے مین لیٹین (ننگے ہو کر کہ ایک کا ستر دوسرے سے لگے) اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھہ
(ننگی ہو کر) لیٹے ایک کپڑے مین (کہ ایک کا بدن دوسری سے لگے) **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا یفضین رجل الی رجل ولا امرأة الی امرأة الا ولد او والد قال وذکر الثالثة فنسیتها
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیٹے ایک دوسرے مرد سے ملکر ایک کپڑے مین ننگے
ہو کر) نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھہ مگر بچہ اپنے باپ یا مان کے ساتھہ یا باپ یا مان اپنے بچے کے ساتھ جب تک کمسن ہو) لیٹ سکتی ہین

اخر کتاب الحمام

تمام ہوئی کتاب حمام کے احکام کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اور احسان اوسکا

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب اللباس

شروع ہوئی کتاب لباس کے احکام مین یعنی کپڑون کے پہننے کے احکام **عن** ابی سعید
الخدریؓ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه اما قمیصاً او عمامة ثم
یقول اللهم لك الحمد انت کسوتنیه اسالك من خیره وخیر ما صنع له واعوذ بك من شره و
شر ما صنع له قال ابو نضرة فکان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اذا لبس احدهم ثوبا جدیدا قیل له
تبلی ویخلف الله تعالی **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو آپ اوس
کپڑے کا نام لیتے جو اوس کپڑے کا نام ہوتا خواہ کرتا ہوتا یا عمامہ پھر آپ فرماتے اے اللہ سب تعریف تیرے لیے ہے تو نے پہنایا
مجھکو یہہ کپڑا **ف** یعنی جیسے بلا شرکت غیر خاص اپنے فضل و کرم سے تو نے مجھے یہہ کپڑا پہنایا اسی طرح بلا شرکت غیر سب حمد
و شکر بھی خاص تیرے ہی واسطے ہے **ت** مانگتا ہون مین تجھہ سے بہتری اس کپڑے کی اور بھلائی اوس چیز کی جس کے

لیے یہہ کپڑا پہنایا گیا اور پناہ مانگتا ہون تجھہ سے اوسکی بدی سے اور بدی کہ اوسکے جسکے لیے یہہ بنایا گیا۔ ابو نضر نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو لوگ اوس سے کہتے خدا کرے تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور دوسرا پہننا نصیب ہو

عن معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا
ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ
الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ترجمہ
معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھانا کھاکر کہے۔ سب تعریف اللہ ہی کو ہین جسنے
مجھے یہہ کھانا کھلایا۔ اور بغیر میری حرکت اور قوت کے یہہ کھانا مجھے پہونچایا تو اوس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہین
اور جسنے نیا کپڑا پہنکر کہا کہ سب خوبی اللہ ہی کو ہے جسنے مجھے یہہ کپڑا پہنایا اور میری محنت اور قوت بغیر یہہ کپڑا مجھے دیا تو
اوسکے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہین

باب ما یدعی لمن لبس ثوبا جدیدا جو شخص نیا کپڑا پہنے اوسکے واسطے
کیا دعا کرنا چاہیے

عن ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی بکسوۃ فیہا خمیصۃ صغیرۃ فقال من ترون احق بھذہ فسکت القوم فقال ائتونی بام
خالد فاتی بہا فالبسہا ایاہا ثم قال ابلی واخلقی مرتین وجعل ینظر الی علم فی الخمیصۃ احمر او
اصفر ویقول سناہ سناہ یا ام خالد وسناہ فی کلام الحبشۃ الحسن ترجمہ ام خالد بنت خالد بن سعید
بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کئی قسم کے کپڑے آئے تو اون مین ایک اونی کی چھوٹی چادر سیاہ
دہاری دار تھی تو آپ نے فرمایا اسکا حقدار زیادہ تم کسکو سمجھتے ہو لوگ یہ سنکر چپ ہو رہے آپنے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ
وہ لائی گئین آپ نے وہ چادر اون کو پہنائی پھر فرمایا پہاڑو۔ پرانی کرو دوبار اور آپ دیکھتے جاتے تہے چادر کے نقشون کو
جو سرخ تہے یا زرد اور فرماتے جاتے تہے سناہ سناہ ای ام خالد سناہ زبان حبش مین اچھے کو کہتے مین **ف** بعضے
اہل حدیث سے دلیل کے ہے خرقہ پہنانے پر جو مشائخ مین مروج ہے حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہین نکلتا اور خرقہ پہنانا کہین صحاح
کتاب و سنت سے پائی نہین جاتی نہ عہد نبوی مین تہا

باب ما جاء فی القمیص قمیص کا بیان یعنی کرتے کا بیان

عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص ترجمہ ام سلمہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑون مین کرتا بہت پسند تہا عن اسماء بنت یزید قالت کانت ید کم
قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کرتے کی آستین پہونچے تک تہین عن المسور بن مخرمۃ انہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا فقال مخرمۃ یا بنی انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ
قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منہا فقال خبأت ھذا لک قال فنظر الیہ

زاد ابن موہب مخرمۃ ثم اتفقا قال بقی مخرمۃ قال قتیبۃ عن ابن ابی ملیکۃ لم یسمہ ترجمہ مسور بن
مخرمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین تقسیم کین لوگونکو اور مخرمہ کو کچھہ نہ دیا تو مخرمہ نے مجھسے کہا ای بیٹے
میری چلو میری ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اونکے ساتھہ گیا مخرمہ نے مجھسے کہا تم اندر جاؤ رکینو کہ مسور کہتے تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ میری نام سے مسور نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو بلایا آپ باہر نکلے اونہی قباؤن مین
سے ایک قبا پہنی ہوئے آپ نے فرمایا یہہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی تھی (یعنے اوٹھا رکھی تھی) مخرمہ نے رسول اللہ صلعم
کو دیکھا آپ نے فرمایا خوش ہوگیا مخرمہ **ف** قبا ایک قسم کا لباس ہی جو مشہور ہے مخرمہ کے دل مین اونکو قبا نہ ملنے سے
ایک طرح کی ناراضی ہوئی تھی جب وہ رسول اللہ صلعم پاس آئے آپ فوراً سمجھہ گئے آپ نے جو قبا باقی تھی وہ اونہی کو دیدی تاکہ
وہ خوش ہوجاوین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور عادات کریمہ ایسے تہے جو دلپر نقش کرنے کے قابل ہین **عن**
ابن عمر قال فی حدیث شریک یرفعہ قال من لبس ثوب شہرۃ البسہ اللہ یوم القیامۃ ثوبا مثلہ زاد
عن ابی عوانۃ ثم تلہب فیہ النار ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
شہرت کیلیے کپڑا پہنا قیامت کے دن اللہ اوسکو پہنا دیگا ویسا ہی کپڑا پہر اوسمین آگ لگا دیگا (کپڑا یا جوتا کوئی چیز اچھی اچھی اسلیے
پہننا دکھلانے اور فخر کے لیے) **عن** ابی عوانۃ قال ثوب مذلۃ ترجمہ ابی عوانہ کی روایت مین ہی کہ اللہ قیامت کے دن
اوسکو ذلت کا کپڑا پہنا دیگا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فہو منہم
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی شباہت کی وہ اون مین سے ہی یعنی
ایسی شباہت جسکی وجہ سے تمیز نہ ہو سکے کہ یہہ مسلمان ہی یا کافر جو کوئی ایسی مشابہت کرے پہر اوسکو کوئی مسلمان کافر سمجھہ کر لڑائی
مین مار ڈالے تو مسلمان سے کچھہ مواخذہ نہ ہوگا۔ اس حدیث کا اسناد حسن ہی بعضون نے کہا اس کے اسناد مین عبدالرحمن بن ثابت
ضعیف ہے واللہ اعلم **باب** فی لبس الصوف والشعر کمل اور بالون کا پہنا کیسا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ
عنہا قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود وقال حسین ثنا یحیی
ابن زکریا ثنا ابراہیم بن العلاء الزبیدی ثنا اسماعیل بن عیاش عن عقیل بن مدرک عن لقمان بن عامر
عن عتبۃ بن عبد السلمی قال استکسیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکسانی خیشتین فلقد رأیتنی
وانا اکسی اصحابی ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کیوقت باہر نکلے
تو آپ پر چادر تھی سیاہ بالون کی جسمین پالان کی صورتین بنی ہوئی تہین ریہ حب ہی کہ مرحل حا کی حطی سے ہو جیسا کہ اکثر نسخون
مین ہی اور جو جیم سے ہو تو معنی یہہ ہون گے کہ مردون کی صورتین بنی ہوئی تہین شاید یہہ قبل تحریم تصاویر کے ہو) حسین
نے دوسری حدیث اسناد سے روایت کی عتبہ بن عبد سلمی سی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑا مانگا پہننے کو آپ نے مجھے
دو کپڑے کتان کے پہنا دیے مین جب اپنے تئین دیکھتا تو اور ساتھیون سے اچھا دیکھتا لباس مین (امام مالک نے صوف کا پہننا

بدون ضرورت کے مکروہ ہے کیونکہ یہ زاہدون کا لباس تہا اور لوگ اوسکو پہننے لگے ہین یا کلیۃً اگر ریا مقصود نہ ہو تو صوف اور
بالونکا پہننا درست ہے **عن** ابی بردۃ قال قال لی ابی یا بنی لو رایتنا ونحن مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و
قد اصابتنا السماء حسبت ان ریحنا ریح الضان **ترجمہ** ابو بردہ کہ روایت ہی مجہہ سے میرے باپ نے کہا بیٹا اگر تم
ہمکو دیکھتے جب ہم رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تھے اور پانی برستا تو تم سمجھتے کہ ہم مین سے بکریون اور بہیڑون کی بو آتی ہے
کیونکہ ہمارا لباس کہالون اور بالون کا ہوتا بہیگنے سے اوس مین بکری بہیڑ کی بو آنے لگتی **عن** انس بن مالک
ان ملک ذی یزن اھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ اخذھا بثلاثۃ وثلاثین بعیرا او ثلاث
وثلاثین ناقۃ فقبلھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ذی یزن بادشاہ نے رسول اللہ صلعم کے لیے ایک جوڑا کپڑے کا
تحفہ بہیجا جو تینتیس اونٹ یا اونٹنیان دیکر اوس نے خرید اتہا آپ نے قبول کیا (ذو یزن ایک بادشاہ تہا حمیر کے بادشاہون
مین سے یزنی نیزہ منسوب ہی اوسکی طرف) **عن** اسحاق بن عبد اللہ بن الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشتری حلۃ ببضعۃ وعشرین قلوصا فاھداھا الی ذی یزن **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن حارث سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوڑا کپڑے کا خریدا بیس پر کئی اونٹنیان دیکر پھر وہ تحفہ بہیجدیا ذی یزن کو
(تاکہ عوض ہو جاوے اوس کے تحفے کا آپ ہدیہ قبول کرتے اور اوسکا عوض اوس سے بہتر دیتے) **عن** ابی بردۃ قال دخلت
علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فاخرجت الینا ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من التی یسمونھا
الملبدۃ فاقسمت باللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض فی ھذین الثوبین **ترجمہ** ابو بردہ سے
روایت ہی مین حضرت عائشہ پاس گیا انہون نے ایک تہبند موٹے کپڑے کا نکالا جو یمن مین بنتا تہا اور ایک کمل جسکو ملبدہ
کہتے تہے (اوسکی غلظ اور سختی کیوجہ سے یا اوس مین پیوند لگے تہے) پہر حضرت عائشہ نے قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا انتقال انہی دونو کپڑون مین ہوا (رسول اللہ صلعم کے مزاج مین تکلف اور غرور نہ تہا جیسا کپڑا ملجاتا آپ پہن
لیتے کبہی اچہے کپڑے پہنتے کبہی ٹوٹے ہوئے جیسے ملجاتے) **عن** عبد اللہ بن عباس قال لما خرجت الحروریۃ اتیت
علیا رضی اللہ عنہ فقال ائت ھؤلاء القوم فلبست احسن ما یکون من حلل الیمن قال ابو زمیل و
کان ابن عباس رجلا جمیلا جھیرا قال ابن عباس فاتیتھم فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس ما ھذہ
الحلۃ قال ما تعیبون علی لقد رایت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن ما یکون من الحلل **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب حروری (ایک قوم تہی خوارج مین سے جو حضرت امیر المومنین علی رضہ سے برگشتہ
ہو گئی تہی) لوگون نے مقابلہ کیا حضرت علی امیر المومنین کے پاس گیا انہون نے کہا جاؤ تم اس قوم پاس مین عمدہ سے عمدہ جوڑا
یمن کا پہنکر اون کے پاس گیا ابو زمیل راوی نے کہا ابن عباس ایک خوبصورت وجیہ آدمی تہے انہون نے کہا جب مین خوارج پاس
پہونچا انہون نے کہا مرحبا اے ابن عباس یہہ تم کیا پہنے ہو ابن عباس نے کہا تم میری اوپر کیا طعنہ کرتے ہو مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے سے اچھا جوڑا پہنے دیکھا **ف** حاصل یہ ہے کہ اچھی اور عمدہ کپڑے پہننا اور ظاہری تجمل اور آراستگی کرنا بشرطیکہ شرع کے مخالف نہ ہو ممنوع نہیں ہے بلکہ نبی کریم کے خلاف میں سے ہے جب مقصود ظاہر کرنا نعمای الٰہیہ کا ہو نہ تفاخر اور کبر اور غرور معاذ اللہ

باب ما جاء فی الخز خز ایک اونی کپڑا ہے بالونکا یا اون اور ریشم دونونکا کا بنا

عن عبد اللہ بن سعد عن ابیہ قال رأیت رجلا ببخاری علی بغلۃ بیضاء علیہ عمامۃ خز سوداء فقال کسانیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا لفظ عثمان والاخبار فی حدیثہ **ترجمہ** سعد بن عثمان سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں جو سفید رنگ کے خچر پر سوار تھا اور سیاہ خز کا عمامہ باندھے ہوئے تھا وہ بولا یہ عمامہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے **ف** مراد خز سے وہی کپڑا ہے جسمین اون اور ریشم دونون ہون کیونکہ حریر یعنی نرے ریشم کا کپڑا مردونکو منع ہے

عن ابی عامر او ابی مالک انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر وذکر کلاما قال یمسخ منہم آخرون قردۃ وخنازیر الی یوم القیامۃ **ترجمہ** ابی عامر یا ابی مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت مین سے لوگ پیدا ہون گے جو خز اور حریر کو درست کرلینگے پھر اور کچھ بیان کیا بعد اس کے فرمایا ان مین سے بعضے بندر ہو جاوینگے اور بعضے سور قیامت تک **ف** یا تو درحقیقت مسخ مراد ہے تو وہ زمانہ ابھی نہین آیا یا مراد مسخ سے یہ ہے کہ ان کی لوگون مین صفات اور اخلاق ذمیمہ بندرون اور سورونکی ایسے راسخ ہون گے گویا وہ انسان سے بندر یا سور ہو جاوینگے

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رأی حلۃ سیراء عند باب المسجد تباع فقال یا رسول اللہ لو اشتریت ہذہ فلبستہا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ہذہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منہا حلۃ فقال عمر یا رسول اللہ کسوتنیہا وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکہا لتلبسہا فکساہا عمر اخا لہ مشرکا بمکۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا بکتا ہوا دیکھا مسجد کے دروازہ پر انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کاش اسکو آپ خرید کرلیتی اور جمعہ کے روز اور جس روز آپ پاس لوگ آیا کرتے میں پہنا کرتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے پھر اسی قسم کے چند جوڑے آپ کے پاس آئے آپنے اسمین سے ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نے عطارد بن حاجب تاجر کا جو ایک شخص کا ہے کے جوڑے مین فرمایا تھا اسکو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے آپنے فرمایا مین نے تجھے یہ جوڑا پہننے کو تھوڑی دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک کافر بھائی کو دیدیا یعنی عثمان بن حکیم کو

عن عبد اللہ بہذہ القصۃ قال حلۃ استبرق وقال فیہ ثم ارسل الیہ بجبۃ دیباج وقال تبیعہا وتصیب بہا حاجتک **ترجمہ** یہی حدیث عبد اللہ بن عمر سے بھی ہے اس روایت مین بجای حلہ سیرا کے یہ ہے کہ وہ جوڑا استبرق کا تھا

(استبرق ایک ریشمی کپڑا ہوتا ہے) پھر آنحضرت نے حضرت عمر کو جو جوڑا بھیجا وہ دیباکا تھا آپ نے فرمایا اسکو بیچکر اپنا کام چلاؤ **عن** ابی عثمان النھدی قال کتب عمر الی عتبة بن فرقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحریر الا ما کان ھکذا وھکذا اصبعین وثلاثة واربعة **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت ہے حضرت عمر نے عتبہ بن فرقد کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اسقدر اور اسقدر دو انگل یا تین یا چار انگل (یعنی اسقدر چوڑے مثل سنجاف کے جیبو غیرہ میں درست ہے) **عن علی** رضی اللہ عنہ قال ھدیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلة سیراء فارسل بھا الی فلبستھا فاتیتہ فرایت الغضب فی وجھہ وقال انی لم ارسل بھا الیک لتلبسھا وامرنی فاطرتھا بین نسائی **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ بھیجا تو آپ نے وہ جوڑا میری پاس بھیجدیا میں اوس کو پہنکر آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضرت کے چہرہ مبارک کو غضبناک دیکھا اور آپ نے مجھے فرمایا کہ اس جوڑیکو میں نے تیری پہننے کیلیے نہیں بھیجا تھا پھر آپ نے مجھے حکم کیا میں نے اپنے عورتون کو تقسیم کردیا **باب** من کرہ الحریر یعنی ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت کا بیان **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس القسی و عن لبس المعصفر وتختم الذھب وعن القراءة فی الرکوع **ترجمہ** حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ریشمی ہے) اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے (اس لیے کہ قرآن پڑھنے کا مقام قیام ہے اور رکوع تسبیح کی جا ہے) **عن علی** رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا قال عن القراءة فی الرکوع والسجود **ترجمہ** علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اسمیں یہ ہے کہ منع کیا آپ نے قرآن پڑھنے سے رکوع اور سجدے میں (کیونکہ دونو تسبیح کے محل ہیں) **عن** انس بن مالک ان ملک الروم اھدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقة من سندس فلبسھا فکانی انظر الی یدیہ تذبذبان ثم بعث بھا الی جعفر فلبسھا ثم جاءہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اعطکھا لتلبسھا قال فما اصنع بھا قال ارسل بھا الی اخیک النجاشی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے روم کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جُبہ سندس کا بھیجا (سندس ایک کپڑا ہے ریشمی جو نہایت لطیف اور باریک ہوتا ہے دیبا کی قسم سے) آپ نے اوسکو پہنا انس نے کہا میں گویا آپ کے ہاتھونکو اوسوقت دیکھ رہا ہوں ہل رہے تھے پھر آپ نے وہ کپڑا جعفر بن ابی طالب کو بھیجدیا جعفر وہ کپڑا پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کو نہیں دیا تھا انہون نے کہا پھر کیا کرون آپ نے فرمایا اپنی بھائی نجاشی (بادشاہ حبش) کو بھیجدو (وہ عورتون کو پہنا دیگا) **عن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القمیص

فی الحریر للنساء (عورتونکو ریشمی کپڑا پہننا درست ہی) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول ان نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ہذین حرام
علی ذکور امتی ترجمہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا
لیکر داہنے ہاتھ مین رکہا اور بائین ہاتھ مین سونا لیا اور فرمایا یہ دونون چیزین میری امت کے مردون پر حرام ہین (یعنی عورتون
پر انکو سونا اور حریر دونو پہننا درست ہی) عن انس بن مالک انہ رای علی ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم برد حریر سیراء قال والسیراء المضلع بالقز ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی صاحبزادی ام کلثوم کو چادر ریشمی دہاریدار پہنے دیکہا (کیونکہ عورتون کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہی) عن جابر
قال کنا ننزعہ عن الغلمان ونترکہ علی الجواری قال مسعر فسالت عمرو بن دینار عنہ فلم یعرفہ ترجمہ جابر سے
روایت ہی ہم ریشمی کپڑا لڑکون سے چہین لیتے اور لڑکیون کو پہننے دیتے اس حدیث کو مسعر نے عبد الملک سے سنا انہون نے عمرو بن
دینار سے پہر مسعر نے کہا مین نے عمرو بن دینار سے پوچہا تو انہون نے نہ پہچانا اس حدیث کو (پس یہ ضعیف ہوئی)

باب فی لبس الحبرۃ

حبرہ (ایک یمنی کپڑا ہی دہاریدار) کے پہننے کا بیان عن قتادۃ قال قلنا لانس ای اللباس کان احب الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او اعجب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحبرۃ ترجمہ قتادہ سے روایت ہی
ہم نے انس سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس بہت پیارا تہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند
کونسا لباس تہا تو انس نے کہا یمنی چادر ف حبرہ یمن کے اچہی کپڑون کو کہتے ہین اور یہان حبرہ سے مراد یمن
کی چادر سبز رنگ سرخ خط دار جو سوت یا کتان کی ہوتی ہے اور وہ عرب کے بہتر کپڑون مین ہے

باب فی البیاض

سفید کپڑونکی فضیلت کا بیان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض
فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو اسلیے کہ تمہاری کپڑون مین وہ بہتر لباس
ہی اور اپنے مردونکو بہی اوسمین کفنایا کرو اور تمہارے لیے بہتر سرمہ اثمد ہی کیونکہ وہ نظر کو روشنی دیتا ہے اور پلکون کے بالون کو
بڑہاتا ہے (اثمد سنگ سرمہ کو کہتے ہین)

باب فی غسل الثوب وفی الخلقان

کپڑونکا دہونا میل کچیل سے اور صاف ستہرے
رہنا بہتر ہے عن جابر بن عبد اللہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا شعثا قد تفرق
شعرہ فقال اما کان یجد ہذا ما یسکن بہ شعرہ ورای رجلا آخر علیہ ثیاب وسخۃ فقال اما کان ہذا
یجد ما یغسل بہ ثوبہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک شخص کو
بکہرے بالوں دیکہا کہ اوس کے سر کے بال پراگندہ ہو گئے ہین تو آپ نے فرمایا کیا یہ شخص کوئی چیز سر صاف کرنیکی نہین پاتا جس سے اپنا سر آراستہ
کرے اور ایک میلے کپڑے والے کو دیکہکر فرمایا کہ اسے پانی نہین ملتا جس سے اپنا کپڑا دہووے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میلا کچیلا

پہننا چنانچہ پرانے کپڑے پہننا مقدور ہوتے ہوئے اچھی بات نہیں ہے نہ یہہ امر ایمان کی ضروریات میں سے ہے ہان اگر نہ ملے یا عادتہ
تو خیر قباحت نہیں ہے **عن** ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوب دون فقال
الک مال قال نعم قال من ای المال قال قد اتانی اللہ من الابل والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک اللہ
مالا فلیر اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ **ترجمہ** ابو الاحوص نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اور میرے کپڑے میلے تھے تو آپ نے مجھہ سے فرمایا کیا تو مالدار ہے مین نے عرض کیا جی ہان (یعنے مالدار ہون) تو پھر
آپ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے تو مین نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ اور بکریان اور گھوڑے اور لونڈی غلام دیے ہین آپ نے
مجھہ سے فرمایا پھر جب تجھے اللہ نے مال دیا ہے تو چاہیے کہ اللہ کی نعمت کی نشانی اور اوس کی بزرگی تجھہ پر ظاہر ہووے (واما بنعمۃ ربک فحدث)
کا بھی مضمون ہے اللہ جل جلالہ نے دنیا کی سب نعمتین اپنی پیاری مخلوق انسان کے لیے دنیا مین پیدا کی ہین پھر ہوتے سانتے اوسکی نعمتونکا
استعمال نکرنا برے حال سے رہنا درحقیقت ناشکری ہے کہاوے اور کہلاوے پہنے اور پہناوے نہ یہہ کہ اکٹھا کرے اور
چھوڑ کر مر جاوے **باب** فی الصبوغ بالصفرۃ زرد رنگ کا بیان **عن** ابن عمر کان یصبغ لحیتہ بالصفرۃ
حتی تمتلی ثیابہ من الصفرۃ فقیل لہ لم تصبغ بالصفرۃ فقال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ
بہا ولم یکن شیء احب الیہ منہا وقد کان یصبغ بہا ثیابہ کلہا حتی عمامتہ **ترجمہ** ابن عمر اپنی داڑہی
زرد کرتے تھے صفرہ سے (صفرہ ایک قسم کی زرد خوشبو کا نام ہے) یہانتک کہ اون کے کپڑے سب زردی سے بھر جاتے تھے ابن عمر کو
کسی نے کہا کہ تم صفرہ سے کیون رنگ کرتے ہو اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ علیہ وسلم کو اوس مین رنگتے ہوئے دیکہا ہے اور
کوئی چیز آپکو اوس سے زیادہ پیاری نہ تھی اور بیشک آپ اوس سے تمام اپنے کپڑے رنگتے یہانتک کہ اپنے عمامے کو بھی اوسی سے رنگتے **باب**
فی الخضرۃ سبز رنگ کا بیان **عن** ابی رمثۃ قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت علیہ
بردین اخضرین **ترجمہ** ابو رمثہ سے روایت ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلا تو مین نے
آپکو دیکہا آپ پر دو چادرین سبز رنگ کی تھین **باب** فی الحمرۃ سرخ رنگ کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ قال ہبطنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثنیۃ فالتفت الی وعلی ریطۃ مضرجۃ
بالعصفر فقال ما ہذہ الریطۃ علیک فعرفت ما کرہ فاتیت اہلی وہم یسجرون تنورا لہم فقذفتہا
فیہ ثم اتیتہ من الغد فقال یا عبد اللہ ما فعلت الریطۃ فاخبرتہ فقال الا کسوتہا بعض اہلک فانہ
لا باس بہ للنساء **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ اوترے ایک گہاٹی سے آپ نے مجھکو دیکہا مین اوسوقت ایک فرد اوڑہے ہوئی تہا جو کسم مین رنگی ہوئی تہی آپ نے فرمایا یہہ فرد تو نے
کیسی اوڑہی ہے مین سمجھہ گیا کہ آپ نے اوسکو برا جانا جب مین گہر مین گیا تو تنور جل رہا تہا مین نے وہ فرد اوس تنور مین ڈالدی پھر
دوسرے دن رسول اللہ صلعم پاس آیا آپ نے پوچہا اے عبد اللہ وہ فرد کیا ہوئی مین نے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنی کسی بی بی

کو نہ دیوی عورتونکو رنگ پہنا کچھ برا نہین **ف** مردون پر کسم کا رنگ پہننا حرام ہی لیکن مطلق سرخ رنگ مین اختلاف ہی صحیح
یہہ ہی کہ سوا کسم کے اور سرخ رنگ کی حرمت کیواسطے کوئی دلیل نہین ہی **عن** ہشام یعنی ابن الغاز المضرجة التی لیست
بمشبعة ولا الموردة ترجمہ عبید اللہ جو چادر اوڑھی ہوئی تہے کسم مین رنگی ہوئی وہ مضرجہ تھی یعنے درمیان رنگ تہا نہ بہت
دہڑا تا سرخ تہا نہ بالکل گلابی رنگ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابو علی اللؤلؤی اراہ وعلیّ ثوب مصبوغ بعصفر موّرد فقال ما ھذا فانطلقت فاحرقته فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بثوبک فقلت احرقته قال افلا کسوته بعض اھلک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا ابو علی نے کہا اس حال مین کہ مجھپر گلابی کسم کے رنگ کا کپڑا تہا
تو آپ نے فرمایا یہہ کیا ہے (یعنے کیسا ناشایستہ کام ہی) تو مین وہان سے چلا گیا اور اوسکو جلا دیا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مجھسے تو نے اپنے کپڑے کو کیا کیا مین نے عرض کیا کہ جلا دیا اوسکو تو آپ نے فرمایا کہ اوسی اپنے کسی گھر والے کو کیون نہ پہنا دیا **ف**
یعنی ضائع کر دینا کیا ضرور تہا جسکو یہہ رنگ حلال ہی اوسکو پہنا دینا تہا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجل علیه ثوبان احمران فسلم فلم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور اوس کے اوپر دو سرخ کپڑے تہے (یعنے پہنے ہوئے تہا) اور اوس نے رسول اللہ صلعم کو سلام کیا تو آپ نے اسکو
جواب نہ دیا سلام کا بعضون نے کہا یہہ حدیث دلیل ہی مطلق سرخ رنگ کے حرام ہونے پر مردون کے لیے خواہ کسم کا رنگ ہو یا اور کسی کا جواب
یہہ ہی کہ یہہ حکایت واقعہ ہی شاید وہ رنگ کسم ہی کا ہو کوئی امر لفظی نہین ہی جس مین عموم کا اعتبار کیا جاوے دوسری یہہ کہان سے
معلوم ہوا کہ جواب سلام کا نہ دینا اسی سرخ رنگ کیوجہ سے تہا **عن** رافع بن خدیج قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی سفر فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رواحلنا وعلی ابلنا اکسیة فیھا خیوط
عھن حمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذہ الحمرة قد علتکم فقمنا سراعا لقول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نفر بعض ابلنا فاخذنا الاکسیة فنزعناھا عنھا ترجمہ رافع بن خدیج سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر مین نکلے تو رسول اللہ صلعم نے ہماری اونٹون کے پالانون کر زین پوشون
کو دیکھا ان مین سرخ اون کی دھاریان ہین آپ نے فرمایا کیا مین نہین دیکھتا ہون کہ سرخی تم پر غالب ہونے لگی (یعنے یا زین پوش پر
سرخ کپڑے مین رفتہ رفتہ اور لباس بھی سرخ پہننے لگے) یہہ سنکر ہم جلدی سے اوٹھے کیونکہ آپ نے فرمایا تہا یہانتک کہ ہماری جلدی اور
کیوجہ سے بعضے اونٹ بھڑک کر بھاگے پھر ہمنے اون زین پوشونکو اوتار ڈالا **ف** ہرچند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زین
پوشون کو حرام نہین کہا تہا کیونکہ وہ بالکل سرخ نہ تہی بلکہ دہاریدار تہی لیکن صحابہ نے صرف آپ کے اتنے فرمانے سے ان زین پوشون کو اوتار
کر پھینک دیا **عن** حریث بن الابج السلیحی ان امراة من بنی اسد قالت کنت یوما عند زینب امراة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصبغ ثیابا لھا بمغرة فبینا نحن کذلک اذ طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فلما رأى المغرة رجع فلما رأت ذلك زينب علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كره ما فعلت فاخذت

فغسلت ثيابها ووارت كل حمرة ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجع فاطلع فلما لم ير شيئا دخل **ترجمہ** حریث

بن ابی سلیمی سے روایت ہے کہ بنی اسد کے ایک عورت نے کہا مین ایک روز زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی پاس بیٹھی تہی

اور انکی کپڑے گیرو مین رنگ رہی تہی ہم اسی حال مین تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہانکا اور گیرو دیکہکر آپ

لوٹ گئی جب زینب نے یہ دیکہا تو وہ سمجہ گئین کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام کو برا جانا وہ اوٹہین اور اپنی کپڑے دہو ڈالی اور حمرہ

کو چہپا دیا بعد اوس کے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی آپ نے جہانککر دیکہا جب کچہ نہ پایا تو اندر آئے **ف**

یہ حدیث مطلق حرمت حمرت کی دلیل نہین ہو سکتی اس لیے کہ آپکا نہ آنا معلوم نہین کس وجہ سے تہا اگر حرمت کی وجہ سے تہا

تو عورتونکو حرمت سرخ رنگ کی کہان ہے علاوہ برین اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہے ضمضم بن زرعہ مین بعضون نے کلام

کیا ہے آپ شاید اس وجہ سے نہ آئے ہون گے کہ زینب کام مین مشغول تہین اور عورتین جمع تہین) **باب** في الرخصة

سرخ رنگ کی رخصت کا بیان **عن** البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يبلغ شحمة اذنيه

ورأيته في حلة حمراء لم ار شيئا قط احسن منه **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بال

کان کے لو تک ہوتے تہی اور مینے آپکو سرخ رنگ جوڑا پہنے دیکہا کسی کو مین نے اتنا خوبصورت کبہی نہین دیکہا (ابن قیم نے کہا سرخ

دہاری دار تہا نہ بالکل سرخ) **عن** هلال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى يخطب على بغلة وعليه

برد احمر وعلي امامه يعبر عنه **ترجمہ** ہلال سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے منے مین خچر پر خطبہ

سناتے ہوئے دیکہا تو آپکے اوپر سرخ چادر پڑی تہی اور حضرت علی آپکے روبرو کہڑے ہوکر لوگون کو آواز پہونچاتے تہے

(یعنی جو آپ فرماتی تہے اوسکو پکار کر کہہ دیتے تہے) **باب** في السواد سیاہ رنگ کا بیان **عن** عائشة رضي الله عنها

قالت صنعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم بردة سوداء فلبسها فلما عرق فيها وجد ريح الصوف

فقذفها قال واحسبه قال فكان تعجبه الريح الطيبة **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چادر بنائی گئی (یعنے سیاہ پشم سے) تو آپ نے اوسکو پہنا پہر جب اوسمین پسینا آیا اور پشم کی بو آنے

لگی تو آپ نے اوسکو ڈالدیا راوی نے کہا آپکو خوشبو مرغوب تہی (اور بدبو بہت ناپسند تہی) **باب** في الهدب

کپڑے کے کنارے کا بیان **عن** جابر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو محتب بشملة وقد وقع هدبها

على قدميه **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین حاضر ہوا تو آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے حبوہ مارے

بیٹہے تہے **ف** حبوہ یہ ہے کہ دونون پنڈلیون کو اوٹہا کر چوتڑ کے بل بیٹہنا اور دونون ہاتہ سے بہی حبوہ ہوتا ہے اور یہ

حضرت کا حبوہ جسکا مذکور ہوا سو چادر سے تہا جو بہاری تہے **ت** اور کنارہ اوسکا آپکے دونو پیرون پر گرا ہوا

باب في العمائم عمامہ باندہنے کا بیان **عن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح مكة

وعلیه عمامة سوداء ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح کر گئے مکہ میں گئے تو آپ پر سیاہ
عمامہ تھا (یعنی سر مبارک پر باندھے تھے) عن حریث قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیه عمامة سوداء
قد ارخی طرفیها بین کتفیه ترجمہ حریث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا تو
آپ پر سیاہ عمامہ تھا اور اوسکا کنارہ آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹکتا تھا عن محمد بن علی بن رکانة عن رکانة
صارع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصرعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکانة وسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول فرق بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ترجمہ رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی آپ نے
اونکو زیر کیا رکانہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہماری مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر
پگڑی کا ہے ف کہ مشرکین پگڑیاں باندھتے تھے مگر اوس کے نیچے ٹوپیاں نہ رکھتے تھے اور مسلمان لوگ ٹوپی پر پگڑی باندھتے
تھے سو آپ نے فرمایا ہماری و مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو فقط ٹوپی اولی ہے یا ٹوپی پر پگڑی
عن عبد الرحمن بن عوف یقول عممنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسدلها بین یدی ومن خلفی ترجمہ عبد الرحمن
بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پگڑی باندھی تو آپ نے اوسکا شملہ میرے آگے اور پیچھے یعنی دونوں
طرف لٹکا دیا باب فی لبسة الصماء صماء کے طور پر کپڑا اوڑھنے کی ممانعت عن ابی ہریرة قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین ان یحتبی الرجل مفضیا بفرجه الی السماء ویلبس ثوبه واحد جانبیه
خارج ویلقی ثوبه علی عاتقه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو طرح کپڑا پہننے سے
ایک تو احتبا کے طور پر جس سے اوسکی شرمگاہ آسمان تک کھلی رہے دوسری اس طرح کہ ایک کپڑا ایسا پہنے کہ پیٹ سے ایک
ایک جانب کھلا ہو پھر اس کپڑے کو مونڈھے پر ڈالے کیونکہ ستر کھل جاویگا عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الصماء والاحتباء فی ثوب واحد ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہے صماء سے ف صماء یہ کہ چادر اوڑھے اور ہاتھ اندر ہی اندر ہوں تو اوسکو اسلیے منع کیا کہ شاید گر نہ پڑے ت اور ایک
کپڑے میں احتبا سے ف احتباء اوسکو بولتے ہیں کہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اسکو اسلیے منع کیا کہ ستر نہ کھل جاوے باب
فی حل الازرار کرتے کا گریبان کھلا رہنا عن قرة قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رهط من مزینة
فبایعناه وان قمیصه لمطلوق قال فبایعته ثم ادخلت یدی فی جیب قمیصه فمسست الخاتم قال عروة
فما رأیت معاویة ولا ابنه الا مطلقی ازرارهما فی شتاء ولا حر ولا یزران ازرارهما ابدا ترجمہ قرہ سے روایت
ہے کہ قوم مزینہ کی جماعت کے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ہم نے آپ سے بیعت کی یعنی بیعت
اسلام کی اور آپ کے کرتے کا گریبان کھلا ہوا تھا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے پیراہن کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت کو آپ کے بیچ میں
چھو لیا (جو آپ کے دوش مبارک پر تھی) عروہ نے کہا میں نے معاویہ قرہ کے بیٹے کو اور قرہ کو جب دیکھا تو گریبان کھلا دیکھا

جاڑا ہو یا گرمی کبھی گھنڈی نہ لگاتے تھے (اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے گریبان کھلا دیکھا تھا) **باب** فی التقنع گیری سے سر ڈھانپنا

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا بینا نحن جلوس فی بیتنا فی نحر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر رضی اللہ عنہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا فی ساعۃ لم یکن یاتینا فیہا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذن فاذن لہ فدخل **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک وقت ہم دوپہر دن کیوقت گرمی مین گھر کے اندر بیٹھے تھے (یعنی ابی بکر رض کے گھر مین) اتنے مین ایک شخص نے حضرت ابو بکر رض سے کہا کہ یہ اللہ کے رسول ہین جو سامنے آتے ہین چادر کے کنارے سے اپنا سر ڈھانپ کر **ف** تقنع یعنی چادر سے سر چھپانا اور اوسکے کنارے کو مونھ سے پر ڈالدینا کبھی گرمی بچانے کیواسطے کبھی شرم سے آپ سر پر چادر کا ٹکڑا ڈالتے تھے جب عورتوں مین جاتے) پھر آپ تشریف لائے اور اذن مانگا اندر آنے کے لیے ابو بکر رض نے اذن دیا آپ اندر آئے **باب** ما جاء فی اسبال الازار تہبند یا ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے

عن جابر بن سلیم قال رأیت رجلا یصدر الناس عن رأیہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ قلت من ہذا قالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت علیک السلام یا رسول اللہ مرتین قال لا تقل علیک السلام فان علیک السلام تحیۃ المیت قل السلام علیک قال قلت انت رسول اللہ قال انا رسول اللہ الذی اذا اصابک ضر فدعوتہ کشفہ عنک وان اصابک عام سنۃ فدعوتہ انبتہا لک واذا کنت بارض قفر او فلاۃ فضلت راحلتک فدعوتہ ردہا علیک قلت اعہد الی قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعدہ حرا ولا عبدا ولا بعیرا ولا شاۃ قال ولا تحقرن شیئا من المعروف وارفع ازارک الی نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانہا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب المخیلۃ وان امرؤ شتمک وعیرک بما یعلم فیک فلا تعیرہ بما تعلم فیہ فانما وبال ذلک علیہ **ترجمہ** جابر بن سلیم سے روایت ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا جو بات وہ فرماتے تھے لوگ اوسکو قبول کر لیتے تھے (یعنے اوس مین حجت اور تقریر نہ کرتے تھے) مین نے لوگون سے پوچھا یہ شخص کون ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین (جب تو مین اون کے پاس گیا اور) مین نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ دو بار آپنے فرمایا علیک السلام مت کہا کر کیونکہ مردون کو اسطرح سلام کرتے ہین **ف** یعنے عرب کے لوگون کی یہہ عادت ہے کہ جب کبھی مردے سے خطاب کرتے ہین تو علیک کو پہلے کہتے ہین۔ ایک شاعر کہتا ہے علیک سلام اللہ قیس بن عاصم + ورحمتہ ما شاء ان یترحما + ورنہ آنحضرت صلعم سے اموات کو بھی السلام علیکم منقول ہے **ت** بلکہ یون کہہ السلام علیک مین نے کہا آپ اللہ کے رسول ہین آپ نے فرمایا ہان مین اوس اللہ کا بھیجا ہوا ہون کہ جب کبھی تجھکو نقصان پہونچے پھر تو اوسکو یاد کرے (دعا کرے) تو وہ نقصان دفع ہو جاوے اور جس سال تجھپر قحط آوے پھر تو اوس سے دعا کرے تو وہ غلہ اور گھانس اوگا دے اور جب تو کسی خالی زمین مین ہو جہان نہ پانی ہو نہ گھانس پھر تیری اونٹنی گم ہو جاوے اور تو اوس سے دعا کرے تو وہ تیری اونٹنی لا دے مین نے کہا مجھے نصیحت

ص وان تکلم اخاک وانت منبسط الیہ وجہک ان ذلک من المعروف

کہ مجھے آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دینا جابر نے کہا اُس روز سے مینے کسی کو گالی نہیں دی نہ آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو
نہ بکری کو پھر آپ نے فرمایا جو کوئی تجھے حصہ بھیجے تو اوسکو حقیر مت کر اور اپنے بھائی سے بات کر کشادہ پیشانی سے (یعنے ہنسکر
خوشی سے) کیونکہ یہہ معروف میں داخل ہے (یعنے اون چیزوں میں جنکا بجالانا چاہیے) اور اپنی تہبند یا ازار کو اونچا رکھہ
نصف ساق تک اگر یہہ نہو سکے تو ٹخنوں تک (ٹخنوں سے نیچی نہ کر) اور بچارہ تو ازار کے لٹکانے سے کیونکہ یہہ کبر اور غرور کی بات
ہے اور اسد نہیں پسند کرتا ہے غرور اور تکبر کو اگر کوئی شخص تجھے گالی دے اور تیرے عیب کو جو وہ جانتا ہے بیان کرے تو تو اس
کے عیب کو جو جانتا ہے بیان نہ کر کیونکہ اوس کے کہے کا وبال اور بوجھ اوسی پر ہے **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة قال ابو بکر ان احد جانبی ازاری یسترخی
الا ان اتعاهد ذلك منه قال لست ممن یفعله خیلاء **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا لٹکاوے (**ف** تہبند یا جامہ یا کرتا یا پاجامہ مینے ضرورت سے زیادہ اوسکو نیچا
کرکے اور کپڑا اسکا صرف کرے) (**ت** غرور و تکبر کی راہ سے تو قیامت کے روز اسد جل جلالہ اوسکیطرف نظر نکریگا
ف ابن عبد البر نے کہا اگر کوئی غرور کیوجہ سے یہہ کام نکرے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں مگر جب بھی یہہ مذموم ہے
ت حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میری تہبند کا ایک کنارہ لٹکا رہتا ہے عادت ہوگئی ہے تو رسول اللہ صلعم
نے اونسے فرمایا تو اون میں سے نہیں ہے جو غرور سے یہہ کام کیا کرتے ہیں **عن** ابی هریرة قال بینما رجل یصلی مسبلا
ازاره فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب
فتوضأ فقال له رجل یا رسول الله ما لك امرته ان یتوضأ ثم سكت عنه قال انه كان یصلی
وهو مسبل ازاره وان الله لا یقبل صلاة رجل مسبل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص اپنے ازار لٹکائے
ہوئے نماز پڑھ رہا تھا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ گیا اور اوس نے وضو کیا پھر آیا
آپ نے فرمایا جا وضو کر کے آ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اسد آپ اوسکو بھی حکم کرتے ہیں کہ وضو کر آ پھر چپ ہو رہتے ہیں (آخر
اسکا مطلب کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ ازار لٹکا کر نماز پڑھتا ہے اور اسد نہیں قبول کرتا نماز اوس شخص کی جو ازار لٹکا کر پڑھے
(غرور اور تکبر کے راہ سے) **عن** ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ثلاثة لا یكلمهم الله
ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزكیهم ولهم عذاب الیم قلت من هم یا رسول الله قد خابوا
وخسروا فاعادها ثلاثا قلت من هم خابوا وخسروا فقال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف
الكاذب او الفاجر **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اسد تعالی تین
شخصوں سے کلام بھی نہ کریگا اور نہ اونکی طرف نظر رحمت سے دیکھیگا اور نہ اونکو گناہوں سے پاک کریگا اور اون کو سخت عذاب ہے
درد دینے والا مینے عرض کیا یا رسول اسد وہ کون لوگ ہیں خراب ہوگئے اللہ تعالی ٹوٹے میں پڑ گئے آپ نے پھر یہی فرمایا تین بار مینے

کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں خراب ہوویں اور ٹوٹے میں پڑے آپ نے ایک ازار لٹکانیوالا دوسرے احسان جتانیوالا
تیسرے اپنا اسباب جھوٹی قسم کہا کر بیچنے والا **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا والاول اتم
قال المنان الذی لا یعطی شیئا الا منہ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا
لیکن پہلی روایت اس سے پوری ہے احسان جتانیوالا وہ ہے کہ جب کچھ دیوے تو اپنا احسان بیان کیا کرے **عن** قیس
بن بشر التغلبی قال اخبرنی ابی وکان جلیسا لابی الدرداء قال کان بدمشق رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابن الحنظلیۃ وکان رجلا متوحدا قلما یجالس الناس انما ھو صلوۃ
فاذا فرغ فانما ھو تسبیح وتکبیر حتی یاتی اھلہ فمر بنا ونحن عند ابی الدرداء فقال لہ ابو
الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فقدمت
فجاء رجل منھم فجلس فی المجلس الذی یجلس فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل الی جنبہ
لو رأیتنا حین التقینا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذھا منی وانا الغلام الغفاری
کیف تری فی قولہ قال ما اراہ الا قد بطل اجرہ فسمع بذلک اخر فقال ما اری بذلک باسا
فتنازعا حتی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سبحان اللہ لا باس ان یوجر ویحمد
فرأیت ابا الدرداء سر بذلک وجعل یرفع راسہ الیہ ویقول انت سمعت ذلک من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول نعم فما زال یعید علیہ حتی انی لاقول لیبرکن علی رکبتیہ
قال فمر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المنفق علی الخیل کالباسط یدہ بالصدقۃ لا یقبضھا ثم مر بنا یوما اخر
فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فعجل فاخذ شفرۃ فقطع
بھا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء
کلمۃ تنفعنا ولا تضرک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم قادمون علی
اخوانکم فاصلحوا رحالکم واصلحوا لباسکم حتی تکونوا کانکم شامۃ فی الناس فان اللہ لا یحب
الفحش ولا التفحش قال ابو داود وکذا قال ابو نعیم عن ھشام قال حتی تکونوا کالشامۃ فی الناس
ترجمہ قیس بن بشر تغلبی سے روایت ہے مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ مصاحب تھے ابو الدرداء صحابی کے انہوں نے کہا
دمشق میں ایک شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے لوگ ان کو ابن الحنظلیہ کہتے تھے وہ تنہائی پسند تھا۔
بہت کم لوگوں میں بیٹھتا تھا اکثر نماز پڑھا کرتا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح وتکبیر میں مصروف رہتا یہاں تک

کہ اپنے گھر جاتا ایک روز وہ شخص ہمپر سے گزرا ہم ابو الدرداء کے پاس بیٹھے تھے تو ابو الدرداء نے کہا کوئی بات ہم سے ایسی
کہو جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ کرے اُس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر جہاد کے لیے بھیجا
جب وہ لوٹ کر آئی تو اوس میں کا ایک شخص آیا اور جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے وہان آکر
بیٹھ گیا وہ شخص جو اوس کے پاس والے سے کہنے لگا کاش تم نے ہمکو دیکھا ہوتا جب ہم دشمن سے بھڑے تھے ہم میں سے فلان شخص
نے نیزہ اوٹھا کر دشمن کو مارا اور کہا لے یہہ چوٹ میری طرف سے مین لڑکا ہون قبیلہ غفار کا تم اوس کے اس کہنے کو کیا
سمجھتے ہو وہ شخص بولا میرے نزدیک تو اوسکا ثواب جاتا رہا پھر ایک اور شخص نے سنا وہ بولا اس مین کچھ قباحت نہیں
ہوئی پھر دونون مین جھگڑا ہوا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا کیا قباحت ہے اگر اوسکو
ثواب بھی ملے اور لوگ اوسکی تعریف بھی کرین بسر تغلبی نے کہا مین نے ابو الدرداء کو دیکھا وہ یہہ سنکر خوش ہو گئے اور اپنا
سر اوس شخص کی طرف اوٹھا کر پوچھنے لگے تو نے یہہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہنے لگا ہان پھر ابو الدرداء
بار بار یہی پوچھنے لگے یہانتک کہ مین سمجھا شاید وہ اوس کے گھٹنون پر بیٹھ جاوین گے (یعنی اتنا ابو الدرداء نے اصرار کیا
اور قریب ہونا شروع کیا کہ مین سمجھا اوس کے گھٹنون پر بیٹھ جاوین گے) ایک دن اور وہ شخص ہمپر گزرا تو ابو الدرداء نے
اوس سے کہا کوئی ایسی بات سنا جس مین ہمارا نفع ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سے جو شخص اپنا روپیہ گھوڑون کی پرورش مین صرف کرے (جہاد کی نیت سے) تو اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
برابر ہاتھ پھیلائے ہوئے صدقہ دیتا رہے کبھی ہاتھ بند نہ کرے پھر ایک دن وہ شخص ہمپر گزرا ابو الدرداء نے
اوس سے کہا کوئی ایسی بات سنا جس مین ہماری بھلائی ہو اور تمہاری برائی نہ ہو اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم سے فرمایا خریم اسدی کیا اچھا شخص ہے اگر اوس کی پٹے (بال سر کے) اور تہبند نہ ہوتے (یعنی مونڈھون سے نیچے
بال گردن سے نیچے یا کان کی لو سے نیچے) اور اوس کی ازار نیچی ہوتے یہہ خبر خریم کو پہونچی اوس نے جلدی سے ایک چھری لیکر بالون
کو کاٹ کر کان کے برابر کر دیا اور ازار کو نصف ساق تک اونچا کر دیا پھر ایک دن وہ شخص ہمپر گزرا ابو الدرداء نے اوس سے کہا
کوئی بات ایسی سنا جس مین ہمارا فائدہ ہو تمہارا نقصان نہ ہو اوس نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے
(سفر سے لوٹتے وقت) اب تم ملنے والے ہو اپنے بھائیون سے تو درست کرو اپنی سواریون کو اور صاف کرو اپنے کپڑون کو تاکہ تم
خال کی طرح لوگون مین ہو جاؤ کہ ہر شخص تم کو دیکھکر پہچان لیوے اسلیے کہ اللہ تعالی فحش کو اور تفحش کو نہیں چاہتا (یعنی واہی
تباہی بکنے کو اور باوجود قدرت کے بری اور پھٹے پرانے کپڑون کو)

باب ما جاء فی الکبر تکبر اور غرور کی برائی کا بیان

عن هناد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله عز وجل الکبریاء ردائی و
العظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار ترجمہ هناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کبر میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو کوئی ان دونون مین میرا شریک ہونا

چاہی تو مین اوسکو دوزخ مین داخل کرونگا **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یدخل الجنة من کان
فی قلبه مثقال حبة من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبه مثقال خردلة من ایمان **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک دانہ رائی برابر بھی غرور رہا اور گھمنڈ ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ مین جسکے
دلمین ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا (یعنی ہمیشہ کے لیے دوزخ مین نہ رہیگا) **عن** ابی هریرة ان رجلا اتی النبی صلی الله
علیه وسلم وکان رجلا جمیلا فقال یا رسول الله انی رجل حبب الی الجمال واعطیت منه ما تری حتی ما احب
ان یفوقنی احد اما قال بشراک نعلی واما قال بشسع نعلی افمن الکبر ذلک قال لا ولکن الکبر من بطر الحق وغمط
الناس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خوبصورت شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے خوبصورتی پسند ہے اور اللہ نے مجھے خوبصورتی دی ہے جو آپ دیکھتے ہین مین یہ چاہتا ہون کہ مجھسے زیادہ خوبصورتی مین کوئی نہ بڑھے
یا جوتی کے تسمے برابر بھی کیا یہ تکبر ہے آپ نے فرمایا نہین تکبر یہ ہے کہ حق بات کو غلط کرے اور لوگون کو ذلیل سمجھے **باب**
فی قدر موضع الازار (ازار کہانتک پہنے) **عن** عبد الرحمن قال سألت ابا سعید الخدری عن الازار فقال علی الخبیر
سقطت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ازرة المسلم الی نصف الساق ولا حرج ولا جناح فیما بینه وبین
الکعبین ما کان اسفل من الکعبین فهو فی النار من جر ازاره بطرا لم ینظر الله الیه **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت
ہے ابا سعید خدری سے مین نے ازار کا حال پوچھا انہون نے کہا تم نے اچھے خبردار شخص سے پوچھا فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کی ازار آدھی
پنڈلی تک ہوتی ہے اور ٹخنون تک رہے تو کچھ مضایقہ نہین ہے اور اس سے نیچے تو جہنم مین جانے کی بات ہے اللہ قیامت کے روز اوس شخص
کیطرف نظر نہ کریگا جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکاوے **عن** عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الاسبال فی الازار
والقمیص والعمامة من جر منها شیئا خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اسبال ازار اور کرتے اور پگڑی مین ہے **ف** اسبال کے معنی نیچے لٹکانا ازار وغیرہ کو تکبر سے یعنی نہی اسبال کی ازار ہی مین نہین بلکہ
کرتے اور پگڑی مین بھی ہے یعنی ازار کی حد ساق کے نیچے سے ٹخنے تک اور آستین کے حاکٹی سے اونگلیونکی گرہ تک اور پگڑی کا شملہ ایک بالشت
تک درست ہے اور باقی سب تکبر کی نشان ہے **ت** جسنے ان مین سے کچھ دراز کیا تکبر سے تو اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف دیکھیگا بھی
نہین **عن** ابن عمر یقول ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الازار فهو فی القمیص **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے مین فرمایا ہے وہی کرتا لٹکانے مین بھی ہے **عن** عکرمة انه رای ابن عباس یاتزر فیضع
حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمیه ویرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الازرة قال رایت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یاتزرها **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ اوس نے ابن عباس کو دیکھا تہبند باندھتے ہوئے تو سامنے سے وہ تہبند لٹکاتے تھے
کہ کپڑے کا کنارہ پانون پر آتا اور پیچھے سے اوٹھا رہتا میں نے ابن عباس سے کہا کہ تم تہبند کو ایسا کیون باندھتے ہو اونہون نے جواب
دیا مین نے رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی تہبند باندھتے ہوئے دیکھا ہے (پانون پر کنارہ آتا یعنی جھکتے وقت رکوع مین نہ کھڑے ہوتے)

وقت بلکہ گھڑی ہو تو وقت تنگ تھا شکر خدا کا تمام ہوا پارہ پچیسواں سنن ابی داؤد کی بتیس تاریخوں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چھبیسواں
اوسکی فضل اور انعام پر اعتماد کر کے یا اللہ تمام کتاب کے پورا کرنے کی اسیطرح توفیق عنایت فرما۔

تم الجزء الخامس والعشرون ویتلوہ الجزء السادس والعشرون ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بست وپنجم سنن ابی داؤد

الجزء السادس والعشرون

پارہ چھبیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی لباس النساء عورتون کے لباس کا بیان **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لعن المتشبہات من النساء بالرجال والمتشبہین من الرجال بالنساء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا ہی مردون کے ساتھ مشابہت کرنیوالی عورتون پر اور عورتون کے ساتھ مشابہت کرنیوالے مردون پر **ف** یعنی جو عورت عورتون کی وضع چھوڑ کر مردانی وضع اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چھوڑ کر عورتون کی وضع اختیار کرے ان دونون پر حضرت نے پھٹکار کیا ہی کیونکہ خدا کی فطرت کو مٹاتے ہین اور اوسکو بدلنا چاہتے ہین اس حدیث سے بڑی سنت ثابت ہوئی اون مردون کی جو عورت بنتے ہین اور زنانہ بہیس کرتے ہین اسی طرح اون عورتون کی جو مردانہ بہیس کرتی ہین **عن** ابی ہریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد پر لعنت کی ہی جو عورتون کا لباس پہنے اور اوس عورت پر بھی لعنت کی ہی جو مردون کا لباس پہنے (یعنی ایسا بالکل مرد معلوم ہو) **عن** ابن ابی ملیکۃ قال قیل لعائشۃ رضی اللہ عنہا ان المرأۃ تلبس النعل فقالت لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت جوتا پہنتی ہے (یعنی وہ جوتا جو مردون کے پہننے کے لیے مخصوص تھا) تو حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردبننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہی **باب** فی قولہ تعالی یدنین علیہن من جلابیبہن یعنی جو اللہ تعالی نے فرمایا ای نبی کہدی اپنی عورتون اور بیٹیون سے اور مسلمانون کی عورتون سے نیچے لٹکا لین اپنے اوپر تہوڑی سے چادرین اوسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا ذکرت نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت لہن معروفا وقالت لما نزلت سورۃ النور عمدن الی حجور او حجوز شک ابو کامل فشققنہن فاتخذنہ خمرا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی اونہون نے انصار کی عورتون کا ذکر کیا تو اون کی تعریف کی اور کہا جب سورہ نور اوتری (یعنی یہ آیت وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن الآیۃ یعنی کہدی ای پیغمبر ایمان والیون کو نیچی رکہین اپنی آنکہین اور تہامتے رہین اپنی ستر اور نہ دکہاوین اپنا سنگار مگر جو کہلی چیز ہے اوسمین سے اور ڈال لین اپنی اوڑہنی اپنی گریبان پر اخیر تک) تو اونہون نے پردونکو یا تہبندون کو پہاڑ کر اوڑہنیان بنائین **ف** یعنی سربندہن جن سے سر اور گریبان کرتے کا ڈہپا رہے یہ جو اللہ نے فرمایا مگر جو کہلی چیز ہے مراد اوس سے چہرہ اور ہاتہ کے پہنچے اور پاؤن ہین جنکا چہپانا ضرورت کیوجہ سے مشکل ہی جب نہین

عن ام سلمة قالت لما نزلت يدنين عليهن من جلابيبهن خرج نساء الانصار كان على رؤسهن
الغربان من الاكسية ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے جب یہہ آیت اتری یدنین علیہن من جلابیبہن یعنی جھکا
لیں اپنے اوپر تہوڑی سی چادریں اپنی تو انصار کی عورتیں اسطرح نکلتی تہیں جیسے اون کے سروں پر کوے بیٹھے ہیں یعنی
سیاہ کپڑے سر پر ڈالتی تہیں ۔ عن عائشة رضی الله عنها انها قالت یرحم الله نساء المهاجرات الاول
لما انزل الله وليضربن بخمرهن على جيوبهن شققن اكثف مروطهن فاختمرن
بها ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اسد رحم کرے اون عورتوں پر جنہوں نے سب سے
پہلے ہجرت کی تہی جب اسد نے یہہ آیت اتاری ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن یعنی اپنی اوڑہنیاں اپنے گریبانوں
پر ڈالیں تو انہوں نے اپنے پردوں کو پہاڑ کر اپنی اوڑہنیاں بنائیں (اور اوسی وقت حکم کی تعمیل کی) **باب**
فيما تبدى المرأة من زينتها عورت کو اپنی سنگار میں سے کیا کیا کھلا رکہنا درست ہے **عن** عائشة رضی الله
عنها ان اسماء بنت ابی بکر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض
عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لم تصلح ان يرى
منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بی بی
اسما حضرت ابوبکر کی بیٹی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آئیں اور اون کے بدن پر باریک کپڑے تہے تو رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے اونکی طرف سے منہہ پہیر لیا اور فرمایا کہ اے اسما عورت جب جوانی کو پہونچی تو یہہ مناسب نہیں کہ
اوسکا بدن دکہائی دے سوا اس کے اور اس کے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرے اور دونوں ہتہیلیوں کیطرف **ف**
یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا درست نہیں اور عورت کا کوئی عضو کہلنا نہ چاہیے مگر چہرہ کا اور گٹے
تک ہاتہہ کا کہلا رہنا مضایقہ نہیں کیونکہ ان کے کہولنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے بعضوں نے اس زمانے میں بسبب فساد کے چہرہ
کہولنا بھی مکروہ رکہا ہے **باب** فی العبد ینظر الی شعر مولاته غلام اپنی مالکہ کا سر کہلا ہوا دیکہہ سکتا ہے
عن ام سلمة استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحجامة فامر ابا طيبة ان يحجمها قال حسبت
انه قال كان اخاها من الرضاعة او غلاما لم يحتلم ترجمہ جابر سے روایت ہے ام سلمہ نے اجازت چاہی رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم سے پچہنے لگانے کی آپنے ابو طیبہ کو حکم کیا کہ پچہنے لگاوے ام سلمہ کے راوی نے کہا میں خیال کرتا ہوں
کہ ابو طیبہ ام سلمہ کا رضاعی یعنی دودہ بہائی تہا یا لڑکا تہا نابالغ ابہی جوان نہیں ہوا تہا **عن** انس ان النبی صلی الله
عليه وسلم اتى فاطمة بعبد قد وهبه لها قال وعلى فاطمة رضي الله عنها ثوب اذا قنعت به راسها
لم يبلغ رجليها واذا غطت به رجليها لم يبلغ راسها فلما راى النبي صلى الله عليه وسلم ما تلقى قال
انه ليس عليك باس انما هو ابوك وغلامك ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم حضرت

فاطمہ نے سر اپنا اس ایک غلام ہبہ کیا تھا اوسوقت فاطمہ ایک کپڑا اپنی پہنے تھین جب اوس سے سر کو ڈھانکتین
تو پاؤن تک نہ ہوتا اور جب پاؤن ڈھانکتین تو سر تک نہ پہونچتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو اس تردد
مین دیکھا تو فرمایا اگر تمہارا سر یا پاؤن کھلا رہے تو کچھ قباحت نہین کیونکہ یہان یا تمہارے باپ ہین یا تمہارا غلام
ہے **ف** اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اور جو لوگ اپنی غلام سے عورت کو پردہ کرنیکے لیے کہتے ہین وہ دلیل دیتے ہین
کہ یہ غلام نابالغ ہوگا **باب فی قولہ تعالیٰ غیر اولی الاربۃ** یہہ جو اللہ نے فرمایا کہ عورتون کو اپنا سنگار کھولنا
رشتہ دارون کے آگے نے جانیوالی کمیرون کے سامنے درست ہے اوسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یدخل
علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخنث فکانوا یعدونہ من غیر اولی الاربۃ فدخل علینا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یوما وھو عند بعض نسائہ وھو ینعت امرأۃ فقال انہا اذا اقبلت اقبلت باربع واذا
ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذا یعلم ما ھھنا لا یدخل علیکن ھذا فحجبوہ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے پاس ایک ہیجڑا آیا کرتا تھا
وہ اوسکو غیر اولی الاربۃ یعنی اون لوگون مین سے جنکو عورتون کی حاجت نہین جیسے کمیری محنت مزدوری والے
یا بوڑھے یعنی بے شہوت مین سے خیال کرتین ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس تشریف لائے اور وہ ہیجڑا ابھی بیٹھا
تہا ایک عورت کی تعریف کرتا تہا کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو چار بٹین اوس کی پیٹ پر (موٹاپے سے) نمایان ہوتی مین
اور جب پیٹھ موڑکر جاتی ہے تو آٹھ بٹین دونو طرف سے دکھلائی دیتی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ بھی عورتون
کی باتین جانتا ہے (یعنے اون کے حسن اور قبح کی تمیز کرتا ہے اچھی عورت کو پہچانتا ہے گو جماع پر قادر نہین ہے) اب یہہ تمہاری
پاس نہ آیا کرے اوسوقت سے آپکی بی بیون نے اوس سے پردہ شروع کیا **عن** عائشۃ بھذا وزاد واخرجہ فکان
بالبیداء یدخل کل جمعۃ یستطعم ترجمہ حضرت عائشہؓ سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
اوس ہیجڑے کو نکلوا دیا بیدا مین رہتا جو ایک میدان ہے مدینہ سے باہر ہر جمعہ کو وہ کہانا مانگنے شہر مین آتا **عن** الاوزاعی
فی ھذہ القصۃ فقیل یا رسول اللہ انہ اذن یموت من الجوع فاذن لہ ان یدخل فی کل جمعۃ مرتین
فیسأل ثم یرجع ترجمہ اوزاعی سے یہی حدیث مروی ہے اوس مین یہ ہے کہ جب آپ نے اوس ہیجڑے کو شہر سے نکلوا دیا
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بہوکے مارے مر جاویگا آپ نے اجازت دی ہفتہ مین دوبار شہر مین آنیکی کہ مانگ تانگ
کر چلا جایا کرے (یعنے کہانا وغیرہ لیکر چلا جاے اور وہین رہے) **باب فی قولہ عزوجل وقل للمؤمنات یغضضن
من ابصارھن** اللہ جل جلالہ نے فرمایا مومنہ عورتون سے کہو اپنی نگاہ نیچی رکھین اوسکا بیان **عن** ابن عباس وقل للمؤمنات
یغضضن من ابصارھن الایۃ فنسخ واستثنی من ذلک والقواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا
الایۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہہ جو آیت ہے وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن

الا ما ظهر منها وليضربن بخمرهن على جيوبهن) جسکا ترجمہ اوپر گزرا) اسمین سے مستثنے ہوگئین وہ عورتین جو گھر مین بیٹھی رہنی کے لائق
ہین بوڑھی ہوگئین انکو مردون کے سامنے اپنی چادر وغیرہ اوتارنا درست ہے والقواعد من النساء کی آیت سے **عن** ام سلمة
قالت كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده ميمونة فاقبل ابن ام مكتوم وذلك بعد ان امر بالحجاب فقال
النبي صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقلنا يا رسول الله اليس اعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال النبي صلى الله عليه
وسلم افعمياوان انتما الستما تبصرانه ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور آپکے
پاس میمونہ بھی بیٹھی تھین تب آئے مین عبد اللہ بن ام مکتوم آئی اور یہہ بعد آیت حجاب اوترنی کے تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پردہ کرو تم دونون اوس سے ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ تو اندھا ہے نہ ہم کو دیکھتا ہے نہ پہچانتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم بھی
اندھی ہو تم اوسکو نہین دیکھتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی غیر محرم مرد کو دیکھنا درست نہین ہے مگر اوس پر
عمل مشکل ہے اوس حال مین جب عورت کو اپنی ضروریات کے لیے نکلنا اور بازار جانا درست ہے تو شاید یہہ حدیث ورع اور تقوی پر
محمول ہو **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زوج احدكم عبده امته
فلا ينظر الى عورتها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی
غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دے تو پھر لونڈی کے ستر کو نہ دیکھے یعنے ناف کے نیچے سے گھٹنے تک اس سے اوپر دیکھنا درست ہے
عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زوج احدكم خادمه عبده
او اجيره فلا ينظر الى ما دون السرة وفوق الركبة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی لونڈی کا نکاح کر دے اپنے غلام سے یا نوکر سے پھر اوس کے ستر کو نہ دیکھے ناف کے نیچے اور
گھٹنے سے اوپر اس لیے کہ جب لونڈی کا نکاح ہوگیا پھر اوس سے مولی کو جماع درست نہین ہے) **باب** فی الاختمار سربند
اوڑہنی لپیٹنے کا بیان **عن** ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وهي تختمر فقال لية لا ليتين قال ابو داود
معنى لية لا ليتين يقول تعتم مثل الرجل لا تكرره طاقا او طاقين ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لائی اور وہ اوڑہنی لپیٹ رہی تہین (یعنے اپنی سر پر اوڑہنی لپیٹتی تہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بس ایک ہی پیچ رکھو دو پیچ نہ کرو (ایسا نہ ہو مردون سے مشابہت ہوجاوے عمامہ جیسے ہوتا ہے) **باب** فی لبس
القباطي للنساء باریک کپڑا عورتون کو پہننا درست ہے **عن** دحية بن خليفة الكلبي انه قال اتي رسول الله صلى الله
عليه وسلم بقباطي فاعطاني منها قبطية فقال اصدعها صدعين فاقطع احدهما قميصا واعط الآخر امرأتك
تختمر به فلما ادبر قال وامر امرأتك ان تجعل تحته ثوبا لا يصفها ترجمہ دحیہ بن خلیفہ الکلبی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ کپڑے ملک مصر کے آئے (یعنے مصری کپڑی سفید وہ باریک) سو آپ نے اون مین سے مجھے
ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسکو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر اور ایک کا کرتہ بنالی (یعنے اپنے لیے) اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دیدے

تاکہ وہ اپنی اوڑھنی بناوے راوی نے کہا کہ جب حیہ نے پیٹھ پھیری تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ اپنی عورت کو حکم کر کہ اوس کے نیچے کے ملے ایک اور کپڑا بھی پہنے تاکہ اوسکو ظاہر نکرے یعنی اوسکا بدن معلوم نہو) **باب فی الذیل** عورت ازار کو کتنا لٹکاوے

عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا قالت ام سلمۃ اذا ینکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بھی ذکر کیا کہ یا رسول اللہ عورت کیا کرے (یعنی اگر عورت ازار دراز نکرے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پھر ام سلمہ نے عرض کیا کہ تب تو اتنے پر کھلیگا آپ نے فرمایا کہ ایک ہاتھہ سے زیادہ نہ بڑھاوے **ف** یعنی ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھہ عورت زیادہ نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھہ یا ایک بالشت زیادہ نیچے کرے دوسری صورت ہے **عن** ابن عمر قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامہات المومنین فی الذیل شبرا ثم استزدنہ فزادہن شبرا فکن یرسلن الینا فنذرع لہن ذراعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کیواسطے ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت دی تھی انہوں نے زیادہ چاہا آپ نے دو بالشت اکی اجازت دی پس آپکی بی بیاں کپڑا ہمارے پاس بھیجتیں ہم اپنی ہاتھوں سے ناپ دیتے

باب فی اہب المیتۃ مردہ جانور کی کھال کا بیان **عن** میمونۃ قالت اہدی لمولاۃ لنا شاۃ من الصدقۃ فماتت فمر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا دبغتم اہابہا واستنفعتم بہ قالوا یا رسول اللہ انہا میتۃ قال انما حرم اکلہا **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے ہماری آزاد کی ہوئی لونڈی کو صدقے کی ایک بکری ملی وہ مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے فرمایا تم اوسکی کھال کو دباغت سے پاک کر کے اپنے کام میں کیوں نہ لائے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا صرف اوسکا کھانا حرام ہے (نہ اوسکی کھال سے نفع اوٹھانا) **عن** الزہری بہذا الحدیث لم یذکر میمونۃ قال فقال الا انتفعتم باہابہا ثم ذکر معناہ لم یذکر الدباغ **ترجمہ** زہری سے یہی حدیث مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ تم نے اوسکی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا اور دباغت کا ذکر نہیں کیا (اسی واسطے بعضوں کے نزدیک دباغت کرنا ضرور نہیں بلکہ سکھا کر کام میں لانا درست ہے) **عن** معمر کان الزہری ینکر الدباغ ویقول یستمتع بہ علی کل حال قال ابو داؤد لم یذکر الاوزاعی ویونس وعقیل فی حدیث الزہری الدباغ وذکرہ الزبیدی وسعید بن عبد العزیز وحفص بن الولید ذکروا الدباغ **ترجمہ** معمر نے کہا کہ ابن شہاب زہری انکار کرتے تھے دباغت کا ابو داؤد نے کہا کہ اوزاعی اور یونس اور عقیل نے زہری کی حدیث میں دباغت کا ذکر نہیں کیا اور زبیدی اور سعید بن عبد العزیز اور حفص بن الولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے (دباغت کہتے ہیں چمڑا صاف کرنے کو مٹی اور نمک یا ریگ لگا کر جس سے اوسکی خرابی رہے اور صاف ہو جاوے) **عن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاہاب فقد طہر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب چمڑا صاف ہو گیا مصاف

وغیرہ ہو تو پاک ہو گیا **ف** یہی مذہب ہے امام اعظم کا ہے کہ سب چیزین دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تعظیم
اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسیطرح پاک نہین ہوتا **عن** عائشة زوج النبی
صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتة اذا دبغت **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے مردون کی کہال سے نفع اٹہانیکو جب دباغت کیجاوین **عن**
سلمة بن المحبق ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوك اتی علی بیت فاذا قربة معلقة فسال الماء
فقالوا یا رسول الله انها میتة فقال دباغها طهورها **ترجمہ** سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم غزوہ تبوک مین ایک گہر مین گئے وہان ایک مشک لٹک رہی تہی (پانی بہری ہوئی) آپ نے پانی مانگا اونہون نے لوگون نے
عرض کیا یا رسول اللہ وہ مردار کی کہال ہے آپ نے فرمایا دباغت سے پاک ہو گئی **عن** العالیة بنت سبیع قالت
کان لی غنم باحد فوقع فیها الموت فدخلت علی میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلک
لها فقالت لی میمونة لو اخذت جلودها فانتفعت بها فقالت او یحل ذلک قالت نعم مر علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم رجال من قریش یجرون شاة لهم مثل الحمار فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم لو
اخذتم اهابها قالوا انها میتة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یطهرها الماء والقرظ **ترجمہ** عالیہ بنت
سبیع سے روایت ہے میری کچھ بکریان تہین احد کے پہاڑ پر وہ مرنا شروع ہوئین تو مین ام المومنین حضرت میمونہ پاس گئی اور ان
سے بیان کیا انہون نے کہا خیر تم اون کی کہال کو لیکر اون سے فائدہ اوٹہاؤ مین نے کہا کیا مری کی کہال سے نفع اٹہانا درست
ہے میمونہ نے کہا ہان درست ہے ایکبار قریش کے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک بکری کو جو گدہے کی
کیطرح تہی کہینچتے نکلے آپ نے فرمایا کاش تم اوس کی کہال لے لیتے اون لوگون نے کہا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا پاک
کر دیتا اوسکو پانی اور قرظ (قرظ ایک درخت کے پتے ہین جن سے چمڑہ صاف کیا جاتا ہے) ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ مردہ جانور
کی کہال دباغت سے پاک ہوتا ہے یہی قول ہے اکثر ائمہ کا اور امام مالک کے نزدیک جو جانور مرجاوے اوس کی کہال دباغت
سے پاک نہین ہوتی **باب** من روی ان لا ینتفع باهاب المیتة جن لوگون کے نزدیک مردے کی کہال دباغت سے بہی پاک
نہین ہوتی اونکی دلیل **عن** عبد الله بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم بارض
جهینة وانا غلام شاب ان لا تستمتعوا من المیتة باهاب ولا عصب **ترجمہ** عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب جہینہ کے ملک مین ہمارے سامنے پڑہی گئی اوس مین لکہا تہا کہ مردار جانور سے نفع نہ اوٹہاو نہ اوسکی کہال سے
نہ پٹھون سے (شاید اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ بغیر دباغت کے نفع نہ اٹہاو تو پہلی احادیث کے خلاف نہ ہوگی) **عن** الحکم بن
عتیبة انه انطلق هو وناس معه الی عبد الله بن عکیم رجل من جهینة قال الحکم فدخلوا وقعدت علی الباب
فخرجوا الی فاخبرونی ان عبد الله بن عکیم اخبرهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الی جهینة قبل

موتہ ان لا ینتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب قال ابوداود فاذا دبغ لا یقال لہ اھاب انما یسمی
شنّا او قربۃ قال النضر بن شمیل یسمی اھابا ما لم یدبغ ترجمہ حکم بن عتبہ سے روایت ہی وہ گئی لوگون کر ساتھ
عبد اللہ بن عکیم کے پاس گئی جو ایک شخص تھے قبیلہ جہینہ سے تو حکم نے کہا مین دروازی پر بیٹھا رہا اور وہ لوگ اندر
گئی جب باہر نکلے تو انہون نے مجھہ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عکیم نے اون سے کہا رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات
سے پیشتر جہینہ کے لوگون کو لکھا کہ مردار جانورون کی کہال اور پٹہون سے نفع نہ اٹھاؤ وین ابو داؤد نے کہا اس حدیث مین
اہاب کا لفظ آیا ہی یعنی مردار کے اہاب سے نفع نہ اوٹھاؤ اہاب کہتی ہین کہال کو دباغت سے پہلے جب اوسکی دباغت
ہوجاتی ہی تو اوسکو اہاب نہین کہتی بلکہ شن یا قربہ بولتی ہین۔ نضر بن شمیل نے کہا اہاب وسوقت تک کہتی ہین جبتک
اوسکی دباغت نہو **باب فی جلود النمور** چیتون کی کہال کا بیان **عن** معاویۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکبوا الخز ولا النمار قال وکان معاویۃ لا یتھم فی الحدیث علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معاویہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت سوار ہو خالص ریشمی زینون پر
اور نہ چیتون کی کہال پر ابن سیرین نی کہا معاویہ حدیث کی روایت مین متہم نہ تھے (یعنی کذب کی تہمت اون پر نہین
لگ سکتی حدیث مین) مراد یہ ہے کہ دباغت سے پہلے چیتی کی کہال پر سوار نہ ہو یا بعد دباغت کے بہی کیونکہ مغرورون
کا طریقہ ہی) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا جلد نمر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ اون لوگون کے پاس نہین جاتے جن کے
پاس چیتی کی کہال ہوتی ہی (غرور کی راہ سے وہ اوسکو رکہتی ہین) **عن** خالد قال وفد المقدام بن معدیکرب
وعمرو بن الاسود ورجل من بنی اسد من اھل قنسرین الی معاویۃ بن ابی سفیان فقال
معاویۃ للمقدام اعلمت ان الحسن بن علی توفی فرجع المقدام فقال لہ رجل اتراھا مصیبۃ قال ولم
لا اراھا مصیبۃ وقد وضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فقال ھذا منی وحسین من علی فقال
الاسدی جمرۃ اطفاھا اللہ عز وجل قال فقال المقدام اما انا فلا ابرح الیوم حتی اغیظک واسمعک
ما تکرہ ثم قال یا معاویۃ ان انا صدقت فصدقنی وان انا کذبت فکذبنی قال افعل قال فانشدک باللہ
ھل تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر قال نعم قال فانشدک باللہ ھل سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن لبس الذھب قال نعم قال فانشدک باللہ ھل تعلم ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس جلود السباع والرکوب علیھا قال نعم قال فواللہ لقد رأیت ھذا
کلہ فی بیتک یا معاویۃ فقال معاویۃ قد علمت انی لن انجو منک یا مقدام قال خالد فامر لہ
معاویۃ بما لم یامر لصاحبیہ وفرض لابنہ فی المائتین ففرقھا المقدام قال ولم یعط الاسدی احدا

شیئا مما اخذ فبلغ ذلک معاویة فقال اما المقدام فرجل کریم بسط یده واما الاسدی فرجل حسن الامساک
لشیئه ترجمہ خالد سے روایت ہے کہ مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن الاسود اور ایک شخص بنی اسد میں سے جو قنسرین کا رہنیوالا
تہا معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا مقدام سے کیا تم کو خبر ہوئی حسن بن علی (یعنے حضرت امام حسن رض
کا) انتقال ہوگیا مقدام نے یہ سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اسمین وہ شخص (معاویہ) بولا کیا یہ بہی تم کوئی مصیبت سمجہی
(یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون تو مصیبت کے مقام پر پڑہا جاتا ہے) مقدام نے کہا میں کیونکر اسکو مصیبت نہ سمجہوں حالانکہ رسول
اللہ صلعم نے امام حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا یہ میرا بچہ ہے (یعنی مجہہ سے ہے کیونکہ امام حسن رض انحضرت صلعم کے بہت
مشابہ تہے) اور حسین رض علی کے بچے ہیں یہ سنکر وہ اسدی شخص (معاویہ کے خوش کرنیکو لیے) بولا (معاذ اللہ) ایک انگارہ
تہا جسکو اللہ نے بجہا دیا (یعنی امام حسن رض جبتک زندہ تہے تو معاویہ کو خوف تہا کہیں خلافت اون کے ہاتھ سے جاتی نہ رہے اس
واسطے اوس اسدی نے معاذ اللہ امام حسن کو باعث فتنہ اور فساد خیال کیا) مقدام نے کہا لیکن میں تو آج کے دن بغیر تمکو غصہ میں
ہوئے اور برا بہلا سنائے ہوئے نہ رہونگا (یعنی جیسے اسدی نے دنیا کی ظاہرداری کے لیے خوشامد سے تم کو خوش کرنے کے لیے
ایک ناحق بات کہہ دی ایسی ہی میں حق بات تم سے کہونگا اگرچہ تم ناراض اور ناخوش ہو یا برا مانو) پہر کہا اے معاویہ اگر میں سچ کہوں
تو مجہے سچا کہنا اور جو جہوٹ بولوں تو جہوٹا کہنا معاویہ نے کہا اچہا میں ایسا ہی کرونگا مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم نے رسول اللہ
صلعم سے سنا ہے آپ منع کرتے تہے سونا پہننے سے معاویہ نے کہا ہاں سنا ہے پہر مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ منع
کیا رسول اللہ صلعم نے ریشمی کپڑا پہننے سے معاویہ نے کہا ہاں مقدام نے کہا بہلا قسم اللہ کی تم جانتے ہو کہ منع کیا رسول اللہ
نے درندوں کی کہالیں پہننے سے اور اون پر سوار ہونے سے معاویہ نے کہا ہاں پہر قسم خدا کی میں تو تمہارے گہر میں یہ سب دیکہتا ہوں
معاویہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ تمہارے ہاتھ سے میں نجات نہ پاؤنگا خالد نے کہا پہر معاویہ نے حکم کیا مقدام کو اتنا مال دینے
کا جتنا اور اون کے دونوں ساتہیوں کو نہ دیا اور اون کے بیٹے کا حصہ مقرر کیا دو سو والوں میں مقدام نے وہ مال اپنے ساتہیوں
کو بانٹ دیا اور اسدی نے اپنے مال میں سے کسیکو کچھ نہ دیا یہ خبر معاویہ کو پہونچی انہوں نے کہا مقدام تو ایک سخی شخص ہے جسکا
ہاتھ کہلا ہوا ہے اور اسدی اپنی چیز کو اچھی طرح روکتا ہے **ف** امام حسن علیہ السلام کے انتقال پر معاویہ کو یہ کہنا کہ یہ مصیبت
نہیں ہے [illegible] تہا اور تعصب کے علی اور اولاد علی رض سے راضی ہو اللہ اپنے رسول کی اہل بیت سے اور ہمارا حشر اون کے ساتھ کرے
آمین) **عن** ابی الملیح بن اسامة عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن جلود السباع ترجمہ ابو الملیح
نے اسامہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے درندوں کے چمڑوں سے **ف** یعنی اون کے استعمال سے اگرچہ
دباغت کیے ہوئے ہوویں کیونکہ پہننا اونکا باعث نخوت و تکبر ہوتا ہے دنیاداروں میں **باب فی الانتعال** جوتا پہننے
کا بیان **عن** جابر قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فقال اکثروا من النعال فان الرجل لا یزال
راکبا ما انتعل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تہے تو آپ نے فرمایا کہ

بہت پہنو ایسلیئے کہ آدمی جبتلک جوتا پہنی رہتا ہی گویا ہمیشہ سوار رہتا ہے (یا نزون یہ اسی کتیا ہی) عن انس ان نعل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان لہا قبالان ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاپوش مین دو تسمی لگی تہی
ف یعنی ایک تسمہ انگوٹھی اور اوسکی پاس والی اونگلی مین رکہتی تہی دوسرا تسمہ بیچ کی اونگلی اور اوس کے پاس والی اونگلی مین رہتہ
تہے عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہڑی ہوکر جوتا پہننے سے آدمی کو منع فرمایا ہے ف یہ اوسحالت مین ہی کہ کہڑی ہوکر پہننے مین مشقت پڑتی ہو اور
باندہنے مین تسمی کے ہاتہہ کا محتاج ہو تو جہکنا پڑے لیکن جڑہوان جوتا تو اوس کے کہڑی ہوکر پہننے مین کچہہ تکلیف نہین ہے عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی النعل الواحدۃ لینتعلھما جمیعا او
لیخلعھما جمیعا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی ایک جوتا پہنکر نہ چلا
کری چاہیے کہ دونو جوتے یا ان پہنی یا دونون اوتار رکہی عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع
شسع احدکم فلا یمشی فی نعل واحدۃ حتی یصلح شسعہ ولا یمشی فی خف واحد ولا یاکل بشمالہ ترجمہ
جابر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوی تو ایک ہی جوتا پہنکر نہ چلی جبتلک
اوسکا تسمہ درست نکرلیوی اور نہ ایک موزہ پہنکر چلیے اور نہ اپنی بائین ہاتہہ سے کہانا کہاوے البتہ اگر داہنا ہاتہ کٹا ہو یا کوئی عذر ہو تو
بائین ہاتہ سے کہاوی عن ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعھما بجنبہ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی کہ سنت یہہ ہی کہ جب آدمی بیٹہی تو اپنے جوتیون کو اوتار کر اپنی بازو رکہہ لیوے (یعنی جوتیون سمیت بیٹہی بلکہ
جوتیونکو اوتار کر بازو سے رکہہ لی) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ
بالیمین واذا انزع فلیبدأ بالشمال لتکن الیمنی اولھما تنعل واخرھما تنزع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جوتا پہنی کوئی تم مین سے تو چاہیے کہ داہنی پیر مین اول پہنی اور جب اوتاری تو پہلی بائین
پیر کا اوتاری تو داہنا پیر پہنتی وقت شروع مین ہی اور اوتارتے وقت اخیر مین ہی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ فی طھورہ وترجلہ ونعلہ ترجمہ ام المؤمنین حضرت
عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی المقدور اپنی سب کام کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پیارا تہا وضو کرنے مین
اور کنگہی کرنے مین اور اپنی جوتا پہننے مین مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہی اور مسواک کرنے مین اور یہہ نہین ہی کہ سب کامون
مین داہنی طرف سی شروع کرنا پسند کرتے (عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم
واذا توضأتم فابدؤا بایامنکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کپڑی پہنو
یا وضو کرو تو تم اپنی داہنی طرف سی شروع کرو

باب فی الفرش

بچہونیکا بیان یعنی سونے کی توشک کا عن جابر بن
عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرش قال فراش للرجل وفراش للمرأۃ والثالث للضیف والرابع

للشیطان ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچھونوں کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک بچھونا تو آدمی کو اپنی ذات کے لیے چاہیے اور دوسرا بچھونا اپنی عورت کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے چاہیے اور چوتھا بچھونا شیطان کے لیے ہے ف یعنی ہر شخص کے لیے تین بچھونے چاہییں اگر میسر ہوں ایک تو اپنی ذات کے واسطے دوسرا اپنی گھر کی عورت کے لیے کہ شاید کوئی وقت اپنی مرضی سے یا کسی عذر کے سبب سے تنہا سونے کا اتفاق ہو اگرچہ ایک بستر پر سونا عورت کے ساتھ سنت کے بہت موافق ہے۔ اور تیسرا بستر مہمان کے واسطے پھر جس کے یہاں کثرت سے مہمان آیا کرتے ہیں تو بقدر ضرورت کے مضایقہ نہیں مگر اس تین قسم سے جو بستر زیادہ ہو تو وہ بستر شیطان کے لیے ہے یعنی وہ فضول اور اسراف اور تکبر کے سبب میں داخل ہے جیسا اکثر دنیا داروں کے یہاں ہوتا ہے کہ محض بیکار متعدد مسندیں اور تو شکیں بچھے رہتے ہیں عن جابر بن سمرة قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیته فرایته متکئا علی وسادة علی یساره ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں میں گیا تو آپ کو تکیہ پر ٹیکا لگائے ہوئے دیکھا بائیں جانب کو آپ ٹیکا لگائے ہوئے تھے معلوم ہوا یہ عادت نبوی کے خلاف نہیں ہے عن ابن عمر انه رای رفقة من اهل الیمن رحالهم الادم فقال من احب ان ینظر الی اشبه رفقة کانوا باصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلینظر الی هؤلاء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے انہوں نے چند رفیقوں کو دیکھا کہ یمن کے تھے ان کے کجاوے چمڑے کے تھے اون کے رفیقوں کو دیکھا تو کہا جس کو صحابہ سے بہت مشابہ رفیقوں کو دیکھنا منظور ہو وہ ان کو دیکھے یعنی صحابہ بھی سفر میں ایسے ہی حال میں رہتے تھے جیسے یہ لوگ ہیں عن جابر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل لکم انماط قلت وانی تکون لنا انماط قال اما انها ستکون لکم انماط ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے یہاں توشکیں ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو توشکیں کہاں سے میسر ہیں آپ نے فرمایا عنقریب تم کو توشکیں ملیں گی عن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان وسادة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی ینام علیها باللیل من ادم حشوها لیف ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تکیہ لگا کر سوتے تھے وہ دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا خرما کے پوست سے بھرا ہوا تھا چمڑے کا تکیہ ٹھنڈا رہتا ہے جلدی گرم نہیں ہوتا عن عائشة رضی اللہ عنها قالت کانت ضجعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادم حشوها لیف ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدہ جس پر سوتے تھے دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا اور بھرا اوس کا خرما کی پوست کا تھا اوسی پر آپ استراحت فرماتے تھے عن ام سلمة قالت کان فراشها حیال مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے اون کا بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی کے مقابل تھا جہاں آپ نماز پڑھتے تھے

باب فی اتخاذ الستور رنگین اور نقشے پردے لٹکانے کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمة رضی اللہ عنها فوجد علی بابها سترا فلم یدخل قال وقلما کان یدخل الا بدا بها فجاء علی رضی اللہ عنه

فرآها مهتمة فقال ما لك قالت جاء النبي صلى الله عليه وسلم الي فلم يدخل فأتاه علي رضي الله عنه فقال يا رسول
الله ان فاطمة اشتد عليها انك جئتها فلم تدخل عليها قال وما انا والدنيا وما انا والرقم فذهب الى فاطمة
فاخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت قل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأمرني به فقال قل
لها فلترسل به الى بني فلان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے مکان پر تشریف لائے اور دیکھا دروازے پر ایک پردہ لٹکتا دیکھا آپ اندر نہ گئے اور باہر ہی سے لوٹ گئے آپ بہت کم ایسا کرتے
کہ گھر مین جا دین اور پہلے فاطمہ کو نہ پوچھین جب حضرت علی رض آئے تو فاطمہ کو دیکھا رنجیدہ بیٹھی ہین انہون نے پوچھا کیا
ہوا فاطمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان آئے تھے لیکن اندر تشریف نہ لائے علی یہہ سنکر رسول اللہ صلعم پاس
آئے اور عرض کیا کہ فاطمہ کو آپکا آنا اور اون کے پاس جانا نہایت گران گزرا ہے آپنے فرمایا مجھہ سے اور نقش و نگار سے کیا
علاقہ اور مجھہ سے اور دنیا سے کیا علاقہ یہہ سنکر علی فاطمہ کے پاس گئے اور جو آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا بیان کیا فاطمہ نے کہا
اچھا پوچھو آپ سے مین اس پردے کو کیا کرون آپنے فرمایا فلان لوگون کو بھیجدو (ہر چند نقشی پردہ لٹکانا کچھہ منع نہین
مگر آپنے اپنی آل کیواسطے اسقدر آرام اور عیش بھی دنیا کا گوارا نہ کیا پھر جیسا آپکو منظور رہا ویسا ہی حضرت فاطمہ کا وفات
تک حال رہا) **عن** فضيل بهذا قال وكان سترا موشى **ترجمہ** فضیل سے یہی حدیث مروی ہے اتنا ہے کہ وہ پردہ
نقشی تھا **باب** في الصليب في الثوب جس کپڑے مین ترسول کی صورت بنی ہو **عن** عائشة رضي الله عنها
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يترك في بيته شيئا فيه تصليب الا قضبه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان مین کسی تصویر والی چیز کو جسمین ترسول کی صورت بنی ہو یا اور کوئی صورت بغیر
کاٹے یا توڑے کے نہ چھوڑتے **ف** خواہ برتن یا کپڑا یا مثل اسکی کوئی چیز ہوتی) **باب** في الصور تصویرونکا بیان **عن**
علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین جاندار کی
تصویر یا کتا یا ناپاک شخص ہو (یعنی جسکو نہانیکی حاجت ہو مراد وہ فرشتے ہین جو سوا ہین کاتبین اور حافظین کے وہ تو
ہر وقت آدمی کے ساتھہ رہتے ہین) **عن** ابي طلحة الانصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة
بيتا فيه كلب ولا تمثال وقال انطلق بنا الى ام المؤمنين عائشة نسألها عن ذلك فانطلقنا فقلنا يا ام المؤمنين
ان ابا طلحة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا وكذا فهل سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يذكر ذلك
قالت لا ولكن سأحدثكم بما رأيته فعل خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه وكنت اتحين قفوله
فاخذت نمطا كان لنا فسترته على العرض فلما جاء استقبلته فقلت السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله
وبركاته الحمد لله الذي اعزك واكرمك فنظر الى البيت فرأى النمط فلم يرد علي شيئا ورأيت الكراهية

فی وجهه فاتی النمط حتی هتکه ثم قال ان الله لم یامرنا فیما رزقنا ان نکسو الحجارة واللبن قالت فقطعته وجعلته وسادتین وحشوتهما لیفا فلم ینکر ذلک علی **ترجمہ** ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے رحمت کے فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو یعنی جسم ہو یہی تصویر نہ عکسی یا سطحی اور بعضون نے مطلق تصویر مراد رکھی ہے کیونکہ حدیث مطلق ہے زید بن خالد جو اس حدیث کا راوی ہے اس نے سعید بن یسار سے کہا میرے ساتھ چل ام المومنین عائشہ کے پاس ہم انسے اس بات کو پوچھین پھر ہم گئے اور عرض کیا اے ام المومنین ابو طلحہ نے ہمسے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا فرمایا ہے آپ نے بھی کچھ سنا ہے رسول اللہ صلعم سے کہ آپ اسکا ذکر کرتے ہون حضرت عائشہ نے کہا نہین لیکن مین تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہون جو مین نے دیکھا تمکو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے کسی سفر مین نکلے اور مین آپ کے لوٹنے کی منتظر تھی تو مین نے ایک پردہ لیکر اوسکو لٹکا دیا دروازے کی بڑی لکڑی پر جب آپ آئے تو مین آگے بڑھی اور مین نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شکر ہے اوس خدا کا جس نے آپکو عزت دی اور آپ پر احسان کیا آپ نے دروازے پردے کو دیکھا تو آپ نے سلام کا کچھ جواب نہ دیا اور مین نے آپ کے چہرے پر ناراضی دیکھی پھر آپ پردے پاس آئے اور آپ نے اوسکو اوتار ڈالا بعد اوسکے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے ہم کو یہ حکم نہین دیا کہ ہم اوسکے رزق مین سے اینٹ اور پتھر کو کپڑا پہنا دین حضرت عائشہ نے کہا پھر مین نے اوس پردہ کو کاٹ کر اوسکے دو تکیے بنا لیے اور اون کے اندر خرما کے پوست کا بھراؤ کیا اس امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ برا نہ مانا

عن سهیل باسناده مثله قال فقلت یا امه ان هذا حدثنی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال وقال سعید بن یسار مولی بنی النجار **ترجمہ** سہیل سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے اگرچہ پردہ لٹکانا اور نقشی کپڑا کا استعمال کرنا مباح ہے مگر مومن کامل اور انبیا کا مرتبہ اسکو مقتضی ہے کہ واجب اور مندوب کو بجا لاوین اور مباح کا استعمال بضرورت شدید کرین بعضون نے کہا اوس پردے مین تصویرین تھین آپ نے وہ صورتین مٹا دین

عن ابی طلحة انه قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة قال بسر ثم اشتکی زید بعد فعدناه فاذا علی بابه ستر فیه صورة فقلت لعبید الله الخولانی ربیب میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم الم یخبرنا زید عن الصور یوم الاول فقال عبید الله الم تسمعه حین قال الا رقما فی ثوب **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جس مین جاندار کی تصویر ہو بسر نے کہا پھر زید بن خالد جو اس حدیث کے راوی مین بیمار ہوئے ہم نے اونکی بیمار پرسی کی تو دیکھا اونکے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا ہے جسمین صورت بنی ہوئی ہے تو مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا زید نے تو ہم کو تصویر کی ممانعت مین حدیث سنائی تھی پہلے دن کہتے تھے مگر کپڑے پر جو نقش و نگار ہوا یعنے کپڑے پر اگر تصویر بنی ہو تو اوسکا استعمال کرنا درست ہے

عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم امر عمر بن الخطاب زمن الفتح وهو بالبطحاء ان یاتی الکعبة فیمحو کل صورة فیها

فلم يدخلها النبي صلى الله عليه وسلم حتى محيت كل صورة فيها ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے جب مکہ فتح ہوا اور آپ بطحا میں تھے تو حضرت عمر کو حکم کیا کہ کعبہ میں جاوین اور جتنی مورتین وہان ہون سب کو میٹ دین پھر
رسول اللہ صلعم کعبہ میں تشریف نہ لیگئے یہانتک کہ سب مورتین وہان کی میٹ دی گئین (یعنے محو کر دی گئین) عن ميمونة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان جبرئيل عليه السلام كان وعدني ان يلقاني
الليلة فلم يلقني ثم وقع في نفسه جرو كلب تحت بساط لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بيده ماء فنضح به مكانه
فلما لقيه جبرئيل عليه السلام قال انا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة فاصبح النبي صلى الله عليه وسلم فامر بقتل
الكلاب حتى انه ليامر بقتل كلب الحائط الصغير ويترك كلب الحائط الكبير ترجمہ ام المومنین حضرت میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھ سے ملاقات کا آجکی رات وعدہ کیا تھا سو مجھ سے
ملاقات نہین کی پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہے آپ نے اسکے نکالنے کا حکم فرمایا تو وہ نکالا گیا پھر اپنے
ہاتھ سے پانی لیکر وہان چھڑکا پھر جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملاقات ہوئی تو جبرئیل نے کہا کہ ہم اس گھر مین نہین جاتے جس
مین کتا یا مورت ہو پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا یہانتک کہ حکم دیا چھوٹے باغچے کے محافظ کتون کو مار دینے
کا اور چھوڑ دیا بڑی باغ کے کتون کو (کیونکہ بڑی باغ کی محافظت بغیر کتے کے دشوار ہے) عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل عليه السلام فقال اتيتك البارحة فلم يمنعني ان اكون دخلت الا انه كان على
الباب تماثيل وكان في البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان في البيت كلب فمر براس التمثال الذي في البيت
يقطع فيصير كهيئة الشجرة ومر بالستر فليقطع فليجعل منه وسادتين منبوذتين توطان ومر بالكلب
فليخرج ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا الكلب لحسن او حسين كان تحت نضد لهم فامر به فاخرج
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے تو انہون نے مجھ سے کہا
کہ کل کی رات کو بھی مین حاضر ہوا تھا کوئی چیز میرے لیے مانع نہ ہوئی سواے تصویرون کے جو دروازے پر تھین اور گھر مین ایک
تصویردار پردہ تھا جسپر تصویرین نقش کیا ہوا تھا اور مکان مین کتا بھی تھا سو تصویرون کے تو سر کاٹنے کا حکم کیجیے جو مکان مین ہین تاکہ
کہ پھر وہ درخت کی سکل ہو جاوین گے اور پردہ کے پھاڑنے کا حکم کیجیے اوسمین بیٹھنے کے لیے دو غالیچے بنا لیے جاوین تاکہ وہ
پیرون سے روندے جاوین اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی کیا معلوم ہوا کہ کتا حسن
یا حسین کا پالا ہوا ہے وہ انکی تخت کے نیچے بیٹھا تھا آپ نے حکم دیا وہ نکالا گیا ف معلوم ہوا کہ جو تصویر کامل نہو یا جاندار کی نہو

اخر کتاب اللباس

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب لباس کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الترجل

شروع ہوئی کتاب بالون مین کنگھی کرنیکی بسم اللہ نام سے جو مہربان ہے رحمت والا عن

عبد اللہ بن مغفل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے سوائے ایک دن آڑ کے ف یعنی ہر روز تیل کنگھی نہ کیا کرے
بلکہ ایک روز ناغہ کرکے پھر کیا کرے اس لیے کہ ہر روز کے کرنے میں سنگار رہتا ہے اور سنگار عورتوں کے لیے زیبا ہے اور اس سے
مواظبت کرنے سے اور بہت زیادہ کرنے سے و اللہ اعلم عن عبد اللہ بن بریدۃ ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رحل الی فضالۃ بن عبید وھو بمصر فقدم علیہ فقال اما انی لم اٰتک زائرا ولکن سمعت انا
وانت حدیثا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجوت ان یکون عندک منہ علم قال وما ھو قال
کذا وکذا قال فمالی اراک شعثا وانت امیر الارض قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینھانا عن
کثیر من الارفاہ قال فمالی لا اریٰ علیک حذاء قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا
ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فضالہ بن عبید کی طرف کوچ کیا اور
وہ مصر میں تھے جب وہاں پہونچے تو کہا میں کچھ تمہاری ملاقات کو نہیں آیا لیکن میں نے اور تم نے ملکر ایک حدیث رسول اللہ
صلعم سے سنی تھی شاید وہ تم کو مجھ سے زیادہ یاد ہو فضالہ نے کہا وہ کونسی حدیث ہے میں تمہیں کچھ پریشان حال دیکھتا ہوں
حالانکہ تم ملک کے حاکم ہو (فضالہ بن عبید اون دنوں میں حاکم تھے مصر کے) اوس نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع
فرماتے تھے بہت رفاہ (یعنی بہت عیش کرنے) سے پھر فضالہ سے اوس نے کہا کہ تمہارے پاس جوتیاں کیوں نہیں نظر آتیں فضالہ
نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم ہمیں کبھی کبھی ننگے پیر رہنے کا بھی حکم فرماتے تھے ف تاکہ برہنگی کی عادت رہے اور گو کہ یہ حکم
نہی تنزیہی تھا کمال اتقا اور زہد پر مبنی تھا نہ وجوبا اور تاکیدا مقصود اس سے یہ تھا کہ مسلمان مثل اور لوگوں کے عیش
عشرت میں نہ پڑ جاویں کہ ترقی دینی اور ملکی سے محروم نہ ہو جاویں جیسا اب ہو گیا عن ابی امامۃ قال ذکر اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما عندہ الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون الا تسمعون
ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان یعنی التقحل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے ایک روز صحابی آنحضرت
سے دنیا کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں سنتے کہ سادی وضع میں رہنا اور زرین و ترشین کو ترک کرنا ایمان کی
دلیل ہے سادی وضع میں رہنا ایمان کی دلیل ہے (یعنی قوت ایمان اسی کو مقتضی ہے کہ دنیا کے زیب و زینت کا بہت خیال نہ کرے)

باب ماجاء فی استحباب الطیب خوشبو لگانا سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عن انس بن مالک
قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سکۃ یتطیب منھا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس سکہ (خوشبو مرکب) تھی آپ وہی خوشبو لگایا کرتے تھے

باب فی اصلاح الشعر بالونکو درست رکھنا بہتر
ہے نہ پریشان رکھنا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شعر فلیکرمہ ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے بال ہوں اوس کو چاہیے کہ بالوں کو اچھی طرح رکھے ف

یعنی بالون کو دہویا کرے سر مین تیل ڈالکر کنگہی کیا کرے یہہ نہین کہ سر جہاڑ منہ پہاڑ ہو جاوے اور نہ کبہی کنگہی کرے نہ تیل ڈالے

باب فی الخضاب للنساء عورتونکو مہندی لگانا کیسا ہے **عن** کریمة بنت همام ان امراة اتت عائشة رضی الله عنها فسالتها عن خضاب الحناء فقالت لا باس به ولکنی اکرهه کان حبیبی صلی الله علیه وسلم یکره ریحه **ترجمہ** کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے ایکعورت نے حضرت عائشہ سے مہندی کے خضاب کا حال پوچہا تو اونہون نے اوس سے کہا کہ اوسکا کچہہ مضایقہ نہین **ف** عورتون کے لیے ہاتہہ پیر مہندی مین لگانیکا حال پوچہا جیسکی سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے **ف** مگر مین اوسکو اس لیے برا جانتی ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیارے اوسکی بو کو برا جانتے تہے

عن عائشة رضی الله عنها ان هند ابنت عتبة قالت یا نبی الله بایعنی قال لا ابایعك حتی تغیری کفیك کانهما کفا سبع **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ کے مجہہ سے بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا جبتک تو اپنی ہاتہونکا رنگ نہ بدلیگی تو مین تیری بیعت نہ لونگا تیری دونو ہتہیلیان تو گویا درندہ کی سی ہین اگرچہ آنحضرت صلعم عورتونکا ہاتہہ بیعت مین نہ چہوتے تہے مگر ہندہ سے یہ اسلیے کہہ دیا کہ وہ مہندی لگا کر مثل مردون کی اپنے ہاتہہ صاف نہ رکہی

عن عائشة رضی الله عنها قالت اومت امراة من وراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقبض النبی صلی الله علیه وسلم یده فقال ما ادری ایدل رجل ام ید امراة قالت بل امراة قال لو کنت امراة لغیرت اظفارك یعنی بالحناء **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایکعورت نے پردہ کی اوٹ سے اشارہ کیا اور اوسکی ہاتہہ مین وہ کتاب تہی جو رسول اللہ صلعم کے نام پر تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ سمیٹ لیا اور فرمایا مین نہین جانتا کہ مرد کا ہاتہہ ہے یا عورت کا ہاتہہ ہے تو اوس عورت نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتہہ ہے آپ نے اسپر فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخونونکو مہندی سے رنگتی یعنی اگر ہاتہہ نہ رنگے تو ناخون ہی سہی کچہہ تو عورت اور مرد مین فرق نمایان ہو

باب فی صلة الشعر دوسری سر کے بال اپنے سر مین جوڑنا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن انه سمع معاویة بن ابی سفیان عام حج وهو علی المنبر وتناول قصة من شعر کانت فی ید حرسی یقول یا اهل المدینة این علماؤکم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن مثل هذه ویقول انما هلکت بنو اسرائیل حین اتخذ هذه نساؤهم **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے اونہون نے معاویہ بن ابی سفیان سے حج کے دن منبر پر سنا یعنی جس سال اونہون نے حج کیا اور وہ منبر پر تہے اونہون نے ایک بالونکا چیلا اپنی خادم کے ہاتہہ سے لیا اور کہتے تہے اے مدینہ والو کہان ہین علما تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے سنا ہے آپ اس سے منع فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ تباہ ہوئی بنی اسرائیل جب اونکی عورتون نے یہہ کام شروع کیا **عن** عبد الله قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال اپنی بال مین جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنی بالون سے اور بال جڑواوے

ف اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودی (یعنی نیل بھرے) اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدواوے حدیث سے معلوم ہوا کہ بال نوچنا اور بال ملاکر لمبے کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور جسکی بال جوڑی جاوین وسپر لعنت پڑتی ہے اور جو عورت جوڑاوے اوسپر بہی اور جو عورت نیلا گدواوے اور جو عورت اپنے ہاتھ سے گودی **عن عبد اللہ** قال لعن

الله الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات

للحسن المغيرات خلق الله عز وجل فبلغ ذلك امرأة من بني اسد يقال لها ام يعقوب زاد عثمان كانت

تقرأ القرآن ثم اتفقا فاتته فقالت بلغني عنك انك لعنت الواشمات والمستوشمات قال محمد

والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات قال عثمان للحسن المغيرات خلق الله

تعالى فقال وما لي لا العن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله تعالى قال لقد

قرأت ما بين لوحي المصحف فما وجدته فقال والله ان كنت قرأتيه لقد وجدتيه ثم قرأ ما اتاكم

الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت اني ارى بعض هذا على امرأتك قال فادخلي فانظري

فدخلت ثم خرجت فقال ما رايت وقال عثمان فقالت ما رايت فقال لو كان ذلك ما كانت معنا

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کری اللہ اون عورتون پر جو نیلا گودین اور نیلا گودواوین اور لعنت کری اللہ اُن عورتون پہ جو بال چوٹین (یعنی چیلا لگاوین) یا اپنی بال وکہیرین (یعنی اپنی منہ کے روئین نکالین زیب و زینت کیواسطے جلیسے ایران کی عورتین کیا کرتی ہین) اور لعنت کری اللہ اون عورتون پہ جو اپنی دانتون مین کشادگی کرین (رتواکرنا کہ جوان معلوم ہون عرب کے لوگون کو دانتونکا جدا جدا رہنا پسند تہا کیونکہ یہ کمسنی کی علامت ہی بوڑہی عورتین دہوکا دینے کیلیے ایسا کرتین) خوبصورتی کے لیے اور اللہ کے بنائی ہوئی صورت بدلنے کیلیے یہ خبر ایک عورت کو پہونچی جو بنی اسد مین سے تہی جسکا نام ام یعقوب تہا اور قرآن پڑہا کرتی تہی وہ عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئی اور بولی مجہے خبر پہونچی کہ تمنے لعنت کی گودنا لگانے والی پر اور جسکی گودنا لگایا جاوی اوسپر اور چیلا لگانیوالی پر اور روئین اوکہاڑنے والی پر اور دانتون مین کشادگی کرنیوالی پہ جو خوبصورتی کے لیے اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلے عبد اللہ نے کہا بہلا کیا وجہ ہے جو مین لعنت نہ کرون اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور وہ ملعون ہے قرآن کے رو سے وہ عورت بولی مین نے تو قرآن مین یہ مسئلہ نہین دیکہا (کہ لعنت کی ہو اس قسم کی عورتون پر) عبد اللہ نے کہا اگر تو اوسکو سمجہکر تامل سے پڑہتی تو ضرور اس مسئلہ کو پاتی پہر انہون نے یہ آیت پڑہی ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (یعنے جو بات کا رسول تم کو حکم کرے اوسکو مضبوط پکڑ لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو) وہ بولی مین تو سمجہتی ہون بعضی چیز تمہاری عورت کو کرتے دیکہا ہے انہون نے کہا اچہا اندر جا اور دیکہہ وہ اندر گئی پہر باہر نکلی اور بولی نہین کوئی چیز نہین (یعنے ان باتون مین سے جنپر تمنے لعنت کی تمہاری عورت مین کوئی بات نہین ہے) عبد اللہ نے کہا اگر وہ ایسی

ہاتین کرتی ہوتی تو ہمارے پاس نہ رہتی عن ابن عباس قال لعنت الواصلۃ والمستوصلۃ والنامصۃ والمتنمصۃ والواشمۃ والمستوشمۃ من غیر داء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لعنت کی گئی بالون کے جوڑ ملانیوالی اور ملوانیوالی اور ماتھے کے بال اکھاڑنیوالی اور اکھڑانیوالی اور نیلا گودنیوالی اور گودوانے والی عورت پر بلا عذر کے (یعنی اگر عذر سے یہ کام ہون تو لعنت نہوگی) ابو داؤد نے کہا واصلہ وہ ہے جو عورتون کے بال مین بال ملاوے اور مستوصلہ جو ملوا دے اور نامصہ وہ ہے جو بہوون کے بال اکھاڑے ابرو کے برابر کرنے اور باریک کرنیکو اور متنمصہ وہ ہے جسکے ساتھ یہ فعل کیا جاوے اور واشمہ وہ ہے جو منہ مین خال بناوے سرمے سے یا سیاہی سے اور مستوشمہ وہ ہے جو ایسا کراوے احمد نے کہا بالون کو کسی چیز سے باندھنا منع نہین ہے

باب فی رد الطیب خوشبو کوئی تحفہ دے تو پھیرنا کیسا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ طیب فلا یردہ فانہ طیب الریح خفیف المحمل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو دیجاوے تو چاہیے کہ اوسکو پھیر دوے بلکہ اوس سے لے لیوے اسلیے کہ بوجھ کم ہے اور خوشبودار چیز ہے) ف یعنی خوشبودار پھول یا عطر کچھ بڑا بھاری بوجھ نہین ہے جسکو نہ اوٹھا سکے یا کچھ بڑا جہاز نہین ہے کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کو کیون رد کرے

باب فی المرأۃ تتطیب للخروج کوئی عورت باہر جانیکے واسطے خوشبو کا استعمال کرے تو کیسا ہے عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استعطرت المرأۃ فمرت علی القوم لیجدوا ریحھا فھی کذا وکذا قال قولا شدیدا ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت عطر لگا دے پھر مردون مین جاوے تاکہ وہ اسکی خوشبو سونگھین تو وہ ایسی ہی ایسی ہے آپ نے اوسکو بہت سخت اور برا فرمایا عن ابی ھریرۃ قال لقیتہ امرأۃ وجد منہا ریح الطیب ولذیلہا اعصار فقال یا امۃ الجبار جئت من المسجد قالت نعم قال لہا وتطیبت قالت نعم قال انی سمعت حبی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقبل صلاۃ لامرأۃ تطیبت لھذا المسجد حتی ترجع فتغتسل غسلھا من الجنابۃ ترجمہ ابو ہریرہ کو ایک عورت ملی جسنے خوشبو لگائی تھی اور اوسکے بدن مین سے خوشبو آرہی تھی اور اوسکی کپڑے سے ہوا سے اوڑ رہی تھی اُنہون نے کہا اے جبار (یعنی خدا عزوجل جسکا قہر بہت سخت ہے) کی لونڈی تو مسجد سے آئی وہ بولی ہان اونہون نے کہا تو نے خوشبو لگائی بولی ہان ابو ہریرہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے جو میری محبوب تھے آپ فرماتے تھے جو عورت خوشبو لگاکر مسجد مین آوے اوسکی نماز قبول نہین ہوتی جبتک اپنے گھر کو نہ لوٹے اور وہان جاکر غسل کرے خوشبو دور کرنے کے لیے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ اصابت بخورا فلا تشہد معنا العشاء قال ابن نفیل الآخرۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو کی دھونی لیوے (یعنے عود لوبان وغیرہ کی) تو وہ ہمارے ساتھ عشا کی نماز مسجد مین آکر نہ پڑھے (بلکہ گھر مین پڑھ لیوے)

باب فی الخلوق للرجال زعفران مردون کو لگانا کیسا ہے عن عمار بن یاسر

قال قدمت علی اهلی لیلا وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فسلمت علیہ فلم یرد علی ولم یرحب بی فقال اذهب فاغسل هذا عنک فذهبت فغسلته ثم جئت

فسلمت علیہ فرد علی ورحب وقال ان الملائکة لا تحضر جنازة الکافر بخیر ولا المتضمخ بالزعفران

ولا الجنب قال ورخص للجنب اذا نام او اکل او شرب ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہی کہ مین اپنی گھر مین

رات کو آیا اور میری دونون ہاتہہ پھٹگئی تہے تو میری گھروالونی اون مین زعفران کا خلوق (ایک خوشبو مرکب ہی) لگایا پھر

صبح کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا کچھہ جواب نہ دیا نہ مرحبا کہا

اور فرمایا کہ جاکر اسکو دہو ڈال پھر مین گیا اور اوسکو دہو کر پھر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپنے مجھے سلام کا

جواب دیا اور مرحبا کہا بعد اوسکی فرمایا فرشتے کافر کے جنازی پر نہین آتے بہتری لیکر اور نہ اوس شخص کے جو زعفران لتھیڑی ہی

نہ جنب کے لیکن رخصت دی آپنی جنب کو سوتے یا کہاتے پیتے وقت وضو کی (اگر غسل مین دشواری ہو) **عن** عمار قال

تخلقت بهذه القصة والاول اتم بکثیر فیه ذکر الغسل قال قلت لعمر وهم حرم قال لا القوم مقیمون

ترجمہ عمار سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہی لیکن پہلے روایت پوری ہی۔ ابن جریج نے کہا مینے عمر بن یحیی سے کہا کیا اوس وقت

لوگ احرام باندہی تھی۔ انہون نے کہا نہین سب اپنی گھر مین تھی (یعنی زعفران کی ممانعت کچھہ احرام کیوجہ سے نہ تھی) **عن**

ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ تعالی صلوة رجل فی جسده شیء من خلوق

سمعت ابا داؤد یقول جداه زید وزیاد ترجمہ ابوموسی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی

اوس شخص کی نماز نہین قبول کرتا جسکے بدن مین کچھہ بھی خلوق (زعفران سے مرکب ایک خوشبو ہی) لگی ہو **ف** مردون کو

زعفران بدن اور کپڑون مین لگانا منع ہی اکثر علما نے ان حدیثون کی دلیل سے **عن** انس قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم عن التزعفر للرجال وقال عن اسماعیل ان یتزعفر الرجل ترجمہ انس سے روایت ہی کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے مردونکو زعفران لگانیسے **ف** مگر جو شخص نکاح کرے اسکو زعفران لگانا مباح ہی بعضونکی نزدیک **عن** عمار بن یاسر

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثة لا تقربهم الملائکة جیفة الکافر والمتضمخ بالخلوق

والجنب الا ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکی پاس فرشتے

نہین جاتے ایک تو کافر کی میت کے پاس دوسری جو زعفران لتھیڑی ہو تیسری جسکو نہانے کی حاجت ہو جبتک غسل نہ کری اگر ہو سکے

یا وضو کرے (اگر غسل اوس وقت دشوار ہو) **عن** ولید بن عقبة قال لما فتح نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة جعل

اهل مکة یاتونه بصبیانهم فیدعو لهم بالبرکة ویمسح رؤسهم قال فجیء بی الیه وانا مخلق فلم یمسنی من

اجل الخلوق ترجمہ ولید بن عقبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو مکہ والے اپنی لڑکونکو لیکر آپکی خدمت مین

حاضر ہونے لگی سو آپ اون کے لیے برکت کی دعا کرتے تہی اور اونکے سرون پر اپنا ہاتہہ پھیرتے تہے پھر مین بھی آپکی خدمت مین لایا گیا

لیکن مین خلق لگاتے ہوئے تہا اسواسطی آپنے مجہے نہین چہوا (کیونکہ آپ کو خیال آیا کہ مس کرنےمین کہین مینہدی تہ کو نہ لگ جاوے اگرچہ بلا قصد لگجانا کچہ خوف کا باعث نہین ہی) **عن** انس بن مالك ان رجلا دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیه اثر صفرة وکان النبی صلی الله علیه وسلم قلما یواجه رجلا فی وجهه بشیء یکرهه فلما خرج قال لو امرتم هذا ان یغسل ذا عنه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایکشخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اوس پہ (زعفران کی) زردی کا نشان تہا اور آپ بہت کم کسی شخص کے سامنے اوسکی اوس چیز کو بیان کرتے جسکو آپ برا جانتے (تاکہ سامنے کسی کی وہ رنجیدہ نہو) جب وہ نکلا تو آپنے فرمایا کاش تم کہو اوس سے کہ دہو ڈالے اوس زردی کو)

باب ما جاء فی الشعر (بال کہانتک رکہنا چاہیے) **عن** البراء قال ما رأیت من ذی لمة احسن فی حلة حمراء من رسول الله صلی الله علیه وسلم زاد محمد له شعر یضرب منکبیه قال ابوداود وکذا رواه اسرائیل عن ابی اسحاق قال یضرب منکبیه وقال شعبة یبلغ شحمة اذنیه **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی مین نے کسی شخص کو جو کان سے نیچے بال رکہتا ہو سرخ جوڑا پہنے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہین دیکہا آپکے بال مونڈہون کو لگتے تہے ابوداود نے کہا اسرئیل نے ابو اسحاق سے ایسا ہی روایت کیا کہ آپکے بال مونڈہون سے لگتے تہے اور شعبہ نے کہا کانونکی لو تک تہے **ف** کانون کی لو تک بالونکا رکہنا بہتر ہی حد حد مونڈہون تک اس سے نیچے رکہنا اچہا نہین ہے) **عن** البراء قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم له شعر یبلغ شحمة اذنیه **ترجمہ** براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کان کی لولکیون تک پہونچتی تہے **ف** یہ حدیث شعبہ کی روایت کو مؤید ہی **عن** انس بن مالك کان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی شحمة اذنیه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دونو کان کی لو تک تہی **عن** انس بن مالك قال کان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی انصاف اذنیه **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانون کے نصف تک تہے **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی اور مصر دونون مین اسی مقام پر ہے لیکن براء کی دوسری حدیث حضرت عائشہ کی حدیث کے بعد نسخہ دہلی مین ہے **عن** عائشة قالت کان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم فوق الوفرة ودون الجمة **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال وفرہ سے بڑہکر اور جمہ سے کم تہی **ف** وفرہ کان تک اور جمہ مونڈہون تک

باب ما جاء فی الفرق (مانگ نکالنے کا بیان یعنی بالونکو دو طرف کسطرح مانگ نکالین) **عن** ابن عباس قال کان اهل الکتاب یعنی یسدلون اشعارهم وکان المشرکون یفرقون رؤسهم وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعجبه موافقة اهل الکتاب فیما لم یؤمر به فسدل رسول الله صلی الله علیه وسلم ناصیته ثم فرق بعد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی اہل کتاب اپنے سر کے بالون کو یونہی لٹکا چہوڑ دیتے تہے اور مشرکین اپنے سرون مین مانگ نکالا کرتے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکہتے

جس باب مین انکو کوئی حکم نہ تہا اس لیے آپنے اپنی پیشانی کے بال لٹکا دیے پہر اپنے سر مین مانگ نکالنے لگے **ف** یعنے جس کام
کے کرنے نہ کرنے کا حکم اللہ کیطرف سے کچہہ نہ پاتے اوس مین اہل کتاب کی آپ موافقت کرتے کیونکہ اس مین بھی کچہہ سند
ہے اور مشرکین بے سند انکے پاس اللہ کی کوئی کتاب نہیں وہ فقط دیکہا دیکہی کام کرتے ہین بعد اسکے حضرت کی وحی
کے سبب سے یا اپنے اجتہاد سے کہ وہ بھی ایک قسم کی وحی ہے اپنے سر مین مانگ نکالی تو ہماری لیے اب قرآن و حدیث
موجود ہے ہمکو موافقت ضرور نہیں بلکہ منع ہے مگر جو کام کہ اگلی کتاب مین اوسکا حکم ہے اور ہماری دین مین بھی اوسکا حکم
ہے جیسا کہ ختنہ وغیرہ تو وہ کام ہم کرینگے گو اونکی موافقت ہو جاوے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت كنت اذا
اردت ان افرق رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم صدعت الفرق من يافوخه وارسل ناصيته
بين عينيه ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالون کی مانگ
نکالنا چاہتی تو آپ کے سر مبارک کے بیچون بیچ سے مانگ چیرتی اور آپ کی پیشانی کے بالون کو دونو طرف مین لٹکا دیتی
دونون آنکہون کے بیچ کی سیدہ سے یعنے آدہی ادہر اور آدہی ادہر **باب** في تطويل الجمة سر کے بالونکو لنبا رکہنا
نحوست ہے **عن** وائل بن حجر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم ولي شعر طويل فلما رآني رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ذباب ذباب فرجعت فجززته ثم اتيته من الغد فقال اني لم اعنك وهذا
احسن ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میری سر کے بال لنبے لنبے تہے جب آپنے
مجھے دیکہا تو فرمایا (بالونکو اتنا لنبا رکہنا) نحوست ہے نحوست ہے مین یہ سنکر لوٹ گیا اور بالون کو کتر کر دوسری روز
آیا آپنے فرمایا مینے تیرے ساتہہ برائی نہین کی یہ بہا ہی (یعنے اب بال اچھے ہو گئے … چاہیین) اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بہت لنبے بال رکہنا ممنوع اور منحوس ہے انتہا یہ ہے کہ مونڈہون تک ہون **باب** في الرجل يعقص شعره
مرد اپنے سر کے بال گوندہ لیوے تو کیسا ہے **عن** مجاهد قال قالت ام هانئ قدم النبي صلى الله عليه وسلم الى مكة
وله اربع غدائر تعني عقائص ترجمہ مجاہد نے ام ہانی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے پاس
مکہ مین تشریف لائے (یعنے فتح مکہ کے دن) تو آپکے چار لٹین گوندہی ہوئی تہین (یعنی ساری سر کے بال کو چار حصے کرکے
گوندہ لیا تہا تاکہ سفر مین پریشان نہو جاوین) **باب** في حلق الرأس لڑکونکا سر منڈانا کیسا ہے **عن** عبد الله بن
جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم امهل آل جعفر ثلاثا ان ياتيهم ثم اتاهم فقال لا تبكوا على اخي بعد اليوم
ثم قال ادعوا لي بني اخي فجيء بنا كانا افرخ فقال ادعوا لي الحلاق فامره فحلق رؤوسنا ترجمہ عبد اللہ بن
جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی گہر والون کو مہلت دی تین کی (یعنی تین رات کی) پہر آپ اونکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد ہمارے بہائی پر تم مت روؤ اور پہر فرمایا کہ ہمارے پاس ہمارے بھتیجون کو بلاؤ تو ہم آپکے
خدمت مین حاضر ہوئے چڑیا کے بچون کیطرح بال بکہرے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نائی کو میری پاس بلاؤ پہر آپنے اوسی حکم دیا

تو اوس نے ہماری سر کو مونڈا اور آپ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی اور سر کو دو حصوں میں کیا کہ بچوں کی مان مصیبت میں تھی اوسکو سر دھونے اور کنگھی کرنے کیطرف توجہ نہ ہوتی) **باب** فی الذوابۃ لڑکوں کی زلفیں رکھنا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن القزع والقزع ان یحلق راس الصبی فیترك بعض شعره **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع اوسکو کہتے ہیں جو لڑکے کا کچھ سر مونڈا دے اور کچھ باقی رکھے (یعنی زلفیں چھوڑ دے) **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن القزع وهو ان یحلق راس الصبی فتترك له ذوابة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ لڑکے کا سر مونڈا جاوے اور چوٹی یعنے زلف چھوڑ دیجاوے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم رای صبیا قد حلق بعض شعره وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوه كله او اتركوه كله **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اوسکا تھوڑا سا سر مونڈا تھا اور تھوڑے سر پر بال تھے آپ نے اس حرکت سے منع فرمایا (یعنے اوس لڑکے کے وارثوں سے) اور فرمایا کہ اسکا سب سر مونڈ دیا سب چھوڑو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے سر پر چوٹی یا ببری یا کاکلیں یا چوٹیاں رکھنا اچھا نہیں باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہیں مگر وارثوں کو چاہیے کہ بچوں کا اپنے سنت ادا دیں تو سب سر کے بال منڈا دیں یا سب سر پر رکھیں اور جب لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکھنا بُرا ہے تو بھر بڑوں کو تو بدرجہ اولی نہ چاہیے بلکہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکے کو اسطرح بال رکھتے دیکھے تو سنت کی پیروی کر کے اوسکو منع کر دے) **باب** فی الرخصة لڑکوں کی زلفوں کی رخصت کا بیان **عن** انس بن مالك قال كانت لی ذؤابة فقالت لی امی لا اجزها كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یمدها ویاخذ بها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ میری سر پر چوٹی تھی میری ماں نے مجھسے کہا کہ میں اوسکو نہ کاٹوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو کھینچتے تھے اور اوسکا پکڑتے مجھکو چوٹی پکڑ کر شفقت سے) **عن** حجاج بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالك فحدثتنی اختی المغیرة قالت وانت یومئذ غلام ولك قرنان او قصتان فمسح راسك وبرك علیك وقال احلقوا هذین وقصوهما فان هذا زی الیهود **ترجمہ** حجاج بن حسان سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے تو میری بہن نے مجھ سے بیان کیا کہ تو اوس وقت لڑکا تھا اور تیری سر پر دو زلفیں تھیں یا دو لٹیں تھیں انس نے تیری سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی اور کہا مونڈ ڈالو یا کتر ڈالو ان زلفوں کو اسلیے کہ یہ طریقہ ہے یہود کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ اہل کتاب کے مشابہت کو بضرورت کے بُرا جانتے تھے **باب** فی اخذ الشارب مونچھیں کترنیکا بیان **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان والاستحداد ونتف الابط وتقلیم الاظفار وقص الشارب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے پیدایشی پانچ چیزیں سنتیں ہیں (یعنی فطرت میں داخل ہو گئے ہیں) اول ختنہ کرنا دوسری ناف کے نیچے مونڈنا تیسری بغلوں کے بال اوکھاڑنا

چوتھی ناخون کترنا پانچوین موچھین کترنا **ف** یعنی ہر ایک انسان جسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزونکو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدائشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھہ حاجت نہین اسواسطی کہ اول تو اس مین پاکی اور ستھرائی ہی دوسری فائدہ بھی ہر ختنہ مین یہہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور زیر ناف کے بال مونڈنے مین یہہ فائدہ ہی کہ میل دور رہتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور بغل کے بال دور کرنے مین یہہ فائدہ ہے کہ میل نہین رہتا اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہتی ہی اور ناخون کاٹنے مین یہ فائدہ ہی کہ مجوسی اور درندون کی مشابہت نہو اور کہانے پینے مین کچھہ اٹک نہ رہی - ہر چند سنت یہی ہی کہ ناف کے نیچے کے بال استری سی مونڈی لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین یہہ دس چیزین فطرت فرمائین - پانچ تو بھی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہہ - اول سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا - تیسری - ناک صاف کرنا - چوتھی - مسواک کرنا - پانچوین - پانی سی استنجا کرنا - کبھی حضرت نی پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موچھون کے خوب کترنیکا یا مونڈنیکا حکم کیا **ف** یعنی ان بالونکو جو ہونٹھ سے لگی ہین یا ساری موچھہ کا علما کا اسمین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک کترنا افضل ہی بعضون کے نزدیک مونڈنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کترتے تھی اور بعض مونڈتے تھی **ت** اور داڑھیونکو چھوڑ دینیکا **ف** ابن عمر اور ابو ہریرہ سی مروی ہی کہ وہ اپنی داڑھیان ایک مٹھی کے برابر رکھتے تھی اس سے زیادہ کتر ڈالتے تھی امام مالک سی سوال ہوا کہ اگر داڑھی لمبی ہو جاوے اونہون نے کہا کہ کترنا چاہیئے ترمذی نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک لنبائی اور عرض مین سی لیا کرتے تھے تاکہ گول ہو جاوے **عن** انس بن مالک قال وقت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق العانۃ وتقلیم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط اربعین یوما قال ابو داود رواہ جعفر بن سلیمان عن ابی عمران عن انس لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقت لنا ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری لیے مدت مقرر کر دی ناف کے نیچے کے بال مونڈنے کی اور ناخن ترشنے کی اور موچھون کے کترانے کی اور بغل کے بال دور کرنے کی چالیس دن تک **ف** یعنی اس سی زیادہ تاخیر درست نہین ہی گویا یہہ اکثر مدت ہی بعضے روایتون مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناخون اور موچھین ہر ہفتہ مین کتراتے تھے اور زیر ناف کے بال بیس دن مین ایکبار لیتے تھے اور بغل کے بال چالیس دن مین ایک بار - اکثر علما نے ہر ہفتہ یہہ کام اداکرنا مندوب سمجھا ہے **عن** جابر قال کنا نعفی السبال الا فی حج او عمرۃ ترجمہ جابر سے روایت ہی کہ ہم حج اور عمرہ کے سوا ہمیشہ داڑھیون کو لٹکا رہنے دیتی **باب** فی نتف الشیب سفید بال داڑھی میں سے اوکھاڑنا اچھا نہین ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا الشیب ما من مسلم یشیب شیبۃ فی الاسلام قال عن

سفیان الا کانت له نورا یوم القیامة وقال فی حدیث یحیی الا کتب له بها حسنة وحط عنه بها خطیئة ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بال کو مت اوکھاڑو اسلیے کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ حالت اسلام مین جسکا بال سفید ہو۔ ہو مگر وہ بال قیامت کے دن اوسکے لیے نور نہ ہو **ف** معلوم ہوا کہ سفید بال ہونے سے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے بضرورت اوسکا اوکھاڑنا یا اوسکو سیاہ کرنا منع ہے **ف** یحیی کی روایت مین ہے اوسکے لیے سفید بال کے بدلے مین ایک نیکی لکھی جاویگی اور ایک برائی معاف ہوگی **باب**

فی الخضاب خضاب کا بیان کس رنگ کا درست ہے اور کونسا نا درست **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری اپنی داڑھیاں نہیں رنگتے تو تم اونکی مخالفت کرو (یعنی رنگو) **ف** بہتر یہ ہے کہ زرد رنگی ہے پھر سرخ ہے کہ مہندی ایسی رنگے پھر بھی ہے کہ وسمی رنگے **عن** جابر بن عبد الله قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة و راسه ولحیته کالثغامة بیاضا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے فتح مکہ کے روز ابو قحافہ جو آئی تو اونکی داڑھی مثل ثغامہ (ایک قسم کے نہایت سفید گھاس کی) کی سفید تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس داڑھی کی سفیدی کو کسی چیز کے رنگ سے بدل دو اور سیاہی کو بچو **ف** معلوم ہوا کہ کالے رنگ کا خضاب کرنا نہ چاہیے **عن** ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احسن ما غیر به هذا الشیب الحناء والکتم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بڑھاپے کے تغیر کے لیے حنا اور کتم بھی کیا اچھی چیز ہے **ف** کتم کہتے ہین وسمہ کو اور بعضوں نے کہا وہ ایک گھانس ہے جو وسمی کے ساتھ ملائی جاتی ہے **عن** ابی رمثة انطلقت مع ابی نحو النبی صلی الله علیه وسلم فاذا هو ذو وفرة بها ردع حناء وعلیه بردان اخضران ترجمہ ابی رمثہ سے روایت ہے مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا دیکھا تو آپکے سر کے بال مین کانون کی لو تک اور ان پر مہندی کا رنگ لگا ہوا ہے اور دو چادرین سبز رنگ کی پہنی ہین **عن** ابی رمثة فی هذا الخبر قال فقال له ابی ارنی هذا الذی بظهرک فانی رجل طبیب قال الله تعالی الطبیب بل انت رجل رفیق طبیبها الذی خلقها ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث مین مروی ہے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے اپنی پشت دکھلائیے کیونکہ مین طبیب ہون۔ آپ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالی ہے بلکہ تو رفیق ہے یعنی نرمی دینیوالا ہے مریض کو اور تسکین دینے والا ہے اوسکا تو طبیب وہی ہے جس نے اوسے پیدا کیا **عن** ابی رمثة قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم انا وابی فقال لرجل او لابیه من هذا قال ابنی قال لا تجنی علیه وکان قد لطخ لحیته بالحناء ترجمہ ابو رمثہ سے حدیث مین مروی ہے مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے کسی شخص سے پوچھا یا میرے باپ سے یہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا بوجھ نہ اوٹھاویگا (قیامت کے روز جو تو کریگا

اوسکی بابت پرسش بھی ہوگی) آپ نے اپنی داڑھی مین مہندی نہ لگائی تھی ۰ انس سئل عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر
اللہ لم یخضب ولکن قد خضب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ترجمہ انس سے روایت ہے کہ اونسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خضاب کا حال پوچھا تو اونہون نے کہا کہ آنحضرت نے تو خضاب نہین کیا مگر ہان ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے تو البتہ خضاب
کیا ہی **باب** ماجاء فی خضاب الصفرة زرد رنگ کے ساتھہ خضاب کرنیکا بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یلبس السبتیة ویصفر لحیته بالورس والزعفران وکان ابن عمر یفعل ذلک **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیان بے بال کے پہنا کرتے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس ایک قسم کی گھانس زرد رنگ ہے اور
زعفران سے زرد کرتے اور ابن عمر بھی اوسیطرح کیا کرتے تھے **عن** ابن عباس قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل
قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال هذا احسن من هذا قال
فمر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من هذا کله **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوس نے مہندی سے خضاب کیا تھا تو آپ نے فرمایا یہہ کیا اچھا ہے ابن عباس نے کہا پھر اور ایک
شخص مہندی اور کتم (ایک گھاس ہے) دونون سے خضاب کرکر آیا تو آپ نے فرمایا یہہ اوس سے بھی اچھا ہے راوی کہتا ہے کہ آخر
مین پھر اور ایک تیسرا شخص زرد خضاب کرکے آیا تو آپ نے اوسے فرمایا یہہ تو سب سے اچھا ہے **باب** ماجاء فی خضاب السواد
سیاہ رنگ خضاب کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم یخضبون فی
آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحة الجنة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے مین ایک قوم ہوگی وہ کبوتر کے سینے کا سا سیاہ خضاب کرینگے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھین گے
ف یعنی جنت کے پاس بھی پھٹکنے نہ پاوینگے جیسا کہ **باب** ماجاء فی الانتفاع بالعاج ہاتھی دانت کو استعمال
مین لانا درست ہے **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
سافر کان آخر عهده بانسان من اهله فاطمة واول من یدخل علیها اذا قدم فاطمة فقدم من غزاة
له وقد علقت مسحا او سترا علی بابها وحلت الحسن والحسین قلبین من فضة فقدم فلم یدخل فظنت
ان ما منعه ان یدخل ما رای فهتکت الستر وفککت القلبین عن الصبیین وقطعته بینهما فانطلقا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهما یبکیان فاخذه منهما وقال یا ثوبان اذهب بهذا الی فلان
اهل بیت فی المدینة ان هولاء اهل بیتی اکره ان یاکلوا طیباتهم فی حیاتهم الدنیا یا ثوبان اشتر
لفاطمة قلادة من عصب وسوارین من عاج **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے جو مولی (غلام آزاد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہین سفر کا ارادہ فرماتے تو گھر کے سب آدمیون مین حضرت فاطمہ سے آپ کی اخیر
بات چیت ہوتی **ف** یعنی سب گھر والون مین سے آپ رخصت ہوکر فاطمہ پاس تشریف لاتے اور اون سے باتین کرکر رخصت فرماکر

سب سے آخر مین حضرت فاطمہ سے رخصت ہوتے **ف** اور جب آپ سفر سے تشریف لاتی تو پہلے فاطمہ سے ملاقات کرتے تو آپ ایک جہاد سے تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ نے اپنے دروازہ پر پردہ یا ٹاٹ لٹکایا تھا اور حضرت حسن و حسین دونون کو چاندی کے دو کنگن پہنائی تھے آنحضرت نے جو تشریف لا کر دیکھا تو گھر مین آپ نہ آئے (یعنی جیسی آپ کی عادت تھی) تو حضرت فاطمہ نے گمان کیا کہ آپ گھر مین تشریف لانیسے ان چیزون نے روکا دریافت کیا تو یہی معلوم ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ سے پردہ نکالا پھر دونون صاحبزادون سے اوس زیور کو بھی اوتار لیا اور کاٹ کر اون کے سامنے ڈالدیا وہ دونون کے دونون آنحضرت پاس روتے ہوئے چلے گئی آپ نے اون سے وہ کٹی ہوئی ٹکڑے لیکر فرمایا اے ثوبان یہہ جا کر فلان گھر والون کو دے آؤ کوئی محتاج مدینہ مین پھر فرمایا یہہ لوگ میرے اہل بیت ہین (یعنے فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم) مین برا جانتا ہون کہ یہہ اپنے مزے دنیا ہی مین لوٹ لین اے ثوبان فاطمہ کے لیے ایک ہار شنکو کا خرید لے اور دو کنگن ہاتھی دانت کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھی دانت پاک ہے اور اوسکا استعمال درست ہے بخاری مین ہے کہ علماء سلف اوس سے کنگھی کرتی تہی اور اوس مین تیل رکھتی تہے

آخر کتاب الترجل

تمام ہوئی کتاب کنگھی کرنیکی اور اوسکی متعلقات کی اللہ کے فضل اور احسان سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الخاتم

یعنے شروع ہوئی ہے کتاب انگوٹھی پہننے کی اللہ کے نام سے جو بہت رحمت والا ہے مہربان **عن** انس بن مالک قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی بعض الاعاجم فقیل لہ انہم لا یقرؤن کتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ ﷺ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بادشاہون ملک عجم کو فرمان لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ وہ تو بغیر مہر کے خط پڑہتے بھی نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی مہر دار بنوائی اور اوس مین محمد رسول اللہ آپنے کھدوایا **عن** انس بمعنے حدیث عیسی بن یونس زاد فکان فی یدہ حتی قبض وفی ید ابی بکر حتی قبض وفی ید عمر حتی قبض وفی ید عثمان فبینما ہو عند بئر اذ سقط فی البئر فامر بہا فنزحت فلم یقدر علیہ ترجمہ دوسری روایت مین ہے کہ پھر وہ انگوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی بعد اوسکے ابو بکر صدیق کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پھر عثمان ذی النورین کے ہاتھ مین رہی وہ ایک کنوی پر بیٹھے تھے انگوٹھی اونگلی سے نکلکر کنوی مین گر پڑی اونہون نے حکم کیا اوسکا سارا پانی نکلوایا گیا مگر وہ انگوٹھی نہ ملی **عن** انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق فصہ حبشی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ اوسکا عقیق حبشی کا تھا اس صورت مین دوسری حدیث سے مخالفت ہوگی کہ نگینہ بھی اوسکا چاندی ہی کا تھا شاید مراد یہہ ہو کہ

عن انس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من فضة كله فصه منه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی بالکل چاندی کی تھی اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تھا عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي بطن كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس خواتيم الذهب فلما راهم قد اتخذوها رمى به وقال لا البسه ابدا ثم اتخذ خاتما من فضة نقش فيه محمد رسول الله ثم لبس الخاتم بعده ابو بكر ثم لبسه بعد ابي بكر عمر ثم لبسه بعد عمر عثمان حتى وقع في بئر اريس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اسکے نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے پیٹ کیطرف کیا اور اوس نگینہ مین محمد رسول اسد کھدوایا تو لوگون نے بھی سونے کی انگوٹھیان بنوائین پھر جب آپ نے لوگونکو سونے کی انگوٹھیان پہنے دیکھا۔ تو آپ نے اوسی پھینک دیا اور فرمایا کہ اب کبھی اسکو نہ پہنونگا پھر اسکے بعد آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اوسمین محمد رسول اسد کھدوایا اور بعد آپ کے وفات کے حضرت ابوبکر نے اوسکو پہنا پھر اون کے ہاتھ سے بیر اریس مین گر پڑے عن ابن عمر في هذا الخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم فنقش فيه محمد رسول الله وقال لا ينقش احد على خاتمي هذا ثم ساق الحديث ترجمہ ابن عمر سے یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوسمین محمد رسول اسد کھدوایا اور فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہے ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور انکو اسلام کی دعوت دین یہ بلادین لوگون نے عرض کیا کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کھدوالی چاندی کی تھی تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اسد حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابوبکر صدیق پاس رہی اون کے بعد عمر فاروق پاس رہی اون کے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر اون کے ہاتھ سے کنوئین مین گر پڑی اور منع سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اسد نہ کھدوا دے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ حضرت کی مہر ہے یا کسی اور کی عن ابن عمر بهذا الخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فالتمسوه فلم يجدوه فاتخذ عثمان خاتما ونقش فيه محمد رسول الله قال فكان يختم به او يتختم به ترجمہ ابن عمر سے بھی یہ روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عثمان کے وقت مین اوس انگوٹھی کو ہر چند تلاش کیا مگر اوسکا پتہ نہ لگا تب حضرت عثمان نے ایک اور انگوٹھی بنوائی اور اوسمین محمد رسول اسد کھدوایا حضرت عثمان اوسکو پہنا کرتے

باب ما جاء في ترك الخاتم انگوٹھی نہ پہننا بہتر ہے

عن انس انه راى في يد النبي صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق يوما واحدا فصنع الناس فلبسوا وطرح النبي صلى الله عليه وسلم فطرح الناس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہون نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ہاتھ مین ایک انگوٹھی دیکھی چاندی کی صرف ایکدن لوگون نے یہ دیکھکر انگوٹھیان بنوا کر پہنین بعد اوس کے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی نکال ڈالی لوگون نے بھی نکالدی معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت کے انگشتری پہننا خوب نہین ہے مگر جن کو حاجت ہو تو

پہنے جیسے بادشاہ یا قاضی کو **باب** فی خاتم الذہب سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو درست نہیں ہے **عن** ابن مسعود
کان یقول کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ عشر خلال الصفرۃ یعنی الخلوق وتغییر الشیب وجر
الازار والتختم بالذہب والتبرج بالزینۃ لغیر محلہا والضرب بالکعاب والرقی الا بالمعوذات وعقد
التمائم وعزل الماء لغیر او غیر محلہ وفساد الصبی غیر محرمہ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو دس خصلتیں بری معلوم ہوتی تھیں زردی یعنی خلوق (**ف**) عرب میں دستور تھا کہ لوگ زعفران وغیرہ
خوشبو جمع کر کے زرد ملغوبہ بناتے تھے سو اگر کوئی مرد وہ ملغوبہ لگاتا تو حضرت کو ناپسند تھا **ت** اور سفید بالوں کو تغیر
دینا **ف** یعنی سفید بالوں کو اوکھاڑنا یا سیاہ کرنا **ت** اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹھی پہننا اور حرام جگہہ پر
عورتوں کا سنگار کرنا دکھانا کہ کوئی اور گوٹیوں سے کھیلنا اور معوذات کے سوا اور کوئی منتر پڑھنا **ف** معوذات سے
مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے **ت** اور گنڈوں اور منکوں کا باندھنا **ف** جیسا کہ لوگ ان کے گلے میں
نظر سے بچنے کو تعویذ و گنڈہ وغیرہ لٹکاتے ہیں یہ افعال جاہلیت سے ہیں **ت** اور غیر حلال میں منی کا ڈالنا اور فساد کرنے
کا یعنے بگاڑ دینا لڑکے کو اور ضعیف کر دینا اوس کا اس طرح کہ ایام رضاعت میں اوس کی ماں سے صحبت کرنا مگر یہہ حرام نہیں ہے

باب فی خاتم الحدید لوہے کی انگوٹھی پہننا درست نہیں **عن** بریدۃ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وعلیہ خاتم من شبہ فقال مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید
فقال مالی اری علیک حلیۃ اہل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیء اتخذہ قال اتخذہ من
ورق ولا تتمہ مثقالا ولم یقل محمد عبد اللہ بن مسلم ولم یقل الحسن السلمی المروزی **ترجمہ** بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجھ کو کیا ہوا ہے
جو تجھہ سے بتوں کی بدبو مجھے معلوم ہوتی ہے سو اوس نے اپنے انگوٹھی کو پھینک دیا اور پھر لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو
پھر آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجھے کیا ہوا ہے جو میں تجھ پر دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھتا ہوں تو اوس نے اپنی انگوٹھی پھینک
دی اور عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں تو آپ نے فرمایا چاندی سے اور مثقال سے کم ہو **ف** مثقال
ساڑھے چار ماشے کی ہوتی ہے یعنی اس سے زیادہ میں انگوٹھی بھاری اور بدوضع ہو جاوے گی یا اس سے زیادہ مردوں کو چاندی
کا استعمال درست نہیں ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے **عن** ایاس بن الحارث بن المعیقیب جدہ من قبل امہ
ابو ذباب عن جدہ قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حدید ملوی علیہ فضۃ قال فربما
کان فی یدی قال وکان المعیقیب علی خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ذباب سے روایت ہے جو نانا تھا ایاس
بن حارث کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی لیکن اوس پر چاندی کا ملمع تھا بعض وقت وہ انگوٹھی میرے
ہاتھہ میں رہتی اور معیقیب کی وہ انگوٹھی سپرد رہتی **ف** بعضوں نے کہا ہے حدیث کا اسناد بریدہ کی حدیث سے بہتر ہے اور یہ

گزری کیونکہ اسکی اسناد مین عبد اللہ بن مسلم مروزی ہی اور اس کی حدیث قابل حجت لینے کی نہیں ہی۔ بعضون نے کہا
لوہی پیتل چاندی کا ملمع ہو گیا تو اسکی کراہت جاتی رہتی ہے۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدایۃ ھدایۃ الطریق واذکر بالسداد تسدیدک
السھم قال ونھانی ان اضع الخاتم فی ھذہ او فی ھذہ السبابۃ والوسطی شک عاصم ونھانی
عن القسیۃ والمیثرۃ قال ابوبردۃ فقلنا لعلی ما القسیۃ قال ثیاب تاتینا من الشام او من مصر مضلعۃ
فیھا امثال الاترج قال والمیثرۃ شیء کانت تصنعہ النساء لبعولتھن ترجمہ حضرت امیر المومنین علی بن
ابی طالب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ دعا مانگا کر اللھم اھدنی وسددنی یا اللہ مجھکو ہدایت کر
اور مضبوط کر ہدایت سے یہ نیت کر اکرکہ سیدھی راہ پر چلنا نصیب ہو اور مضبوط کرنے سے یہ غرض کہ تیر خوب مضبوط بنایا کرتے
یا مضبوطی سے بنا کرتے اور منع کیا مجھکو انگوٹھی پہننے سے اس انگلی مین یا اس انگلی مین اور اشارہ کیا کلمہ کی یا بیچ کی انگلی
کی طرف شک کیا عاصم نے جو راوی ہی اس حدیث کا اور منع کیا مجھکو قسیہ سے اور میثرہ سے ابو بردہ نے کہا مین نے علی سے پوچھا
قسیہ کیا ہے انہون نے کہا قسیہ ایک قسم کے کپڑے ہین جو شام سے یا مصر سے آتے ہین دھاری دار ان مین ترنج بنے
ہوتے ہین اور میثرہ وہ چیز ہی جو عورتین اپنے خاوندون کے لیے بنایا کرتی تہین

باب فی التختم فی الیمین والیسار انگشتری داہنے ہاتھ مین پہننے

یا بائین ہاتھ مین عن عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ ترجمہ عبد الرحمن سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے تہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یتختم فی یسارہ کان فصہ فی باطن کفہ قال ابوداود قال ابن اسحاق واسامۃ یعنی ابن
زید عن نافع فی یمینہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے
تہے اور نگینہ اسکا ہتھیلی کی طرف ہوتا ف آنحضرت صلعم سے داہنے اور بائین دونون ہاتھ مین انگوٹھی کا پہننا ثابت
ہی بعضون نے داہنے کو فضیلت دی ہے بعضون نے بائین ہاتھ مین پہننے کو اختیار کیا ہی عن ابن عمر کان یلبس خاتمہ
فی یدہ الیسری ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی وہ اپنی انگوٹھی بائین ہاتھ مین پہنا کرتے تہے عن محمد بن اسحاق قال
رأیت علی الصلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب خاتما فی خنصرہ الیمنی فقلت ما ھذا قال رأیت
ابن عباس یلبس خاتمہ ھکذا وجعل فصہ علی ظھرھا قال ولا یخال ابن عباس الا قد کان یذکر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ کذلک ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہی مین نے صلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب
کے ہاتھ مین ایک انگوٹھی دیکھی وہ پہنے ہوئی تھے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مین مین نے کہا یہ کیا ہے انہون نے کہا مین نے عبد اللہ بن
عباس کو دیکھا اسی طرح انگوٹھی پہنتے ہوئے اور نگینہ کو اوپر رکھتے تھے ہتھیلی کی پشت پر اور مین سمجھتا کہ ابن عباس نقل کرتے تہے

بلکہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے یعنی اسی طرح انگوٹھی پہنتے تھے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا میں لیکن نگینہ اندر کو رکھنا بہتر ہے اور صحیح روایت سے منقول ہے **باب** فی الجلاجل پانون مین گھونگرو پہننا جو آواز دین کیسا ہی **عن** علی بن سہل بن الزبیر ان مولاۃ لہم ذہبت بابنۃ الزبیر الی عمر

بن الخطاب وفی رجلہا اجراس فقطعہا عمر ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع کل جرس شیطان ترجمہ علی بن سہل بن زبیر سے روایت ہی ایک مولاۃ آزاد لونڈی کو بولتے مین اون کے زبیر کے بیٹی کو لیکر حضرت عمرؓ پاس گئی اور اوس لڑکے کے پیر مین گھونگرو تھے سو حضرت عمر نے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی فرماتے تھے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہی **ف** گھونگرو بھی ایک قسم کا گھنٹہ ہی اسلیے کہ اس سے بھی ایک آواز نکلتی ہی **عن** عائشۃ قالت بینما ہی عندہا اذ دخل علیہا جاریۃ وعلیہا جلاجل یصوتن

فقالت لا تدخلنہا علی الا ان تقطعوا جلاجلہا وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس ترجمہ بنانہ سے روایت ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ کے پاس آئی اور اوس کے پانون مین گھونگرو تھے آواز دار سو حضرت عائشہ نے کہا کہ بغیر گھونگرو کاٹے اسکو میرے پاس مت لاؤ اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہی آپ فرماتی تھے جس گھر مین گھنٹا ہوتا ہی اوس گھر مین فرشتے نہین آتے **باب** فی ربط الاسنان

بالذہب سونے سے دانت بند ہونا یا ناک بنانا درست ہی **عن** عبد الرحمن بن طرفۃ ان جدہ عرفجۃ بن اسعد

قطع انفہ یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذ انفا من ذہب ترجمہ عبد الرحمن بن طرفہ سے روایت ہی کہ عرفجہ بن اسعد کی ناک کاٹی گئی کلاب کے دن **ف** کلاب ایک موضع کا نام ہی **ت** تو اوس نے چاندی کی ناک بنائی پھر اوسکی بو معلوم ہوئی اوسی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سونے کی ناک بنانے کا حکم فرمایا **ف** اسلیے کہ سونے مین بدبو نہین ہوتی **عن** عرفجۃ بن اسعد

بمعناہ قال یزید قلت لابی الاشہب ادرک عبد الرحمن بن طرفۃ جدہ عرفجۃ قال نعم ترجمہ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی **ف** اگرچہ حدیث مین دانت بند ہونے کا ذکر نہین ہی مگر مصنف نے دانت کو ناک پر قیاس کیا کہ جب ناک جو ایک عضو ہی سونے کی بنانا درست ہوئی تو دانتونکا بند ہونا سونے سے ضرور درست ہوگا اسی واسطے باب مین دانتون کا بند ہونا درج کیا) **باب** فی الذہب للنساء عورتون کو سونا پہننا کیسا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلیۃ من عند النجاشی اہداہا لہ فیہا خاتم من ذہب فیہ فص حبشی قالت فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعود معرضا عنہ او ببعض اصابعہ ثم دعا امامۃ ابنۃ ابی العاص ابنۃ ابنتہ زینب فقال تحلی بہذا یا بنیۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زیور آیا جو نجاشی بادشاہ حبش نے آپ کو تحفہ دیا اوس مین ایک انگوٹھی تھی سونے کی جسمین نگ حبشی جڑا ہوا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک لکڑی سے چھوا یا اونگلی سے پہر ایسکو یا وہ بہر توجہ نہ کی بسبب اوس کے کہ امامہ بنت ابی العاص
حضرت زینب کی صاحبزادی کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تہیں بلایا اور فرمایا تو پہن لے دیدیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عورتونکو سونا پہننا درست ہے اور جن حدیثون سے سونا پہننا عورتون کے لیے منع معلوم ہوتا ہے وہ اکثر علما کے نزدیک
منسوخ ہین اگر سونا اور حریر عورت مردون کے لیے درست نہ ہو تو اون کے پیدا کرنے سے ایک غرض عظیم فوت ہوتی ہے **عن** ابی
ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من
ذھب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذھب ومن احب ان یسور
حبیبہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذھب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بھا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محبوب کو آگ کا بالا پہنانا چاہے تو اوسکو سونیکا بالا پہنا دے اور جو شخص اپنے
محبوب کو آگ کی ہنسلی پہنانا چاہے تو اوسکو سونے کی ہنسلی پہنا وے اور جو کوئی اپنے محبوب کو کنگن آگ کا پہنانا چاہے تو اوسکو
کنگن سونے کا پہنا دے لیکن تمہیں چاندی جائز ہے اوس سے کھیلو **ف** مراد محبوب سے لڑکا ہے کیونکہ اگر جورو مراد ہوتی تو سونا
پہننے سے منع کیون ہوتا الا اوس صورت مین جب یہ کہین کہ عورتون کو سونا پہننا درست نہین جیسا بعض قلیل
علما کا قول ہے۔ اب رہی چاندی تو اوسکا استعمال کہانے پینے مین اکثر علما کے نزدیک منع ہے لیکن چاندی کا پہننا درست ہے مردون
اور لڑکون کے لیے طبرانی نے روایت کیا من احب ان یسور ولدہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذھب ولکن الفضۃ فالعبوا بھا کیف شئتم
اس روایت مین ولدہ کی تصریح ہے اور یہی موید ہے اسبات کو کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین حبیب سے بھی ولد مراد ہو فقط **عن** اخت
لحذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء اما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ اما انہ لیس منکن
امرأۃ تحلی ذھبا تظھرہ الا عذبت بہ **ترجمہ** حذیفہ کی بہن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
عورتون کی جماعت کیا زیور بنانے کیلیے تمہیں چاندی بس نہین کرتی ہوشیار ہو جاؤ تم مین سے کوئی عورت ایسی نہین جو وہ
سونے کا زیور بنا دکھاوے زینت کرکے اوس کو مگر اوسی زیور سے اوسپر مار پڑیگی **عن** اسماء بنت یزید ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ تقلدت قلادۃ من ذھب قلدت فی عنقھا مثلہ من النار یوم القیامۃ
وایما امرأۃ جعلت فی اذنھا خرصا من ذھب جعل فی اذنھا مثلہ من النار یوم القیامۃ **ترجمہ** اسماء بنت
یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے سونیکا لٹکن گردن مین پہنا تو ویسا ہی لٹکن آگ کا قیامت کے
دن اوسکی گردن مین پہنایا جاویگا اور جس عورت نے سونے کی بالی اپنے کان مین پہنی اللہ تعالے ویسی ہی آگ کی بالی اوسکے کان مین قیامت کے
دن ڈلوا دیگا **عن** معاویۃ بن ابی سفیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن رکوب النمار وعن لبس الذھب
الا مقطعا **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چیتون کے چمڑون پر سوار ہونے
سے اور سونے کے پہننے سے مگر تہوڑا سا ریزہ جیسے دانت یا ناک سونیکا یا اوسکے تار جو چاندی مین بوئے لگتے ہین اور سونے مین نہین بنتے اسواسطے کہ وہ دانت یا

اخر کتاب الخاتم

تمام ہوئی کتاب انگشتری یعنی اور اوسکی متعلقات کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الفتن

اللہ جل جلالہ کے نام سے شروع ہوئی کتاب بیان مین فتنون کے جنکی رسول اللہ صلعم نے پیشینگوئی کی

عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما فما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدثہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابہ ھؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کھڑے ہوئے اور نچھوڑے کوئی چیز اوس مقام مین جو قیامت تک ہونیوالی ہی مگر بیان فرمایا اوسکو **ف** یعنے قیامت تک کے حالات آپ نے بیان فرمائی **ت** پھر جسنے اوسکو یاد رکہا اوسنے تو یاد رکہا اور جسنے اوسے بہلا دیا اوسنے اوسکو بہولا دیا اور تحقیق میری ان اصحابون نے جانا اور پہچانا ہے اوسکو اور جب اون باتون مین سے جو آپ نے بیان فرمائی کوئی بات ظہور مین آتی ہی تو مجہے یاد آجاتی ہی کہ آپنے اوسکو فرمایا تہا جیسی کوئی شخص کسیکی چہرے کو پہچانتا ہوا اور وہ غائب ہو پھر جب آوی تو دیکہکر اوسی وقت اوسکو پہچان لیوی عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی ھذہ الامۃ اربع فتن فی اٰخرھا الفناء **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت مین چار فتنے ہونگے (یعنی بڑے بڑے اونکے بعد پھر فنا ہی یعنے پھر قیامت آویگی اور تمام مخلوقات فنا ہو جاوینگے) عن عبد اللہ بن عمر یقول کنا قعودا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرھا حتی ذکر فتنۃ الاحلاس فقال قائل یا رسول اللہ وما فتنۃ الاحلاس قال ھی حرب وحرب ثم فتنۃ السراء دخنھا من تحت قدمی رجل من اھل بیتی یزعم انہ منی ولیس منی وانما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنۃ الدھیماء لا تدع احدا من ھذہ الامۃ الا لطمتہ لطمۃ فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذاکم فانتظروا الدجال من یومہ او غدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم بیٹھے تہے اور آپنے فتنونکا بیان فرمایا تو اسقدر اہمین دراز کی کہ احلاس کے فتنے کا بھی ذکر فرمایا اہمین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ احلاس کے فتنے کی کیا حقیقت ہی پھر آپ نے فرمایا وہ تو بہاگنا اور غارت کرنا ہے پھر فتنہ سرا کا ہی ایسی شخص کے پیرون کے نیچے سے اوسکا فساد پیدا ہوگا جو میرے گہر والون سی ہونیکا گمان کریگا حالانکہ وہ میرے گہر والون سے نہوگا اسلیے کہ میری دوست وہی ہین جو متقی لوگ ہین پھر لوگ ایسی شخص پہ اتفاق کرینگے جیسے سرین ایک پسلی پر جو کسی طرح نہین جمتا **ف** یعنی ایسی شخص پہ اتفاق کرینگے کہ جسمین استقامت نہوگی جیسی چوتڑ پہلو کی ہڈی پہ سیدہا

نہین ہوتی **ف** پھر اندھیری کا فساد ہوگا وہ اس امت مین بغیر طمانچہ مارے کسی شخص کو نہ چھوڑیگا پھر جب لوگ کہینگے کہ فساد
جاتا رہا تو پھر وہ صبح کو اور زیادہ ہوگا جسمین آدمی فجر کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا یہانتک کہ لوگ خیمون کی طرف جمع ہونگے
ایک خیمہ ایمان والونکا ہوگا جسمین کوئی منافق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ منافقونکا ہوگا جسمین کوئی ایماندار نہ ہوگا تو جب ایسا
فتنہ ہو تو دجال کا انتظار کرو اسی روز سے یا اسکے دوسری روز سے **عن** حذیفة بن الیمان واللہ ما ادری
انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنة الی ان تنقضی الدنیا
یبلغ من معه ثلثمائة فصاعدا الا قد سماه لنا باسمه واسم ابیه واسم قبیلته **ترجمہ** حذیفہ بن یمان سے
روایت ہے خدا کی قسم ہے مین نہین جانتا کہ میرے صحابی بھول گئے یا جان بوجھکر چھپاتے ہین ہم بھول گئے خدا کی قسم ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ برپا کرنے والے کو نہین چھوڑا دنیا کے گذرنے تک جس فتنہ کے ساتھ تین سو لوگ یا اس سے بھی زیادہ
ہون مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے روبرو اسکا نام اور اسکے باپ کا نام اور اسکے قوم کا نام سب بیان فرما دیا
عن سبیع بن خالد قال اتیت الکوفة فی زمن فتحت تستر اجلب منها بغالا فدخلت المسجد فاذا
صدع من الرجال واذا رجل جالس تعرف اذا رایته انه من رجال اهل الحجاز قال قلت من هذا
فتجهمنی القوم وقالوا ما تعرف هذا هذا حذیفة صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال حذیفة
ان الناس کانوا یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسأله عن الشر فاحدقه
القوم بابصارهم فقال انی قد اری الذی تنکرون انی قلت یا رسول اللہ ارایت هذا الخیر
الذی اعطانا اللہ ایکون بعده شر کما کان قبله قال نعم قال قلت فما العصمة من ذلک قال السیف
قلت یا رسول اللہ ثم ماذا قال ان کان للہ خلیفة فی الارض فضرب ظهرک واخذ مالک
فاطعه والا فمت وانت عاض بجذل شجرة قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال معه نهر ونار
فمن وقع فی ناره وجب اجره وحط وزره ومن وقع فی نهره وجب وزره وحط اجره قال قلت
ثم ماذا قال ثم هی قیام الساعة **ترجمہ** سبیع بن خالد سے روایت ہے مین کوفے مین آیا جب تستر ایک موضع کا نام
ہے فتح ہوا تھا وہان سے خچر لایا تھا تو مین مسجد مین گیا دیکھا تو چند آدمی متوسط قد اور قامت اور جسم کے بیٹھے ہین اور ایک
شخص بیٹھا ہوا ہے جسکو دیکھنے سے تو پہچان لیوے کہ یہ حجاز کا رہنیوالا ہے مینے لوگون سے پوچھا یہ کون ہے تو وہ لوگ اسکے پوچھنے
سے خفا ہو گئے اور کہنے لگے کیا تو نہین پہچانتا ان کو یہ حذیفہ بن یمان ہین صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حذیفہ نے کہا لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتون کو پوچھا کرتے تھے (یعنی طاعت و عبادت اور خیر کو) اور مین بری باتون کو پوچھا
کرتا تھا بخاری کی روایت مین ہے اس ڈر سے کہ کہین مین برائی مین مبتلا نہ ہو جاؤن) تو لوگون نے میری طرف گھورا مینے کہا مین
جانتا ہون جس وجہ سے تم برا جانتے ہو پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ جو اللہ جل جلالہ نے ہم کو خیر اور بہتری عنایت فرمائی ہے

کیا اسکے بعد برائی بہی ہوگی جیسے اسکے پہلے تہی آپ نے فرمایا ہان مین نے عرض کیا پہر اوس برائی سے بچنے کی کیا صورت ہی آپنے فرمایا تلوار (یعنے مرتد اور ملحد لوگون کو تلوار سے مارنا اور انکو قتل کرنا جب وے سچے اور عمدہ دلیل سے قائل نہ ہون وے انکے شر سے بچنے کی تدبیر ہے) مین نے عرض کیا یارسول اللہ پہر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اللہ کا کوئی خلیفہ ہو پہر وہ تیری پیٹ پہوڑے اور تیرا مال لوٹ لے جب بہی تو اوسکی اطاعت کر اور جو کوئی خلیفہ نہ ہو تو مر جا جنگل مین ایک درخت کی جڑ چبا کے (یعنے فقر اور فاقہ قبول کر اور جنگل مین رہنا منظور کر مگر بیدینونکی صحبت چہوڑ دے) مین نے عرض کیا پہر کیا ہوگا آپنے فرمایا پہر دجال نکلیگا اوسکے ساتھ نہر بہی ہوگی اور انگار بہی ہوگی جو شخص اوسکے انگار مین جا پڑیگا اوسکا اجر ثابت ہوگیا اور گناہ اوسکے معاف ہوگئے اور جو شخص اوسکی نہر مین گیا (اوسکی اطاعت کرکے) تو گناہ اوسکا جم گیا اور اجر اوسکا مٹ گیا مین نے کہا پہر بعد اسکے کیا ہوگا آپنے فرمایا پہر قیامت ہوگی (یعنے دجال بالکل قریب قیامت کے نکلیگا) **عن خالد**

بن خالد الیشکری بہذا الحدیث قال قلت بعد السیف قال بقیة علی اقذاء وھدنة علی دخن

ثم ساق الحدیث قال کان قتادة یضعه علی الردة التی فی زمن ابی بکر علی اقذاء یقول قذاو

ھدنة ثم یقول صلح علی دخن علی ضغائن **ترجمہ** خالد بن خالد یشکری سے یہی حدیث مروی ہے اوسمین یہ ہے کہ حذیفہ نے عرض کیا یارسول اللہ پہر تلوار کے بعد کیا ہوگا (یعنی جب مرتد قتل کیے جاوینگے اوسوقت کیا ہوگا) آپ نے فرمایا لوگ رہینگے مگر دلون مین اون کے فساد ہوگا اور ظاہر مین صلح ہوگی مگر دل مین خیانت ہوگی بعد اسکے خیر تک حدیث کو بیان کیا۔ قتادہ اس تلوار کو حمل کرتے تہے اوس فتنہ پر جو ابوبکر صدیق کے زمانے مین ہوا جب بعضے قبائل عرب مرتد ہوگئے اونہون نے زکوة دینے سے انکار کیا پہر وہ تلوار سے سیدہے ہوگئے **عن نصر بن عاصم اللیثی**

قال اتینا الیشکری فی رھط من بنی لیث فقال من القوم فقلنا اتیناک نسالک عن حدیث حذیفة

فذکر الحدیث قال قلت یارسول اللہ ھل بعد ھذا الخیر شر قال فتنة وشر قال قلت یارسول

اللہ بعد ھذا الشر خیر قال یا حذیفة تعلم کتاب اللہ واتبع ما فیه ثلاث مرار قال قلت یارسول

اللہ بعد ھذا الشر خیر قال ھدنة علی دخن وجماعة علی اقذاء فیھا او فیھم قلت یارسول اللہ

الھدنة علی الدخن ما ھی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیه قال قلت یارسول

اللہ ابعد ھذا الخیر شر قال فتنة عمیاء صماء علیھا دعاة علی ابواب النار فان تمت یا حذیفة

وانت عاض علی جذل خیر لک من ان تتبع احدا منھم **ترجمہ** نصر بن عاصم اللیثی سے روایت ہے ہم یشکری پاس آئے چند لوگون کے ساتھ بنی لیث مین سے انہون نے پوچھا کون لوگ ہین ہم نے کہا ہم تمسے حذیفہ کی حدیث پوچھنے کو آئے ہین انہون نے بیان کرنا شروع کیا حدیث کو سیہان تک کہ یہ کہا حذیفہ بن الیمان نے کہا مین نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اس بہلائی کے بعد برائی بہی ہوگی **ف** یعنی بعد اس زمانہ اسلام کے زمانہ کفر کا بہی آویگا **ت**

آپ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ اس برائی کے بعد پھر زمانہ بھلائی کا بھی ہوگا آپ نے فرمایا اے حذیفہ اللہ کی کتاب کو سیکھہ اور جو کچھہ اوسمین ہی اوسکی پیروی کر تین بار آپ نے یہہ ارشاد فرمایا بعد اوس کے مینے عرض کیا اس شر کے بعد پھر بھلائی اور خیر ہے آپ نے فرمایا ہدنہ ہی علے الدخن اور جماعت ہی جنکی دونن کدورت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہدنہ علی الدخن کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا قوم کے دل اوس حالت پر نہ پھر ینگے جسپر کہ وہ تھے **ف** گو ظاہر مین صلح ہو جاوے یعنی سابق مین زمانہ اسلام کے جیسے دل تھے ویسے نہونگے راوی نے کہا پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ایسے نیک زمانہ کے بعد پھر بھی برائی ہوگی تو آپنے فرمایا کہ فتنہ ہوگا اندھا اور بہرہ کہ اوسمین بلانیوالے ہونگے آگ کے دروازہ پر سو اگر مرے تو اے حذیفہ جس حال مین کہ تو ایک درخت کی جڑ کو جنگل مین چبا چبا کر کہا دے بہتر ہے اس سے کہ تو پیروی کرے اون مین سے کسیکی کیونکہ وہ ایمان سے پہیر ینگے اور کفر کی طرف بلاوینگے

عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد یومئذ خلیفۃ فاھرب حتی تموت فان تمت وانت عاض وقال فی الاخرہ قال قلت ثم ما یکون بعد ذلک قال لو ان رجلا نتج فرسا لم تنتج حتی تقوم الساعۃ

ترجمہ حذیفہ سے دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اون دنون مین (مسلمانونکا) کوئی حاکم یا خلیفہ تجہے نہ ملے تو بہاگ یہانتک کہ مرے تو اگر تو درخت کو کاٹ کاٹ کر کہاوے اور اس حالت مین مرے (تو یہہ بہتر ہے ایسے بدینون مین ملنے سے) آخر مین اس روایت کے یہہ ہے مینے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اپنی گہوڑی کا بچہ جننا چاہے گا تو وہ نہ جنے گی یہانتک کہ قیامت ہو جاوے گی (یعنی پھر اس کے بعد قیامت بہت قریب ہی)

عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بایع اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ما استطاع فان جاء اخر ینازعہ فاضربوا رقبۃ الاخر قلت انت سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی قلت ھذا ابن عمک معاویۃ یامرنا ان نفعل ونفعل قال اطعہ فی طاعۃ اللہ واعصہ فی معصیۃ اللہ

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بیعت کی کسی امام سے پھر اوسکے ہاتہہ مین اپنا ہاتہہ دیا اور اوس سے عہد اور اقرار کیا تو چاہیے کہ جہانتک ہوسکے اوسکی اطاعت کرے اب اگر کوئی دوسرا امام ہوکر اوس امام سے جھگڑنے آوے تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا مینے عبد اللہ سے پوچھا تم نے یہہ سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا ہان بیشک میرے کانون نے اسکو سنا اور میرے دل نے یاد رکھا مین نے کہا یہہ تمہارے چچا کا بیٹا معاویہ ہمکو حکم کرتا ہی کہ فلان کام ہم کرو اور ہم کرین (یعنے حضرت علیؓ سے لڑین اور جھگڑین حالانکہ آپ سچے امام تھے علی ہین اور معاویہ اون کے بعد کہڑے ہوئے جھگڑنیکو) عبد اللہ نے کہا اطاعت کرو اون کی جسمین اللہ کی اطاعت ہو اور مت مان کہنا اونکا اوس بات مین جسمین نافرمانی ہو اللہ کی

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال ویل للعرب من شر قد اقترب الملحمہ من کشف بیا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا خرابی ہے عرب کی اُس فتنے سے جو قریب آیا ہے بہتر ہوگا وہ شخص جو اپنا ہاتھ روکے رشاید فتنہ عثمان و علی و زیاد کی طرف اشارہ ہے

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض وقال ان ربی زوی لی الارض فرأیت
مشارقھا ومغاربھا وان ملک امتی سیبلغ ما زوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت
ربی لامتی ان لا یھلکھا بسنۃ عامۃ ولا یسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم فیستبیح بیضتھم وان ربی قال یا
محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد ولا اھلکھم بسنۃ بعامۃ ولا اسلط علیھم عدوا من انفسھم فیستبیح
بیضتھم لو اجتمع علیھم من بین اقطارھا او قال باقطارھا حتی یکون بعضھم یھلک بعضا وحتی یکون
بعضھم یسبی بعضا وانما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا الی یوم
القیامۃ ولا تقوم الساعۃ حتی یلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان و
انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ
من امتی علی الحق قال ابن عیسی ظاھرین ثم اتفقا لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سمیٹ دیا میرے لیے زمین کو یعنی مجھہ سب میں کھلا دی یا سب کا علم دیدیا یا میرے
رب نے سمیٹا یا میرے لیے زمین کو تو مجھکو دکھلائی گئیں پورب اور پچھم کی جگہیں اور بیشک میری اُمت کی حکومت وہانتک پہنچیگی جہانتک
زمین سمیٹی گئی میرے لیے اور عنایت ہوئی مجھکو دو خزانے سرخ اور سفید اشرفیاں اور روپے میں نے چاندی اور میں نے اپنے پروردگار سے
عرض کیا کہ میری اُمت کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر غیر دشمن کو ایسی قابو نہ دے کہ وہ انکی جڑ کو مٹا دے یعنی بالکل
دین اسلام کو برباد کر دے اور مسلمانوں کا نام نہ رکھے اور میرے رب نے مجھہ سے فرمایا اے محمد میں جب کوئی حکم کرتا ہوں پھر وہ رد نہیں ہوتا
میں تیری اُمت کی لوگوں کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرونگا اور کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ان پر ایسا مسلط نہ کرونگا جو ان
کی جڑ کو مٹا دے اگرچہ دنیا سارے جہان کے کافر حملہ کریں ہاں یہ ہوگا کہ تیری اُمت میں سے آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور قید کرینگے ف
یہ پیشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اب تک کہ ۱۲۹۷ھ ہجری ہے پوری ہوئی اس مدت میں کافر دنیا کے مسلمانوں پر بارہا حملہ کرکے
پر بالکل مسلمانوں کو تباہ نہ کرسکے اسلیے مسلمان آپس میں لڑتے اور کٹتے رہے یہانتک کہ آپس کی نااتفاقی اور لڑائی سے اب بہت تنزل انکی حالت میں ہے
حکومت اونکی جو اُنکے سحر تھی کو کافر اب بھی ہو سکتی ہے اور انکی اصلاح ممکن ہے اگر اُمت میں اتفاق اور یکدلی اختیار کریں ف اور اپنی اُمت میں گمراہ کرنیوالے حاکموں سے
یا مولویوں سے ڈرتا ہوں ف جو اپنی حکومت یا علم کے زور سے لوگوں کو حق امر سے باز رکھیں اور بری راہ پر لگا دیں ہمارے زمانے میں بالکل
یہی حال ہے ایک فتنہ عظیم اختلاف اور نااتفاقی کا مولویوں کے وہ میں سے اوٹھ رہا ہے کوئی کسی کے بھائی نہیں سمجھتا اللہ جل جلالہ ہدایت
کرے ف اور جب میری اُمت میں تلوار چلائی جاویگی تو قیامت تک اون سے نہ اوٹھائی جاویگی اور نہ کھڑی ہوگی قیامت
یہانتک کہ ملیں گے سب گروہ میری اُمت کے مشرکوں کے ساتھہ اور یہانتک کہ میری اُمت کے گروہ بتوں کو پوجنے لگیں گے اور مشہور حال ہے

عنقریب میری امت مین تیس شخص جھوٹے ہون گے ان مین سے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ نبی ہی اور مین نبیون کا ختم کرنے والا
ہون کہ بعد میرے کوئی نبی نہین ہے اور ہمیشہ میری امت مین ایک جماعت حق پر غالب رہیگی اونکا مخالف اونکو ضرر نہ پہونچا سکیگا یہانتک کہ اللہ تعالی کا حکم
آوے عن ابی مالک یعنی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اجارکم من ثلاث خلال ان لا یدعو
علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ ترجمہ ابی مالک اشعری سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم کو بچا دیا ہے تین آفتون سے ایک تو یہ کہ تمھارا نبی تمپر بددعا کرے پھر تم سب
ہلاک ہوجاؤ ایسا نہ ہوگا دوسرے یہہ کہ باطل والے حق والون پر کبھی غالب نہ ہون گے دلیل یا تقریر یا شمشیر مین تیسرے
یہہ کہ تم سب گمراہ نہ ہوگے بلکہ ہمیشہ گمراہون کو سمجھانے والے یا ہدایت کے راہ پر چلنے والے لوگ تم مین رہین گے
گو کتنی ہی گمراہی تم مین پھیل جاوے عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال تدور رحی الاسلام بخمس وثلاثین او ست وثلاثین او سبع وثلاثین
فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین
عاما قال قلت امما بقی او مما مضی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی چکی گردش کرے گی پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷
برس تک پس اگر ہلاک ہوویں تو راہ اون کی راہ اگلون کی ہے اور اگر قائم اور پورا
رہیگا اون کے لیے دین اون کا تو قائم اور پورا رہیگا اون کے لیے ستر برس راوی
کہتا ہے کہ مین نے عرض کیا کیا اس زمانے سے جو باقی ہے فرمایا اوس زمانے سے
جو گذر گیا یعنے ہجرت کے وقت سے حضرت عثمان رض کی اخیر خلافت تک اتنی ہی
مدت ہوتی ہے جتنی آپ نے ارشاد فرمائی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم و
تظہر الفتن ویلقی الشح ویکثر الہرج قیل یا رسول
اللہ ایش ہو قال القتل القتل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوجاوے گا ف
زمانہ قریب ہوجانے سے قیامت مراد ہے یا دن رات چھوٹے ہوجاوین گے
ف اور علم کم ہوجاوے گا اور فتنے ظاہر ہون گے اور لوگون پر
بخیلی ڈالی جاوے گی ف یعنے خیرات اور زکوۃ کی رسم جاتی رہے گی ف
اور ہرج کثرت سے ہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا چیز

آپ نے فرمایا کہ نشل عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یوشك المسلمون ان یحاصروا الی المدینة حتی یکون ابعد مسالحھم سلاح ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان گھیر لیے جاوینگے مدینے مین یہانتک کہ سب سے دور اون کی عملداری سلاح مین ہوگی (سلاح ایک موضع ہی خیبر کے پاس شاید یہ زمانہ دجال کے قریب ہوگا) عن الزھری قال سلاح قریب من خیبر ترجمہ زہری نے کہا سلاح ایک موضع ہے قریب خیبر کے ۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ چھبیسوان سنن ابی داؤد کے چھبیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ ستائیسوان اوس کے فضل اور احسان پر اعتماد کرکے +

واللہ الموفق والمعین

تم الجزء السادس والعشرون ویتلوہ الجزء السابع والعشرون انشاء اللہ تعالیٰ +

فہرست پارہ بست و ششم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

تمام

الجزء السابع والعشرون

پارہ ستائیسواں

باب النهي عن السعي في الفتنة (فساد اور غدر مین کوشش کرنا منع ہے بلکہ خاموش رہنا چاہیے) **عن** ابي بكرة

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون فتنة يكون المضطجع فيها خيرا من الجالس

والجالس خيرا من القائم والقائم خيرا من الماشي والماشي خيرا من الساعي قال يا رسول الله

ما تأمرني قال من كانت له ابل فليلحق بابله ومن كانت له غنم فليلحق بغنمه ومن كانت له

ارض فليلحق بارضه قال فمن لم يكن له شيء من ذلك قال فليعمد الى سيفه فليضرب بحده

على حرة ثم لينج ما استطاع النجاء **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب
ہی کہ ایک ایسا فتنہ ہوگا اوسمین لیٹا شخص بیٹھے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑی ہوے سی بہتر ہوگا اور کھڑا
ہوا چلنیوالے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سی بہتر ہوگا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھی اوس وقت کیا حکم
کرتے مین آپ نے فرمایا جسکی پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے اونٹ مین جا ملے اور جسکی بکری ہو تو وہ اپنی بکری سے
جا ملے اور جسکی پاس کچھ زمین ہو تو وہ اپنی زمین ہی مین جا بیٹھے (یعنی جو فتنہ کی جگہہ سے دور ہو) پھر اسکے بعد آپ نے
فرمایا جسکی پاس ان چیزون مین سی کچھ بھی نہ ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اپنی تلوار لیکر اوسکی دھار ایک پتھر سے
مارکر کھٹا دے (یعنی وہ قابل لڑنیکے نرہے) پھر جلدی کرے فسادیون سی نکلجانے مین (مراد فساد سے وہ فتنہ ہی جو
مسلمانون مین باہم واقع ہو اوس سے الگ ہی رہنا بہتر اور خوب ہے) **عن** سعد بن ابي وقاص عن النبي

صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث قال فقلت يا رسول الله ارأيت ان دخل علي بيتي وبسط

يده ليقتلني قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن كابني آدم وتلا يزيد لئن بسطت

الى يدك الآية **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی یہی حدیث جو اوپر گزری اثنا میں یا وہ ہی مین نے کہا یا رسول اللہ
اگر ویسے فتنے اور فساد مین کوئی شخص (جو مسلمان ہو) (میرے گھر مین گھس آوی اور ہاتھ اوٹھاوے میری قتل کو تو مین کیا
کرون آپ نے فرمایا تو آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا آپ نے یہ آیت پڑھی لئن بسطت الی یدک لتقتلنی الآیۃ (یعنے
جیسا ہابیل نے قابیل کے جواب مین کہا تھا کہ اگر تو میری مارنے کے لیے ہاتھ اوٹھاویگا مین اپنا ہاتھ تیرے مارنیکو نہ
اوٹھاونگا مین ڈرتا ہون اللہ سے جو مالک ہی سارے جہان کا) اسی طرح تو بھی اوس فسادی سے کھا اور قتل ہوجا پر مسلمان کو
قتل نہ کر) **عن** عبد الله بن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر بعض حديث ابي بكرة

قال قتلاها كلهم في النار قال فيه قلت متى ذلك يا ابن مسعود قال تلك ايام الهرج حيث لا يأمن

الرجل جليسه قلت لما تا بى هذا ادرنى ذاك الزمان قال تكف لسانك ويدك وتكون حلسًا

من احلاس بيتك فلما قتل عثمان طار قلبى مطارة فركبت حتى اتيت دمشق فلقيت خريم بن فاتك

فحدثته فحلف بالله الذى لا اله الا هو لسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم كما حدثنيه ابن

مسعود **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہے جلیس ابوبکرہ نے روایت کی اتنا زیادہ ہے کہ اوس فتنے میں جو

لوگ مارے جاوین وہ جہنم میں جاوینگے وابصہ نے ابن مسعود سے پوچھا یہ فتنہ کب ہوگا اُنھون نے کہا یہ وہ زمانہ ہی جب

مسلمانون میں) قتل شروع ہوگا اسطرح سے کہ کسی کو اپنے ساتھی اور رفیق پر بھروسا نہ ہوگا میں نے کہا اگر اوس زمانے

مین میں ہون تو کیا کرون انھون نے کہا اپنی بان اور ہاتھ کو روک لے اور مثل کمل کے ہو جا جیسی کمل تیرے گھر میں پڑے

ہین (یعنے کمل جسکو حس و حرکت خود نہین بلکہ جا دہی اسیطرح او سوقت مین تو بھی ہو جا کسیطرف شریک نہو بلکہ اپنے

گھر مین پڑا رہ) جب حضرت عثمان قتل کیے گئے تو میرے دل مین دفعتًا خیال گزرا شاید یہ وہی فتنہ ہو جسکو ابن مسعود نے

نقل کیا تھا) تو مین سوار ہو کر دمشق مین آیا وہان خریم بن فاتک سے ملا اونسے بیان کیا انھونے قسم کہا لی اوس اللہ کے

جسکے سوا کوئی معبود سچا نہین ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اوسی طرح حدیث کو جسطرح ابن مسعود نے

بیان کیا تھا **ف** یہ حدیث دلیل ہی اوس فرقے کی جو کہتا ہے کہ مسلمانون مین آپس مین جب لڑائی ہو تو کسی کے شریک نہونا

چاہیے بلکہ دونون کو چھوڑ کر کنارہ کرنا چاہیے مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک جو فرقہ حق پر ہو اور سچے امام کا تابع ہو اوس کا

ساتھ دینا چاہیے اور جو لوگ باغی ہون اور سرکش اور حق کے مخالف اون سے جنگ کرنا چاہیے دلیل اونکی قول ہی اللہ تعالیٰ کا

وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدىهما على الاخرى فقاتلوا التى

تبغى حتى تفيء الى امر الله یعنے جب دو گروہ مسلمانون کے آپس مین لڑین تو جہانتک ہو سکے اون مین صلح کرا دو اگر ایک گروہ

کسی طرح نمانے اور زیادتی کرے (اور شرع کی خلاف چلنے اور شرسے پر مستعد ہو) تو اوس گروہ سے لڑو یہانتک کہ آجاوے وہ اللہ

کے حکم پر اور یہان بھی حکم شرع کا اسی بنا پر حضرت علی رض نے باغیون کا مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور اکثر صحابہ اور تابعین آپ کے شریک

رہے اور یہ حدیث محمول ہی اوس صورت پر جب دونون فریق کسی دنیا کی بات پر لڑین اور کسی کے ساتھ امام برحق نہو اوس وقت بیشک سکوت

اور علیحدگی لازم ہے جب بھی فہمایش اور اصلاح لازم ہے تاکہ وہ آپس مین لڑنے کا ارادہ موقوف کرین اور جو اللہ کا حکم ہے اوس کے

مطابق اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرلیوین **عن** ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان

بين يدى الساعة فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسى كافرا ويمسى مؤمنا ويصبح

كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشى فيها خير من الساعى فكسروا قسيكم وقطعوا وتاركم و

اضربوا سيوفكم بالحجارة فان دخل يعنى على احد منكم فليكن كخير ابنى ادم **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری سے روایت

ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے فساد ہین جیسی اندھیری رات کی تاریکی کے ساعتین کہ ایک سے ایک

زیادہ اندھیری اور تاریک ہیں) اون فتنون مین آدمی صبح کو ایمان دار ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور جو شام کو مومن ہوگا
تو صبح کو کافر ہوگا کھڑے ہوئے شخص سے بیٹھنے والا اچھا ہوگا اوس زمانہ مین اور دوڑنے والے سے چلنے والا بہتر ہوگا سو تم
اون فتنون مین اپنے کمانون کو توڑ ڈالو اور کمانون کی زہ کو بھی کاٹ ڈالو اور اپنی تلوارون کے باڑہ کو پتھر پر مار کے کند کر دو
پھر اگر پھر بھی کوئی شخص تم مین سے کسی پر چڑھ آوے تو چاہیے کہ آدم کے بیٹون مین جو اچھا تھا اوسی کی طرح ہو جاوے
ف یعنی جیسا کہ ہابیل کو قابیل نے جب قتل کا ارادہ کیا تو ہابیل نے کہا کہ مین اپنا ہاتھ تجھ پر نہین چلاتا تو تم بھی مثل ہابیل کے
ہاتھ مت چلاؤ اور مقابلہ مت کرو **عن** عبد الرحمن قال کنت اخذا بید ابن عمر فی طریق من طرق المدینۃ
اذ اتی علی راس منصوب فقال شقی قاتل ھذا فلما مضی قال وما اری ھذا الا قد شقی سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول من مشی الی رجل من امتی لیقتله فلیقل ھکذا فالقاتل فی النار والمقتول
فی الجنة **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا مدینہ کی رستون مین سے ایک رستہ
مین ناگاہ ایک سر کو دیکھا جو لٹک رہا تھا تو اونھون نے کہا شقی ہے وہ شخص جس نے قتل کیا اسکو جب آگے نکل گئے تو کہا مین اسکو
شقی جانتا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص میری امت مین سے کسی کو قتل کرے ناحق
خلاف شرع کے) تو قتل کرنیوالا جہنم مین جاویگا اور جو قتل کیا گیا وہ جنت مین جاویگا **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا
من قتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعد له عذابا
عظيما جو شخص قتل کرے کسی مومن کو جان بوجھکر تو اوس کا بدلہ جہنم ہی ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور غصہ ہوا اللہ اوس پر
اور لعنت کی اوسپر اور تیار کیا اوسکے واسطے بہت بڑا عذاب معاذ اللہ **عن** ابی ذر قال قال لی رسول الله صلی الله علیه
وسلم یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول الله وسعدیک فذکر الحدیث قال فیه کیف انت اذا اصاب الناس
موت یکون البیت فیه بالوصیف (یعنی القبر) قلت الله ورسوله اعلم او قال ما خار الله لی ورسوله قال علیک
بالصبر او قال تصبر ثم قال لی یا ابا ذر قلت لبیک وسعدیک قال کیف انت اذا رایت احجار الزیت
قد غرقت بالدم قلت ما خار الله لی ورسوله قال علیک بمن انت منه قلت یا رسول الله افلا اخذ سیفی
واضعه علی عاتقی قال شارکت القوم اذا قلت فما تامرنی قال تلزم بیتک قلت فان دخل علی بیتی قال
فان خشیت ان یبھرک شعاع السیف فالق ثوبک علی وجھک یبوء باثمک واثمه **ترجمہ** ابو ذر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر عرض کیا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ موجود ہون آپکا ارشاد بجا لانے
کو لیے پھر بیان کیا حدیث کو آپ نے فرمایا اے ابو ذر اوس دن تیرا کیا حال ہوگا جب مدینہ مین لوگ اتنی مرین گے کہ گھر ایک غلام
کے بدلے مین ملیگا (گھر سے مراد قبر ہے یعنی مردون کی کثرت سے قبر کی جگہ تنگ ہو جاوے گی ایک قبر کی جگہ کے لیے ایک غلام دینا پڑیگا یا قبر کھودنے
کے لیے ایک غلام کی قیمت دینی پڑیگی یا گھر اتنے خالی ہو جاوینگے کہ ایک غلام کے بدلے مین ایک گھر آجاویگا) مین نے کہا اللہ و رسول خوب جانتے

میں یا جو حکم کریں آپ نے فرمایا تو صبر کیجیو پھر فرمایا اے ابا ذر میں نے کہا حاضر ہوں اور موجود ہوں آپکی خدمت میں آپ نے فرمایا تیرا
کیا حال ہوگا جب تو احجار الزیت (ایک جگہ ہے مدینہ میں) کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھیگا میں نے کہا جو اللہ اور رسول حکم کریں آپ
نے فرمایا جہاں کا تو ہے وہیں جا رہیو یعنی اپنے گھربار میں چلا جائیو یعنی امام کی بیعت کر میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنی تلوار نہ لوں اور
کندھے پر رکھوں آپ نے فرمایا واہ پھر تو تو انکا شریک ہو گیا میں نے کہا پھر کیا ارشاد ہے آپ نے فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ رہیو میں نے
کہا اگر گھر میں وہ گھس آویں آپ نے فرمایا پھر اگر تلوار کی چمک سے سہم جاوے تو اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈال لے (اور قتل ہو جا) وہ تیرا اور اپنا
دونوں گناہ سمیٹ لیگا **ف** یہ خبر ہے واقعہ حرہ کی جو سنہ ۶۳ ہجری میں ہوا حضرت امام حسین ع کی شہادت کے بعد یزید نے اپنا
لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور حرم محترم کا کچھ خیال نہ کیا نہ مسجد نبوی کا اس واقعہ میں بہت سے اہل مدینہ قتل ہوئے اور کئی روز تک
مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی اوسی سال یزید علیہ ما یستحقہ کا انتقال ہوا **عن** ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ان بین ایدیکم فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی
مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والماشی فیہا خیر من الساعی قالوا فما تامرنا قال کونوا
احلاس بیوتکم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے فساد ہونیوالے ہیں جیسے اندھیری
رات کی تاریکی کے ٹکڑے ان فتنوں میں صبح کو آدمی مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اور
چلتے شخص سے بیٹھا ہوا بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لیے آپ کیا فرماتے ہیں
آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کی فرش ہو جاؤ (ٹاٹ یا بوریا یا کمل جسکو بالکل حس و حرکت نہیں ہوتی) **عن** المقداد بن الاسود
قال ایم اللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن
جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہے قسم خدا کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے دور رہا نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے
دور رہا اور جو اوسمیں پھنس جاوے اور صبر کرے تو اوس کے لیے خوبی ہے یا اوسکا کیا کہنا (یعنی یہ تو بہت مشکل کام ہے کہ فتنے میں پھنس کر صبر
کرے) **باب فی کف اللسان** زبان کو روکنا فتنے میں بہتر ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لہا استشرفت لہ واشراف اللسان فیہا کوقوع السیف **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فساد پیدا ہوگا بہرہ گونگا اندھا پھر جو کوئی اوسکو دیکھیگا تو وہ فتنہ
اوسکے نزدیک ہوگا اور زبان درازی اوسمیں ایسی ہے جیسے تلوار چلانا **ف** فتنہ بہرہ ہوگا یعنی حق بات اوسمیں نہیں سنی جاویگی گونگا ہوگا یعنی
حق بات اوسمیں نہ بولی جاویگی اندھا ہوگا حق و باطل کی تمیز نہ ہوگی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہا ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاہا فی النار اللسان فیہا اشد من وقع السیف **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک ایسا فساد ہوگا کہ وہ عرب کو گھیر لیگا جو لوگ اوسمیں مارے جاوینگے

وہ جہنم میں جا دینگے اوسمین زبان درازی کرنا تلوار چلانے سے بھی زیادہ ہے (یعنے ناحق بولنا اور فتنہ کو بڑہانا) **عن** عبد القدوس قال زیاد سیمین کوش اس حدیث کے اسنادمین ایک شخص ہے جسکو زیاد سیمین گوش کہتے تھے اوسکے کان سفید تھے)

باب ما یرخص فیہ من البداوۃ فی الفتنۃ جب مسلمانون مین کوئی فتنہ ہو تو جنگل مین چلا جانا درست ہے

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنما یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہون گی جنکے پیچہے پہریگا چرانے کو پہاڑ کے چوٹیون اور پانی برسنے کے مقامون پر فساد ونکے سبب سے اپنا دین لیکر بہاگیگا **ف** یعنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہے کیونکہ لوگونکو ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرانا ہی بہتر ہے

باب فی النہی عن القتال فی الفتنۃ فتنے مین لڑائی کی ممانعت

عن الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید یعنی فی قتال فلقینی ابوبکرۃ فقال ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توجہ المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قال یارسول اللہ ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ اراد قتل صاحبہ **ترجمہ** احنف بن قیس سے روایت ہے مین نکلا لڑائی کے ارادے سے (تاکہ لڑون علی کے ساتہہ ہوکر معاویہ سے) مجہکو راہ مین ابوبکرہ ملے انہون نے کہا لوٹ جا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر ایک دوسرے کو مارنے اوٹہین تو قاتل اور مقتول دونو جہنم مین جاوینگے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ بہلا قاتل تو جہنم مین جاویگا مگر مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا اسواسطے کہ وہ اپنے ساتہی کے قتل کے لیے اوٹہا تہا اور اوسکے مار ڈالنے کا ارادہ کرچکا تہا یہ خود ہی مارا گیا ہلیے جہنم سے نجات نہ ہوگی معاذ اللہ)

باب فی تعظیم قتل المؤمن مومن کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے

عن خالد بن دہقان قال کنا فی غزوۃ القسطنطینیۃ بذلقیۃ فاقبل رجل من اہل فلسطین من اشرافہم وخیارہم یعرفون ذلک لہ یقال لہ ہانی بن کلثوم بن شریک الکنانی فسلم علی عبد اللہ بن ابی زکریا وکان یعرف لہ حقہ قال لنا خالد فحدثنا عبد اللہ بن ابی زکریا قال سمعت ام الدرداء تقول سمعت ابا الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا من مات مشرکا او مومن قتل مومنا متعمدا فقال ہانی بن کلثوم سمعت محمود بن الربیع یحدث عن عبادۃ بن الصامت انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قتل مومنا فاغتبط بقتلہ لم یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا قال لنا خالد ثم حدثنی ابن ابی زکریا عن ام الدرداء عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال المومن معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح وحدث ہانی بن کلثوم عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ سواء **ترجمہ** خالد بن دہقان سے روایت ہے ہم قسطنطنیہ (جو پایہ تخت ہے روم کا اوس وقت
مین نصرانیون کے تصرف مین تہا) کی لڑائی مین تہے ذلقیہ (یا دقیہ دونو مقام کے نام مین ہین) اتنے مین ایک شخص فلسطین (جو
ایک ولایت ہے شام مین) کا رہنے والا وہان کے اشراف اور عمائد مین سے آیا لوگ اوس کے مرتبے کو جانتے تھے اوسکا نام ہانی بن کلثوم
بن شریک کنانی تہا اوس نے سلام کیا عبد اللہ بن ابی زکریا کو وہ بھی اوسکے درجے کو جانتے تھے پھر حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن ابی زکریا نے کہ سنا مین نے ام الدرداء سے وہ کہتی تہین سنا مین نے ابو الدرداء سے کہتے تہے سنا مین نے
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہر گناہ کی امید ہے کہ اللہ اوسکو بخشدے مگر جو شرک کی حالت مین مر جاوے یا مسلمان مسلمان کو
قصداً قتل کرے **ف** مسلمان کو قصداً ناحق قتل کرنا قریب قریب شرک کے ہے جو سزا اللہ نے شرک مین بیان کی ہے وہی مسلمان
کے قتل مین ہے کچھ فرق نہین ہے جیسے مسلمان کو شرک سے بچنا چاہیے ویسی ہی مسلمان کو قتل سے بچنا لازم ہے **ت**
ہانی بن کلثوم نے کہا مین نے محمود بن ربیع سے سنا انہون نے عبادہ بن صامت سے سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مومن کو ناحق قتل کرے **ف** بغیر کسی حق شرعی کے جیسے قصاص یا زنا بعد محصنہ یا
قتل کرے اوسکو فتنے مین خوشی اور دلجمعی کے ساتھ یہ سمجھ کر کہ مین ہدایت پر ہون **ت** تو اللہ جل جلالہ اوسکا کوئی عمل قبول
نہ کریگا نہ فرض نہ نفل (یا اوسکی توبہ قبول نہ کریگا) پھر ابن ابی زکریا نے حدیث بیان کی ام درداء سے انہون نے ابو الدرداء سے
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہمیشہ مومن سبکدوش اور بے فکر اور صالح رہتا ہے جب تک ناحق
خون نہ کرے جب ناحق خون کرتا ہے تو بوجھل اور سست ہو جاتا ہے **ف** پھر اوس سے نیکیان سرزد نہین ہوتین بلکہ ایسا شخص ہر
جانب سے ہلاک ہوتا ہے یہانتک کہ گناہ کرتے کرتے اوسکا خاتمہ بھی برا ہوتا ہے اور وہ ابد الاباد کے لیے دوزخی اور جہنمی ہو جاتا ہے معاذ اللہ
خون ناحق ایسا برا گناہ ہے علی الخصوص اپنے بھائی مسلمان کا قتل کرنا وہ تو اکبر الکبائر ہے **عن** خالد بن دهقان

قال سألت يحيى بن يحيى الغساني عن قوله اعتبط بقتله قال الذين يقاتلون في الفتنة فيقتل احدهم فيرى
انه على هدى لا يستغفر الله يعني من ذلك **ترجمہ** خالد بن دہقان سے روایت ہے مین نے یحیی بن یحیی غسانی سے
پوچھا اعتبط بقتلہ (جو اوپر کی حدیث مین ہے) اوسکا کیا معنے ہین انہون نے کہا مراد وہ لوگ ہین جو فتنے مین قتل کرتے ہین
ایک دوسرے کو یہ سمجھ کر کہ ہم ہدایت پر ہین پھر اوس قتل سے توبہ اور استغفار بھی نہین کرتے کیونکہ وہ تو اپنی دانست مین
اوس قتل کو بہتر اور موافق شرع کے سمجھتا ہے **عن** خارجة بن زيد قال سمعت زيد بن ثابت في هذا المكان

يقول انزلت هذه الاية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها بعد التي في الفرقان و
الذين لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق بستة اشهر **ترجمہ** خارجہ بن
زید سے روایت ہے مین نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تہے یہ آیت ومن یقتل مومنا متعمدا الآیہ اوس آیت کے چھ مہینے بعد اوتری
ہے جو سورہ فرقان مین ہے والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق **ف** اس وجہ سے

کوئی توجیہ نہین کرسکتا کہ مومن کا قتل کرنیوالا سواے قصاص یا زنا کے کسی صورت مین توبہ بھی کرسکتا ہی سورہ فرقان مین اللہ نے ناحق خون کو شرک کے بعد بیان فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے سب گناہون مین خون ناحق بڑا گناہ ہی

عن سعید بن جبیر قال سألت ابن عباس فقال لما نزلت التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال مشرکوا اھل مکۃ قد قتلنا النفس التی حرم اللہ ودعونا مع اللہ الٰھا اٰخر واتینا الفواحش فانزل اللہ الا من تاب واٰمن وعمل عملا صالحا فاولٰئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات فھذہ لاولٰئک قال واما التی فی النساء ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم الایۃ قال الرجل اذا عرف شرائع الاسلام ثم قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم لا توبۃ لہ فذکرت ھذا لمجاھد فقال الا من ندم

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نے ابن عباس سے پوچھا انہون نے کہا یہ جو آیت سورہ فرقان مین ہی والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یہ اوس وقت اوتری ہی جب مکے کے مشرکین نے کہا ہم نے تو قتل کیا ہے اوس جان کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا اور ہم نے سوا خدا کے اور معبودون کو پکارا ہی پھر ہم کو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہوگا اور جنت کیونکر ملیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ جنت انہیں کا خاص کرتا ہی اون لوگون سے جنہون نے یہ کام نہین کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری الا من تاب واٰمن وعمل عملا صالحا فاولٰئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات یعنی جس شخص نے یہ کام کفر کے حالت مین کیے اور پیچھے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے تو اللہ اوس کے برائیونکو نیکیون سے بدل دیگا لیکن وہ آیت جو سورہ نسا مین ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک وہ تو اوس شخص کے شان مین ہی جو مسلمان ہوا اور شریعت کو جانتا ہو باوجود اسکے کسی مؤمن کو قصداً قتل کرے اوسکا بدلہ جہنم ہے اور اوسکی توبہ بھی قبول نہ ہوگی سعید نے کہا مین نے یہ مجاہد سے بیان کیا انہون نے کہا اگر شرمندہ ہوا اور دل سے توبہ کرے تو قبول ہوجاویگی **ف** جمہور علما کا بھی مذہب ہی مگر ظاہر آیت ابن عباس کے قول کو موید ہی معاذ اللہ مسلمان کا قتل کتنا بڑا گناہ ہے

عن ابن عباس فی ھذہ القصۃ فی الذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر اھل الشرک قال ونزل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر سے مراد وہ لوگ ہین جنہون نے شرک کیا تھا اور شرک کے حالت مین انہون نے خون ناحق بھی کیا تھا اونکا گناہ ایمان لانے سے اور توبہ کرنے سے معاف ہوجاویگا دلیل یا عبادی الذین اسرفوا

عن ابن عباس قال ومن یقتل مؤمنا متعمدا ما نسخھا شیئ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اس آیت کو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا یعنی اوسکا حکم باقی ہی

عن ابی مجلز فی قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم قال ھی جزاؤہ فان شاء اللہ ان یتجاوز عنہ فعل **ترجمہ** ابو مجلز سے روایت ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا مین کہ جو شخص مؤمن کو جان بوجھکر قتل کرے بدلا تو اوسکا یہی ہی جو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ جہنم مین جلتا رہے اور مغضوب اور ملعون ہووے لیکن اللہ کو اختیار ہے اگر چاہیگا اوسکو معاف کردیگا

باب ما یرجیٰ فی القتل

القتل ہوجانے کے بعد پھر امید مغفرت کی ہی

عن سعید بن زید قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فتنۃ

فعظم أمرها فقلنا او قالوا یا رسول الله لئن ادرکتنا هذه لتهلکنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلا ان
بحسبکم القتل قال سعید فرأیت اخوانی قتلوا ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے
آپ نے ایک فتنہ کا بیان کیا اور ذکر کیا اوسکی برائی اور شدت کا ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر وہ فتنہ ہمارے وقت میں ہو تو ہم کو
تباہ کر دیگا (یعنے آخرت ہماری برباد ہوگی) آپ نے فرمایا نہیں کافی ہو جاویگا تمہارا قتل ہونا (یعنے اس فتنے سے تم کو اتنی ہی
سزا ملیگی کہ قتل ہو جاؤگے پھر مغفرت کی امید ہے) سعید نے کہا پھر میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا قتل ہو گئے (جمل اور صفین وغیرہ میں)

اخر کتاب الفتن

تمام ہوئی کتاب فتنوں کی اللہ جل جلالہ کی مدد اور اعانت اور توفیق سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب المهدی

شروع ہوئی کتاب مہدی کے بیان میں [illegible] ان کا بیان

عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم
اثنا عشر خلیفة کلهم تجتمع علیه الامة فسمعت کلاما من النبی صلی الله علیه وسلم لم افهمه قلت لابی ما یقول
قال کلهم من قریش ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ
قائم رہیگا جب تک تمہارے بارہ خلیفہ ہوں گے ہر ایک پر ان میں سے امت اتفاق کرے گی پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میں نہیں سمجھا جابر نے
کہا میں نے اپنے باپ سے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب خلفاء قریش میں سے ہونگے **ف** بظاہر یہہ حدیث
مشکل ہو گئی ہے علماء پر کیونکہ چار ہی خلیفہ ایسے گزرے جن پر دین قائم ہوا اور کل امت نے ان پر اتفاق کیا باقی خلفاء عباسیہ اور
امیہ تو ظالم اور جابر تھے (اگرچہ ان کا دو ایک ان میں بھی عادل اور متشرع تھا) عن جابر بن سمرة قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یزال هذا الدین عزیزا الی اثنی عشر خلیفة قال فکبر الناس وضجوا
ثم قال کلمة خفیة قلت لابی یا ابت ما قال قال کلهم من قریش ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین عزت سے رہیگا بارہ خلیفوں تک لوگوں نے یہ سنکر تکبیر کہی اور چلائے پھر آپ نے
آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا وہ سب قریش میں سے ہونگے (یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ
دہلی میں نہیں ہے) عن جابر بن سمرة بهذا الحدیث زاد فلما رجع الی منزله اتته قریش فقالوا ثم یکون
ماذا قال ثم یکون الهرج ترجمہ جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے جو گذری اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ اپنے مکان کو لوٹے اور وقت
آپ پاس قریش کے لوگ آئے اور عرض کیا اسکے بعد پھر کیا ہوگا آپنے فرمایا پھر قتل ہوگا (یعنے ناحق خون اور فساد کا ہنگامہ
گرم ہو جاویگا) عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدة لطول الله
ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجلا منی او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی زاد فی حدیث

قطن يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال في حديث سفيان لا تذهب ولا
تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال ابوداود لفظ عمرو وابي بكر
بمعنى سفيان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جاویگا
تو اللہ تعالے اوسی دنکو اتنا لنبا کر دیگا کہ اوسمین ایک شخص بھیجیگا میرے اہل بیت مین سے اسطرح کا اوٹھاویگا کہ اوسکا نام میرے نام
ہوگا اور میرے باپ کا نام اوسکے باپ کا نام ہوگا (فطر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے) وہ عدل اور انصاف سے زمین کو
بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر گئی تھی (سفیان کی روایت مین ہے) دنیا آخر نہ ہوگی یہانتک کہ عرب کے ملک کا مالک
میرے گھر والون مین سے ایسا شخص ہووے کہ میرے نام سے اوسکا نام برابر ہوگا (یعنے جو میرا نام ہے وہی اوسکا نام ہوگا یہہ حدیث
دلیل ہے مہدی کے نکلنے پر) عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم یبق من الدهر الا یوم
لبعث الله رجلا من اهل بيتي يملأها عدلا كما ملئت جورا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زمانہ مین سے ایک دن بھی باقی رہ جاویگا تو بھی اللہ تعالی میری گھر والون مین سے
ایک ایسا شخص کھڑا کر دیگا جو وہ روی زمین کو عدل انصاف سے اسطرح پر بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم سے بھر گئی تھی عن ام سلمة
قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من عترتي من ولد فاطمة قال عبد الله
بن جعفر وسمعت ابا المليح يثني على علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتے تھے مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد سے ہے ف دارقطنی نے روایت کیا ہے
کہ مہدی جس سال نکلینگے اوسکی نشانی یہہ ہے کہ ماہ رمضان مین پہلی تاریخ آفتاب کا گہن ہوگا اور پندرہوین کو چاند گہن
عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي مني اجلى الجبهة اقنى الانف يملأ الارض
قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يملك سبع سنين ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اولاد سے ہے کشادہ پیشانی اونچی ناک والا جو عدل وانصاف سے زمین کو بھر دیگا جیسے وہ ظلم
وستم سے بھری تھی اور وہ سات برس تک مالک رہیگا عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال يكون عند موت خليفة فيخرج رجل من اهل المدينة هاربا الى مكة فياتيه ناس من اهل
مكة فيخرجونه وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء
بين مكة والمدينة فاذا رأى الناس ذلك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه
بين الركن والمقام ثم ينشأ رجل من قريش اخواله كلب فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك بعث
كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل في الناس بسنة نبيهم صلى الله عليه وسلم ويلقي الاسلام
بجرانه الى الارض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون قال ابو داود قال بعضهم

عن هشام تسع سنين قال بعضهم سبع سنين **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک خلیفہ کے موت کیوقت اختلاف ہوگا تو ایک شخص مدینہ والون سے مکے کیطرف بھاگتا ہوا نکلیگا سو مکے کے لوگ اوسکے
پاس آوینگے اور اوسکو نکالینگے امامت کے لیے حالانکہ وہ ناراض ہوگا **ف** لوگ اوسکو باہر نکال کر امام مقرر کرینگے **ت**
پھر بیعت کرینگے اوس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ مین پھر تینون مین ایک لشکر ملک شام سے اوسکی طرف بھیجا جاویگا تو وہ سب کے
سب دہسا دیے جاوینگے بیدا مین جو مکے اور مدینہ دونون کے بیچ مین ہے پھر جب لوگ اوس حال کو دیکھینگے تو ابدال شام کے اور عراق
والون کی جماعتین اوسکے پاس آوینگے اور مقام ابراہیم اور حجر اسود کے بیچ مین اوس سے بیعت کرینگے اسکے بعد ایک شخص قریش
مین سے پیدا ہوگا ننہال اوسکا بنی کلب سے ہوگا اور وہ ایک لشکر اونکی طرف بھیجیگا سو اوس لشکر پر غالب ہون گے مہدی
کے تابعدار اور کلب کا لشکر یہی ہے (جو مہدی کے وقت مین اونکے تابعدارون کے ہاتھ سے خراب کیا جاویگا) (پھر افسوس ہے
اوس شخص پر جو کلب کے لوٹ کا مال غنیمت نہ لے بعد اوس کے مہدی مال غنیمت تقسیم کریگا اور جاری کریگا لوگون مین اونکے نبی
کی سنت کو اور اسلام اپنی گردن زمین پر ڈالدیگا (یعنی تمام زمین کو گھیر لیگا) پھر وہ سات برس تک رہ کر مرجاویگا اور اوسپر تمام مسلمان
نماز پڑھینگے ابو داود نے کہا بعضون نے ہشام سے روایت کیا وہ نو برس تک رہیگا بعضون نے سات **عن قتادة بهذا**
الحديث وقال تسع سنين قال ابو داود وقال غير معاذ عن هشام تسع سنين **ترجمہ** قتادہ سے یہی حدیث
مروی ہے اوسمین یہ ہے کہ وہ خلیفہ نو برس تک رہیگا **ف** اختلاف ہے اس باب مین کہ امام مہدی علیہ السلام بعد آباد اسلام کیتک
خلافت کرینگے بعضی روایتون مین سات برس مین بعضون مین نو برس مین اللہ خوب جانتا ہی **عن ام سلمة عن النبي**
صلى الله عليه وسلم بقصة جيش الخسف قلت يا رسول الله فكيف بمن كان كارها قال يخسف بهم ولكن
يبعث يوم القيامة على نيته **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے وہی حدیث جسمین لشکر دہنس جانیکا ذکر ہے مین نے کہا
یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو زبردستی سے اوس لشکر مین آیا ہو آپ نے فرمایا سب دہنس جاوینگے مگر حشر
مین اونکا حشر نیتون کے موافق ہوگا (یعنی جو زبردستی آیا ہوگا وہ معذور رکھا جاویگا) **عن ابي اسحاق قال قال علي رضي**
الله عنه ونظر الى ابنه الحسن فقال ان ابني هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه
رجل يسمى باسم نبيكم يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر قصة يملأ الارض عدلا وقال
هارون ثنا عمر بن ابي قيس عن مطرف بن طريف عن الحسن عن هلال بن عمرو قال سمعت عليا
رضي الله عنه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحارث بن حراث
على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته **ترجمہ** ابی اسحاق سے روایت ہے حضرت علی نے فرمایا اور دیکھا
اپنے بیٹے حضرت حسن کو اور کہا یہ میرا بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام رکھا اور عنقریب اسکے

نسل سے ایسا ایک شخص پیدا ہوگا جو وہ نام زد ہوگا تمہاری نبی کے نام سے اور سیرت مین بھی اونہین سے مشابہ ہوگا مگر صورت مین مشابہ نہوگا پھر ذکر کیا حضرت علی نے قصہ یملأ الارض عدلا کا یعنے بھر دیگا زمین کو انصاف سے جیسے گئی تھی ظلم سے (ابو داؤد نے اس حدیث کو روایت کیا نہ کہ باقی حدیث مین) ہرون نی روایت کیا عمرو بن ابی قیس سے اُنہون نے مطرف سے انہون نے حسن سے اُنہون نے ہلال بن عمرو سے کہ مین نے سُنا حضرت علی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سُنا ہے آپنے فرمایا ہی ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے گا نام اوسکا حارث بن حراث ہوگا اور اوس کے آگے ایک شخص ہوگا لوگ اوسکو منصور بولتے ہونگے وہ تسلط یا جگہہ دیگا آل محمد کو اسطرح جیسے کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہہ دی تھی اوسکی مدد ہر مسلمان پر واجب ہی یا آپنے فرمایا اوسکا حکم قبول کرنا۔

اوّل کتاب الملاحم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شروع ہوئی کتاب معرکون اور لڑائیون کی ملاحم جمع ہی ملحمہ کی۔ ملحمہ کے معنے معرکہ اور قتال کی جگہہ)

باب ما یذکر فی قدر المائۃ ہر سیکڑے اور صدی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی میری علم و یقین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اللہ جل جلالہ اس اُمت کے واسطے ہر صدی کے خیر مین ایک شخص ایسا پیدا کریگا جو دین کو از سر نو قائم اور مضبوط کرے **ف** یہہ حدیث صحیح ہی سیوطی نے اس حدیث کی تفسیر مین ایک رسالہ لکہا ہے علمائے بہت اختلاف کیا ہی کہ پہلی صدی سے لیکر تیرہوین صدی کے خیر تک کون کون لوگ مجدد ہوئی مین ہر ایک گروہ نے اپنی معتقد علیہ شخص کو مجدد قرار دیا ہے نیک ظاہر جس شخص سے قرآن و حدیث کا نشر ہوا ہدایت پہیلی وہی مجدد ہے واللہ اعلم

باب ما یذکر من ملاحم الروم روم کی لڑائیون اور معرکون کا بیان **عن** جبیر بن نفیر قال قال جبیر انطلق بنا الی ذی مخبر رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیناہ فسالہ جبیر عن الھدنۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم صلحا امنا فتغزون انتم وھم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اھل النصرانیۃ الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقہ فعند ذلک تغدر الروم وتجمع للملحمۃ ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت ہی کہ مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کی طرف چلی مین بھی اون کے ساتھہ چلا اُنہون نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے اُنہون نی کہا چلو ہمارے ساتھہ ذی مخبر کے پاس جو صحابی تہے رسول اللہ صلعم کے ہم اون کے پاس گئے جبیر نی اونسے صلح کا حال پوچھا انہون نے کہا۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم روم سے (نصاریٰ شام) صلح کروگے پھر تم اور وہ دونون ملکر ایک دشمن سے لڑوگے جو تمہاری پیچھے ہی پھر فتح پاؤگے اور لوٹ لاؤگے اور سلامتی سے پھروگے یہانتک کہ ایک میدان مین اترگے

جو بیچ والا ہوگا پھر ایک شخص نصاری کے قوم سے چلیپا کو اونچا کریگا اور کہیگا کہ چلیپا غالب آیا تو مسلمانون مین سے ایک شخص غصہ مین آویگا اور اوسکو توڑ ڈالیگا اوسوقت روم والے عہد شکنی کرینگے اور لوگون کو جمع کرینگے لڑائی کے لیے اور مسلمان ہتہیار کی طرف دوڑینگے پھر شہید ہونگے عن حسان بن عطیة بھذا الحدیث زاد فیه ویثور المسلمون الی اسلحتهم فیقتتلون فیکرم الله تلك العصابة بالشهادة الا ان الولید جعل الحدیث عن جبیر عن ذی مخبر عن النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ حسان بن عطیہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا اس مین زیادہ ہے کہ پھر جلدی سے مسلمان اپنے ہتہیارون کی طرف جاوین گے اور لڑینگے تو اللہ تعالی اوس جماعت کو بسبب شہادت کے بزرگی دیگا ف قیامت کے قریب ہوگا کہ مسلمانون کے ساتھ روم کے نصاری شریک ہو جاوینگے اور دوسرے بادشاہ سے نصارے کے جنگ کرینگے اور مسلمان غالب ہونگے پھر مغلوب ہونگے

باب فی امارات الملاحم

معرکون اور لڑائیون اور فتنون کی نشانیان جو آپ نے بتائین عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح قسطنطینیة وفتح القسطنطینیة خروج الدجال ثم ضرب بیده علی فخذ الذی حدث او منکبه ثم قال ان هذا لحق کما انك ههنا او کما انك قاعد یعنی معاذ بن جبل ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی مدینے کی خرابی کا سبب ہے اور مدینے کی خرابی فتنہ پیدا ہونیکا سبب ہے اور فتنہ کا نکلنا فتح قسطنطنیہ کا سبب اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنیکا سبب ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ معاذ کے ران یا مونڈہے پر مارا اور کہا یہ یقینی ہے جیسے تیرا ہونا یا بیٹھنا یہان یقینی ہے ف بیت المقدس یعنی شام کی آبادی جب شام مین بنی امیہ کی سلطنت ہوئی تو مدینہ منورہ جو دار الخلافت تھا اوجڑ گیا بعد اوس کے قسطنطنیہ فتح ہو

باب تواتر الملاحم

کون کون سے معرکے نزدیک ہونگے ایکدوسرے کے بعد عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الملحمة الکبری وفتح القسطنطینیة وخروج الدجال فی سبعة اشهر ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑا فتنہ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا نکلنا سات مہینے کی مدت مین ہوگا عن عبد الله بن بسر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بین الملحمة وفتح المدینة ست سنین ویخرج المسیح الدجال فی السابعة ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح شہر اور فتنہ عظیم دونون کے درمیان مین چھہ برس کی مدت ہے ف شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے ت اور ساتوین برس مین دجال نکلیگا مراد قسطنطنیہ کی فتح سے یہ ہے کہ کفار وہمین عمل کر لینگے پھر مسلمان اوسکو فتح کرینگے ابھی تک تو قسطنطنیہ مسلمانون کے پاس ہے

باب تداعی الامم علی الاسلام

مسلمانون پر اور قومون کا پے در پے آنا عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك الامم ان تداعی

علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتھا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم
غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المھابۃ منکم ولیقذفن اللہ فی قلوبکم
الوھن فقال قائل یا رسول اللہ وما الوھن قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ اور امتین لپ دری آوینگی تمہارے اوپر جیسے کھانیوالے آتے ہین کشتے پر (یعنی بڑی پیالے پر)
ایک شخص نے کہا ہم لوگ شاید اوس زمانے مین کم ہونگے آپ نے فرمایا نہین تم اوس زمانے مین بہت ہوگے لیکن تم ایسے
ہوگے جیسے دریا کے پانی پر پہین ہوتا ہے (میل اور کوڑے کا) اللہ تمہاری ہیبت کو تمہارے دشمنون کے دل سے نکال
ڈالیگا اور تمہارے دلون مین سستی ڈالدیگا ایک شخص بولا یا رسول اللہ سستی کیون ہوگی آپنے فرمایا دنیا کی الفت سے اور موت
کے خوف سے **ف** یہ حدیث بالکل اس زمانے کے مطابق ہے مسلمان بہت ہین مگر سب بیکار کسی کے دل مین حمیت اور غیرت
دین اور قوم کی نہین پائی جاتی الا ماشاء اللہ

باب فی المعقل من الملاحم معرکے مین مسلمانونکا قیام کہان ہوگا

عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمۃ بالغوطۃ الی جانب مدینۃ
یقال لھا دمشق من خیر مدائن الشام **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماؤ مسلمانون
کا جنگ کے روز (یعنے دجال سے جنگ کے لیے) غوطہ مین ہوگا جو دمشق کے ایک جانب ہے اور دمشق ایک شہر ہے شام کے بہتر
شہرون مین سے (جو جنت العرب کہلاتا ہے)

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک
المسلمون ان یحاصروا الی المدینۃ حتی یکون ابعد مسالحھم سلاح **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے جو مدینہ کے مسلمان گھیر لیے جاوین گے یہانتک کہ بہت دور کی سرحد اونکی
سلاح ہوگی (ایک جگہہ کا نام ہے)

عن الزھری قال وسلاح قریب من خیبر **ترجمہ** زہری سے روایت ہے
کہ سلاح خیبر کے نزدیک ہے

عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ
علی ھذہ الامۃ سیفین سیفا منھا وسیفا من عدوھا **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دونو بلائین اکٹھا اس امت پر نہ بھیجیگا کہ ایک ہی وقت مین آپس مین بھی لڑے اور دشمن بھی اونسے
لڑے

باب فی النھی عن تھییج الترک والحبشۃ خواہ نخواہ ترک کے اور حبش کے کافرون سے آپ نے چھیڑ چھاڑ
منع فرمائی

عن ابی سکینۃ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
دعوا الحبشۃ ما ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم **ترجمہ** ابو سکینہ نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبشیونکو تم بھی چھوڑ دو جبتک کہ وہ تم کو چھوڑ دین
اور ترکون کو بھی چھوڑ دو جبتک وہ تم کو چھوڑ دین (ابتداءً اون سے جنگ نہ کرو)

باب فی قتال الترک
ترک کافرون سے لڑنیکا بیان

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی

يقاتل المسلمون الترك قوما وجوههم كالمجان المطرقة يلبسون الشعر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ قتل کرینگے مسلمان ترکونکو یعنے کافرون کو جس
ملک کے) سونہہ ان کے گویا ڈھالین مین ہتھوڑے سے جمی ہوئی اور جوتیان انکی بالون کے ہین **عن** ابي هريرة ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما
صغار الاعين ذلف الانف كان وجوههم المجان المطرقة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی اور یہانتک کہ تم ایسی قوم سے لڑوگے جنکی جوتیان بال کی ہون گی اور یہانتک کہ تم ترک
کے قوم سے لڑوگے جو چھوٹی آنکھون والے چپٹی ناکون والے ہونگے منہہ جیسے ڈھالین مین تہہ بتہہ کئے ہوئے جیسے ترکستان کے لوگ
ایسے ہی ہین مسلمان ان سے لڑ چکے) **عن** بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث يقاتلكم قوم صغار
الاعين يعني الترك قال تسوقونهم ثلاث مرار حتى تلحقوهم بجزيرة العرب فاما في السياقة
الاولى فينجو من هرب منهم واما في الثانية فينجو بعض ويهلك بعض واما في الثالثة فيصطلمون
او كما قال **ترجمہ** بریدہ سے ایک حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے ایک چھوٹی آنکھون والے ترک کی قوم
تم سے لڑیگی پھر فرمایا کہ تم انکو تین بار ہٹا دوگے یہانتک کہ تم انکو تین مرتبہ عرب کے ٹاپو کے کنارے پہونچا دوگے سو پہلے
ہانکنے مین ان مین سے جو بھاگے گا وہ نجات پاویگا اور دوسرے مین بعض ہلاک ہون گے اور بعض نجات پاوین گے اور تیسرے
مین تو سب جڑ سے اکھڑ جاوینگے یا جیسا کہ فرمایا **باب** في ذكر البصرة بصرہ کا بیان (شاید مراد بصرے سے مراد بغداد ہے)
عن ابي بكرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ناس من امتي بغائط يسمونه البصرة عند نهر
يقال له دجلة يكون عليه جسر يكثر اهلها وتكون من امصار المهاجرين قال ابن يحيى قال ابو معمر وتكون من
امصار المسلمين فاذا كان في آخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوه صغار الاعين حتى ينزلوا
على شط النهر فيتفرق اهلها ثلاث فرق فرقة ياخذون اذناب البقر والبرية وهلكوا وفرقة ياخذون
لانفسهم وكفروا وفرقة يجعلون ذراريهم خلف ظهورهم ويقاتلونهم وهم الشهداء **ترجمہ** ابوبکرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ پست زمین مین اترینگے جسکو بصرہ بولتے ہین نہر دجلہ
کے نزدیک اوسپر ایک پل ہوگا بنسبت اور شہرون کے وہان کے لوگ بہت ہونگے وہ شہر مسلمانون کا مہاجرین کا ہوگا یا اس
شہر مین بہ نسبت اور شہرون کے مسلمان بہت ہونگے اور جب آخر زمانہ ہوگا تو وہان قنطوراء کی (قنطوراء ترکون کے جد کا نام
ہے) اولاد آویگی یعنے ترک آخر زمانہ مین اہل بصرہ کے قتل کو نکلینگے چوڑی سونہہ والے چھوٹے آنکھون والے یہانتک کہ اس
نہر کے کنارہ پر اوترینگے اور اوس کے لوگ تین فرقے متفرق ہو جاوینگے ایک فرقہ تو بیلون کی دمون کو اور جنگل بیابانون کو اختیار
کرکے ہلاک ہو جاوینگے اور ایک فرقہ اپنی جانون کو بچا کر کافر ہونا قبول کرینگے (کافرون کے شریک ہو جاوینگے) اور ایک فرقہ

پیٹھ پیچھے اپنی اولاد کو چھوڑکر نکلین گے اور لڑین گے تو وہی شہید ہین (یہہ واقعہ ہو بہو پورا ہوا مستعصم باللہ کی خلافت مین جو آخر خلفاء عباسیہ تھا) **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يا انس ان الناس يمصرون امصارا وان مصرا منها يقال له البصرة او البصيرة فان انت مررت بها او دخلتها فاياك وسباخها وكلاءها وسوقها وباب امرائها وعليك بضواحيها فانه يكون بها خسف وقذف ورجف وقوم يبيتون يصبحون قردة وخنازير **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس سے کہ ای انس لوگ شہر بساوینگے اور ونہین شہرون مین ایک شہر ہی جسکو لوگ بصرہ بولتی ہین یا بصیرہ (تصغیر ہے بصرہ کی) پھر اگر تو اوسپر گزرے یا تو اوسمین داخل ہووے تو تو اوسکی سباخ سے بچتا رہ **ف** سبخہ کی جمع سباخ ہے اور سبخہ اوس زمین کو بولتی ہین کہ جسمین شوریت اور رطوبت ہوتی ہی اور بصرہ مین ایک موضع کا نام ہی **ت** اور اوسکی کلاء ایک موضع کا نام ہی سے اور اوسکے بازار سے اور اوسکے امیرون کے دروازہ سے اور اوسکے ضواحی (ضاحیہ جنگل کا نام ہے) کو اختیار کر اسلیے کہ اوس مین ہین جانا اور پتھر برسنا اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم شب باشی کریگی (یعنے صحیح سالم) اور فجر کو سوار اور بندر ہو جاوینگے (جنگلون کو) **ف** یعنے اتنا تک اونکے قلوب جانور بنگیٔ ہوا اور جب صبح کو اوٹھینگے تو سور کیطرح اون کے دلون مین بے غیرتی اور بیحیائی اور بندر کیطرح طمع اور حرص اور حیلہ جوئی ہوگی - ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین لکھا ہے لیکن سیوطی نے رد کیا ہے ابن جوزی پر کہ اونکو ابوداؤد کے طریقے کی خبر نہولی اور یہہ طریقہ صحیح ہی واللہ اعلم **عن** صالح بن درهم يقول انطلقنا حاجين فاذا رجل فقال لنا الى جنبكم قرية يقال لها الابلة قلنا نعم قال من يضمن لي منكم ان يصلي في مسجد العشار ركعتين او اربعا ويقول هذه لابي هريرة سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يبعث من مسجد العشار يوم القيامة شهداء لا يقوم مع شهداء بدر غيرهم قال ابو داود هذا المسجد مما يلي النهر **ترجمہ** صالح بن درہم سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ ہم حج کے ارادہ کو گئی تو ناگاہ ایک شخص وہان ملا اور ہم سے کہا کہ تمہارے طرف ایک بستی ہی جسکو ابلہ بولتی ہین تو ہم نے کہا ہان (یعنی ہی) پھر اوس نے کہا تم مین سے کون ضامن ہوتا ہے میری لیے جو نماز پڑھی میرے واسطے **ف** مراد اس مرد سے ابوہریرہ ہین اونہون نے کہا کون ہی کہ نماز پڑھ کر اوسکا ثواب میری لیے بخشی **ت** عشار کی مسجد مین دو رکعت یا چار رکعت اور یون کہے اسکا ثواب ابوہریرہ کیلیے ہے اسلیے کہ مین نے اپنے جانی دوست ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی جو وہ فرماتی تھی کہ مقرر اللہ عزوجل قیامت کے دن عشار کی مسجد سے ایسی شہیدون کو اوٹھاویگا جو سوائے بدر کے شہیدون کے اور کوئی اون کے برابر کھڑا نہوگا **ف** مسجد عشار ایک مسجد تھی فرات کے پاس مراد شہیدون سے شہیدان کربلا ہین رضی اللہ عنہم

باب النهي عن تهييج الحبشة

حبشیون سے جو چھیڑ کرنا نہ چاہیے جبتک وی خود نہ لڑین **عن** عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة **ترجمہ**

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبشیوں کو چھوڑ دو جبتک کہ وہ تم سے مقابلہ نکرین اسلیے کہ کعبہ کے خزانے کو نہ نکالیگا سوا اوس حبشی کے جو چھوٹی پنڈلیوں والا ہے (شاید اوسکا ظہور حضرت عیسی کی وفات ہو گا قریب قیامت کے

باب امارات الساعة قیامت کی نشانیوں کا بیان **عن** ابی زرعة قال جاء نفر الی مروان بالمدینة فسمعوه یحدث فی الآیات اولها الدجال قال فانصرفت الی عبد الله بن عمرو فحدثته فقال عبد الله لم یقل شیئا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها او الدابة علی الناس ضحی فایتهما کانت قبل صاحبتها فالاخری علی اثرها قال عبد الله وکان یقرأ الکتب واظن اولهما خروجا طلوع الشمس من مغربها ترجمہ ابو زرعہ سے روایت ہے چند لوگ مدینے میں ان پاس آئے اوس سے سنا وہ حدیث بیان کرتا تھا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے تو میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص پاس گیا اور اوس سے بیان کیا عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے پہلی نشانی سورج کا پچھم کیطرف سے نکلنا ہے یا لوگوں میں جانور کا نکلنا دہوپ چڑھے کے وقت اور ان دونوں میں سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے بہت جلد آنیوالی ہو اور عبد اللہ توراة اور انجیل پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا مجھے خیال ہے کہ سب سے پہلی نشانی سورج کا نکلنا ہے پچھم کیطرف سے **ف** یہ واقعہ قریب قیامت کے ہوگا اوس وقت سے توبہ کا دروازہ بند ہو جاویگا گناہ کی معافی موقوف ہوگی جو کریگا اوسکی سزا ضرور ہوگی) **عن** حذیفة بن اسید الغفاری قال کنا نتحدث فی ظل غرفة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرنا الساعة فارتفعت اصواتنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن تکون او لن تقوم الساعة حتی یکون قبلها عشر آیات طلوع الشمس من مغربها وخروج الدابة وخروج یاجوج وماجوج والدجال وعیسی بن مریم والدخان وثلاث خسوف خسف بالمغرب وخسف بالمشرق وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلك تخرج نار من الیمن من قعرة عدن تسوق الناس الی المحشر ترجمہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ ہم آپس میں بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریچے کے سایے میں قیامت کا ذکر کرنے لگے اس ذکر اور بحث میں ہماری آوازیں بلند ہوئیں (یعنے غل ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت ہرگز نہ ہوگی جبتک کہ اوس سے پہلے دس نشانیاں نہ ہوویں سورج کا نکلنا پچھم کیطرف سے اور جانور کا نکلنا اور یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔ اور دجال کا نکلنا۔ اور عیسی بن مریم کا نزول فرمانا اور دہوان **ف** قیامت سے پہلے ایک دہوان ظاہر ہوگا اور مکے کا صفا پہاڑ پھٹے گا اوس میں سے ایک جانور نکلیگا تو وہ لوگوں سے باتیں کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہے **ت** اور تین جگہ دہس جانا یعنی پچھم میں دہس جانا ہے اور پورب میں دہس جانا ہے اور عرب کے ٹاپو میں دہس جانا ہے اور ان سب کے پیچھے یمن کیطرف سے ایک آگ نکلیگی عدن کے قعر میں سے وہ لوگوں کو محشر کیطرف ہانکے گی (یعنے شام کے ملک تک بھگا لیجاویگی شاید یہ مراد ہو کہ عدن سے شام تک ریل جاری ہوگی) **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله

علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت وراھا الناس امن من علیہا فذاک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا سورج پچھمی ڈوبنے کی مکان سے پھر جب کہ وہ نکلیگا اور لوگ اوسکو دیکھین گے تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اوسوقت نہ فائدہ دیگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تہا یا اوس نے پہلے نیک کام نہین کیا تھا ف یعنی بن دیکھیکا ایمان معتبر ہی اور جب عذاب کا سامنا ہو تو ایمان لانا کیا فائدہ کریگا اسیواسطی اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہین کہ اوسوقت بھی عذاب آخرت کا سامنے آجاتا ہی **باب** حسر الفرات عن کنز دریاے فرات مین سے خزانہ نکلنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہی دریا فرات سونیکی گنج سے کھل جاویگا سو جو کوئی اوسوقت حاضر ہو سو اوسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونیکا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا اور لینا اوسکے لینے سے اسواسطی منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکے کیا کریگا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال یحسر عن جبل من ذہب ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایساہی روایت کیا ہی اس مین یہ ہے کہ سونے کا پہاڑ اوسمین سے ظاہر ہوگا **باب** خروج الدجال دجال کے نکلنے کا بیان **عن** ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفۃ وابو مسعود فقال حذیفۃ لانا بما مع الدجال اعلم منہ ان معہ بحرا من ماء ونہرا من نار فالذی ترون انہ نار ماء والذی ترون انہ ماء نار فمن ادرک ذلک منکم فاراد الماء فلیشرب من الذی یرے انہ نار فانہ سیجدہ ماء قال ابو مسعود البدری ھکذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہی کہ حذیفہ اور ابن مسعود دونوں اکٹھا ہوئے تو حذیفہ نے کہا مین خوب جانتا ہون جو دجال کے ساتھ ہوگا اوس کے ساتھ ایک دریا ہوگا پانی کا اور ایک نہر آگ کی جسکو تم آگ سمجھوگے وہ پانی ہوگا اور جسکو پانی سمجھوگے وہ آگ ہوگی پھر جو کوئی تم مین سے دجال کے زمانے کو پاوے تو وہ جسکو آگ سمجھی اوس مین سے پی کہ وہ پانی نکلیگا پھر ابو مسعود بدری نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح سنا ہی ف اوسکا پانی آگ معلوم ہوگا اور آگ پانی یا تو سحر کے زور سے یا خداوند کریم کی قدرت ایسی ہی مقتضی ہوگی تاکہ لوگون کا امتحان ہو **عن** قتادۃ قال سمعت انس بن مالک یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما بعث نبی الا قد انذر امتہ الدجال الاعور الکذاب الا وانہ اعور وان ربکم لیس باعور واق بین عینیہ مکتوب کافر ترجمہ قتادہ نے انس بن مالک سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی نہین بھیجا گیا مگر اوسنے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہی جو کانا بڑا جھوٹا ہی سو خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہی اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہی کیونکہ کانا ہونا ایک نقص ہے اور اللہ جل جلالہ بری ہی

صفات نقص اور عیب سے) اور اوسکے دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنے پیشانی پر کافر لکھا ہے **ف** حضرت نے ایک
خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تم کو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا یعنے ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ خدائی کا دعوی
کریگا اور کانا ہوگا حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اور دوسرا نشان اوسکی کذب کا اوسکے ماتھے پر کفر کی حروف نقطہ موجود
ہر مسلمان کو نظر آوینگی کافر ان کو نہ سوجھینگی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث قال یقرءہ
کل مسلم ترجمہ انس سے یہی حدیث مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ جو تحریر اوسکی پیشانی پر ہوگی ہر ایک مسلمان اوسکو پڑھ
سکیگا **عن** عمران بن حصین یحدث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال
فلینأ عنہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات
او لما یبعث بہ من الشبہات ھکذا قال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی دجال کی خبر سنے تو چاہیئے کہ اوس سے کنارہ پکڑے خدا کی قسم ہے اوسکے پاس آدمی آویگا اور اوسکو یہی گمان
کریگا کہ وہ مومن ہے اور اوسی کا تابع ہو جاویگا اسلیئے اوس کے شبہے کی چیزوں میں سے جو وہ اپنی تئیں دکھلاویگا
جس سے اوسکا اعتقاد بگڑ جاوے اور آدمی شبہے میں پڑ جاوے) **عن** عبادة بن الصامت انہ حدثہم ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی قد حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان مسیح
الدجال رجل قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیس بناتئة ولا جحراء فان البس علیکم فاعلموا
ان ربکم لیس باعور قال ابو داؤد عمرو بن الاسود ولی القضاء ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو دجال کی یہانتک حدیثیں کہیں کہ مجھ کو ڈر ہوگیا جو تم اوسکو نہ سمجھو مقرر
دجال پستہ قد ہے چلنے میں دونوں پاؤں کے بیچ میں اوسکے فاصلہ ہوگا گھونگر والے بال کانا ہوگا ایک آنکھ نہ اونچی نکلی نہ بیٹھی
گھسی پھر اگر اسپر بھی تمہیں شبہ ہو تو تم خوب جان رکھو کہ تمہارا رب تو کانا نہیں ہے (یعنے کھلم کھلا بڑی نشانی
اوسکی کذب کی یہ ہے کہ وہ مردود کانا ہے پروردگار کانا نہیں ہے) **عن** النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج
ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح
سورة الکھف فانہا جوارکم من فتنتہ قلنا وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم
کشھر ویوم کجمعة وسائر ایامہ کایامکم فقلنا یا رسول اللہ ھذا الیوم الذی کسنة اتکفینا
فیہ صلوة یوم ولیلة قال لا اقدروا لہ قدرہ ثم ینزل عیسی بن مریم عند منارة البیضاء شرقی
دمشق فیدرکہ عند باب لد فیقتلہ ترجمہ نواس بن سمعان الکلابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ نکلا اور مین بھی تم مین رہا تو مین اوسکو الزام دونگا تم سے پہلے اور اگر وہ نکلا اور مین تم مین نہ
تو ہر شخص اوسکو آپ ہی الزام دیگا اور میرا خلیفہ تو اللہ ہے ہر مسلمان کے لیے پھر تم مین سے جو کوئی اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ
کہف کی شروع کی آیتین اوسپر پڑھے اسلیے کہ یہ آیتین تمھارے لیے امن کا سبب ہین پھر ہم نے عرض کیا کہ کب تک وہ زمین
پر رہیگا آپنے فرمایا چالیس دن ایک دن تو برس بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور
پھر باقی دن اور سب لوگون کے برابر ہی ہون گے پھر ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جو برس بھر کا ایک دن ہوگا تو کیا اوس
مین ہمین ایک ہی رات دن کی نماز بس ہوگی آپنے فرمایا نہین تم اوس روز اندازہ کر لینا بقدر اوس کے ف یعنی جتنی
دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھا کرتے ہو ویسے ہی اوس دن بھی ہر وقت کا اندازہ کر کے پڑھا کرو ت پھر عیسیٰ بن مریم شہر
دمشق کے پورب طرف سفید منارہ کے پاس سے اوترینگے اور دجال کو باب لد (جو ایک پہاڑ یا موضع کا نام [illegible] م کے پاس)
کے پاس پاوینگے وہان اوسکو قتل کرینگے (وہ مردود حضرت عیسیٰ کو دیکھکر پژمردہ ہو جاویگا) عن ابی امامة عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وذکر الصلوات مثل معناہ ترجمہ ابی امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی ہی روایت کی ہے اور مین نمازون کا ذکر ایسے طور ہی عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من حفظ عشر آیات من اول سورة الکهف عصم من فتنة الدجال قال ابو داؤد وکذا قال هشام
الدستوائی عن قتادة الا انه قال من حفظ من خواتیم سورة الکهف وقال شعبة من آخر الکهف
ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس آیتین سورہ کہف کے شروع سے یاد
کر لے وہ دجال کے فتنہ سے بچ جاویگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ دس آیتین سورہ کہف کے اخیر کی ف یہ قرآن شریف
کی تاثیرات مین سے ایک قوی تاثیر ہے سورہ کہف مین اللہ جل جلالہ کے عجائب قدرت اور انتظام سلطنت کا ایسا بیان ہے
کہ جو کوئی سمجھ کر اوسکو یاد کرے اوس پر دجال کا جھوٹ اور فریب کھل جاویگا وہ ہرگز اوس مردود کا معتقد نہ ہوگا) عن
ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لیس بینی وبینه نبی یعنی عیسی وانه نازل فاذا رأیتموه
فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین ممصرتین کان راسه یقطر وان لم یصبه بلل
فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلك الله فی
زمانه الملل کلها الا الاسلام ویهلك المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی
فیصلی علیه المسلمون ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کی درمیان
کوئی نبی نہ ہوگا اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام اوترینگے جب تم اون کو دیکھو تو اسطرح پہچان لو وہ ایک شخص ہین متوسط (میانہ قد)
کے رنگ ذرا سرخی اور سفیدی کے درمیان ہین ہے دو زرد کپڑے ہلکے رنگ کے پہنے ہونگے اون کے بالون مین سے پانی
ٹپکتا معلوم ہوگا اگرچہ وہ تر بھی نہ ہون وہ لوگون سے جہاد کرینگے اسلام قبول کرنیکے لیے اور توڑ ڈالینگے صلیب یعنی ترسول کو اور قتل

کر ینگے سور کو اور موقوف کر دینگے جزیے کو (کہ کافر دین سوا اسلام کا دین یا قتل ہون) اور تباہ کر دیگا اسد تعالے اون کے زمانے مین سب

مذہبون کو سوا اسلام کے (یعنی ساری دنیا مین دین اسلام ہی رہیگا) اور ہلاک کر ینگے وہ دجال مردود کو پھر دنیا مین رہینگے چالیس برس

بعد اوسکے اونکی وفات ہوگی اور مسلمان اون پر نماز جنازہ کی پڑھینگے **باب فی خبر الجساسة** دجال کے جاسوس کا بیان

عن فاطمة بنت قيس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخر العشاء الاخرة ذات ليلة ثم خرج فقال انه حبسني

حديث كان يحدثنيه تميم الداري عن رجل كان في جزيرة من جزائر البحر فاذا بامرأة تجر شعرها قال

ما انت قالت انا الجساسة اذهب الى ذلك القصر فاتيته فاذا رجل يجر شعره مسلسل في الاغلال ينزو

فيما بين السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال خرج نبي الاميين بعد قلت نعم قال اطاعوه ام

عصوه قلت بل اطاعوه قال ذاك خير لهم **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ایک رات

عشا کی نماز کے لیے دیر مین نکلے پھر جب نکلے تو فرمایا مین تمیم داری کی باتین سن رہا تھا جو نقل کرتے تھے ایک شخص کی وہ

کسی جزیرہ مین گیا سمندر کے جزیرون مین سے اور وہ ایک کشتی مین سوار تھا اتفاق سے وہ کشتی طوفان مین آگئی اور کسی جزیرے

پر جا لگی) وہ بولا ایکا ایک مین ایک عورت پاس جا پڑا وہ اپنے بالون کو کھینچتی تہی پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولی مین جاسوسہ

ہون تو اوس محل کیطرف جا پھر مین اوس محل مین جو آیا تو ایک شخص اپنے بال کھینچ رہا ہے اور وہ طوق و زنجیرون مین جکڑا

ہوا ہے اور آسمان و زمین کے بیچ مین اوچھلتا ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے کہا مین دجال ہون کیا امیون

کے پیغمبر پیدا ہوئے مین نے کہا ہان وہ بولا لوگون نے اون کی طاعت کی یا نافرمانی کی مین نے کہا اطاعت کی اوس نے

کہا یہ بہتر ہوا اون کے لیے) **عن** فاطمة بنت قيس قال سمعت منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي

ان الصلوة جامعة فخرجت فصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه

وسلم صلاته جلس على المنبر وهو يضحك قال ليلزم كل انسان مصلاه ثم قال هل تدرون لم جمعتكم

ان تميم الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني حديثا وافق الذي حدثتكم عن الدجال

حدثني انه ركب في سفينة بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر وارفؤا

الى جزيرة حين مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثيرة

الشعر قالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة انطلقوا الى هذا الرجل في هذا الدير فانه الى خبركم

بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير

فاذا فيه اعظم انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه الى عنقه فذكر الحديث وسالهم

عن نخل بيسان وعن عين زغر وعن النبي الامي قال اني انا المسيح ...... وانه يوشك ان يوذن

لي في الخروج قال النبي صلى الله عليه وسلم وانه في بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما هو مرتين

قال ان الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا لرهبة ولكن جمعتكم لان

واو ما بيده قبل المشرق قالت حفظت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو پکارتے ہوئے میں نے سنا کہ نماز کو اکٹھا کرنیوالی ہے (یعنے نماز کے لیے حاضر ہو اور جمع ہو) تو میں بھی نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول اللہ صلعم اپنی نماز پوری پڑھ چکے تو آپ ہنستے ہوئے منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ ہر شخص اپنے جا نماز ہی پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کہ تم کچھ جانتے ہو جو میں نے تم کو کسلیے جمع کیا ہے میں نے تم کو ڈرانے یا خوشخبری کے لیے نہیں جمع کیا بلکہ (ایک خبر سنانیکے لیے) مقرر تمیم داری ایک نصرانی شخص تھا پھر وہ آیا اور بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اوس نے ایک بات مجھ سے ایسی کہی کہ وہ موافق پڑی اوس بات کے جو میں مسیح دجال کی خبر کہا کرتا تھا اوس نے مجھ سے کہا کہ میں سمندر میں جہاز پر سوار ہوا لخم اور جذام دونوں قوم کے تیس آدمی ساتھ تھے سو ایک مہینا بھر تک سمندر کی لہر اون کے ساتھ کھیلا کی (یعنے مہینا بھر تک جہاز دریا میں رہا) پھر وہ سورج ڈوبتے وقت ایک ٹاپو کے کنارے جا لگے اور وہاں سے چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھکر اوس ٹاپو میں پہونچے وہاں اونہیں ایک جانور بہارے دم اور بہت بال والا ملا لوگوں نے اوس سے کہا او کمبخت تو کیا چیز ہے اوس نے جواب دیا میں جاسوس ہوں تم اس مکان ویر میں چلو اس شخص کے پاس سلیے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت ہی مشتاق ہے تمیم نے کہا کہ جب اوس نے اوس مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہیں شیطان نہو ہم ایسے بہاگے کہ اوس دیر میں جا پہونچے اوس میں ایک شخص اتنا بڑا دیکھا کہ ہم نے کبھی مخلوق ویسا نہ دیکھا تھا نہایت سخت جکڑا ہوا اوس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک (یعنے اوس نے آنحضرت کا حال پوچھا اور عرب کی کیفیت دریافت کی جیسے مسلم کی روایت میں ہے) پھر پوچھا کہ بیسان (ایک ضلع ہے شام میں) کی کھجوروں کا کیا حال ہے اور زغر (ایک ضلع ہے شام میں) کے چشمے کا کیا حال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے بعد اوس کے بولا میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھ کو اجازت ملے نکلنے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دجال شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں نہیں نہیں بلکہ پورب کیطرف اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دو بار پورب کیطرف (یعنے آپ کو تردد تھا کہ دجال کسطرف ہے اور کہاں ہے اور کب نکلے گا اللہ نے ان باتوں کو مبہم رکھا جیسے قیامت کو مبہم رکھا) فاطمہ نے کہا یہ حدیث مجھ کو یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی **عن** فاطمة بنت قيس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر ثم صعد على المنبر وكان لا يصعد عليه الا يوم جمعة قبل يومئذ ثم ذكر هذه القصة قال ابوداود وابن صياد ان يصرى غرق في البحر مع ابن مسلم يسلم منهم غيره ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی پھر منبر پر چڑھے اور کبھی آپ منبر پر نہ چڑہتے تھے سو جمعہ کے مگر اوسی روز چڑہے پھر ذکر کیا اسی قصے کا (یعنے دجال کا سارا احوال بیان کیا اور جو تمیم داری نے آپ سے بیان کیا تھا وہ آپ نے سب لوگوں کو سنا دیا اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کیا ہے) **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم على المنبر انه بينما اناس يسيرون في البحر فنفد طعامهم

فرفعت لهم جزيرة فخرجوا يريدون الخبز فلقيتهم الجساسة قلت لابي سلمة وما الجساسة قال امرأة تجر
شعر جلدها و راسها قالت في هذا القصر فذكر الحديث وسال عن نخل بيسان وعين زغر قال هو
المسيح فقال لي ابن ابي سلمة ان في هذا الحديث شيئا ما حفظته قال شهد جابر انه ابن صياد قلت
فانه مات قال وان مات قلت فانه اسلم قال وان اسلم قلت فانه قد دخل المدينة قال وان دخل المدينة

ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ چند لوگ دریا میں جا رہے تھے انکا کھانا
ختم ہو گیا تو وہ نکلے روٹی کے فکر میں (انکو) ایک جزیرے میں (انکو ایک جساسہ ملی لیث نے کہا میں نے ابوسلمہ سے پوچھا جساسہ
کیا انہوں نے کہا ایک عورت جو اپنی سر اور بدن کے بالونکو کھینچ رہی تھی (فاطمہ کی حدیث میں ہے کہ جساسہ ایک جانور تھا
بالوں والا اور اس روایت میں ہے کہ عورت تھی موافقت یہ اور یہ ہو گی کہ وہ عورت بالونکی وجہ سے اور بدشکل سی جانور معلوم
ہوتی ہو گی یا جساسہ شیطان ہے وہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہو گا) پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک بعد اسکے اوس شخص نے
دجال نے بیسان کے پیڑوں کا حال پوچھا اور زغر کے چشمے کو پوچھا راوی نے کہا وہی دجال ہے ابن ابی سلمہ نے کہا کہ جابر
نے حدیث میں کچھ اور بیان کیا تھا وہ مجھے یاد نہ رہا جابر نے یہ کہا تھا کہ دجال وہی ابن صیاد ہے (جو ایک شخص تھا مدینہ میں
رسول اللہ صلعم نے بھی اسکو دیکھا تھا) میں نے کہا وہ تو مر گیا انہوں نے کہا مر جانے دو میں نے کہا وہ تو مسلمان ہو گیا تھا انہوں نے
کہا ہو جانے دو میں نے کہا وہ تو مدینے میں بھی آیا تھا (اور دجال مدینے کے اندر نہیں آئیگا) انہوں نے کہا ہے دو اس سے کیا ہوا
ہے (بعض صحابہ کو اور خود رسول اللہ صلعم کو بھی شبہہ تھا ابن صیاد پر کہ شاید یہی دجال ہو پھر وہ اسلام لایا اور صاحب اولاد ہوا
اور مر گیا اب نہیں معلوم کہ غائب ہو گیا پھر نکلیگا دہی دجال ہو یا کوئی اور ہے قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ جو دجال آخر زمانے میں
نکلیگا وہ اور ہے کوئی ہے واللہ اعلم عند اللہ)

باب في خبر ابن الصياد ابن صیاد کا بیان جس پر دجال ہونیکا شبہہ تھا

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مر بابن صياد في نفر من اصحابه فيهم عمر بن الخطاب وهو يلعب
مع الغلمان عند اطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره
بيده ثم قال أتشهد اني رسول الله قال فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد انك رسول الاميين
ثم قال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم اتشهد اني رسول الله فقال له النبي صلى الله عليه وسلم آمنت
بالله ورسله ثم قال له صلى الله عليه وسلم ما يأتيك قال يأتيني صادق وكاذب فقال النبي صلى الله عليه
وسلم خلط عليك الامر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد خبأت لك خبيئة وخبأ له يوم
تأتي السماء بدخان مبين قال ابن صياد هو الدخ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن
تعدو قدرك فقال عمر يا رسول الله ائذن لي فاضرب عنقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يكن فلن تسلط عليه يعني الدجال والا فلا خير في قتله **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی اصحاب کے ہمراہ ابن صیاد پاس تشریف لیگئی اور عمر بن خطاب بھی آپ کے ہمراہ تھے اور ابن صیاد بنی مغالہ کے قلعے پاس بچون مین
کھیل رہا تہا اوسکو خبر نہین ہوئی تھی نہ اوس نے آپ کو پہچانا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوسکی پیٹھ پر مارا اور
اوس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین اللہ کا رسول ہون پس اس نے آپکی طرف دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ
امیون کے رسول ہین پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ گواہی دیتے ہین کہ مین اللہ کا رسول
ہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تو اللہ پر ایمان لایا اور اوس کے رسولون پر پھر آپ نے اوس سے
فرمایا تجھپر کیا آتا ہے اوس نے کہا کہ میری پاس تو آتا ہے سچا اور جھوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تیرا کام
مشتبہ ہے **ف** یعنی بعض خبر سچ آتی ہے اور بعض خبر جھوٹی جیسی کاہنون کی عادت ہے کہ شیطان ونیہ جھوٹی سچی
خبرین القا کیا کرتے ہین **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرے لیے ایک بات دل مین چھپائی ہے اور چھپا
رکھا حضرت نے اوسکے لیے اس آیت کو اپنے دل مین یوم تاتی السماء بدخان مبین - تب اوس نے کہا چھپی ہوئی چیز دخ ہے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا دور ہو تو اپنی اندازے سے ہرگز نہ بڑھیگا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اوسکی گردن
مارنے کے لیے حکم فرماتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تو اوسپر قادر نہ ہوگا اور اگر وہ نہین ہے تو اوسکے
قتل مین کچھ بہتری نہین ہے (یعنی فائدہ ہے) **عن** ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے خدا کی قسم ابن صیاد وہی دجال ہے (یعنی ان دجالون مین سے جنکی ظاہر ہونے کی خبر
کوئی دوسری حدیث مین ہے نہ وہ دجال جو آخر زمانے مین ہوگا) **عن** محمد بن المنکدر قال رایت جابر بن عبد اللہ
یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال فقلت تحلف باللہ فقال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ
کو مین نے خدا کی قسم کہاتے ہوئے دیکھا ہے کہ ابن صیاد دجال ہے تو مین نے کہا کیا تم اسپر خدا کی قسم کہاتے ہو تو انہون نے جواب
دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین نے عمر کو اسی پر قسم کہاتے ہوئے دیکھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اوسپر
انکار نہ فرمایا **عن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے یوم حرہ کو ابن صیاد ہم سے گم گیا
ف حرہ کا وہ واقعہ ہے جو مدینہ مطہرہ مین یزید کے لشکر سے واقع ہوا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون دجالون کلہم یزعم انہ رسول اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس دجال نہ نکلین گے اور ہر ایک اون مین سے اپنی کو
اللہ کا رسول جانے گا **ف** شاید ابن صیاد انہی جھوٹون مین سے ہو ایک روایت مین ستائیس ہین **عن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون کذابا دجالا کلہم یکذب علی
اللہ وعلی رسولہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس جھوٹے

دجال نہ نکلیں گے اور ہر ایک اون مین اسد پر اور اوس کے رسول پر جہوٹہ باندہیگا **ف** یعنی جہوٹی حدیثین بیان کریگا
یا جو اسد اور رسول کی مراد نہین ہے وہ مراد بیان کریگا ابراہیم نے کہا یعنی عبیدہ سے کہا کہ مختار بن عبید ثقفی بہی انہی
دجالون مین سے ہے انہون نے کہا وہ تو سردار ہے اونکا **باب** الامر والنہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما دخل النقص على بني اسرائيل
كان الرجل يلقى الرجل فيقول يا هذا اتق الله ودع ما تصنع فانه لا يحل لك ثم يلقاه من الغد فلا
يمنعه ذلك ان يكون اكيله وشريبه وقعيده فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم ببعض ثم قال
لعن الذين كفروا من بني اسرائيل على لسان داود وعيسى ابن مريم الى قوله فاسقون ثم قال كلا والله لتأمرن
بالمعروف ولتنهون عن المنكر ولتأخذن على يدي الظالم ولتأطرنه على الحق اطرا ولتقصرنه على الحق قصرا
ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا پہلی خرابی جو بنی اسرائیل مین پڑی یہ تہی کہ ایک
شخص دوسرے شخص سے ملتا اور اوس سے کہتا خدا سے ڈر اور اپنی حرکات سے باز آ کیونکہ یہ درست نہین پہر جب دوسرے دن
اوس سے ملتا تو منع نکرتا اون باتون سے اسلیے کہ شریک ہو جاتا اوس کے کہانے اور پینے اور بیٹہنے مین یعنی صحبت ہوتی اور کہانے
پینے کا مزہ ملتا تو امر بالمعروف چہوڑ دیتے) پہر جب ایسا کیا تو اسد نے بہی بعضون کے دل کو بعضون کے دل کے ساتہ ملا دیا پہر
فرمایا کہ بنی اسرائیل مین جن لوگون نے کفر کیا تو اسد نے اون پر لعنت کی داود اور عیسی بن مریم کی زبان پر اخیر آیت تک
پہر فرمایا ہرگز ایسا نہین خدا کی قسم ہے البتہ تم بہلی بات بتلاؤگے اور بری کام سے منع کروگے اور ظالم کے دونون ہاتہ پکڑکر
اوسکو حق کیطرف ایسا جہکادوگے جو کہ حق جہکانیکا ہے اور اوسکو حق پر ٹہراؤگے جیسا کہ حق پر ٹہرانیکا حق ہے یعنی زبردستی
اوسکو حق اور انصاف پر مجبور کر لئے ہوگے۔ **عن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه زاد او ليضربن
الله بقلوب بعضكم على بعض ثم ليلعننكم كما لعنهم **ترجمہ** ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم سے روایت
کیا ایسا ہی جیسے گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اسد تعالے تمہارے مین بعضون کے دلون کے ساتہ بعضون کے دلون کو ملا دیگا پہر
اسپر بہی لعنت کریگا جیسی اون پر لعنت کی تہی **ف** یعنی تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرو ورنہ خدا اچہون کے دل کو
بُرون کے دل کے ساتہ ملا کر سب پر لعنت کر دیگا جیسے یہود و نصارا سے پر لعنت ہوئی تہی۔ بقدر استطاعت اور قدرت کے
ہر شخص پر نیک کام کا حکم اور بری بات سے ممانعت فرض ہے آمین کچہ کلام نہین **عن** ابی بکر بعد ان حمد الله واثنى
عليه يا ايها الناس انكم تقرؤن هذه الاية وتضعونها على غير موضعها عليكم انفسكم لا يضركم
من ضل اذا اهتديتم قال عن خالد وانا سمعنا النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم
ياخذوا على يديه اوشك ان يعمهم الله بعقاب وقال عمرو عن هشيم واني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي ثم يقدرون على ان يغيروا الا يوشك ان يعمهم الله منه

يعقاب قال ابو داؤد رواه كما قال خالد ابو اسامة وجماعة وقال شعبة فيه ما من قوم يعمل فيهم
بالمعاصى هم اكثر ممن يعمله ترجمہ ابوبکر رض سے روایت ہے کہ اونہون نے اللہ تعالی کی حمد وثنا کرکے کہا اے لوگو تم پڑھتے ہو اس آیت کو
پڑھا کرتے ہو اور محمل اسکو کہتے ہو (یہ آیت) تمہارے پر لازم ہے اپنی جان کی فکر کرنا اور جو کوئی بہکا وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہین سکتا
تم راہ پر ہو) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جبکہ لوگ ظالم کے ستم کو دیکھین اور اسکا
ہاتھ نہ پکڑین تو قریب ہے کہ اللہ اپنے عذاب مین اون سب کو پکڑ رہے جو ظالم نہین وہ بھی گرفتار ہون م رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایسے کوئی قوم نہین ہے کہ اوس مین برے کام ہوتے ہون اور باوجود قدرت کے لوگ
اون سے کام کو نہ بگاڑین مگر اللہ اون سبھون کو عذاب مین گرفتار کرے (یعنی ضرور ایسا ہوگا کہ جب لوگ بری کام کرنے لگین گے
اور بھی (باوجود قدرت) کے اونکا منع کرنا چھوڑ دینگے تو سب عذاب مین گرفتار ہون گے ۔ شعبہ نے کہا ایسی کوئی قوم
نہین جس مین گناہ ہوتے ہون اور اکثر لوگ اوس مین گناہ کرنیوالے ہون (پھر اون سب پر عذاب نہ آوے) عن جریر قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يكون فى قوم يعمل فيهم بالمعاصى يقدرون على ان يغيروا
عليه فلا يغيروا الا اصابهم الله بعذاب من قبل ان يموتوا ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم مین بری کام کیا کرتا ہو اور قوم والی باوجود قدرت کے اوسکو اور اوسکے کام کو
نہ بگاڑین تو اللہ دنیا عذاب اون پر اون کے موت سے پہلے ہی بہیجتا ہے ف معلوم ہوا کہ امر المعروف اور نہی عن المنکر
کے چھوڑ دینے کے سبب سے دنیا مین بھی عذاب اوترتا ہے اور آخرت کا عذاب بھی باقی رہتا ہے عن ابی سعید الخدری
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من راى منكرا فاستطاع ان يغيره بيده فليغيره بيده
وقطع هناد بقية الحديث فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان ترجمہ
ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مین نے سنا ہے جو کوئی تم مین خلاف شرع کام کو دیکھے اور قدرت
رکھتا ہو ہاتھ سے بگاڑنے کی تو اوسکو اپنے ہاتھ ہی سے بگاڑ دے (یعنی مار پیٹ کر منع کرے اور باز رکھے) اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت
نہ ہو تو زبان ہی سے اور جو اسکی بھی قدرت نہ ہو تو اپنے دل مین ۔ یعنے دل ہی مین برا جانے اور یہ بہت سستا ایمان ہے (
یعنی اس سے کم پھر کوئی درجہ ایمان کا نہین ہے کہ برے کام کو دل سے تو برا جانے اور ایسی لوگون سے متنفر ہے اگر دل سے بھی
برا نہ جانے اور اونکا شریک ہو تو ایمان کا ذرا بھی اثر نہ رہا) عن ابی امیة الشعبانی قال سالت ابا ثعلبة الخشنی
فقلت يا ابا ثعلبة كيف تقول فى هذه الاية عليكم انفسكم قال اما والله لقد سالت عنها خبيرا
سالت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى اذا رايت شحا
مطاعا وهوى متبعا ودنيا مؤثرة واعجاب كل ذى راى برايه فعليك يعنى بنفسك ودع عنك
العوام فان من ورائكم ايام الصبر الصبر فيه مثل قبض على الجمر للعامل فيهم مثل اجر خمسين

رجلا یعملون مثل عمله وزادنی غیره قال یارسول الله اجر خمسین منهم قال اجر خمسین منکم

ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ ابا ثعلبہ خشنی سے مین نے پوچھا کہ اے ابا ثعلبہ تم اس آیت مین کیا کہتے ہو (تمھارے لازم کرو اپنی جان کی فکر) انہون نے جواب دیا تم نے خوب جاننے والے سے پوچھا خدا کی قسم ہے اس آیت کا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا (کیا امر بالمعروف کی ضرورت اس آیت سے باقی نہ رہی) تو آپ نے فرمایا کہ نہین بھلی بات بتلاؤ اور بری کام سے منع کرو یہانتک کہ جب تو دیکھے کہ بخیلی کی تابعداری کیجاوے اور عجب کرنا ہر صاحب رای کا اپنی رای پر تو لازم کر یعنے اپنی ذات کو اور عوام کو اپنی طرف سے چھوڑ دے اسلیے کہ پھر تمہارے آگے صبر کے دن ہین اور اون دنون مین صبر ایسا ہے جیسے چنگاری ہاتھ مین رکھے (یعنے جیسی چنگاری ہاتھ مین رکھکر صبر کرنا مشکل ہے) اور ان دنون مین عمل کرنیوالیکے لیے ثواب پچاس عاملونکے برابر ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا یہہ ثواب پچاس شخصونکا جو ہے تو وہ شخص انہین مین کے تو آپ نے فرمایا بلکہ تم مین کے پچاس شخص (یعنے ایسے فتنے اور فساد کے زمانے مین جو کوئی سیدہے راہ پر چلے اور شرع کی پیروی کرے اوسکا درجہ تم مین سے پچاس شخص کے برابر ہے) **عن عبد اللہ بن عمرو**

بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کیف بکم وبزمان اویوشك ان یاتی زمان یغربل

الناس فیه غربلة تبقی حثالة من الناس قد مرجت عهودهم واماناتهم واختلفوا فکانوا هکذا و

شبك بین اصابعه فقالوا کیف بنا یارسول الله قال تاخذون ما تعرفون وتذرون ما تنکرون

وتقبلون علی امر خاصتکم وتذرون امر عامتکم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اوس زمانے مین یا یون فرمایا کہ وہ زمانہ قریب ہے جب لوگ چھن جاوینگے (یعنے جو اچھے ہین وے گزر جاوینگے اور برے برے کوڑا کرکٹ رہ جاوینگے نہ اون کے اقرار پورے ہونگے نہ اون مین امانت ہوگی (یعنے بدعہد ہے اور خیانت کرینگے) آپسمین اختلاف کرینگے اور اسطرح ہو جاوینگے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈالا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اوسوقت ہم کیونکر بسر کرین آپ نے فرمایا جو تم کو بھلا معلوم ہو اوسکو اختیار کرو اور جو برا معلوم ہو اوسکو چھوڑ دو اور اپنی خاص فکر کرو اور عام لوگون کی فکر چھوڑ دو **ف** یعنی جب ایسا سخت فتنہ ہو اور عالم مین گمراہی پھیل جاوے اور سمجھانے سے بھی ہدایت کی توقع نہ رہے اوسوقت اپنی ہی نفس کی اصلاح کرے اور اور لوگون کی فکر چھوڑ دے **عن** عبد الله عمرو بن العاص قال بینما نحن حول رسول الله صلی الله علیه وسلم

اذ ذکر الفتنة فقال اذا رایتم الناس قد مرجت عهودهم وخفت اماناتهم وکانوا هکذا وشبك بین

اصابعه قال فقمت الیه فقلت کیف افعل عند ذلك جعلنی الله فداك قال الزم بیتك واملك علیك

لسانك وخذ بما تعرف ودع ما تنکر وعلیك بامر خاصة نفسك ودع عنك امر العامة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین آپ نے ذکر کیا فتنے کا اور فرمایا جب تم لوگون کو دیکھو اپنے عہد کا خیال نکرین اور امانت کو چھوڑ دین مگر کم (یعنے شاذ و نادر لوگ ایسے رہ جاوین) اور اونکا یہہ حال ہو جاوے

آپ نے ایک ہاتھ کی اونگلیونکو دوسری ہاتھ کے اونگلیون مین ڈالا تب تو مین کھڑا ہوا اور مین نے پوچھا ایسے وقت مین مین کیا کرون
اللہ مجکو آپ پر فدا کرے آپ نے فرمایا پکڑ لے اپنی گھر کو اور روک لے اپنی زبان کو اور جو بات شریعت کی رو سے اچھی معلوم ہو
اوسکو اختیار کر لے اور بری بات کو چھوڑ دے اور خاص اپنے نفس کی فکر کر اور عام لوگون کی فکر چھوڑ دے **ف** کیونکہ
ایسی حالت مین اپنی تئین بچانا دشوار ہو جاتا ہے اور اونکو کیا بچا دیگا **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر او امیر جائر **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات کہی ظالم بادشاہ کے روبرو یا ظالم حاکم کے
روبرو (اور اوسکے ڈر سے یا خوشامد سے ناحق بات نہ کہے کہ وہ اور گمراہ ہو جاوے) **عن** العرس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا عملت الخطیئۃ فی الارض کان من شہدہا فکرہہا وقال مرۃ انکرہا کان کمن غاب
عنہا ومن غاب عنہا فرضیہا کان کمن شہدہا **ترجمہ** عرس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب زمین مین گناہ کیا جاتا ہی تو جس نے اوس گناہ کو دیکھا اور برا جانا تو اوس کی مثل ایسی ہی جیسے اوس نے اوس گناہ کو نہین
دیکھا اور جس نے نہین دیکھا لیکن گناہ سے راضی ہی اوس نے گویا دیکھا **عن** عدی بن عدی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نحوہ قال من شہدہا فکرہہا کمن غاب عنہا **ترجمہ** عدی بن عدی سے ایسا ہی ہے جیسا عرس نے
روایت کیا اسمین یہہ ہی کہ آپ نے فرمایا جسکے سامنے گناہ کی بات ہوئی لیکن وہ ناراض ہی تو گویا اوسکے سامنے نہین ہوئی
عن ابی البختری قال اخبرنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقال سلیمان حدثنی رجل
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یہلک الناس حتی یعذروا
او یعذروا من انفسہم **ترجمہ** ابو البختری سے روایت ہی مین نے اوس شخص سے سنا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا سلیمان کی روایت مین ہی مین نے رسول اللہ کے صحابہ مین سے ایک شخص سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہرگز ہلاک ہون گے جبتک کہ اونکی ذات سے گناہون کی کثرت نہ ہووے اور اونکا کوئی عذر باقی
نہ رہی

باب قیام الساعۃ قیامت آنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلاۃ العشاء فی اخر حیاتہ فلما سلم قام فقال ارایتکم لیلتکم ہذہ فان علی
راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن ہو علی ظہر الارض احد قال ابن عمر فوہل الناس فی مقالۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فیما یتحدثون عن ہذہ الاحادیث عن مائۃ سنۃ وانما قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یبقی ممن ہو الیوم علی ظہر الارض یرید ان ینخرم ذلک القرن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز پڑہی اپنی اخیر عمر شریف مین جب سلام پھیر اوٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم
نے اس رات کو دیکھا جتنے آدمی اس رات کو تمام روی زمین پر ہین ان مین سے کوئی سو برس کے بعد نہ رہیگا ابن عمر نے کہا یہہ سنکر لوگ

مغالطے مین پڑگئے جب تو ابن عمر بیان کرتے ہین کہ سو برس مین قیامت آ جاوے گی (حالانکہ آپکا یہہ مطلب نہ تہا جیسا بعض
لوگ سمجہے کہ اب سے سو برس مین قیامت آجاویگی) بلکہ آپنے یہہ فرمایا تہا کہ جتنے لوگ آجکے روز روی زمین پر ہین اون مین سے
کوئی سو برس کے بعد نہ رہیگا مطلب یہہ تہا کہ یہہ قرن گذر جاوے گا اور دوسرا قرن آویگا **ف** ایسا ہی ہوا اوس روز سے
ایک صدی کے اندر تمام صحابہ گزر گئے اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ رتن ہندی وغیرہ جس نے پانسو برس کے بعد دعوی صحابیت کا کیا
تہا دروغگو اور جہوٹا تہا **عن** ابی ثعلبة الخشنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یعجز الله هذه
الامة من نصف یوم **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کو (قیامت کے
دن مین سے) آدہے دن کی کمی نہ کریگا (یعنے پانسو برس سے کم اُمت نہ رہیگی) **عن** ابی وقاص عن النبی صلی
الله علیه وسلم قال انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربها ان یؤخرهم نصف یوم قیل لسعد کم نصف
ذلک الیوم قال خمسمائة سنة **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین امید رکہتا ہون کہ میری اُمت اتنی تو عاجز نہ ہوگی کہ اللہ اون کو آدہے دن کی مہلت نہ دیوے لوگون نے سعد سے کہا کہ آدہے
دن سے کیا مراد ہے اونہون نے کہا پانسو برس (دلیل اسکی یہہ ہے وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون تیرے رب کے نزدیک ایکدن ہزار برس کا ہے)

اخر کتاب الملاحم

تمام ہوئی اللہ جل جلالہ کے فضل سے کتاب ملاحم کے مع متعلقات اوسکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحدود

شروع ہوئی کتاب حدود یعنی حد زنا اور سرقہ اور شرب خمر اور قذف اور ارتداد اور قطع طریق وغیرہ کا
باب الحکم فیمن ارتد جو شخص دین اسلام سے پہر جاوے **عن** عکرمة ان علیا علیه السلام احرق ناسا ارتدوا عن الاسلام
فبلغ ذلک ابن عباس فقال لم اکن لاحرقهم بالنار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تعذبوا
بعذاب الله وکنت قاتلهم بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من بدل دینه فاقتلوه فبلغ ذلک علیا علیه السلام فقال ویح ابن ام عباس **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے
حضرت علی نے بعضے لوگ جو اسلام سے پہر کر مرتد ہوگئے تہے اونکو جلوا دیا یہہ خبر ابن عباس کو پہونچی تو اونہون نے کہا
کہ اگر اوس وقت مین ہوتا تو اونہین آگ سے نہ جلاتا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالے کے خاص عذاب سے
تم عذاب نکرو (یعنے آگ سے کسیکو نہ جلاو) بلکہ مین اون مرتدون کو قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اسلام کو چہوڑ کر اور کوئی دین لے تو اوسکو مار ڈالو پہر جب ابن عباس
کے اس کہنے کی خبر حضرت علی کو پہونچی تو اونہون نے کہا واہ واہ ابن عباس یعنے اون کی تعریف کی کہ اونہون نے سچ کہا
عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل دم رجل مسلم یشهد ان لا اله الا الله

الا الله وانی رسول الله الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینه المفارق للجماعة

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو حرام کرنیوالا نکاح کے بعد دوسری جان بدلے جان کے تیسری مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کے گروہ سے علیحدہ ہوا **ف** یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسری خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الا باحدی ثلاث رجل زنی بعد احصان فانه یرجم ورجل خرج محاربا بالله ورسوله فانه یقتل او یصلب او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بها ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا قتل کرنا درست نہین ہے یعنی اوس شخص کا جو گواہی دیتا ہو اس بات کی نہین ہے کوئی سچا معبود سوائے خدا کے اور [illegible] اسکے رسول ہین مگر تین وجہ سے ایک تو یہ کہ وہ محصن ہو یعنی اسکا نکاح ہو چکا ہو [illegible] پھر وہ زنا کرے تو وہ سنگسار کیا جاویگا دوسری وہ جو اللہ اور اوسکے رسول سے لڑنے کے لیے نکلے رہزنی کرے تو وہ قتل کیا جاویگا یا سولی دیا جاویگا یا قید کیا جاویگا جلاوطن ہوگا تیسری وہ جو خون کرے معصوم کا جیسے مسلمان کا تو اوسکے قصاص مین اگر وارث قصاص چاہین تو قتل کیا جاویگا **عن** ابی بردة قال قال ابو موسی اقبلت الی النبی صلی الله علیه وسلم ومعی رجلان من الاشعریین احدهما عن یمینی والآخر عن یساری فکلاهما سأل العمل والنبی صلی الله علیه وسلم یستاک فقال ما تقول یا ابا موسی او یا عبد الله بن قیس قلت والذی بعثک بالحق ما اطلعانی علی ما فی انفسهما وما شعرت انهما یطلبان العمل قال وکأنی انظر الی سواکه تحت شفته قلصت قال لن نستعمل او لا نستعمل علی عملنا من اراده ولکن اذهب انت یا ابا موسی او یا عبد الله بن قیس فبعثه علی الیمن ثم اتبعه معاذ بن جبل قال فلما قدم علیه معاذ قال انزل والقی له وسادة واذا رجل عنده موثق قال ما هذا قال هذا کان یهودیا فاسلم ثم راجع دینه دین السوء قال لا اجلس حتی یقتل قضاء الله ورسوله قال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء الله ورسوله ثلاث مرات فامر به فقتل ثم تذاکرا قیام اللیل فقال احدهما معاذ بن جبل اما انا فانام واقوم وانام وارجو فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے ابو موسے نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میرے ساتھ دو شخص اشعری تھے دونون نے آپ سے عاملی کا عہدہ طلب کیا (یعنی عامل کی خدمت پر مقرر ہونا چاہا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے آپ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اے ابو موسے یا عبداللہ بن قیس (عبداللہ بن قیس ابو موسی کا نام ہے) مین نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر بنا کے بھیجا ان دونون نے مجھے خبر نہین کی جو ان کے دلون مین تھا مجھے معلوم

نہ تہا کہ جیسا قبل ہونا چاہتے ہین ابوموسے نے کہا گویا مین اس وقت آپ کے مسواک کو دیکہہ رہا ہون وہ سمٹ رہی ہے آپکے ہونٹ تلے اور سوکہ رہا اور بلا
ہوا تہا پہر آپ نے فرمایا ہم اپنے کام پر اوس شخص کو مقرر نہ کرینگے جو اوس کی خواہش کرے یہ بہی ایک عمدہ طرز آپنے اسلامی حکومت میں
کرنیکا اختیار کیا اور بتلایا کہ جو شخص کسی خدمت کی یا عہدہ کی خواہش کرے وہ کام اوسکو نہ دیا جاوے اور جو خواہش نہ کرے اوسکو دیا جاوے
لیکن تو جا ای ابوموسے یا عبداللہ بن قیس پہر آپ نے ابوموسی کو مقرر کیا یمن کی حکومت پر اور اونکے پیچہے معاذ بن جبل کو روانہ
کیا جب معاذ ابوموسے پاس پہنچے تو اونہون نے معاذ سے کہا اوترو اور ایک تکیہ اون کیلیے بچہایا معاذ نے دیکہا کہ ایک
شخص بندہا ہوا ہے پوچہا یہ کون ہے ابوموسے نے کہا یہ شخص یہودی تہا بعد اوسکے مسلمان ہو گیا پہر اب مرتد ہو گیا اور اپنے برے
دین کیطرف چلا گیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہونگا جبتک یہ قتل کیا جاوے اللہ اور اوسکے رسول کے حکم کے موافق ابوموسی نے
کہا بیٹہو ایسا ہی ہوگا معاذ نے کہا نہین مین کبہی نہین بیٹہونگا جبتک یہ قتل نکیا جاوے گا اللہ اور رسول کے حکم کے موافق تین
بار یہی کہا تب ابوموسی نے حکم کیا اوسکے قتل کا وہ قتل کیا گیا پہر ابوموسے اور معاذ دونون نے شب بیداری کا ذکر کیا تو ان دونون
مین سے کسے نے کہا شاید معاذ ہی نے کہا مین تو رات کو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون یا عبادت بہی کرتا ہون سوتا بہی ہون
اور امید رکہتا ہون کہ سونے مین بہی مجہکو ویسا ہی ثواب ملے جیسا عبادت مین ملتا ہے **عن ابی موسی قال قدم علی معاذ وانا
بالیمن ورجل کان یہودیا فاسلم فارتد عن الاسلام فلما قدم معاذ قال لا انزل عن دابتی حتی یقتل
فقتل قال احدہما وکان قد استتیب قبل ذلک** ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے معاذ بن جبل میرے پاس آئے اور مین
یمن مین تہا وہان ایک شخص یہودی تہا جو مسلمان ہو کر پہر مرتد ہو گیا تہا جب معاذ آئے تو اونہون نے کہا مین اپنے جانور سے
نہ اوترونگا جبتک یہ شخص قتل نکیا جاوے پہر وہ شخص قتل کیا گیا اور قبل قتل کے توبہ کرنیکا حکم تہا اور اوس نے توبہ
نکی ہو بیہقی قتل لازم ہوا مرتد کا یہی حکم ہے کہ پہلے اوسے توبہ کراوینگے اگر توبہ نکرے تو قتل کر دینگے **عن ابی بردۃ بہذہ القصۃ
قال فاتی ابوموسی برجل قد ارتد عن الاسلام فدعاہ عشرین لیلۃ او قریبا منہا فجاء معاذ فدعاہ فابی
فضرب عنقہ قال ابوداود ورواہ عبدالملک بن عمیر عن ابی بردۃ لم یذکر الاستتابۃ ورواہ ابن
فضیل عن الشیبانی عن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن ابی موسی ولم یذکر فیہ الاستتابۃ** ترجمہ
ابوبردہ سے بہی یہی حدیث مروی ہے اوس مین یہ ہے کہ ابوموسی شعری پاس ایک شخص لایا گیا جو اسلام سے پہر گیا تہا اونہون نے
مسلمان ہو جانے کو کہا بیس رات تک یا کم و بیش اس سے پہر معاذ بن جبل آئے اونہون نے بہی اوس سے کہا کہ مسلمان ہو جا اوس نے انکار
کیا تو اوس کی گردن اوڑا دی گئی اور اسکی اس روایت مین توبہ کرانیکا ذکر نہین ہے **ف** اگر اسلام کیطرف بلانا اور مسلمان ہونے کو کہنا
کرنا ہے اور تین یا چار دن کی مہلت دینا کسی حدیث سے ثابت نہین ہے البتہ جو شبہہ اوسکو دین اسلام مین ہو اوسکا رفع کرنا
بہتر ہے اگر نہ مانے تو سوا قتل کے کوئی علاج نہین ہے یہی حکم اللہ اور رسول کا ہے ومن احسن من اللہ حکما **عن القاسم بہذہ القصۃ
قال فلم ینزل حتی ضرب عنقہ وما استتابہ** ترجمہ قاسم سے یہی حدیث مروی ہے اس مین یہ ہے کہ معاذ اوترے نہین

سیدہی ہو سکے یہانتک کہ گردن اوسکی اوسکی اور توبہ نہین کی اوس سے) **عن** ابن عباس قال کان عبد اللہ بن سعد بن
ابی سرح یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عفان فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہی عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح منشی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان نے اوسکو اغوا کیا وہ پہر کافرون مین ملگیا جسدن
مکہ فتح ہوا اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکے قتل کا جہان وہ ملے پہر امان مانگی اوسکے واسطے عثمان
بن عفان نے آپ نے اوسکو امان دی (وہ حضرت عثمان کا رضاعی بہائی تہا حضرت عثمان اوسے حضور قدس مین لیکے آئے اور
بمبالغہ تمام اوسکی سفارش کی تو قصور اوسکا معاف ہوگیا) **عن** سعد قال لما کان یوم فتح مکة اختبأ عبد اللہ
بن سعد بن ابی سرح عند عثمان بن عفان فجاء بہ حتی اوقفہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
بایع عبد اللہ فرفع راسہ فنظر الیہ ثلاثا کل ذلک یابی فبایعہ بعد ثلاث ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما کان
فیکم رجل رشید یقوم الی ہذا حیث رانی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری یا رسول
اللہ ما فی نفسک الا اومات الینا بعینک قال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنة الاعین **ترجمہ** سعد سے
روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا تو عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفان کے پاس چہپا عثمان اوسکو لیکر آئے یہانتک
کہ کہڑا کردیا اوسکو رسول اللہ صلعم کے سامنے اور عرض کیا یا رسول اللہ بیعت کیجیے عبد اللہ سے آپ نے اپنا سر اوٹہایا اور اوسکی طرف
تین بار دیکہا ہر بار آپ نے بیعت سے انکار کیا پہر تین بار انکار کرنے کے بعد آپ نے اوس سے بیعت کر لی بعد اوسکے آپ متوجہ ہوے
اپنے اصحاب کیطرف اور فرمایا کیا تم مین سے کوئی آدمی بہی عقلمند نہ تہا جب مجہے دیکہا کہ مین نے بیعت نہ کی اس سے تو کہڑا ہوتا اور قتل کر
ڈالتا اوسکو اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نہین جانتے تہے آپ کے دلکا حال البتہ اگر آپ اشارہ کردیتے اپنی آنکہہ سے تو ہم قتل کر
ڈالتے آپ نے فرمایا نبی کو یہ لائق نہین ہے کہ کنکہیون سے مخفی اشارہ کرے اور ظاہر مین کچہہ کہے کیونکہ یہ طریقہ دنیا دارون کا ہے
جنکو خدا سے خوف نہین ہے) **عن** جریر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ابق العبد الی الشرک
فقد حل دمہ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین سنا ہے آپ فرماتے تہے جب غلام بہاگ کر مسلمانون سے شرک
کیطرف بہاگیگا تو اوسکا خون مباح ہوگیا یعنے جب مسلمان کافر ہو جاوے تو اوسکا خون مباح ہے) **باب** الحکم فیمن سب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی کیا سزا ہے **عن** ابن عباس ان اعمی
کانت لہ ام ولد تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فینہاہا فلا تنتہی ویزجرہا فلا تنزجر قال فلما
کان ذات لیلة جعلت تقع فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتشتمہ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنہا واتکا
علیہا فقتلہا فوقع بین رجلیہا طفل فلطخت ما ہناک بالدم فلما اصبح ذکر ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس فقال انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ حق الا قام فقام الاعمی یتخطی الناس

وھو یتزلزل حتی قعد بین یدے النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا صاحبھا کانت تشتمک وتقع فیک فانھاھا فلا تنتھی وازجرھا فلا تنزجر ولی منھا ابنان مثل اللؤلؤ تین وکانت بی رفیقہ فلما کانت البارحۃ جعلت تشتمک وتقع فیک فاخذت المغول فوضعتہ فی بطنھا واتکات علیھا حتی قتلتھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اشھدوا ان دمھا ھدر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک اندہے کی ایک ام ولد تھی جو برا کہا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی وہ اندہا جو اوسکا سوئے تہا اسبات سے اوسکو منع کرتا تہا لیکن وہ باز نہ آتی تھی وہ جہڑکتا تہا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی تھی ایک رات کو اوس نے عادت کے موافق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو شروع کی اور آپ کو برا کہنے لگی اوسکے سوئے نے (یعنی اوس اندہے نے) چہرا لیکر اوسکے پیٹ پر رکہا اور اوسپر زور دیا (یعنی چہرے پر بوجہہ ڈالا وہ اوسکے پیٹ مین گہس گیا) وہ عورت مرگئی اوسکے دونون پاؤن کے بیچ مین ایک لڑکا آگیا اور جہان وہ بیٹھی تھی وہ سب خون سے لتھ پتھ رنگین ہوگیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خون کا ذکر ہوا آپ نے سب لوگونکو جمع کیا اور فرمایا جس شخص نے یہ کام کیا ہے مین اوسکو خدا کی قسم دیتا ہون اور اپنے حق کی جو میرا اوسپر ہے کہ وہ کہڑا ہو جاوے (اور اقرار کرے کہ مین نے یہہ کام کیا ہے) یہ سنکر وہی اندہا کہڑا ہوا اور لوگون کو پہاندتا ہوا اور لرزتا ہوا آیا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین اوس لونڈی کا قاتل ہون وہ آپکو برا کہتی تھی اور آپکی ہجو کرتی تھی مین اوسکو منع کرتا تہا لیکن باز نہ آتی تھی اور جہڑکتا تہا جب بھی نہ مانتی تھی اور اوسکے پیٹ سے میرے دو بیٹے ہین مثل دو موتیون کے اور میری بڑی رفیق تھی کل کے رات وہ آپکو برا کہنے لگی اور آپکی ہجو کرنے لگی تو مین نے چہرا لیکر اوسکے پیٹ پر رکہا اور اوسپر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو گواہ رہو اوسکا خون لغو ہے (یعنی ہدر ہے اوسکا بدلہ نہ لیا جاویگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر مرد ہو یا عورت اگر ہمارے نبی کو برا کہے تو اوسکا قتل کرڈالنا درست ہے) **عن** علی رضی اللہ عنہ ان یھودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی ماتت فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمھا **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے ایک یہودیہ برا کہا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کرتی تھی اسپر ایک شخص نے اوسکا گلا گہونٹا یہانتک کہ وہ مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا خون لغو کردیا (یعنی ہدر کردیا اوسکا بدلہ یعنی قصاص یا دیت لینے کا حکم نہ فرمایا) **عن** ابی برزۃ قال کنت عند ابی بکر رضی اللہ عنہ فتغیظ علی رجل فاشتد علیہ فقلت تاذن لی یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضرب عنقہ قال فاذھبت کلمتی غضبہ فقام فدخل فارسل الی فقال ما الذی قلت انفا قلت ائذن لی اضرب عنقہ قال اکنت فاعلا لو امرتک قلت نعم قال لا واللہ ما کانت لبشر بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو برزہ سے روایت ہے مین حضرت ابو بکر صدیق کے پاس بیٹھا تہا وہ ایک شخص پر غصے ہوئے اور نہایت غصے ہوئے (شاید اوس نے کوئی بات بری اونکو کہی ہوگی) مین نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ مجہکو اجازت دیجئے مین اوسکی گردن ماردون

پہونچنے سے اونکا غصہ جاتا رہا (؟) پھر جب سے ہوکر اندر چلے گئے پھر مجھکو بلا بھیجا اور کہا تو نے کیا کہا تھا مین نے کہا آپ اجازت دیجیے تو مین اوسکی گردن ماردون ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مین تجھکو حکم کرتا تو تو اوسکی گردن مار ہی دیتا مین نے کہا ہان البتہ مار دیتا ابوبکر رضی نے کہا یہ درجہ کسی بشر کو بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل نہین ہوا یعنی یہ رسول ہی کا منصب تہا کہ جو کوئی اونکی مخالفت کرے یا اونکو برا کہے اوسکی گردن ماری جاوے اور کسیکا یہ درجہ نہین ہی

باب فی المحاربۃ اللہ اور رسول سے لڑنے یعنی رہزنی کا بیان

عن انس بن مالک ان قوما من عکل او قال من عرینۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلقاح وامرہم ان یشربوا من ابوالہا والبانہا فانطلقوا فلما صحوا قتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوا النعم فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبرہم من اول النہار فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آثارہم فما ارتفع النہار حتی جیء بہم فامرہم فقطعت ایدیہم وارجلہم وسمر اعینہم والقوا فی الحرۃ یستسقون فلا یسقون قال ابو قلابۃ فہؤلاء قوم سرقوا وقتلوا وکفروا بعد ایمانہم وحاربوا اللہ ورسولہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کچہہ لوگ عکل کے یا عرینہ کے (دونو قبیلونکے نام ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چند اونٹنیان دودہ والی دینے کا حکم کیا اونکے موت اور دودہ پینے کا وہ چلے گئے جنگل مین اونٹنیان لیکر جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ صلعم کی چرواہے کو انہون نے مار ڈالا اور اونٹون کو ہنکا لے گئے یہ خبر آپکو سویرے پہونچی آپنے لوگون کو اون کے تعاقب مین روانہ کیا تو بہت دن نہین چڑہا تہا وے سب حاضر کیے گئے آپنے حکم کیا اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے گئے اور اون کی آنکہون مین گرم سلائی پہیری گئی اور جلتی ہوئے پتہرون مین ڈالدیے گئے وہ پانی مانگتے تہے پر اونکو پانی نہ ملتا تہا ابو قلابہ نے کہا ان لوگون نے چوری کی اور خون کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور اللہ اور اوس کے رسول سے لڑے (پہر اون کی سزا ایسی تہی جو کی گئی)

عن ایوب باسنادہ بہذا الحدیث قال فیہ فامر بمسامیر فاحمیت فکحلہم وقطع ایدیہم وارجلہم وما حسمہم **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہی آپنے حکم کیا سلائیان گرم کرنیکا وہ اون کی آنکہون مین پہیری گئین اور اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے گئے ایک ہی دفعہ اون کو داغا نہین

عن انس بن مالک بہذا الحدیث قال فیہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبہم قافۃ فاتی بہم قال فانزل اللہ تبارک وتعالی فی ذلک انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا الآیۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے یہی روایت ہی اسمین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے تعاقب مین کہوجی بہیجا وے گرفتار ہوکر لائے گئے جب اللہ تعالی نے اونکی بابین یہ آیت اوتاری انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الآیۃ یعنی بدلہ اون لوگونکا جو لڑتے ہین اللہ اور اوسکے رسول سے اور ملک مین فساد کرتے ہین یہی ہی کہ قتل کیے جاوین یا سولی دیے جاوین یا ایکطرف کے ہاتہہ اور دوسری طرف کے پانون کاٹے جاوین

عن انس بن مالک ذکر ہذا الحدیث قال انس فلقد رایت احدہم یکدم الارض بفیہ عطشا حتی ماتوا **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا مین نے اون مین سے ایک آدمی کو

دیکہا جو زمین کو اپنے منہ سے کہودتا تہا پیاس کے مارے یہانتک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مرگئے **عن** انس بن مالک بہذا الحدیث نحوہ زاد ثم نہی عن المثلۃ ترجمہ انس بن مالک سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ پہر اوسکے بعد آپ نے منع کیا مثلہ سے (مثلہ کہتے ہیں ہاتہ پانون کا کاٹنا آنکہ پہوڑنا کان کا ناک کا کاٹنا ان باتوں کو کہتے ہیں) بعضوں نے کہا اوس وقت تک مثلہ کی ممانعت نہ تہی پہر آپ نے منع کر دیا بعضوں نے کہا یہ سب امور قصاصا تہے انہوں نے آپ کے چرواہوں کے ساتہہ ایسا کیا تہا **عن** ابن عمر ان ناسا اغاروا علی ابل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاقوھا وارتدوا عن الاسلام وقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا فبعث فی آثارھم فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم قال فنزلت فیھم آیۃ المحاربۃ وھم الذین اخبر عنھم انس بن مالک الحجاج حین سالہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے چند لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور پہر گئے اسلام سے پہر گئے اور آپ کے چرواہے کو مار ڈالا جو مسلمان تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اون کے تعاقب میں بہیجا پہر وہ گرفتار ہو کر آئے تو آپ نے اون کے ہاتہہ اور پانوں کاٹے اور اون کی آنکہیں پہوڑیں اور انہیں کے شان میں محاربہ کی آیت اتری یعنی انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک اور انہیں لوگوں کا بیان انس بن مالک نے کیا تہا جب اون سے حجاج سے اسکا سوال ہوا یعنی حال ان لوگوں کا پوچہا گیا **عن** ابی الزناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قطع الذین سرقوا لقاحہ وسمل اعینھم بالنار عاتبہ اللہ تعالی فی ذلک فانزل اللہ تعالی انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا الآیۃ ترجمہ ابو الزناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتہہ پانوں کاٹے اور آنکہیں پہوڑیں ان لوگوں کے جنہوں نے اونٹ چرائے تہے تو اللہ تعالی نے عتاب کیا آپ پر اور فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا اخیر تک یعنی ان لوگوں کو صرف قتل یا سولی یا ہاتہہ پانوں کا کاٹنے کی سزا کافی تہی آنکہیں پہوڑنا اور گرم جلتی ہوئی زمین میں ڈالنا اور تڑپا تڑپا کر مارنا کچہ ضرور نہ تہا اسی واسطے آپ نے آیندہ کے لیے مثلہ سے منع فرمایا کہ کوئی اور ایسا نہ کرے اور پہر ایسی سزا کسیکو نہ دی **عن** ابن عباس قال انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض الی قولہ غفور الرحیم نزلت ھذہ الآیۃ فی المشرکین فمن تاب منھم قبل ان یقدر علیہ لم یمنعہ ذلک ان یقام فیہ الحد الذی اصابہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ نے فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یہ آیت مشرکین کے باب میں اتری ہے جو شخص ان میں سے گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو یہ نہ ہوگا کہ اوسکی جو حد ہے ساقط ہو جاوے **ف** بلکہ توبہ کر لینے سے آخرت کا گناہ جاتا رہے گا مگر دنیا میں جو اس جرم کی سزا مقرر ہے وہ دیجاوے گی یہ عبد اللہ بن عباس کا مذہب ہے اور جمہور علما کے نزدیک جب کافر یا مشرک نے یہ کام حالت کفر میں کیے پہر توبہ کی اور مسلمان ہو گیا گرفتار ہونے سے پہلے تو سزا اوسکو نہ دی جاوے ساقط ہو جاوے گی پر جو کوئی مسلمان یہ کام کرے اور گرفتار ہونے سے پہلے آن کر تائب ہو جاوے تو اوسکی سزا معاف ہو جاوے گی یہ اتفاقا

اور یہ امر نص آیت سے ثابت ہے **باب** فی الحد یشفع فیہ حد شرعی کے دفع کے لیے شفاعت ہے **عن** عائشۃ
رضی اللہ عنہا ان قریشا اھمھم شان المرأۃ المخزومیۃ التی سرقت فقالوا من یکلم فیھا یعنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ومن یجترئ الا اسامۃ بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ
اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اسامۃ اتشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فاختطب فقال انما
ھلک الذین من قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا
علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ مخزومی کی ایک عورت نے قریش کو غمگین کیا اسلیے کہ اوسنے چوری کی تھی پھر قریش آپس میں کہنے لگے کہ اس عورت کے لیے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کون عرض کریگا تو کہا کہ اس بات پر تو اسامہ بن زید البتہ جرأت کر سکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا پیارا ہے پھر اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے
فرمایا ای اسامہ کیا تو اللہ کے حدود میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوگئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا اسی نے تو کھپا ڈالا انکو
جو تمسے پہلے تھے کہ جب کوئی شریف اور رئیس ان میں چوری کرتا تو اوسکو بغیر سزا دیے چھوڑ دیتے اور جب کوئی اونمیں
غریب بیچارہ چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور خدا کی قسم ہے جو اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو اوسکا ہاتھ بھی
ضرور ہی کاٹ دوں **ف** یہہ فرماکر آپ نے اوسکا ہاتھ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسیکی رعایت نہ چاہیے اگلے امتین
اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں پہلے زمانہ میں اسلام کی بھی سلطنت شرع میں سستی کرنے سے ہلاک ہوگئی اور یہہ جو بعض ناواقف
کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنے حسین ع کے غم میں درست ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسلیے کہ حکم شرع کا سب کیواسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کیواسطے برابر ہے شریف اور رذیل کا
اسمیں کچھ فرق نہیں **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانت امرأۃ مخزومیۃ تستعیر المتاع وتجحدہ
فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا وقص نحو حدیث اللیث قال فقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدھا
قال ابو داود روی ابن وھب ھذا الحدیث عن یونس عن الزھری وقال فیہ کما قال اللیث ان امرأۃ
سرقت فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح ورواہ اللیث عن یونس عن ابن شھاب
باسنادہ فقال استعارت امرأۃ وروی مسعود بن الاسود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الخبر قال سرقت
قطیفۃ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ ابو الزبیر عن جابر ان امرأۃ سرقت فعاذت بزینب
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مخزوم کی ایک عورت اسکی عادت تھی
کہ وہ چیزیں عاریت لیکر منکر ہوجاتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا دوسری روایت میں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالا ابو داود نے روایت کیا ابن وہب نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے زہری سے

اور اوسمین بھی ایسا ہی ہی جیسی لیث کی روایت مین ہی کہ ایک عورت نے چوری کی تہی فتح مکہ کے سال مین اور روایت لیا اوسکو لیث
نے یونس سے انہون نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اوسمین بھی ہی کہ اوس عورت نے عاریت لی تھی زیور کی چیزین پہر منکر ہو گئی اور
روایت کیا اوسکو مسعود بن الاسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسمین بھی ہے کہ اوس عورت نے ایک چادر چرائی تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین سے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو ابو الزبیر نے جابر سے کہ ایک عورت نے چوری کی پہر پناہ لی
زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی **ف** بالجملہ عاریت لیکر مکر جانا بہی چوری مین داخل ہے اور اوسمین ہاتھ
کٹنا لازم ہوگا امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہی اور یہ حدیث دلیل ہی اون کی اور جمہور علما کے نزدیک عاریت لیکر مکر جانے
مین ہاتھ نہ کاٹا جاویگا کیونکہ یہہ سرقہ نہین ہی اور حدود دفع ہو جاتی ہین شبہات سے سرقہ یہہ ہی کہ مال معصوم غیر کے ملک مخفی
طور سے لیوے اور عاریت کا مال تو پہلے سے مستعیر کے قبضہ مین تہا اور حدیث محمول ہے اس امر پر کہ اوس عورت نے چوری بہی
ہو گی جیسی بعضی روایتون مین ہی **باب** الستر علی اهل الحدود حتی المقدور حد قائم کرنے مین احتیاط کرنا اور دفع کر دینا **عن**

عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقیلوا ذوی الهیئات عثراتهم الا الحدود
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درگذر کرو دارو گیر لغزشون سے گر حد
کے سوا ر د دار وہ شخص جو ذی مروت او شریف ہو کوئی خطا اوسکی پہلے سے ظاہر نہ ہوئی ہو ایسے آدمی پر پہلے قصور مین عنایت
اور درگزر چاہیے حافظ سراج الدین قزوینی نے کہا کہ حدیث موضوع ہے لیکن رد کیا اون پر حافظ ابن حجر نے اور ابن عدی
نے کہا کہ منکر ہے بہرحال ضعیف تو ضرور ہی اگرچہ اور طریقون سے بہی مروی ہے **باب** العفو عن الحدود ما لم تبلغ

السلطان جبتک حد کا مقدمہ قاضی تک نہ پہونچے تو اوسکا چہپا دینا بہتر ہے **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپسمین تم اپنی حدون کو معاف کرو **ف** یہہ خطاب
اور حکام اور قضات کیطرف لیجانے سے پہلی ہی کیونکہ بعد لیجانے موجبات حدود کے نزدیک امام اور حکام وغیرہا کے عفو جائز نہین
جیسا کہ اسی پر فرمایا آنحضرت نے فما بلغنی من حد فقد وجب **ف** جب میرے پاس حد پہونچی تو مقرر واجب ہو گئی پہر اوس مین
درگذر نہین ہو سکتی) **باب** فی الستر علی اهل الحدود حتی المقدور اگر کسی سے حد کا کام ہو جاوے تو اوسکو چہپانا چاہیے

عن نعیم ان ماعزا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فاقر عنده اربع مرات فامر برجمه وقال لهزال لو سترته
بثوبك كان خیرا لك **ترجمہ** نعیم سے روایت ہی ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور چار بار آپ کے سامنے اقرار
کیا (زنا کا) آپنے حکم دیا اونکو سنگسار کرنیکا اور ہزال (ایک شخص تہا جسنے ماعز کو اقرار کرلینے کا حکم کیا تہا) سے فرمایا اگر تو اوس
بات کو کپڑا ڈالکے چہپا لیتا ہے تو تیری لیے بہتر ہوتا **عن** ابن المنکدر ان هزالا امر ماعزا ان یاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فیخبره **ترجمہ** ابن منکدر سے روایت ہی ہزال نے ماعز کو حکم کیا تہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اپنا حال بیان کرو کہ مین نے

باب فی صاحب الحد یجئ فیقر جس نے حد کا کام کیا ہو پہر خود امام کے پاس آکر اقرار کرے **عن** وائل عن ابیہ ان امراۃ خرجت علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترید الصلاۃ فتلقاها رجل فتجللها فقضی حاجتہ منها فصاحت وانطلق فمر علیها رجل فقالت ان ذاک فعل بی کذا وکذا ومرت عصابۃ من المہاجرین فقالت ان ذاک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انہ وقع علیها فاتوها بہ فقالت نعم هو هذا فاتوا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما امر بہ قام صاحبها الذی وقع علیها فقال یا رسول اللہ انا صاحبها فقال لها اذهبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل قولا حسنا وقالوا للرجل الذی وقع علیها ارجمہ فقال لقد تاب توبۃ لو تابها اهل المدینۃ لقبل منهم **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نماز کو نکلی اوسکو ایک مرد ملا جو اوس پر چڑہ بیٹھا اور اُس کے جماع کیا پہر جماع کرکے وہ شخص چلا گیا بعد اوسکے وہ عورت چلائی لیکن وہ مرد چلا گیا اوسوقت ایک اور شخص اُس عورت کے سامنے سے گزرا وہ عورت بولی فلان مرد نے میرے ساتہہ یہہ کام کیا ہے اور ایک جماعت مہاجرین مین سے آگئی اون سے بھی وہ عورت یہی بولی کہ فلان مرد نے میرے ساتہہ ایسا کام کیا ہے وہ سب لوگ یہ سنکر چلے گئے اور اوس مرد کو جاکر پکڑا جسکا نام اس عورت نے بتایا تہا پہر اوسکو عورت کے سامنے لیکر آئے وہ بولی ہان وہ مرد یہی ہے تب صحابہ اوس مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپ اوس پر حد کرنے کا حکم کرنے ہی تہے کہ وہ خود کہڑا ہو گیا اور بول اوٹہا یا رسول اللہ مین نے یہ کام اوس سے کیا ہے آپ نے عورت سے فرمایا تو چلی جا اللہ نے تیرا گناہ بخش دیا (کیونکہ یہ کام تیری رضامندی سے نہین ہوا) اور مرد کو کچہہ اچہا فرمایا پہر صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اوس مرد کو رجم کیجیے آپ نے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ساری مدینہ کے لوگ ایسی توبہ کرین تو اون کیطرف سے قبول ہو جاوے (یہ حدیث ظاہر مین مشکل ہے کہ باوصف اقرار کے آپ نے اوسکو رجم کیون نہ کیا)

باب فی التلقین فی الحد حاکم حد کے مجرم کو ایسی بات سکہاوے جس سے حد جاتی رہے **عن** ابی امیۃ المخزومی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا ولم یوجد معہ متاع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخالک سرقت قال بلی فاعاد علیہ مرتین او ثلاثا فامر بہ فقطع وجئ بہ فقال استغفر اللہ وتب الیہ فقال استغفر اللہ واتوب الیہ فقال اللہم تب علیہ ثلاثا **ترجمہ** ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چور کو لائے اور اوس نے اقرار بہی کیا مگر اوسکے پاس کچہہ مال نہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تو تجہہ پر گمان نہین کرتا جو تو نے مال چورایا ہو اوس نے عرض کیا کیون نہین پہر اوس نے اوسیسے دو یا تین بار تکرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر حکم فرمایا اور کاٹا گیا (یعنے اوسکا ہاتہہ) پہر اوسکو آپ پاس لائے آپ نے اوس سے فرمایا تو اللہ سے بخشش مانگ اور اوسکی طرف رجوع کر تو اوس نے کہا مین اللہ سے معافی چاہتا ہون پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا اے اللہ تو اوسپر متوجہ ہوا ور اوسکا گناہ معاف کردے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ اجراء حد سے گناہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اجرای حد عبرت کے واسطے ہی اور گناہ توبہ اور استغفار سے معاف ہوتا ہی **باب** فی الرجل

یعترف بحد ولا یسمیہ کوئی شخص اپنے اوپر حد لازم ہونیکا اقرار کرے لیکن کونسی حد ہے یہ نہ کہے **عن** ابی امامۃ ان رجلا

اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال توضات حین اقبلت قال

نعم قال ھل صلیت معنا حین صلینا قال نعم قال اذھب فان اللہ تعالی قد عفا عنک **ترجمہ** ابو امامہ سے

روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا ہے تو مجھپر حد قائم کیجیے آپنے

فرمایا جب تو ہماری پاس آیا تو وضو کیا تو نے وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو نے ہماری ساتھہ نماز پڑہی وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو جا

اللہ جل جلالہ نے معاف کر دیا گناہ تیرا کیونکہ وضو کرنے سی اور نماز پڑہنے سے بہت سی گناہ معاف ہو جاتے ہین سبحان اللہ ہمارا

پروردگار کتنا رحیم ہی **باب** فی الامتحان بالضرب مجرم کو مار پیٹ کرنا جرم کا اقرار کرانے کے لیے نادرست ہی **عن**

ازھر بن عبد اللہ الحرازی ان قوما من الکلاعیین سرق لھم متاع فاتھموا اناسا من الحاکۃ فاتوا النعمان

بن بشیر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحبسھم ایاما ثم خلی سبیلھم فاتوا النعمان فقالوا خلیت سبیلھم

بغیر ضرب ولا امتحان فقال النعمان ما شئتم ان شئتم ان اضربھم فان خرج متاعکم فذاک والا

اخذت من ظھورکم مثل ما اخذت من ظھورھم فقالوا ھذا حکمک فقال ھذا حکم اللہ وحکم رسولہ

صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ازہر بن عبد اللہ حرازی سی روایت ہی کلاع کے چند لوگ تھی اونکا مال چورایا گیا انہون نے کچھہ جولاہون

پر گمان کیا چوری کا اور اونکو لیکر آئے نعمان بن بشیر پاس جو صحابی تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نعمان نے اون

جولاہون کو چند روز تک قید رکھا پھر اونکو چھوڑ دیا بغیر مار پیٹ اور امتحان لیے ہوئے نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو اگر تم کہو

ہو تو مین اونکو مارتا ہون مگر اس شرط سی کہ اگر اون کے پاس تمہارا اسباب نکلے تو بہتر ہی نہین تو اوتنا ہی مین تمکو مارونگا

انہون نے کہا کیا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا

کہ مجرم پر جب گمان یا اشتباہ ہو تو اوسکا قید کرنا درست ہی مگر ناحق مار پیٹ کے اوس سی اقرار کرانا درست نہین ہے بلکہ سراسر ظلم ہی جیسا

اس زمانے مین لوگ کرتے ہین **باب** ما یقطع فیہ السارق چور کا ہاتھہ کتنے مال مین کاٹا جاوے **عن** عائشۃ رضی

اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقطع فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتہائی دینار یا اوس سے زیادہ مین چور کا ہاتھہ کاٹتے تہے **عن** عائشۃ رضی

اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع ید السارق فی ربع دینار فصاعدا قال احمد بن صالح القطع

فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہاتھہ کاٹا جاویگا چوتہائی دینار مین یا اوس سے زیادہ مین احمد بن صالح نے کہا ربع دینار مین ہاتھہ کاٹا جاویگا **عن** ابن عمر ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ثمنہ ثلاثۃ دراھم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تین درہم کی سپر چورانے مین ہاتہہ کاٹا **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع ید رجل سرق ترسا من صفة النساء ثمنه ثلاثة دراهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتہہ کاٹا جس نے ڈہال چرائی تہی صفة النسا مین سے اوسکی قیمت تین درہم تہی یعنے ربع دینار کیونکہ دینار اوس وقت مین بارہ درہم کا تہا) یہہ حدیثین دلیل ہین امام احمد اور اکثر علما کی **عن** ابن عباس قال قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید رجل فی مجن قیمته دینار او عشرة دراهم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ کاٹا ایک شخص کا سپر کی چوری کے عوض مین جسکی قیمت ایک دینار یا دس درہم کی ہوگی (مگر اس سے یہہ نہین نکلتا کہ دس درہم سے کم مین ہاتہہ نہ کاٹا جاوے)

باب ما لا قطع فیه جن چیزون کے چورانے مین ہاتہہ نہ کاٹا جاوے

عن محمد بن یحیی بن حبان ان عبدا سرق ودیا من حائط رجل فغرسه فی حائط سیده فخرج صاحب الودی یلتمس ودیه فوجده فاستعدی علی العبد مروان بن الحکم وهو امیر المدینة یومئذ فسجن مروان العبد واراد قطع یده فانطلق سید العبد الی رافع بن خدیج فساله عن ذلک فاخبره انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فقال الرجل ان مروان اخذ غلامی وهو یرید قطع یده وانا احب ان تمشی معی الیه فتخبره بالذی سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فمشی معه رافع بن خدیج حتی اتی مروان بن الحکم فقال له رافع سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فامر مروان بالعبد فارسل قال ابو داود الکثر الجمار **ترجمہ** محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے ایک شخص نے کہجور کا پودہ ایک باغ مین سے چرایا اور اوسکو اپنے مولی کے باغ مین لگایا تو پودہ والا ڈہونڈہتا ہوا اپنے پودے کو نکلا پھر اوسکو پایا اور مروان بن حکم جو اوس زمانے مین مدینے کا حاکم تہا اوسکے پاس مقدمہ لیگیا اور مدعا ہوئی مروان نے اوس غلام کو قید کیا اور اوسکے ہاتہہ کاٹنے کا قصد کیا اوس غلام کا مالک رافع بن خدیج پاس گیا اور اون سے اس مسئلے کو پوچھا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے ہاتہہ نہ کاٹا جاوے گا پہل کی چوری کا نہ خوشے کی چوری مین وہ بولا مروان نے میرے غلام کو گرفتار کیا ہے اور اس کا ہاتہہ کاٹنا چاہتا ہے مین چاہتا ہون کہ تم میرے ساتہہ مروان تک چلو اور یہ حدیث جو تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے مروان کو سناؤ رافع بن خدیج اوسکے ساتہہ گئے یہانتک کہ مروان کے پاس پہنچے اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا پہل اور خوشے کی چوری مین یہہ سنکر مروان نے حکم کیا غلام کے چہوڑ دینے کا **ف** اگرچہ ان چیزون مین ہاتہہ نہین کاٹا جاتا مگر حاکم کو اختیار ہے کہ جہانتک مناسب معلوم ہو مجرم کو قید یا ضرب کی سزا دیوے چنانچہ اسکی بحث آگے کی روایت مین آتا ہے کہ مروان نے اوس غلام کو چند کوڑے مار کے چہوڑ دیا ہرچند مروان کا فعل حجت نہین ہے مگر اہل مدینہ نے جب اوس سے انکار نہین کیا تو وہ فعل مستند ہوگیا **عن** محمد بن یحیی بن حبان بهذا الحدیث قال فجلده مروان جلدات وخلی سبیله **ترجمہ** محمد بن یحیی بن حبان سے دوسری روایت مین یہہ ہے کہ

مروان نے اوس غلام کو چند کوڑے لگوا کے پہر اوس کو چہوڑ دیا۔ ع عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انہ سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفیہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شئ علیہ ومن خرج بشئ

منہ فعلیہ غرامۃ مثلیہ والعقوبۃ ومن سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے میوہ کا حال کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا جس محتاج نے کہا لیا اور اوسکو گود میں نہ اکٹھا کیا تو اوسپر کچھ گناہ نہیں اور جو کوئی اوسمیں سے کچھ نکال لیجاوے تو اوسپر دوچند قیمت ہوگی اور تاوان دینا ہوگا اور سزا بہی دینگے اور جس نے میوہ اوسکی سکھانیکی جگہہ سے اکٹھا کرنے کے بعد چرا لیا اور وہ سپر بہر کی قیمت کا تہا تو اوسکا ہاتہ کاٹا جاوے **ف** یعنی جب میوہ سوکھنے کے لیے کہیں ڈالا جاوے اور وہاں سے کوئی اوسکو چورا لیجاوے تو اگر تین درم کی مالیت ہو اوس صورت میں ہاتہ کاٹا جاویگا کیونکہ میوہ درخت سے جدا کیا گیا پہر اوسکا حکم بہل کا سا نہ رہا جو درخت میں لٹکتا ہے بلکہ اور چیزوں کی مثل ہو گیا جنمیں ہاتہ کاٹا جاتا ہے فقط شکر اللہ کا تمام ہوا پارہ ستائیسواں سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کا اللہ جل جلالہ کے فضل اور احسان سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹھائیسواں اوسکی مدد اور تائید سے امید کہ پہر دے بر لاوے اللہ اسی طرح تمام کتاب کو پورا

تم الجزء السابع والعشرون ویتلوہ الجزء الثامن والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بست و ہفتم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب القطع فی الخلسة والخیانة جو شخص علانیہ کوئی چیز چھین لیوے یا امانت مین خیانت کرے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے گا

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتهب قطع ومن انتهب نهبة مشهورة فلیس منا وبهذا الاسناد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی الخائن قطع **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹیرے پر ہاتھہ کاٹنا نہین ہے اور جو شخص علانیہ کسیکا مال لوٹ لے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنے مسلمانون مین سے نہین ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنیوالے پر ہاتھہ کاٹنا نہین ہے **ف** کیونکہ ان دونون پر سرقے یعنے چوری کی تعریف صادق نہین آتی اسلیے کہ چوری کہتے مین غیر کا مال جو محفوظ ہو پوشیدہ طور سے لے لینے کو **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثله زاد ولا علی المختلس قطع **ترجمہ** جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ایسا ہی اسمین یہ ہے کہ اچکے پر ہاتھہ کاٹنا نہین ہے (کیونکہ اچکا علانیہ مال اوٹھا لیجاتا ہے بعضون کے نزدیک اچکے کا ہاتھہ کاٹا جاوے گا

باب من سرق من حرز جو شخص کسی چیز کو محفوظ مقام سے چرا لیوے **عن** صفوان بن امیة قال كنت نائما فی المسجد علی خمیصة لی ثمن ثلاثین درهما فجاء رجل فاختلسها منی فاخذ الرجل فاتی به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر به لیقطع قال فاتیته فقلت اتقطعه من اجل ثلاثین درهما انا ابیعه وانسیه ثمنها قال فهلا کان هذا قبل ان تاتینی به قال ابو داود رواه زائدة عن سماك عن جعید بن حجیر قال نام صفوان ورواه مجاهد وطاوس انه کان نائما فجاء سارق فسرق خمیصة من تحت راسه ورواه ابو سلمة بن عبد الرحمن قال فاستله من تحت راسه فاستیقظ فصاح به فاخذ ورواه الزهری عن صفوان بن عبد اللہ قال فنام فی المسجد وتوسد رداءه فجاء سارق فاخذ رداءه فاخذ السارق فجیء به الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** صفوان بن امیہ سے روایت ہے مین مسجد مین سوتا تہا ایک اون کی چادر پر جسکی قیمت تیس درم تہی تنہ مین ایک شخص آیا اور میرے پاس سے اوسکو اوچک لیا پہر ایک اور شخص نے اوسکو پکڑ لیا تو رسول اللہ صلعم پاس ہے او لائے آپ نے اسکا ہاتھہ کاٹنے کو فرمایا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسکا ہاتھہ کاٹتے مین تیس درم کے واسطے مین اسکو بیچ ڈالتا ہون اوسکے ہاتھہ اور دام (یعنی قیمت بالفعل اوس سے نہین لیتا بلکہ قرض بیچ ڈالتا ہون پہر چوری کا جرم اوس پر سے گر جائیگا آپنے فرمایا تجھکو ایسا کرنا تہا تو میرے پاس لانے سے پہلے کیا ہوتا دوسری روایت مین یون ہے کہ صفوان سوتے تہے اتنے مین چور آیا اور اوس نے سر کے تلے سے چادر نکال لی ایک روایت مین ہے کہ جب اوسکے سر کے تلے سے چادر کہینچی تو وہ جاگ اوٹھے اور چلائے وہ چور پکڑا گیا **ف** آپنے اوسکے ہاتھہ کاٹنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ مال محفوظ تہا صاحب مال کی حفاظت مین تہا جیسے کوئی حجرے یا صندوق کی

مقفل مال کو چورا وے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاویگا البتہ اگر مردیکا کفن چورا دے یا مسجد کی کوئی شی وقفی چورا لیجاوے تو اوسکا ہاتھہ نہ کاٹا جاویگا کیونکہ وہ مال محفوظ نہیں ہی **ت** دوسری روایت مین یون ہی صفوان بن عبد اللہ سے کہ صفوان بن امیہ اپنی چادر کو تکیہ بنا کر مسجد مین سو رہا اتنے مین ایک چور آیا اور اوسکی چادر چورالی تو اوس چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پکڑ لائے

باب فی القطع فی العاریۃ اذا جحدت جو شخص کسی چیز کو عاریت (مانگ کر) لیوی پھر مکر جاوی تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاویگا

عن ابن عمر ان امراۃ مخزومیۃ کانت تستعیر المتاع فتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھا فقطعت یدھا قال ابو داود رواہ جویریۃ عن نافع عن ابن عمر او عن صفیۃ بنت ابی عبید زاد فیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام خطیبا فقال ھل من امرأۃ تائبۃ الی اللہ عز وجل ورسولہ ثلاث مرات وتلک شاھدۃ فلم تقم ولم تکلم ورواہ ابن غنج عن نافع عن صفیۃ بنت ابی عبید قال فیہ فشھد علیھا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی مخزوم مین ایک عورت ایسی تہی وہ بطریق عاریت چیز لیکر منکر ہو جاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی ہاتھہ کاٹنے کا حکم فرمایا ابو داود نے کہا روایت کیا اس حدیث کو جویریہ نے نافع سی انہون نے ابن عمر یا صفیہ بنت ابی عبید سے اوسمین اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے اور فرمایا کیا کوئی عورت ہی جو توبہ کری اللہ اور اوسکی رسول کے سامنے تین بار اور وہی عورت (جو عاریت لیکر منکر ہو جاتی تہے) بیٹھی ہوئی تہی لیکن نہ وہ اوٹھی نہ اوس نے بات کی **ف** امام احمد اور اسحاق کا مذہب یہ ہے جو ظاہر حدیث سے مستفاد ہی کہ عاریت لیکر مکر جانے مین ہاتھہ کاٹا جاویگا اور جمہور علما کے نزدیک ہاتھہ نہ کاٹا جاویگا وہ کہتے ہین عاریت امانت ہی اور اوسکا مکر جانا گویا امانت مین خیانت ہی اور خیانت مین ہاتھہ نہ کاٹا جاویگا جیسے اوپر گزرا جابر کی حدیث مین

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت استعارت امراۃ تعنی حلیا علی السنۃ اناس یعرفون ولا تعرف ھی فباعتہ فاخذت فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقطع یدھا وھی التی شفع فیھا اسامۃ بن زید وقال فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی ایک عورت نے جسکو کوئی نہ جانتا تہا چند مشہور معتبر لوگون کی ذریعہ سی زیور عاریت لیا پہر اوسکو بیچ ڈالا پہر وہ پکڑی گئی وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی آپ نے حکم دیا اوسکی ہاتھہ کاٹنے کا اور یہ وہی عورت تہی جسکی باب مین اسامہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی تہی اور آپ نے فرمایا جو فرمایا (یہ حدیث اوپر گزر چکی آپنے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہی اسکی حدود مین پہر آپ نے کہڑے ہوکر خطبہ سنایا جیسی اوپر بیان ہو چکا)

عن عائشۃ قالت کانت امراۃ مخزومیۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا وقص نحو حدیث قتیبۃ عن اللیث عن ابن شھاب زاد فقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدھا **ترجمہ** عائشہ رضی سے روایت ہی ایک عورت مخزوم مین ایسی تہی جو وہ عاریت چیز لیکر منکر ہو جاتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھہ کاٹنے کا حکم دیا دوسری روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتھہ کاٹا (اسواسطے کہ عاریت لیکر مکر جانا چوری ہی سے بدتر ہے کیونکہ چوری تو پوشیدہ ہوتی ہی اور یہ علانیہ ذبح ہی)

باب فی المجنون یسرق او یصیب حدا دیوانہ اگر چوری کری یا اور کوئی کام حد کا کرے تو اوسپر حد نہ پڑیگی

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون حتی یبرا وعن النائم
حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوٹھا لیا گیا ہے قلم تین آدمیون سے (یعنے انکی نیکی بدی کچہ نہین لکھی جاتے) ایک تو دیوانے سے جبتک اوسکو عقل آوے دوسرے
سونے والی سے جبتک نہ جاگے تیسری لڑکے سے جبتک وہ عاقل ہو ف یعنی بالغ ہوا در جوان ہو جاوے پس جو شخص سوتے مین
یا جنون مین طلاق یا عتاق دیوے یا کوئی کام نیک یا بد کرے اوسکا موخذہ اوس سے نہوگا عن ابن عباس قال اتی عمر
بمجنونة قد زنت فاستشار فیها اناسا فامر بها عمر ان ترجم فمر بها علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہ
فقال ما شان هذه قالوا مجنونة بنی فلان زنت فامر بها ان ترجم قال فقال ارجعوا بها ثم اتاه فقال
یا امیر المومنین اما علمت ان القلم قد رفع عن ثلاثة عن المجنون حتی یبرا وعن النائم حتی یستیقظ
وعن الصبی حتی یعقل قال بلی قال فما بال هذه ترجم قال لا شیء قال فارسلها قال فجعل
یکبر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمرؓ پاس ایک عورت لائی گئی جو دیوانی تھی اوس نے زنا کی تھی انہو
نے لوگون سے مشورہ لیا اوسکی باب مین پھر حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا اودہر سے حضرت علیؓ گزرے اور پوچھا کیون کیا ہوا
اس عورت کو لوگون نے کہا یہ دیوانی ہے فلان قوم مین سے اس نے زنا کی تو حضرت عمرؓ نے حکم کیا ہے اوسکی سنگسار کرنے کا
حضرت علی نے کہا اسکو پھیر لیکر آؤ بعد اوسکے حضرت عمر پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین کیا تم کو معلوم نہین ہے کہ قلم اوٹھا
لیا گیا ہے تین آدمیون سے ایک دیوانی سے جبتک اوسکو عقل نہ آوے دوسری سوتے سے جبتک نہ جاگے تیسری نابالغ سے
جبتک سمجھدار نہو حضرت عمر نے کہا کیون نہین حضرت علی نے کہا پھر یہ عورت کیون رجم کیجاتی ہے انہون نے کہا کچہ نہین
انہون نے کہا چھوڑ دو اوسکو پھر حضرت عمر نے چھوڑ دیا اوس عورت کو اور لگے تکبیر کہنے (کہ خدا نے غلطی سے بچایا) عن ابن عباس
قال مر علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بمعنی عثمان قال اما تذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون المغلوب علی عقله وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم قال
صدقت قال فخلی عنها سبیله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب یہ واقعہ حضرت علی کے سامنے گیا تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے
اور کہا کیا تم کو یاد نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے قلم اوٹھا لیا گیا ہے ایک مجنون سے جسکی عقل جاتی
رہی دوسرے سوتے سے جبتک وہ بیدار ہو تیسری نابالغ سے جبتک وہ جوان ہو حضرت عمر نے کہا بیشک تم سچ کہتے ہو پھر
چھوڑ دیا اوس عورت کو ف قلم اوٹھا لیا گیا ہے یعنی اوسکو شرع کی تکلیف نہین ہے نہ فرض اوسپر فرض ہے نہ حرام اوسپر حرام ہے یا در
حقیقت دیگر اعمال لکھی نہین جاتے ۔ ابی ظبیان قال هناد الجنبی قال اتی عمر بامرأة قد فجرت فامر برجمها
فمر علی رضی اللہ عنه فاخذها فخلی سبیلها فاخبر عمر قال ادعوا لی علیا فجاء علی رضی اللہ عنه فقال یا
امیر المومنین لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن الصبی حتی یبلغ وعن النائم

حتى يستيقظ وعن المعتوه حتى يبرأ ان هذه معتوهة بني فلان لعل الذي اتاها اتاها وهي في بلائها قال فقال عمر لا ادري فقال علي عليه السلام وانا لا ادري **ترجمہ** ابو ظبیان جنبی سے روایت ہے حضرت عمرؓ پاس ایک عورت آئی جسنے زنا کی تھی آپ نے حکم دیا اوسکے سنگسار کرنیکا ادہر حضرت علیؓ گذرے انہون نے اوس عورت کو پکڑ کر چھوڑ دیا حضرت عمرؓ کو اسکی خبر پہونچی انہون نے کہا بلاؤ میرے پاس علیؓ کو حضرت علیؓ آئے اور کہا یا امیر المومنین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھا لیا گیا ہے قلم تین آدمیون سے ایک نابالغ سے جبتک بالغ ہو دوسرے سونے والے سے جبتک جاگے تیسرے بے عقل سے جبتک اچھا ہو یہہ تو دیوانی ہے فلانی قوم مین کی شاید کسینے اوس سے زنا کی ہو جب اسکو جنون کی شدت ہو حضرت عمرؓ نے کہا یہ مجھے معلوم نہین ہے حضرت علی نے کہا مجھے بھی یہ معلوم نہین ہے کہ زنا کے وقت وہ مجنون تھی **ف** شاید اوس عورت کو کبھی کبھی جنون کا دورہ ہوتا ہوگا تو حضرت عمر نے اعتراض کیا کہ یہ کہان سے معلوم ہوا کہ زنا حالت جنون مین تھی حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ پھر یہہ بھی تو معلوم نہین کہ زنا عدم جنون کی حالت مین تھی تو شبہہ ہوا اب حد نہ پڑیگی **عن** علي عليه السلام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يحتلم وعن المجنون حتى يعقل **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھا لیا گیا ہے قلم تین آدمیون سے ایک تو سونے سے جبتک وہ جاگے دوسرے لڑکے سے جبتک وہ جوان ہو تیسرے مجنون سے جبتک اسکو عقل آوے ابو داؤد نے کہا یہہ روایت کیا اس حدیث کو ابن جریج نے اوسمین آتا ہے **والخرف** یعنی بوڑھا جسکی عقل باقی نہ رہی

باب في الغلام يصيب الحد لڑکا نابالغ اگر حد کا کام کرے تو اوسپر حد نہ پڑیگی **عن** عطية القرظي قال كنت من سبي قريظة فكانوا ينظرون فمن انبت الشعر قتل ومن لم ينبت لم يقتل فكنت فيمن لم ينبت **ترجمہ** عطیہ قرظی سے روایت ہے بنی قریظہ کے قیدیون مین مین بھی تھا اونکے لیے حکم ہوا کہ جوانون کو قتل کرین اور لڑکون بچون کو لونڈی غلام بناوین تو لوگون نے دیکھنا شروع کیا جسکے زیر ناف کے بال ہوتے اوسکو مار ڈالتے میرے بال نہین نکلے تھے انہون نے مجھے چھوڑ دیا **عن** عبد الملك بن عمير بهذا الحديث قال فكشفوا عانتي فوجدوها لم تنبت فجعلوني في السبي **ترجمہ** دوسری روایت مین ہے کہ لوگون نے میری ازار کھولکر دیکھی تو زیر ناف کے بال نہین نکلے تھے پس انہون نے دیا مجکو قیدیون مین اور قتل نہین کیا **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم عرضه يوم احد وهو ابن اربع عشرة فلم يجزه وعرضه يوم الخندق وهو ابن خمس عشرة فاجازه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کے سامنے پیش کیے گئے احد کے روز جب اونکا سن چودہ برس کا تھا آپ نے اونکو قبول نہین کیا (کہ جوانون میں شریک ہون اور مال غنیمت کا حصہ پاوین) پھر خندق کے روز آپ پر پیش کیے گئے جب پندرہ برس کے تھے تو قبول کر لیا آپ نے نافع نے کہا مینے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی انہون نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی **باب** الرجل يسرق في الغزو ايقطع جو شخص جہاد کے سفر مین چوری کرے تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے **عن** جنادة بن ابي امية قال كنا

مع بسر بن ارطاة في البحر فاتي بسارق يقال له مصدر قد سرق بختية فقال قد سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لا تقطع الايدي في السفر ولولا ذلك لقطعته **ترجمہ** جنادہ بن ابی امیہ سے روایت
ہے ہم بسر بن ارطاۃ کے ساتھ دریا میں تھے اون کے پاس ایک چور آیا جسکا نام مصدر تھا اوس نے ایک اونٹ چرایا تھا اونہون
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جاوین اسواسطے میں اسکا ہاتھ نہیں
کاٹتا ورنہ ضرور کاٹتا ف امام اوزاعی نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور جمہور علما نے کہا ہے جب ہے کہ غنیمت کے مال میں چورا ہو کیونکہ
اوسمیں تو وہ خود بھی شریک ہے اور بعضون نے کہا مراد سفر جہاد سے ہے اسلیے وہان ہاتھ کاٹا نہیں جاتا کہ مجاہدین کی قلت نہ ہو جاوے
واللہ اعلم

باب في قطع النباش کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاوے **عن** ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا ابا ذر قلت لبيك يا رسول الله وسعديك فقال كيف انت اذا اصاب الناس موت يكون
البيت فيه بالوصيف يعني القبر قلت الله ورسوله اعلم او ما خار الله لي ورسوله قال عليك بالصبر
او قال تصبر قال ابو داود قال حماد بن سليمان يقطع النباش لانه دخل على الميت بيته **ترجمہ** ابو ذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر عرض کیا میں نے حاضر ہون اور فرمانبردار ہون یا رسول اللہ پھر آپ
نے فرمایا جب لوگون کو موت پہونچے گی تو اوسوقت تو کیا کریگا ف یعنی جب وبا پہونچیگی تو تو اوسوقت صبر کریگا یا وہان سے بھاگ
جاوے گا ت ہوگا گھر بدلے خادم کے ف یعنی لوگ اسقدر کثرت سے مرینگے کہ قبر کی جگہہ غلام کے بدلہ خریدی جاویگی ت یعنی قبر
عرض کیا میں نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے ف یعنی میں نہیں جانتا کہ کیا حال ہوگا بھاگونگا یا صبر کرونگا یا جو اللہ
اور رسول میرے لیے پسند فرماوین میں ویسا ہی کرون آپنے فرمایا تجھکو صبر کرنا لازم ہے حماد بن ابی سلیمان نے کہا کفن چور کا ہاتھ کاٹا
جاویگا کیونکہ وہ میت کے گھر میں گھس گیا اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ قبر کو گھر آپنے فرمایا اور گھر سے مال چرانے میں
ہاتھ کاٹا جاتا ہے **باب في السارق يسرق مرارا** جو چور کئی مرتبہ چوری کرے تو اوسکو کیا سزا دینا چاہیے **عن** جابر
بن عبد الله قال جيء بسارق الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقتلوه فقالوا يا رسول الله انما سرق فقال
اقطعوه قال فقطع ثم جيء به الثانية فقال اقتلوه فقالوا يا رسول الله انما سرق قال اقطعوه قال فقطع
ثم جيء به الثالثة فقال اقتلوه فقالوا يا رسول الله انما سرق قال اقطعوه ثم اتي به الرابعة فقال اقتلوه
فقالوا يا رسول الله انما سرق قال اقطعوه فاتي به الخامسة فقال اقتلوه قال جابر فانطلقنا به فقتلناه
ثم اجتررناه فالقيناه في بئر ورمينا عليه الحجارة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ایک چور کو لائے آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا اسکا ہاتھ
کاٹ ڈالو پھر اوسکا داہنا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوسکو دوبارہ لائے پھر آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا کاٹ ڈالو پھر اوسکا بایان پاؤن کاٹا گیا بعد اسکے تیسرے بار اوسکو آپکی خدمت میں لائے

آنحضرتؐ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا عرض کیا یا رسول اللہ اسنے چوری کی ہے آپنے فرمایا اچھا ہاتھ اوسکا کاٹو پس اوسکا بایان ہاتھ کاٹا گیا پھر چوتھی بار اوسکو لائے آپنے فرمایا قتل کرو اوسکو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے چوری کی ہے آپنے فرمایا اچھا کاٹ ڈالو تو کاٹا گیا داہنا پانون اوس کا اب چارون ہاتھ پانون اوس کے کٹ گئے پھر جب اوسکو پانچوین بار لائے تو آپنے اوسکے قتل کا حکم فرمایا جابر کہتا ہے پھر ہم اوسکو لیگئے اور قتل کر ڈالا اور اوسکو گھسیٹ کر کنوئیں مین پھینک دیا اور پتھر اوسپر ڈالے **ف** شاید یہ قتل تعزیراً ہوگا یا مرتد ہو گیا ہوگا یا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے کہ نہ قتل کیا جاوے مسلمان مگر تین جرم مین واللہ اعلم

باب فی تعلیق ید السارق

فی عنقہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکی گلے مین لٹکا دینا **عن** عبد الرحمن بن محیریز قال سألنا فضالۃ بن عبید عن تعلیق الید فی العنق للسارق امن السنۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعت یدہ ثم امر بہا فعلقت فی عنقہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن محیریز نے کہا ہم نے فضالہ بن عبید سے پوچھا چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکی گلے مین لٹکانا کیسا ہے تو اونہون نے کہا ایک چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس کے ہاتھ کو آپنے لٹکانے کا حکم فرمایا وہ لٹکایا گیا اوسکی گردن مین تاکہ خود اوسکو اور دیکھنے والون کو تنبیہ کے لیے عبرت ہووے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سرق المملوک فبعہ ولو بنش **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو اوسکو بیچ ڈال اگرچہ ایک نش ہی اوسکی قیمت او ٹہرے نش کہتے ہین نصف کو یعنی اوقیہ بیس درہم کو یا جو اوسکی قیمت ہو اوسکی نصف کو بیچ ڈالے

باب فی الرجم

رجم یعنی سنگسار کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفاہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا وذکر الرجل بعد المرأۃ ثم جمعہما فقال واللذان یاتیانہا منکم فاذوہما فان تابا واصلحا فاعرضوا عنہما فنسخ ذلک بآیۃ الجلد فقال الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا واللاتی یاتین الفاحشۃ الآیۃ یعنی جو عورتین تم مین سے بدکاری کرین اون پر چار آدمیون کو گواہ کرو پھر اگر گواہی گزر جاوے تو اون کو قید کرو گھرون مین یہانتک کہ مر جاوین یعنی دائم الحبس کرو یا اللہ اون کے لیے کوئی رستہ کر دیوے پہلے عورتون کا بیان کیا پھر مردون کا ذکر کیا اور عورت مرد دونون کو ساتھ بیان کیا تو فرمایا واللذان یاتیانہا منکم فاذوہما الآیۃ یعنی جو مرد اور عورت زنا کرین تو اونکو تکلیف دو پھر اگر توبہ کرین اور نیک ہو جاوین تو چھوڑ دو اون کو یہ آیتین منسوخ ہو گئین جلد کی آیت سے وہ یہ ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما الآیۃ یعنی زنا کرنیوالا مرد اور زنا کرنیوالی عورت دونون کو سو سو کوڑے مارو **ف** اس آیت سے دائم الحبس کرنیکی اور تکلیف دینے کی آیت منسوخ ہو گئی پھر رجم کا حکم اوترا جب زانی اور زانیہ محصن ہو مگر اوس آیت کی تلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی رہا **عن** مجاہد قال السبیل الحد مجاہد نے کہا اللہ نے جو اون کے لیے

اسے نکال دیوے راستے سے مراد حد پڑنا ہے عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا عنی
خذوا عنی قد جعل الله لهن سبیلا الثیب بالثیب جلد مائة والرمی بالحجارة والبکر بالبکر جلد مائة ونفی سنة
ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھو مجھ سے سیکھو مقرر اللہ تعالی نے اون کے
لیے راہ ٹھہرائی ہے ف یعنی احکام جو زنا کرنیوالی عورتوں کے باب میں اللہ تعالی نے ٹھہرائی ہیں وہ تم مجھ سے سیکھو ثیب کو ثیب کے ساتھ (جس کا نکاح ہو چکا ہو)
سو دُرّے اور سنگسار کرنا ہے اور باکرہ کو بکر مرد کے ساتھ سو دُرّے اور ایک برس تک وطن سے باہر نکال دینا ہے یہی مذہب ہے اصحاب ظواہر کا اور بعض صحابہ اور
تابعین کا کہ رجم جلد کے بعد کرنا چاہیے اور جمہور ائمہ کے نزدیک جس پر رجم واجب ہوا اسکو جلد نہ کرنا چاہیے کیونکہ آپ نے ماعز کو جلد نہیں کیا صرف
رجم کیا اور ثیب اگر باکرہ کے ساتھ زنا کرے تو ثیب کو رجم اور باکرہ کو جلد ہوگا عن الحسن باسناد یحیی معناه قال جلد مائة والرجم ترجمہ
روایت میں یہی ہے کہ ثیب جب ثیب کے ساتھ زنا کرے تو اوسکو سو دُرّے مارنا چاہیے اور رجم کرنا چاہیے عن عبد الله بن عباس ان عمر
یعنی ابن الخطاب رضی الله عنه خطب فقال ان الله بعث محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق وانزل علیه الکتاب فکان فیما انزل
علیه آیة الرجم فقرأناها ووعیناها ورجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجمنا من بعده وانی خشیت ان طال
بالناس الزمان ان یقول قائل ما نجد آیة الرجم فی کتاب الله فیضلوا بترک فریضة انزلها الله تعالی فالرجم حق علی
من زنی من الرجال والنساء اذا کان محصنا اذا قامت البینة او کان حمل او اعتراف وایم الله لولا ان یقول الناس
زاد عمر فی کتاب الله عز وجل لکتبتها ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رض نے خطبہ پڑھا اور کہا محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حق پر بھیجا ہے اور اون پر کتاب اوتاری ہے سو جو اللہ نے اوتارا اوس میں آیت رجم کی تھی جسے
ہم نے پڑھا اور یاد کیا اور خوب طرح سمجھ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور اوسکے بعد ہم نے بھی رجم
کیا اور اب مجھے اندیشہ ہے کہ لوگوں پر ایک مدت گذر جاوے اور کہنے والا یوں کہنے لگے کہ اللہ کی کتاب میں تو ہم رجم کا حکم نہیں پاتے
پھر اللہ کے اوتارے ہوئے فرض کے چھوڑنے سے لوگ گمراہ ہو جاویں اور مقرر رجم حق ہے زنا کرنیوالے پر خواہ عورت ہو یا مرد جو بیاہا ہوا ہووے اور جب
گواہ قائم ہو جاویں یا حمل ہو یا اقرار سے ثابت ہو جاوے اور قسم اللہ کی اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر رض نے اللہ کی کتاب میں زیادہ کر دیا تو میں
اس آیت کو مصحف میں لکھ دیتا یعنی آیت رجم کو لکھ دیتا عن نعیم بن هزال قال کان ماعز بن مالک یتیما فی حجر ابی فاصاب
جاریة من الحی فقال له ابی ائت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره بما صنعت لعله یستغفر لک وانما یرید بذلک رجاء ان
یکون له مخرجا فاتاه فقال یا رسول الله انی زنیت فاقم علی کتاب الله فاعرض عنه فعاد فقال یا رسول الله انی زنیت فاقم علی کتاب الله
حتی قالها اربع مرار قال صلی الله علیه وسلم انک قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل
باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به ان یرجم فاخرج به الی الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فخرج یشتد
فلقیه عبد الله بن انیس وقد عجز اصحابه فنزع له بوظیف بعیر فرماه به فقتله ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له فقال
هلا ترکتموه لعله ان یتوب فیتوب الله علیه ترجمہ نعیم بن ہزال سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک یتیم تھے میرے باپ کی گود میں انہوں نے

علی کی ایک لڑکی سے زنا کی تو ہزال نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اون سے بیان کرو جو تم نے کیا ہے شاید
آپ تمہارے واسطے استغفار کریں اس سے اون کی غرض تھی کہ کوئی صورت اون کی رہائی کی نکلے تو ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
ف ماعز اسلمی مشہور صحابی ہین شیطان کے اغوا سے اونسے زنا ہو گئی پھر اونہون نے توبہ کی اور اقرار کیا اور دنیا کی سزا قبول کی رضی
اللہ عنہ ت اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے زنا کی ہے آپ مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمایئے تو آپ نے اون کی طرف سے منہ
پھیر لیا تو اوس نے پھر دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ مین نے زنا کی ہے آپ مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم فرمایئے یہان تک کہ اسی طرح چار بار
آپ سے چار مرتبہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو چار دفعہ کہہ چکا کہ مین نے زنا کی ہے اب یہ کہہ کس کے ساتھ
کی ہے ماعز نے کہا فلان عورت سے آپ نے فرمایا تو اوس کے ساتھ سویا تھا ماعز نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو اوس سے چمٹا تھا ماعز نے کہا
ہان آپ نے فرمایا تو نے اوس سے جماع کیا تھا ماعز نے کہا ہان جب آپ نے سنگسار کرنے کا حکم کیا تو لوگ اونکو حرہ میں لے گئے
(حرہ ایک زمین ہے کالی پتھرون کی مدینہ کے قریب) جب اونکو پتھر مارنے لگے تو وہ پتھرون کی اذیت سے گھبرا کر دوڑ کر بھاگے
عبداللہ بن انیس نے اونکو پایا اون کے ساتھی تھک گئے تھے تو اونٹ کا کھر لیکر اون کو مارا یعنی ماعز کو پھر مار ڈالا اون کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اوسکو تم نے کیون نہ چھوڑ دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالی اوس کو
بخشدیتا **عن** محمد بن اسحاق قال ذكرت لعاصم بن عمر بن قتادة قصة ماعز بن مالك فقال لي حدثني
حسن بن محمد بن علي بن ابي طالب قال حدثني ذلك من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا تركتموه
من شئتم من رجال اسلم ممن لا اتهم قال ولم اعرف الحديث قال فجئت جابر بن عبد الله فقلت ان رجالا
من اسلم يحدثون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم حين ذكروا له جزع ماعز من الحجارة حين اصابته
الا تركتموه وما اعرف الحديث قال يا ابن اخي انا اعلم الناس بهذا الحديث كنت فيمن رجم الرجل انا لما خرجنا
به فرجمناه فوجد مس الحجارة صرخ بنا يا قوم ردوني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فان قومي قتلوني
وغروني من نفسي واخبروني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غير قاتلي فلم ننزع عنه حتى قتلناه فلما
رجعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم واخبرناه قال فهلا تركتموه وجئتموني به ليستثبت رسول الله
صلى الله عليه وسلم منه فاما لترك حد فلا قال فعرفت وجه الحديث **ترجمہ** محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ
نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ماعز بن مالک کا قصہ بیان کیا انہون نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے
کہ بیان کیا مجھ سے یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تم نے کیون نہ چھوڑ دیا اوسکو جسکو ہر شخص نے چاہا اسلم کے لوگون میں سے
وہ لوگ جنکو مین متہم نہین کرتا راستہ گوئی سے انہون نے کہا مین نے اس حدیث کو نہین پہچانا تو مین جابر بن عبداللہ پاس آیا اور
اون سے ذکر کیا کہ قبیلہ اسلم کے چند لوگ حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا جب انہون نے ماعز کی پریشانی کا
حال بیان کیا پتھر پڑنے سے تم نے اوسکو چھوڑ کیون نہ دیا اور مین اس حدیث کو نہین پہچانتا جابر نے کہا اے بھتیجے میرے بھائی کے مین خوب

ماہوں سے حدیث کو بیان کیا ادن لوگون مین تہا جنہون نے سنگسار کیا تہا ماعز کو جب ہم اونکو لیکر نکلے اور اونکو پتھر مارے تو پتہر و
کی تکلیف اونکو پہونچی وہ چلاے اور بولے اے لوگو مجہکو پہیر لیچلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیونکہ میری قوم نے مجہکو دہوکا دیا اور مار ڈالا
اور پہلے مجہ سے کہہ چکے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو مار نہ ڈالینگے لیکن ہم لوگ اون سے جدا نہ ہوئے یہانتک کہ مار ڈالا
اونکو جب ہم لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا تو آپنے فرمایا تم نے اوسکو چہوڑ کیون نہ دیا اور میرے پاس
لیکر کیون نہ آئے اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا تہا کہ اون کو ضبط کر دین حد قبول کرنے کے لیے دکہ دنیا کی عقوبت اوٹہانا بہتر ہے آخرت کے
عذاب سے نہ اسلیے کہ حد موقوف کر دیجاوے ف اوس وقت مین حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مالک اور ابو حنیفہ کا بھی قول ہے کہ اگر حد لگانیکی
حالت مین وہ بہاگ نکلے تو اوسکو نہ چہوڑین بلکہ پیچہا کرین اور اوسکو رجم کر ڈالین اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کے نزدیک اگر
زنا اوسکی اقرار سے ثابت ہوا ہو تو چہوڑ دین اور حد موقوف رکہین پہر اگر وہ اقرار کرے تو رجم کیا جاوے ورنہ نہین عن ابن عباس
ان ماعز بن مالک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ زنی فاعرض عنہ فاعاد علیہ مرارا فاعرض عنہ فسأل
قومہ امجنون ھو قالوا لیس بہ باس قال افعلت بہا قال نعم فامر بہ ان یرجم فانطلق بہ فرجم ولم یصل علیہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا مین نے زنا کی ہے آپ نے انکی طرف
التفات نہ کیا پہر انہون نے مکرر سہ کرر یہی کہا آپ نے خیال نہین کیا یعنی اوسکے آپ نے اون کی قوم سے پوچہا کیا یہ دیوانہ ہے لوگون
نے کہا نہین اسکو کوئی بیماری نہین ہے آپنے فرمایا کیا تو نے اوس عورت سے صحبت کی ہے اوس نے کہا ہان آپ نے حکم کیا رجم کا پہر
لوگ اوسکو لیگئے اور رجم کر ڈالا اور نماز نہ پڑہی آپ نے اوس وقت لیکن دوسرے دن پڑہی گئی) عن جابر بن سمرۃ قال رأیت
ماعز بن مالک حین جیئ بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا قصیرا اعضل لیس علیہ رداء فشہد علی نفسہ
اربع مرات انہ قد زنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک قبلتہا قال لا واللہ انہ قد زنی الاخر قال فرجمہ
ثم خطب فقال الا کلما نفرنا فی سبیل اللہ عزوجل خلف احدہم لہ نبیب کنبیب التیس یمنح احداہن الکثبۃ
اما ان اللہ ان یمکنی من احد منہم الا نکلتہ عنہن ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب ماعز بن مالک کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے تو مین نے اونکو دیکہا ایک پست قد فربہ آدمی تہے اون پر چادر نہ تہی پہلے اونہون نے اپنے
اوپر چار بار گواہیان دین یعنی چار بار اقرار کیا کہ مین نے زنا کی ابو حنیفہ کے نزدیک چار بار چار مجلسون مین اقرار کرنا ضروری ہے
اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ایک ہی مجلس مین چار بار اقرار کافی ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایکبار اقرار کافی ہے کہ مین نے
زنا کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا شاید تو نے پیار کیا ہوگا اوس نے کہا نہین قسم خدا کی زنا کی اس رانده درگاہ نے پہر آپنے اوسکو
رجم کیا اور خطبہ پڑہا فرمایا آگاہ ہو جاؤ جب ہم سفر کرتے ہین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد کو جاتے ہین تو مجاہدین کا خلیفہ ایسا شخص رہ جاتا ہے
جو آواز کرتا ہے بکرے کی طرح یعنی جیسا بکرا جفتی کے وقت بکری پر کودتا اور پکارتا ہے ویسا ہی یہ بھی کرتا ہے پہر عورتون مین سے
کسی کو تہوڑی سی دودہ دیتا ہے یعنی جماع کرتا ہے آگاہ ہو اگر اللہ مجہکو قدرت دیگا ایسے کسی آدمی پر تو مین اوسکو دکہ دونگا اور

یعنی سزا دونگا رجم یا جلد کی) عن جابر بن سمرة بهذا الحديث والاول اتم قال فرده مرتين قال سماك فحدثت
به سعيد بن جبير فقال انه رده اربع مرات ترجمه جابر بن سمرہ سے دوسری روایت ہے اسی کی مثل لیکن پہلی روایت اس
سے زیادہ پوری ہے اسمین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے اقرار کو دوبار رد کیا اور سعید بن جبیر نے کہا کہ آپ نے چار بار
رد کیا اور یہ کہا کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اور کچھ) عن شعبة قال فسألت سماكا عن الكثبة فقال اللبن القليل ترجمه
شعبہ سے روایت ہے میں نے سماک سے پوچھا کہ کثبہ سے کیا مراد ہے پہلی حدیث میں (عورتوں کو کثبہ دیتا ہے) کہا تھوڑا دودھ جو
منی ہے) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لماعز بن مالك احق ما بلغني عنك قال وما بلغك
عني قال بلغني عنك انك وقعت على جارية بني فلان قال نعم فشهد اربع شهادات فامر به فرجم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کیا جو خبر تیری طرف سے
پہونچی ہے وہ سچ ہے (یعنی زنا کی خبر) اوس نے عرض کیا میری طرف سے کیا خبر پہونچی ہے آپ نے فرمایا یہ خبر پہنچی
ہے کہ تو فلانے کے آل کی لونڈی پر جا پڑا عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اوس نے اپنے جان پر چار بار گواہی دی
تو آپ نے حکم فرمایا وہ سنگسار کیا گیا) عن ابن عباس قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاعترف بالزنا مرتين فطرده ثم جاء فاعترف بالزنا مرتين فقال شهدت على نفسك اربع مرات
اذهبوا به فارجموه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ماعز بن مالک آیا اور دوبار اپنے
زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکو نکال دیا پھر وہ آیا اور دوبار زنا کا اقرار کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنے اوپر چار بار گواہی دی لیجاؤ
اسکو اور سنگسار کرو (اس روایت سے معلوم ہوا کہ چار بار اقرار کرنا ضرور ہے) عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لماعز بن مالك لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا قال افنكتها قال نعم قال فعند ذلك امر
برجمه ولم يذكر موسى عن ابن عباس وهذا لفظ وهب ترجمه ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ماعز بن مالک سے شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ سے چھوا ہوگا یا نظر سے اشارہ کیا ہوگا اوس نے عرض کیا نہیں
آپ نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے عرض کیا ہاں جب یہ ان سب باتوں کا اقرار کر چکا آپ نے اوسکے سنگسار کرنیکا حکم فرمایا (ف
آپ نے اوس سے پوچھا کہ کہیں اوس نے زنا کے معنی میں غلط فہمی نہ کی ہو جب بیان صاف اوس سے کہلوایا تو رجم کا حکم دیا) عن ابی هریرة
يقول جاء الاسلمي الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فشهد على نفسه انه اصاب امراة حراما اربع مرات كل ذلك
يعرض عنه فاقبل في الخامسة فقال انكتها قال نعم قال حتى غاب ذلك منك في ذلك منها قال نعم قال كما يغيب المرود
في المكحلة والرشاء في البئر قال نعم قال فهل تدري ما الزنا قال نعم اتيت منها حراما ما ياتي الرجل من امراته حلالا
قال فما تريد بهذا القول قال اريد ان تطهرني فامر به فرجم فسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلين من اصحابه يقول
احدهما لصاحبه انظر الى هذا الذي ستر الله عليه فلم تدعه نفسه حتى رجم رجم الكلب فسكت عنهما ثم سار ساعة حتى

بجیفة حمار شائل برجله فقال این فلان و فلان فقالا نحن ذان یا رسول الله قال انزلا فکلا من جیفة

هذا الحمار فقالا یا نبی الله من یاکل من هذا قال فما نلتما من عرض اخیکما انفا اشد من اکل منه والذی نفسی بیده

انه الان لفی انهار الجنة ینغمس فیها **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ماعز بن مالک اسلمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چار

بار اقرار کیا انہون نے ایک عورت سے نہایت کیا ہی حرام طور پر ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف سے منہہ پہیر لیتے تہے پانچوین بار

اوسکی طرف متوجہ ہوئی اور پوچہا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے اوس نے کہا ہان آپ نے فرمایا اسطرح کہ ایک عضو دوسری عضو مین

غائب ہوگیا تہا وہ داخل ہوا اور گم ہو گیا ماعز نے کہا ہان پہر آپ نے پوچہا اسطرح داخل ہوا جیسے سلائی سرمہ دانی مین اور

رسی کنوئے مین جاتی ہی ماعز نے کہا ہان پہر آپ نے فرمایا تو جانتا ہی زنا کس کو کہتے ہین ماعز نے کہا ہان مین نے اوس عورت

سے حرام طور پر وہ کام کیا ہی جو آدمی اپنی عورت سے حلال طور پر کرتا ہی آپ نے فرمایا اچہا اب تیرا کیا مطلب ہے ماعز نے کہا مین چاہتا ہون

کہ آپ مجہکو اس گناہ سے پاک کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ رجم کیے گئے پہر آپ نے ماعز کے ساتھیون مین سے دو شخصون

کو کہتے سنا ایک دوسرے سے اس شخص کو دیکہو اللہ نے تو اوسکا قصور چہپا دیا تہا لیکن اوس کے دل نے اوسکو نہ چہوڑا یہانتک کہ پتہرون

سے مار گیا جیسے کتا مارا جاتا ہے آپ یہ سنکر چپ ہو رہے پہر تہوڑی دیر چلے تو راہ مین ایک گدہا مرا ہوا پایا جسکا پانون اوٹہا ہوا تہا

(پہول جانیکی وجہ سے) آپ نے فرمایا کہان ہین فلان شخص اور فلان شخص انہون نے کہا ہم حاضر ہین یا رسول اللہ آپ نے

فرمایا اوترو اور اس گدہے کا گوشت کہاؤ انہون نے کہا یا رسول اللہ بہلا اسکا گوشت کون کہاویگا آپ نے فرمایا تم نے جو اپنے

بہائی کی عیب جوئی کی وہ اسکے کہانے سے زیادہ سخت ہی قسم اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے ماعز اسوقت

جنت کی نہرون مین غوطے لگا رہا ہے **ف** یعنی انہون نے توبہ کی اور دنیا کا عذاب قبول کیا پس انکا قصور معاف ہوگیا

اب وہ جنت مین بہت خوشی سے نہا رہے ہین **عن** جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء الی رسول الله صلی

الله علیه وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتی شهد علی نفسه اربع شهادات

فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ابک جنون قال لا قال احصنت قال نعم قال فامر به النبی صلی الله علیه وسلم فرجم

فی المصلی فلما اذلقته الحجارة فر فادرک فرجم حتی مات فقال له النبی صلی الله علیه وسلم خیرا ولم یصل علیه

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک شخص قبیلہ اسلم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا

تو آپنے اوسکی طرف سے موہنہہ پہیر لیا پہر دوبارہ اوس نے زنا کا اقرار کیا یہانتک کہ اوس نے چار بار اپنی ذات پر اقرار کیا تو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا تجہکو جنون ہوگیا ہے عرض کیا اوس نے کہ نہین پہر آپنے فرمایا کیا تیرا بیاہ ہو چکا ہی عرض کیا جی

ہان راوی کہتا ہی کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے سنگسار کرنیکا حکم فرمایا تو وہ عیدگاہ مین سنگسار کیا گیا اور جب

پتہر اوسکو پڑنے لگے تو وہ بہاگا اور پہر پکڑا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ وہ مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خوبی بیان فرمائی اور اسپر

نماز نہ پڑہی **عن** ابی سعید قال لما امر النبی صلی الله علیه وسلم برجم ماعز بن مالک خرجنا به الی البقیع فوالله ما اوثقناه ولا

والخزف فاشتد واشتددنا خلفه حتى اتى عرض الحرة فانتصب لنا فرميناه بجلاميد الحرة حتى سكت قال
استغفر له ولا سبه ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ماعز بن مالک کو رجم کرنیکا تو ہم اونکو
بقیع کیطرف لیکر نکلے تو قسم خدا کی نہ ہم نے اونکو باندہا اور نہ اون کے لیئے گڑہا کہودا لیکن وہ خود کہڑے ہو گئے ہم نے اون کو
ہڈیوں سے اور ڈہیلوں سے اور کنکریوں سے مارا وہ زور سے بہاگے اور ہم بھی اون کے پیچہے بہاگے یہانتک کہ وہ حرہ (ایک زمین
ہے پتہریلی) کی طرف آئے وہان کہڑے ہو گئے ہم نے بڑے بڑے پتہر لیکر اون کو مارا یہانتک کہ وہ ٹہنڈے ہو گئے پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون کے واسطے دعا نہ کی مغفرت کی نہ اون کو برا کہا **عن** ابی نضرة قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فذكر نحوه وليس بتمامه قال اذهبوا فسبوه فنهاهم قال اذهبوا يستغفرون له فنهاهم قال هو رجل اصاب ذنبا
حسيبه الله ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اوس نے زنا کا اقرار
کیا پہر وہ رجم کیا گیا لوگ اوسکو برا کہنے لگے آپ نے منع کیا پہر اوس کے لیے استغفار کرنے لگے آپ نے منع کیا اور فرمایا وہ ایک شخص تہا
جس نے گناہ کیا اب اللہ اوس سے سمجہ لیگا اگر چاہے معاف کریگا چاہے سزا دیگا تم کیون خلل دیتے ہو **عن** بریدة ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم استنكه ماعزا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کا منہ سونگہا اس
لیے کہ اس نے شراب پی ہو **عن** بریدة قال كنا اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نتحدث ان الغامدية وماعز
بن مالك لو رجعا بعد اعترافهما او قال لو لم يرجعا بعد اعترافهما لم يطلبهما وانما رجمهما عند الرابعة
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ذکر کیا کرتے تہے کہ غامدیہ ایک عورت ہے جو زنا کی علت میں
رجم کی گئی تہی اور ماعز بن مالک اگر اقرار کر کے پہر جاتے یا نہ پہرتے تو آپ اونکو نہ ڈہونڈتے بلکہ آپ نے اونکو جب رجم کیا
کہ وہ چار مرتبہ اقرار کر چکے تہے اور کسی طرح کا شک اون کے اقرار مین باقی نہ تہا **عن** اللجلاج انه كان قاعدا
يعتمل فی السوق فمرت امراة تحمل صبيا فثار الناس معها وثرت فيمن ثار فانتهيت الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وهو يقول من ابو هذا معك فسكتت فقال شاب حذوها انا ابوه يا رسول الله فاقبل عليها فقال من
ابو هذا معك قال الفتى انا ابوه يا رسول الله فنظر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الی بعض من حوله يسألهم
عنه فقالوا ما علمنا الا خيرا فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم احصنت قال نعم فامر به فرجم قال فخرجنا به
فحفرنا له حتى امكنا ثم رميناه بالحجارة حتى هدأ فجاء رجل يسأل عن المرجوم فانطلقنا به الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا هذا جاء يسأل عن الخبيث فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لهو اطيب عند الله من ريح المسك فاذا هو ابوه فاعناه على غسله وتكفينه ودفنه
وما ادری قال والصلوة عليه ام لا وهذا حديث عبدة وهو اتم ترجمہ لجلاج سے روایت ہے وہ بیٹہے ہوئے بازار مین
کام کر رہے تہے اتنے مین ایک عورت نکلی جو ایک لڑکی کو لیے ہوئی تہی لوگ اوسکو دیکہکر اوٹہ کہڑے ہوئے مین بہی لوگون کے ساتہ
اوٹہ کہڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ پوچہتے ہین یہ کہ اس لڑکی کا باپ کون ہے وہ عورت چپکی رہی ایک جوان

اوسکی برابر تہا کہا یا رسول اللہ مین اسکا باپ ہون آپ پہر اوس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچہا اس لڑکے کا باپ کون ہے جوان
نے کہا مین اوسکا باپ ہون یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے گرد جو لوگ بیٹھے تھے اون مین سے کسی کی طرف دیکھا
پوچہا اوس جوان کا حال لوگون نے کہا ہم تو اسکو نیک ہی جانتے تہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جوان سے پوچہا تیرا نکاح ہو چکا
وہ بولا ہان آپنے حکم دیا وہ رجم کیا گیا ہم اوسکو لیکر نکلے اور ایک گڈہے مین اوسکو گاڑا پھر پتھرون سے مارا یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا
مین ایک شخص آیا اور اوس جوان کا حال پوچھنے لگا ہم اوس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے اور کہا یا رسول اللہ یہ اوس
خبیث کا حال پوچہتا ہے (جو رجم کیا گیا) آپ نے فرمایا وہ خبیث نہین ہے بلکہ وہ پاکیزہ ہے اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ
پہر معلوم ہوا تو وہ شخص اوس جوان کا باپ تہا ہم نے اوسکی مدد کی اوسکے غسل اور کفن اور دفن مین راوی نے کہا مجھے یاد نہین ہے کہ یہ بھی کہا
نماز مین یا نہین کہا **ف** اختلاف کیا ہے علما نے کہ نماز پڑہی جاوے اوس شخص پر جو رجم کیا جاوے زنا مین یا نہ پڑہی جاوے - مالک کے
نزدیک نماز پڑہنا اوسپر مکروہ ہے اور احمد کے نزدیک امام اور علما نہ پڑہین عام لوگ پڑہ لین اور ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک سب لوگ پڑہین
اسی طرح ہر اہل قبلہ پر پڑہین **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجلد الحد ثم اخبر انہ محصن
فامر بہ فرجم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حد لگانیکا حکم کیا
اوسکو کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو حکم دیا اوسکی رجم کا وہ رجم کیا گیا **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة
فلم یعلم باحصانہ فجلد ثم علم باحصانہ فرجم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک مرد نے زنا کی اوسکے احصان کا حال معلوم
نہ تہا تو کوڑے لگے پہر معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو رجم کیا گیا **باب** فی المرأة التی امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجمہا من
جہینة اوس عورت کا قصہ جو قبیلہ جہینہ مین سے تہی اوس نے زنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی رجم کا حکم کیا **عن**
عمران بن حصین ان امرأة قال فی حدیث ابان من جہینة اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انہا زنت
وہی حبلی فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیا لہا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الیہا فاذا وضعت
فجیء بہا فلما ان وضعت جاء بہا فامر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشکت علیہا
ثیابہا ثم امر بہا فرجمت ثم امرہم فصلوا علیہا فقال عمر یا رسول اللہ نصلی علیہا وقد زنت قال و
الذی نفسی بیدہ لقد تابت توبة لو قسمت بین سبعین من اہل المدینة لوسعتہم وہل وجدت
افضل من ان جادت بنفسہا لم یقل عن ابان فشکت علیہا ثیابہا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے ایک
عورت جہینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی مین نے زنا کی وہ حاملہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکے ولی کو بلایا اور فرمایا اسکو اچھی طرح رکھ جب جنے تو اسکو لیکر آنا پہر جب وہ عورت جنی تو اوسکا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اوس کو لیکر آیا - آپ نے حکم دیا اوس کے رجم کرنے کا اوس کے
کپڑے باندہے گئے پھر وہ رجم کی گئی بعد اوس کے آپ نے صحابہ کو حکم کیا

انہون نے نماز پڑہی اوسپر جنازہ کی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نماز پڑہتے ہین حالانکہ اوسنے زنا کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ تقسیم کی جاوے ستر آدمیون مین مدینہ کے تو انکو
کافی ہو پہر کیا اس سے بھی کوئی بات بہتر ہوگی کہ اوسنے اپنی جان کو صرف کر دیا **ف** اور ہمیشہ حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے کہ اوسکو رجم کرین سبحان اللہ مبارک گناہ ہے کہ جنکے جو باعث ہوئی مغفرت کا ہو رہی مبارک معصیتے
کہ بعد از و بہشت **عن** الاوزاعی فشکت علیہا ثیابہا یعنی فشدت **ترجمہ** اوزاعی نے کہا شکت ثیابہا کے معنی ہین کہ
اوسکے کپڑے باندہ دیے تاکہ مارتے مین نہ کھلین **عن** بریدۃ ان امرأۃ یعنی من غامد اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت انی قد فجرت فقال ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقالت لعلک ان تردنی کما رددت
ماعز بن مالک فواللہ انی لحبلی فقال لہا ارجعی فرجعت فلما کان الغد فقال لہا ارجعی حتی تلدی فرجعت
فلما ولدت اتتہ بالصبی فقالت ہذا قد ولدتہ قال لہا ارجعی فارضعیہ حتی تفطمیہ فجاءت بہ
وقد فطمتہ وفی یدہ شیء یاکلہ فامر بالصبی فدفع الی رجل من المسلمین وامر بہا فحفر لہا وامر بہا فرجمت
وکان خالد فیمن یرجمہا فرجمہا بحجر فوقعت قطرۃ من دمہا علی وجنتہ فسبہا فقال لہ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مہلا یا خالد فوالذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ وامر بہا
فصلی علیہا ودفنت **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک عورت غامد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا
کہ مین نے زنا کی آپنے اوس سے فرمایا لوٹ جا تو وہ چلی گئی پہر جب دوسرا روز ہوا تو پہر اوسنے عرض کیا شاید کہ جیسا آپ نے ماعز
بن مالک کو لوٹا دیا مجھے بھی اوسی طرح سے پہیر دینا چاہتے ہین اور خدا کی قسم ہے مین تو حاملہ ہون تو بھی آپ نے اوس سے فرمایا
لوٹ جا پہر وہ چلی گئی پہر جب تیسری دن کی فجر ہوئی تو آپنے اوس سے فرمایا کہ تو بچہ پیدا ہونے تک لوٹ جا پہر جب بچہ جنی تو بچہ
لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہہ پیدا ہوا ہے تو پہر آپنے اوس سے فرمایا کہ اب تو لوٹ جا اور اسکو دودہ پلا یہانتک کہ تو اوس کو
دودہ چہوڑا دے پہر وہ آپ پاس دودہ چہوڑا کر لڑکے کو لیکر حاضر ہوئی اور اوس بچہ کے ہاتھہ مین کوئی چیز تہی جو وہ اوسکو کہاتا تہا
پہر آپنے لڑکے کو ایک مسلمان پاس رکہنے کا حکم فرمایا تو ایک شخص کے پاس رکہا گیا اور اوس عورت کیلیے حکم فرمایا تو اوسکو واسطے ایک گڈہا
کہودا گیا اور سنگسار کرنیکا حکم ہوا تو وہ سنگسار کی گئی اور اوسکی سنگسار کرنے مین خالد بہی شریک تھے تو ایک پتھر اونکا ایسا
لگا کہ اوس عورت کے خون کا قطرہ ان کے موہنہ پر کہین پڑ گیا تو اونہون نے اوس عورت کو گالی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خالد سے فرمایا اے خالد ٹہیر جا یعنی عورت مرحومہ کو گالی مت دے کہ قسم ہے اوس پاک ذات کی میری جان جسکے ہاتھہ مین ہے بیشک اوس
عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظلم کرنیوالا اور لوگون کے حقوق مین نقصان کرنیوالا ایسی توبہ کرے تو اوسکی بھی مغفرت ہوجاوے
پہر آپکے حکم سے اوسپر نماز پڑہی گئی اور وہ دفن ہوئی **عن** ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجم امرأۃ فحفر لہا الی الثندوۃ
ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو اوسکے لیے ایک گڈہا کہودا سینہ تک ثم رماہا

بحصاة مثل الحمصة ثم قال ارموا واتقوا الوجه فلما طفئت اخرجها فصلی علیها ترجمہ پھر ارا آپ نے اس عورت کو چنے کے برابر کنکریوں سے اور فرمایا مارو لیکن منھ کو بچا کر جب وہ مرگئی تو آپ نے اسکو نکالا اور اسپر نماز پڑھی عن ابی هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رجلين اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احدهما يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله وقال الآخر وكان افقههما اجل يا رسول الله فاقض بيننا بكتاب الله وائذن لي ان اتكلم قال تكلم قال ان ابني كان عسيفا على هذا والعسيف الاجير فزنى بامرأته فاخبروني ان على ابني الرجم فافتديت منه بمائة شاة وبجارية لي ثم اني سألت اهل العلم فاخبروني انما على ابني جلد مائة وتغريب عام وانما الرجم على امرأته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما والذي نفسي بيده لاقضين بينكما بكتاب الله تعالى اما غنمك وجاريتك فرد اليك وجلد ابنه مائة وغربه عاما وامر انيسا الاسلمي ان ياتي امرأة الآخر فان اعترفت فرجمها فاعترفت فرجمها ترجمہ ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونوں سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے اون میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں کے درمیان میں آپ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق فیصلہ کر دیجیے اور دوسرے شخص نے بھی عرض کیا اور وہ زیادہ سمجھدار تھا ہاں یا رسول اللہ آپ کتاب اللہ سے ہمارے درمیان میں فیصلہ کر دیجیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے آپ نے فرمایا کہو اوس نے عرض کیا میرا بیٹا اسکا مزدور تھا یعنی نوکر تھا اسکا کام کرتا تھا اجرت پر تو اوس نے اسکی جورو سے زنا کیا اور لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو اوسکی طرف سے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دیا پھر میں نے عالموں سے پوچھا تو اونہوں نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک برس جلا وطن کر دینا ہے یعنے برس بھر تک شہر سے نکال دینا ہے اور اوسکی عورت پر رجم ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سن رکھ قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے بیشک میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب سے کے موافق کرونگا بکریاں اور لونڈی تو تیری تجھی کو پھیر دی جاوینگی اور اوسکے بیٹے کو سو سوٹے مارے اور ایک برس تک جلاوطن کیا پھر آپ نے انیس اسلمی کو حکم کیا کہ دوسرے کی عورت کو لاوے پھر اگر وہ اقرار کرے تو اوسے سنگسار کر دے تو اوس نے اقرار کیا اور اوسکو سنگسار کر دیا

باب في رجم اليهود

یعنی یہودی مرد اور یہودی عورت کو زنا میں رجم کرنیکا بیان عن ابن عمر انه قال ان اليهود جاؤا الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا له ان رجلا منهم وامرأة زنيا فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تجدون في التوراة في شان الزنا فقالوا نفضحهم ويجلدون فقال عبد الله بن سلام كذبتم ان فيها الرجم فاتوا بالتوراة فنشروها فجعل احدهم يده على اية الرجم ثم جعل يقرأ ما قبلها وما بعدها فقال له عبد الله بن سلام ارفع يدك فرفعها فاذا فيها اية الرجم فقالوا صدق يا محمد فيها اية الرجم فامر بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجما قال عبد الله بن عمر فرأيت الرجل يحني على المرأة يقيها الحجارة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودی آئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا کہ ایک عورت اور ایک مرد نے ہم میں سے زنا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ثم زنی رجل فی اسرة من الناس فاراد رجمه فحال قومه دونه و قالوا لا یرجم صاحبنا حتی تجئے بصاحبک فترجمه فاصلحوا هذه العقوبة بینهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم فانی احکم بما فی التوراة فامر بهما فرجما قال الزهری فبلغنا ان هذه الایة نزلت فیهم انا انزلنا التوراة فیها هدی ونور یحکم بها النبیون الذین اسلموا کان النبی صلی الله علیه وسلم منهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے یہودیون مین ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی تو آپس مین انہون نے ایک دوسرے سے کہا چلو اس نبی [illegible] کیونکہ وہ بہیجا گیا ہے بوجہ ہلکا کرنیکے لیے ف یعنی جو مشکلات اگلے دینون مین تہین اون کو آسان کر دیا اور جو احکام شاق اور گران تہے [illegible] وہ موقوف کیے گئے ما جعل علیکم فی الدین من حرج اور الدین یسر کا یہی مضمون ہے ف پس اگر وہ رجم سے اوتر کر کوئی ہلکی سزا کا حکم دیگا توہم اوسکو مان لینگے اور اسد کے سامنے دلیل پالینگے کہ یہ حکم ہمارے ایک نبی کا ہے انبیا مین سے پہر وہ سب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آئے آپ اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد مین بیٹہے تہے یہودیون نے کہا اے ابوالقاسم تم کیا حکم کرتے ہو اوس مرد اور عورت کے باب مین جنہون نے زنا کیا آپ نے اونکو جواب نہ دیا اور اون کے مدرسے کی طرف چلے وہان دروازہ پر کہڑے ہوئے اور فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اوس اسد کی جس نے توراۃ کو موسی علیہ السلام پر اوتارا تم کیا حکم پاتے ہو توراۃ مین اوس شخص کا جو زنا کرے اور وہ محصن ہو یعنی اوسکا نکاح ہو چکا ہو یہودیون نے کہا اوسکا مونہہ کالا کیا جاوے اور گدہے پر سوار کر کے پہرایا جاوے اور کوڑے لگایا جاوے لیکن ایک جوان اون مین سے یہ سنکر چپ رہا جب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوس کو چپ دیکہا تو دوبارہ اوسکو سخت قسم دی جب وہ بولا اے اسد تو نے ہم کو قسم دی تو ہم تو توراۃ مین رجم کا حکم پاتے ہین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا پہر کب سے تم نے چہوڑ دیا اس حکم کو اسد کے اوسنے کہا وہ بولا ہم مین سے کسی بادشاہ کے عزیز نے زنا کی تو بادشاہ نے اوسکو رجم نکیا پہر ایک اور شخص نے رعایا مین سے زنا کی تو بادشاہ نے اوسکو رجم کرنا چاہا لیکن اوس کی قوم کے لوگ حائل ہوئے اور بولے کہ ہمارا شخص کبہی رجم نکیا جاویگا جبتک تو اپنے شخص کو نہ لادے اور اوسکو رجم نکرے آخر سب لوگ ہو گئے ما ہم سزا پر اتفاق کر دیا یعنی رجم کو چہوڑ دیا جو اسد کا حکم تہا اور یہ سزا ٹہرالی کہ اوسکا منہہ کالا کرین اور گدہے پر تمام شہر مین ہنڈاوین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مین تو وہی حکم کرتا ہون جو توراۃ مین ہے پہر آپ نے حکم کیا وہ یہودی مرد اور عورت جنہون نے زنا کی تہی رجم کیے گئے ۔ زہری نے کہا ہمکو یہ خبر پہونچی کہ یہ آیت اونہی لوگون کے باب مین اوتری انا انزلنا التوراة فیها هدی ونور یحکم بها النبیون الذین اسلموا ہم نے اوتارا توراۃ کو اوس مین ہدایت ہے اور نور فیصلہ کرتے ہین اوسکے موافق وہ نبی جو تابعدار ہین خدا کے یہودیون پر اور فیصلہ کرتے ہین اوس کے موافق پہچاننے والے اور عقلمند عالم لوگ کیونکہ یاد رہی اون کو اسد کی کتاب اور وہ گواہ ہین اوس پر مت ڈرو لوگون سے اور ڈرو مجہہ سے خیر تک عن ابی هریرة قال زنی رجل وامراة من الیهود وقد احصنا حین قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة وقد کان الرجم مکتوبا علیهم فی التوراة فترکوه و اخذوا بالتجبیة یضرب مائة بحبل مطلی بقار و یحمل علی حمار وجهه مما یلی دبر الحمار فاجتمع احبار من احبارهم

فبعثوا قوما آخرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اسلوه عن حد الزنى وساق الحديث فقال فيه قال
ولم يكونوا من اهل دينه فيحكم بينهم فخير في ذلك قال فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے یہودیوں میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا اور وہ دونوں محصن تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
میں تشریف لائے تھے اور ان کی کتاب توراۃ میں رجم لکھا ہوا تھا لیکن انہوں نے اسکو چھوڑ دیا تھا اور گدہے پر الٹا سوار کرنا اور
سو مار (روئی بھری سے) مارنا اختیار کر لیا تھا تو انکے عالم لوگ جمع ہوئے اور کچھ لوگوں کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بھیجا زنا کی حد پوچھنے کو پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور چونکہ وہ یہودی آپکے دین میں نہ تھے اسواسطے آپ کو اختیار دیا
گیا کہ انکا فیصلہ کریں یا نہ کریں فرمایا اللہ تعالی نے فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم وان تعرض عنهم فلن
يضروك شيئا وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط ان الله يحب المقسطين یعنی اگر کافر آویں تمہارے پاس تو فیصلہ کرو انکا
یا نہ کرو اگر نہ کرو گے تو وہ تم کو نقصان نہ پہونچا سکیں گے اور اگر فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو اللہ چاہتا ہے انصاف کرنے والوں کو **عن**
جابر بن عبد الله قال جاءت اليهود برجل وامراة منهم زنيا فقال ائتوني باعلم رجلين منكم فاتوه بابني صوريا
فنشدهما كيف تجدان امر هذين في التوراة قالا نجد في التوراة اذا شهد اربعة
انهم راوا ذكره في فرجها مثل الميل في المكحلة رجما قال فما يمنعكما ان ترجموهما قالا ذهب سلطاننا فكرهنا
القتل فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشهود فجاؤا باربعة فشهدوا انهم راوا ذكره في
فرجها مثل الميل في المكحلة فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجمهما **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپ نے فرمایا تم اپنے لوگوں میں
دو زیادہ جاننے والوں کو بلا لاؤ وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے آئے آپ نے اون دونوں کو قسم دی اور پوچھا انکا کیا حکم ہے
توراۃ میں (یعنی انہیں دونو مرد اور عورت کا جنہوں نے زنا کی تھی) انہوں نے کہا ہم تو توراۃ میں یہ حکم پاتے ہیں جب
چار گواہ گواہی دیں کہ انہوں نے مرد کی ذکر کو عورت کی فرج میں اسطرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں تو وہ رجم کیے جاوینگے آپ نے
فرمایا پھر تم ان دونوں کو رجم کیوں نہیں کرتے انہوں نے کہا اب ہماری سلطنت تو رہی نہیں تو ہم کو قتل کرنا برا معلوم ہوتا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہوں کو بلا بھیجا وہ چار گواہ لیکر آئے انہوں نے اسی طرح گواہی دی کہ ہم نے مرد کی ذکر کو عورت
کی فرج میں اسطرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں آپ نے حکم کیا وہ دونوں رجم کیے گئے (ہرچند گواہ کافر تھے مگر جن پر گواہی دی
تھی وہ بھی کافر تھے) **عن** ابراهيم والشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه لم يذكر فدعا بالشهود فشهدوا **ترجمہ**
ابراہیم اور عامر شعبی سے یہی حدیث مروی ہے مگر اوسمیں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہوں کو بلایا اور انہوں نے
گواہی دی **باب** الرجل يزني بحريمه مرد زنا کرے اپنی محرم سے تو اوسکی کیا سزا ہے **عن** البراء بن عازب قال
بينا انا اطوف على ابل لي ضلت اذ اقبل ركب او فوارس معهم لواء فجعل الاعراب يطيفون بي لمنزلتي من

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تواقبۃ فاستخرجوا منہا رجلا فضربوا عنقہ فسالت عنہ فذکروا انہ

اعرس بامرأۃ ابیہ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی میری اونٹ گم گئی تھی مین اونکو ڈھونڈھ رہا تہا اتنی مین چند سوار آئے

اون کے ساتھ ایک جھنڈا تہا تو عرب لوگ میری گرد پھرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری قرب خیال کر کے پھر وہ ایک

قبہ پر آئے اور اوس مین سے ایک شخص کو نکالکر اوسکی گردن ماری مین نے پوچھا انہون نے کہا اس نے نکاح کیا تہا اپنی

باپ کی جورو سے **ف** جاہلیت کے رواج کی موافق تو گویا مرتد ہوگیا اسلام سے یا یہ قتل تعزیرا تہا اسوسطے کہ نکاح محارم سے

باطل ہی پھر اگر وطی کرے تو وہ زنا ہوگی اور اسپر حد پڑے گی **عن** البراء قال لقیت عمی ومعہ رایۃ فقلت این ترید قال

بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل نکح امرأۃ ابیہ فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ **ترجمہ**

براء سے روایت ہی مین اپنی چچا سے ملا اونکے ساتھ ایک جھنڈا تہا مین نے پوچھا کہان کا قصد ہے انہون نے کہا مجھکو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک مرد کی طرف جسنے نکاح کیا ہی اپنی باپ کی جورو سے تو آپنے حکم دیا ہی اوسکی گردن مارنیکا

اور اوسکا مال لینے کا **ف** اور ون کی عبرت اور رعب کے واسطے **باب** فی الرجل یزنی بجاریۃ امرأتہ مرد زنا کرے اپنی جورو

کی لونڈی سے تو کیا سزا دینا چاہیے **عن** حبیب بن سالم ان رجلا یقال لہ عبد الرحمن بن حنین وقع علی جاریۃ

امرأتہ فرفع الی النعمان ابن بشیر وھو امیر علی الکوفۃ فقال لاقضین فیک بقضیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت

احلتہا لک جلدتک مائۃ وان لم تکن احلتہا لک رجمتک بالحجارۃ فوجدوہ احلتہا لہ فجلدہ مائۃ قال قتادۃ کتبت الی حبیب بن سالم فکتب الی

بھذا **ترجمہ** حبیب بن سالم سے روایت ہی ایک شخص تہا عبد الرحمن بن حنین اوس نے جماع کیا اپنی جورو کی لونڈی سے تو یہ مقدمہ

نعمان بن بشیر پاس گیا اور وہ حاکم تھے کوفے کے انہون نے کہا مین تیرا فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فیصلہ کیا تہا اگر تیری جورو نے وہ لونڈی تیری لیے حلال کر دیا تہا تو سو کوڑے تجھکو مارونگا اور جو حلال نہین کیا تہا تو پتھرون سے

تجھے رجم کرونگا پھر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوسکی جورو نے حلال کر دیا تہا لونڈی کو اوسکے لیے سو کوڑے مارے اوسکو قتادہ نے

کہا مین نے اس بارے مین حبیب بن سالم کو لکھا تو انہون نے یہ حدیث لکھ بھیجی **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فی الرجل یاتی جاریۃ امرأتہ قال ان کانت احلتہا لہ جلد مائۃ وان لم تکن احلتہا لہ رجمتہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر

سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی جورو کی لونڈی سے تو اگر جورو نے اجازت دیدی تھی تو سو کوڑے

پڑینگے ورنہ رجم ہوگا **عن** سلمۃ بن المحبق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی رجل وقع علی جاریۃ امرأتہ ان کان

استکرھہا فھی حرۃ وعلیہ لسیدتہا مثلہا وان کانت طاوعتہ فھی لہ وعلیہ لسیدتہا مثلہا **ترجمہ** سلمہ بن محبق سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک شخص کے بارے مین جسنے جماع کیا تہا اپنی جورو کی لونڈی سے کہ اگر اوس نے جبرا

جماع کیا تو وہ آزاد ہی اور اوس کی مالکہ کو ویسی لونڈی دینا ہوگی اور جو خوشی سے اوسنے جماع کرایا تو وہ لونڈی اوسکی ہو جاویگی

اور مالکہ کو ویسی لونڈی اور دینا پڑے گی (خطابی نے کہا مین نے کسی فقیہ کو نہ پایا جس نے

اس حدیث پر عمل کیا ہو اور شاید یہ حدیث منسوخ ہو **عن** سلمة بن المحبق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ الا انہ قال
وان کانت طاوعتہ فہی حرۃ ومثلہا من مالہ لسیدتہا **ترجمہ** سلمہ بن محبق سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی فرمایا اس روایت میں یہ ہی کہ اگر اوس لونڈی نے اپنی خوشی سے جماع کرایا تو وہ لونڈی اور اسکی ایک اور لونڈی
جورو کو دلائی جاویگی خاوند کے مال میں سے **باب** فیمن عمل عمل قوم لوط جو شخص لواطت (لونڈے بازی) کرے تو کیا
سزا ہوگی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا
الفاعل والمفعول **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو لوط علیہ السلام کی قوم کا کام کرتے
ہوئے پاؤ تو کرنیوالا اور کروانیوالے دونون کو قتل کر ڈالو (لوطی کی حد مین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک زناکی حد ہے اور
بعضوں کے نزدیک رجم ہی خواہ محصن ہو یا غیر محصن بعضوں کے نزدیک قتل **عن** ابن عباس فی البکر یوخذ علی
اللوطیۃ قال یرجم **ترجمہ** ابن عباس نے کہا بکر (یعنی جسکا نکاح نہ ہوا ہو) اگر لواطت مین پکڑا جاوے تو وہ رجم کیا جاوے
اور ابو حنیفہ کے نزدیک لواطت مین حد نہیں ہی تعزیر ہی) **باب** فیمن اتی بہیمۃ جو شخص جانور سے جماع کرے اوسکی سزا
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی بہیمۃ فاقتلوہ واقتلوہا معہ قال قلت
لہ ماشان البہیمۃ قال ما اراہ قال ذلک الا انہ کرہ ان یوکل لحمہا وقد عمل بہا ذلک العمل **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چوپایہ سے جماع کیا تو اوسکو قتل کر ڈالو اور اوسکے ساتھ
اوس جانور کو بھی قتل کر ڈالو۔ عکرمہ نے کہا مینے ابن عباس سے پوچھا چوپایہ کا کیا قصور ہی ابن عباس نے کہا مین سمجھتا
ہون کہ شاید آپ نے اوس جانور کا گوشت کہانا برا جانا ہو جس سے ایسا کام کیا جاوے اسلیے اوسکے قتل کا حکم دیا **عن**
ابن عباس لیس علی الذی یاتی البہیمۃ حد قال ابو داؤد وکذا قال عطاء وقال الحکم اری ان یجلد و
لا یبلغ بہ الحد وقال الحسن ھو بمنزلۃ الزانی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی جانور سے جماع کرنیوالے پر کچھ حد نہین ہے
ایسا ہی کہا عطا نے اور حکم نے کہا کہ اوسکو کوڑے ماریے جاوین لیکن حد کے کوڑوں سے کم اور حسن نے کہا اوسکی سزا زانی کی سی ہے
اگر محصن ہو تو رجم کیا جاوے ورنہ کوڑے لگایا جاوے **باب** اذا اقر الرجل ولم تقر المراۃ جب مرد زنا کا اقرار کرے اور
عورت انکار کرے تو کیا حکم ہوگا **عن** سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا اتاہ فاقر
عندہ انہ زنی بامراۃ سماہا فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المراۃ فسالہا عن ذلک فانکرت ان
تکون زنت فجلدہ الحد وترکہا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوسنے
اقرار کیا کہ مینے فلان عورت سے زنا کی ہی اوسکا نام لیا آپ نے اوس عورت کو بلا بھیجا جب وہ آئی تو اوس سے پوچھا اوسنے
انکار کیا آپ نے مرد کو حد لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا اسلیے کہ مرد کا اقرار اوسکو حد لگانے کیلیے کافی ہوگیا لیکن عورت
کو حد لگانیکو کافی نہین ہو سکتا **عن** ابن عباس ان رجلا من بکر بن لیث اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر

زنی بأمرأة اربع مرات فجلده مائة وكان بكرا ثم ساله البينة على المرأة فقالت كذب والله يا رسول
الله فجلده حد الفرية ثمانين ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے بکر بن لیث میں سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اوس نے ایک عورت کے ساتھہ اپنے زنا کرنیکا چار مرتبہ اقرار کیا سو اوسکو سو دُرّے مارے اور وہ شخص کنوارا
تہا پھر اوس سے عورت پر گواہی طلب کی سو عورت بولی یا رسول اللہ خدا کی قسم یہہ جہوٹا ہے تو اوس شخص پر حد قذف کے
اسی کوڑے مارے گئے ف یعنی اوس شخص نے اوس عورت پر جہوٹ موٹھ بہتان باندہا اور اپنے اوپر حد قبول کی بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے گواہ طلب کیے اور اوسکے گواہ نہ لانے کے سبب سے حد قذف کی اوس پر سزا دہی تاکہ آیندہ لوگ ایسا
نہ کریں

باب فی الرجل یصیب من المرأة دون الجماع فیتوب قبل ان یاخذہ الامام ایک شخص کسی عورت
سے سب کام کرے سوا جماع کی (یعنی بوس وکنار اور مباشرت کرے لیکن دخول نہ کرے) پھر توبہ کر لے پکڑے جانے سے پہلے
تو کیا حکم ہے **عن** عبد الله جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني عالجت امرأة من اقصى المدينة
فاصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقض علي ما شئت فقال عمر قد ستر الله عليك لو
سترت على نفسك فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم شيئا فانطلق الرجل فاتبعه النبي صلى الله عليه وسلم
رجلا فدعاه فتلا عليه اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل الى اخر الاية فقال رجل من القوم
يا رسول الله اله خاصة ام للناس كافة فقال للناس كافة ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں نے پکڑا ایک عورت کو مدینے کی کنارے اور اوس سے
سب کام کیے سوا جماع کے تو اب میں حاضر ہوں جو چاہیے مجھکو سزا دیجیے حضرت عمر نے کہا اللہ نے تیرا قصور چھپا دیا اگر تو بھی چھپا لیتا
تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کچھہ جواب نہ دیا یہانتک کہ وہ چلا تب آپنے ایک آدمی اوسکے پیچھے بھیجا اور اوسکو بلایا اور
یہ آیت سنائی اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں
کناروں میں (اور وہ فجر اور ظہر عصر ہے) اور رات کی تاریکی میں (یعنی مغرب اور عشا ہے تین وقت کی نماز صراحۃً کلام اللہ سے ثابت ہیں)
بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو (یعنی چھوٹی چھوٹی گناہ وضو اور نماز سے معاف ہو جاتی ہیں) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
یہہ حکم خاص اس شخص کے واسطے ہے یا تمام لوگوں کے لیے آپنے فرمایا سب لوگوں کے لیے

باب فی الامة تزنی ولم تحصن
جو لونڈی غیر محصنہ زنا کرے اوسکی سزا کا بیان **عن** ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان
زنت فاجلدوها ثم ان زنت فبيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري في الثالثة او الرابعة
والضفير الحبل ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا لونڈی
غیر محصنہ جب زنا کرے تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے

کوڑے مارے پھر اگر زنا کرے تو اوسے بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی کے عوض مین ہو ابن شہاب نے کہا مجھے خوب معلوم نہین ہے کہ آپ نے تیسری
بار مین فرمایا یا چوتھی بار مین فرمایا کہ اوسکو بیچ ڈالو **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زنت امة
احدکم فلیجلدها ولا یعیرها ثلاث مرار فان عادت فی الرابعة فلیجلدها ولیبعها بضفیر او بحبل
من شعر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی لونڈی حرام کاری کرے
تو اوسکو حد مارنا چاہیے پھر نہین کہ صرف اوسکو ڈانٹ کر چھوڑ دے تین مرتبہ تک یعنی تین بار تک اوسکو حد لگا دے اگر وہ
چوتھی مرتبہ زنا کرے تو اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ہو **ف** عرب کا دستور تھا کہ لونڈی کی حرام کاری کو
عیب جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان مین ہے سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو
بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے نری گھرکی اون کو کچھ فائدہ بھی نہین کرتی امام
شافعی کا بھی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت کے لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت
لیکر مارے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث قال فی کل مرة فلیضربها کتاب الله
ولا یثرب علیها وقال فی الرابعة فان عادت فلیضربها کتاب الله ثم لیبعها ولو بحبل من شعر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بار اوسکو مارے اللہ کی کتاب کے موافق یعنی پچاس کوڑے لگا دے
کیونکہ لونڈی کی سزا آزاد عورت سے نصف ہے اور صرف ڈانٹ کر نہ چھوڑ دے یا بعد حد لگانے کے پھر نہ ڈانٹے اگر وہ چوتھی بار زنا کرے
تو پھر اوسکو حد مارے اللہ کی کتاب کے موافق بعد اوسکے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ہو **باب** فی اقامة
الحد علی المریض جو شخص بیمار ہو حد لگانے سے اوسکے مرجانے کا خوف ہو تو کیا کرین **عن** ابی امامة بن سهل بن
حنیف انه اخبره بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من الانصار انه اشتکی رجل منهم حتی اضنی
فعاد جلدة علی عظم فدخلت علیه جارية لبعضهم فهش لها فوقع عليها فلما دخل علیه رجال قومه
یعودونه اخبرهم بذلك وقال استفتوا لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی قد وقعت علی جارية
دخلت علی فذکروا ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقالوا ما رأینا باحد من الناس من الضر مثل
الذی هو به لو حملناه الیك لتفسخت عظامه ما هو الا جلد علی عظم فامر رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان یاخذوا له مائة شمراخ فیضربوه بها ضربة واحدة **ترجمہ** ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اون مین سے بیمار ہوا یہانتک کہ ضعیف ہو کر ہڈی چمڑا
رہ گیا اوسوقت اوسکے پاس ایک لونڈی گئی کسی کی اوسکو دیکھکر اوسکا دل بھر آیا اور اوسنے جماع کیا اوس لونڈی سے جب اوس
کی قوم کے لوگ عیادت کو آئے تو اوسنے یہ حال بیان کیا اور کہا میرے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھو
کیونکہ مین نے صحبت کی ہے ایک لونڈی سے جو میرے پاس آئی تھی اون لوگون نے یہ قصہ رسول اللہ صلعم سے بیان کیا اور کہا کہ ہم نے

تو ایسا بیمار اور ناتوان کسی کو نہیں دیکھا جیسا وہ ہی اگر ہم اوسکو آپ پاس لیکر آوین تو اوسکی ہڈیان جدا ہوجاوین وسمین محض ایک چمڑا ہی فقط ہڈیون پر کھال ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ درخت کی سو ٹہنیان لیکر اوسکو ایک ہی بار مارین ف یعنی ایک مار قائم مقام سو مار و نکی ہوجاویگی پھر اگر بار وجود اسکے بھی وہ حد لگاتے مین جاوے یا بعد حد کے اوسکو حد سے جاوے تو اوسکا خون ہدر ہی کسی پر اوسکا تاوان خون بہا لازم نہ ہوگا عن علی رضی اللہ عنہ فجرت جاریۃ لآل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی انطلق فاقم علیہا الحد فانطلقت فاذا بہا دم یسیل لم ینقطع فاتیتہ فقال یا علی افرغت قلت اتیتہا ودمہا یسیل فقال دعہا حتی ینقطع دمہا ثم اقم علیہا واقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم قال ابوداود وکذلک رواہ ابو الاحوص عن عبد الاعلی ورواہ شعبۃ عن عبد الاعلی فقال فیہ قال لا تضربہا حتی تضع والاول اصح ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین سے کسیکی لونڈی نے زنا کی تو آپ نے فرمایا ای علی اوٹھ اور اوسکو حد لگا دی مین گیا دیکھا تو اوسکے خون بہ رہا تہا بند نہین ہوا تہا (شاید وہ خون نفاس کا ہوگا) مین لوٹ کر آپ پاس آیا آپ نے پوچھا ای علی تم حد لگا کر آئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوسکے پاس گیا دیکھا تو اوسکے خون بہ رہا ہی آپ نے فرمایا اچھا چھوڑ دی اوسکو جبتک اوسکا خون بند ہو پھر اوسکو حد لگا اور قائم کیا کرو حدون کو اپنے غلام لونڈی پر دوسری روایت ہی کہ مت مار حد اوسکو یہانتک کہ وہ جنے (اس سے معلوم ہوا کہ وہ حاملہ تھی) لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مالک بغیر حاکم کے بھی اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہی باب فی حد القذف قذف یعنی زنا کی تہمت پر جو حد پڑتی ہی اوسکا بیان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما نزل عذری قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فذکر ذلک وتلا تعنی القرآن فلما نزل من المنبر امر بالرجلین والمرأۃ فضربوا حدہم ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی جب میری پاکی کے باب مین آیتین اوترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوگئے اور آپنے اوسکا ذکر کیا اور قرآن پڑھا بعد اسکے جب آپ منبر سے اوترے تو دو مردون اور ایک عورت کو (جنہون نے تہمت لگائی تھی) حد لگانے کا حکم کیا عن محمد بن اسحاق بہذا الحدیث لم یذکر عائشۃ فامر برجلین وامرأۃ ممن تکلم بالفاحشۃ حسان بن ثابت ومسطح بن اثاثۃ قال النفیلی ویقولون المرأۃ حمنۃ بنت جحش ترجمہ اس روایت مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دو مرد اور ایک عورت کو جنہون نے بری بات منہ سے نکالی تھی (معاذ اللہ حضرت ام المومنین کو تہمت لگائی تھی) وہ حسان بن ثابت تھے اور مسطح بن اثاثہ تھے حد قذف لگانے کا اور لوگ کہتے ہین کہ عورت حمنہ بنت جحش تھی باب الحد فی الخمر شراب کے حد کا بیان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقت فی الخمر حدا وقال ابن عباس شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی بدار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشئ ترجمہ ابن

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور ابن عباس نے کہا کہ ایک شخص نے شراب پیا اور
پھر کر ملا اور راہ چلتا ہوا جھکتا جھکتا چلا یعنی جیسے متوالوں کی عادت ہوتی ہے اسلئے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیچلے تو جب وہ
عباس کے گھر کے سامنے پہونچا تو وہ چھٹ کر بھاگا اور عباس کے مکان میں گھسکر چمٹ گیا پھر یہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کیا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ کیا اوسنے ایسا ہی کیا ہے سوا اسکے اور کچھ حکم اوسکی بابت میں نہ فرمایا ف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ چالیس کوڑے سے لیکر اسی کوڑے تک آپ مارنے کا حکم دیا کرتے پھر حضرت عمر کے عہد میں
صحابہ کی مشورے سے اسی درے قرار پائے اور اس شخص کو آپ نے چھوڑ دیا اسوجہ سے کہ اوس پر حد ثابت نہیں ہوئی نہ اقرار سے نہ گواہوں
سے اور صرف متوالی چال سے اوس پر حد نہیں پڑ سکتی تھی - اسلئے کہ شاید یہ چال کسی اور چیز کی استعمال سے ہو گئی ہو واللہ اعلم عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد شرب فقال اضربوہ قال ابو ھریرۃ فمنا الضارب
بیدہ والضارب بنعلہ والضارب بثوبہ فلما انصرف قال بعض القوم اخزاک اللہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس ایک شخص کو لائے جس نے شراب پیا تھا آپنے فرمایا مارو اوسکو تو ہم میں سے کسی نے ہاتھ سے کسی نے جوتی سے کسی نے کپڑے سے اوسکو مارا
پھر جب فارغ ہوئے تو بعضوں نے قوم میں سے کہا کہ خدا تجھے فضیحت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو شیطان کی
مدد کرو مت ف جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نہ کہو اسلیے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تم نے شیطان
کی مدد کی بلکہ یوں کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے عن ابن الھاد باسنادہ ومعناہ قال فیہ بعد الضرب
ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ بکتوہ فاقبلوا علیہ یقولون ما اتقیت اللہ ما خشیت
اللہ وما استحییت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارسلوہ وقال فی اخرہ ولکن قولوا اللھم اغفر لہ
اللھم ارحمہ وبعضھم یزید الکلمۃ ونحوھا ترجمہ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ جب لوگ اوسکی مار پیٹ سے
فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اوسے ڈانٹو تو لوگ اوسکے روبرو یوں کہنے لگے تو نے تقوی اختیار نہ کیا اللہ
تعالی سے کچھ نہ ڈرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تو نے نہ شرمایا پھر اوسکو چھوڑ دیا اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا لیکن
یوں کہو الہی اسے بخشدے تو اوسکو اور اوسپر رحم فرما اور بعضوں نے کچھ کمی بیشی کی ہے ف جب اسکی سزا سے فراغت ہوئی تو پھر
اوسکے لیے دعا کی عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابوبکر رضی اللہ
عنہ اربعین فلما ولی عمر دعا الناس فقال لھم ان الناس قد دنوا من الریف وقال مسدد من القری والریف
فما ترون فی حد الخمر فقال لہ عبد الرحمن بن عوف نری ان تجعلہ کاخف الحدود فجلد
فیہ ثمانین وقال ابو داؤد رواہ ابن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
جلد بالجرید والنعال اربعین ورواہ شعبۃ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب

بجریدتین نحو الاربعین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والیکو جوتیون اور کھجور کی
چھڑیون سے حد ماری اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس سے ماری پھر جب حضرت عمر رضی کی خلافت ہوئی تو انہون نے صحابہ کو بلایا اور کہا
کہ لوگ نزدیک ہوگئے اس زمین سے جسمین کھجور ہے اور گانون سے (یعنی شراب بہت پینے لگے) تو تمہاری کیا رای ہے شراب پینے والی کی
حد مین عبد الرحمن بن عوف نے ان سے کہا ہماری رای یہ ہے کہ سب سے ہلکی جو حد ہے وہی حد اس مین مقرر کرین تو اسی کوڑے
مارنیکا حکم ہوا (اسواسطے کہ سب سے ہلکی حد قذف ہے اسمین اسی کوڑے مقرر ہین کتاب اللہ سے وہی خمر مین مقرر کیے) ابن ابی عروبہ
نے قتادہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخون اور جوتون سے چالیس بار مارین اور شعبہ نے روایت کیا کہ دو
لکڑیون سے چالیس بار مارین **ف** اسی واسطے شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک شراب کی حد چالیس کوڑے ہین اور
ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک اسی کوڑے **عن** حضین بن المنذر الرقاشی هو ابو ساسان قال شهدت عثمان بن
عفان واتی بالولید بن عقبة فشهد علیه حمران ورجل آخر فشهد احدهما انه رآه شربها یعنی الخمر
وشهد الآخر انه رآه یتقیاها فقال عثمان انه لم یتقیاها حتی شربها فقال لعلی رضی الله عنه اقم
علیه الحد فقال علی للحسن اقم علیه الحد فقال الحسن ول حارها من تولی قارها فقال علی لعبد الله بن جعفر
اقم علیه الحد فاخذ السوط فجلده وعلی یعد فلما بلغ اربعین قال حسبك جلد النبی صلی الله علیه وسلم
اربعین احسبه قال وجلد ابو بکر اربعین وعمر ثمانین وکل سنة وهذا احب الی **ترجمہ** حضین بن منذر رقاشی سے
روایت ہے مین حضرت عثمان بن عفان پاس موجود تھا اوسوقت لوگ ولید بن عقبہ کو لیکر آئے اور اسپر گواہی دی حمران نے (جو مولی
تھا عثمان کا) اور ایک اور شخص نے ایک نے تو یہ کہا کہ مینے اسکو شراب پیتے دیکھا دوسری نے یہ کہا مینے اسکو قے کرتے دیکھا
(یعنی شراب اوگلتے ہوئے) حضرت عثمان نے کہا اس نے قے کیونکر کی جب شراب نہین پی (تو ضرور پی ہوگی) اور حضرت علی سے
حکم کیا اوسکی حد لگانے کا حضرت علی نے امام حسن کو حکم کیا حد لگانیکا امام حسن نے کہا جس نے خلافت کی لذت اوٹھائی ہے
اوسی کو اوسکا بار بھی اوٹھانا چاہیے (یعنی عثمان خود حد لگاوین یا اور کسی اپنے عزیز سے کہین وہ حد لگاوے کیونکہ خلافت
کے فوائد تو وہ اوٹھاتے ہین اب جو باتین مواخذہ کی ہین وہ بھی تو ہمین کو کرین) پھر حضرت علی نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا تم لگادو
انہون نے کوڑا لیکر اوسکو مارنا شروع کیا جب چالیس بار پہونچے تو کہا کہ بس ہے تجھے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چالیس ہی مارین اور ابوبکر نے بھی چالیس ہی مارین ہین اور عمر نے اسی اور سب سنت ہے اور مجکو تو یہہ اسی کی [illegible]
ہے **ف** حضرت علی نے شراب پینے والیکو اسی کوڑے مارنا اس لیے پسند فرمایا تاکہ شراب پینے والی دلیر نہ ہوجاوین در اصل
مین کہا ہے کہ چالیس کوڑے مارنا بہتر ہے کیونکہ حضرت کا فعل یہی ہے اور ابوداؤد نے ظاہر کیا اور مشہور مذہب شافعی کا بھی ہے **باب**
اذا تتابع فی شرب الخمر جو کوئی کئی بار شراب پیے اوسکی کیا سزا ہے • **عن** علی رضی الله عنه قال جلد رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی الخمر وابو بکر اربعین وکملها عمر ثمانین وکل سنة قال ابو داود وقال الاصمعی

اول حارّها من تولی قارّها ول شدیدها من تولی هینها **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور حضرت ابوبکر نے شراب پینے کی حد چالیس دُرّے ماری پھر حضرت عمر نے اوسکو اسی کوڑوں سے پورا کیا اور یہہ سب سنت ہے ابوداؤد
نے کہا اصمعی نے کہا ول حارّها من تولی قارّها کے یہہ معنی ہین کہ جسنے خلافت کی آسانیان اوٹہائین وہی کو دشواریان اوٹہانے
دو **عن** معاویة بن ابی سفیان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم ان
شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاقتلوهم **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شراب پئے تو اوسے کوڑے مارو اور پھر اگر پئے تو بھی کوڑے مارو پھر اگر پئے تو بھی کوڑے
مارو اور پھر جو پیے (یعنی چوتھی بار) تو اوسکو قتل کرڈالو) مگر قتل کا حکم منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور اوس حدیث سے جو آگے آتی ہے
عن ابن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بهذا المعنی قال ولحسبه قال فی الخامسة ان شربها
فاقتلوه قال ابو داؤد وكذا حديث ابی غطيف فی الخامسة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اسی طرح اور پانچوین بار مین فرمایا اگر پھر شراب پئے تو اوسکو قتل کرڈالو ابو داؤد نے کہا ابو غطیف کی روایت
مین بھی یہی ہے کہ پانچوین بار مین اوسکو قتل کرو **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سكر
فاجلدوه ثم ان سكر فاجلدوه ثم ان سكر فاجلدوه فان عاد الرابعة فاقتلوه قال ابو داؤد وكذا
حديث عمر بن ابی سلمة عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا شرب الخمر فاجلدوه فان
عاد الرابعة فاقتلوه قال ابو داؤد وكذا حديث سهيل عن ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه
وسلم ان شربوا الرابعة فاقتلوهم وكذا حديث ابن ابی نعم عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه
وسلم والشريد عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی حديث الجدلی عن معاوية ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
فان عاد فی الثالثة او الرابعة فاقتلوه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نشے سے
متوالا ہو تو اسی کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو پھر کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو کوڑے مارو اور جو وہ اسپر بھی باز نہ آوے تو
چوتھی بار اوسکو قتل کرڈالو ابو داؤد نے کہا عمر بن ابی سلمہ نے اپنے باپ ابو سلمہ سے روایت کیا کہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کیا ہے کہ جب کوئی شراب پئے تو اوسے کوڑے مارو اور پھر اگر باز نہ آوے (یعنی تین مرتبہ تک) تو پھر چوتھی مرتبہ قتل کرڈالو ابو داؤد نے کہا ایسا
ہی روایت کیا سہیل نے ابو صالح سے اوس نے ابوہریرہ سے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسمین یہہ ہے کہ جب چوتھی بار شراب پیے تو اوسکو
قتل کرڈالو اور ایسی ہی روایت کی ابن ابی نعیم نے ابی نعیم سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسی ہی روایت
ہے عبد اللہ بن عمرو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور شرید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جدلی نے معاویہ سے روایت کیا انہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے تیسری یا چوتھی بار قتل کا حکم فرمایا بہرحال قتل کا حکم مشتبہ ہے کہ تیسری بار مین ہے یا چوتھی بار مین
یا پانچوین بار مین اور مخالف ہے دوسری حدیث کے **عن** قبيصة بن ذويب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من

کذالک حدیث عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳

شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فاجلدوه فان عاد في الثالثة او الرابعة فاقتلوه فاتي برجل قد

شرب فجلده ثم اتي به فجلده ثم اتي به فجلده ورفع القتل وكانت رخصة

ترجمہ قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیوے اوسے کوڑے مارو اور پھر پیوے تو اوسکو کوڑے مارو پھر پیوے تو پھر کوڑے ہی مارو اور جو وہ اسپر باز نہ آوے تو تیسری یا چوتھی بار میں تو قتل کر ڈالو پھر ایک شخص کو لائے جس نے شراب پیا تھا تو اوسے کوڑے مارے پھر اوسکو لائے تو پھر اوسکو کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے اور قتل کا حکم جاتا رہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتل کا حکم منسوخ ہے جب کوئی شراب پیے تو اوسکو کوڑے مارنا چاہیے خواہ پہلی بار ہو یا دوسری بار میں یا تیسری بار میں یا چوتھی بار میں

عن علي رضي الله عنه قال لا ادري وما كنت لادي من اقمت عليه حدا الا شارب الخمر فان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسن فيه شيئا انما هو شيء قلناه نحن **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے میں جسپر حد قائم کروں (اور وہ مر جاوے) تو اوسکی دیت نہ دونگا مگر شراب پینے والے کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی جو کچھ مقرر کیا ہے تو وہ ہم نے مقرر کیا ہے (یعنی ہم نے صلاح کر کے اسی کوڑے مقرر کیے ہیں)

عن عبد الرحمن بن ازهر قال كاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الان وهو في الرحال يلتمس رحل خالد بن الوليد فبينما هو كذلك اذ اتي برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوه فمنهم من ضربه بالنعال ومنهم من ضربه بالعصا ومنهم من ضربه بالميتخة قال ابن وهب الجريدة الرطبة ثم اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ترابا من الارض فرمى به في وجهه **ترجمہ** عبد الرحمن بن الازہر سے روایت ہے گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھ رہا ہوں آپ اونٹوں کے پالانوں میں گھر رہے تھے اور خالد بن الولید کا کجاوہ دیکھ رہے تھے اتنے میں کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کو لائے اوسنے شراب پی تھی تو آپ نے لوگوں سے حکم فرمایا اس شخص کو مارو کسی نے جوتی سے اور کسی نے لاٹھی سے اوسے مارا اور کسی نے کھجور کی چھڑیوں سے ابن وہب نے کہا یعنی ہری کہ درخت کی بغیر پتوں کی چھڑیوں سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے تھوڑی سی گرد لیکر اوسکے منہ پر ڈالی

عن الازهر قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بشارب وهو بحنين فحثى في وجهه التراب ثم امر اصحابه فضربوه بنعالهم وما كان في ايديهم حتى قال لهم ارفعوا فرفعوا فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جلد ابو بكر في الخمر اربعين ثم جلد عمر اربعين صدرا من امارته ثم جلد ثمانين في اخر خلافته ثم جلد عثمان الحدين كليهما ثمانين واربعين ثم اثبت معاوية الحد ثمانين **ترجمہ** ازہر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شرابی کو لائے آپ اوس وقت حنین میں تھے آپ نے اوسکے منہ پر خاک ڈالی اور اپنے صحابہ سے اوسکے مارنے کا حکم فرمایا تو اونھوں نے اپنی جوتیوں سے اوسے مارا اور سوائے جوتیوں کے جو کچھ اونکے ہاتھ میں تھا اوس سے مارا یہاں تک کہ آپ نے کہا بس کرو جب لوگوں نے چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات فرمائی تو اونکے بعد حضرت ابو بکر نے شراب

چالیس دُرّے مارتے رہے پھر حضرت عمر رضہ بھی اپنی شروع خلافت مین چالیس ہی کوڑے مارا کیے پھر آخر خلافت مین آپنے اسّی کوڑے مارے پھر
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی اسّی کوڑے مارے کبھی چالیس کوڑے مارے پھر معاویہ نے اسّی کوڑے مقرر کر دیے ہمارے مشائخ کے
نزدیک تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے **باب** اقامۃ الحدّ فی المسجد مسجد کے اندر حد لگانا منع ہے **عن** حکیم
بن حزام انہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان تنشد فیہ الاشعار وان تقام
فیہ الحدود **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد کے اندر قصاص لینے سے اور وہان
شعر پڑھنے سے اور مسجد کے اندر حد مارنے سے (تاکہ وہان غل پکار نہ ہو) **باب** فی التعزیر تعزیر کا بیان (جو حد سے کم ہے)
عن ابی بردۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ
عز وجل **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس کوڑون سے زیادہ نہ مارے جاوین مگر اون حدون مین
جو اللہ جل جلالہ نے مقرر فرما دین ہین **عن** ابی بردۃ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
فذکر معناہ **ترجمہ** ابو بردہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے جو آپ فرماتے تھے مثل پہلی روایت
کے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ضرب احدکم فلیتق الوجہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کسیکو مارے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے (اور کسی مقام پر مارے جیسے پیٹہ یا چوتڑ یا پشت وغیرہ کیونکہ مونہہ کی بزرگی

آخر کتاب الحدود

تمام ہوئی کتاب حدون کی اللہ کے فضل سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **اوّل**

کتاب الدیات

شروع ہوئی کتاب دیتون کی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا **باب** النفس بالنفس جان کے بدلے جان لینے کا بیان **عن** ابن عباس قال کان قریظۃ والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظۃ
فکان اذا قتل رجل من قریظۃ رجلا من النضیر قتل بہ واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فودی
بمائۃ وسق من تمر فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فقالوا ادفعوہ
الینا نقتلہ فقالوا بیننا وبینکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتوہ فنزلت وان حکمت فاحکم
بینہم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحکم الجاھلیۃ یبغون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ قریظہ اور نضیر (دونون یہودیون کی قوم تہین) مین سے نضیر زیادہ اشراف تھے تو جب کوئی شخص قریظہ مین سے نضیر کے کسی
شخص کو مار ڈالتا اوسکے بدلے مین قتل کیا جاتا اور جب کوئی شخص نضیر مین سے قریظہ کے کسی شخص کو مار ڈالتا تو سو وسق کھجور فدیہ
دیکر چھڑا لیا جاتا (ایک وسق ساٹھہ صاع کا اور ایک صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ہوا تو نضیر
کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک شخص کو مار ڈالا بنی قریظہ نے نضیر سے کہا ہم کو قاتل حوالے کرو تاکہ ہم اوسکو قتل کرین نضیر نے حسب
معمول انکار کیا پھر انہون نے کہا اچھا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کر دین اوسکو مان لو پھر سب آپ کے پاس آئے اوس وقت
یہ آیت اوتری وان حکمت فاحکم بینہم الآیۃ یعنے اگر تو کافرون کا فیصلہ کرے تو کر انصاف سے انصاف یہہ ہے کہ جان کے بدلے جان

لی جاوی پھر یہ اوترا کیا وہ لوگ جاہلیت کی حکم کو پسند کرتے ہین **باب** لا یوخذ احد بجریرة اخیه او ابیه کسی شخص پر
اوسکی بہائی یا باپ کی جرم کا موٗاخذہ نہ کیا جاویگا **عن** ابی رمثة قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی الله علیه وسلم ثم
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لابی ابنك هذا قال ای ورب الکعبة قال حقا قال اشهد به قال
فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم ضاحکا من ثبت شبهی فی ابی ومن حلف ابی علی ثم قال اما
انه لا یجنی علیك ولا تجنی علیه وقرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا تزر وازرة وزر اخری **ترجمہ** ابو رمثہ سے
روایت ہی مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا (جب پہونچا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باپ سے
کہا کیا یہی تیرا بیٹا ہی میری باپ نے کہا ہان قسم ہی کعبہ کی پروردگار کی آپنے فرمایا سچ میری باپ نے کہا بیشک مین اسکی گواہی دیتا ہون
آپ نے تبسم فرمایا اسوجہ سے کہ مین کھلم کھلا باپ کی مشابہ تہا اور پھر میری باپ نے قسم کہائی کہ مین اوسکا بیٹا ہون بعد اوسکے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہ نہ وہ تیری گناہ مین پکڑا جاویگا اور نہ تو اوس کی گناہ مین پکڑا جاویگا اور پڑہا رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا تزر وازرة وزر اخری - کوئی دوسرے کا بوجہ نہ اوٹہاویگا **باب** الامام یامر بالعفو فی الدم حاکم اگر صاحب
حق کو خون معاف کرنیکا حکم دیوے تو کیسا ہی **عن** ابی شریح الخزاعی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اصیب بقتل او
خبل فانه یختار احدی ثلاث اما ان یقتص واما ان یعفو واما ان یاخذ الدیة فان اراد الرابعة فخذوا علی
یدیه ومن اعتدی بعد ذلك فله عذاب الیم **ترجمہ** ابی شریح خزاعی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص پر قتل کی مصیبت آپڑی یعنی اوسکا کوئی عزیز قتل کیا جاوی یا وہ خود مجروح ہو قریب ہو کسی کے زخم سے) یا کوئی عضو کاٹنے کی تو
اوسکو تین باتون مین اختیار ہی یا قصاص لیوے یا معاف کرے یا دیت لیوے پھر اگر وہ ان کے سوا کوئی چوتھی بات کرنا چاہی تو اوس
کے ہاتہون کو پکڑ رکھو (روکدو) اور جو زیادتی کرے ان تین چیزون سے اوسکے واسطے قیامت مین دکھ کی مار ہی **عن** انس بن
مالك قال ما رأیت النبی صلی الله علیه وسلم رفع الیه شیٔ فیه قصاص الا امر فیه بالعفو **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کوئی مقدمہ آپکے پاس لیجاتا جس مین قصاص لازم ہو تو آپ عفو
کا حکم کرتے (رغبت دلاتے عفو کی) **عن** ابی هریرة قتل رجل علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فرفع ذلك الی النبی
صلی الله علیه وسلم فدفعه الی ولی المقتول فقال القاتل یا رسول الله والله ما اردت قتله قال فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم للولی اما انه ان کان صادقا ثم قتلته دخلت النار قال فخلی سبیله قال وکان مکتوفا
بنسعة فخرج یجر نسعته فسمی ذا النسعة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین
قتل کیا گیا اور مقدمہ آپکے پاس گیا آپ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کیا قاتل نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین نے قتل کے
قصد سے اوسکو نہین مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث سے کہا دیکھ اگر یہ سچا ہی اور تو اوسکو قتل کریگا تو جہنم مین
جاویگا یہ سنکر اوس نے قاتل کو چہوڑ دیا اوس کے دونون ہاتھ تسمے سے بندھے ہوے تھے وہ اپنا تسمہ کھینچتا ہوا نکلا اوسی سے قاتل کا نام

ذو النسعہ یعنی تسمے والا ہوگیا عن وائل بن حجر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جیٔ برجل قاتل فی
عنقہ النسعۃ قال فدعا ولی المقتول فقال اتعفو قال لا قال افتاخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذھب
بہ فلما ولی قال اتعفو قال لا قال افتاخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذھب بہ فلما کان فی الرابعۃ
قال اما انک ان عفوت عنہ یبوء باثمہ واثم صاحبہ قال فعفی عنہ قال فانا رایتہ یجر النسعۃ

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا اتنے مین ایک خونی آیا جسکی گردن مین تسمہ بندہا تہا
آپنے مقتول کے وارث کو بلا بہیجا اور اوس سے پوچہا کیا تو معاف کرتا ہی اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا اچہا دیت لیتا ہی اوسنے
کہا نہین آپنے فرمایا پھر کیا قتل کرتا ہی اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا اچھا لیجا اسکو جب وہ لیکر چلا تو آپ نے فرمایا تو معاف کرتا
ہی اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دیت لیتا ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا قتل کرتا ہی اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا اچہا لیجا
پھر چوتھی بار مین آپنے فرمایا دیکھ اگر تو اسکو معاف کر دیگا تو وہ اپنا گناہ اور مقتول کا گناہ دونون اپنے سر پر اوٹہاویگا یہہ سنکر
مقتول کے وارث نے اوسکو چہوڑ دیا وائل نے کہا مین نے اوسکو دیکہا وہ اپنا تسمہ کہینچ رہا تہا جو اوسکی گلی مین پڑا تہا جس سے ہاتہ بندہے
تہی عن وائل قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحبشی فقال ان ھذا قتل ابن اخی قال کیف قتلتہ
قال ضربت راسہ بالفاس ولم ارد قتلہ قال ھل لک مال تؤدی دیتہ قال لا قال افرأیت ان ارسلتک
تسال الناس تجمع دیتہ قال لا قال فموالیک یعطونک دیتہ قال لا قال للرجل خذہ فخرج بہ لیقتلہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ ان قتلہ کان مثلہ فبلغ بہ الرجل حیث یسمع قولہ فقال
ھو ذا فمر فیہ ما شئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یبوء باثم صاحبہ واثمہ فیکون
من اصحاب النار قال فارسلہ ترجمہ وائل سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک حبشی کو لیکر آیا
اور بولا اس شخص نے میرے بہتیجے کو مار ڈالا آپ نے اوس سے پوچہا تو نے کیونکر اسکے بہتیجے کو مار ڈالا وہ بولا کہ مین نے اوس کے
سر پر تبر مارا وہ مرگیا لیکن مین نے قتل کے ارادے سے نہین مارا آپنے فرمایا تیرے پاس کچہہ مال ہی کہ تو اوسکی دیت ادا کرے وہ بولا
نہین آپ نے فرمایا اگر مین تجہے چہوڑ دون تو تو لوگون سے مانگ کر اوسکی دیت اکٹہا کر سکتا ہی وہ بولا نہین آپ نے فرمایا تیرے
مالک اوسکو دیت ادا کرینگے وہ بولا نہین تب آپنے اوس شخص سے (یعنے مقتول کے چچا سے) فرمایا لیجا اسکو وہ اس کو لیچلا قتل کے
لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہہ اوسکو قتل کر ڈالیگا تو اوسی کی مثل ہوگا (یعنی جو مواخذہ قاتل پر ہی وہی اسپر
ہوگا اسلیے کہ قتل مین شبہہ ہی خطا کا تو قصاص لینا جائز نہ ہوگا) یہ بات اوس شخص کے کان مین پہونچی (یعنے مقتول کے چچا
کے) کیونکہ وہ سنتا تہا بات آپ کی تو وہ پھر اوس حبشی کو لیکر آیا اور عرض کیا یہ حاضر ہے جو کچہہ چاہیے اسکی باب مین حکم
کیجیے آپنے فرمایا چہوڑ دے اسکو وہ اپنا گناہ اور تیرے بہتیجے کا گناہ اپنے سر پر لیکر جہنمی ہوگا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا عن زیاد بن سعد
بن ضمیرۃ السلمی عن ابیہ وجدہ وکانا شھدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا ان محلم بن جثامۃ

اللیثی قتل رجلا من اشجع فی الاسلام وذلک اول غیر قضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم
عیینۃ فی قتل الاشجعی لانہ من غطفان وتکلم الاقرع بن حابس دون محلم لانہ من خندف فارتفعت
الاصوات وکثرت الخصومۃ واللغط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عیینۃ الا تقبل الغیر فقال
عیینۃ لا واللہ حتی ادخل علی نسائہ من الحرب والحزن ما ادخل علی نسائی قال ثم ارتفعت الاصوات
وکثرت الخصومۃ واللغط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عیینۃ الا تقبل الغیر فقال عیینۃ
مثل ذلک ایضا الی ان قام رجل من بنی لیث یقال لہ مکیتل علیہ شکۃ وفی یدہ درقۃ فقال
یا رسول اللہ انی لم اجد لما فعل ہذا فی غرۃ الاسلام مثلا الا غنما وردت فرمی اولہا فنفر
آخرہا اسنن الیوم وغیر غدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسون فی فورنا ہذا وخمسون اذا
رجعنا الی المدینۃ وذلک فی بعض اسفارہ ومحلم رجل طویل آدم وہو فی طرف الناس فلم یزالوا حتی تخلص
فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعیناہ تدمعان فقال یا رسول اللہ انی قد فعلت الذی بلغک و
انی اتوب الی اللہ تبارک وتعالی فاستغفر اللہ عزوجل لی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقتلتہ بسلاحک فی غرۃ الاسلام اللہم لا تغفر لمحلم بصوت عال زاد ابوسلمۃ فقام وانہ لیتلقی دموعہ
بطرف ردائہ قال ابن اسحاق فزعم قومہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر لہ بعد ذلک ترجمہ

زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی نے روایت کیا اپنے باپ اور دادے سے اور وہ دونوں حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ
حنین میں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اسلام کے زمانہ میں ایک شخص کو مار ڈالا اشجع میں سے اور یہ پہلی دیت ہے جسکا فیصلہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عیینہ نے مقتول کی طرف سے گفتگو کی اسلیے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کی طرف
سے گفتگو کی اسواسطے کہ وہ خندف میں سے تھا تو بہت آوازیں بلند ہوئیں اور غل شور ہوا طرفین کی جانب سے گفتگو میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت نہیں لیتا ہے عیینہ نے کہا نہیں قسم خدا کی میں کبھی دیت نہ لونگا جبتک اسکی عورتوں
کو بھی ایسا ہی صدمہ اور رنج نہ دوں جو میری عورتوں کو ہوا ہے (یعنی مقتول کے مارے جانے سے ہماری طرف کی عورتیں روتی پیٹتی ہیں جب
میں اسکو قتل کر دونگا تو اسکی طرف کی بھی عورتیں روئیں پیٹیں) پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا اور غل ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت قبول نہیں کرتا عیینہ نے پھر ایسا ہی جواب دیا یہانتک کہ ایک شخص کھڑا
ہوا بنی لیث میں سے جسکو مکیتل کہا کرتے تھے وہ ہتھیار باندھے تھا اور ہاتھ میں سپر لیے تھا اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس
قاتل کے (یعنی محلم کے) شروع اسلام میں سوا اسکے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں جیسے چند بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کو آئیں تو جو
پہلے پہل آئیں اونھی کو تیر مارا تو پچھلی سب بھاگ گئیں ف یعنی ابتدائے اسلام میں اگر آپ اسکو قتل کر دینگے تو اور لوگ اسکے
ساتھی اور عزیز جنکا ذہن اسلام سے نفرت کر کے مسلمان نہ ہوں گے تو یہ مثال صادق آوے گی تو بعضوں نے کہا ہے کہ مقصود

قاتل کا ترغیب ہے قصاص پر یعنی اگر آپ قصاص نہ لینگے اور قاتل سے دیت لیکر چھوڑ دینگے تو اور عرب کے لوگ اسلام سے نفرت کرینگے
اور اس دین میں نہ آوینگے اس خیال سے کہ دین اسلام میں قصاص نہیں لیا جاتا اور وہ حریص میں قصاص لینے پر پس یہ مثل صادق
آویگی کہ ایک بکری کو مارکر باقی سب بکریون کو بہگا دیا **ت** آج ایک طریقہ نکالیے اور کل اوسکو بگاڑیے **ف** یہ دوسری مثل ہے
یعنی آج اس سے اگر دیت لیجیے گا تو آخر ہمیشہ ایسا تہوڑی ہوگا پھر کسی سے قصاص لیجیے گا تو پہلا حکم منسوخ ہوگا **ت** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس اونٹ اب دیوی اور پچاس جب ہم مدینے کو چلین لے آپ نے دیت دلائی اور یہہ واقعہ سفر میں ہوا
تہا محلم ایک لنبی قد کا آدمی گندم رنگ لوگون کی کنارے بیٹھا تہا آخر وہ چہٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
آکے بیٹھا اوس کی آنکھون سے آنسو جاری تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے وہ گناہ کیا ہے جسکی خبر آپ کو پہونچی ہے اب مین توبہ
کرتا ہون اللہ سے آپ دعا کیجیے مغفرت کی میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اوسکو قتل کیا اپنے ہتھیار سے اول
اسلام کے شروع مین۔ یا اللہ مت بخش محلم کو۔ یہ آپ نے بلند آواز سے فرمایا ابوسلمہ نے زیادہ کیا کہ محلم یہہ سنکر کہڑا ہوا اور وہ اپنے
آنسو پونچھتا تہا اپنی چادر کے کونے سے۔ ابن اسحق نے کہا محلم کی قوم نے کہا کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد اوسکے لیے دعا کی
مغفرت کی

باب ولی الدم یرضی بالدیۃ مقتول کا وارث اگر دیت پر راضی ہوجاوے تو دیت دلا دینگے

عن ابی شریح الکعبی
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انکم یا معشر خزاعۃ قتلتم ہذا القتیل من ہذیل وانی عاقلہ
فمن قتل لہ بعد مقالتی ہذہ قتیل فاہلہ بین خیرتین ان یاخذوا العقل او یقتلوا **ترجمہ** ابو شریح الکعبی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو خزاعہ کے تم نے قتل کیا اس شخص کو ہذیل میں سے اور مین اوس کی
دیت دلاؤنگا پھر ہمارے اس کلام کے بعد جس کا کشتہ مارا جاوے تو اوس کے لوگ دو اختیار
رکہتے ہین یا وہ دیت لے لیوین اور یا نہین تو قتل کر ڈالین (جب قتل عمد ہوا) **عن** ابی ہریرۃ
قال لما فتحت مکۃ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل لہ قتیل فہو بخیر
النظرین اما ان یودی او یقاد فقام رجل من اہل الیمن یقال لہ ابو شاہ فقال یا رسول
اللہ اکتبوا لی قال العباس اکتبوا لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا
لابی شاہ وہذا لفظ حدیث احمد قال ابوداؤد اکتبوا لی یعنی خطبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا جسکا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اوسکو اختیار ہے یا دیت لیوے یا قصاص لیوے
یہہ سنکر یمن کا ایک شخص جسکا نام ابوشاہ تہا اوٹہا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم مجھے لکھ دیجیے آپ نے فرمایا لکھ دو اسکو
یہ حکم **ف** بعضے نسخون مین یہان ایک اور حدیث ہے عمرو بن شعیب سے اپنے باپ سے اونہون نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یقتل مؤمن بکافر ومن قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول فان شاؤا قتلوہ

وان شاؤا اخذ الدیۃ یعنی نہ قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور جو شخص قصداً کسی کو قتل کرے تو وہ مقتول کے وارثون کو دیدیا جاویگا خواہ اوسے قتل کرین یا اوس سے دیت لیوین)

باب هل یقتل بعد اخذ الدیۃ جو شخص قاتل سے دیت لیکر پھر اوسکو قتل کرے

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اعفی من قتل بعد اخذہ الدیۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین چھوڑونگا اوسکو جو قتل کرے دیت لیکر یعنی اوس سے قصاص لونگا کبھی نہ چھوڑونگا

باب فیمن سقی رجلا سما او اطعمہ شاۃ ایقاد منہ جو شخص کسیکو زہر کھلادے تو اوس سے قصاص لیا جاویگا یا نہین

عن انس بن مالک ان امرأۃ یہودیۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ مسمومۃ فاکل منہا فجی بہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہا عن ذلک فقالت اردت لاقتلک فقال ما کان اللہ لیسلطک علی ذلک او قال علی قال فقالوا الا نقتلہا قال لا فما زلت اعرفہا فی لہوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری لائی آپ نے اوسکو کہایا پھر لوگ اوسکو پکڑکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے اوس سے پوچھا تو نے زہر کیون ملایا وہ بولی مین نے آپ کے قتل کے واسطے ملایا آپ نے فرمایا اللہ کبھی تجھے یہ کام نہ کرنے دیگا یا اللہ تجھکو میری اوپر مسلط نہ کریگا صحابہ نے عرض کیا حکم ہو تو ہم اس کو مار ڈالین آپ نے فرمایا نہین انس نے کہا پھر اوس زہر کا اثر مین ہمیشہ آپ کے مسوڑہون مین دیکھا کرتا

عن ابی ہریرۃ ان امرأۃ من الیہود اہدت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ مسمومۃ قال فما عرض لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو داؤد ہذہ اخت مرحب الیہودیۃ التی سمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری بہیجی آپ نے اوس عورت سے کچھ تعرض نکیا ابو داؤد نے کہا یہ بہن تھی مرحب کی جسنے زہر دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا لعنت کرے یہود پر جنہون نے اللہ کے پیغمبرون کو مارا اور اون کو تکلیف دی

عن جابر بن عبد اللہ یحدث ان یہودیۃ من اہل خیبر سمت شاۃ مصلیۃ ثم اہدتہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منہا واکل رہط من اصحابہ معہ ثم قال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیہودیۃ فدعاہا فقال اسممت ہذہ الشاۃ قالت الیہودیۃ من اخبرک قال اخبرتنی ہذہ فی یدی الذراع قالت نعم قال فما اردت الی ذلک قالت قلت ان کان نبیا فلن یضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا منہ فعفا عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبہا وتوفی بعض اصحابہ الذین اکلوا من الشاۃ واحتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاہلہ من اجل الذی اکل من الشاۃ حجمہ

ابوهند بالقرن والشفرة وهو مولى لبنى بياضة من الانصار **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے خیبر کے ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری مین زہر ملایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حصہ بھیجا آپ نے اوس مین سے دست لیکر کچھ گوشت تناول کیا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ نے بھی کھایا پھر آپ نے اون سے فرمایا بس اپنے ہاتھ اوٹھا لو اور آپ نے اوس عورت پاس کسیکو بھیجکر اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے پوچھا کیا تو نے زہر ملایا تھا اس بکری مین وہ بولی آپ سے کس نے کہا آپ نے فرمایا مجھ سے اسی دست نے کہا جو میری ہاتھ مین ہے یعنے خود گوشت نے کہدیا کہ مجھ مین زہر ہے اوس عورت نے کہا بیشک مین نے زہر ملایا آپ نے فرمایا پھر تیرا کیا ارادہ تھا وہ بولی مین اپنے جی مین یہ کہا اگر تم نبی ہو تو زہر تم کو نقصان نہ کریگا اور جو نبی نہین ہو تو ہم کو تمہاری طرف سے آرام ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا قصور معاف کر دیا اور اوسکو کچھ سزا نہ دی اور آپ کے اصحاب مین سے بعضے لوگ جنھون نے وہ گوشت کہایا تہا مر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونو مونڈہون کے بیچ مین پچھنے لگائے اسی زہر کی وجہ سے ابو ہند نے پچھنے دیے گائے کی سینگ اور چھری سے اور وہ مولی (غلام آزاد) تہا بنی بیاضہ کا جو انصار مین سے ایک قبیلہ ہے) **عن** ابی سلمة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم اهدت له یهودیة بخیبر شاة مصلیة نحو حدیث جابر قال فمات بشر بن البراء بن معرور فارسل الى اليهودية ما حملك على الذى صنعت فذكر نحو حديث جابر فامر بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقتلت ولم يذكر امر الحجامة **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری تحفہ بھیجی پھر اوسی طرح حدیث کو بیان کیا بشر بن براء بن معرور اوس گوشت کہانے سے مر گئے آپ نے اوس عورت کو بلایا اور پوچھا تو نے ایسا کیون کیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ عورت قتل کی گئی (بشر بن براء کے قصاص مین) اس حدیث مین حجامت (پچھنے لگانے کا) ذکر نہین ہے

باب من قتل عبده او مثل به ایقاد منه جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے یا اوسکا کوئی عضو کاٹے تو قصاص لیا جاویگا **عن** سمرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غلام کو قتل کریگا ہم بھی اوسکو قتل کرینگے اور جو اپنے غلام کو جدع کریگا ہم بھی اوسکو جدع کرینگے **عن** قتادة باسناده مثله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خصى عبده خصيناه ثم ذكر مثل حديث شعبة وحماد **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غلام کو خوجہ کریگا ہم بھی اوسکو خوجہ کر دینگے (اکثر علما کے نزدیک یہ حدیثین منسوخ ہین کیونکہ غلام کا قصاص مالک سے نہ لیا جاویگا **عن** قتادة باسناد شعبة مثله زاد ثم ان الحسن نسی هذا الحديث فكان يقول لا يقتل حر بعبد **ترجمہ** قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ پھر حسن جو اس حدیث کے راوی ہین اس حدیث کو بھول گئے اور کہنے لگے آزاد غلام کے بدلے قتل نہ کیا جاوے (جیسے اکثر علما کا قول ہے) **عن** الحسن قال لا يقاد الحر بالعبد

ترجمہ حسن نے کہا آزاد قتل کیا جاوے غلام کے بدلے میں عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء رجل مستصرخ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال جاریۃ له یا رسول اللہ فقال ویحک ما لک فقال شر ابصر لسیدہ جاریۃ فغار فجب مذاکیرہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بالرجل فطلب فلم یقدر علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فانت
حر فقال یا رسول اللہ علی من نصرتی قال علی کل مؤمن او قال علی کل مسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
ایک شخص چلاتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا اوسکی لونڈی تھی آپنے فرمایا کیا ہوا تجہکو اوس نے کہا بہت برا تو میرے
مالک کی ایک لونڈی تھی اوسکو میں نے دیکھ لیا تو میرے مالک نے غیرت سے میرا ذکر کٹوا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاؤ اوسکے مالک
کو وہ بلایا گیا مگر اوسکو نہ لا سکے تب آپنے فرمایا جا تو آزاد ہے اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میری مدد کون کریگا یعنی اگر پھر میرا مالک مجھے
پکڑ کے غلام بنانا چاہے تو کون مجھکو بچاویگا آپنے فرمایا ہر مسلمان یا ہر مومن تیری مدد کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مولی اپنے
غلام یا لونڈی کو شرع کی خلاف تکلیف یا ایذا پہونچاوے تو امام کو اوسکا آزاد کر دینا درست ہے شکر خدا کا تمام ہوا پارہ اٹھائیسواں سنن ابی داؤد کی
بتیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ انتیسواں اوس کی مدد اور عنایات پر بھروسا کر کے فقط

تم الجزء الثامن والعشرون ويتلوه الجزء التاسع والعشرون ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ بست و ہشتم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزو التاسع والعشرون

پارہ اونتیسواں

بسم الله الرحمن الرحيم

باب القتل بالقسامة قسامت کا بیان (قسامت کی تفسیر آگے معلوم ہوگی) **عن** سهل بن ابي حثمة ورافع بن خديج ان محيصة بن مسعود وعبد الله بن سهل انطلقا قبل خيبر فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فاتهموا اليهود فجاء اخوه عبد الرحمن بن سهل وابنا عمه حويصة ومحيصة فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فتكلم عبد الرحمن في امر اخيه وهو اصغرهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبر الكبر او قال ليبدأ الاكبر فتكلما في امر صاحبهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم خمسون منكم على رجل منهم فليدفع برمته قالوا لم نشهده كيف نحلف قال فتبرئكم يهود بايمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله قال قال سهل دخلت مربدا لهم يوما فركضتني ناقة من تلك الابل ركضة برجلها قال حماد هذا او نحوه قال ابو داؤد رواه بشر بن المفضل ومالك عن يحيى بن سعيد قال فيه اتحلفون خمسين يمينا وتستحقون دم صاحبكم او قاتلكم ولم يذكر بشر دما وقال عبدة عن يحيى كما قال حماد ورواه ابن عيينة عن يحيى فبدأ بقوله تبرئكم يهود بخمسين يمينا يحلفون ولم يذكر الاستحقاق وهذا وهم من ابن عيينة **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل یہہ دونو خیبر کی طرف چلے اور خرمی کے بن مین یہہ دونو آپس مین جدا ہوگئے (یعنی ہر ایک جانب کو جی بہلانے کے لیے) تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اون کے لوگون نے تہمت لگائی یہود پر پھر اونکے بہائی عبد الرحمن بن سہل اور چچیری بہائی حویصہ اور محیصہ یہہ سب رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ان سب مین چھوٹا عبد الرحمن جو تہا اوس نے اپنی بہائی کی مقدمہ کو آپ سے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا بڑی کی تعظیم کر یا بڑائی کی رعایت کر بڑی کو کہنے دے پہر اون دونون نے (یعنی حویصہ اور محیصہ نے) اپنی عزیز کے باب مین بات چیت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تم مین سے پچاس آدمی قسم کہا وین کسی آدمی پر یہودیون مین سے (یعنی جسپر گمان ہو) وہ اپنا گلا حوالے کرے انہون نے کہا ہم نے تو دیکہا نہین ہم کیونکر حلف کرین آپ نے فرمایا پہر چہڑا دینگی یہود تمہین تمسی پچاس آدمی قسم کہا کر انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ لوگ کافر ہین راوی کہتا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین دیت دی اپنی طرف سے **ف** جب مقتول کی نعش کسی محلہ مین ملے اور اوسکا قاتل معلوم نہ ہو تو اولیا مقتول کو جسپر گمان ہو اوسپر پچاس قسمین کہا دین اگر اولیا مقتول اور اہل محلہ مین عداوت ہو

اگر اولیاء مقتول قسم کہانے سے انکار کرین تو اہل محلہ مین سے جنکو وہ اختیار کرین اون سے قسم لیوین پھر اگر وہ قسم کہا لین تو اون پر کچھہ مواخذہ نہین اور جو قسم نہ کہا دین تو دیت دین یہہ قول ہے شافعی اور احمد کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ اہل محلہ سے قسم لیجاوے جن پر تہمت ہو **ف** سہل نے کہا مین ایک شترخانے مین گیا وہان ایک اونٹ نے مجھے لات ماری ایک روایت مین یون ہے کیا تم پچاس قسمین کہاتے ہو اور اپنے قاتل کے خون کے مالک ہوتے ہو **ف** جب اہل محلہ پچاس سے کم ہون تو مکرر ہے کر قسم لیکر پچاس قسمین پوری کر دینگے اسی طرح اولیاء مقتول سے کئی بار قسم لیکر پچاس قسمین پوری کرینگے اسی کا نام قسامت ہے مگر قسامت سے قصاص واجب نہ ہوگا اگرچہ قتل عمد ہو اور امام مالک کے نزدیک قتل عمد مین قصاص ہوگا **عن** سهل بن

ابي حثمة ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتي محيصة فاخبر ان عبد الله

بن سهل قد قتل وطرح في فقير او عين فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل

حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل

فذهب محيصة ليتكلم وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم

حويصة ثم تكلم حويصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا

بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال

فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم بمائة

ناقة حتى دخلت عليهم الدار قال سهل فلقد ركضتني منها ناقة حمراء **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ یہہ دونون مصیبت کے سبب سے خیبر کیطرف نکلے پھر محیصہ سے کسی نے کہا بیشک عبد اللہ بن سہل مارا گیا اور ڈالدیا گیا کنوین یا چشمہ مین محیصہ یہود پاس آیا اور بولا خدا کی قسم تمہین نے اوسکو مار ڈالا ہے وہ بولے خدا کی قسم ہم نے اوسکو نہین مارا ہے پہر وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور سب قصہ ذکر کیا تو وہ اور اوسکا بڑا بہائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل آئے (یعنی آنحضرت پاس) محیصہ نے یہہ قصہ کہنا شروع کیا جو خیبر مین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا بزرگی رکھہ بزرگی کو بلحاظ عمر کے پہر حویصہ نے عرض کیا اوسکے بعد محیصہ نے بھی عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ یا تو یہود دیت دیوین یا لڑائی کیلیے تیار ہون پھر اس مقدمہ مین اونکو خط لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہون نے جواب لکہا کہ خدا کی قسم ہے ہم نے اوسکو قتل نہین کیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا کیا تم حلف کرکے اپنے بہائی کے خون کا قصاص لوگے اونہون نے عرض کیا کہ نہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود تمہارے لیے حلف کرین اونہون نے عرض کیا وہ تو کچہہ مسلمان نہین مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اوسکی دیت دی اور سو اونٹ اونکو بہیجے آپ نے مسجد سے یہانتک کہ اون کے مکان مین داخل کردیے سہل نے کہا

اوسی مین سے ایک نسخ اونٹنی نے مجہولات بہی ماری ہے **ف** یہ حدیث موید ہے شافعی اور احمد کے مذہب کو کہ پہلے اولیا مقتول سے
حلف لیجاوے اگر وہ حلف نہ کرین تو اہل محلہ سے **عن** عمرو بن شعیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه
قتل بالقسامة رجلا من بنی نضر بن مالك ببحرة الرغاء علی شط لیة البحرة قال القاتل والمقتول منهم
وهذا لفظ محمود ببحرة اقامه محمود وحده علی شط لیة **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قتل کیا قسامت سے ایک شخص کو جو بنی نضر بن مالک سے تہا بحرة الرغا ایک موضع ہے مین لیة البحرہ کے کنارے پر لیہ
ایک وادی ہے یا پہاڑی ہے طائف مین **ف** یہ حدیث منقطع ہے اور اسنا اوسکا قوی نہین ہے امام مالک کا یہی قول ہے کہ قتل
عمد مین قسامت سے قصاص واجب ہوگا واللہ اعلم **باب** فی ترك القود بالقسامة قسامت مین قصاص نہ لینے کا بیان

عن بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال له سهل بن ابی حثمة اخبره ان نفرا من قومه
انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیها فوجدوا احدهم قتیلا فقالوا للذین وجد وعندهم قتلتم
صاحبنا فقالوا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا فانطلقنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال
لهم تأتونی بالبینة علی من قتل هذا فقالوا ما لنا بینة قال فیحلفون لکم قالوا لا نرضی بایمان
الیهود فکره نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة **ترجمہ** بشیر
بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے انصار مین سے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تہا اون سے بیان کیا کہ چند آدمی اونکی قوم کے خیبر کو گئے
وان پہونچکر جدا جدا ہوگئے پہر اون مین سے ایک کو دیکہا قتل کیا گیا ہے جہان پر وہ ملا وہان کے لوگون سے انہون نے کہا تم نے اسکو
ڈالا انہون نے کہا ہم نے نہین مارا نہ ہم اوسکو مارنیوالے کو جانتے ہین پہر ہم سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپنے فرمایا
تم گواہ لاؤ اوس شخص پر جسنے اسکو مارا انہون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہین آپ نے فرمایا تو پہر وہ (یعنے یہودی جن
پر تمہارا گمان ہے) تمہارے لیے قسم کہاوین گے انہون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہ ہونگے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کہ اوسکا خون ضائع جاوے (نہ قصاص ہو نہ دیت ملے) آپ نے سو اونٹ زکوة کے اونٹون مین
سے اوسکی دیت مین دی **عن** رافع بن خدیج قال اصبح رجل من الانصار مقتولا بخیبر فانطلق اولیاؤه
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلك له فقال لکم شاهدان یشهدان علی قتل صاحبکم قالوا
یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین وانما هم یهود وقد یجترؤن علی اعظم من هذا قال فاختاروا
منهم خمسین فاستحلفهم فوداه النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عنده **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے انصار مین
سے ایک شخص خیبر مین مارا گیا اوسکے وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ سے تمام قصہ اوس کا عرض کیا آپنے
اون سے فرمایا تمہارے پاس دو گواہ ایسے ہین جو وہ تمہارے رفیق کے مارے جانے پر گواہی دیوین انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ
وہان پر تو مسلمانون مین سے کوئی موجود نہ تہا اور وہ تو سب یہود مین **ف** یعنے وہ تو ظلم اور قتل اور فساد مین مشہور ہین

ف اور مفرور وہ تو جرأت کرتے ہیں اس سے بھی بڑے کام پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس آدمی ان میں سے
چن لو اور ان کو حلف دلواؤ انہوں نے نہ مانا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی دیت اپنی پاس سے دے تاکہ
اسکا خون بالکل ضائع نہ جاوے) **عن** عبد الرحمن بن بجيد قال ان سهلا والله اوهم الحديث ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى يهود انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه فكتبوا يحلفون
بالله خمسين يمينا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده مائة
ناقة **ترجمہ** عبد الرحمن بن بجید سے روایت ہے کہ سہل نے وہم کیا اس حدیث میں اصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہود کو لکھا کہ تم لوگوں کے بیچ میں ایک شخص مقتول ملا تو اسکی دیت دو انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم پچاس قسمیں کھا کر
لکھتے ہیں ہم نے اسکو نہیں مارا نہ اسکے مارنیوالے کو ہم جانتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی دیت اپنی پاس سے
دی سو اونٹ سے (یہ حدیثیں ابو حنیفہ کے مذہب کو مؤید ہیں) **عن** رجال من الانصار ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لليهود وبدا بهم يحلف منكم خمسون رجلا فابوا فقال للانصار استحقوا قالوا نحلف على الغيب
يا رسول الله فجعلها رسول الله صلى الله عليه وسلم دية على يهود لانه وجد بين اظهر
هم **ترجمہ** ایک مرد انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہودیوں سے کہا تم میں پچاس آدمی
حلف کریں انہوں نے انکار کیا پھر آپ نے انصار سے کہا تم اپنا حق ثابت کرو (قسمیں کھا کر) انہوں نے کہا کیا ہم قسم
کھاویں غیب کی بات پر یا رسول اللہ (یعنی جس بات کو ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا اسپر کیونکر قسم کھاویں) پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دیت اسکی یہودیوں سے دلوائی اسلیے کہ اسکی لاش انہی کے یہاں سے ملی تھی)

باب یقاد من القاتل

قاتل سے قصاص لیا جاوے (یعنی جسطرح اوس نے قتل کیا ہے اوسی طرح وہ بھی قتل کیا جاوے) **عن** انس ان جارية وجدت
قد رض راسها بين حجرين فقيل لها من فعل بك هذا افلان افلان حتى سمى اليهودي فاومت براسها
فاخذ اليهودي فاعترف فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرض راسه بالحجارة **ترجمہ** انس سے روایت
ہے ایک لڑکی نظر آئی اوسکا سر دو پتھروں سے کچلا ہوا تھا تو اوس سے لوگوں نے پوچھا کہ کس نے یہ صدمہ تجھے پہونچایا کیا فلانے
فلانے نے یہانتک کہ ایک یہودی کا بھی نام لیا تو اوس نے اپنے سر سے اشارہ کیا پھر اوس یہودی کو پکڑ لائے تو اوس نے اقرار
کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر سے اوسکا بھی سر کچلنے کا حکم فرمایا **عن** انس ان يهوديا قتل جارية من
الانصار على حلي لها ثم القاها في قليب ورضخ راسها بالحجارة فاخذ فاتي به النبي صلى الله عليه وسلم
فامر به ان يرجم حتى يموت فرجم حتى مات قال ابو داود رواه ابن جريج عن ايوب نحوه **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک
یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو قتل کیا اوسکے زیور کے لیے اوسکو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اوسکا سر کچل دیا پتھروں سے وہ پکڑا
گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے حکم دیا اوس کے سنگسار کرنیکا یہانتک کہ وہ مر جاوے

تو وہ پتھروں سے مارا گیا یہانتک کہ مرگیا **ف** اس حدیث پر عمل کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور ابو ثور اور اسحاق اور ابن منذر رحمہم اللہ نے **عن** انس ان جاریۃ کان علیہا اوضاح لہا فرضخ راسہا یہودی بحجر فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبہا رمق فقال لہا من قتلک فلان قتلک فقالت لا برأسہا قال من قتلک فلان قتلک قالت لا برأسہا قال فلان قتلک قالت نعم برأسہا فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل بین حجرین **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک لڑکی انصار کی زیور پہنی تھی اوس کو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر کچل دیا پتھر سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کس نے مارا کیا فلانے نے اوس نے اپنی سر کے اشارے سے کہا کہ نہین پھر اوس سے پوچھا کس نے تجھے مارا ہے کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے پھر اوسنے اپنی سر کے اشارے سی انکار کیا پھر اوس سے تیسری بار پوچھا کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے اوسنے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ ہان پھر رسول اللہ نے اسکی قاتل کو حکم کیا وہ قتل کیا گیا دو پتھروں سے کچلکر **ف** ائمہ ثلثہ کی نزدیک جسطرح قاتل مقتول کو مارے اوسی طرح قاتل کو مارنا چاہیے اگر قاتل لکڑی یا پتھر سے مارے یا گلا گھونٹے یا ڈبودے یا جلادے تو اوسی طرح اوسکو بھی ماریں اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جاوے گا دلیل اون کی حدیث ہے طحاوی کی نعمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا قود الا بالسیف نہین ہے قصاص مگر تلوار سے بیہقی نے کہا اس حدیث کا اسناد ثابت نہین ہے

باب ایقاد المسلم بالکافر مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کرین گے **عن** قیس بن عباد قال انطلقت انا والاشتر الی علی علیہ السلام فقلنا ہل عہد الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا لم یعہدہ الی الناس عامۃ قال لا الا ما فی کتابی ہذا قال مسدد قال فاخرج کتابا وقال احمد کتابا من قراب سیفہ فاذا فیہ المؤمنون تکافأ دماؤہم وہم ید علی من سواہم ویسعی بذمتہم ادناہم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عہد فی عہدہ من احدث حدثا فعلی نفسہ ومن احدث حدثا او آوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین قال مسدد عن ابن ابی عروبۃ فاخرج کتابا **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہے مین اور اشتر بن مالک حضرت امیر المؤمنین علی رضؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تمکو کوئی بات بتائی ہے جو اوروں کو نہین بتائی حضرت علی رضؓ نے کہا نہین مگر جو کچھ میری اس کتاب مین ہے پھر اونہون نے ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے غلاف سے اوس مین یہ لکھا تھا کہ سب مسلمانونکا خون برابر ہے (یعنی اون مین آپس مین کوئی فضیلت خون کی باب مین نہین ہے ہر ایک مسلمان دوسری مسلمان کے بدلے قتل کیا جاویگا) اور وہ ایک ہاتھ ہین اور ایک دل مین اپنے غیر پر اور سعی کریگا ذمہ مین ان کے ادنے اونکا آگاہ رہو قتل کیا جاویگا مومن کافر کی بدلے مین اور نہ ذمی اپنے عہد مین اور جو کوئی دین مین نئی بات نکالے تو اوسکا مواخذہ اوسی پر ہوگا اور جو شخص دین مین نئی بات نکالے یا کسی نئی بات نکالنیوالے کو اپنے پاس جگہہ دیوے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگون کے **ف** شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے مین قتل نہ کیا جاوے خواہ وہ کافر ذمی ہو

یا حربی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کے بدلے مسلمان قتل کیا جاویگا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر نحو حدیث علی زاد فیہ ویجیر علیہم اقصاہم ویرد مشدہم علی مضعفہم
ومتسریہم علی قاعدہم **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مثل اوسی حدیث کی جو اوپر گزری ۔ اتنا زیادہ ہے کہ امان دے سکتا ہے ادنی مین سے اور برابر ہوگا مال
غنیمت مین عمدہ جانور والا اور کم زور جانور والا اور جو لشکر سے باہر نکلے اور لڑے اور جو لشکر ہی مین بیٹھا رہے **باب**
من وجد مع اھلہ رجلا ایقتلہ جو شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو پاوے تو اوسکو قتل نہ کرے **عن** ابی ھریرۃ ان
سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللہ الرجل یجد مع امراتہ ایقتلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا قال سعد بلی والذی اکرمک بالحق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا الی ما یقول سیدکم
قال عبد الوھاب الی ما یقول سعد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی اپنی بی بی کے
ساتھ غیر شخص کو پاوے تو کیا اوس شخص کو قتل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پھر سعد نے عرض کیا کیون نہیں یا رسول اللہ
قسم اوس شخص کی جسنے آپکو عزت دی حق کی ساتھ ریعنی مین تو قتل کر ڈالونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے
سردار کیا کہتے ہین یا اپنے تئین غیرت مند سمجھتے ہین حالانکہ مجھکو اون سے زیادہ غیرت ہے اور اللہ کو مجھ سے بھی زیادہ ہے **عن**
ابی ھریرۃ ان سعد بن عبادۃ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدت مع امراتی رجلا امھلہ حتی اتی
باربعۃ شھداء قال نعم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر مین اپنی
عورت کی ساتھ کسی مرد کو پاون تو کیا مین اوسکو مہلت دون چار گواہ جمع کرنے تک آپ نے فرمایا ہان **ف**
سعد نے کہا قسم خدا کی جس نے آپکو بھیجا ہے مین تو اوسی وقت اوسکو قتل کر دون آپ نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے سردار کیا کہتے ہین
وہ اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہین مین تو اون سے زیادہ غیرت رکھتا ہون اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے **باب**
العامل یصاب علی یدہ خطا جو شخص عامل ہو زکوۃ وصول کرنیوالا اوسکے ہاتھ سے کسی کو زخم پہونچے نادانستہ تو کیا کرنا چاہیے
عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا جھم بن حذیفۃ مصدقا فلاجہ رجل فی صدقتہ فضربہ
ابو جھم فشجہ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فرضوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انی خاطب العشیۃ علی الناس ومخبرھم برضاکم فقالوا نعم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ان ھؤلاء اللیثیین اتونی یریدون القود فعرضت علیھم کذا وکذا فرضوا ارضیتم قالوا لا فھم
المھاجرون بھم فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفوا عنھم فکفوا ثم دعاھم فزادھم فقال
ارضیتم فقالوا نعم فقال انی خاطب علی الناس ومخبرھم برضاکم فقالوا نعم فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال ارضیتم قالوا نعم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول
کرنیکے لیے بھیجا ایک شخص اپنا صدقہ دینے میں اوس سے لڑا تو ابوجہم نے اوس کو مارا اوس کا سر پھوٹ گیا تب اوس کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کرنے لگے قصاص دلایئے یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
اتنا مال لے لو وہ راضی نہوئے آپ نے فرمایا اتنا مال لو وہ راضی نہ ہوئے آپ نے فرمایا اچھا اتنا مال لیلو وہ راضی ہوگئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آج تیسرے پہر کو خطبہ پڑھونگا لوگوں کے سامنے اور بیان کرونگا اون سے رضامندی تمہاری انہوں
نے کہا بہت اچھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا یہ لوگ قبیلہ لیث میں کے میرے پاس آئے قصاص کے
ارادہ سے میں نے اونکو اتنے مال دینے کا وعدہ کیا تو وہ راضی ہوگئے پھر اون لوگوں کی طرف خطاب کر کے پوچھا کیا تم راضی
ہوگئے انہوں نے کہا نہیں تو قصد کیا مہاجرین نے اونکو سزا دینے کا اس لیے کہ انہوں نے جھٹلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رکھا مہاجرین کو اون سے وہ باز رہے آپ نے پھر اونکو بلایا اور کچھ زیادہ مال دینے کو کہا پھر
اون سے پوچھا کیا تم راضی ہوئے انہوں نے کہا ہاں ہم راضی ہوئے آپ نے فرمایا اچھا میں لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھونگا اور
اون سے تمہاری رضامندی بیان کرونگا انہوں نے کہا اچھا آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور اون سے پوچھا تم راضی ہوگئے
انہوں نے کہا ہاں ف آپ نے لوگوں کے سامنے اون سے اقبال کرا لیا تاکہ پھر وہ قصاص کا دعوی نہ کریں اور جھگڑا نہ ہو **باب**

القود بغیر حدید لوہے کے سوا اور چیز سے قصاص لینے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقسم قسما اقبل رجل فاکب علیہ فطعنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرجون کان
معہ فجرح بوجہہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال فاستقد فقال بل عفوت یا رسول اللہ

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور آپ کے
اوپر اوندھا گرنے لگا آپ نے ایک چھڑی سے اوسی کو کونچا دیا لکڑی اوسکے منہ میں لگی اور زخم ہوگیا آپ نے اوس سے کہا آ اور
قصاص لے مجھ سے وہ بولا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ **ف** سبحان اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کتنے عادل
تھے کہ جو صدمہ کسی کو نادانستہ پہونچ جاتا اوس کے بھی قصاص کو لینے کہتے اور اپنی عظمت کا خیال نہ کرتے **باب**

القصاص من الضربۃ وقص الامیر من نفسہ مار پیٹ کا قصاص اور حاکم کو اپنے سے قصاص دینا **عن** ابی فراس
قال خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال انی لم ابعث عمالی لیضربوا ابشارکم ولا لیاخذوا
اموالکم فمن فعل بہ ذلک فلیرفعہ الی اقصہ منہ قال عمرو بن العاص لو ان رجلا ادب بعض
رعیتہ اتقصہ منہ قال ای والذی نفسی بیدہ اقصہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقص من نفسہ **ترجمہ** ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا تو فرمایا میں نے اپنے عاملوں کو اسلیے نہیں
بھیجا کہ وہ تمہارے جسموں کو ماریں یا تمہارے مال لے لیویں اگر کوئی ایسا کرے تو میرے پاس مرافعہ کرنا میں اوس سے بدلہ لونگا

عمرو بن العاص نے کہا اگر کوئی عامل اپنی رعیت کو کچھ سزا دیوے تو آپ اوسکا بدلہ اُس سے لیو نیلے حضرت عمر نے کہا ہان قسم ہے اوس شخص کی جسکی ہاتھہ مین میری جان ہے مین تو بدلہ لونگا (اگر اوسنے بی قصور خلاف شرع کسی کو صدمہ پہونچایا ہوگا) اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے آپ نے قصاص دلایا اپنی ذات سے جیسے پہلی روایت مین گزرا اور بہی کئی روایتین آئی ہین کہ جناب رسالتمآب نے لوگون کو بدلہ لینے کو کہا علامہ سیوطی نے اسباب مین ایک رسالہ لکہا ہے **باب**

عفو النساء عورتین بہی قصاص معاف کرسکتی ہین **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علی المقتتلین ان ینحجزوا الاول فالاول وان کانت امرأۃ قال ابو داود بلغنی ان عفو النساء فی القتل جائز اذا کانت احد الاولیاء وبلغنی عن ابی عبید فی قولہ ینحجزوا یکفوا عن القود

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑنے والون پر لازم ہے کہ باز رہین قصاص لینے سے پہلی جو زیادہ قریب ہے وہ معاف کرے پہر اوسکی بعد ہے اگرچہ عورت ہو **ف** یعنی اگر عورت بہی مقتول کی وارث ہو تو عفو کرسکتی ہے علما نے کہا مراد لڑنیوالون سے مسلمان ہین جو آپس مین لڑین اون کو چاہیے کہ صبر کرین اور بدلہ نہ لیے جاوین ورنہ فساد کی آگ بڑہتی رہیگی بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ مقتول کے وارث قصاص چاہین اور قاتل کے وارث قصاص نہ لینے دین پہر لڑائی شروع ہو اون کو نصیحت کیسے کہ معاف کردین اور درگزر کرین **عن** طاوس قال من قتل وقال ابن عبید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا فی رمی یکون بینہم بحجارۃ او بالسیاط او ضرب بعصا فہو خطأ وعقلہ عقل الخطأ ومن قتل عمدا فہو قود قال ابن عبید قود ید ثم اتفقا ومن حال دونہ فعلیہ لعنۃ اللہ وغضبہ لا یقبل منہ صرف ولا عدل وحدیث سفیان اتم

ترجمہ طاوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بن دیکھے مارا گیا یعنی قاتل کا حال معلوم نہ ہوا پتھر چلانے مین جو انہین مین تہا **ف** یعنی اپنی قوم مین جنگ کرتی تہی اور پتھر مارتی تہے کہ دفعتہ ایک کا پتھر دوسرے کو لگ گیا اور وہ مارا گیا مراد اس کلام کی یہ نہین ہے کہ قتل پتہر ہی سے ہو بلکہ قید پتھر کی اتفاقیہ ہے **ت** یا کوڑا مارنے سے مارا گیا یا لاٹھی مارنے سے سو وہ قتل خطا ہے اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہے اور جو قصدًا مارا تو اوس مین قصاص ہے **ف** اس عبارت سے یون معلوم ہوتا ہے کہ اگر قتل ایسی آلے سے ہو جس سے خون نہین ہوتا اکثر جیسی ہلکی چہری یا کوڑا او وہ موجب قصاص کا نہین ہے اگرچہ قصدًا مارے اور اسی کو قتل شبہ عمد کہتی ہین۔ جمہور علما کا یہی قول ہے پس اگر بڑی لاٹھی یا بہاری پتہر سے مارے یا زہر دے یا جلاوے یا ڈبو دے تو وہ عمد ہوگا نہ شبہ عمد اور ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہوگا اور مالک کے نزدیک شبہ عمد کوئی چیز نہین ہے قتل یا عمد ہے یا خطا **ت** اور جو درمیان مین پڑے بچانے کے لیے اوسکے **ف** یعنی قصاص نہ لینے دیوے اور حکم شرع کو زور یا مداہنت سے موقوف کردے **ت** تو اوسپر خدا کی لعنت ہے اور اوسکا غصہ ہے اور نہ قبول کی جاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ یا نہ قبول کیا جاویگا فرض اوسکا اور نفل اوسکا **باب** الدیۃ کم ہی دیت کی مقدار کا بیان

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان من قتل خطأ فديته مائة من الابل ثلاثون بنت مخاض وثلاثون بنت لبون وثلاثون حقة وعشر بني لبون ذكر ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت مین فیصلہ فرمایا سو اونٹ تیس اونٹنی برس بھر کے عمر کی اور تیس اونٹنیان دو برس کی عمر والی اور تیس اونٹنیان تین برس والی جو چوتھی برس مین لگی ہون اور دس اونٹ نر دو دو برس کے جو تیسرے مین لگے ہون ‌) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان مائة دينار ثمانية الاف درهم ودية اهل الكتاب يومئذ النصف من دية المسلمين قال فكان ذلك كذلك حتى استخلف عمر رحمه الله فقام خطيبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضها عمر على اهل الذهب الف دينار وعلى اهل الورق اثني عشر الفا وعلى اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة قال وترك دية اهل الذمة لم يرفعها فيما رفع من الدية ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت آٹھہ سو دینار یا آٹھہ ہزار درہم تھے (یعنے دیت کی دونون کی قیمت) اور کتاب والے کی دیت (یعنے ذمی یا معاہد کی) اوسوقت مسلمانون سے آدھی تھی پھر اسی طرح پر دیت کا حکم جاری رہا یہانتک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ مقرر اونٹ کی قیمت تو گران ہوگئی۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر نے سونے والے کی دیت ہزار دینار اور چاندی والے پر بارہ ہزار ٹھہرائے (یعنے درہم) اور گائی بیل والے پر دو سو گائی اور بکری والے پر دو ہزار بکریان اور حلل والے پر دو سو حلہ (ف یعنے کپڑے والے پر دو سو جوڑے کپڑے کے مین حلہ چادر اور ازار کو بولتے ہین اطلاق حلہ کا جفت پر ہی صرف ایک ہی کو نہین بولتے ت اور چھوڑ دی ذمیون کی دیت ف یعنے جیسے بدستور تھی ویسی ہی چھوڑ دی ذمی کی دیت چاندی سونے والے پر نہ بڑھائی ت نہ بڑھائی جیسی بڑھائی دیت مسلمان کی تو ذمی کی دیت وہی چار سو دینار یا چار ہزار درہم رہی یعنے مسلمان کی نصف) عن عطاء بن ابي رباح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الدية على اهل الابل مائة من الابل وعلى اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة وعلى اهل القمح شيئا لم يحفظه محمد ترجمہ عطاء ابن ابی رباح سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کی بابت حکم فرمایا اونٹ والون پر سو اونٹ اور گائے بیل والون پر دو سو گائے اور بکریون والے پر دو ہزار بکریون کا اور حلل والے پر دو سو حلے اور گیہون والون پر اتنی گیہون جو یاد نہ رہی محمد بن اسحاق کو جو راوی ہین اس حدیث کے عن جابر بن عبد الله فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثل حديث موسى قال وعلى اهل الطعام شيئا لا احفظه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایسا ہی مقرر کیا دیت کو لیکن یاد نہیں رہا کہ اونہوں نے آپ سے کتنی دیت مقرر کی راوی کو یاد نہ رہا ۔ عن عبد اللہ
بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیۃ الخطأ عشرون حقۃ وعشرون جذعۃ و
عشرون بنت مخاض وعشرون بنت لبون وعشرون بنی مخاض ذکور ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت کے باب میں فرمایا بیس حقے ہیں اور بیس جذعے اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت
لبون اور بیس بنی مخاض (یعنی نر اونٹ ایک ایک برس کے جو دوسرے برس میں لگے ہوں) حقہ اور جذعہ اور بنت مخاض اور
بنت لبون کا بیان کتاب الزکوۃ میں گزرا) عن ابن عباس ان رجلا من بنی عدی قتل فجعل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص بنی عدی میں سے قتل کیا گیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت بارہ ہزار ٹھہرائی (یعنی بارہ ہزار درہم یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق علیہم الرحمہ کا)

باب دیۃ الخطأ ۔ دیت قتل خطا کی یعنی قتل شبہ عمد کی جسکا حکم خطا کا سا ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوم الفتح بمکۃ فکبر ثلاثا ثم قال لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ
ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ الا ان ہذا حفظتہ عن مسدد ثم اتفقا الا ان کل مأثرۃ فی
الجاہلیۃ تذکر وتدعی من دم او مال تحت قدمی الا ما کان من سقایۃ الحاج وسدانۃ البیت ثم قال
الا ان دیۃ الخطأ شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل منہا اربعون فی بطونہا اولادہا
وحدیث مسدد اتم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ پڑھا اور تین
مرتبہ اللہ اکبر فرمایا اور پھر فرمایا نہیں ہے کوئی لائق بندگی کے سوائے اللہ تعالی اکیلے کے سچا کیا اوس نے وعدہ اپنا اور مدد
کی اپنے بندہ کی اور شکست دی لشکروں کو اکیلے آگاہ رہو جاو جتنی فضیلتیں جاہلیت کے زمانے کی تہیں اور اونکا ذکر ہوا
کرتا تہا یا جتنے دعوی جاہلیت کے تہے خواہ خون کے ہوں یا مال کے وہ سب میرے پاؤں کے تلے ہیں (یعنی لغو اور باطل ہیں
ابکوئی نہیں چل سکتا) مگر حاجیوں کو پانی پلانا (جو بنی ہاشم کے سپرد تہا) اور بیت اللہ کی خدمت (جو بنی شیبہ کے سپرد تہی اب بہی
اونہی کو رہیگی) پہر آپ نے فرمایا خبردار ہو جاو مقرر خطا کی دیت جو عمد کے مشابہ ہے جب کوڑے اور لاٹھی سے ہو تو سو اونٹ ہیں
اون میں سے چالیس ہونگے جنکے پیٹ میں بچے ہوں اور باقی ویسے ہی جیسے اوپر گزرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بمعناہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح او فتح مکۃ علی درجۃ البیت او الکعبۃ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے اسی طرح جیسے اوپر گزرا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا کعبہ
شریف کی سیڑہی پر یا اوس کے چوکھٹ پر **ف** یعنی کعبہ شریف کے دروازہ کی چوکھٹ پر یا سیڑہی پر جو اوس سے لگی ہوگی اوپر
چڑہنے کے لئے بعضوں نے کہا اوس وقت ایک لکڑی لگی تہی **عن** مجاہد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ
وثلاثین جذعۃ واربعین خلفۃ ما بین ثنیۃ الی بازل عامہا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے شبہ عمد کے باب میں

حضرت عمر نے حکم فرمایا کہ تیس حقے ہیں اور تیس جذعے ہیں اور چالیس اونٹ چھہ برس کے سن سے نو برس کے سن تک کے

عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال فی شبہ العمد اثلاث ثلاث و ثلاثون حقۃ و ثلاث و ثلاثون جذعۃ واربع و ثلاثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفۃ وبہ عن ابی اسحاق عن علقمۃ والاسود قال عبد اللہ فی شبہ العمد خمس و عشرون حقۃ وخمس و عشرون جذعۃ وخمس و عشرون بنات لبون وخمس و عشرون بنات مخاض **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا شبہ عمد کی دیت اثلاث کے رو سے ہے (یعنی تین قسم سے) تینتیس حقے اور تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ برس بازل تک ہیں **ف** بازل اوس اونٹ کو بولتے ہیں جسکے دانت نکل آویں اور قوت اوسکی تمام وکمال ہوا اور بعد اوسکے پھر کوئی دانت نہ پیدا ہوا اور یہہ آٹھویں برس کے تمام ہونے اور نویں برسکے شروع ہونے میں ہوتا ہے تو اسحالت کے بعد پھر کوئی نام نہیں بازل عام اور بازل عامین کہتے ہیں اور بازل اوس مرد کو بھی بولتے ہیں جو کامل ہو **ت** اور یہہ سب گابھن ہوں عن عبد اللہ فی شبہ العمد خمس و عشرون حقۃ وخمس و عشرون جذعۃ وخمس و عشرون بنات لبون وخمس و عشرون بنات مخاض **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے شبہ عمد کی دیت کے باب میں روایت ہے پچیس حقے اور پچیس جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض عن علی رضی اللہ عنہ فی الخطا ارباعا خمس و عشرون حقۃ وخمس و عشرون جذعۃ وخمس و عشرون بنات لبون وخمس و عشرون بنات مخاض **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے دیت خطا میں ارباعا کے رو سے (یعنے چار قسمیں) پچیس حقے اور پچیس جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض (مراد اس خطا سے شاید خطا ہے عمد ہے جسکو شبہ عمد کہتے ہیں) عن زید بن ثابت فی الدیۃ المغلظۃ فذکر مثلہ سواء قال ابو داؤد قال ابو عبید وغیر واحد اذا دخلت الناقۃ فی السنۃ الرابعۃ فہو حق والانثی حقۃ لانہ یستحق ان یحمل علیہ ویرکب فاذا دخل فی الخامسۃ فہو جذع وجذعۃ فاذا دخل فی السادسۃ والقی ثنیتہ فہو ثنی فاذا دخل فی السابعۃ فہو رباع ورباعیۃ فاذا دخل فی الثامنۃ والقی السن الذی بعد الرباعیۃ فہو سدیس وسدس فاذا دخل فی التاسعۃ وفطر نابہ وطلع فہو بازل فاذا دخل فی العاشرۃ فہو مخلف ثم لیس لہ اسم ولکن یقال بازل عام وبازل عامین ومخلف عام ومخلف عامین الی ما زاد وقال النضر بن شمیل ابنۃ مخاض لسنۃ وابنۃ لبون لسنتین وحقۃ لثلاث وجذعۃ لاربع وانثی لخمس ورباع لست وسدیس لسبع وبازل لثمان قال ابو داؤد قال ابو حاتم فاذا القی رباعیتہ فہو رباع وقال ابو عبیدۃ اذا القحت فہی خلفۃ فلا تزال خلفۃ الی عشرۃ اشہر فاذا بلغ عشرۃ اشہر فہو عشراء قال ابو حاتم اذا القی ثنیتہ فہو ثنی واذا القی رباعیتہ فہو رباع **ترجمہ** زید بن ثابت سے دیت مغلظہ میں ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گذرا **ف** تغلیظ کے معنے دیت سخت

اور مشکل کر دینا دیت کا بتایا ہے قتل خطا میں یعنے بیس بنت مخاض بیس بنت لبون بیس ابن مخاض بیس حقے بیس
جذعے - اب اوسکی تغلیظ شبہ عمد میں ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک یہ ہے کہ ادا کرین یعنے پچیس بنت مخاض پچیس بنت
لبون پچیس حقے پچیس جذعے - اور شافعی اور محمد کے نزدیک یہ ہے کہ ادا کرے یعنے تیس جذعے اور تیس حقے اور چالیس
ثنیے جیسے اوپر کئی روایات میں گذرا - ابوداؤد نے کہا جب اونٹنی زیادہ ہو اپنے چوتھے سال میں لگے تو وہ حقہ ہے کیونکہ
وہ لائق ہو سواری اور بار برداری کے جب پانچوین میں لگے تو وہ جذعہ یا جذع ہے جب چھٹے سال میں لگے اور سامنے کے
دانت نکالے تو وہ ثنی ہے پھر جب ساتوین برس میں لگے تو وہ رباع اور رباعیہ کہلاتا ہے جب آٹھوین برس میں لگے اور وہ دانت
نکالے جو بعد رباعیہ کے ہے تو وہ سدیس اور سدس ہے پھر جب نوین برس میں لگے اور کچلیان اوسکی نکل آوین تو وہ بازل ہے
اور جب دسوین برس میں لگے تو وہ مخلف ہے پھر اوسکا کوئی نام نہین لیکن یون کہتے ہین ایک سال کا بازل دو سال کا بازل
ایک سال کا مخلف دو سال کا مخلف نضر بن شمیل نے کہا بنت مخاض ایک سال کی اونٹنی بنت لبون دو سال کی اونٹنی حقہ تین
برس کی جذعہ چار برس کی ثنی پانچ برس کی رباع چھ برس کے سدیس سات برس کی بازل آٹھ برس کے اور ابو حاتم اور اصمعی نے
کہا جذوعہ ایک وقت ہے کسی سن کا نام نہین ہے اور ابو حاتم نے کہا جب وہ رباعی دانت نکالی تو رباع ہو جاتی ہے - ابو عبید نے
کہا جب وہ حاملہ ہو جاوے تو اوسکو خلفہ کہتے ہین دس مہینے تک پھر دس مہینے کے بعد وہ عشراء ہے دسین مہینے مین اونٹنی کا بچہ
پیدا ہوتا ہے تو شروع حمل سے دس مہینے تک اوسکو خلفہ کہتے ہین پھر عشراء اور عشار اور ابو حاتم نے کہا جب وہ سامنے کے دانت
نکالے تو اوسکو ثنی کہتے ہین پھر جب رباعیہ نکالے تو وہ رباع ہے **ف** یہ مضمون کتاب الزکوۃ مین گذر چکا ہے یہان پر
دوبارہ ترجمہ کر دیا گیا اسلیے کہ مؤلف نے دوبارہ بیان کیا اور کچھ کمی بیشی بھی ہے

باب دیات الاعضاء

اعضاء کی دیت کا بیان **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاصابع سواء عشر عشر من الابل **ترجمہ**
ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان سب برابر ہین اون کی دیت دس دس اونٹ ہین
(یعنے کسی انگلی کی دیت دوسری انگلی سے کم زیادہ نہین ہے) **عن** الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الاصابع سواء قلت عشر عشر قال نعم **ترجمہ** اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان سب برابر ہین
مینے عرض کیا ہر ایک انگلی کی دیت دس دس اونٹ ہین آپ نے فرمایا ہان **ف** دونون ہاتھ کی انگلیان اگر کاٹ ڈالے
تو پوری دیت نفس کی یعنے سو اونٹ دینا ہونگے اسی طرح دونون پاؤن کی انگلیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم هذه وهذه سواء يعني الابهام والخنصر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین سامنے کے دانت ہون یا ڈاڑہین ہون یہ اور وہ برابر ہین یعنے
ہر ایک میں پانچ اونٹ ہین کوئی ہو) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسنان سواء
والاصابع سواء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانت برابر ہین اور انگلیان برابر ہین

عن ابن عباس قال جعل رسول الله صلی الله علیه وسلم اصابع الیدین والرجلین سواء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اور پیر دونو کے اونگلیون کو برابر ٹھہرایا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی خطبته وهو مسند ظهره الی الکعبة فی الاصابع عشر عشر **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبے مین آپ اپنی پیٹ کعبے کے طرف کئے ہوئے تھے کہ اونگلیون مین دس دس اونٹ ہین **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی الاسنان خمس خمس قال ابو داود وجدت فی کتابی عن شیبان ولم اسمعه منه فحدثناه ابو بکر صاحب لنا ثقة قال ثنا شیبان ثنا محمد یعنی ابن راشد عن سلیمان یعنی ابن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقوم دیة الخطاء علی اهل القری اربعمائة دینار او عدلها من الورق یقومها علی اثمان الابل فاذا غلت رفع فی قیمتها واذا هاجت رخصا نقص من قیمتها وبلغت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین اربعمائة دینار الی ثمان مائة دینار وعدلها من الورق ثمانیة الاف درهم وقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اهل البقر مائتی بقرة ومن کان دیة عقله فی الشاء فالفی شاة قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العقل میراث بین ورثة القتیل علی قرابتهم فما فضل فللعصبة قال وقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الانف اذا جدع الدیة کاملة وان جدعت ثندوته فنصف العقل خمسون من الابل او عدلها من الذهب او الورق او مائة بقرة او الف شاة وفی الید اذا قطعت نصف العقل وفی الرجل نصف العقل وفی المامومة ثلث العقل ثلاث وثلاثون من الابل وثلث او قیمتها من الذهب او الورق او البقر او الشاء والجائفة مثل ذلک وفی الاصابع فی کل اصبع عشر من الابل وفی الاسنان خمس من الابل فی کل سن وقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عقل المرأة بین عصبتها من کانوا لا یرثون منها شیئا الا ما فضل عن ورثتها وان قتلت فعقلها بین ورثتها وهم یقتلون قاتلهم وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس للقاتل شیء وان لم یکن له وارث فوارثه اقرب الناس الیه ولا یرث القاتل شیئا قال محمد هذا کله حدثنی سلیمان بن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتون مین پانچ پانچ فرمائے یعنی ہر دانت مین پانچ اونٹ ہین ابو داود نے کہا مین نے اپنی کتاب مین شیبان سے روایت کی لیکن مین نے اون سے اس حدیث کو نہین سنا ہمارے ایک ساتھی ابو بکر نے ہم سے روایت کیا شیبان سے انہون نے محمد بن راشد سے کہا انہون نے سلیمان بن موسی سے انہون نے سلیمان بن موسی سے مراد سلیمان بن موسی نے روایت کیا عمرو بن شعیب سے اوس نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا کی دیت کی قیمت کرتی تھے بستی والون پر چار سو دینار

یا اس کے برابر چاندی سے اور اوسکی قیمت اونٹون کے مول پر کیا کرتے تہے پہر جب گرانی ہوتی تو اوسکی قیمت بڑہا دیتے
ف یعنی دیت کے اونٹون کی قیمت زیادہ کردیتے تہے ت اور جب ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے
گہٹا دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت چارسو دینار سے لیکر آٹہہ سو دینار تک پہونچی اور
وہی کے برابر چاندی سے آٹہہ ہزار درہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے بیل والون پر دوسو گائے کا حکم کیا اور بکری
والون پر دو ہزار بکریونکا راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کا مال مقتول کے وارثون کی میراث
ہے اپنی اپنی قرابت کیموافق (یعنی ترکہ کیطرح پہلے ذوی الفروض کو اونکا حصہ ملیگا) پھر جو اون سے بچے وہ عصبہ کو ملیگا
راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا جب پوری ناک کاٹی جاوے تو پوری دیت لازم ہوگی اور جب نرمہ
کاٹا جاوے (یعنے نیچے کا ٹکڑا جو نرم ہے) تو آدہی دیت لازم ہوگی یعنی پچاس اونٹ یا اوسکے برابر سونا یا چاندی یا سو گائین
یا ہزار بکریان اور جب ایک ہاتہہ کاٹا جاوے تو آدہی دیت لازم ہوگی اسیطرح ایک پاؤن مین آدہی دیت دینا ہوگی اور مامومہ
(وہ زخم جو دماغ تک پہونچے) مین تہائی دیت دینا ہوگی یعنی تینتیس اونٹ اور ایک تہائی یا اوسقدر قیمت سونے چاندی سے
یا گائین یا بکریان اور جائفہ (جو زخم پیٹ تک پہونچے) مین ایسا ہی ہے اور انگلیون مین ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ
دینا ہونگے اور دانتون مین ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہونگے اور حکم فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عورت کی جنایت
کی دیت اوسکے عصبات کے درمیان تقسیم ہے (یعنی عورت کوئی جنایت کرے تو دیت اوسکے عصبات کو دینا ہوگی) یعنی اون
لوگون کو جو ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیتے ہین (جیسے بیٹا چچا باپ بہائی وغیرہ) پس اگر عورت خود قتل کیجاوے
تو اوسکی دیت اوسکے سب وارثون مین تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بہی مالک ہونگے (یعنی ذوی الفروض اور عصبات
سب کو استحقاق ہوگا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل کو ترکے مین سے کچھہ نہ ملیگا اور مقتول کا اگر کوئی وارث
نہ ہو تو جو سب سے قریب ناتیوالا ہوگا وہی وارث ہوگا لیکن قاتل ہرگز وارث نہ ہوگا ف یہ اوسکی قتل کی سزا ہے کہ میراث
پانے سے محروم ہوا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل شبہ العمد
مغلظ مثل عقل العمد ولا یقتل صاحبہ قال وزادنا خلیل عن ابن راشد وذلک ان ینزو الشیطان
بین الناس فیکون دما فی عمیا فی غیر ضغینۃ ولا حمل سلاح ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اونہون نے
اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہ عمد کی دیت مثل دیت عمد کے سخت ہے اور اوسکا قاتل
نہ مارا جاویگا اور قتل شبہ عمد کیا ہے ایک فساد شیطانی ہے لوگون مین جسمین خون ہوجاوے اور خونی معلوم ہو بغیر کینہ اور ہتہیار
اوٹہانیکے عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المواضح خمس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موضحہ مین پانچ اونٹ ہین (مواضح جمع ہے موضحہ کی یعنی وہ زخم جو ہڈی کہول دے)
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العین القائمۃ السادۃ لمکانہا

بثلث الدية ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا جو آنکھہ اپنی جگہہ قائم رہے لیکن بینائی جاتی رہے تو اوسمین تہائی دیت ہے)

باب دية الجنين

پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان

عن المغيرة بن شعبة ان امرأتين كانتا تحت رجل من هذيل فضربت احداهما الاخرى بعمود فقتلتها فاختصموا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال احد الرجلين كيف ندي من لا صاح ولا اكل ولا شرب ولا استهل فقال اسجع كسجع الاعراب فقضى فيه غرة وجعله على عاقلة المراة ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہذیل مین سے ایک شخص کے پاس دو عورتین تہین بہر اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی سے مار کر قتل کر ڈالا اور دونون طرف والون مین جہگڑا ہوا پہر وہ جہگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (جہگڑا یہہ تہا کہ مقتولہ حاملہ تہی اوسکی پیٹ مین بچہ تہا ضرب سے وہ بہی گیا اوسکی وارث بچہ کی دیت مانگتے تہے اور قاتلہ کے وارث دیت بچہ کی نہ دیتے تہے) اون مین سے ایک نے کہا ہم کیونکر دیت دین اوس شخص کی جو نہ رویا نہ کہایا نہ پیا نہ چلایا اور یہ اوس نے مقفی عبارت مین کہا آپ نے فرمایا کیا تم سجع بولتے ہو دیہاتیون کیطرح پہر آپ نے حکم کیا ایک بردہ دینے کا بچے کی دیت مین قاتلہ کے وارثون کو حکم کیا

عن منصور باسناده ومعناه وزاد فجعل النبي صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على عصبة القاتلة وغرة لما في بطنها ترجمہ منصور نے اوسی اسناد سے روایت کیا ہے جیسے گزرا زیادہ یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت کو قاتلہ کے جماعت پر ٹہرایا اور ٹہرایا غرہ کو دیت اوس بچہ کی جو پیٹ مین تہا (غرہ کہتے ہین غلام یا لونڈی کو مطلب یہہ ہے کہ آپ نے بچے کی دیت مین ایک بردہ دینے کا حکم کیا)

عن المسور ابن مخرمة ان عمر استشار الناس في املاص المرأة فقال المغيرة بن شعبة شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى فيها بالغرة عبد او امة فقال ائتني بمن يشهد معك فاتاه محمد بن مسلمة زاد هارون فشهد له يعني ضرب الرجل بطن امرأته قال ابوداود بلغني عن ابي عبيد انما سمي املاصا لان المراة تزلقه قبل وقت الولادة وكذلك كل ما زلق من اليد وغيره فقد ملص ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت عمر رض نے مشورہ لیا لوگون سے استقاط حمل مین (یعنے استقاط حمل کی دیت کے باب مین اگر کوئی کسی پیٹ والی عورت کو صدمہ پہونچا دے جس سے اوسکا بچہ گر کر ہلاک ہو جاوے) تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سامنے اسمین ایک بردہ دینے کا حکم کیا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمر رض نے کہا ایک اور شخص کو لاؤ جو تمہارے ساتہہ گواہی دے وہ محمد بن مسلمہ کو لیکر آئے اونہون نے گواہی دی ابوداؤد نے کہا مجہکو ابو عبید سے یہہ پہونچا کہ اسقاط حمل کو املاص کہتے ہین اسوجہ سے کہ املاص کے معنے ازلاق یعنے پہسلانے کے ہین اور عورت گویا پہسلا دیتی ہے بچے کو جننے سے پہلے اسیطرح ہاتہہ سے کوئی چیز پہسلا دے تو اوسکو بہی ملص کہتے ہین

عن عمر انه سأل عن قضية النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فقام حمل بن مالك بن النابغة فقال كنت بين امرأتين فضربت احداهما الاخرى بمسطح فقتلتها وجنينها

فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنينها بغرة وان تقتل قال ابو داود قال النضر بن شميل المسطح هو الصوبج قال ابو داود وقال ابو عبيد المسطح عود من اعواد الخباء ترجمہ حضرت عمرؓ نے اس باب مین دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے تھے (پیٹ کا بچہ گرا دینے مین) تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین دو عورتون کے بیچ مین تہا اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی اوٹہا کر ماری وہ مر گئی اور اوسکے پیٹ کا بچہ بھی گیا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے بچے کی دیت مین ایک بردہ دینے کا حکم کیا اور قاتلہ کے قتل کئے کو فرمایا (قصاصا) ابو داؤد نے کہا نضر بن شمیل نے کہا یہ لکڑی روٹی پکانے کی لکڑی تہی۔ ابو عبید نے کہا خیمہ کی ایک لکڑی تہی (مترجم نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہاری لکڑی سے مارنا جس سے مرنے کا گمان ہو قتل عمد ہے اور اوس مین قصاص واجب ہوتا ہے نہ قتل شبہ عمد جیسے امام اعظمؒ نے خیال کیا ہے **عن طاؤس** قال قام عمر رضي الله عنه على المنبر فذكر معناه لم يذكر وان تقتل زاد بغرة عبد او امة قال فقال عمر الله اكبر لو لم اسمع بهذا لقضينا بغير هذا ترجمہ طاؤس نے حضرت عمرؓ سے ایسی ہی روایت کی جیسی اوپر بیان ہوئی اسمین یہ نہین ہے کہ آپ نے اوس عورت کو قتل کا حکم دیا تہا زیادہ ہے کہ آپ نے ایک بردہ دینے کا حکم کیا خواہ وہ غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اکبر اگر ہم پہلے سے اسکو نہ سنتے تو ہم کچھہ اور حکم کرتے **عن عكرمة** عن ابن عباس في قصة حمل بن مالك قال فاسقطت غلاما قد نبت شعره ميتا وماتت المرأة فقضى على العاقلة الدية فقال عمها انها قد اسقطت يا نبي الله غلاما قد نبت شعره فقال ابو القاتلة انه كاذب انه والله ما استهل ولا شرب ولا اكل فمثله يطل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسجع الجاهلية وكهانتها ادّ في الصبي غرة قال ابن عباس كان اسم احداهما مليكة والاخرى ام غطيف ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حمل بن مالک کے قصے مین کہ اوس عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا جسکے بال نکل آئے تہے لیکن وہ مرا ہوا نکلا پہر عورت بھی مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری عورت کے کنبے والون سے دیت دلائی اور مقتولہ کے چچا نے کہا یا رسول اللہ اوس عورت کے پیٹ سے ایسا بچہ گرا جسکے بال نکل آئے تہے قاتلہ کے باپ نے کہا یہ جھوٹا ہے قسم خدا کی وہ لڑکا چلایا نہ تہا اوس نے پیا نہ کہایا ایسے لڑکے کا خون لغو ہے (نہ اوسمین دیت ہے نہ قصاص) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جاہلیت کی سی مسجع عبارت بولتا ہے جیسے کاہن بولتے تھے (بہت مقفی عبارت بولنا اور باتون مین سجع کا خیال رکھنا یہ جاہلیت کے کاہنون اور نجومیون کا طریقہ تہا جو غیب کی بات بتلایا کرتے تھے تاکہ لوگون کو فریفتہ کرین) اور اوس بچے کے بدلے مین ایک بردہ دو ابن عباس نے کہا کہ اون دونو عورتون مین سے ایک کا نام ملیکہ تہا اور دوسری کا نام ام غطیف **عن جابر** بن عبد الله ان امرأتين من هذيل قتلت احداهما الاخرى ولكل واحدة منهما زوج وولد قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على العاقلة القاتلة وبرأ زوجها وولدها قال فقال عاقلة

المقتولة میراثها لنا قال فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا میراثها لزوجها وولدها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتون مین سے ایکنے دوسری کو مار ڈالا اور ہر ایک کا خاوند بھی تھا اور اولاد بھی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والون سے دلائی (یعنی اوسکی قوم والون سے) اور اوسکی خاوند اور اولاد سے کچھہ مواخذہ نہین کیا تو مقتولہ کے کنبے والونے کہا اوسکی میراث ہم کو ملیگی (اسوجہ سے کہ اگر وہ جنایت کرتے تو اوسکی دیت ہم دیتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین میراث اوسکی اوسکے خاوند اور اولاد کو ملیگی (لیکن جنایت کی دیت تم لوگون کو دینا ہوگی یہہ حکم شرع شریف کا ہے) **عن** ابی ھریرة قال اقتتلت امرأتان من ھذیل فرمت احدٰھما الاخری بحجر فقتلتھا فاختصموا الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقضی رسول الله صلی الله علیہ وسلم دیة جنینھا غرة عبدا و ولیدة وقضی بدیة المرأة علی عاقلتھا و ورثھا ولدھا ومن معھم فقال حمل بن النابغة الھذلی یا رسول الله کیف اغرم دیة من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استھل * فمثل ذلک یطل * فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم انما ھذا من اخوان الکھان من اجل سجعہ الذی سجع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے بنی ہذیل مین سے دو عورتین لڑین آپسمین اور ایکنے دوسری کو پتھر مار ڈالا پہر وہ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکی بچہ کی دیت تو غرہ ہے غلام یا لونڈی اور عورت کی دیت کا حکم فرمایا مارنیوالے کی جماعت پر اور اوس عورت کا وارث کیا اوس کے لڑکے کو اور جو اوس کے ساتھہ تہے تو حمل بن مالک بن نابغہ نے کہا یا رسول اللہ مین کیونکر تاوان دون ۔ جس نے شرب لا اکل و لا نطق و لا استھل فمثل ذلک یطل * اوس بچے کا جس نے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا ایسا خون تو لغو ہے آپ نے فرمایا یہہ کاہنون کا بہائی معلوم ہوتا ہے اسلیئے کہ اوس نے مسجع عبارت بولی **ف** امر باطل کے حق کرنیکی لیئے لیکن احقاق حق کیلیئے مسجع عبارت بولنا درست ہے خدا تعالے اور اوس کے رسول نے مسجع الفاظ استعمال کیے ہین اور کاہن لوگ غلط مضامین مین عمدہ الفاظ بولتے تہے لوگونکو بہکانے کیلیئے (مرقاة الصعود) **عن** ابی ھریرة فی ھذه القصة قال ثم ان المرأة التی قضی علیھا بالغرة توفیت فقضی رسول الله صلی الله علیہ وسلم بان میراثھا لبنیھا وان العقل علی عصبتھا ترجمہ ابوہریرہ سے اس قصے مین روایت ہے پھر وہ عورت جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ کا حکم فرمایا تہا مر گئی پہر حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اوسکی اوسکے بیٹے کے لیئے ہے اور دیت عصبہ پر ہوگی یعنی جو وارث اوسکی اوسکی ایک قوم مین سے ہون جیسے چچا وادا وغیرہ **عن** بریدة ان امرأة حذفت امرأة فاسقطت فرفع ذالک الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فجعل فی ولدھا خمس مائة شاة ونھی یومئذ عن الحذف قال ابو داود کذا الحدیث خمس مائة شاة والصواب مائة شاة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورتنے دوسری عورت کو پتھر مارا اوسکا حمل گر گیا پہر یہہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپنے اوس کے

بچہ کے بدلے مین پانسو بکریان دلائین اور آیندہ کے لیے لوگون کو پتھر مارنے سے منع کیا ابو داؤد نے کہا روایت ایسی ہی ہے پانسو
بکریون کی اور صحیح سو بکریان ہین اشعث نے کہا لوگون کی عادت ہی خالی ڈھیلے اور پتھر چلایا کرتے ہین کسی کے لگ جاتا ہی آپ نے اس
سے منع کیا **عن** ابی هریرة قال قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجنین بغرة عبد او امة او فرس او
بغل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو بچہ کہ پیٹ مین مر گیا اوسکے بدلے غرہ غلام
ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر دیا جاوے **عن** الشعبی قال الغرة خمس مائة درهم قال ابو داود قال
ربیعة الغرة خمسون دینارا **ترجمہ** شعبی نے کہا غرہ کی قیمت پانسو درم ہین ابو داؤد نے کہا ربیعہ نے کہا پچاس دینار ہین

باب فی دیة المکاتب مکاتب کی دیت کا بیان **عن** ابن عباس قال قضی رسول الله صلی الله علیه و
سلم فی دیة المکاتب یقتل یودی ما ادی من مکاتبته دیة الحر وما بقی دیة المملوک **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جب مکاتب قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ بدل کتابت مین سے ادا کر چکا ہی اوس قدر
حصے کی دیت مثل آزاد کی دیجاوے اور باقی کی مثل غلام کے (اوسکی قیمت ادا کرین) **عن** ابن عباس ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او ورث میراثا یرث علی قدر ما عتق منه **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہی جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا ترکے کا وارث ہو تو جس قدر آزاد ہوا ہے اوس کے موافق وارث ہوگا اور اوسی کے لحاظ
سے اوس پر حد پڑیگی مثلا نصف بدل کتابت ادا کر چکا ہے تو نصف آزاد سمجھا جاویگا اور نصف غلام فقط یہ اور صورتون مین
عمل ہوگا)

باب فی دیة الذمی ذمی کی دیت کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال دیة المعاهد نصف دیة الحر **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے
دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد والے کی دیت بہ نسبت آزاد کے آدھی ہی (یعنی جو کافر
دار الاسلام مین عہد کے رو سے رہتا ہو اوسکی دیت مسلمان کی آدھی ہی)

باب الرجل یقاتل الرجل فیدفعه
عن نفسه ایک شخص دوسرے سے لڑے وہ اوسکو دفع کرے تو کچھ سزا نہوگی دفع کرنے والے کو **عن** یعلی قال قاتل اجیری
رجلا فعض یده فانتزعها فندرت ثنیته فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاهدرها وقال اترید ان
یضع یده فی فیک تقضمها کالفحل قال واخبرنی ابن ابی ملیکة عن جده ان ابا بکر رضی الله عنه اهدرها
وقال بعدت سنه **ترجمہ** یعلی سے روایت ہی ایک نوکر نے لڑائی کی ایک شخص سے تو اوسکا ہاتھ مونہہ سے کاٹا اوس نے
اپنا ہاتھ کھینچا تو اوسکا دانت نکل پڑا پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے لغو کر دیا (یعنی دیت نہ دلائی اسکو دانت کی)
اور آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہہ مین دیدے اور تو اوسکو اونٹ کی طرح چبا ڈالے راوی نے کہا مجھ سے
ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا اپنے دادا سے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے اوس دانت کی دیت نہ دلائی اور کہا خدا کرے اوسکا دانت دور
ہو **عن** یعلی بن امیة بهذا زاد ثم قال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم للعاض ان شئت ان تمکنه من یدک

فبعضها ثم تنزعها منه فيه وابطل دية اسنانه **ترجمہ** یعلی بن اُمیہ سے دوسری روایت بہی اسی طرح ہے اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے سے فرمایا اگر تو چاہے تو یہ ہوسکتا ہے کہ تو بہی اپنا ہاتہ اوس کے موہنہ مین دیوے وہ کاٹے پہر تو اوسکو کہسیٹ لی اور نہ دلائی دیت اوسکی دانتون کی

باب فیمن تطبب بغیر علم جو شخص علم طب نہ جانتا ہو اور وہ کسی کا علاج کرے تو کیا سزا ہے

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من تطبب ولا یعلم منه طب فهو ضامن **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اونہے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طبابت نہ جانتا ہو اور وہ اپنے کو خواہ نخواہ طبیب ٹہراوے حالانکہ طبابت مین مشہور نہین ہے اور اوس کے علاج سے کوئی مرگیا تو وہ ضامن ہے **ف** یعنی اوسکو دیت دینا ہوگی

عن عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز عن بعض الوفد الذین قدموا علی ابی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما طبیب تطبب علی قوم لا یعرف له تطبب قبل ذلک فاعنت فهو ضامن قال عبد العزیز اما انه لیس بالنعت انما هو قطع العروق والبط والکی **ترجمہ** عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز سے روایت ہی کہ بعض لوگ جو میری باپ پاس آئے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طبیب نہ ہو اور وہ علاج کرے اوسکی طب دانی مشہور نہو پہر اوس کے علاج سے نقصان پہونچے تو وہ ضامن ہے (جیسے فصد کہولنے مین کوئی رگ کاٹ ڈالے یا بری طور سے زخم چیرے یا داغ دیوے کہ مریض ہلاک ہوجاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی)

باب فی دیة الخطأ شبه العمد قتل خطا یعنی شبہ عمد کی دیت کا بیان

عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مسدد خطب یوم الفتح ثم اتفقا فقال الا ان کل مأثرة کانت فی الجاهلیة من دم او مال تذکر وتدعی تحت قدمی الا ما کان من سقایة الحاج وسدانة البیت ثم قال الا ان دیة الخطأ شبه العمد ما کان بالسوط والعصا مائة من الابل منها اربعون فی بطونها اولادها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا فتح مکے کے روز تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ جتنی فضیلتین جاہلیت کے زمانے کی تہین اور اونکا ذکر ہوا کرتا تہا یا جتنے دعوی جاہلیت کے ہون خون یا مال کے وہ سب میری پاؤن کے تلے ہین یعنی باطل اور ناسموع ہین) مگر حاجیون کا پانی پلانا اور بیت اللہ کنجیدت پہر آپ نے فرمایا خبردار ہو خطا شبہ عمد کی دیت جو کوڑی یا لاٹھی سے ہو سو اونٹ ہین ان مین چالیس اونٹنیاں حاملہ ہون **ف** یہہ حدیث اوپر گذر چکی شبہہ عمد کی دیت مین اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین اسمقام پر نہین ہے مگر نسخہ مطبوعہ مصر مین پہر یہہ موجود ہے اس لیے ہم نے بہی مکرر لکہدی اور اوسکا ترجمہ دوبارہ لکہدیا

باب فی جنایة العبد یکون للفقراء فقیر مفلس کا غلام اگر کوئی جنایت کرے تو اوس سے دیت کا مواخذہ نہ ہوگا

عن عمران بن حصین ان غلاما لاناس فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنیاء فاتی اهله النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله انا

الاولی والعشرون

اناس فقیر آتی فلم یجعل علیہ شیئا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فقیرون مین سے کسی کے لڑکے نے کسی امیرزادی کے لڑکے کا کان کاٹ ڈالا سواوس غریب زادی کے سب لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ تو فقیر ہین سو آپ نے اون پر کچھہ بہی نہ ٹھہرایا یعنی اون سے دیت نہ دلائی اس لیے کہ وہ فقیر تہے دیت کہان سے دیتے اور قصاص نہ لیا اس وجہ سے کہ جنایت خطا سے ہوگی یا جانے نابالغ ہوگا ایسے شخص کی دیت بیت المال مین سے امام ادا کرے

باب فیمن قتل فی عمیا بین قوم جو شخص اندھا دہند مین مارا جاوے اوسکا قاتل معلوم نہ ہو عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا او رمیا یکون بینہم بحجر او بسوط فعقلہ عقل الخطأ ومن قتل عمدا فقود یدیہ فمن حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر دیکھے مارا گیا یا پتھر چلانے مین اونہین مین کوئی شخص مارا گیا پتھر سے یا کوڑے سے مارا گیا تو دیت اوس کی خطا کی دیت ہوگی اور جو قصدا مارا گیا تو وہ موجب قصاص کا ہے ف اگرچہ پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے کیونکہ وہ عمد ہوت اور جو دونون مین پڑے قاتل کے بچانے کے لیے حائل ہو تو اوسپر خدا کی اور فرشتون اور لوگون کی لعنت ہے

باب فی الدابۃ تنفح برجلہا اگر جانور کسی کو لات مارے تو جانور کے مالک سے مواخذہ نہ ہوگا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل جبار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا پانون جبار ہے یعنی بیکار ہے اوس مین دیت نہ ہوگی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر جبار وفی الرکاز الخمس قال ابو داود العجماء المنفلتۃ التی لا یکون معہا احد وتکون بالنہار لا تکون باللیل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپایہ کا تلف کرنا باطل ہے ف یعنی اگر کسی کے چوپائے نے کسی کے مال یا زراعت کو تلف کر دیا تو کچھہ لازم نہین آتا اور چوپایہ والے پر ضمان بہی نہین آتا اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ جانور کے ساتھہ کوئی ہانکنے والا وغیرہ نہ ہو اور اگر ہون تو وہی ضامن ہین یا پیٹھہ پر سوار ہو تو وہ ضامن ہے اور یہہ محمول ہے ضامن نہ ہونا اوس صورت پر کہ جب مال تلف کردے چہوٹ کر باوجود احتیاط مالک کے ف اور کان اور کنوان بہی باطل ہے ف یعنی جب کسی نے کان کہدوا یا کوان اپنی ملک کی زمین مین پہر ان دونون مین سے کوئی گر پڑا یا کنوان کے کہودنے کو مقرر ہوا اور گر کر ہلاک ہوگیا تو ان صورتون مین کہدوانے والون پر ضمان نہین ف اور دفینہ کا زمین مین خمس دینا ہوگا اور کانہ جو مال زمین مین گڑا ہو اسلیے اوس مین سے پانچوان حصہ امام لیگا باقی پانے والے کا ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النار جبار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ باطل ہے یعنی کوئی آگ اپنی زمین مین جلادے اور وہ ہوا سے اڑ کر کسی کے گھر یا اسباب مین لگ جاوے تو کچھہ تاوان جلانیوالے پر لازم نہ ہوگا

باب القصاص من السن دانت کے قصاص کا بیان عن انس بن مالک قال کسرت الربیع اخت

انس بن النضر ثنية امرأة فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقضى بكتاب الله القصاص فقال انس بن النضر والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها اليوم قال يا انس كتاب الله القصاص فرضوا بارش اخذوه فعجب النبي صلى الله عليه وسلم وقال ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره قال ابو داود سمعت احمد بن حنبل قيل له كيف يقتص من السن قال تبرد ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع انس بن النضر کی بہن (ربیع پھوپھی) نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوسکے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اللہ کی کتاب کے موافق قصاص کا حکم کیا انس بن النضر نے کہا قسم اوس شخص کی آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اوسکا دانت تو آج توڑا جاویگا آپ نے فرمایا اے انس اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا پھر جس عورت کا دانت ٹوٹا تھا اوسکے وارث دیت لینے پر راضی ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا اور فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کھا لیں تو اللہ اون کی قسم سچی کر دے انس نے غصے میں اللہ کے بھروسے پر قسم کہا لی تہی کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا (اللہ نے ویسا ہی کر دیا)

اخر کتاب الدیات

(تمام ہوئی کتاب دیتوں کی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب السنة

کتاب اتباع سنت کی شروع ہوئی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا

عن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افترقت الیهود علی احدی او ثنتین وسبعین فرقة و تفرقت النصاری علی احدی او ثنتین وسبعین فرقة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہوگئے یہود کہتر یا بہتر فرقوں پر (شک ہے راوی کا) اور متفرق ہوگئے نصاریٰ اکہتر یا بہتر فرقوں پر (شک ہے راوی کا) اور میری امت متفرق ہوگی تہتر مذہب پر ف مگر سب فرقے میری امت میں داخل ہیں اور جو غلطی پر ہیں وہ جہنم میں جاوینگے لیکن ہمیشہ جہنم میں رہیں گے شل کافروں کی

عن معاویة بن ابی سفیان انه قام فقال الا ان من قبلکم من اهل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملة وان هذه الملة ستفترق علی ثلاث وسبعین ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة زاد ابن یحیی وعمرو فی حدیثهما وانه سیخرج من امتی اقوام تجاری بهم تلك الاهواء كما يتجارى الكلب بصاحبه وقال عمرو الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے وہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ تم سے پہلے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) بہتر فرقے ہوگئے اور اس امت کے لوگ قریب ہیں کہ تہتر فرقے ہو جاویں اون میں سے بہتر جہنم میں جاوینگے اور ایک جنت میں جاویگا اور وہ فرقہ جماعت کا ہے (جو نام ہے اہل السنة کا ... جو کتاب اللہ اور سنت ...)

اور یہیروہی صحابہ اور تابعین اور ائمہ راشدین علیہم الرضوان کا اور طریقہ توسط اور اعتدال ہی ہو افراط اور تفریط سے درمیان مین جبریہ اور قدریہ اور رافض اور خوارج اور مشبہ اور معطلہ کے (ابن یحیی اور عمرو کی روایت مین اتنا زیادہ ہو کہ میری اُمت مین ایسے لوگ پیدا ہون گے جن مین گمراہیان ایسی سما جاوین گی جیسی کلب (ایک مرض ہے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوجاتا ہی) انسان کی ہر رگ اور جوڑ مین سما جاتا ہے (ایسی ہی بدعتین اون کی ہر رگ و ریشہ مین سما جاوینگی **باب**

مجانبۃ اهل الاهوآء اہل بدعت کی صحبت سے پرہیز کرنا اور اون سے جدا رہنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات

الی اولوا الالباب قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ

فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروہم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی ہو الذی انزل علیک الکتاب اخیر تک۔ یعنی اللہ وہ ہی جس نے اوتاری تجہپر کتاب اوسمین بعضی آیتین صاف ہین کہلی ہوئی وہ تو جڑ ہین کتاب کے اور بعضے مشکل مین پہلو دار پہر جنکی دلون مین گمراہی ہی وہ پیچھے پڑ جاتے ہین اون مشکل دہوکے والے آیتون کے فساد کرنے کے لیے اور اُسکا مطلب حاصل کرنیکی لیے حالانکہ نہین جانتا کوئی مطلب انکا سوا اللہ کے) پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اونہین دیکہو جو پیچھے پڑ جاتی ہین قرآن کے دہوکے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو اون سے بچو (یعنی اونکی صحبت سے پرہیز کرو **ف** قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین۔ محکم اور متشابہ۔ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف صاف کہلا ہی۔ اور متشابہ وہ ہی جسکا مطلب صاف نہین بلکہ اوسمین دہوکہا ہے۔ سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونہین پر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کہوج کرنا اور اُس کی اصل تہ کو دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا کہ جنکی دلون مین کبث اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کہوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کہوج کرین تو وہ لوگ اونہین کبث او گمراہی والون مین ہین جن کا خدا نے قرآن مین نام لیا اور بتلایا سو انکی صحبت سے کنارہ کرو تا انکی بری صحبت کا اثر تم کو نہو اور مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کی اصل مطلب خدا پر چہوڑے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہم کو کیا ضرور ہے جو اوس مین کہوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون۔ اب تفصیل متشابہ اور محکم آیتون کی بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین مذکور ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگ ترین اعمال خدا کے واسطے آپس مین دوستی رکہنا اور خدا ہی کے لیے دشمنی رکھنا ہی (خدا کے لیے دوستی اور دشمنی یہ ہے کہ اوس مین دنیا کا علاقہ نہو خالص خدا کے واسطے ہووے) **عن** عبد اللہ بن کعب بن مالک

وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک وذکر ابن السرح قصۃ تخلفہ عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایہا الثلاثۃ

حتی اذا طال علی تسورت جدار حائط ابی قتادۃ وھو ابن عمی فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام ثم
ساق خبر تنزیل توبتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کعب کو لیکر چلا کرتے تھے جب وہ اندھے
ہوگئے تھے اونکے سب بیٹون مین سے اور بیان کیا قصہ اونکے پیچھے رہ جانیکا غزوہ تبوک مین سے تو کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کردیا مسلمانون کو ہم تین آدمیون سے باتین کرنیکو اسوجہ سے کہ ہم سے گناہ سرزد ہوا تھا یعنے جہاد کے لیے نہ نکلنا اور پیچھے
رہ جانا یہانتک کہ جب بہت دن ہوگئے تو مین ابو قتادہ کے باغ کے دیوار پہاند کر اونکے پاس گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے
تھے تو مین نے اونکو سلام کیا قسم خدا کی انہون نے میری سلام کا جواب نہ دیا پھر بیان کیا اون کے توبہ اترنے کا قصہ جو اوپر گذر چکا

باب ترک السلام علی اھل الاھواء اہل بدعت کو سلام کا جواب نہ دینا **عن** عمار بن یاسر قال قدمت علی
اھلی وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد
علی وقال اذھب فاغسل ھذا عنک **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے مین اپنے گہر کے لوگون کے پاس آیا اور میرے ہاتھ
پہٹ گئے تھے تو اونہون نے زعفران میرے ہاتھون مین لتھیڑ دے جب مین صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا تو مین
نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا جا اپنے ہاتھون کو دھو کر آ اس سے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہ اعتل
بعیر لصفیۃ بنت حیی وعند زینب فضل ظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب اعطیھا بعیرا
فقالت انا اعطی تلک الیھودیۃ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھجرھا ذا الحجۃ والمحرم وبعض صفر
ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہوگیا اور ام المؤمنین زینب
کے پاس ایک اونٹ فاضل تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین زینب سے فرمایا تم وہ اونٹ صفیہ کو دیدو انہون نے کہا مین
اس یہودیہ کو دون یہ انہون نے طعن سے کہا چونکہ پہلی حضرت صفیہ یہودی تہین اور اونکو حقیر جانا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غصے ہوگئے اور آپ نے زینب سے بات کرنا چھوڑ دی ذیحجہ اور محرم اور کچھ صفر کے دنون تک **باب** النھی عن الجدال فی
القرآت قرآن مین جھگڑا کرنا منع ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المراء فی القرآن کفر **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مین شک کے جھگڑنا کفر ہے **ف** خطابی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث
کی تاویل مین بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے قرات مین مثلا ایک قرات کو خدا کی طرف سے کہے اور دوسری کا انکار کرے حالانکہ ساتون قراتین خدا
کی طرف سے ہین بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے متشابہ آیتون مین اونکا انکار کرے اور اونکو معانی ظاہرہ کا بوجہ شبہات عقلی و فلسفی کے جیسے اہل کلام کا دستور
ہے **باب** فی لزوم السنۃ اتباع حدیث ضروری ہے جیسے اتباع قرآن ضروری ہے **عن** المقدام بن معدی
کرب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الا انی اوتیت الکتاب ومثلہ معہ
الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا
القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ الا لا یحل

لکم لحم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السبع ولا لقطة معاھد الا ان یستغنی عنھا صاحبھا ومن
نزل بقوم فعلیھم ان یقروہ فان لم یقروہ فلہ ان یعقبھم بمثل قراہ **ترجمہ** مقدام بن معدی کرب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون مین کتاب یعنے قرآن اور اوسکے ساتھہ ویسی کی مثل اور بھی خبردار
تم خبردار ہو جاؤ قریب ہے جو ایک شخص پیٹ بھر (یعنے آسودہ) اپنی چھپر کھٹ پر پڑا ہوا کہیگا تم اس قرآن ہی کو اختیار کرو اور جو
قرآن مین حلال پاؤ اسکو تو حلال جانو اور جو قرآن مین حرام پاؤ بس اوسکو حرام جانو سن رکھو ہلی گدہے تمہارے لیے حلال نہین
اور نہ ہر دانت والا درندون مین سے (یعنی جیسے چیتا کتا شیر وغیرہ) اور نہ ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب مالک اوسکا اوس سے بے پروا
ہو (یعنی ایسی کم قیمت چیز ہو یا ایسا ہو کہ مالک کو اوسکی کچہہ پروا نہ ہو) اور جو کوئی شخص کسی قوم پاس مہمان ہو تو اوس قوم کو اوس مہمان
کی مہمانی لازم ہے اور جو وہ قوم اوسکی مہمانی نہ کرے تو اوس مہمان کو پہونچ سکتا ہے کہ اوس قوم سے اپنی مہمانی کے مقدار
لیوے (جبر یا کسی اور طرح سے یہہ حکم منسوخ ہے ابتدائی اسلام مین تہا پھر اسپر عمل نہین ہے) **عن** یزید بن عمیرة وکان
من اصحاب معاذ بن جبل اخبرہ قال کان لا یجلس مجلسًا للذکر حین یجلس الا قال اللہ حکم قسط ھلک المرتابون
فقال معاذ بن جبل یومًا ان من ورائکم فتنا یکثر فیھا المال ویفتح فیھا القرآن حتی یاخذہ المؤمن والمنافق
والرجل والمرأة والصغیر والکبیر والعبد والحر فیوشک قائل ان یقول ما للناس لا یتبعونی وقد قرأت
القرآن ما ھم بمتبعی حتی ابتدع لھم غیرہ فایاکم وما ابتدع فان ما ابتدع ضلالة واحذرکم زیغة
الحکیم فان الشیطان قد یقول کلمة الضلالة علی لسان الحکیم وقد یقول المنافق کلمة الحق قال قلت لمعاذ
ما یدرینی ان الحکیم قد یقول کلمة الضلالة وان المنافق قد یقول کلمة الحق قال بلی اجتنب من کلام الحکیم
المشتھرات التی یقال ما ھذہ ولا یثنینک ذلک عنہ فانہ لعلہ ان یراجع وتلق الحق اذا سمعتہ فان علی
الحق نورا قال ابوداؤد قال معمر عن الزھری فی ھذا ولا ینئینک ذلک عنہ مکان یثنینک وقال
صالح بن کیسان عن الزھری فی ھذا المشبھات مکان المشتھرات وقال لا یثنینک کما قال عقیل وقال
ابن اسحاق عن الزھری قال بلی ما تشابہ علیک من قول الحکیم حتی تقول ما اراد بھذہ الکلمة **ترجمہ**
یزید بن عمیرہ سے روایت ہے جو معاذ بن جبل کے ساتھیون مین سے تہا کہ معاذ بن جبل جب وعظ کہنے کو بیٹھتے تو یہ کہتے اللہ بڑا عادل
حاکم ہے شک کرنیوالے تباہ ہو گئے ایک روز انہون نے کہا تمہارے بعد بڑی بڑی فساد ہون گے اور مال بہت ہو جاویگا یعنے
لوگ بہت مالدار اور غنی ہون گے بہ نسبت اس زمانے کے اور قرآن آسان ہو جاویگا یہانتک کہ حاصل کریگا اوسکو
مومن اور منافق اور مرد اور عورت اور بڑے اور چھوٹے اور غلام اور آزاد پھر قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے لوگون کو کیا ہوا ہے
جو میری پیروی نہین کرتے حالانکہ مین قرآن پڑہ چکا ہون اب وہ میری پیروی نہ کرینگے جبتک مین انکے واسطے ایک نئی
چیز نکالون سوا قرآن کے پھر جو وہ نئی چیز نکالے تم اوس سے بچو کیونکہ جو نئی بات نکلیگی وہ گمراہی ہے اور مین تمکو ڈراتا ہون عالم کی گمراہی

کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم کی زبان پر کہتا ہے اور کبھی منافق سچی بات کہتا ہے یزید نے کہا معاذؓ سے کہا مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ عالم گمراہی کی بات کہتا ہے اور منافق کبھی سچی بات
ہاں ہو سکتا ہے تو عالم کی اون باتون سے بچ جو مشہور ہو جاوین غلطی اور جو شبہہ کے ساتھ اور سب لوگ اوسکا انکار کرین مگر ایسی باتون
سے تو عالم سے نہ پھر اسلیے کہ گمان ہے اوسکے پھر جانے کا اور ہدایت پر آجانیکا بسبب روشنی علم کے اور پکڑ لے تو حق کو جب سنے اوسکو
کیونکہ حق مین ایک روشنی ہوتی ہے **ف** یہ خود بخود ہر ایک شخص کو معلوم ہو جاتی ہے بشرطیکہ منصف اور حق کا طالب ہو اور باطل
کی تاریکی اور ظلمت کبھی نہین چھپتی۔ معاذ بن جبلؓ نے سہل سے نشانی باطل کی بیان کر دی وہ یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
مین اوسکا نشان نہو ایک نئی بات جسکو عقل سلیم قبول نکرے اور عالم کے فتنے سے ڈرایا اس واسطے کہ عالم کا فتنہ بہت سخت اور
مشکل ہوتا ہے وہ جھوٹی جھوٹی دلیلون سے عوام کو فریفتہ کر لیتا ہے اور لوگ اوسکے فریب مین آجاتے ہین ہمارے زمانے مین دیکھیے
جتنی خرابیان اور تباہیان دین اسلام پر آئی ہین اکثر مولویون کے اختلافات اور تعصبات سے واقع ہوئی ہین انہون نے اختلاف اور
پھوٹ کے دروازے کھول دیا اور جو اتفاق اور اتحاد اللہ اور اوسکے رسول نے قائم کیا تھا اوسکو توڑ ڈالا نئی نئی باتون کا رواج دیا جو زمانہ
نبوی مین نہ تھین اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ ان نئی باتون سے دین کی ترقی ہوگی اب طالب حق کو کوئی چارہ نہین ہے بجز اسکے کہ کتاب
اللہ کو دیکھے اور جہاں اختلاف ہو اوسکی طرف رجوع کرے اگر کتاب اللہ مین وہ مسئلہ نہ ملے تو صحیح معتبر کتابون مین حدیث کی دیکھو اور ان پر عمل کرے

یہ حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہین

عن سفيان قال كتب رجل الى عمر بن عبد العزيز يسأله عن القدر فكتب اما بعد اوصيك بتقوى الله
والاقتصاد في امره واتباع سنة نبيه صلى الله عليه وسلم وترك ما احدث المحدثون بعد ما جرت به سنته
وكفوا مؤنته فعليك بلزوم السنة فانها لك باذن الله عصمة ثم اعلم انه لم يبتدع الناس بدعة الا قد
مضى قبلها ما هو دليل عليها او عبرة فيها فان السنة انما سنها من قد علم ما في خلافها ولم يقل
ابن كثير من قد علم من الخطأ والزلل والحمق والتعمق فارض لنفسك ما رضي به القوم لانفسهم فانهم
على علم وقفوا وببصر نافذ كفوا ولهم على كشف الامور كانوا اقوى وبفضل ما كانوا فيه اولى فان
كان الهدى ما انتم عليه لقد سبقتموهم اليه ولئن قلتم انما حدث بعدهم ما احدثه الا من اتبع غير
سبيلهم ورغب بنفسه عنهم فانهم هم السابقون فقد تكلموا فيه بما يكفي ووصفوا منه ما يشفي فما دونهم
من مقصر وما فوقهم من محسر وقد قصر قوم دونهم فجفوا وطمح عنهم اقوام فغلوا وانهم بين ذلك لعلى
هدى مستقيم كتبت تسأل عن الاقرار بالقدر فعلى الخبير باذن الله وقعت ما اعلم ما احدث الناس من محدثة
ولا ابتدعوا من بدعة هي ابين اثرا ولا اثبت امرا من الاقرار بالقدر لقد كان ذكره في الجاهلية الجهلاء
يتكلمون به في كلامهم وفي شعرهم يعزون به انفسهم على ما فاتهم ثم لم يزده الاسلام بعد الا شدة ولقد
ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم في غير حديث ولا حديثين وقد سمعه منه المسلمون فتكلموا به في

حیاته وبعد وفاته یقینا وتسلیما لربهم وتضعیفا لانفسهم ان یکون شئ لم یحط به علمه ولم
یحصه کتابه ولم یمض فیه قدره وانه مع ذلک لفی محکم کتابه منه اقتبسوه ومنه تعلموه
ولئن قلتم لم انزل الله آیة کذا ولم قال کذا لقد قرأوا منه ما قرأتم وعلموا من تاویله ما
جهلتم قالوا بعد ذلک کله بکتاب وقدر وما یقدر یکن وما شاء الله کان وما لم یشا لم
یکن ولا نملک لانفسنا نفعا ولا ضرا ثم رغبوا بعد ذلک ورهبوا **ترجمہ** سفیان ثوری سے روایت ہے ایک
شخص نے عمر بن عبد العزیز سے لکھکر تقدیر کو پوچھا اونہون نے اوس کے جواب مین لکھا بعد حمد و نعت کے معلوم ہو
مین تجھکو وصیت کرتا ہون اللہ سے ڈرنے کی اور اوس کے حکم پر چلنے کی اور اوس کے نبی کی سنت پر چلنیکی اور جو باتین
بدعتیون نے نکالین ہین اون کو چھوڑ دینے کی بدعتیون نے یہ باتین اوسوقت نکالین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت جاری ہو چکی تھی اور یہ لوگ سبکدوش ہوگئے تھے بدعت کی نکالنی سے اس وجہ سے کہ سنت آنحضرت کی کافی ہونے سے
تھی بدعت کی حاجت نہین تھی تو لازم ہے تجھپر سنت پر عمل کرنا کیونکہ سنت پر عمل کرنیسے تو گمراہی سے بچیگا اللہ کے حکم سے
پھر یہ بھی سمجھ لے کہ لوگون نے کوئی بدعت ایسی نہین نکالی جسکے باطل ہونے پر دلیلین گذر نہ چکی ہون یا اوسکے دیکھنے سے
عبرت نہ ہوتی ہو کیونکہ سنت کو اوس شخص نے جاری کیا جو جانتا تھا کہ اسکے خلاف کرنے مین کیا کیا خطائین اور لغزشین اور
حماقتین اور فکرین ہونگی پس تو اختیار کر لی اپنے لیے وہ طریقہ جو اختیار کیا تھا جماعت سلف نے اپنے لیے کیونکہ وہ علم دین کو
خوب جانتے تھے اور جس کام سے اونہون نے منع کیا اوسے خوب سوچکر منع کیا اور وہ لوگ ہم سے زیادہ قادر تھے مطلب سمجھنے پر
اور جو فضیلتین اون مین تہین انکی وجہ سے وہ اور زیادہ بہتر تھے اگر جس طریقے پر تم ہو وہی ہدایت ہو تو تم اون سے آگے بڑھ
گئے اگر تم یہ کہو کہ جن لوگون نے نئی باتین نکالین وے اگلے لوگون کی راہ پر نہین چلے اور اون سے تنفر کیا تو ہم بھی کہینگے کہ اگلے
لوگ ہی بہتر تھے اور وہ ان سے آگے ہی ہو چکے تھے اور اونہون نے بیان کر دیا جتنا کافی ہے اور کہہ دیا جسقدر شافی ہے اون سے نیچے
بھی جگہہ نہین اور اون سے آگے بھی جگہہ نہین۔ بعضے لوگون نے اون سے کمی کی (یعنی تفریط) انہون نے جفا کی بعضے لوگ اون
سے بڑھ گئے انہون نے غلو کیا (یعنی افراط و تعصب) اور اگلے لوگ بیچ بیچ مین سیدھے راہ پر تھے تم نے لکھکر تقدیر کا حال پوچھا
تھا تو اللہ کے حکم سے تمنے یہ سوال اوس سے کیا جو خوب جانتا ہے مین تو یہہ سمجھتا ہون کہ جتنی بدعتین لوگون نے نکالین ہین اور
جتنی نئی باتین ایجاد کی ہین اون سب مین تقدیر کا بیان شرع مین خوب کھلا ہوا اور خوب مضبوط ہے یہانتک کہ جاہلیت کے
زمانے مین جاہل لوگ بھی اپنی اپنی کلام مین تقدیر کا ذکر کرتے تھے اور اپنے شعرون مین تقدیر سے اپنی مصیبت دفع کرتے تھے
پھر اسلام نے اس خیال کی اور مضبوطی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو حدیث مین نہین بلکہ کئی حدیثون مین تقدیر
کا بیان فرمایا اور مسلمانون نے آپ سے سنا اور اوسکو بیان کیا آپ کی حیات مین اور آپ کی وفات کے بعد اوسپر یقین کر کے اوسکو
مان گئے اور اپنے تئین ضعیف سمجھ گئے (نہ قادر مطلق جیسے قدریہ کہتے ہین) کوئی شی ایسی نہین کہ اللہ کے علم مین وہ نہ آئی ہو یا اوسکی

کتاب مین نہ لکھی ہو یا اوس بارے مین تقدیر پروردگار کی نہ ہو چکی ہو باوجود ان سب باتون کے تقدیر کا ذکر اللہ جل جلالہ
کی پکی کتاب مین موجود ہے اوسی مین سے اگلے لوگون نے تقدیر کا مسئلہ لکھا اور اوسی مین سے حاصل کیا اگر تم یہ کہو کہ
پھر اللہ نے یہ آیتین اوتاری اور ایسا کیون کہا یعنے وہ آیتین جو ظاہر تقدیر کے خلاف مین) تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اگلے لوگون
نے ان آیتون کو بھی پڑھا تھا اور اس کی تاویل خوب جانتے تھے جس کو تم نہین جانتے ہو باوجود اس کے وہ لوگ اللہ کی کتاب
(لوح محفوظ) اور تقدیر کے قائل تھے جو تقدیر مین ہے وہ ہوگا اور جو اللہ چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے گا وہ نہ ہوگا ہم اپنی جانون
کو نفع یا نقصان پہونچانے کا پورا اختیار نہین رکھتے یعنے مالک نفع و نقصان ہم نہین ہین) پھر اس اعتقاد پر بھی اگلے لوگ
اچھے کام کرتے تھے اور برے کامون سے ڈرتے تھے **عن** نافع قال كان لابن عمر صديق من اهل الشام يكاتبه
فكتب اليه ابن عمر انه بلغني انك تكلمت في شيء من القدر فاياك ان تكتب الي فاني سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول انه سيكون في امتي اقوام يكذبون بالقدر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
ابن عمرؓ کا ایک دوست تھا شام مین جو اون سے خط کتابت رکھتا تھا ایک بار ابن عمر نے اوس کو لکھا مجھے یہ خبر پہونچی
ہے کہ تو نے تقدیر کے مسئلے مین گفتگو نکالی ہے تو اب مجھ سے خط کتابت نہ کیجیو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری امت مین ایسے لوگ پیدا ہون گے جو تقدیر کو جھٹلا دینگے **ف** یعنے یہ کہینگے کہ تقدیر کوئی
چیز نہین سب کام تدبیر ہی سے درست ہوتے ہین اس زمانے مین ایسے لوگ بہت نکلے ہین یہ پیشین گوئی نہایت صحیح نکلی شرع
کا حکم یہ ہے کہ تدبیر کرو غافل اور کاہل بن کے مت بیٹھو لیکن تقدیر پر اعتقاد رکھو **عن** خالد الحذاء قال قلت للحسن
يا ابا سعيد اخبرني عن آدم اللسماء خلق ام للارض قال لا بل للارض قلت ارأيت لو اعتصم فلم يأكل
من الشجرة قال لم يكن له منه بد قلت اخبرني عن قوله تعالى ما انتم عليه بفاتنين الا من هو صال
الجحيم قال ان الشياطين لا يفتنون بضلالتهم الا من اوجب الله عليه الجحيم **ترجمہ** خالد حذاء سے روایت ہے
مین نے حسن بصری سے پوچھا **ف** چونکہ تقدیر کے مسئلے مین تکرار پہلے بصرہ مین شروع ہوئی اخیر زمانہ صحابہ مین اور حسن بصری بھی بصرہ
کے تھے ہو جب سے لوگون کو شبہہ ہوا کہ شاید یہ بھی تقدیر کے قائل نہ ہون تو ان سے سوال کیا یا یہ وجہ تھی کہ لوگون نے ان پر
تہمتین کی تھین کہ یہ تقدیر کے منکر ہین یا ان کے بعض شاگرد جیسے واصل بن عطا وغیرہ تقدیر کے منکر ہو گئے تھے تو لوگون
کو حسن بصری کی طرف بھی جو اہل سنت کے پیشوا تھے یہی گمان ہوا یہان پر بہت سے آثار ہین ابو داؤد نے ایسی ہی لکھی ہین جن سے
حسن بصری کا تقدیر پر اعتقاد رکھنا ثابت ہوتا ہے **ت** اے ابا سعید مجھ کو بتا و آدم آسمان کے لیے بنائے گئے تھے یا زمین کے لیے
انہون نے کہا زمین کے لیے مین نے کہا اگر وہ گناہ سے بچے رہتے اور درخت مین سے نہ کھاتے انہون نے کہا وہ ضرور کھاتے کیونکہ
تقدیر مین یہی لکھا تھا مین نے کہا اللہ نے یہ جو فرمایا شیاطین سے تم کسی کو گمراہ نہین کر سکتے مگر اوسکو جو جہنم مین جانیوالا ہے انہون نے کہا بیشک شیطان
اپنی گمراہی مین کسی کو پھانس نہین سکتے مگر اوسی شخص کو جسکے لیے اللہ تعالی نے جہنم بنایا ہے دوسری روایت مین ہے کہ حسن نے کہا اس آیت مین ولذلک

خلقهم خلق هؤلاء لهذه وهؤلاء لهذه) یعنی پیدا کیا ان لوگونکو جنت کے لیے اور ان لوگونکو جہنم کے لیے دوسری روایت مین ہے کہ حسن نے کہا آیت مین ما انتم علیه بفاتنین
الا من هو صال الجحیم الا من اوجب الله تعالی علیه انه یصلی الجحیم یعنی شیطان کسیکو بہکا نسکیگا جسکے لیے اللہ نے جہنم لکھدیا ہے۔ حمید نے روایت کیا حسن کہتے تھے لان
یسقط من السماء الی الارض احب الیه من ان یقول الامر بیدی۔ کہ آسمان سے زمین پر گر پڑنا اس کہنے سے بہتر ہے کہ سب اختیار میرا ہے۔ حمید سے روایت ہے
قدم علینا الحسن مکة فکلمنی فقهاء اهل مکة ان اکلمه فی ان یجلس لهم یوما یعظهم فیه فقال نعم فاجتمعوا فخطبهم فما رأیت اخطب منه فقال رجل یا ابا سعید
من خلق الشیطان فقال سبحان الله هل من خالق غیر الله خلق الله الشیطان وخلق الخیر وخلق الشر قال الرجل قاتلهم الله کیف یکذبون علی هذا الشیخ
یعنی حسن بصری مکہ مین آئے تو مجھ سے مکہ کے عالمون نے کہا حسن سے کہو ایک دن بیٹھکر وعظ کہین انہون نے کہا اچھا پھر سب لوگ جمع ہوئے حسن نے
وعظ کہا تو مین نے اون سے بہتر کسیکو وعظ کہتے نہ دیکھا ایک شخص نے کہا یا ابا سعید شیطان کو کس نے پیدا کیا انہون نے کہا سبحان اللہ کیا اللہ کے سوا
اور کوئی بھی پیدا کرنیوالا ہے اسی نے شیطان کو پیدا کیا اوسی نے نیک اور بد کو پیدا کیا وہ شخص بولا اللہ سمجھے اون لوگون سے کتنا جھوٹھ باندھتے ہین اس بزرگ پر
حمید نے کہا حسن نے کہا کذلک نسلکه فی قلوب المجرمین یعنی شرک کو ڈالدیتے ہین کافرون کے دلون مین وحیل بینهم وبین ما یشتهون یعنی ان
مین اور ایمان مین روک ہوگئی۔ ابن عون سے روایت ہے۔ کنت اسیر بالشام فناداني رجل من خلفي فالتفت فاذا رجاء بن حیوة فقال یا ابا عون ما هذا الذی یذکرون
عن الحسن قال قلت انهم یکذبون علی الحسن کثیرا۔ مین شام مین جا رہا تھا ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکارا مین نے دیکھا تو رجاء بن حیوة ہین انہون نے کہا اے
ابن عون یہ لوگ حسن سے کیا نقل کرتے ہین مین نے کہا وہ اکثر جھوٹھ تہمت کرتے ہین حسن پر ایوب نے کہا کذب علی الحسن ضربان من الناس قوم القدر رأیهم
وهم یریدون ان ینفقوا بذلك رأیهم وقوم له فی قلوبهم شنآن وبغض یقولون الیس من قوله کذا یعنی حسن بصری پر دو قسم کے لوگون نے طوفان باندھا ایک تو قدریہ
نے چاہتے تھے کہ ہماری قول انکے نام سے زیادہ اعتبار ہو دوسرے وہ لوگ جو ان سے دشمنی کرتے تھے کہنے لگے کہ انہون نے ایسا ایسا کہا اور قرہ بن خالد کہتے تھے
ما ظننت انهم لا یغلبون علی الحسن فانه کان صاحب السنة والصواب) یعنی حسن کو قدریہ کھینچ نہ لیجاوینگے وہ سنت اور صواب کے سلطان تھے ابن عون نے کہا لو علمنا
ان کلمة الحسن تبلغ ما بلغت لکتبنا برجوعه کتابا واشهدنا علیه شهودا ولکنا قلنا کلمة خرجت لا تحمل اگر ہم جانتے کہ جو بات حسن نے کہی وہ اس قدر مشہور ہو جاویگی تو ہم لکھ کر ان کے رجوع پر
جا کر ایک کتاب لکھتے اور لوگون کو گواہ کرتے ہم سمجھے کہ خیر ایک بات کہی اس کو مشہور نہ کرینگے ایوب نے کہا حسن نے کہا ما انا بعائد الی شیء منه ابدا یعنی
پھر کبھی ایسی بات نہ کہونگا عثمان نے کہا ما فسر الحسن آیة قط الا عن الاثبات یعنی حسن نے جب آیت کی تفسیر کی تو تقدیر کو ثابت کیا **عن** ابی رافع عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یأتیه الامر من امری مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ندری ما وجدنا
فی کتاب الله اتبعناه **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تم کسیکو نہ پاؤن ایسا اپنے چھپرکٹ پر تکیہ لگائے ہوئے **ف** مراد اس سے
متکبر لوگ ہین کہ راحت اور آرام میں پڑے رہتے ہیں اور علم کی تلاش کو نہین نکلتے اور خیال ہوتا ہے کہ ان کے پاس میرے حکمون میں سے کوئی حکم ایسا آوے
جو مین نے کیا ہے یا جس سے منع کیا ہے تو وہ یون کہنے لگے کہ مین تو نہین جانتا مین نے تو جو اللہ کی کتاب مین پایا بس اوسی کی پیروی کی **ف** یعنی حکم
سنکر چھوڑ دیتا ہو اور کہتا ہو یہ حکم قرآن مین نہین آیا ہم کس طرح اس پر عمل کرین یہ خبر نہین کہ اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا قرآن کی طرح اور بھی ہین حدیث بھی دی اور جیسے
قرآن پر عمل کرنا فرض ہے ویسی ہی آنحضرت کی حدیث پر عمل کرنا جیسا کہ اوپر کے بابون مین بالتفصیل آچکا ہے **عن** عائشة رضی الله عنها قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احدث فی امرنا ما لیس فیه فهو رد قال ابن عیسی قال النبی صلی الله علیه وسلم من صنع امرا علی غیر امرنا فهو رد

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نئی بات نکالی ہمارے اس کام مین یعنی ہمارے دین
اور شریعت مین جو اوس مین نہین ہی وہ نئی بات یا اسکا نکالنے والا مردود ہے **ف** یعنی جو دین مین وہ نئی بات نکالی جسکی شرع مین کچھ
اصل نہین کہلے یہ چیز نہایت گمراہی ہے اور اوسکا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل مین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع
چوتھی قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہے سو جو بات ان چارون اصول مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف
شرع نکالی ہین سب حدیث سے رد ہوگئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلا قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی تعزیہ بنانا [illegible]
میلا کرنا اولیاء کی سنت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سر پر [illegible] خلاف ہین قرآن و حدیث و اجماع و قیاس شرعی مین انکی اصل نہین بلکہ
کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو بھی خیال کر لے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب ثابت ہوا تو بعضی قیاس مین یہ چیزین درست
معلوم ہوتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ بجز کہ حلوا خوردن را روئی باید۔ قیاس کی بہت شرطین ہین سوائے مجتہد کے کسی کا قیاس صحیح
نہین اور وہ بھی اس مقام مین جہان کوئی نص آیت حدیث سے ہو غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا جو سب بدعتون کی
بیخ کنی ہو گئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے تو سب بدعتون کی برائی خود بخود جان لے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اسی واسطے کہ علماء نے
کہا ہے کہ یہ حدیث چوتھائی اسلام ہے ہزارون بدعتین اس ایک حدیث سے قطع ہوتی ہین **نظم** سنی ہو کر نبی کی سنت بن ۞ کیونکہ بدعت سے ہی دین
کی رہزنی جو عیب محمدی ہو بجا ۞ شاد ہو ان کو سے یا رسول خدا ترجمہ مشارق **عن** عبد الرحمن بن عمرو السلمی وحجر بن حجر قالا

اتينا العرباض بن سارية وهو ممن نزل فيه ولا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه فسلمنا و
قلنا اتيناك زائرين وعائدين ومقتبسين فقال العرباض صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا
فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال قائل يا رسول الله كان هذه موعظة مودع فما
ذا تعهد الينا فقال اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان عبدا حبشيا فانه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا
كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء المهديين الراشدين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات
الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة **ترجمہ** عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر سے روایت ہی ہم عرباض بن
ساریہ پاس آئے اور وہ اون لوگون مین تھے جنکی شان مین یہ آیت اتری ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم
علیہ یعنے اون پر کچھ حرج نہین جو آتے ہین تیرے پاس اسلیے کہ تو اون کو سوار کر لے پھر تو کہتا ہے میری پاس سواری نہین
یعنی وہ اپنی طرف سے جہاد کو جانے مین کوتاہی نہین کرتے مگر سواری نہ ہونے سے مجبور ہین) ہم نے اون سے کہا ہم تمہاری
زیارت اور عیادت کو اور تم سے مستفید ہونے کو آئے ہین یعنی علم دین حاصل کرنیکو انہون نے کہا (یعنی عرباض نے)
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی پھر آپ اپنے ذات مبارک سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور نصیحت
فرمائی ہم لوگون کو نہایت خوب نصیحت جس سے آنکھون سے آنسو بہائے اور دل ڈر گئے پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نصیحت
تو گویا رخصت کرنیوالی کی ہے تو ہمارے لیے کچھ وصیت فرمائیے تب آپ نے فرمایا مین تم کو وصیت کرتا ہون اللہ سے ڈرنے کی اور حکم قبول کرنیکی اور

تابعداری کرنے کی ف یعنی مسلمانون کے سردار کی تابعداری کرنا اور اوسکا حکم بدل و جان ماننا ف گو وہ امیر ایک غلام حبشی
کیون نہ ہووے ف یہ آپ نے مبالغہ فرمایا تاکید کیواسطے اسلیے کہ امیر ہونے مین ایک یہہ بھی شرط ہے کہ آزاد ہو غرض یہہ ہے کہ امیر کا حکم
ماننے مین فتنہ و فساد سے امن ہوتا ہے بعد اسکے امیرون کی تابعداری کرنیکی وجہ بیان فرمائی ت معنے حال یہہ ہے کہ تم مین سے میرے بعد جو
شخص زندہ رہیگا قریب ہے کہ وہ بہت ہی اختلاف دیکھیگا تو لازم پکڑو تم میرے طریقے اور طریقہ خلیفون کا جو راہ نیک پر ہین اور سیدھے راہ پائی
ہوئے ہین چنگل مارو میرے طریقے اور خلیفون کے طریقے پر ڈاڑہون سے مضبوط پکڑو اور نئی باتون سے تم بچو اس لیے کہ جو نئی بات ہے
وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے ف صراح مین بدعت کے معنے لکھے ہین کہ دین مین نئی رسم نکالنا دین کے پورے ہو جانے کے بعد اور
ظاہر ہے کہ دین کی تکمیل ہوگئی تھی عہد نبوی مین اور عہد صحابہ اور تابعین تک پھر جو کوئی نئی بات اسکے بعد نکلی جسکی اصل کتاب
و سنت سے نہ ہو وہ بدعت مذمومہ ہے عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم الا هلك المتنطعون
ثلاث مرات ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو ہلاک ہوئے بہت بحث
کرنیوالے اور جھگڑنیوالے رسول اللہ کا حکم نہ ماننے والے) باب لزوم السنة اتباع سنت کا بیان یعنی سنت کی پیروی اور اسکے
کی فضیلت عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور
من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ينقص
ذلك من آثامهم شيئا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خلق کو نیک کام کی طرف
بلاویگا تو اوسکو بھی ثواب ملیگا اون کے ثواب کے برابر جو نیک کام مین اوسکی تابع ہونگے اور بتانے والیکا ثواب کرنے والون کے
ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنے دونون کو پورا ثواب ملیگا یہہ نہ ہوگا کہ کچھ بتانے والیکو ملے اور کچھ کرنے والونکو اور جو کوئی بری
کیطرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر بھی اوتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اوس کے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنیوالیکا گناہ کرنیوالون کے
گناہ کو نہین گھٹاویگا یعنی دونون کو برابر پورا پورا گناہ ہوگا عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعظم
المسلمين في المسلمين جرما من سأل عن امر لم يحرم فحرم على الناس من اجل مسألته ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب مسلمانون مین بہت بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ بات پوچھی جو حرام نہ تھی
پھر اوسکی پوچھنے کے سبب سے لوگون پر حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ ہے کہ اوسکی حاجت پڑی اور وہ بات معلوم نہین
تو دریافت کیواسطے پوچھے یہہ تو درست ہے بلکہ اسکا حکم ہے کہ دریافت کرے دوسرے یہہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہہ منع ہے
سو اسی کو حضرت نے منع فرمایا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہاری بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم
گنہگار ہو باب فی التفضیل صحابہ مین سب سے افضل کون ہے پھر اسکے بعد کون ہے عن ابن عمر قال كنا نقول
في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم لا نتفاضل بينهم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم کہا کرتے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

برابر ہم کسی کو نہیں کرتے انکی بعد پہر حضرت عمر کے برابر پہر حضرت عثمان کو ساتھہ کسیکو برابر نہ کرتے پہر سب اصحاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے برابر چہوڑتے تھے یعنی ان میں سے پہر کسیکو کسی پر فضیلت نہ دیتے (شاید یہ ذکر انہیں صحابہ کا ہو جو اہل بیت میں نہیں ہیں ورنہ امیر
المومنین علی رض بعد حضرت عثمان کے سب سے افضل ہیں) **عن** ابن عمر قال کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنہم **ترجمہ** ابن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم کہا کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین
امت ابو بکر ہیں پہر عمر پہر عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین **عن** محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال قلت ثم من قال ثم عمر قال ثم خشیت ان اقول ثم من
فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابۃ قال ما انا الا رجل من المسلمین **ترجمہ** محمد بن حنفیہ سے روایت ہے میں نے
اپنے باپ سے (حضرت علی رض سے) پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں افضل کون ہے تو انہوں نے جواب دیا
کہ حضرت ابو بکر راوی کہتا ہے کہ پہر میں نے پوچہا پہر کون تو کہا کہ پہر عمر رض پہر میں ڈر گیا کہ میں پوچہوں پہر کون وہ حضرت عثمان کا
نام لیدین میں نے کہا پہر تم اے میرے باپ انہوں نے کہا میں کیا ہوں ایک شخص ہوں مسلمانوں میں سے (یہہ انکی تواضع اور
انکسار فرمایا جیسے بزرگوں کی عادت ہے) **عن** سفیان یقول من زعم ان علیا علیہ السلام کان احق بالولایۃ
منہما فقد خطا ابا بکر و عمر و المہاجرین و الانصار وما اراہ یرتفع لہ مع ہذا عمل الی السماء **ترجمہ** سفیان بن
جریر سے روایت ہے جو شخص یہہ سمجہے کہ حضرت علی رض زیادہ مستحق تہے خلافت کے ابو بکر اور عمر سے تو اوس نے غلطی نکالی ابو بکر اور عمر اور تمام مہاجرین
اور انصار کی (اس لیے کہ خلافت ابو بکر رض کی مہاجرین و انصار کے اتفاق سے ہوئی تہی اور وہ خوب جانتے تہے استحقاق کو)
اور جو ایسا اعتقاد رکہے تو میں نہیں سمجہتا کہ اوسکا کوئی عمل آسمان کو جاوے (قبول ہو) **عن** سفیان یقول الخلفاء
خمسۃ ابو بکر و عمر و عثمان و علی و عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم **ترجمہ** سفیان سے روایت ہے کہ خلیفہ پانچ ہیں
ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم (کیونکہ یہہ لوگ عادل اور متبع شرع تہے) **باب** فی الخلفاء

خلافت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ یحدث ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اری اللیلۃ ظلۃ ینطف
منہا السمن والعسل فاری الناس یتکففون بایدیہم فالمستکثر والمستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض
فاراک یا رسول اللہ اخذت بہ فعلوت ثم اخذ بہ رجل آخر فعلا بہ ثم اخذ بہ رجل آخر فعلا بہ ثم
اخذ بہ رجل آخر فانقطع ثم وصل فعلا بہ قال ابو بکر بابی وامی لتدعنی فلاعبرنہا فقال اعبرہا قال
اما الظلۃ فظلۃ الاسلام واما ما ینطف من السمن والعسل فہو القرآن لینہ وحلاوتہ واما المستکثر
والمستقل فہو المستکثر من القرآن والمستقل منہ واما السبب الواصل من السماء الی الارض فہو الحق الذی انت
علیہ تاخذ بہ فیعلیک اللہ ثم یاخذ بہ بعدک رجل فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل آخر فیعلو بہ ثم

يأخذ به رجل آخر فينقطع ثم يوصل له فيعلو به أي رسول الله لتحدثني أصبت أم أخطأت فقال أصبت

بعضا وأخطأت بعضا فقال أقسمت يا رسول الله لتحدثني ما الذي أخطأت فقال النبي صلى الله عليه وسلم

لا تقسم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا رات کو میں نے (خواب میں) ایک ٹکڑا ابر کا
دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا تو میں دیکھتا تھا لوگوں کو ہاتھ پھیلائے ہوئے وہ گھی اور شہد لیتے ہیں کسی نے بہت سا لیا
کسی نے تھوڑا لیا اور میں نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے پہلے آپ کو دیکھا یا رسول اللہ کہ آپ نے اس
رسی کو پکڑا اور اوپر چلے گئے پھر اور ایک شخص نے اس رسی کو پکڑا وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے پکڑا وہ بھی اوپر چلا
گیا پھر ایک اور شخص نے اس رسی کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر مل گئی اور وہ اوپر چلا گیا ابوبکر نے یہہ خواب سنکر کہا یا رسول
اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں مجھے اس خواب کی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا اچھا تعبیر کہو ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا
تو دین اسلام ہے اور وہ گھی اور شہد اس میں سے جو ٹپکتا ہے تو اس سے مراد قرآن ہے جس میں نرمی اور شیرینی ہے اور یہ جو بعضے لوگوں
نے اس کو بہت لیا بعضوں نے تھوڑا لیا تو یہی ہے کسی نے بہت قرآن حاصل کیا اور کسی نے کم حاصل کیا اور لیکن وہ رسی آسمان سے زمین
تک لٹکی ہوئی ہے تو وہ حق ہے جس کو آپ لیے ہوئے ہیں پھر اللہ آپ کو اٹھا لیگا آپ کے بعد اس حق (خلافت) کو ایک اور شخص لیگا وہ بھی
اٹھ جاویگا پھر ایک اور شخص لیگا وہ بھی اٹھ جاویگا پھر ایک اور شخص لیگا وہ کٹ جائیگی قریب ہوگا (یعنی خلافت چھوٹ جاوے) پھر آ جاوے تو
جیسے حضرت عثمان کا یہہ حال ہوا لیکن پھر ملجاوے گا اور اوپر اٹھ جاویگا یا رسول اللہ آپ فرمایئے میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا غلطی
کی آپ نے فرمایا تم نے کچھ ٹھیک کہا کچھ غلط کہا ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ فرمایئے میں قسم کہاتا ہوں میں نے کیا غلطی کی آپ نے
فرمایا نہیں قسم مت کہا **ف** کیونکہ میں نہیں بتاؤنگا پھر تمہاری قسم پوری نہ ہوگی (آپ نے تفصیل غلطی اور ثواب کی
بیان نہ کی اس لیے کہ اللہ کا حکم بتانے کے لیے نہ ہوگا تاکہ فتنے اور فساد کی خبریں پہلے سے مشہور نہ ہو ویں اور اسلام کی ترقی میں
خلل نہ ہو دوسری یہہ کہ اگر آپ بتا دیتے تو ان آدمیوں کا نام بھی بیان کرتے جو بعد آپ کے اس رسی کو سنبھالیں گے اس صورت میں
خلافت پر تخصیص ہو جاتی اور یہ اللہ اور رسول کو منظور نہ تہا منظور یہی تہا کہ خلافت مبہم رہے مسلمان جسکو پسند کریں مقرر ہو **عن**

ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه القصة قال فأبى أن يخبره **ترجمہ** ابن عباس سے دوسری روایت میں یہ
قصہ مذکور ہے اس میں یہہ ہے کہ جب ابوبکر نے چاہا کہ آپ ان کی غلطی بیان کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار کیا **عن**

أبي بكرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم من رأى منكم رؤيا فقال رجل أنا رأيت كأن ميزانا نزل من السماء

فوزنت أنت وأبو بكر فرجحت أنت بأبي بكر ووزن عمر وأبو بكر فرجح أبو بكر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم

رفع الميزان فرأينا الكراهية في وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے ایک شخص بولا میں نے دیکھا کہ ایک ترازو
آسمان سے اترا پھر آپ تولے گئے اور ابوبکر تو آپ بھاری رہے پھر ابوبکر اور عمر تولے گئے تو ابوبکر بھاری ہوئے پھر عمر اور عثمان تولے گئے تو

عمر بہاری ہوئی بعد اوسکے ترازو اوٹھہ گیا راوی نے کہا ہم نے آپکے چہرہ مین ناخوشی پائی **ف** کیونکہ خلافت کا حال پوشیدہ تہا وہ ایک
طرح سے کہل گیا اور اوسکی دلیل یہہ ہے کہ اسی طرح سے خلافت واقع ہوئی دوسری یہہ کہ خواب دیکھنے والے نے پورا خواب نہین دیکھا کہ عثمان
کے بعد کون خلیفہ ہوگا اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا بیان نکیا **عن** ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ذات یوم ایکم رأی رؤیا فذکر معناہ و لم یذکر الکراھیۃ قال فاستاء لہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی فساءہ ذلک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یؤتی اللہ الملک من یشاء **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا تم مین سے جسنے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے پہر بہی حدیث بیان کی لیکن ناخوشی بیان
نہین کیا یہہ کہا کہ آپ کو یہہ خواب برا معلوم ہوا آپ نے فرمایا تو نے جو یہہ دیکھا وہ خلافت نبوت کی ہے جو دین پہیلانے کے
لیے عدل و انصاف سے ہوتی ہے اوس مین سر مو شرع سے تجاوز نہین ہوتا اس کے بعد پہر اللہ سلطنت جسکو چاہے گا دیگا یعنی یہہ مت
سمجہو کہ ان تین شخصون کے بعد پہر دین اسلام اوٹہہ جاویگا بلکہ دین قیامت تک باقی رہیگا البتہ خلافت راشدہ جاتی رہیگی
عن جابر بن عبد اللہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح ان
ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما تنوط بعضہم ببعض فہم
ولاۃ ھذا الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات خواب مین ایک مرد صالح دکہایا گیا) یعنی ایک صالح مرد نے دیکہا خواب مین یعنی خود مین نے خواب مین دیکہا
گویا کہ ابو بکر لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور عمر ابو بکر کے ساتہہ پیوست کیے گئے اور لٹکائے
گئے ہین اور عثمان عمر کے ساتہہ لٹکائے گئے ہین جابر نے کہا پہر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اوٹہے تو ہم نے کہا یعنی اپنے جتہاد
سے اور ظن غالب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد صالح فرمایا سو اوس سے مراد خود آنحضرت ہی ہین اور تعلق اور اتصال جو بعض کا بعض
کو ساتہہ ہے اوسکے یہہ معنے ہین کہ یہہ اوس کام کے والی ہین جس کام کے لیے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا یعنی جو کام دین اور شریعت کے
جاری کرنے مین ہے آپکے خلیفہ ہین اور ترتیب مذکور سے پہلے ابو بکر خلیفہ ہونگے پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم سو ویسا ہی ہوا **عن**
سمرۃ بن جندب ان رجلا قال یا رسول اللہ رأیت کان دلوا دلی من السماء فجاء ابو بکر فاخذ بعراقیہا فشرب شربا
ضعیفا ثم جاء عمر فاخذ بعراقیہا فشرب حتی تضلع ثم جاء عثمان فاخذ بعراقیہا فشرب حتی تضلع ثم جاء علی فاخذ
بعراقیہا فانتشطت وانتضح علیہ منہا شیء **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین نے دیکہا ایک
ڈول لٹکایا گیا آسمان سے تو پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اوسکی لکڑیکو دونون کونے پکڑکے اونہون نے کچہہ پیا یعنی خوب اچہی طرح نہ پیا پہر عمر رضی اللہ عنہ آئے
انہون نے اوسکو پکڑکے خوب سیر ہوکر پیا پہر عثمان رضی اللہ عنہ آئے انہون نے اوسکو پکڑکے خوب سیر ہوکر پیا پہر علی رضی اللہ عنہ آئے انہون نے اسکو پکڑا تو وہ ڈول ہل
گیا اور اوس مین سے کچہہ پانی حضرت علی پر پڑ گیا اسمین اشارہ ہے اون فتنون کیطرف جو حضرت علی کی خلافت مین واقع ہوئی اور اختلافات

یہہ حدیثین نسخۂ مطبوعہ مصر مین نہین ہین

(اور اوربھی بہت نسخون مین نہین ہین لیکن اطراف مین یہہ حدیثین مذکور ہین اور اونکی نسبت ابو داؤد کیطرف کی ہے)

عن مکحول قال لتمخرن الروم الشام اربعین صباحا لا یمتنع منها الا دمشق وعمان **ترجمہ** مکحول نے کہا روم کے لوگ شام مین چالیس دن تک گہسے رہین گے کوئی شہر اون کے ہاتھ سے نہ بچیگا سوا دمشق اور عمان کے اگرچہ یہہ حدیث قول ہی مکحول کا مگر حکم مین مرفوع کے ہے اس لیے کہ یہہ باتین سوا پیغمبر کے اور کسی آدمی کو معلوم نہین ہوسکتین **عن** عبد الرحمن بن سلیمان یقول سیاتی ملک من ملوک العجم یظهر علی المدائن کلها الا دمشق **ترجمہ** عبد الرحمن بن سلیمان نے کہا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون مین سے آویگا وہ سب شہرون کو لے لیگا سوا دمشق کے **عن** مکحول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال موضع فسطاط المسلمین فی الملاحم ارض یقال لها الغوطة **ترجمہ** مکحول سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون کا خیمہ لڑائیون کے وقت ایک مقام مین ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین اور وہ ایک مقام ہے دمشق کے پاس ملک شام مین) **عن** عوف بن ابی جمیلة قال سمعت الحجاج یخطب وهو یقول ان مثل عثمان عند الله کمثل عیسی بن مریم ثم قرأ هذه الآیة یقرأها ویفسرها اذ قال الله یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطهرک من الذین کفروا یشیر الینا بیده والی اهل الشام **ترجمہ** عوف بن ابی جمیلہ سے روایت ہے مین نے سنا حجاج بن یوسف (بادشاہ ظالم) خطبہ پڑہتا تہا اور کہتا تہا عثمان کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے حضرت عیسی علی نبینا وعلیه السلام کی پہر پڑہا اوس نے اس آیت کو اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمة **ف** یعنی کہا اللہ جل جلالہ نے اے عیسی مین تم کو دنیا سے اوٹہانیوالا ہون اور اپنی طرف بلانیوالا ہون اور پاک کرنیوالا ہون تجہکو کافرون سے اور تیری تابعدارون کو غالب کرنے والا ہون کافرون پر قیامت تک تو ایسا ہی حضرت عثمان کا بہی حال ہوا کہ اون کے مخالفین جنہون نے اون کو قتل کیا دنیا مین ذلیل و خوار ہوئے اور اون کے چاہنے والے معزز اور ممتاز ہوئے **ت** اشارہ کرتا تہا حجاج ہماری طرف اور شام والون کی طرف جنہون نے بدلہ لیا حضرت عثمان کے قاتلون سے اور تباہ کیا اون کو مگر جو اہل شام اور عراق اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن تہے اور اون کو ایذا دیتے تہے اون کی مثال حضرت عیسی کے تابعدارون کی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ سب انجام مین ذلیل ہوگئے اور اونکی سلطنت برباد ہوگئی اور چونکہ حجاج خود بہی ظالم تہا اور ظالمون کا شریک تہا اس واسطے اوسنے اپنے تئین اور بنی امیہ کے حاکمون کو اور شام کے لوگون کو عموماً حضرت عیسی کے تابعدارون سے تشبیہ دی **عن** الربیع بن خالد الضبی قال سمعت الحجاج یخطب فقال فی خطبته رسول احدکم فی حاجته اکرم علیه ام خلیفته فی اهله فقلت فی نفسی لله علی ان لا اصلی خلفک صلوة ابدا وان وجدت قوما یجاهدونک لاجاهدنک معهم زاد اسحق فی حدیثه قال فقاتل فی الجماجم حتی قتل **ترجمہ** ربیع بن خالد ضبی سے روایت ہے مین نے حجاج کو سنا خطبہ پڑہتے ہوئے وہ اپنے خطبہ مین کہتا تہا

تم مین سے کسیکا پیام پہونچانیوالا درجہ مین زیادہ ہی یا جو اسکا قائم مقام اور خلیفہ ہو اوسکی گہر بار مین **ف** معاذاللہ کبرت کلمۃ تخرج من فیہ
کتنا بڑا کلمہ حجاج ظالم نے کہا اس سے یہہ مقصود تہا کہ لوگ عبدالملک بن مروان کو جو اوس زمانے کا حاکم اور حجاج اوسکا ایک عامل تہا پیغمبر خدا
سے زیادہ سمجہین اسلیے کہ پیغمبر تو صرف اللہ کا پیام لیکر آئے تہے اور عبدالملک اللہ کا خلیفہ تہا اور یہ مردود اتنا نہ سمجہا کہ پیغمبر اللہ کی بہیجی ہوئے
ہین اور اللہ کے خلیفہ ہین اسکی مخلوقات مین خصوصًا ہمارے پیغمبر کہ تمام انبیا کے سردار ہین اللہ جل جلالہ نے آدم کو لیے فرمایا جو درجہ مین ہمارے
پیغمبر سے کم تہے انی جاعل فی الارض خلیفہ پہر ہمارے پیغمبر کا کتنا بڑا درجہ اللہ کے نزدیک ہوگا جو اللہ کے خلیفہ اور رسول اور خلیل اور حبیب سب کچہہ ہین
ت مین نے اپنے دل مین کہا اب اللہ کا حق میری اوپر ہی کہ مین اسکی پیچہے نماز نہ پڑہون کبہی اور مجہہ جیسے لوگ ملین جو اسپر جہاد کرین تو مین بہی اونکے
ساتہہ اسپر جہاد کرون **عن** عاصم قال سمعت الحجاج وهو على المنبر يقول اتقوا الله ما استطعتم ليس فيها مثنوية
واسمعوا واطيعوا ليس فيها مثنوية لامير المؤمنين عبد الملك والله لو امرت الناس ان يخرجوا من باب من المسجد
فخرجوا من باب اخر لحلت لي دماؤهم واموالهم والله لو اخذت ربيعة بمضر لكان ذلك لي من الله حلالا ويا عذيري
من عبد هذيل يزعم ان قراءته من عند الله والله ما هي الا رجز من رجز الاعراب ما انزلها الله على نبيه عليه السلام وعذيري
من هذه الحمراء يزعم احدهم انه يرمي بالحجر فيقول الى ان يقع الحجر قد حدث امر فوالله لادعنهم كالامس الدابر قال فذكرته
للاعمش فقال انا والله سمعته منه **ترجمہ** عاصم سے روایت ہی مین نے حجاج کو منبر پر کہتے سنا ڈرو تم اللہ سے جہانتک تم کو قدرت ہو اسمین
شرط نہین ہے نہ استثنا ہی یعنی اللہ سے ڈرنا قطعی ہے ہر حال مین) اسی طرح سنو اور اطاعت کرو بغیر استثنا (اور شرط کے امیر المومنین عبدالملک بن
مروان کی **ف** اور زمانہ نبوی مین اور خلفا سابقین کے زمانہ مین یہہ شرط ہوا تو صالحین اور متقی لوگ مجبور ہی سے مصلحت اس طرح بیعت کر لیتے کہ ہم تمہاری
اطاعت کرینگے بشرطیکہ تمہارا حکم خلاف شرع کے نہو حجاج کا مطلب یہہ تہا کہ لوگ بلا شرط اطاعت کرین خواہ وہ حکم امیر کا شرع کے موافق ہو یا مخالف
اسلیے کہ اگر اس شرط سے بیعت ہو گی تو لوگون کو بعض حکمون سے جو شرع کے مخالف ہون انحراف کا موقع ملیگا **ت** قسم خدا کی اگر مین حکم کرون لوگون کو
کہ مسجد کے اس دروازے سے نکلا کرین پہر وہ دوسرے دروازے سے نکلین تو حلال ہو جاوینگے میرے لیے اونکے خون اور مال **ف** جہوٹا ہے مردود
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کا خون درست نہین مگر تین صورتون مین ایک جان کے بدلے جان کے دوسرے مرتد ہو تیسرے زنا محصنہ مین **ت**
قسم خدا کی اگر مین مضر (ایک قبیلہ ہی) کے قصور پر ربیعہ کو پکڑون تو اللہ کیطرف سے مجہے یہہ درست ہے **ف** جہوٹا ہے مردود ظلم کسی کو درست نہین نہ
اللہ [illegible] کرتا ہی ظالمونکو اللہ تعالی فرماتا ہے وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان) اور فرماتا ہی واذا حكمتم فاحكموا بينهم بالقسط اور فرماتا ہے
اعدلوا هو اقرب للتقوى اور فرماتا ہی ولا تزر وازرة وزر اخرى **ت** کون عذر کریگا میرا ابن عبد ہذیل یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (تعجب) کیطرف سے یعنی کہتا
ہے کہ مین اسطرح سے قرآن کو پڑہتا ہون وہ اللہ کیطرف سے ہے قسم خدا کی وہ ایک گانا ہے عرب کے گانون مین سے اللہ نے اوسکو نہین اوتارا اپنے پیغمبر
ف جہوٹا ہی مردود عبداللہ بن مسعود بڑے مقدس اور ذی علم صحابی تہے انہون نے اپنے کانون سے قرآن رسول اللہ صلعم سے سنا اور آپنے فرمایا کہ قرآن سات
طرح پر اترا ہے اور سب طرحین اللہ کیطرف سے ہین **ت** کون عذر کریگا میرا ان عجمی لوگون کی طرف سے ان مین سے کوئی ایک پتہر
پہینکتا ہی یعنی فساد کی بات نکالتا ہے پہر کہتا ہی دیکہون یہہ پتہر کہانتک جاتا ہی کچہہ نئی بات ہوئی قسم خدا کی مین انکو کل کے دن کی طرح نیست و نابود

کر دونگا راوی نے کہا مین نے ان اقوال کو اعمش کے سامنے بیان کیا انہون نے کہا قسم خدا کی مین نے بہی حجاج سے ایسا ہی سنا
ف یہ ان اقوال پر حجاج کے مردودی اور بدبختی اور نالائقی مین کیا شک ہے علاوہ اسکے اور جو ظلم اوس نے کیے ہین اون کو بیان
کی یہان گنجائش نہین ہے **عن** الاعمش قال سمعت الحجاج یقول علی المنبر هذه الحمراء هبر هبر
اما والله لو قد قرعت عصا بعصا لاذرنهم کالامس الذاهب یعنی الموالی **ترجمہ** اعمش نے کہا مین نے حجاج
سے سنا یہ عجمی لوگ کاٹنے کے قابل مین کاٹنے کے قسم خدا کی اگر مین لکڑی کو لکڑی پر مارون تو انکو ایسا نیست و نابود کر دون جیسے
کل کا دن اب گزر گیا **عن** سلیمان الاعمش قال جمعت مع الحجاج فخطب فذکر حدیث ابی بکر بن عیاش
قال فیہا فاسمعوا واطیعوا لخلیفة الله وصفیه عبد الملک بن مروان وساق الحدیث
قال ولو اخذت ربیعة بمضر ولم اذکر قصة الحمراء **ترجمہ** اعمش نے بہی حجاج کا خطبہ نقل کیا کہتا تہا اطاعت
کرو اللہ کے خلیفہ اور برگزیدہ عبد الملک بن مروان کی ... بیان کیا ربیعہ و مضر کا اور نہین بیان کیا عجمیون کا **ف**
بعض نسخون مین اس کے بعد اور ایک باب قایم کیا ہے باب فی الخلفاء اور بعض نسخون مین نہین ہے اور حدیث
ابوبکرہ کی من رای منکم رؤیا جو اوپر مذکور ہوئی پہر دوبارہ مذکور ہے چنانچہ نسخہ مطبوعہ دہلی مین ایسا ہی ہے اور بعض
نسخون مین یہہ حدیث مکرر نہین ہے اور وہ سب حدیثین جو مکحول کے قول لتمخرن الروم الشام سے یہانتک مذکور ہوئین
چنانچہ نسخہ مطبوعہ مصر مین ایسا ہی ہے بہرحال اس باب مین نسخون کا بہت اختلاف ہے مگر مین نے جو حدیثین ایک نسخے
مین تہین اور دوسرے نسخون مین نہین وہ ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر سب بیان لکہہ دین ہین تاکہ ترجمہ مین کوئی حدیث رہ نجاوے
اسپر بہی جو بہول چوک ہوئی ہو اللہ اسکو معاف کرے اور ناظرین معذور رکہین ۱۲

تمام ہوئین حدیثین جو مطبوعہ مصر مین نہین ہین ۱۲

عن سفینة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم یؤتی الله
الملک او ملکه من یشاء قال سعید قال لی سفینة امسک علیک ابا بکر سنتین وعمر عشرا و
عثمان اثنتی عشرة وعلیا کذا قال سعید قلت لسفینة ان هولاء یزعمون ان علیا علیه السلام
لم یکن بخلیفة قال کذبت استاه بنی الزرقاء یعنی بنی مروان **ترجمہ** سفینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا نبوت کی خلافت (جسمین سراسر عدل و انصاف ہوگا اور شرع کی پیروی ہوگی) تیس[۳۰] برس تک رہیگی پہر اللہ جسکو چاہے گا
سلطنت دیگا سعید نے کہا سفینہ نے مجہسے بیان کیا اب تم جوڑلو ابوبکر کی خلافت دو برس اور عمر کی دس برس اور عثمان کی
بارہ برس اور علی کی اتنے برس رہی پانچ یا ساڑہے پانچ برس اور چہہ مہینے حضرت امام حسن علیہ السلام کی سب تیس[۳۰] برس ہوگئے سعید نے
کہا مین نے سفینہ سے کہا یہہ لوگ (یعنی مروانی) سمجہتے ہین اور
کہتے ہین کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تہے انہون نے کہا جہوٹ بولتے

ہین گا تدین اونکی (یعنی بنی مروان کی گویا یہ بات ایسی لغو ہے کہ زبان سے نہین نکلتی عن عبد اللہ بن ظالم

المازنی قال سمعت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قال لما قدم فلان الکوفۃ اقام فلان خطیبا

فاخذ بیدی سعید بن زید فقال الا ترے الی ہذا الظالم فاشہد علی التسعۃ انہم فی الجنۃ ولو شہدت

علی العاشر لم ایثم قال ابن ادریس والعرب تقول آثم قلت ومن التسعۃ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم وہو علی حراء اثبت حراء انہ لیس علیک الا نبی او صدیق او شہید قلت ومن التسعۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد بن ابی وقاص

وعبد الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلکأ ہنیۃ ثم قال انا ترجمہ عبد اللہ بن ظالم مازنی سے روایت

ہے جب فلانا کوفے مین آیا اور اوس نے فلانے کو خطبہ پڑہنے کے لیے کہڑا کیا (مراد معاویہ ہین جب وہ آئے تہے کوفے کو اور کہڑا کیا

تہا انہون نے مغیرہ بن شعبہ کو خطبہ پڑہنے کے لیے مقصود معاویہ کا تہا کہ اہل کوفہ کے دلون کو حضرت امیر المومنین علی سے تفضی

کی طرف پہیر دین اور ایسی باتین بیان کرین جن سے معاویہ کی فضیلت اون پر ثابت ہو اس لیے ابو داود نے معاویہ کا نام

نہین لیا نہ مغیرہ بن شعبہ کا) تو سعید بن زید نے میرا ہاتہ پکڑ کے کہا کیا تو نہین دیکہتا اس ظالم کو جو برا کہہ رہا ہے علی سے تعرض

کو) مین گواہی دیتا ہون نو آدمیون پر کہ وہ جنتی ہین اور اگر مین دسوین آدمی کو بہی بیان کر دون تو گنہگار نہ ہونگا مین نے

کہا وہ نو لوگ کون ہین سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پر تشریف رکہتے تہے اور وہان آپ نے فرمایا تہم جا

تجہہ پر کوئی نہین ہے سوا نبی اور صدیق اور شہید کے مین نے کہا وہ نو آدمی کون ہین انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف پہر مین نے

کہا دسوان آدمی کون ہے تو وہ تہوڑی دیر تک چپ ہو رہے پہر انہون نے کہا دسوان آدمی مین ہون راضی ہو اللہ ان سب سے

عن عبد الرحمن بن الاخنس انہ کان فی المسجد فذکر رجل علیا علیہ السلام فقام سعید بن زید فقال

اشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سمعتہ وہو یقول عشرۃ فی الجنۃ النبی فی الجنۃ و

ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر بن العوام

فی الجنۃ وسعد بن مالک فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ ولو شئت لسمیت العاشر

قال فقالوا من ہو فسکت قال فقالوا من ہو فقال ہو سعید بن زید ترجمہ عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہے وہ مسجد

مین تہے اتنے مین ایک شخص نے ذکر کیا حضرت علی کا (برائی کے ساتہہ) تو سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین) کہڑے ہو گئے اور

کہنے لگے مین گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ دس آدمی جنتی ہین۔ ایک

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت مین ہونگے دوسرے ابوبکر جنت مین ہونگے تیسرے عمر جنت مین ہونگے چوتہے عثمان جنت مین

ہونگے پانچوین علی جنت مین ہونگے چہٹے طلحہ جنت مین ہونگے ساتوین زبیر بن عوام جنت مین ہون گے آٹہوین

سعد بن مالک جنت مین ہون گے تو یں عبدالرحمن بن عوف جنت مین ہونگے اور اگر مین چاہون تو دسوین آدمی کا بھی نام لے
دون لوگون نے کہا وہ دسوان آدمی کون ہے وہ چپ ہو رہے جب انہون نے پوچھا وہ دسوان آدمی کون ہے تو اونہون نے
کہا سعید بن زید رضی چونکہ دسوین آدمی یہ خود تھے اسواسطے اپنا نام پہلے بیان نکیا تاکہ استکبار اور تفاخر نہ نکلے پھر جب لوگون
نے اصرار کیا تو بتا دیا ٭ رباح بن الحارث قال کنت قاعدا عند فلان فی مسجد الکوفۃ وعندہ
اہل الکوفۃ فجاء سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فرحب بہ وحیاہ واقعدہ عند رجلہ علی السریر
فجاء رجل من اہل الکوفۃ یقال لہ قیس بن علقمۃ فاستقبلہ فسب وسب فقال سعید من یسب ہذا
الرجل قال یسب علیا قال الا اری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبون عندک ثم لا تنکر
ولا تغیر انا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وانی لغنی ان اقول علیہ ما لم یقل فیسالنی عنہ
غدا اذا لقیتہ ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وساق معناہ ثم قال لمشہد رجل منہم مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یغبر فیہ وجہہ خیر من عمل احدکم عمرہ ولو عمر عمر نوح ترجمہ رباح بن الحارث سے روایت ہے
مین بیٹھا تھا فلان شخص کے پاس یعنی مغیرہ بن شعبہ) کے کوفہ کی مسجد مین اور اوسکے پاس کوفہ کے لوگ جمع تھے اتنے مین سعید
بن زید بن عمرو بن نفیل آئے (مغیرہ نے) مرحبا کہا اور سلام علیک کی اور اپنے پاؤن کے پاس تخت پر بٹھایا پھر ایک شخص
کوفے کا رہنے والا آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا مغیرہ نے اوسکا استقبال کیا اوس نے برا کہا حضرت علی کو سعید نے پوچھا
یہ کسکو برا کہتا ہے انہون نے کہا حضرت علی کو برا کہتا ہے سعید نے کہا مین دیکھتا ہون کہ لوگ تمہارے سامنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہتے ہین پھر نہ تم منع کرتے ہو نہ اسکو دفع کرتے ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے اور مجھکو کیا ضرورت ہے کہ مین آپ پر وہ بات کہون جو آپ نے نہین فرمائی پھر قیامت مین آپ مجھسے سوال کرین
ملاقات کے وقت ابوبکر جنت مین ہونگے اور عمر جنت مین ہون گے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اوسی طرح جیسے اوپر بیان
ہوئی پھر سعید بن زید نے کہا صحابہ مین سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا جس سے اوسکے منہ پر گرد پڑی
افضل ہے تم مین سے کسی کی ساری عمر کے اعمال سے اگرچہ اوس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کے برابر ہو **ف** یعنی ایک غیر صحابی تمام
عمر بھی اگر اعمال صالحہ کیا کرے تو اوسکا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنی صحابی کے برابر نہ ہوگا یہ بات اکثر علمائے امت کے
نزدیک مسلم ہے کہ ولی کیسے ہی درجہ کا ہو مگر صحابی نہ ہو تو ادنے صحابی کے درجہ تک نہ پہنچیگا **عن** انس بن مالک ان
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا فتبعہ ابوبکر وعمر وعثمان فرجف بہم فضربہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم برجلہ وقال اثبت احد نبی وصدیق وشہیدان ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم احد کے پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان تھے پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے پاؤن
سے مارا اور فرمایا تھم جا اے احد تجھ پر ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید مین (صدیق ابوبکر اور دو شہید عمر اور عثمان) فیہ

ایکا پورا ہوا ابوبکر اپنی موت سے مرے اور عمر اور عثمان دونوں شہید ہوئے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی تدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول
اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابابکر اول
من یدخل الجنۃ من امتی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے
پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا دروازہ دکھلایا جس میں سے میری امت جاویگی ۔ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول
اللہ میں یہہ چاہتا تہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو جنت کا دروازہ دیکھلیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
ابوبکر تو سب سے پہلے میری امت میں جنت میں جاویگا **ف** یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اسی مقام پر ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی میں
بعد مسور بن مخرمہ کے حدیث کے ہے جو آگے آتی ہے اور یہاں اس کے بعد حدیث انس کے حدیث جابر کی ہے لا یدخل النار احد الخ تک

عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ان شخصوں میں سے جنہوں نے شجرۃ الرضوان
کے تلے بیعت کی جہنم میں نہ جاویگا (یہ بیعت جان نثاری اور کافروں سے لڑنے پر کی تہی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی فلعل اللہ وقال ابن سنان اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما
شئتم فقد غفرت لکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بدر والوں کو
دیکہا (یعنے جو صحابہ جنگ بدر میں آپ کے ساتھ شریک تھے جو پہلے جنگ ہے اسلام میں) اور فرمایا تم جیسے چاہو
عمل کرو میں نے تم کو بخش دیا (یعنے اگر اب تم سے گناہ بھی سرزد ہونگے تو معاف کر دیے جاوینگے) **عن** المسور بن
مخرمۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فذکر الحدیث قال فاتاہ یعنی عروۃ بن مسعود
فجعل یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلما کلمہ اخذ بلحیتہ والمغیرۃ بن شعبۃ قائم علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ومعہ السیف وعلیہ المغفر فضرب بیدہ بنعل السیف وقال اخر یدک عن لحیتہ فرفع عروۃ
راسہ فقال من ہذا قالوا المغیرۃ بن شعبۃ **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلح حدیبیہ میں نکلے پھر بیان کیا حدیث کو (جیسے اوپر گزر چکی) تو عروہ بن مسعود آپ پاس آیا اور آپ سے
گفتگو کرنے لگا پھر وہ جب بات کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتھ میں لیتا (عرب کا قاعدہ ہے کہ
بات کرتے وقت داڑہی پکڑتے ہیں خاص کر محبت اور ملاطفت کے وقت) اور مغیرہ بن شعبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے تھے اور انکے
ہاتھ میں تلوار تہی اور سر پر خود تہا انہوں نے تلوار کی کوٹھی سے عروہ کے ہاتھ پر مارا اور کہا جلد رکھ اپنا ہاتھ آپ کی ریش مبارک
سے عروہ نے سر اوٹھا کر پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا مغیرہ ہیں پھر عروہ غصے ہوا مغیرہ پر کہ میں نے تجھ پر ایسے احسان کیے
اور تو یہ حرکت کرتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے **عن** الاقرع مؤذن عمر بن الخطاب رضی اللہ قال بعثنی عمر الی الاسقف

فقال له عمر هل تجدنی فی الکتاب قال نعم قال کیف تجدنی قال اجدک قرنا قال فرفع علیه الدرة فقال
قرن مه فقال قرن حدید امین شدید قال کیف تجد الذی یجیئ بعدی فقال اجده خلیفة
صالحا غیر انه یوثر قرابته فقال عمر یرحم الله عثمان ثلثا فقال کیف تجد الذی بعده قال
اجده صدأ الحدید قال فوضع عمر یده علی رأسه فقال یا دفراه یا دفراه فقال یا امیر
المؤمنین انه خلیفة صالح ولکنه تستخلف حین یستخلف والسیف مسلول والدم مهراق
ترجمہ اقرع سے روایت ہے جو موذن تھا عمر بن الخطاب کا کہ حضرت عمر نے مجھکو بھیجا نصاریٰ کے ایک پادری کی طرف
مین اوسکو بلا لایا حضرت عمر نے اوس سے پوچھا تو میرا بھی حال کچھ اپنی کتاب مین پاتا ہے وہ بولا ہان انہون نے کہا کیونکر اوس نے
کہا قرن حضرت عمر نے اوسپر درہ اوٹھایا اور کہا قرن کیا ہے وہ بولا قرن کے معنی امانت دار مضبوط اور سخت پھر حضرت عمر نے
کہا میرے بعد جو خلیفہ ہوگا اوسکا کیا حال ہے وہ بولا وہ خلیفہ نیک ہے مگر اپنی قرابت کا خیال زیادہ رکھیگا حضرت عمر نے
کہا اللہ رحم کرے عثمان پر تین بار پھر کہا جو خلیفہ اوس کے بعد ہوگا اوسکا کیا حال ہے پوسنے کہا وہ تو لوہے کا میل
ہوگا (یعنے رات دن جنگ مین مصروف رہیگا) حضرت عمر نے کہا ای گندی بدبو دار یہ کیا کہتا ہے اوس نے کہا اے
امیر المؤمنین وہ خلیفہ نیک ہوگا مگر جسوقت وہ خلیفہ ہوگا اوسوقت تلوارین کھنچی ہون گی اور خون بہہ رہا ہوگا (یعنے
فتنہ مین اون کی خلافت ہوگی پھر دفتنہ اون سے مٹ نہ سکے گا یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہے) **باب**
فی فضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب رسول اللہ کی فضیلت کا بیان **عن** عمران بن
حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذین بعثت فیهم ثم الذین یلونهم
ثم الذین یلونهم واللہ اعلم اذکر الثالث ام لا ثم یظهر قوم یشهدون ولا یستشهدون
وینذرون ولا یوفون ویخونون ولا یؤتمنون ویفشو فیهم السمن **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین امت اس زمانہ کے لوگ ہین جن مین مین بھیجا گیا (یعنی آپکے زمانہ نبوت سے اخیر زمانہ صحابہ یعنے
[illegible] ہجری تک) پھر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہین (یعنی تابعین کا زمانہ ایک سو ستر ہجری تک) پھر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہین
یعنی تبع تابعین کا زمانہ [illegible] ہجری تک) معلوم نہین تیسری لوگون کا آپنے ذکر کیا یا نہ کیا پھر آپنے فرمایا وہ لوگ نکلینگے
جو گواہی کو مستعد ہون گے بدون طلب کے اور نذر کرین گے مگر پورا نہ کرین گے اور خیانت کرینگے اور امانت دار نہ ہونگے
اور موٹا ہوجاویگا اون مین (یعنی شاید حرام کے مال کھانے سے) **باب النهی عن سب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہنے کی ممانعت **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو انفق احدکم مثل احد ذهبا ما بلغ مد
احدهم ولا نصیفه **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے صحابہ کو

قسم اُس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر تم مین سے یعنی وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہونگے اون مین سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو اون کے ایک مد یا آدہی مد کے برابر نہ ہوگا (مد سوا رطل کا یا دو رطل کا) **عن** عمرو بن ابی قرۃ قال کان حذیفۃ بالمدائن فکان یذکر اشیاء قالہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاناس من اصحابہ فی الغضب فینطلق ناس ممن سمع ذلک من حذیفۃ فیاتون سلمان فیذکرون له قول حذیفۃ فیقول سلمان حذیفۃ اعلم بما یقول فیرجعون الی حذیفۃ فیقولون له قد ذکرنا قولک لسلمان فما صدقک ولا کذبک فاتی حذیفۃ سلمان وهو فی مبقلۃ فقال یا سلمان ما یمنعک ان تصدقنی بما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغضب فیقول فی الغضب لناس من اصحابہ ویرضی فیقول فی الرضی لناس من اصحابہ اما تنتہی حتی تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال وحتی توقع اختلافا وفرقۃ ولقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ایما رجل من امتی سببتہ سبۃ او لعنتہ لعنۃ فی غضبی فانما انا من ولد آدم اغضب کما یغضبون انما بعثنی رحمۃ للعالمین فاجعلہا علیہم صلوۃ یوم القیمۃ واللہ لتنتہین او لاکتبن الی عمر ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے حذیفہ بن الیمان (جو ایک صحابی مشہور ہین) مدائن (ایک شہر ہے) مین اون باتون کا ذکر کیا کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند اصحاب سے غصے کی حالت مین فرمائی تہین پہر بعضے لوگ اون سے یہ باتین سنکر سلمان فارسی پاس جاتے اور جو باتین حذیفہ سے سنتے وہ اون سے بیان کرتے سلمان اون سے سنکر یہہ کہتے کہ جو حذیفہ کہتے ہین اوس کو وہی خوب جانتے ہین لوگ سلمان سے یہہ سنکر حذیفہ پاس جاتے اور کہتے ہم نے تمہاری حدیث سلمان سے بیان کی تو اونہون نے نہ جہوٹہ کہا نہ سچ (یعنی تمہاری تصدیق کی نہ تکذیب) یہہ سنکر حذیفہ سلمان پاس گئے اور وہ اپنی ترکاری کے کہیت مین تہے اون سے کہا ای سلمان تم کو کیا ہوا ہے جو میری تصدیق نہین کرتے اون باتون مین جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہین سلمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی غصے ہوتے تہے تو غصے مین چند باتین اپنی اصحاب کو کہہ دیتے پہر کبہی خوش ہوتے تہے تو خوشی مین چند باتین اپنے اصحاب کو کہہ دیتے تم شاید باز نہین آؤ گے جبتک بعضون کی دوستی لوگون کے دلون مین ڈال دو اور بعضون کی دشمنی یہانتک کہ لوگون مین اختلاف اور پہوٹ ہو جاوے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا مین نے اپنی امت مین سے جس شخص کو برا کہا یا اوس پر لعنت کی غصے کی حالت مین تو اسوجہ سے کہ مین بہی آدم کی اولاد ہون جیسے اور آدمیون کو غصہ آتا ہے مجہی بہی غصہ آتا ہے لیکن اللہ نے مجہے سب عالمون کے لیے رحمت کرکے بہیجا ہے یا اللہ تو اوس لعنت یا برے کہنے کو رحمت کر دے اون پر قیامت کے روز قسم خدا کی تم باز آؤ (ایسی حدیثین بیان کرنے سے) ورنہ مین حضرت عمر رض کو لکہہ بہیجونگا) **باب** فی استخلاف ابی بکر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رض

صدیق کی خلافت کی دلیل **عن** عبد اللہ بن زمعة قال لما استعز برسول اللہ صلی اللہ وانا عندہ فی نفر من المسلمین
دعاہ بلال الی الصلوۃ فقال مروا من یصلی للناس فخرج عبد اللہ بن زمعة فاذا عمر فی الناس وکان ابو بکر
غائبا فقلت یا عمر قم فصل بالناس فتقدم فکبر فلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوته وکان عمر رجلا مجهرا
فقال فاین ابو بکر یابی اللہ ذلک والمسلمون یابی اللہ ذلک والمسلمون فبعث الی ابی بکر فجاء بعد ان صلی عمر تلک
الصلوۃ فصلی بالناس **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی تو مین آپ کے
پاس بیٹھا تھا اور چند آدمیون کے ساتھ اتنے مین بلال آپ کو بلانے کے لیے آئے نماز کے واسطے آپ نے فرمایا کسی اور کو حکم کرو وہ نماز پڑھا دے
تو مین باہر نکلا تو عمر بن الخطاب ملے اور ابو بکر صدیق اوس وقت نہ تھے مین نے عمر سے کہا اٹھو اور نماز پڑھاؤ وہ آگے ہوئے اور انہون نے تکبیر
کہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی آواز سنی وہ تو اونچی آواز کے آدمی تھے تو آپ نے فرمایا ابو بکر کہان ہین اللہ تعالی
انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی اس کا انکار کرتے ہین (کہ جب ابو بکر موجود ہون تو سوا اون کے دوسرا کوئی شخص نماز پڑھائے) امامت کرے
پھر آپ نے ابو بکر کو بلا بھیجا انہون نے لوگون کے ساتھ نماز پڑھائی وہی نماز جیسے حضرت عمر پڑھا چکے تھے یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق
کی خلافت کی بڑی دلیل ہے اس لئے کہ قریب وفات کے آپ نے اون کو نماز پڑھانے کے لیے حکم دیا اور امامت صغری موید ہے امامت
کبری کو واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن زمعة اخبرہ بہذا الخبر قال لما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوت
عمر قال ابن زمعة خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اطلع راسه من حجرته ثم قال لا لا لا لیصل
للناس ابن ابی قحافة یقول ذلک مغضبا **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے یہی حدیث اوس مین یہ ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی آواز سنی تو آپ نکلے یہانتک کہ اپنا سر حجرہ سے نکالا پھر فرمایا
نہین نہین نہین نماز پڑھاوین لوگون کو ابو قحافہ کے بیٹے یہ آپ نے غصے سے فرمایا **ف** آپ کو منظور تھا کہ ابو بکر صدیق نماز پڑھاوین
چنانچہ دوسری روایت مین یہ موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو نماز پڑھانے کو بھیجا کہا مگر حضرت عائشہ نے
اس خیال سے کہ ابو بکر نرم دل ہین وہ آنحضرت کی جگہ [illegible] نہ لاوین گے عمر کو امامت کے لیے کہا آپ نے جب اون
کی سنی تو پھر ابو بکر کی امامت کے لیے کہا **باب** ما یدل علی ترک الکلام فی الفتنة جب مسلمانون مین فتنہ اور فساد ہو
تو چپکے رہنا بہتر ہے (یعنی غفلت اور جدا رہنا لوگون سے) **عن** ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن
علی ان ابنی هذا سید وانی ارجو ان یصلح اللہ به بین فئتین من امتی وقال فی حدیث حماد ولعل
اللہ ان یصلح به بین فئتین من المسلمین عظیمتین **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
حسن بن علی کو فرمایا یہ بیٹا میرا سید ہے (یعنی سردار اور شریف) اور مجھے امید ہے کہ اللہ جل
جلالہ اس کی وجہ سے میری امت کے دو گروہون مین صلح
کراوے حماد کی روایت مین یہ ہے کہ شاید اللہ جل جلالہ اس کی وجہ سے

مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دی ف یہ پیشین گوئی آپ کی سچ ہوئی امام حسن علیہ السلام نے معاویہ رضی اللہ
سے صلح کر لی اور بڑا فتنہ موقوف کر دیا عن حذیفۃ ما احد من الناس تدرکہ الفتنۃ الا انا اخافہا علیہ الا
محمد بن مسلمۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تضرک الفتنۃ ترجمہ حذیفہ بن
الیمان سے روایت ہے میں کوئی آدمی ایسا نہیں جانتا جو فتنے میں پڑے اور مجھکو اوسکے بگڑ جانے کا ڈر نہ ہوگا محمد بن مسلمہ
کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد بن مسلمہ سے تجھ کو فتنہ ضرر نہ کریگا ف
شاید آپ نے اون کے لیے دعا کر دی ہو کہ اللہ اون کو فتنے سے بچاوے عن ثعلبۃ بن ضبیعۃ قال دخلنا علی حذیفۃ
فقال انی لاعرف رجلا لا تضرہ الفتن شیئا قال فخرجنا فاذا فسطاط مضروب فدخلنا فاذا فیہ
محمد بن مسلمۃ فسالناہ عن ذلک فقال ما ارید ان یشتمل علی شیء من امصارکم حتی تنجلی عما
انجلت ترجمہ ثعلبہ بن ضبیعہ سے روایت ہے حذیفہ بن الیمان کے پاس گئے انہوں نے کہا میں ایک شخص کو جانتا ہوں جسکو
فتنہ نقصان نہ کریگا پھر ہم اون کے پاس سے نکلے تو دیکھا ایک خیمہ لگا ہوا ہے ہم اوس میں گئے وہاں محمد بن مسلمہ تھے ہم نے
ان سے خیمے میں رہنے کا اور شہر چھوڑ دینے کا سبب پوچھا انہوں نے کہا میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہر میں سے کوئی
جگہ مجھکو گھیرے رہنے میں وہاں جانا پسند نہ کروں جبتک کہ شہر ان فتنوں سے صاف نہ ہو جاوے اس روایت سے
باب کا مضمون معلوم ہوا کہ فتنے کے زمانے میں آبادی سے دور رہنا اور تنہائی اور گوشہ نشینی بہتر ہے عن قیس بن
عباد قال قلت لعلی رضی اللہ عنہ اخبرنا عن مسیرک ھذا اعھد عھدہ الیک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ام رای رایتہ فقال ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء ولکنہ رای
رایتہ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے میں نے امیر المومنین علی رضہ سے پوچھا آپ یہ جو سفر کرتے ہیں معاویہ سے جنگ
کو لیے یہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے یا آپ نے رای میں اسکو مناسب جانتے ہیں انہوں نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھکو اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا لیکن یہ میری رای ہے ف اگرچہ آپنے حکم نہیں
دیا تھا مگر آپ نے اس فتنے کے خبر کر دی تھی کہ مسلمانوں میں ایک پھوٹ پیدا ہوگی جیسے دوسری حدیث میں ہے عن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرق مارقۃ عند فرقۃ من المسلمین یقتلھا
اولی الطائفتین بالحق ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں پھوٹ کے وقت
ایک فرقہ نکلے گا اوس سے وہ فرقہ لڑیگا جو حق کے قریب ہوگا ف مراد فتنہ معاویہ اور علی رضہ ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ علی اور اصحاب علی اس معاملے میں حق پر تھے باب فی التخییر بین الانبیاء علیہم الصلوٰۃ و
السلام پیغمبروں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا کیسا ہے عن ابی سعید الخدری قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین الانبیاء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مت فضیلت دو پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر **ف** اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی حقارت ہو سب
پیغمبروں کو بزرگ اور بہتر سمجھنا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبغی
لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو نہ
کہنا چاہیے کہ میں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہوں یونس علیہ السلام سے فرمایا یہ تواضع کی راہ سے فرمایا اس لیے کہ لوگ مجھکو فضیلت دیکر اور انبیا علیہم السلام
کی تحقیر نہ کرنے لگیں **عن** عبد اللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ما ینبغی لنبی ان یقول انی خیر من یونس بن متی **ترجمہ**
عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی پیغمبر کو نہ چاہیے کہ کہے میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں **ف** کیونکہ اس میں خود
سرائی اور اپنے منہ سے اپنی تعریف نکلتی ہے جو پیغمبروں کی شان کے خلاف ہے [illegible] **عن** ابی ہریرۃ قال قال رجل من الیہود والذی اصطفی
موسی فرفع المسلم یدہ فلطم وجہ الیہودی فذہب الیہودی [illegible] فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش فی جانب العرش فلا ادری اکان
ممن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ عز وجل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی نے
کہا قسم اوس ذات کی جس نے چن لیا موسی علیہ السلام کو ایک مسلمان نے یہ سنکر اوسکو ایک طمانچہ
لگایا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھکو
مت فضیلت دو حضرت موسے علیہ السلام پر کیونکہ حشر میں ایک بے ہوشی ہوگی (شاید یہ پہلا [illegible]
کی ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد سب سے پہلے [illegible] سب سے پہلے
ہوش میں آونگا اور دیکھونگا کہ موسے علیہ السلام ہوشیار کھڑے ہیں [illegible] اب میں نہیں جانتا
کہ موسے علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آوینگے یا وہ بیہوش ہی نہ ہونگے [illegible]
حدیث سے معلوم ہوا کہ مفضول کو تمام صفات میں افضل سے کم ہونا ضروری نہیں ہے [illegible]
کم ہو بعض صفات حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود میں ایسے تھے جو حضرت ابوبکر صدیق اور
فاروق میں نہیں پائی جاتی **عن** انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خیر البریۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراہیم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے کہا اے
اور بہترین خلق تمام مخلوقات سے بہتر آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں [illegible] اونکا لقب
خیر البریۃ ہوگا کیونکہ وہ اپنے عہد میں بہترین خلق تھے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ
اولین اور آخرین سب سے بہتر ہیں مگر تواضع اور انکسار کے راہ سے آپ نے یہ لقب پسند نہ کیا **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم
واول من تنشق عنہ الارض واول شافع واول مشفع **ترجمہ**

اکثر علما کے نزدیک نیک کام ایمان مین داخل ہوئے تو جسقدر نیک کام زیادہ ہونگے اوسی قدر ایمان بڑہیگا اور جسقدر نیک کام
کم ہون گے ایمان گھٹیگا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کے اور کفر کے بیچ مین نماز ہے یعنے نماز کفر کی روک
ہے جب نماز چھوڑ دی تو گویا کفر سے پردہ اوٹھ گیا اب یہ شخص کافر ہو گیا یا قریب کفر کو پہونچا **عن** عبد اللہ بن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رأیت من ناقصات عقل ولا دین اغلب لذی لب منکن
قالت وما نقصان العقل والدین قال اما نقصان العقل فشہادۃ امرأتین شہادۃ رجل واما نقصان
الدین فاحداکن تفطر فی رمضان وتقعد ایاما لا تصلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورتون سے فرمایا مین نے عقل اور دین مین ناقص اور عقلمند کو بے عقل بنانیوالا تم سے زیادہ نہین دیکھا ایک
عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم مین عقل اور دین کا کیا نقصان ہے آپنے فرمایا عقل کا تو نقصان یہ ہے کہ دو عورتون کی
گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک عورت رمضان مین روزہ نہین رکھتی
ہے اور کئی کئی روز تک نماز نہین پڑہتی ہے بوجہ حیض اور نفاس کے تو نماز اور روزہ کی کمی کو دین کا نقصان قرار دیا اس
سے معلوم ہوا کہ ایمان زیادہ کم ہوتا ہے **عن** ابن عباس قال لما توجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الکعبۃ
قالوا یا رسول اللہ فکیف الذین ماتوا وہم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالیٰ وما کان
اللہ لیضیع ایمانکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے
اس سے پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے تھے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگون کا کیا حال ہوگا جو بیت المقدس کی طرف نماز
پڑہتے مر گئے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اللہ تمہارے ایمان بیکار نہ کریگا ایمان سے مراد نماز ہے یعنی اون کی بھی نماز کا ثواب
ملیگا **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجالا ولم یعط رجلا
منہم شیئا فقال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وہو مؤمن فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم او مسلم حتی اعادہا سعد ثلاثا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انی اعطی رجالا وادع من ہو احب الی منہم لا اعطیہ شیئا مخافۃ ان یکبوا فی النار علی وجوہہم **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کو دیا اور ایک شخص کو نہ دیا یعنی کچھ مال تقسیم کیا لوگون کو اور اون مین سے ایک شخص کو
کچھ نہ دیا تو سعد نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے اور فلانے کو دیا اور فلانے کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے یہ تین بار سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہے یا مسلم ہے بعد اوسکے آپ نے فرمایا بعضے آدمیونکو دیتا ہون اور جس شخص کو بہت چاہتا ہون اوسکو کچھ نہین دیتا
اس خوف سے کہ کہین اونہی منہ جہنم مین نہ جا پڑین **ف** مومن اور مسلم مین اس حدیث سے فرق نکلا کیونکہ سعد نے اوسکو مومن کہا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مسلم کہا تو معلوم ہوا کہ ایمان مین کمی بیشی ہوتی ہے اس لیے کہ مسلم مین بھی ایمان ہے گو وہ کامل نہین ہے اسی وجہ سے

کہ اوسکی اعمال صالحہ اور نیک نہیں ہیں یا سو جہ سے کہ اوسکی تصدیق اس قدر یقینی نہیں ہے جیسے مومن کی کیونکہ مومن کا ایمان اللہ تعالیٰ سبحانہ ہے
اور مسلم کا اسلام تقلیدی ہے عن الزهری قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا قال نری ان الاسلام الکلمة والایمان
العمل ترجمہ زہری نے کہا یہ جو اللہ نے فرمایا اعراب سے تم ایمان نہیں لائے ہو لیکن یوں کہو ہم مسلمان ہو گئے ہمارے نزدیک اسکا مطلب یہ
ہے کہ اسلام زبان سے اقرار کرنیکا نام ہے اور ایمان نیک کاموں کا بجا لانا ہے عن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم بین
الناس قسما فقلت اعط فلانا فانہ مؤمن قال او مسلم انی لاعطی الرجل العطاء وغیرہ احب الی منہ مخافۃ ان
یکب علی وجھہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے لوگوں کو مال بانٹا اور ایک شخص کو نہ دیا میں نے کہا
فلانے کو بھی دیجیے وہ مومن ہے آپنے فرمایا یا مسلم ہے میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور جسکو نہیں دیتا ہوں اس سے زیادہ مجھکو محبت ہے مگر میں جسکو
دیتا ہوں تو اس ڈر سے دیتا ہوں کہ کہیں جہنم میں اوندھے منہ نہ گرے یعنے دین اسلام سے پھر کر کافر نہ ہو جاوے مال کے شوق میں کیونکہ اوسکا
اسلام ابھی کامل نہیں ہوا ہے اگر اوسکا دل اللہ کی طرف ہے اوسکو مال نہ دینگے تو ڈر ہے کہ وہ دین سے پھر جاوے اور جو لوگ دین میں مضبوط ہیں اور ان سے
مجھے بہت محبت ہے لیکن اونکو پھر جانے کا ڈر نہیں سو جہ سے اونکو مال دینا اتنا ضرور نہیں جانتا یہ کوئی نہ سمجھے کہ مجھے اونکا خیال نہیں ہے
عن ابن عباس قال ان وفد عبد القیس لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم بالایمان باللہ قال
تدرون ما الایمان باللہ تعالی قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء
الزکوۃ وصوم رمضان وان تعطوا الخمس من المغنم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے بھیجے ہوئے لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے تو آپنے اونکو حکم کیا اللہ پر ایمان لانیکا آپنے فرمایا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا ایمان یہ ہے
کہ گواہی دینا اس بات کی کہ نہیں کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد اوسکے رسول ہیں اور وقت پر ادا کرنا نماز کو اور زکوۃ دینا اور
رمضان کے روزے رکھنا اور پانچواں حصہ غنیمت کا دلوانا ہے ف اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نیک عمل ایمان میں داخل ہیں جیسا کہ اوپر گذر چکا
اور جو کوئی ان کاموں کو ادا کریگا اوسکا ایمان پورا ہوگا عن ابی امامة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من احب للہ
وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محبت
رکھے اللہ کے لیے اور دشمنی رکھے اللہ کے لیے اور دیوے اللہ کے لیے اور نہ دیوے اللہ کے لیے اوسنے اپنا ایمان پورا کیا ورنہ اوسکا ایمان ناقص ہے
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر مت ہو جاؤ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو معلوم ہوا کہ گناہوں سے
ایمان میں نقص ہوتا ہے کفر میں ترقی ہوتی ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل مسلم
اکفر رجلا مسلما فان کان کافرا والا کان ھو الکافر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے بہتر ورنہ کہنے والا کافر ہو جاویگا اس سے کہ مسلمان کو کافر کہنا بھی کفر ہے اللہ بچاوے
عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ فھو منافق خالص ومن کانت فیہ خلۃ

الجزء الثلثون

پارہ تیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریہ مجوس ہین اس اُمت کے اگر وہ بیمار ہون تو اونکی بیمار پرسی کو نہ جاؤ اگر مرجاوین تو اونکے جنازی مین شریک نہ ہو ف قدریہ وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہی اس فرقے کو مجوس سے مشابہت دی کیونکہ مجوس کہتے ہین ایک خیر کا خالق یعنے یزدان اور ایک شر کا خالق ہے یعنی اہرمن۔ اہل سنت کے نزدیک خیر وشر سب کا خالق ایک ہی ہے یعنی اللہ سبحانہ جیسے فرماتا ہے۔ ھل من خالق غیر اللہ اور فرماتا ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور فرماتا ہی خالق کل شیء البتہ اوس نے بندی کو اختیار دیا ہی وہ اپنے اختیار سے اگر نیک کام کرے تو ثواب ملیگا اگر بد کام کرے تو عذاب ہوگا۔ لیکن یہ مسئلہ بہت باریک اور تفصیل طلب ہے اور اسکی تحقیق بڑی بڑی کتابون مین ہی۔ حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا اور ابن حجر نے اونکی رد مین لکھا کہ اس حدیث کو ترمذی نے حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا اور رجال اسکی صحیح کے مین البتہ اس مین دو علتین ہین اور ان دونو نکا محدثین نے جواب دیا ہی (مرقاۃ الصعود مع زیادہ) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ مجوس ومجوس ھذہ الامۃ الذین یقولون لا قدر من مات منھم فلا تشھدوا جنازتہ ومن مرض منھم فلا تعودوھم وھم شیعۃ الدجال وحق علی اللہ ان یلحقھم بالدجال ترجمہ حذیفہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اُمت مین مجوس ہین اور اس اُمت کے مجوس وہ ہین جو تقدیر کے قائل نہین ہین یعنے تقدیر کے منکر ہین اور کہتے ہین بندہ اپنے افعال مین بالکل مختار ہے اور خود اون افعال کا خالق ہے۔ جو اون مین سے مرجاوے اوسکی جنازی مین نہ جاؤ اور جو اون مین سے بیمار ہو اوس کو دیکھنے کو نہ جاؤ اور وہ لوگ دجال کے گروہ مین ہین اور اللہ کو ضرور ہی اونکا ملانا دجال سے عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضھا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض جاء منھم الابیض والاحمر والاسود وبین ذلک والسھل والحزن والخبیث والطیب ترجمہ ابوموسی اشعری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے جو اوٹھا لیا اوسکو ساری زمین سے پھر آدم کی اولاد اپنی اپنی مٹی پر ہوئے کوئی سفید کوئی سرخ کوئی سیاہ اور ان مین کوئی نرم ہے کوئی سخت اور بدخلق کوئی ناپاک ہے کافر کوئی پاک ہے مسلمان عن علی قال کنا فی جنازۃ فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقیع الغرقد فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ليجلس ومعه مخصرة فجعل ينكت بالمخصرة في الارض ثم رفع راسه فقال ما منكم من احد ما من
نفس منفوسة الا وقد كتب الله مكانها من النار ومن الجنة الا وقد كتبت سعيدة او شقية
قال فقال رجل من القوم يا نبي الله او لا نمكث على كتابنا وندع العمل فمن كان من اهل السعادة
ليكونن الى السعادة ومن كان منا من اهل الشقوة ليكونن الى الشقوة فقال اعملوا فكل ميسر اما اهل
السعادة فييسرون للسعادة واما اهل الشقوة فييسرون للشقوة ثم قال نبي الله صلى الله عليه و
سلم فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى
فسنيسره للعسرى **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے ہم ایک جنازہ میں موجود تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھی تھے بقیع الغرقد (بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اور غرقد ایک درخت ہے کانٹہ دار جو بقیع میں تھا) میں تو آپ
تشریف لائے اور بیٹھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اوس کی نوک زمین پر مارتے تھے پھر آپ نے اپنا سر اونچا کیا اور
فرمایا تم میں سے کوئی باقی نہیں ہے یا کوئی نفس پیدا نہیں ہوا مگر اللہ نے اوس کا ٹھکانہ لکھدیا ہے جنت یا دوزخ میں
اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ شقی (بدبخت) یا سعید (نیکبخت) ہے یہ سنکر ایک شخص تھے اون میں سے ایک شخص نے
کہا یا نبی اللہ پھر ہم اللہ کے لکھے پر اقتصار کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں جو نیک بخت لکھا ہے وہ ضرور نیکبختی کی طرف جاویگا
اور جو بدبخت لکھا ہے وہ ضرور بدبختی کی طرف جاویگا آپ نے فرمایا اعمال کرو ہر ایک کو توفیق دیجاوے گی جو نیکبخت ہے
وہ نیکبختی کی توفیق دیا جاویگا اور جو بدبخت ہے وہ بدبختی کی توفیق دیا جاویگا پھر آپ نے فرمایا فاما من اعطى الآية یعنے
اللہ جل جلالہ نے بھی سورہ واللیل میں ایسا ہی ارشاد فرمایا کہ جو شخص دیوے اور خدا سے ڈرے اور کلمہ توحید کو سچ جانے اور
یقین کرے تو ہم اسکو توفیق دینگے آسانی اور خوشی کی (یعنے جنت عنایت کرینگے) اور جو شخص کنجوسی کرے اور نیک عملوں کی طرف
خیال نہ کرے اور کلمہ توحید کو جھٹلاوے تو ہم اوسکو توفیق دینگے تنگی اور بدبختی کی (یعنے جہنم میں لیجاوینگے) **ف** خطابی
نے کہا جب تو اس حدیث میں اچھی طرح تامل کرے تو جتنے شبہے تیرے دل میں تقدیر کے باب میں گذرتے ہیں وہ سب رفع ہو جاوینگے
اسواسطے کہ پوچھنے والے نے کوئی بات نہ چھوڑی جسکا پوچھنا تقدیر کے باب میں ضرور تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو بتا دیا کہ اس علم میں قیاس کو دخل نہیں ہے اور سوال کرنا لغو ہے اور یہ امر ایسا ہی جو دنیا کے اور امروں کی مانند
نہیں ہے کہ اون کا علم معلوم ہو سکے اور آپ نے فرمایا اعمال صالحہ کیے جاؤ تاکہ نشانی ہو سعادت اور فوز بالجنت کی انتہی
عن يحيى بن يعمر قال كان اول من تكلم في القدر بالبصرة معبد الجهني فانطلقت انا وحميد
بن عبد الرحمن الحميري حاجين او معتمرين فقلنا لو لقينا احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه و
سلم فسالناه عما يقول هؤلاء في القدر فوفق الله لنا عبد الله بن عمر داخلا في المسجد فاكتنفته
انا وصاحبي احدنا عن يمينه والآخر عن شماله فظننت ان صاحبي سيكل الكلام الي فقلت ابا عبد الرحمن انه قد ظهر قبلنا ناس يقرؤن القرآن

ويتقفرون العلم وزعمون ان لا قدر وان الامر انف فقال اذا لقيت اولئك فاخبرهم انى برئ منهم وانهم

براء منى والذى يحلف به عبدالله بن عمر لو ان لاحدهم مثل احد ذهبا فانفقه ما قبله الله منه حتى يؤمن

بالقدر ثم قال حدثنى عمر بن الخطاب قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ طلع علينا رجل

شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا نعرفه حتى جلس الى رسول الله صلى

الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرنى عن الاسلام فقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة

وتؤتى الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت قال فعجبنا

له يسأله ويصدقه قال فاخبرنى عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر

وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرنى عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن

تراه فانه يراك قال فاخبرنى عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنى عن اماراتها

قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون فى البنيان قال ثم

انطلق فلبثت مليا ثم قال يا عمر اتدرى من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل اتاكم يعلمكم

دينكم **ترجمہ** یحیی بن یعمر سے روایت ہے سب سے پہلے جسنے تقدیر کے مسئلے میں گفتگو کی معبد جہنی تہا بصرہ میں تو میں اور حمید بن
عبدالرحمن حج یا عمرہ کو گئے [illegible] نکلے اور اپنے دل میں کہا اگر کسی صحابی سے ملاقات ہو جاوے اور جو گفتگو یہ لوگ تقدیر کے بارہ میں کرتے
ہیں اوسکی تحقیق کرلیں (تو بہت بہتر ہو) پہر اللہ تعالی نے ایسی ہی توفیق دی کہ عبداللہ بن عمر ہمکو مسجد میں جاتے ہوئے ملے میں نے
کہا اے ابا عبدالرحمن (کنیت ہے حضرت عبداللہ بن عمر کی) ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑہتے ہیں اور اوس میں باریکیان
نکالتے ہیں وہ کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں ہے سب کام یونہی ہو گئے ہیں - یعنے پہلے سے اللہ جل جلالہ
نے کسی کے بارہ میں کچھ نہیں لکہا کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی ہر شخص اپنے عملون کی وجہ سے جنت میں جاویگا
یا دوزخ میں) عبداللہ بن عمر نے کہا جب تو ان لوگون سے ملے تو کہہ دیجیو میں ان سے بیزار ہون وہ مجہہ
سے بیزار ہیں قسم ہے اوس شخص کی جسکی عبداللہ قسم کہایا کرتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) اگر کسی کے پاس احد پہاڑ برابر سونا
ہو پہر وہ اوسکو خرچ کرے اللہ کی راہ میں تو کبہی اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک وہ تقدیر پر ایمان نلاوے بعد اوسکے کہا مجہسے
نقل کیا عمر بن الخطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تہے اتنے میں ایک شخص دکہلائی دیا جو بہت اجلے کپڑے پہنے تہا
اور بال اوسکے خوب کالے تہے یہ نہیں معلوم ہوتا تہا کہ وہ سفر سے آیا ہے نہ ہم اوسکو پہچانتے تہے وہ آنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
بیٹھ گیا اور اپنے گہٹنے آپ کے گہٹنون سے ملا دیے پہر اوسنے کہا اے محمد مجہہ کو بتاؤ اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا اسلام یہہ ہے کہ تو گواہی
دے اس بات کی کوئی معبود سچا نہیں ہے سوا اللہ کے اور حضرت محمد اوسکے بہیجے ہوئے ہیں اور نماز کو وقت پر ادا کرے اور زکوۃ دیوے

اور رمضان کے روزے رکہے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھکو طاقت ہو اوس شخص نے کہا سچ ہے ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے
پھر آپ ہی سچ کہتا ہے بعد اوس کے اوس شخص نے کہا مجھکو بتاؤ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے اللہ پر اور اوسکے
فرشتوں پر اور اوسکی کتابوں پر اور اوس کے پیغمبرون پر اور ایمان لاوے تو تقدیر پر کہ برا بہلا سب اللہ کیطرف سے ہے اوس
شخص نے کہا سچ ہے پھر اوس نے کہا مجھکو بتاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کو پوجے اس طرح جیسے تو اوسکو دیکھتا ہے
اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ تو ہو کہ وہ تجھکو دیکھتا ہے پھر اوس شخص نے کہا مجھکو بتاؤ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس شخص سے پوچھا جاوے
وہ پوچھنیوالے سے زیادہ نہیں جانتا اوس شخص نے کہا اچھا مجھ اوس کے نشانیان بتاؤ آپ نے فرمایا اوسکی نشانی یہ ہے کہ لونڈی
اپنی بیوی کو جنیگی یا اپنے میان کو جنیگی (یعنے لونڈی سے اولاد بہت پیدا ہوگی تو بیٹی یا بیٹا گویا اپنی مان کے مالک ہونگے
یا بیٹیان اوسپر ایسی حکومت کرینگے کہ اون کو اپنی لونڈی کی برابر سمجھینگے اور اون کی نافرمانی کرین گے) اور تو دیکھیگا
محتاج بکریان چرانیوالون کو دیکھے گا وہ اونچی اونچی عمارتین بناوین گے پھر وہ شخص چلا گیا حضرت عمر نے کہا مین تین رات
تک رہا (یا تین ساعت تک آپ پاس ٹہرا رہا (ایک نسخہ مین ملیا ہے بعوض ثلثا کے پھر تھوڑی دیر تک ٹہرا رہا) آپ نے پوچھا اے
عمر تو جانتا ہے یہ پوچھنیوالا کون تہا مین نے کہا اللہ اور اوس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تہے
تم کو دین سکہانے کیلیے آئے تہے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے قال فسأله رجل من مزينة او جهينة فقال يا رسول
الله فيما نعمل في شيء قد خلا ومضى او شيء يستأنف الآن قال في شيء قد خلا ومضى فقال الرجل او
بعض القوم ففيم العمل قال ان اهل الجنة ميسرون لعمل اهل الجنة وان اهل النار ميسرون لعمل اهل
النار ترجمہ جب آپ نے تقدیر کا بیان کیا تو ایک شخص قبیلہ مزینہ یا جہینہ سے کہنے لگا یا رسول اللہ ہم کیا جانکر عمل کرین
آیا یہ جانکر کہ تقدیر مین سب کچھ لکھا گیا ہے یا یون ہی نئی طور سے آپ نے فرمایا نہین بلکہ ہر شے تقدیر مین لکھا گیا ہے
پھر ایک شخص بولا کچھ لوگ بولے پھر عمل کس واسطے ہے آپ نے فرمایا جنت مین جانیوالی کو توفیق دیے جاوین گے جنتیون کے اعمال
کی اور دوزخ مین جانیوالی کو توفیق دیے جاوینگے دوزخیون کے اعمال کی اور ایک روایت مین یون ہے قال له ما الاسلام قال اقام
الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصوم شهر رمضان والاغتسال من الجنابة ترجمہ اوس شخص نے کہا
مجھکو بتلایئے کہ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑہنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکہنا اور جنابت سے غسل کرنا
عن ابي ذر وابي هريرة قالا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجلس بين ظهري اصحابه فيجيء
الغريب فلا يدري ايهم هو حتى يسأل فطلبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نجعل له
مجلسا يعرفه الغريب اذا اتاه قال فبنينا له دكانا من طين فجلس عليه وكنا نجلس بجنبتيه وذكر
نحو هذا الخبر فاقبل رجل وذكر هيئته حتى سلم من طرف السماط فقال السلام عليك يا محمد قال فرد عليه
النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے بیچ مین بیٹہتے تو جب کوئی نیا شخص آتا

آپ کو نہ پہچانتا جبتک پوچھتا نہیں ہم نے چاہا کہ آپ کیواسطے ایک ایسی جگہہ بیٹھنے کی بنادین کہ نیا شخص آتے ہے آپ کو پہچان لے
راوی نے کہا پہر ہم نے آپ کے لیے ایک چبوترہ مٹی کا بنایا آپ اوسپر بیٹھے اور ہم آپکے آس پاس بیٹھے پہر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح جیسے اوس کے کہا ایک شخص آیا جسکی شکل انہون نے بیان کی یہانتک کہ اوس نے جماعت کے کنارے سے سلام کیا اور
کہا السلام علیک یا محمد آپ نے سلام کا جواب دیا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تھے پہر بیان کیا حدیث کو خیر تک جیسی اوپر گزری

عن ابن الدیلمی قال اتیت الی ابی بن کعب فقلت له وقع فی نفسی شیء من القدر فحدثنی بشیء لعل
اللہ تعالی ان یذہبہ من قلبی فقال لو ان اللہ تعالی عذب اہل سمواتہ واہل ارضہ عذبہم و
ہو غیر ظالم لہم ولو رحمہم کانت رحمتہ خیرا لہم من اعمالہم ولو انفقت مثل احد ذہبا فی سبیل
اللہ تعالی ما قبلہ اللہ تعالی منک حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وان ما اخطاک
لم یکن لیصیبک ولو مت علی غیر ہذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد اللہ بن مسعود فقال مثل
ذلک قال ثم اتیت حذیفۃ بن الیمان فقال مثل ذلک ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مثل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن فیروز دیلمی سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے پاس گیا اور اون سے کہا میرے دل مین
تقدیر کی طرف سے کچھ شبہ آگیا ہے تو کچھ بیان کر شاید اللہ تعالی اس شبہ کو میرے دل سے دور کردے ابی نے کہا اگر اللہ تعالی
جتنے لوگ آسمانون اور زمین مین ہین سب کو عذاب کرے تو وہ کبھی ظالم نہ ہوگا (کیونکہ ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنیکو اور آسمان و زمین اور جو کچھ اون دونون مین ہے سب اسکے ملک ہے) اور جو سب پر رحمت کرے تو اوسکی رحمت اونکے لیے
اون کے عملون سے زیادہ بہتر ہوگی اور جو تو احد پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین صرف کرے تو اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک تو تقدیر پر
ایمان نہ لاوے اور جانے کہ جو تجھے پہونچا وہ ضرور پہونچنے والا تہا اور جو نہیں پہونچا وہ کبھی پہونچنے والا نہ تہا اگر تو سوا اس اعتقاد
کے اور کسی اعتقاد پر مریگا جہنم مین جاویگا پہر مین عبد اللہ بن مسعود پاس آیا انہون نے بہی ایسا ہی کہا پہر حذیفہ بن الیمان پاس آیا
انہون نے بہی ایسا ہی کہا پہر زید بن ثابت پاس آیا انہون نے بہی ایسی ہی حدیث بیان کی

عن ابی حفصۃ قال قال عبادۃ بن الصامت
لابنہ یا بنی انک لن تجد طعم حقیقۃ الایمان حتی تعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما خلق اللہ تعالی القلم وقال له اکتب فقال رب وماذا اکتب قال
اکتب مقادیر کل شیء حتی تقوم الساعۃ یا بنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مات علی غیر ہذا
فلیس منی **ترجمہ** ابو حفصہ سے روایت ہے عبادہ بن صامت نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے تو ایمان کے حلاوت کبھی نہ
پاویگا جبتک یہ نہ سمجھے کہ جو تجھے پہونچا وہ کبھی چوکنے والا نہ تہا اور تجھے نہ پہونچا وہ کبھی ملنے والا نہ تہا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اوس سے کہا لکھ اوس نے کہا کیا لکھون فرمایا
لکھہ ہر چیز کا اندازہ قیامت تک اے بیٹے میرے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کسی اور اعتقاد پر

مرے وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احتج ادم وموسی فقال
موسی یا ادم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنۃ فقال لہ ادم انت موسی اصطفاک اللہ بکلامہ و
خط لک التوراۃ بیدہٖ تلومنی علی امر قدرہ علی قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ فحج ادم موسی **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی علیہما السلام نے بحث کی موسی نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ
ہو تم ہی نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکلوایا (اللہ کی نافرمانی کر کے ورنہ ہم سب جنت میں آرام سے رہتے) آدم نے کہا اے موسی
تو وہ ہے جسکو اللہ نے برگزیدہ کیا اوس سے بات کر کے اور تیرے لیے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا کیا تو مجھ پر ملامت کرتا ہے اوس کام
پر جو اللہ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا چالیس برس پہلے میری پیدائش سے پھر غالب ہو گئے آدم موسی پر **ف** یعنی موسی علیہ السلام
بحث میں مغلوب ہو گئے اور آدم غالب ہوئے اس وجہ سے کہ گذشتہ کو دوسرے بشر کے گناہ پر اعتراض اور مواخذہ نہیں پہونچتا یہ تو خالق
کا منصب ہے کہ وہ اپنے مخلوق سے گناہ کا مواخذہ کرے یا معاف کر دیوے ایک حدیث میں ہے کہ تم بندوں کے گناہوں
کو اسطرح نہ دیکھو گویا تم رب ہو بلکہ اسطرح دیکھو کہ تم بندے ہو **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان موسی قال یا رب ارنا ادم الذی اخرجنا ونفسہ من الجنۃ فاراہ اللہ ادم فقال انت ابونا
ادم فقال لہ ادم نعم قال انت الذی نفخ اللہ فیک من روحہ وعلمک الاسماء کلہا وامر الملائکۃ
فسجدوا لک فقال نعم قال فما حملک علی ان اخرجتنا ونفسک من الجنۃ فقال لہ ادم ومن انت قال انا
موسی قال انت نبی بنی اسرائیل الذی کلمک اللہ من وراء الحجاب لم یجعل بینک وبینہ رسولا من خلقہ قال
نعم قال افما وجدت ان ذلک کان فی کتاب اللہ قبل ان اخلق قال نعم قال فیم تلومنی فی شیء
سبق من اللہ تعالی فیہ القضاء قبلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک فحج ادم موسی
علیہما السلام **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیؑ نے کہا اے رب میرے
دکھلا دے مجھکو آدم علیہ السلام کو جنہوں نے ہم کو اور خود اپنے تئین بھی جنت سے نکالا تو اللہ تعالی نے دکھلا دیا اونہیں آدم علیہ السلام
کو موسی علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا تم ہماری باپ آدم ہو اونہوں نے کہا ہاں موسی نے کہا تم وہی آدم ہو جن میں
اللہ تعالی نے اپنے پیدا کی ہوئی روح پھونکی اور سب نام اونکو بتائے اور فرشتوں کو حکم کیا اونہوں نے سجدہ کیا تم کو انہوں نے
کہا ہاں موسی علیہ السلام نے کہا پھر تمہیں کیا ہوا کہ تم نے نکالا ہم کو اور اپنے تئین بھی جنت سے حضرت آدم نے کہا تم کون ہو
انہوں نے کہا موسی آدم نے کہا تم نبی ہو بنی اسرائیل کے تم سے باتیں کی اللہ جل جلالہ نے پردے کی آڑ سے بغیر کسی مخلوق
کے واسطے کے (یعنی اللہ نے خود تم سے کلام کیا اور کسی فرشتے کا ذریعہ نہیں کیا جیسے اور انبیا سے کیا) انہوں نے کہا
ہاں آدم نے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جو میرے نے کیا وہ اللہ کی کتاب میں موجود تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے موسی نے کہا کیوں نہیں
جانتا ہوں آدم نے کہا پھر تم کیا ملامت کرتے ہو اوس کام پر جسکو اللہ تعالی پہلے ہی لکھ چکا تھا میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو فرمایا اوس وقت آدم غالب ہوگئے موسیٰ علیہ السلام پر **عن** مسلم بن یسار الجہنی ان عمر بن الخطاب سئل عن هذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم قال قرأ القعنبی الآیۃ فقال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل خلق ادم ثم مسح ظھرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للجنۃ وبعمل اھل الجنۃ یعملون ثم مسح ظھرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للنار وبعمل اھل النار یعملون فقال رجل یا رسول اللہ ففیم العمل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اذا خلق العبد للجنۃ استعملہ بعمل اھل الجنۃ حتی یموت علی عمل من اعمال اھل الجنۃ فیدخلہ بہ الجنۃ واذا خلق العبد للنار استعملہ بعمل اھل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اھل النار فیدخلہ بہ النار **ترجمہ** مسلم بن یسار سے روایت ہے حضرت عمرؓ سے کسی نے اس آیت کو پوچھا واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ھذا غافلین او تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون **ف** یاد کرو اوس وقت کو جب تیرے رب نے آدم کی اولاد کو اونکی پیٹ سے نکالا پھر اونکو گواہ کیا اس بات پر کیا میں تمہارا رب نہیں ہون انہوں نے کہا کیون نہیں ہم نے اسواسطے تم کو گواہ کر لیا کہ تم قیامت میں یون نہ کہو ہم اس سے غافل تھے یا یون کہنے لگو ہمارے باپ دادا ہم سے پہلے شرک میں پڑ گئے ہم اونکی اولاد ہوئے کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے اوس گناہ سے جو جھوٹون نے کیا **ت** حضرت عمر نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اس آیت کو پوچھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدمؑ کو پیدا کیا پھر اونکی پیٹ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میں نے ان لوگون کو جنت کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیون کے کام کرینگے پھر اون کی پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا ان لوگون کو میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جہنمیون کے کام کرینگے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ پھر عمل سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا اللہ جس کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے جنتیون کے کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے جنتیون کے کامون میں سے کسی کام پر یعنی خاتمہ بخیر ہوتا ہے تو اوسکو جنت میں لیجاتا ہے اور جب کسی بندے کو دوزخ کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے دوزخیون کے کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ دوزخیون کے کامون میں سے کسی کام پر مرتا ہے یعنے خاتمہ برا ہوتا ہے معاذ اللہ پھر اوسکو دوزخ میں لیجاتا ہے **عن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارھق ابویہ طغیانا وکفرا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس غلام کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ پیدا ہوا تھا کفر پر یعنی اوسکی تقدیر میں یہہ لکھا تھا کہ اگر بڑا ہوگا تو کافر ہو جاویگا اور جو وہ جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پہانس دیتا **عن** ابی بن کعب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ واما الغلام فکان ابواہ مؤمنین وکان طبع یوم طبع کافرا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر سنی تہا واما الغلام فکان ابواہ مؤمنین کہ وہ لڑکا جسدن پیدا ہوا
تہا کفر پر پیدا ہوا تہا یعنی اوسکی تقدیر مین یہہ لکہا تہا کہ بڑا ہوکر کافر ہوجاویگا **عن** ابی بن کعب عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ابصر الخضر غلاما یلعب مع الصبیان فتناول راسه فقلعه فقال موسی اقتلت نفسا
زاکیة **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو لڑکوں کے ساتہہ
کہیلتا ہوا دیکہا اوسکی سرکو پکڑکر اکہیڑ لیا موسیٰ نے کہا اقتلت نفسا زکیة بغیر نفس یعنے تو نے مار ڈالا ایک شخص کو جس نے
کوئی خون نہین کیا تہا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق
المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین یوما ثم یکون علقة مثل ذلک ثم یکون مضغة
مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیه ملکا فیؤمر باربع کلمات فیکتب رزقه واجله وعمله ثم یکتب شقی او سعید
ثم ینفخ فیه الروح فان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنة حتی ما یکون بینه وبینھا الا ذراع او قید ذراع
فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فید خلھا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینه
وبینھا الا ذراع او قید ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنة فید خلھا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے بیان کیا اور آپ سچے ہین کہ ہر ایک شخص کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ مین اکہٹا کیا جاتا
ہے چالیس دن تین پہر وہ ایک خون کی پہٹکی ہوجاتا ہے پہر ایک گوشت کا ٹکڑا ہوجاتا ہے پہر اللہ اوسکے پاس ایک فرشتے کو
بہیجتا ہے وہ چار باتین اللہ کے حکم سے لکہتا ہے ایک تو رزق اوسکی دوسری عمر اوسکی تیسری عمل اوسکی چوتہی یہہ کہ وہ
شقی ہے یا سعید ہے پہر اوس مین روح پہونکی جاتی ہے تم مین سے کوئی عمل کیا کرتا ہے جنتیون کے جب اوسکو اور جنت کے بیچ مین ایک
ہاتہہ کے برابر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اوسکی تقدیر کا لکہا پورا ہوجاتا ہے اور وہ جہنمیونکا کام کرتا ہے تو جہنم مین جاتا ہے اور تم مین سے کوئی
دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ سے ایک ہاتہہ برابر فاصلہ رہ جاتا ہے پہر اوس پر تقدیر کا لکہا زور کرتا ہے
جنتیون کا کام کرلیتا ہے اور جنت مین جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاتمے کا بڑا اعتبار ہے اچہے یا برے کامون پر پورا یقین
نہین ہوسکتا کہ آدمی جنت مین جاویگا یا دوزخ مین جاویگا مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیک اعمال کرتا رہے اور خدا سے خاتمہ بخیر ہونے
کی دعا کرتا رہے امید ہے کہ جب ساری عمر نیک اعمال کریگا تو آخر مین بہی اوس سے نیک ہی کام صادر ہوگا واللہ المستعان **عن**
عمران بن حصین قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ اعلم اھل الجنة من اھل النار قال
نعم قال ففیم یعمل العاملون قال کل میسر لما خلق له **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کسی نے پوچہا یا رسول اللہ کیا جنتی اور جہنمی پہلے ہی سے معلوم ہوچکے ہین (اللہ کے علم مین) آپ نے فرمایا ہان اوس نے کہا
پہر عمل کرنیوالے کس بہروسے پر عمل کرتے ہین آپ نے فرمایا (عمل کرو) ہر ایک توفیق دیا جاویگا اوس کام کی جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا
عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم **ترجمہ** عمر بن

عمر بن الخطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیٹھو قدریہ کے ساتھ اور مت ابتدا کرو اون سے ساتھ سلام
اور کلام کے

باب فی ذراری المشرکین مشرکون کی اولاد کے بیان مین

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن اولاد المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
پوچھا مشرکون کی اولاد (یعنی جو لڑکے یا لڑکیان انکی بچپن مین مر جاوین) کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے
بڑے ہونیکے بعد (یعنی اللہ جل جلالہ انکے مآل کار کو خوب جانتا ہے کہ یہ بڑے ہوکر کافر رہیگا اور اطاعت کریگا پس اپنے علم کے موافق
انکا فیصلہ کریگا

عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین فقال من آبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل
قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت یا رسول اللہ فذراری المشرکین قال من آبائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا
عاملین **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مؤمنین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اپنی مان باپ کا سا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
بغیر عمل کے اونکا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے مین نے کہا یا رسول اللہ مشرکین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا اپنے مان باپ کا
سا مین نے کہا بغیر عمل کے آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے **ف** پس اللہ اپنے علم کے موافق مؤمنین اور مشرکین کے اولاد کا فیصلہ کریگا جسکو وہ جانتا ہے
بڑے ہوکر نیک عمل کرتا اگر جیتا اوسکو وہ جنت مین لیجاویگا اور جسکو وہ جانتا ہے کہ یہ برے اعمال کرتا اگر جیتا اوسکو جہنم مین لیجاویگا اس مسئلہ مین علما کے کئی
قول مین بعضو نکا یہ قول ہے کہ اولاد اپنے مان باپ کے تابع مین اگر مان باپ مؤمنین مین ہین تو جنت مین جاوینگے اگر مشرکین مین ہین تو دوزخ مین جاوینگے
بعضو نکے نزدیک اسی ظاہر حدیث پر یہ ہے کہ اللہ تعالی اون مین تفریق کریگا او مطیع کو گنہگار سے ممتاز کریگا بعضو نے اس مسئلہ مین توقف
کیا ہے بعضو نے انکو جنتی کہا ہے بعضو نے دوزخی اور اللہ خوب جانتا ہے جو حق ہے

باب مین **عن** عائشۃ ام المؤمنین قالت اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بصبی من الانصار یصلی علیہ قالت قلت یا رسول اللہ طوبی لھذا لم یعمل شرا و لم یدر بہ فقال او غیر ذلک
یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لھا اھلا وخلقھا لھم وھم فی اصلاب آبائھم وخلق النار وخلق لھا اھلا وخلقھا لھم وھم فی
اصلاب آبائھم **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس انصار کی ایک
لڑکے کا جنازہ آیا نماز پڑھنے کے لیے تو مین نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہے اسکے لیے اس نے کوئی گناہ نہین کیا نہ گناہ کو سمجھا
آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی سمجھتی ہے حالانکہ ایسا نہین ہے اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا اور اوس کے
لیے لوگون کو بھی پیدا کیا اور جنت کو اونہی لوگون کے واسطے بنایا اور وہ اپنے باپون کی پشت مین تھے
اور پیدا کیا جہنم کو اور بنایا جہنم کے لیے لوگون کو اور بنایا لوگون کو جہنم کے لیے اور وہ اپنے باپون کے
پشت مین تھے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود
یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ کما تنتج الابل من بھیمۃ جمعاء ھل
تحس من جدعاء قالوا یا رسول اللہ افرأیت من یموت وھو صغیر قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہے کہ (یعنی شرک اور کفر سے اوس کا ذہن پاک ہوتا ہے)

پہر اوسکی ماں باپ اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں جیسے اونٹ صحیح سالم جانور سے پیدا ہوتا ہے بہلا اوس میں کوئی کنکٹا
نظر آتا ہے (یعنی جیسے جانور کا بچہ صحیح و سالم پوری اعضا کے ساتھہ پیدا ہوتا ہے اور وہ سب عیوب سے پاک ہوتا ہے پہر لوگ
اوسکے کان کاٹتے ہیں داغ دیتے ہیں اوسکی صورت بگاڑتے ہیں اسی طرح آدمی کا بچہ بھی شرک اور کفر سے پاک ہوتا ہے پیدا
ہونے کیوقت اگر اوسکو یون ہی چہوڑ دیا جاوے تو اسلام جلدی تاثیر کرے مگر ماں باپ اوسکو شرک اور کفر میں پہانس دیتے
ہیں) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا تہا جو وہ
عمل کرینگے۔ ابن وہب نے کہا مین نے دیکہا مالک سے ایک شخص نے پوچہا اس حدیث سے اہل بدعت یعنی قدریہ حجت لاتے ہیں
(اس بات کی کہ برائی بہلائی انسان کے اختیار میں ہے اور تقدیر کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں یہہ ہے کہ بچہ کورا
پیدا ہوتا ہے پہر انسان اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں) امام مالک نے کہا تم اون پر حجت لاؤ اس حدیث کے آخر سے کیونکہ اوس
مین یہہ ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا تہا
جو وہ عمل کرینگے (اس سے معلوم ہوا کہ جو کچہہ قیامت تک ہونیوالا تہا وہ سب پہلے اللہ جل جلالہ کے علم میں مقرر اور مقدر ہو چکا
تہا **ف** اس حدیث سے بعض ملاحدہ یہہ استدلال کرتے ہیں کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اوسکا کوئی مذہب نہیں ہوتا
پس مذہب کا التزام ایک فضول ہے کیونکہ فطرت میں کوئی مذہب نہیں اور مراد اسلام ہے وہی حالت فطری ہے جو ہر ایک انسان
کو ولادت کیوقت ہوتی ہے نہ یہ اسلام جو علمائے اسلام نے ٹہرایا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس حدیث کے معنے تم نہیں سمجہے ابوداؤدنے

بروایت اس حدیث کے حجاج بن منہال سے روایت کیا قال سمعت حماد بن سلمۃ یفسر حدیث کل مولود یولد
علی الفطرۃ قال ھذا عندنا حیث اخذ اللہ علیہم العھد فی اصلاب آبائھم حیث قال الست بربکم
قالوا بلی **ترجمہ** مین نے حماد بن سلمہ سے سنا وہ تفسیر کرتے تہے اس حدیث کی کہ مراد فطرت سے وہ عہد ہے جو اللہ تعالے نے اون
سے لیا تہا جب وہ اپنی باپ دادا کی پشت مین تہے کہ مین تمہارا رب نہیں ہون انہون نے کہا بیشک تو ہمارا رب ہے پس
مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جو بچہ دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے پہر مشرکین اور یہود اور نصاریٰ کی صحبت سے
تو حید بہول جاتا ہے اور شرک اور کفر میں پہنس جاتا ہے **عن** عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ
والموؤدۃ فی النار **ترجمہ** عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ گاڑنیوالی اور جو زندہ گاڑی گئی
دونون جہنم مین جاوینگے **ف** زندہ گاڑنیوالے تو اسواسطے کہ وہ مشرک ہے اور اوس نے خون کیا ایک نفس کا بغیر قصور کے
اور زندہ گاڑی گئی اسواسطے کہ وہ مشرک کی اولاد ہے اور وہ بہی تابع ہے اپنے ماں باپ کے اگر مسلمان عورت اپنی لڑکی کو گاڑ دے
(زندہ درگور کرے) تو لڑکی کو جہنم مین جانا ضرور نہیں **عن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال ابوک
فی النار فلما قفا قال ان ابی و اباک فی النار **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں
ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ جہنم مین ہے جب وہ پیٹہہ پہیر کر چلا آپ نے فرمایا میرا باپ بہی جہنم مین ہے اور تیرا باپ بہی جہنم میں ہے

دیا آپ نے اوسکی تسکین کے لیے فرمایا تاکہ اوسکو ملال نہو اور وہ خوب سمجھہ جاوے کہ آخرت مین کسی کا عمل دوسرے کے کام نہین
آتا اور کافر و مشرک کو کوئی عذاب سے بچا نہین سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے حبیب ہین اور اوس کے
سب بندون مین اللہ کے نزدیک زیادہ پیارے ہین اونکا باپ جہنم مین ہو تو دوسرا باپ کیونکر جنت مین ہو سکتا ہے بعض
علمانے جیسے جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرتؐ کی ماں باپ کو دوبارہ جلایا اور وہ
اسلام سے مشرف ہوئے اور عذاب سے مخلصی پائی بعضون نے کہا وہ شرک سے محفوظ تھے اور اسلام سے مشرف نہ ہوئے کیونکہ
وہ زمانہ فترت تہا اسلیے اون کو نجات ہوگی لیکن اکثر علما کے نزدیک دلائل اون کے دوبارہ جلائے جانے کے اور اسلام سے
مشرف ہونیکی قوی نہین ہین اسلیے سکوت اس مسئلہ مین اَولیٰ اور انسب ہے واللہ اعلم **عن** انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن مین اسطرح پہرتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے (یعنی
ہر رگ و ریشہ مین شیطان کا اثر ہو سکتا ہے) **باب** فی الجہمیۃ جہمیہ کا بیان **ف** جہمیہ ایک فرقہ ہے بہتر گمراہ
فرقون مین سے جو منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف اور ظہور اوسکا اوائل زمانہ تبع تابعین مین ہوا یہہ فرقہ منکر
ہے اللہ جل جلالہ کے صفات کا جیسے استوا اور نزول اور سمع اور بصر اور کلام اور جلوس اور فوقیت کا جنکا ثبوت آیات اور
احادیث سے ہے اور کہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ خالی ہے اون صفتون سے جو مخلوق مین پائی جاتی ہین جیسے اوترنا چڑہنا بیٹہنا دیکہنا سننا اہل حدیث
اور ائمہ اہل سنت و جماعت نے سلف اور خلف اونکا خوب رد کیا ہے اور صفات اللہ کو متعدد احادیث و آیات سے ثابت کیا ہے اکثر حدیث کے
کتابون مین اس فرقے کا رد موجود ہے اور اسکیواسطے ایک علحدہ باب ہے جس مین احادیث صفات بیان کیجاتی ہین زیادہ تفصیل کے
اس مقام مین گنجایش نہین ہے جسکو منظور ہو وہ کتاب الانتہا فی الاستوا یا کتاب النزول ابن تیمیہ یا کتاب العرش والعلو امام ذہبی کی ملاحظہ
کرے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا خلق الله الخلق
فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شيئا فليقل آمنت بالله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ لڑتے جہگڑتے اور بحث کرتے رہین گے یہانتک کہ کہین گے اللہ نے تو تمام مخلوقات کو پیدا کیا پہر اللہ کو کس نے پیدا
کیا تو جس شخص کو ایسا شبہہ گزرے وہ یون کہے ایمان لایا مین اللہ پر **ف** تاکہ ایمان اوسکا پہر نیا ہو جاوے دوسری
روایت مین یہ ہے فاذا قالوا ذلك فقولوا الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا
احد ثم لیتفل عن یساره ولیستعذ بالله من الشیطان ترجمہ یعنی جب لوگ ایسا کہنے لگین تم یون کہو اللہ ایک ہے
اپنی ذات اور صفات مین کوئی اوسکی مثل نہین ہے اللہ کو احتیاج نہین ہے نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اوسکی جوڑ کا کوئی
ہے پہر بائین طرف تین بار تہوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے **عن** العباس بن عبد المطلب قال کنت
فی البطحاء فی عصابة فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فمرت بهم سحابة فنظر الیها فقال ما تسمون هذه

قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ابو داود لم اتقن العنان جيدا
قال هل تدرون ما بعد ما بين السماء والارض قالوا لا ندري قال ان بعد ما بينهما اما واحدة او
اثنتان او ثلاث وسبعون سنة ثم السماء فوقها كذلك حتى عد سبع سموات ثم فوق السابعة
بحر بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهم وركبهم
مثل ما بين سماء الى سماء ثم على ظهورهم العرش بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم
الله تعالى فوق ذلك **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے میں بطحا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا جنمیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اتنے میں ایک ابر کا ٹکڑا اوپر سے گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
دیکھا اور فرمایا تم اوسکو کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا سحاب آپ نے فرمایا اور مزن بھی لوگوں نے کہا ہاں مزن بھی کہتے
ہیں آپ نے فرمایا عنان بھی لوگوں نے کہا عنان بھی کہتے ہیں آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ آسمان زمین میں کتنا فاصلہ
ہے لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا پھر اوسکے اوپر دوسرا آسمان ہے اتنے ہی فاصلے
پر ہے پھر تیسرا آسمان یہانتک کہ آپنے ساتون آسمانوں کو بیان کیا پھر آپنے فرمایا ساتوین آسمان کے اوپر ایک دریا ہے جسکے
اوپر اور تلے میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اوسکے اوپر آٹھ بکریان ہیں (یعنی فرشتے بصورت
بکریوں کے) جنکے کھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اون کی پشت پر عرش
ہے اوسکے اوپر اور نیچے کے کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اللہ تعالی جل جلاله وعز
شانه اس عرش کے اوپر ہے **عن** جبير بن مطعم قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال يا رسول الله
جهدت الانفس وضاعت العيال ونهكت الاموال وهلكت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع
بك على الله ونستشفع بالله عليك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك اتدري ما تقول
وسبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك
انه لا يستشفع بالله على احد من خلقه شان الله اعظم من ذلك ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته
لهكذا وقال باصابعه مثل القبة عليه وانه ليئط به اطيط الرحل بالراكب قال ابن بشار
في حديثه ان الله فوق عرشه وعرشه فوق سمواته وساق الحديث **ترجمہ** جبیر بن مطعم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مصیبت میں پڑ گئی لوگ اور تباہ
ہو گئے گھر بار و گھٹ گئے مال اور مر گئے جانور تو دعا کیجئے اللہ سے پانی برسنے کی۔ ہم سفارش لیجاتے ہیں آپکی اللہ پاس اور
سفارش لاتے ہیں اللہ کی آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تو سمجھتا ہے کیا کہتا ہے اور آپنے سبحان اللہ کہا پھر
اللہ کی تعریف کرتے رہے (بڑی دیر تک) یہانتک کہ معلوم ہوا اثر اوس گنوار کے کہنے کا آپ کے صحابہ کے چہروں میں ف

یعنی آپ کے چہرون مین کراہت اور ناخوشی پائی گئی اسوجہ سے کہ اوس گنوار نے اسد جل جلالہ کی نسبت جو ساری جہان
اور زمین و آسمان کا مالک ہی سفارش کرنیکا لفظ کہا حالانکہ سفارش کرنیوالا درجہ مین اوس شخص کے جسکو سفارش
کرے کم ہوتا ہے ت پھر آپ نے فرمایا اری اسد کی سفارش نہین کی جاتی اوسکی مخلوقات مین سے کسی پر اسد جل جلالہ
کی شان بہت بڑی اور برتر ہے ایسی بات سے اری تو جانتا ہی کہ اسد جل جلالہ کی بڑائی اور بزرگی کیسی ہی اوسکا عرش تحت
آسمانون پر اسطرح سے ہے اور اشارہ کیا اونگلیون سے ایک گنبد کے طور پر باوجود اسکی وہ چرچراتا ہی اسد کی خوف اور عظمت سے جیسے
پالان چرچراتی ہی سوار کر نیچے ابن بشار نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ اسد جل جلالہ اپنے عرش کے اوپر ہے اور عرش
اوسکا اوسکی آسمانون کے اوپر ہی ف پس اسد تعالی فوق الفوق اور فوق مطلق ہی اوس سے فوق کوئی چیز نہین ہے

عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملک من ملائكة
الله تعالی من حملة العرش ان ما بین شحمة اذنه الی عاتقه مسیرة سبعمائة عام ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اجازت ہوئی ایک فرشتے کا حال بیان کرنیکی اون فرشتون مین سے
جو اسد جل جلالہ کو عرش اوٹھاتے ہوے ہین اوسکی کان کی لو سے مونڈھے تک سات برس کی راہ ہی عن ابی هریرة

کان یقرأ هذه الآية ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها الی قوله سمیعا بصیرا قال رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یضع ابهامه علی اذنه والتی تلیها علی عینه قال ابو هریرة رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقرأها ویضع اصبعیه قال المقری وهذا رد علی الجهمیة ترجمہ ابو ہریرہؓ اس آیت
کو پڑھتی تھے ان اسد یامرکم سے خیر تک یعنی سمیعا بصیرا تک اور کہتی تھے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو دیکھا آپ سمیعا
بصیرا پڑھتے وقت انگوٹھے کو کان پر رکھ لیتے اور کلمے کی اونگلی کو آنکھ پر ف آپ اشارہ کرتے تھے صفت سمع اور بصر
پر یعنی اسد جل جلالہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے حقیقۃً نہ مجازاً جیسے جہمیہ کا قول ہے کہ سننے اور دیکھنے سے مراد علم ہی
ت مقری نے کہا یہ رد ہی جہمیہ پر

باب فی الرؤیة اسد تعالی کے دیدار کا بیان

عن جریر بن عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم جلوسا فنظر الی القمر لیلة البدر لیلة اربع عشرة فقال انکم
سترون ربکم کما ترون هذا لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوة قبل طلوع الشمس
وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ هذه الآية فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ترجمہ جریر بن
عبد اسد سے روایت ہی ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے چاند کو دیکھا چودھوین رات کو اور فرمایا نزدیک
ہی کہ تم اپنے رب کو دیکھو جیسے اسکو دیکھتے ہو اوسکی دیکھنے مین کشمکش اور زحمت نہ ہوگی پس اگر تم سے ہو سکے تو محافظت کرو
اوس نماز کی جو آفتاب نکلنے سے پہلے ہے (یعنی فجر) اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے ہے (یعنی عصر) پھر آپ نے اس آیت کو
پڑھا فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس الآية یعنے پاکی بیان کر اپنے رب کی آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اور رات

کے ٹکڑون مین اور ون کے ٹکڑون مین اخیر تک عن ابی هریرة قال قال ناس یارسول الله انرى ربنا عزوجل
یوم القیمة قال هل تضارون فی رؤیة الشمس فی الظهیرة لیست فی سحابة قالوا لا قال هل
تضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر لیس فی سحابة قالوا لا قال والذی نفسی بیده لا تضارون
فی رؤیته الا کما تضارون فی رؤیة احدهما ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے لوگون نے کہا یارسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار
کو قیامت مین دیکھینگے آپ نے فرمایا کیا تم کو کوئی مشکل ہوتی ہے دوپہر کو سورج دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ
نے فرمایا کیا تم کو مشکل ہوتی ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ نے فرمایا قسم اوس
شخص کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے تم کو اللہ جل جلالہ کے دیکھنے مین بھی کوئی مشکل نہ ہوگی مگر جتنی چاند یا سورج کے دیکھنے
مین ہوتی ہے ف مطلب یہہ ہے کہ کچھہ دقت نہ ہوگی اور نہ کشمکش اور روک ہوگی جیسے دنیا کے بعض چیزون کے دیکھنے
مین ہوتی ہے کہ ایک پر ایک گرتا ہے اور دیکھنا نہین ملتا وہان ہر شخص فراغت سے بکمال وسعت اپنے پروردگار کو دیکھیگا عن
ابی رزین العقیلی قال قلت یارسول الله اکلنا یری ربه قال ابن معاذ مخلیا به یوم القیمة وما آیة ذلک
فی خلقه قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر قال ابن معاذ لیلة البدر مخلیا به ثم اتفقا قلت بلی
قال فالله اعظم قال ابن معاذ قال فانما هو خلق من خلق الله فالله اجل واعظم ترجمہ ابورزین عقیلی سے
روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ کیا ہم مین سے ہر ایک شخص الگ الگ اپنے رب کو دیکھیگا یعنے بغیر زحمت اور کشمکش کے قیامت
کے روز اگر دیکھیگا تو دنیا مین اوسکی مثال کیا ہے آپ نے فرمایا اے ابا رزین کیا تم مین سے ہر ایک شخص چاند کو دیکھتا ہے
چودھوین رات کو بغیر زحمت اور کشمکش کے مین نے کہا کیون نہین آپ نے فرمایا پہر اللہ کی تو شان بہت بڑی ہے چاند تو اوس
کی ایک بنائی ہوئی چیز ہے جب اوس کو سب دیکھتے ہین اور کسی طرح کا ہجوم نہین ہوتا نہ مشکل پڑتی ہے پس اللہ تعالی
بھی قادر ہے کہ بلا دقت اور ہجوم کے اپنا جمال مبارک سب مومنین کو دکہا دے عن عبد الله بن عمر قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم یطوی الله تعالی السموت یوم القیمة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا
الملک این الجبارون این المتکبرون ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی
قیامت کے روز آسمانون کو لپیٹ لیگا پہر اونکو داہنے ہاتھہ سے پکڑکر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے بادشاہ جابر اور کہان ہین
غرور کرنیوالے پہر زمینون کو لپیٹ کر دوسرے ہاتھہ مین لیکر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے جابر بادشاہ کہان ہین غرور
کرنیوالے عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ینزل ربنا عزوجل کل لیلة الی السماء الدنیا
حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب له من یسالنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے پروردگار ہمارا ہر رات کو پہلے آسمان پر جب تہائی

رات باقی رہتی ہے پہر فرماتا ہی کون دعا کرتا ہے مجہہ سے کہ مین اوسکی دعا قبول کرون اور کون مانگتا ہی مجہہ سے کہ مین اسکو دون
کون بخشش چاہتا ہی مجہہ سے کہ مین اوسکو بخشون **ف** خطابی نے کہا علماء سلف اور ایمہ فقہا کا مذہب یہہ ہی کہ اس قسم کے
احادیث کو انکے ظاہر پر رکہین اور اوس کی تاویل نکرین کیونکہ اونکا علم قاصر ہے ان کے سمجہنے سے پہر روایت کیا اوزاعی نے
کہ مکحول اور زہری کہتے تہے جاری کرو ان احادیث کو جیسی آئین

باب فی القرآن

قرآن اللہ کا کلام ہے **ف** یعنی یہی قرآن جسکو ہم نماز مین پڑہتے ہین اور جو لکہا گیا مصحف مین یہہ اللہ جل جلالہ کا کلام ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام اسکو اللہ سے سنکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آن کر سناتے تہے پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگونکو سناتے **عن** جابر بن عبد اللہ

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض نفسہ علی الناس بالموقف فقال الا رجل یحملنی الی قومہ
فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے تہے
اپنے تئین لوگون پر موقف مین (یعنی وقوف کی جگہہ مین مراد عرفات ہی) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص ہی جو مجہکو اوٹہا لیچلے
اپنی قوم پاس کیونکہ قریش نے مجہکو روک دیا ہے میرے رب کے کلام پہونچانے سے **عن** عامر بن شہر قال کنت

عند النجاشی فقرأ ابن لہ آیۃ من الانجیل فضحکت فقال اتضحک من کلام اللہ تعالی **ترجمہ** عامر بن شہر
سے روایت ہی مین نجاشی (ایک بادشاہ کا لقب ہے) پاس بیٹہا تہا اون کے ایک بیٹے نے انجیل کی آیت پڑہی تو مین ہنسنے لگا
نجاشی نے کہا کیا تو اللہ کی کلام پر ہنستا ہے **عن** عائشۃ قالت ولشانی فی نفسی کان احقر من ان یتکلم

اللہ فی بامر یتلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی (اوس قصے مین جب لوگون نے اون کو بری کام کی تہمت لگائی تہی)
انہون نے کہا مین اپنے تئین اس لائق نہ جانتی تہی کہ اللہ جل جلالہ میرے باب مین کچہہ کلام کریگا جو (ہمیشہ) پڑہا جاویگا

عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ
من کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ ثم یقول کان ابوکم یعوذ بہما اسمعیل واسحاق
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو یون پناہ مانگتے
تہے اسطرح آپ فرماتے تہے پناہ دیتا ہون مین تم کو اللہ کے کلمات کی جو پوری ہین (اون مین کوئی نقص اور عیب نہین)
ہر شیطان سے جو ایذا پہونچا دے (جیسے سانپ بچہو وغیرہ) اور ہر آنکہہ سے جو لگ جاوے (یعنی بد نظر سے) پہر فرماتے تہے
تمہارے باپ پناہ مانگتے تہے انہی کلمات سے (یعنی اسمعیل اور اسحاق علیہما السلام) **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم اللہ تعالی بالوحی سمع اہل السماء للسماء صلصلۃ کجر السلسلۃ علی
الصفا فیصعقون فلا یزالون کذلک حتی یاتیہم جبرئیل حتی اذا جاءہم جبرئیل فزع عن
قلوبہم قال فیقولون یا جبرئیل ماذا قال ربک فیقول الحق فیقولون الحق الحق **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی وحی بہیجنے کو کلام کرتا ہی تو ایک آسمان کے لوگ (دوسرے آسمان سے) سنتے

تسی مین اسطرح کی جیسے زنجیر کھینچی جاوے صفا پہاڑ پر یہ آواز سنکروہ بیہوش ہو جاتے ہین پھر اسی حالت مین رہتی ہین
یہانتک کہ جبرئیل علیہ السلام اونکو پاس آتے ہین جب جبرئیل وہان آتے ہین تواونکو ہوش آجاتا ہے اور کہتے ہین ای جبرئیل تیرے
ربنے کیا فرمایا وہ کہتے ہین حق فرمایا وہ بہی کہنے لگتے ہین حق فرمایا حق **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جل شانہ کلام
کرتا ہے اور اسکے کلام مین صوت ہے جسکو جبرئیل سنتے ہین اور اور فرشتے بہی سنتے ہین بعض لوگون نے اللہ کے کلام کو صوت
سے منزہ جانا ہے حالانکہ یہی اونکی غلطی ہے بہت سی آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالی کے کلام مین صوت ہے چنانچہ
فرماتا ہے واذ نادی ربک موسی ان ائت القوم الظالمین ونادیناہ ان یا ابراہیم اور ندا بعینہ صوت ہے۔ دوسری جگہہ
فرماتا ہے فلما جاءہا نودی من شاطی الواد الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة ان یا موسی انی انا اللہ رب العالمین۔ اللہ
تعالی نے خود حضرت موسی سے کلام کیا اور حضرت موسی نے آواز سنی حدیث صحیح مین ہے فینادی بصوت یسمعہ من بعد
کمن قرب یعنی اللہ تعالی قیامت کے روز ایک آواز سے پکاریگا جو دور اور نزدیک سب سنینگے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن آدم تاکل الارض الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے سب اعضا کو زمین کہا جاتی ہے مگر ریڑہ کی
ہڈی کو اسی سے آدمی پیدا ہوا اور اسی سے دوبارہ پیدا کیا جاویگا **ف** شاید وہ ہڈی جو باقی رہ جاتی ہے اس قدر چھوٹی
ہو کہ لوگون کو محسوس نہ ہوتی ہو پھر یہ شبہہ کیونکر چل سکتا ہے کہ تجربہ کے بخلاف ہے اسلیے کہ ایک تو وہ مین سب اعضا
مردے کے فنا ہو جاتے ہین **باب** فی الشفاعة شفاعت کا بیان **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال شفاعتی لاہل الکبائر من امتی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفاعت میری ان لوگون کیواسطے ہے جو کبیرہ گناہ کرین میری امت مین سے **ف** جیسے زنا چوری شرب خمر
سود خواری وغیرہ **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج قوم من النار بشفاعة
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیدخلون الجنة ویسمون الجہنمیین **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچہہ لوگ جہنم مین سے نکلینگے میری شفاعت سے پھر داخل ہونگے جنت مین اونکو لوگ جہنمی کہینگے
ف یہہ لقب اونکا حقارت سے نہوگا بلکہ یاد دلانے کے لیے تاکہ اونکو زیادہ خوشی ہو کیونکہ عیش کے حلاوت رنج کی یاد سے
زیادہ ہوتی ہے **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اہل الجنة یاکلون فیہا
ویشربون **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ جنتی لوگ جنت مین
کہاوینگے اور پیوینگے **باب** فی خلق الجنة والنار جنت دوزخ دونون کو اللہ تعالی پیدا کر چکا ہے **عن**
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنة قال لجبریل اذہب فانظر الیہا فذہب
فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ ثم قال یا جبرئیل

اذهب فانظر الیہما فذهب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد قال فلما خلق اللہ تعالی النار قال یا جبریل اذهب فانظر الیہا فذهب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد فیدخلہا فحفہا بالشہوات ثم قال یا جبریل اذهب فانظر الیہا فذهب فنظر الیہا فقال ای رب وعزتک وجلالک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلہا ترجمہ

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے کہا جاؤ جنت کو دیکھو وہ گئے اور دیکھا پھر لوٹ کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قسم تیری عزت کی ایسی ہے جو کوئی جنت کا حال سنیگا (یعنی جو وہاں عیش اور راحت ہے) وہ اوس میں چلا جاویگا پھر اللہ تعالی نے جنت کو ڈھانپ دیا مکروہات سے (یعنی اون کاموں پر جنت میں جانا موقوف کر دیا جنکا کرنا نفس پر دشوار ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ) اور پھر جبرئیل سے کہا جاؤ جنت کو دیکھو وہ گئے اور دیکھا پھر آکر اللہ تعالی سے عرض کیا قسم ہے ای پروردگار تیری عزت کی میں تو ڈرتا ہوں کہ جنت میں کوئی نہ جاوے پھر آپ نے فرمایا جب اللہ تعالی نے دوزخ کو بنایا تو فرمایا ای جبرئیل جاؤ اور اوسکو دیکھو وہ گئے اور اوسکو دیکھا پھر اللہ تعالی پاس آئے اور عرض کیا قسم ہے ای رب تیری عزت کے کوئی دوزخ کا حال سنکر اوس میں نہ جاویگا تب اللہ تعالی نے اوسکو ڈھانپ دیا شہوات سے (یعنی اون کاموں سے جو نفس کو مرغوب اور پسند ہیں جیسے شراب پینا سود کھانا نماز قضا کرنا روزہ نہ رکھنا پرایا مال چھین لینا) پھر فرمایا ای جبرئیل جاؤ اور اوسکو دیکھو تو وہ دیکھ کر آئے اور عرض کیا ای پروردگار قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی باقی نہ رہیگا جو دوزخ میں نہ جاوے **باب** فی الحوض حوض

کوثر کا بیان **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امامکم حوضا ما بین ناحیتیہ کما بین جرباء واذرح ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے (یعنی حشر کے روز تمہاری سامنے ہوگا) اوسکے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسے جربا اور اذرح میں (دونوں گانوں میں ملک شام میں اون کے بیچ میں تین دن کا فاصلہ ہے) **عن** زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا قال ما انتم جزء من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قال قلت کم کنتم یومئذ قال سبعمائۃ او ثمانمائۃ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مقام میں اترے تو آپ نے فرمایا تم ایک لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو یعنی اون لوگوں کے جو جنت میں حوض کوثر پر آویں گے راوی نے کہا میں نے زید بن ارقم سے پوچھا اوس دن تم کتنے آدمی تھے زید نے کہا سات سو یا آٹھ سو تو اگر ایک لاکھ حصے بھی کریں جاویں جب بھی سات سو کے سات کروڑ یا آٹھ کروڑ ہوئے اور امید ہے کہ اس سے بہت زیادہ ہیں **عن** انس بن مالک یقول اغفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغفاءۃ فرفع راسہ متبسما اما قال لہم واما قالوا لہ لم ضحکت فقال انہ انزلت علی سورۃ انفا فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر حتی ختمہا فلما قرأہا قال ہل تدرون ما الکوثر قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نہر وعدنیہ ربی فی الجنۃ وعلیہ خیر کثیر علیہ حوض ترد علیہ امتی یوم القیمۃ انیتہ عدد الکواکب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا آنکھ لگ گئی پھر آپ نے سر اوٹھایا ہنستے ہوئے تو آپ نے خود کہا یا صحابہ نے آپ سے

پوچھا یا رسول اللہ آپ کیون ہنسے تو آپ نے فرمایا ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے پھر آپ نے پڑھا اس سورت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخر تک پھر آپ نے
فرمایا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے صحابہ نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت میں اسپر بہت بہتری
ہے اور اسپر ایک حوض بنا ہے جسپر میری امت قیامت کے روز جمع ہوگی (پانی پینے کو) اوسکے برتن ستارون سے زیادہ ہونگے انس بن مالک قال لما
عرج بنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ او کما قال عرض لہ نہر حافتاہ الیاقوت المجیب او قال المجوف فضرب الملک الذی معہ یدہ فاستخرج
مسکا فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم للملک الذی معہ ما ھذا قال ھذا الکوثر الذی اعطاک اللہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں) اوپر گئے جنت میں تو انکو ایک نہر دکھلائی گئی جسکے دونون کنارے خولدار موتیون کے تھے جو فرشتہ آپکے ساتھ تھا اوس نے ایک
ہاتھ ڈالا اور اندر سے مشک نکالی آپ نے اوس فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپکو دیا ہے عن عبد السلام بن ابی حازم ابی طالوت
قال شہدت ابا برزۃ دخل علی عبید اللہ بن زیاد فحدثنی فلان سماہ مسلم کان فی السماط فلما راٰہ عبید اللہ قال ان محمدیکم ھذا
الدحداح ففہمہا الشیخ فقال ما کنت احسب انی ابقی فی قوم یعیروننی بصحبۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ عبید اللہ ان صحبۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم لک زین غیر شین ثم قال انما بعثت الیک لاسالک عن الحوض سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر فیہ شیئا قال ابو برزۃ
نعم لا مرۃ ولا ثنتین ولا ثلثا ولا اربعا ولا خمسا فمن کذب بہ فلا سقاہ اللہ منہ ثم خرج مغضبا ترجمہ عبد السلام بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے
دیکھا ابا برزہ کو وہ گئے عبید اللہ بن زیاد پاس جو حاکم تھا کوفہ کا یزید کی طرف سے اور سردار تھا اوس لشکر کا جس نے مقابلہ کیا امام حسین سے اور شہید کیا انکو) پھر مجھسے
ایک شخص نے بیان کیا جو صحبت میں شریک تھا کہ جب عبید اللہ نے ابو برزہ کو دیکھا تو کہنے لگا دیکھو تمہارا محمدی (یعنی صحابی آنحضرت کی صحبت پایا ہوا) یہ
موٹا ٹھگنا ہے ابو برزہ اس بات کو سمجھ گئے (کہ عبید اللہ نے انکو طعنہ دیا اور توہین کی) انہون نے کہا مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میں ایسے لوگون میں جا رہونگا جو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو عیب سمجھکے مجھے شرمائینگے عبید اللہ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت تو تمہارے لیے فخر ہے نہ کہ عیب پھر کہنے لگا میں نے تمہیں حوض کوثر کا حال
پوچھنے کے لیے بلا بھیجا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے ابو برزہ نے کہا ہان سنا ہے کچھ ایک دو تین چار پانچ بار نہیں بلکہ بہت بار سنا ہے پھر جو شخص جھٹلاوے
اس بات کو تو اللہ اوسکو نہ پلاوے اوس حوض سے بعد اسکے روٹھکر چلے گئے غصہ میں

باب فی المسألۃ فی القبر و عذاب القبر
قبر میں سوال کا اور قبر کے عذاب کا بیان

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اذا سئل فی القبر فیشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ فذلک
قولہ تعالی یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے قبر میں سوال
ہوتا ہے تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت کی سوا سچے مالک کے اور محمد اسکے بھیجے ہوئے ہیں یہی مراد ہے اللہ کے قول سے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ یعنی مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والونکو پکی بات کے ساتھ دنیا میں اور آخرت میں عن انس بن مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دخل نخلا لبنی النجار فسمع صوتا ففزع فقال من اصحاب ہذہ القبور قالوا یا رسول اللہ ناس ماتوا فی الجاہلیۃ فقال تعوذوا
باللہ من عذاب النار و من فتنۃ الدجال قالوا و مم ذاک یا رسول اللہ قال ان المؤمن اذا وضع فی قبرہ اتاہ ملک فیقول لہ ما کنت تعبد فان اللہ
تعالی ھداہ قال کنت اعبد اللہ فیقال لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول ھو عبد اللہ و رسولہ فما یسأل عن شیء غیرہا فینطلق بہ
الی بیت کان لہ فی النار فیقال لہ ھذا بیتک کان لک فی النار ولکن اللہ عصمک و رحمک فابدلک بہ بیتا فی الجنۃ فیقول دعونی حتی

اذهب فابشر اهلي فيقال له اسكن وان الكافر اذا وضع في قبره اتاه ملك فينتهره فيقول له ما كنت تعبد [illegible] فيقال له لا دريت

ولا تليت فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول كنت اقول ما يقول الناس فيضربه بمطراق من حديد بين اذنيه فيصيح صيحة يسمعها

الخلق غير الثقلين ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی النجار کے باغ میں گئے وہاں ایک آواز سنی تو آپ گھبرا گئے اور پوچھا یہ قبریں کن
لوگوں کی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کچھ لوگوں کی ہیں جو مر گئے زمانہ جاہلیت میں آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور دجال
کے فساد سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مومن قبر میں جب رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو کس کو
پوجتا تھا پس اگر اللہ اوسکو راہ دکھلاتا ہے تو وہ کہدیتا ہے میں اللہ جل جلالہ کو پوجتا تھا پھر اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا ہے
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باب میں شاید وہ فرشتہ آپکا نام لیکر پوچھتا ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ آپ کی صورت مبارک اوسکو دکھائی جاتی
ہے۔ مگر دوسری کوئی حدیث اس مضمون کی تائید نہیں کرتی) وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر اور کوئی بات
نہیں پوچھی جاتی بعد اوسکے اوسکو ایک گھر کی طرف لیجاتے ہیں جو جہنم میں ہے اور اوس سے کہتے ہیں تیرا یہ گھر تھا جہنم میں مگر اللہ نے تجھکو
بچایا اور تجھپر رحم کیا اور اوسکے بدلے میں ایک دوسرا گھر دیا جنت میں وہ کہتا ہے مجھکو چھوڑو تو میں اپنے گھر والوں کو خوشخبری دوں اسبات
کی کہ مجھکو جنت میں گھر ملا لیکن اوس سے کہا جاتا ہے ٹھہرا رہ اور کافر جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے ف دوسری
حدیثوں میں دو فرشتوں کا ذکر ہے ایک کو منکر کہتے ہیں دوسرے کو نکیر مطابقت یوں دی ہے کہ بعضوں کے پاس دو آتے ہونگے بعضوں کے پاس ایک یا ایک
سے مراد سوال کرنا ہے کیونکہ سوال ایک ہی کرتا ہوگا اور دوسرا کھڑا رہتا ہوگا مگر یہ تاویل ضعیف ہے اور پہلی تاویل قوی ہے
ت اور ڈانٹ کر پوچھتا ہے تو کس کو پوجتا تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے خود علم حاصل کیا
نہ کسی کی پیروی کی ف یعنی نہ مجتہد ہوا نہ مقلد آدمی کو چاہیے کہ علم دین خود حاصل کرے اور دلائل دیکھکر اپنا ایمان
صحیح اور مضبوط کرے اگر یہ نہو سکے تو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کی پیروی کرے اگر دونو باتیں نہ ہوں تو خرابی
ہے ت پھر اوس سے پوچھا جاتا ہے تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں وہ کہتا ہے میں
وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے ف یعنی میں نہیں جانتا جو کچھ اور لوگ کہتے ہونگے وہی میں بھی کہتا ہونگا ت پھر وہ فرشتہ اوسکو
مارتا ہے لوہے کی گرز سے اوسکے دونوں کانوں کے بیچ میں وہ چلاتا ہے اور اسکی سب مخلوق اوس کی آواز سنتی ہیں
سوا آدمی اور جن کے دوسری روایت میں یوں ہے قال ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه اصحابه انه ليسمع قرع نعالهم فياتيه ملكان فيقولان

له فذكر قريبا من حديث الاول قال فيه واما الكافر والمنافق فيقولان له زاد المنافق وقال يسمعها من وليه غير الثقلين ترجمہ بندہ جب قبر
میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے لوگ اوسکو دفن کرکے پیٹھ موڑتے ہیں تو وہ اونکے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اوسکے پاس دو فرشتے آتے
ہیں بعد اوسکے بیان کیا قریب قریب پہلی حدیث کے آپ نے فرمایا کافر اور منافق اور فرمایا ... سنتے ہیں اوسکی آواز جو اوسکی نزدیک
ہیں سوا جن اور بشر کے عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد فجلس
رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كانما على رؤسنا الطير وفي يده عود ينكت به في الارض فرفع رأسه فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر

مرتين او ثلاثا زاد في حديث جرير ههنا وقال انه ليسمع خفق نعالهم اذا ولوا مدبرين حين
يقال له يا هذا من ربك وما دينك ومن نبيك قال هناد قال ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له
من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل
الذي بعث فيكم قال فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان وما يدريك فيقول قرأت
كتاب الله فآمنت به وصدقت زاد في حديث جرير فذلك قول الله تعالى يثبت الله الذين
آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة الآية ثم اتفقا قال فينادي مناد من السماء
ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فيأتيه
من روحها وطيبها قال ويفتح له فيها مد بصره قال وان الكافر فذكر موته قال وتعاد روحه
في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له
ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه
لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى
النار قال فيأتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه زاد في
حديث جرير قال ثم يقيض له اعمى ابكم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا
قال فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا قال ثم تعاد
فيه الروح ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرد انصاری کے جنازے
میں نکلے جب قبر پر پہونچے تو وہ کہدنہ چکی تہی اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے گویا ہماری
سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں (یعنے چپ چاپ) آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تہی اوس سے زمین کو کرید رہے تھے ایک ہی
دفعہ آپ نے سر اوٹھایا اور فرمایا قبر کے عذاب سے پناہ مانگو دو بار یا تین بار ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مردہ اون کی جوتیون
کی آواز سنتا ہے جب وہ دفن کرکے رخصت ہوتے ہیں جب اوس سے کہا جاتا ہے اے شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے
اور تیرا نبی کون ہے مناد نے کہا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اوسکو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے
میرا رب اللہ ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف
بھیجا گیا (یعنے حضرت محمد صلعم کو پوچھتے ہیں وہ کون تھے) مردہ کہتا ہے وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے پھر وہ دونو فرشتے کہتے ہیں تجھے
یہ کہاں سے معلوم ہوا وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا (سمجھکر یہ نہیں کہ فقط اوسکے لفظون کو پڑھا اور معنے
سے غافل رہا) اور اوسپر ایمان لایا اور اوسکو سچ سمجھا یہی مراد ہے اللہ جل جلالہ کے اس قول سے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ (جسکی تفسیر اوپر گذری) پھر ایک پکارنیوالا آسمان سے پکار دیتا ہے سچ کہا میری

بندی نے اب اوسکا بچھونا جنت مین کر دو اور اوسکو جنت کے کپڑی پہنا دو اور ایک دروازہ جنت کا اوسپر کہولدو پہر جنت کی ہوا اور خوشبو اوسپر آنے لگتی ہی اور جہانتک اوسکی نگاہ پہونچتی ہی وہان تک قبر کہلجاتی ہی پہر کافر کی موت کا بیان کیا اور کہا کی روح اوس کے بدن مین ڈالی جاتی ہی اور دو فرشتے اوس کے پاس آتے مین اور اوسکو بٹہاتے ہین اور اوس سی پوچہتے مین تیرا رب کون ہی وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر پوچہتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر پوچہتے ہین یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بہیجا گیا (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا اوس وقت ایک پکارنیوالا آسمان سی پکارتا ہی جہوٹا ہے یہہ اسکا بچھونا جہنم مین کر دو اور اسکو جہنم کے کپڑی پہنا دو اور ایک دروازہ جہنم کا اسپر کہولدو پہر اوسپر جہنم کی گرمی اور لو (گرم ہوا) آنے لگتی ہی اور قبر اوسپر تنگ ہوجاتی ہی یہانتک کہ اوسکی پسلیان اوہر سی اودہر ہوجاتی ہین (اللہ کی پناہ اس عذاب سے) جریر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے پہر اوسکی اوپر ایک اندہا گونگا فرشتہ جو اوسکی تکلیف کو نہین دیکہتا نہ اوسکی فریاد سنتا ہے) مقرر کیا جاتا ہی اوسکے پاس ایک گرز ہوتا ہی لوہے کا اگر پہاڑ پر وہ گرز مارا جاوے تو خاک ہوجاوی اوس گرز سی اوسکو ایک مار مارتا ہی جسکی آواز تمام مخلوق سنتی ہی سواجن اور بشر کے وہ مٹی ہوجاتا ہی پہر اوس مین روح ڈالی جاتی ہی (پہر مارتا ہی پہر مٹی ہوجاتا ہے اسی طرح قیامت تک عذاب رہتا ہی)

باب ذکر المیزان ترازو کا بیان جسمین اعمال تولے جاوینگے)

عن عائشۃ انہا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فہل تذکرون اہلیکم یوم القیمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ او یثقل وعند الکتاب حین یقال ہاؤم اقرؤا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام فی شمالہ ام من وراء ظہرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظہری جہنم **ترجمہ** حضرت عائشہ رض نے جہنم کو یاد کیا اور رونے لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیون روتے ہو انہون نے کہا مجھکو جہنم یاد آیا مین رونے لگی آپ اپنے گہر کے لوگون کو یاد کرینگے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مقامون مین کوئی کسیکو یاد نہ کریگا ایک تو ترازو کے پاس جبتک یہ معلوم نہ ہوجاوی کہ اوسکی ترازو ہلکی اوتری یا بہاری دوسری جس وقت کہا جاویگا او پڑہو اپنی اپنی کتاب جبتک یہ معلوم نہ ہوجاوے کہ اوسکی کتاب کدہر سی ملیگی داہنے ہاتہہ سے یا بائین ہاتہہ سے یا پیٹ کے پیچہے سے تیسری پل صراط پر جب جہنم پر رکہا جاویگا (اور بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز ہوگا جبتک اوس سے پار نہ ہوجاوین)

باب فی الدجال دجال کا بیان

عن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم ی[illegible] بعد نوح الا وقد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لعلہ سیدرکہ من قد رانی وسمع کلامی قالوا یا رسول اللہ کیف قلوبنا یومئذ امثلہا الیوم قال او خیر **ترجمہ** ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتے تہے کوئی نبی ایسا نہین گذرا بعد حضرت نوح علیہ السلام

کہ جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو مین بہی تم کو ڈراتا ہون اوس سے پہر آپنے اوسکا حال بیان کیا اور فرمایا دجال کو وہ شخص
پاویگا جسنے مجہے دیکہا ہے اور میری بات سنی ہے **ف** یعنی میرا ایک صحابی اوسکو دیکہ لیگا مراد تمیم داری ہین جو دجال کو دیکہکر آئے
تہے اور انحضرت سے اوسکا حال بیان کیا تہا یا حضرت خضر علیہ السلام ہین جو قیامت تک زندہ رہینگے اور دجال کو دیکہینگے بعضون نے
کہا مطلب یہ ہے کہ دجال کو وہ شخص پاویگا جس نے مجہے دیکہا ہے یا میرا کلام سنا ہے تو واو او کے معنے مین ہے جیسے ترمذی کی
روایت مین او ہے یعنی دجال یا تو صحابہ کے عہد ہی مین نکل آویگا یا بعد نکلیگا مگر اوس زمانے تک مسلمان موجود رہینگے
اور حدیث و قرآن باقی رہینگے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اوس دن ہم لوگون کے دل کیسے ہونگے آیا ایسے
ہی ہونگے جیسے آج ہین آپ نے فرمایا اس سے بہی بہتر (کیونکہ ایمان کا قائم رہنا باوجود فتنے اور فساد کے زیادہ مشکل ہے)

ابن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ فذکر الدجال
فقال انی لانذرکموہ وما من نبی الا وقد انذر قومہ لقد انذرہ نوح قومہ ولکنی ساقول لکم
فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی جیسے اوسکو لائق ہے پہر دجال کا بیان کیا اور فرمایا
مین تم کو اوس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہان تک کہ حضرت نوح
نے بہی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن مین تم سے ایسی بات کہے دیتا ہون جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین بتلائی جان رکہو کہ دجال کانا ہوگا
اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے

باب فی قتل الخوارج

خوارج کے قتل کا بیان **ف** خوارج ایک فرقہ ہے بہتر گمراہ فرقون مین
سے جسکا ظہور حضرت امیر المؤمنین علی کی خلافت مین ہوا یہ فرقہ برا کہتا تہا علی اور عائشہ اور عثمان رضی اللہ عنہم کو اور کہتا تہا جو گناہ
کبیرہ کرے وہ کافر ہے اور ظاہر مین نماز اور روزہ اور تمام عبادات کو اچہی طرح ادا کرتا تہا لیکن قرآن کے معنے غلط اور صحابہ جو معنی سمجہے ہین اوسکے
خلاف سمجہتا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو قتل کیا اور مارا **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ
قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ **ترجمہ** ابو ذر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت
سے نکل گیا (یعنی مسلمانون کے اجماع اور اتفاق کے خلاف ہوگیا) بالشت بہر بہی تو اوس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال ڈالا
ف یعنی کافر ہوگیا یا کفر کے قریب ہوگیا دوسری روایت مین ہے کہ اللہ جل جلالہ کا ہاتہ جماعت پر ہے ایک روایت مین
ہے کہ میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کریگی یعنی سب کے سب گمراہ نہ ہوگی پس جو بات دین اسلام مین ایسی ہے جسپر تمام امت نے
اجماع کیا اوسکی مخالفت کسیطرح درست نہین ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم
وائمۃ من بعدی یستاثرون بھذا الفیء قلت اما والذی بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب
بہ حتی القاک او الحقک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ بعد حاکم ہونگے وہ مال غنیمت کو اپنا مال سمجہینگے یعنی

مجاہدین کو موافق حکم شرع کے تقسیم نہ کریں گے) مین نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کے بھیجا مین اپنی تلوار اپنے
کاندہے پر رکہونگا پہر اوس سے مارونگا یہانتک کہ آپ سے مل جاؤن آپ نے فرمایا مین تجہے اس سے بہتر تدبیر نہ بتاؤن تو صبر کر یہانتک
کہ مجہسے ملے عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ستکون علیکم ائمة تعرفون منهم وتنکرون فمن انکر بلسانه فقد برئ ومن کره بقلبه
فقد برئ ومن کره فقد سلم ولکن من رضی وتابع فقیل یا رسول الله افلا نقتلهم قال ابن داؤد
افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد
ایسے ایسے حاکم ہونگے جنکے کام اچہے بہی ہونگے اور برے بہی ہونگے پہر جو کوئی اون کے برے کام پر انکار کرے اپنی زبان سے
وہ بری ہوگیا (مواخذہ سے) اور جو کوئی زبان سے برا نہ کہہ سکے لیکن دل سے برا جانے اوسکو بہی بری ہوگیا یا سالم رہا لیکن جس
شخص نے اوس کام کو پسند کیا اور اوسکی پیروی کی وہ تباہ ہوگیا (اوسکا دین برباد ہوا) لوگون نے کہا یا رسول اللہ
ہم اونکو قتل نکر ڈالین آپنے فرمایا نہین جبتک وہ نماز پڑہے جاوین عن عرفجة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول ستکون فی امتی هنات وهنات وهنات فمن اراد ان یفرق امر المسلمین وهم
جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان ترجمہ عرفجہؓ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تہے میری امت مین فساد ہونگے فساد ہونگے فساد ہونگے پہر جو شخص پہوٹ ڈالنا چاہے مسلمانون مین اور وہ
اتفاق کیے ہوئے ہون تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی بہی ہو عن عبیدة ان علیا ذکر اهل النهروان فقال فیهم
رجل مودن الید او مخدج الید او مثدون الید لولا ان تبطروا لنبأتکم ما وعد الله الذین
یقتلونهم علی لسان محمد صلی الله علیه وسلم قال قلت انت سمعت هذا منه قال ای ورب الکعبة ترجمہ
عبیدہ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے نہروان (ایک مقام کا نام ہے جہان پر خوارج جمع ہوئے تہے) والونکا ذکر کیا تو فرمایا کہ اون لوگون
مین ایک شخص ہے چہوٹی ہاتہہ والا (یہ مودن الید یا مخدج الید کا ترجمہ ہے اور مثدون الید سے بہی یہی مقصود ہے اور بعض
نسخون مین مثدن الید ہے یعنی چہوٹی ہاتہہ والا گویا ہاتہہ اوسکے مشابہ ہین ثندو کے یعنی پستان کے کیونکہ ثند
کہتے ہین پستان کو قلب کے مثدن ہوگیا) اگر تم میری بات مانتے تو مین تم کو بتا دیتا وہ وعدہ جو اللہ جل جلالہ نے اون کے
قتل کرنیوالون کے لیے کیا ہے حضرت محمدؐ کی زبان پر (یعنی جو اجر اور ثواب اون لوگون کے قاتلین کو ملیگا) عبیدہ نے کہا مین نے
علیؓ سے پوچہا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان قسم ہے کعبہ کے رب کی عن ابی
سعید الخدری قال بعث علی الی النبی صلی الله علیه وسلم بذهیبة فی تربتها فقسمها بین اربعة بین الاقرع بن
حابس الحنظلی ثم المجاشعی وبین عیینة بن بدر الفزاری وبین زید الخیل الطائی ثم احد بنی
نبهان وبین علقمة بن علاثة العامری ثم احد بنی کلاب قال فغضبت قریش والانصار وقالت

يعطي صناديد اهل نجد ويدعنا فقال انما اتالفهم قال فاقبل رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناتي الجبين كث اللحية محلوق قال اتق الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيته ايامنني الله على اهل الارض ولا تامنوني قال فسال رجل قتله احسبه خالد بن الوليد قال فمنعه قال فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا او في عقب هذا قوما يقرؤن القرآن لايجاوز حناجرهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھوڑا سا سونا بھیجا مٹی مین لگا ہوا یعنی جسطرح زمین سے نکلتا ہے مٹی کے اندر ویسے ہی مٹی سمیت بھیجدیا آپ نے اوس سونے کو بانٹ دیا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کو تو قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ دیتے ہین نجد کے رئیسون کو اور ہمکو چھوڑ دیتے ہین آپ نے فرمایا مین اون کے دلونکو ملاتا ہون (کیونکہ ابھی اون کے دلون مین ایمان کا نور اچھی طرح سمایا نہین ہے پس دنیا کا مال دیکر اون کے دلون کو مائل کرتا ہون تاکہ وہ اسلام سے راضی ہون اور تم تو سچے اور پکے مسلمان ہوگئے ہو اگر تم کو دنیا کا مال بھی نملے جب بھی اسلام سے پھرنیوالے نہین ہو) اتنے مین ایک شخص آیا جسکی آنکھین اندر گھسی ہوئی تھین اور کلے اوپر اوٹھے تھے اور پیشانی بلند تھی ڈاڑھی خوب گھنی ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا جب مین اللہ کی نافرمانی کرون تو پھر اوسکی اطاعت کون کریگا کیا اللہ جل جلالہ نے زمین والون پر مجھکو امانت دار سمجھا اور تم مجھے امانت دار نہین جانتے پھر ایک شخص نے مین سمجھتا ہون وہ خالد بن الولید (سیف اللہ) تھے اجازت چاہی آپ سے اوسکے قتل کی آپ نے منع کیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اسکی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے کہ قرآن اونکے حلق کے نیچے نہ اوتریگا (یعنے دل پر اثر نہ کریگا) وہ لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے قتل کرینگے وہ لوگ مسلمانونکو اور چھوڑ دینگے بت پوجنے والون کو اگر مین اونکو پاؤن تو قوم عاد کیطرح اونکو قتل کرون (یعنی جڑ پیڑ سے اون کو مٹادون) عن ابی سعید الخدری وانس بن مالک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرؤن القرآن لایجاوز تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة لایرجعون حتی یرتد علی فوقه هم شر الخلق والخلیقة طوبی لمن قتلهم وقتلوه یدعون الی کتاب الله ولیسوا منه فی شیء من قاتلهم کان اولی بالله تعالی منهم قالوا یا رسول الله ما سیماهم قال التحلیق **ترجمہ** ابوسعید خدری اور انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین پھوٹ اور مخالفت ہوگی کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو باتین اچھی کرینگے لیکن کام بری کرینگے قرآن کو پڑھینگے مگر وہ اون کی ہنسلی کے نیچے نہ اوتریگا وہ لوگ دین سے باہر ہو جاوینگے جیسے تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے وہ کبھی اپنے طریقے سے نہ پھرینگے جبتک تیر اولٹا سوفار پر نہ پھرے (اور یہ پھرنا محال ہے پس ایسے ہی وہ لوگ بھی

گمراہی مین ایسے مضبوط ہونگے کہ اسلام کیطرف اونکا پھرنا محال ہوگا) وہ لوگ بدترین سب آدمیون مین اور تمام مخلوقات مین
خوشی ہو اوسکے لیے جو اونکو قتل کرے یا اون کے ہاتھ سے قتل کیا جاوے بلاوینگے وہ لوگ اللہ کی کتاب کیطرف (ظاہر مین)
حالانکہ وہ اللہ کی کتاب سے کچھ علاقہ نہین رکھتے ا جو شخص اون سے لڑے وہ میری اُمت مین اللہ سے زیادہ نزدیک ہوگا۔
لوگون نے کہا یا رسول اللہ اونکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا (یعنی اون کے سر منڈے ہونگے) (اسی سبب سے
معلوم ہوا کہ بال رکھنا سر منڈانے سے افضل ہے اگرچہ سر منڈانا بھی درست ہے) دوسری روایت مین ہے سیماھم التحلیق
والتسبید فاذا رأیتموھم فانیموھم یعنے نشانی اونکی سر منڈانا اور بال دور کرنا ہے جب تم اونکو دیکھو تو اونکو قتل کرو

عن سوید بن غفلة قال قال علی اذا حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا فلان اخر من السماء
احب الی من ان اکذب علیہ واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فانما الحرب خدعة سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یاتی فی اخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریة
یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیة لا یجاوز ایمانہم حناجرہم فاینما لقیتموھم فاقتلوھم
فان قتلھم اجر لمن قتلھم یوم القیمة **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت امیر المومنین علیؓ نے فرمایا جب مین
تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی حدیث بیان کرون تو سمجھو کہ آسمان سے گرنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے آپ پر جھوٹ باندھنے
سے اور جب مین تم سے کوئی بات آپسمین کہون تو لڑائی چالاکی اور فریب کا نام ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ
فرماتے تھے آخر زمانے مین کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو کم عمر ہونگے اور کم عقل ایسی باتین کہینگے جو تمام مخلوق کی باتون سے
بہتر ہون گی (یعنی ظاہر مین بھلی معلوم ہونگی یا کلام اللہ پڑھینگے لیکن سمجھکے نہ پڑھین گے) وہ اسلام سے نکل جاوینگے
جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اونکا ایمان گلے کے نیچے نہ اتریگا جہان تم سے وہ ملین اونکو قتل کرو کیونکہ اونکا قتل کرنا ثواب ہے
قاتل کے لیے قیامت کو۔

عن زید بن وھب الجھنی انہ کان فی الجیش الذین کانوا مع علی علیہ السلام الذین ساروا الی
الخوارج فقال علی ایھا الناس انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج قوم من امتی یقرؤن
القران لیست قراءتکم الی قراءتھم بشیء ولا صلوتکم الی صلاتھم بشیء ولا صیامکم الی صیامھم بشیء یقرؤن
القران یحسبون انہ لھم وھو علیھم لا یجاوز صلاتھم تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیة
لو یعلم الجیش الذین یصیبونھم ما قضی لھم علی لسان نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم لنکلوا عن العمل وآیة ذلک
ان فیھم رجلا لہ عضد ولیست لہ ذراع علی عضدہ مثل حلمة الثدی علیہ شعرات بیض افتذھبون
الی معاویة واھل الشام وتترکون ھؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم واللہ انی لارجو ان یکونوا
ھؤلاء القوم فانھم قد سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم اللہ قال سلمة بن کھیل
فنزلنی زید بن وھب منزلا حتی مررنا علی قنطرة قال فلما التقینا وعلی الخوارج عبد اللہ بن وھب الراسبی

فقال لہم القوا الرماح وسلوا السیوف من جفونہا فانی لخاف ان یناشدوکم کما ناشدوکم

یوم حروراء قال فوحشوا برماحہم واستلوا السیوف وشجرہم الناس برماحہم قال وقتلوا بعضہم علی

بعض قال وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان فقال علی علیہ السلام التمسوا فیہم المخدج فلم یجدوا قال فقام

علی بنفسہ حتی اتی ناسا قد قتل بعضہم علی بعض فقال اخرجوہم فوجدوہ مما یلی الارض فکبر و

قال صدق اللہ وبلغ رسولہ فقام الیہ عبیدۃ السلمانی فقال یا امیر المؤمنین اللہ الذی لا الہ الا ہو

لقد سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای واللہ الذی لا الہ الا ہو حتی استحلفہ ثلثا وہو

یحلف **ترجمہ** زید بن وہب جہنی سے روایت ہے وہ اوس لشکر میں تھے جو حضرت علیؓ کے ساتھ گیا تھا خارجیوں سے لڑنے کے لیے حضرت علی نے کہا اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری امت میں سے لوگ نکلینگے جو قرآن کو پڑھینگے اور تمہارا پڑھنا اون کے سامنے کچھ نہ ہوگا نہ تمہاری نماز اون کی نماز کے سامنے کچھ ہوگی نہ تمہارا روزہ اونکے روزے کے سامنے کچھ ہوگا پڑھینگے وہ لوگ قرآن کو ثواب سمجھ کر حالانکہ وہ عذاب ہوگا اون پر (اس وجہ سے کہ اوس کے صحیح معنی نہ مانینگے اور غلط مطلب نکالینگے) اون کی نماز ہنسلی کے نیچے نہ اوترے گی (یعنی اوسکی تاثیر دل تک نہ پہونچے گی فقط زبان سے نماز پڑھ لینگے) وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اگر اوس لشکر کے لوگ جو اون کو قتل کرینگے اون فضیلتوں کو سنیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے لیے بیان کی ہیں تو اور نیک عمل چھوڑ دیں (اس خیال سے کہ یہ عمل نجات کے لیے کافی ہے بعض نسخوں میں لاتکلوا علی العمل ہے یعنی بس تکیہ کر لیں اسی عمل پر اور خوف چھوڑ دیں) اوس فرقے کی نشانی یہ ہے کہ اون میں ایک ایسا شخص ہوگا جسکا بازو ہوگا لیکن ہاتھ نہ ہوگا اوسکے بازو پر ایک بھٹنی سی ہوگی اوسپر سفید بال ہونگے کیا تم جاتے ہو معاویہ اور اہل شام سے لڑنے کے لیے اور چھوڑ دیتے ہو ان لوگوں کو اپنے اولاد اور اسباب پر (یعنی پہلے ان سے لڑنا ضرور ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں اگر ان کو یہاں چھوڑ کر تم دوسرے دشمن سے لڑنے جاؤگے تو یہ تمہارے مال اور اولاد کو تباہ کرینگے) قسم خدا کی میں امید رکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا وہ یہی لوگ ہیں کیونکہ انہوں نے بہایا اوس خون کو جو حرام تھا اور لوٹ لیا لوگوں کی چراگاہ کو بس چلو اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا زید بن وہب نے مجھے ایک ایک مقام بتایا اون مقاموں میں سے جہاں وہ لڑنے گئے تھے خارجیوں سے یہانتک کہ گذرے ہم ایک پل پر جب دونوں طرف کے لوگ ملے تو سردار خارجیوں کا عبد اللہ بن وہب تھا اوس نے اپنے لوگوں سے کہا تم نیزے پھینک دو اور تلواریں کھینچ لو میان سے ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو قسم دیں جیسے قسم دی تھی حروراء میں (حروراء ایک مقام ہے جہاں پہلے خوارج جمع ہوئے تھے اور حضرت علیؓ نے عبد اللہ بن عباس کو اون کے سمجھانے کے لیے بھیجا تھا کچھ لوگوں نے اونکا کہنا مان لیا اور کتنوں نے نہ مانا وہ نہروان کو چلے گئے اور وہاں جاکر جمع ہوئے) راوی نے کہا کہ اون لوگوں نے اپنے نیزوں کو پھینک دیا اور تلواریں کھینچ لیں مسلمانوں نے اونکو روکا اپنے نیزوں سے پھر مارے گئے ایک ایک

د حضرت علی کیطرف اوس روز کوئی نہین مارا گیا سوا دو آدمیون کے حضرت علی نے لوگون سی کہا تلاش کرو ان لوگون مین
مخدج کو (یعنی اوس لنجے کو جسکے ہاتہہ چہوٹے چہوٹے تہے) اونہون نی تلاش کیا لیکن اوسکو نہ پایا پہر حضرت علی خود کہڑے
ہوئے اور ان لاشون پاس آئے جو تلے اوپر پڑی تہین اور کہا انکو الگ الگ کرو دیکہا تو وہ زمین پر پڑا تہا سب کے نیچے
اونہون نے اللہ اکبر کہا اور کہا سچا ہے اللہ اور پہونچا دیا اوسکے رسول صلعم نے رحمہ اللہ نے فرمایا تہا پہر ایک شخص کہڑا ہوا
اوسکا نام عبیدہ سلمانی تہا اور اوس نے کہا قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین ہے کیا تم نے
سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی نے کہا ہان قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق نہین ہے عبادت کے
یہانتک کہ اوس نے تین بار حضرت علی کو قسم دی اور اونہون نے تین بار قسم کہائی دوسری روایت مین یون ہے قال علی
اطلبوا المخدج فذکر الحدیث فاستخرجوه من تحت القتلی فی طین قال ابو الوضیء فکأنی انظر
الیه حبشی علیه قریطق له احدی یدیه مثل ثدی المرأة علیها شعیرات مثل شعیرات التی تکون
علی ذنب الیربوع **ترجمہ** حضرت علی نے کہا مخدج کو ڈہونڈہو پہر بیان کیا حدیث کو تو لوگون نے نکالا اوسکو مردون کے نیچے سے
مٹی مین سے ابو الوضیء نے کہا گویا مین اوس کی طرف دیکہہ رہا ہون وہ ایک حبشی تہا کرتہ پہنے ہوئے اوسکا ایک ہاتہہ عورت کے
پستان کی مانند تہا اوس پر ایسے بال تہے جیسے جنگلی چوہے کے دم پر ہوتے ہین عن نعیم بن حکیم عن ابی مریم
قال ان کان ذلک المخدج لمعنا یومئذ فی المسجد نجالسه باللیل والنهار وکان فقیرا ورأیته مع
المساکین یشهد طعام علی علیه السلام مع الناس وقد کسوته برنسا لی قال ابو مریم وکان المخدج یسمی نافعا
ذا الثدیة وکان فی یده مثل ثدی المرأة علی رأسه حلمة مثل حلمة الثدی علیه شعیرات مثل سبالة السنور
ترجمہ ابو مریم سے روایت ہے یہہ مخدج ہمارے ساتہہ تہا اوس دن مسجد مین رات دن مسجد ہی مین بیٹہا رہتا فقیر تہا اور مین
نے اوسکو دیکہا فقیرون کے ساتہہ آتا تہا جب حضرت علی لوگون کے ساتہہ کہانا کہاتے تہے مین نے اوسکو ایک کپڑا دیا تہا پہننے
کو لوگ اوسکو نافع ذو الثدیہ یعنی چہاتی والا کہتے تہے کیونکہ اوس کے ہاتہہ مین چہاتی تہی جیسے عورت کی چہاتی ہوتی ہے اور سر
پر بہی تہی جیسی چہاتی پر ہوتی ہے اور چہاتی پر بال تہے بلے کی موچہہ کیطرح

باب فی قتال اللصوص چورون سے مقابلہ کرنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من ارید ماله بغیر حق
فقاتل فقتل فهو شهید **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
کا مال لینے کا ارادہ کیا جاوے اور وہ لڑے (اپنا مال بچانے کے لیے) یہانتک کہ مارا جاوے تو وہ شہید ہے عن
سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون
اهله او دون دمه او دون دینه فهو شهید **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص قتل کیا جاوے اپنا مال بچانے مین یا اپنے بال بچون کو بچانے مین یا اپنی جان بچانے مین یا اپنا دین بچانے مین تو وہ

شہید ہی ہے اس لیے کہ وہ ظالم کے ظلم کو دفع کرتا ہے پس اگر مارا گیا تو مظلوم مارا گیا اور وہی شہید ہے مگر اس شہید کا درجہ
اُس اصلی شہید سے کم ہے جو جہاد مین خدا کے لیے مارا جاوے **عن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشفعوا توجروا فانی لاارید الامر فاؤخرہ کیما تشفعوا فتوجروا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اشفعوا توجروا **ترجمہ** معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفارش کیا کرو تم کو ثواب ہوگا
اور مین حکم کرنے مین دیر کرتا ہون اس لیے کہ تم سفارش کرو اور تم کو ثواب ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا **ف** یہ حدیث اکثر نسخون مین اس مقام پر نہین ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین یہ حدیث اور حجاج
کی حدیث ان مثل عثمان عند اللہ جو اونتیسوین باب خلافت کے بیان مین گزر چکی اس مقام پر مذکور ہے

کتاب الادب

ادب کا بیان یعنی اوس برتاؤ کا جو دنیا مین لوگون سے کرنا چاہیے

باب فی الحلم والخلق

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردباری کا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ذکر **عن** انس کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذھب وفی نفسی ان
اذھب لما امرنی بہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخرجت حتی مر علی صبیان وھم یلعبون فی السوق
فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابض بقفائے من ورائے فنظرت الیہ وھو یضحک فقال
یا انیس اذھب حیث امرتک قلت نعم انا اذھب یا رسول اللہ قال انس واللہ لقد خدمتہ سبع
سنین وتسع سنین ما علمت قال لشئ صنعت لم فعلت کذا وکذا او لا لشئ ترکت ھلا فعلت
کذا وکذا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون مین بہتر تھے خلق مین ایک روز آپ نے مجھے
کسی کام کے لیے بھیجا مین نے زبان سے کہا قسم خدا کی مین نہین جاؤنگا اور دل مین یہی تھا کہ جاؤنگا اس لیے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے پھر مین نکلا تو لڑکون کو بازار مین کھیلتا ہوا پایا مین بھی وہان کھڑا ہو رہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آنکر میری گردن پکڑی مین نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا
اے انیس (یہ تصغیر ہے انس کی) جا جہان مین نے کہا ہے مین نے کہا جاتا ہون یا رسول اللہ
انس نے کہا قسم خدا کی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سات برس یا نو برس تک لیکن مجھے معلوم نہین کہ
مین نے کوئی کام کیا ہوا اور آپ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کیون کیا یا مین نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو تو نے یہ
کیون نہین کیا **عن** انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین بالمدینۃ وانا غلام لیس کل
امری کما یشتھی صاحبی ان یکون علیہ ما قال لی فیھا اف قط وما قال لی لم فعلت ھذا والا فعلت ھذا
ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک اور مین لڑکا تھا اور کام میرا نبی کی مرضی کے
موافق نہ تھا مگر آپ نے کبھی مجھے اف نہ کہا (اف ایک کلمہ ہے جھڑکی کا) اور نہ کبھی یہ کہا تو نے اس کام کو کیون کیا یا کیون نہ کیا **عن**

ابی ہریرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت
ازواجہ فحدثنا یوما فقمنا حین قام فنظرنا الی اعرابی قد ادرکہ فجبذہ بردائہ فحمر رقبتہ قال ابو ہریرۃ وکان رداء خشنا
فالتفت فقال لہ الاعرابی احمل لی علی بعیری ہذین فانک لا تحمل لی من مالک ولا من مال ابیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا واستغفر اللہ لا واستغفر اللہ لا واستغفر اللہ لا احملک حتی تقیدنی من جبذتک التی جبذتنی فکل ذلک یقول لہ الاعرابی
واللہ لا اقیدکہا فذکر الحدیث قال ثم دعا رجلا فقال لہ احمل لہ علی بعیریہ ہذین علی بعیر شعیرا وعلی الآخر تمرا ثم التفت
الینا فقال انصرفوا علی برکۃ اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے مسجد میں باتیں کرتے ہم سے جب آپ کھڑے
ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوتے یہاں تک کہ آپ کو دیکھتے اپنی کسی بی بی کے گھر جاتے ہوئے ایک روز آپ نے ہم سے باتیں کیں پھر جب آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے
ہوئے ایک اعرابی کو دیکھا اوس نے آپکو پکڑ کر چادر ڈالکر کھینچا یہاں تک کہ آپ کی گردن لال ہو گئی ابو ہریرہ نے کہا وہ چادر کھردری تھی آپ نے اوسکی طرف
دیکھا اوس اعرابی نے کہا میرے ان دونوں اونٹوں کو لاد دیجئے غلہ سے کیونکہ آپ اپنا مال مجھے نہیں دیتے ہیں نہ اپنے باپ کا (یہ کلمہ اوس اعرابی نے گستاخی کا کہا کیونکہ اون
میں تہذیب نہیں ہوتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں اپنا مال نہیں دیتا اور استغفار کرتا ہوں اللہ سے یہی کہا تین بار فرمایا لیکن میں
تیرے اونٹوں کو لادونگا جبتک تو مجھے بدلہ نہ دیگا اس کھینچنے کا جو تو نے کھینچا مجھکو اعرابی کہتا تھا ہر بار قسم خدا کی میں آپکو بدلہ نہ دونگا اسکے بعد حدیث بیان کی وہ
یہ تھا کہ رسول اللہ نے بدلہ نہ لیں پھر آپ نے ایک شخص کو بلایا اور اس سے کہا اسکے دونوں اونٹوں کو لاد دے ایک پر جو اور دوسرے پر کھجور پھر ہم لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا
جاؤ اللہ کی برکت پر ہر ایک کرکے

باب فی الوقار وقار اور میانہ روی کی فضیلت عن عبد اللہ بن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
الہدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسۃ وعشرین جزءا من النبوۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نیک چلنی اور خوش خصلتی اور میانہ روی نبوت کی پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ف میانہ روی یہ ہے کہ ہر کام میں توسط کا طریقہ اختیار
کرے نہ اسراف اور فضولخرچی کرے نہ بخیلی اور کنجوسی نہ جلدی اور اضطراب کرے نہ سستی و کاہلی اسی طرح ہر کام میں نہ افراط کرے نہ تفریط جو چیز بیچ میں ہو وہی اچھی ہے

باب فیمن کظم غیظا غصہ پینے کی فضیلت عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وہو قادر علی ان ینفذہ
دعاہ اللہ تعالی یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای الحور شاء ترجمہ معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصہ کو روکے
حالانکہ اسکو اختیار ہے اپنا غصہ پورا کرنیکا تو قیامت کے دن اللہ اوسکو بلاویگا سب لوگوں کے سامنے اور فرماویگا جس حور کو تو چاہے پسند کر لے
اللہ ... دیگا ... کا حال نہیں بیان کیا ... ومن ترک لبس ثوب جمال وہو یقدر علیہ قال بشر
قال تواضعا کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ ومن زوج للہ توجہ اللہ تاج الملک ترجمہ اور جو شخص عمدہ کپڑا پہننا چھوڑ دیگا حالانکہ وہ طاقت رکھتا ہے
عاجزی کی راہ سے تو اللہ اوسکو قیامت کے دن عزت کا جوڑا پہناویگا اور جو شخص نکاح کر دیگا کسی مفلس محتاج کا اللہ کے لیے تو قیامت کے روز اللہ اوسکو تاج
کا پہنا دیگا عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تعدون الصرعۃ فیکم قالوا الذی لا یصرعہ الرجال قال لا ولکنہ الذی
یملک نفسہ عند الغضب ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پہلوان کسکو کہتے ہو لوگوں نے کہا وہ شخص جسکو لوگ پچھاڑ نہ سکیں
آپ نے فرمایا نہیں پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے غصہ کے وقت عن معاذ بن جبل قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ

احدهما غضبا شدیدا حتی خیل الیّ ان انفه یتمزع من شدة غضبه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمة لو قالها لذهب عنه ما یجد من الغضب فقال ما هی یا رسول اللہ
قال یقول اللهم انی اعوذ بک من الشیطان الرجیم قال فجعل معاذ یامره فابی ومحک وجعل یزداد غضبا ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ان میں سے ایک کو بہت سخت غصہ آیا یہاں تک کہ میں سمجھا اسکی ناک مارے غصہ کی پھٹ جائیگی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں ایک بات جانتا ہوں اگر یہ اسکو کہے
تو اسکا غصہ جاتا رہے اوس نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہے اللهم انی اعوذ بک من الشیطان الرجیم پھر معاذ اوس شخص کو حکم کرنے لگے کہ یہ کلمہ کہے سو اوس نے انکار کیا اور زیادہ ہٹ کیا اور زیادہ
غصہ ہو گیا عن سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل احدهما تحمر عیناه وتنتفخ اوداجه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی
لاعرف کلمة لو قالها هذا لذهب عنه الذی یجد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقال الرجل هل تری بی من جنون ترجمہ سلیمان بن صرد سے روایت ہے دو شخصوں نے
گالی گلوچ کی رسول اللہ صلعم کے سامنے ان میں سے ایک شخص کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور گلے کی رگیں پھولنے لگیں رنج کے جوش سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں ایک بات جانتا ہوں اگر
اسکو یہ کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یہ سنکر وہ شخص بولا کیا آپ مجھکو دیوانہ سمجھتے ہو عن ابی ذر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا غضب احدکم وهو قائم فلیجلس فان ذهب عنه الغضب والا فلیضطجع ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں غصے ہو اور کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے اگر غصہ جاتا رہے
تو خیر ورنہ لیٹ جاوے عن ابی وائل القاص قال دخلنا علی عروة بن محمد السعدی فکلمه رجل فاغضبه فقام فتوضا فقال حدثنی ابی عن جدی عطیة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما تطفی النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضا ترجمہ ابو وائل قاص سے
روایت ہے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے اور ان سے ایک شخص نے باتیں کیں انہیں غصہ دلایا وہ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور کہا مجھ سے بیان کیا میرے باپ نے اوس نے میرے دادا عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے تو جب کسی کو تم میں سے غصہ آئے تو وضو کرلے **باب فی العفو** درگذر اور عفو کرنیکا بیان

عن عائشة انها قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرین الا اختار ایسرهما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منه وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لنفسه الا ان تنتهک حرمة اللہ تعالی فینتقم للہ بها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا
جبتک اوس میں گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ اوس سے دور رہتے اور کبھی رسول اللہ نے اپنی ذات کے واسطے بدلہ نہیں لیا ہاں جس وقت اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا یعنی حرام کام کرتا
تو آپ اسکے لیے اوس سے بدلہ لیتے جیسے کوئی زنا کرتا یا چوری کرتا عن عائشة قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خادما ولا امراة
قط ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کبھی کسی خادم کو یا عورت کو نہیں مارا عن عبد اللہ بن الزبیر فی قوله خذ العفو قال امر نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یاخذ العفو من اخلاق الناس ترجمہ عبد اللہ بن زبیر نے کہا اس آیت کی تفسیر میں خذ العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاہلین کہ رسول اللہ صلعم کو حکم ہوا عفو
درگذر کرنا لوگوں کے اخلاق میں سے **باب فی حسن العشرة** حسن معاشرت یعنی خوش گزرانی اور تہذیب کا بیان عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
بلغه عن الرجل الشیء لم یقل ما بال فلان یقول ولکن یقول ما بال اقوام یقولون کذا وکذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی شخص کی
بری بات کی خبر پہنچتی تو یوں نہ فرماتے کہ کیا ہوا فلانے کو کہ وہ ایسا کہتا ہے بلکہ یوں کہتے کیا حال ہے بعض لوگوں کا ایسا ایسا کہتے ہیں عن انس ان رجلا دخل علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلیه اثر صفرة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلما یواجه رجلا فی وجهه بشیء یکرهه فلما خرج قال لو امرتم هذا ان یغسل ذا عنه ترجمہ
انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس گیا اور اوس پر زردی کا نشان تھا اور آپ کی عادت تھی کسی کے سامنے اوسکی بری بات کہنے کو اچھا نہ جانتے جب وہ چلا گیا تو آپ نے لوگوں
سے کہا کاش تم کہو اوس سے کہ وہ یہ دھو ڈالے [illegible] حضرت علی کی دعا میں [illegible]

سے روکتا اور انکو دیکھا کرتا یعنی علم نجوم سیکھتا تہا کیا اوسنے گواہی ابن ماجہ پاس جو دیکھ کر کی تو نہیں اوسکی گئی ہی قبول کی عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مومن بہولا ہوتا ہے سخی یعنی اکثر فریب کہا جاتا ہے سلیقہ کی وسکی نہیت ہے بے ایمانی نہیں ہوتی ہے اور منافق

فریب دینے والا بخیل ہوتا ہے ف خاتمہ شیخ الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے لیکن ابن حجر نے اوسکو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن فرافصہ اور بشر بن رافع اگرچہ ضعیف ہیں لیکن

حدیث موضوع نہیں ہو سکتی کیونکہ روایت کیا اوسکو حاکم نے اور بیہقی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ورنہ کم سے کم نہیں ہو سکتی کیونکہ حجاج کی توثیق کی ہے ابن حبان نے اور ابو حاتم نے اور ابن معین نے

بشر کو حقیقی کہا الناس نے مسلم عن عائشة قالت استاذن رجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بئس ابن العشیرة او بئس رجل العشیرة ثم قال ائذنوا له فلما دخل

الان له القول فقالت عائشة یا رسول اللہ الان له القول وقد قلت له ما قلت قال ان شر الناس عند اللہ منزلة یوم القیمة من ودعه او ترکه الناس اتقاء

فحشه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلعم سے اندر آنے کی آپنے فرمایا برا ہے کنبہ کا پہر فرمایا اوسکو اندر آنے دو جب وہ آیا تو آپنے اوس سے نرمی سے

باتیں کیں حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپنے اوس سے باتیں کیں نرمی سے اور پہلے آپنے کہا تہا جو کچہہ اسکی بابت ہیں کہ وہ برا ہے تو بری کے ساتھہ نرمی پیش آنا تہا آپنے

فرمایا سب سے برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جسکو لوگ چہوڑدیں اوسکی سخت بات کی وجہ سے - دوسری روایت میں ہے آپنے فرمایا یا عائشة ان من شرار

الناس الذین یکرمون اتقاء السنتهم ترجمہ بدتر وہ لوگ ہیں جنکی زبان کے خوف سے تعظیم کیجاوے یعنی لوگ انکی تعظیم و تکریم کریں اس خیال سے کہ برا بہلا کہیں عن

انس قال ما رایت رجلا التقم اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینحی راسه حتی یکون الرجل هو الذی ینحی راسه وما رایت رجلا اخذ بیده فترک

یده حتی یکون الرجل هو الذی یدع یده ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے نہیں دیکہا کسی شخص نے رسول اللہ صلعم کے کان میں منہہ رکہا ہو کوئی بات چپکے کہنے کو لیکے

پہر آپنے سر ہٹا لیا ہو اوس سے پہلے اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکہا کہ اوسنے رسول اللہ صلعم کا ہاتہہ پکڑا ہو پہر آپنے اوس سے ہاتہہ چہڑا لیا ہو اوسکے چہوڑنے سے پہلے

عن عائشة ان رجلا استاذن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بئس اخو العشیرة فلما دخل انبسط الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وکلمه فلما خرج قلت یا رسول اللہ لما استاذن قلت بئس اخو العشیرة فلما دخل انبسطت الیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشة

ان اللہ لا یحب الفاحش المتفحش ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلعم سے اندر آنیکی آپنے فرمایا برا ہے اپنے کنبے میں جب اندر آیا تو آپ کہل کر اوس سے

ملے اور باتیں کیں جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب اوسنے اجازت چاہی تہی تو آپنے فرمایا تہا برا ہے اپنے کنبے کا پہر جب وہ اندر آیا تو آپ اوس سے کہلکر

ملے رسول اللہ صلعم نے فرمایا یا عائشہ نہیں چاہتا ہے اللہ سخت گو بکواسی کو جو لوگوں کو برا بہلا کہے اور بیفائدہ بات ڈالے دانائی اور حکمت عملی یہی ہے کہ حسن خلق

اور نرمی سے دشمنوں سے بہی پیش آوے کسلئے باب فی الحیاء شرم کا بیان عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل من الانصار وهو یعظ اخاه فی الحیاء

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعه فان الحیاء من الایمان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک شخص انصاری پر گذرے وہ اپنے بہائی کو

نصیحت کرتا تہا شرم کرنیکی یعنی سمجہاتا تہا کہ بہت شرم مت کر آپنے فرمایا چہوڑ دے اوسکو شرم ایمان میں داخل ہے [illegible] عن قتادة

قال کنا مع عمران بن حصین وثم بشیر بن کعب فحدث عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء خیر کله او قال الحیاء کله خیر

فقال بشیر بن کعب انا نجد فی بعض الکتب ان منه سکینة ووقارا ومنه ضعفا فاعاد عمران الحدیث فاعاد بشیر الکلام قال فغضب عمران حتی احمرت عیناه

وقال الا ارانی احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتحدثنی عن کتبک قال قلنا یا ابا نجید انه لا باس به ترجمہ قتادہ سے روایت ہے ہم عمران بن حصین

کے ساتہہ تہے اور بشیر بن کعب بہی وہاں تہے تو عمران نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے فرمایا شرم سب بہتر ہے یا شرم سب کی سب بہتر ہے کہا بشیر نے کہ ہم پاتے ہیں بعض کتابوں میں [illegible]

علیہ وسلم فقال حق علی اللہ ان لا یرفع شئی الا وضعہ ترجمہ انس سے روایت ہے عضباء آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اونٹنی کا نام تہا شرط مین کبہی پیچہے نہین ہتی تہے (یعنی کسی اونٹ سے دوڑنے مین ہارتی نہ تہی) ایکبار ایک اعرابی آیا
اپنے بچہ سے پر سوار ہوکر (یعنی کم سن اونٹ پر) اور اوس نے دوڑانے کی شرط کی عضباء سے پہر وہ آگے نکل گیا عضباء سے تو یہ امر
شاق گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر آپ نے فرمایا اللہ کو ضرور ہی کہ جو چیز بڑہ جاوے اوسکو گہٹا دیوے دوسری
روایت مین ہے ان حقا علی اللہ تعالی ان لا یرفع شئی من الدنیا الا وضعہ یعنی اللہ پر حق ہے کہ جب کوئی چیز دنیا کی بہت
بڑہ جاویے تو اوسکو گہٹا دیوے (تاکہ اوسکی خدائی معلوم ہو) **باب** فی کراہیۃ التمادح خوشامد کی برائی **عن** ہمام
قال جاء رجل فاثنی علی عثمان فی وجہہ فاخذ المقداد بن الاسود ترابا فحثا فی وجہہ وقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب ترجمہ ہمام سے روایت ہے ایکشخص
حضرت عثمان پاس آیا اور اون کے منہ پر اونکی خوشامد کرنے لگا تو مقداد بن الاسود نے مٹی لیکر اوسکی منہ پر ڈالدی اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم خوشامد کرنیوالوں سے ملو تو اون کی منہ پر مٹی ڈالو **ف** خطابی نے کہا مراد خوشامد سے وہ تعریف
ہے جو دنیا کمانے کے لیے ہو اور ممدوح کے خوش کرنے کے لیے لیکن جو تعریف نفس الامر مین سچ ہو اور نیک کام مین رغبت دلانے
کو لیے ہو وہ درست ہی **عن** ابی بکرۃ ان رجلا اثنی علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ قطعت عنق
صاحبک ثلث مرات ثم قال اذا مدح احدکم صاحبہ لا محالۃ فلیقل انی احسبہ کما یرید ان
یقول ولا ازکیہ علی اللہ تعالی ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی ایکشخص نے تعریف کی ایکشخص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے آپ نے فرمایا تو نے اوسکی گردن کاٹی تین بار فرمایا بعد اوس کے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنے یار کی تعریف
کرے ضرورت کیوقت تو یون کہے مین اوسکو ایسا سمجہتا ہون لیکن نہین پاک کہتا ہون مین اوسکو اللہ پر (یعنی مین یہ نہین
کہتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بہی پاک اور اچہا ہے) **عن** مطرف قال قال ابی انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ قلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا
فقال قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان ترجمہ مطرف سے روایت ہی میری باپ
(عبداللہ بن الشخیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی بنی عامر کے لوگون کے ساتھہ تو ہم نے کہا آپ ہمارے سید ہین آپ نے فرمایا
سید تو اللہ ہے **ف** خطابی نے کہا سید مشتق ہی سیادت سے جسکے معنی سرداری کے ہین حقیقۃً تو سردار سارے
جہان کا اللہ جل جلالہ ہے کیونکہ سب اوسکے بندے ہین اور مجازاً اور کو بہی سید کہتے ہین اور آپ نے اونکو سید کہنے سے
اسلیے منع کیا کہ وہ لوگ نئے مسلمان ہوئے تہے ایسا نہ ہو حضرت کی سیادت کو مثل دنیا کی سرداری کے سمجہین جیسے اون کی قوم
مین ایک ایک سید (سردار) ہوا کرتا تہا اور سید معنی مجازی کا اطلاق ہر ولی پر ہوتا ہی اور ہر ایک قوم کے رئیس پر اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لقب کے مستحق ہین کیونکہ آپ سید ہین تمام اولاد آدم کے دوسری حدیث مین ہی انا سید ولد آدم ولا فخر

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد و آلہ و صحابہ اجمعین **ف** ہم نے کہا اچھا آپ ہم سب مین افضل ہین اور درجے مین بڑے ہین آپنے فرمایا جو کہا کرتے تہے وہی کہو (یعنے اللہ کے نبی اور رسول) یا اوس مین سے کچھہ کہو یعنے نبی اللہ یا رسول اللہ) نہ کھیل کرے تم کو شیطان (یعنے ایسا نہو کہ شیطان تمھاری زبان سے ایسے کلمے کہوا دیوے جو میرے شان کے لائق نہون بلکہ اللہ کی شان کے لائق ہون) **باب** فی الرفق نرمی کا بیان **عن** عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق و یعطی علیہ ما لا یعطی علی العنف **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نرم ہے دوست رکہتا ہے نرمی اور ملائمت کو اور جو ثواب نرمی پر دیتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا **عن** شریح قال سالت عائشۃ عن البداوۃ فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبدو الی ھذہ التلاع وانہ اراد البداوۃ مرۃ فارسل الی ناقۃ محرمۃ من ابل الصدقۃ فقال لی یا عائشۃ ارفقی فان الرفق لم یکن فی شیء قط الا زانہ ولا نزع من شیء قط الا شانہ **ترجمہ** شریح سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا جنگل مین جانا کیسا ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل کو جایا کرتے تہے ان نالون کیطرف ایکبار آپ نے جنگل مین جانیکا قصد کیا تو میرے پاس ایک اونٹنی بہیجی جسپر سواری نہین ہوئی تہی زکوۃ کے اونٹون مین سے اور فرمایا اے عائشہ نرمی کیا کر اسواسطے کہ نرمی جس چیز مین ہوتی ہے اوسکو زینت دیدیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی ہے اوسکو عیب دار کر دیتی ہے **عن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یحرم الرفق یحرم الخیر کلہ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی اور ملائمت سے محروم ہے وہ سب بہلائیون سے محروم ہے **عن** سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التؤدۃ فی کل شیء الا فی عمل الاخرۃ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی نہ کرنا بہتر ہے ہر کام مین مگر آخرت کے کامون مین (یعنی جو کام نیک ہین جیسے نماز روزہ زکوۃ صدقہ وغیرہ ان مین فکر و تامل کی ضرورت نہین ہے در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست + باقی اور دنیا کے کامون مین تامل اور فکر اور صلاح و مشورہ ضرور ہے **باب** فی شکر المعروف احسان کا شکر کرنا ضرور ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر نہین کرتا وہ جو آدمیون کا شکر نہین کرتا **ف** یعنے جو آدمیون کے احسان کو نہین مانتا اور احسان فراموشی کرتا ہے اوسسے کچھہ عجب نہین کہ اللہ کی بہی ناشکری کرے یا مطلب حدیث کا یہ ہے جو شخص بندون کا احسان نہ مانے اوسکا شکر اللہ تعالی قبول نہ کریگا لیکن اس صورت میں اللہ کے لفظ کو مرفوع پڑہنا چاہیے فاعلیت پر اور صورت اول مین منصوب قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا اس حدیث مین چار وجہین مروی ہین ایک برفع اللہ و الناس دوسری بنصب اللہ و الناس اور یہی بہت مشہور ہے تیسری برفع اللہ و نصب الناس چوتہی بنصب اللہ و رفع الناس واللہ اعلم **عن** انس ان المھاجرین قالوا یا رسول اللہ ذھبت الانصار بالاجر کلہ قال لا ما دعوتم اللہ لھم واثنیتم علیھم

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ انصار سارا ثواب لوٹ لیگئی آپ نے فرمایا نہین جبتک تم اللہ
سی اون کی لیے دعا کرتے رہوگے اور اون کی تعریف کرتی رہوگے **ف** یعنی اگر اون کا شکریہ ادا کرتے رہوگے تو تم کو
بھی ثواب ہوگا اور اونکو بھی اور جو تم اونکی ناشکری کروگے اور اونکو برا کہوگے تو تم کو کچھہ ثواب نہ ہوگا سب اونھی کو ہوگا

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ فان
لم یجد فلیثن بہ فمن اثنی بہ فقد شکرہ ومن کتمہ فقد کفرہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز دیجاوے پہر اوسکو مقدرت ہو تو اوسکا بدلہ دیوے
اگر بدلہ نہ دی سکے تو تعریف کرے جس نے تعریف کی اوس نے شکر ادا کیا اور جس نے چھپایا (احسان کو) اوس نے
ناشکری کی **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابلی بلاء فذکرہ فقد شکرہ وان کتمہ
فقد کفرہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز ملے وہ اوسکا ذکر کرے
تو اوس نے شکر ادا کیا اوسکا اور جو چھپایا اوسکو تو ناشکری کی

باب فی الجلوس بالطرقات راہ مین بیٹھنے کا بیان

عن
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والجلوس بالطرقات فقالوا یا رسول
اللہ ما بد لنا من مجالسنا نتحدث فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیتم فاعطوا الطریق
حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی
عن المنکر **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راستون مین بیٹھنے سے
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ضرور ہی بیچ اپنی مقامون مین بیٹھنا باتین کرنے کو (یعنی راستی مین بیٹھنے کے
بغیر ہمارا کام چل نہین سکتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضرور ہی تو جو حق ہے راستی کا اوسکو ادا کرو انہون
نے عرض کیا راستی کا حق کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا (تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑی) اور کسی کو ایذا
نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی وارشاد
السبیل یعنی راہ بتانا (بھولے بھٹکے کو) حضرت عمر کے روایت مین اتنا زیادہ ہے وتغیثوا الملہوف وتہدوا الضال
یعنی مدد کرو آفت مین پڑے ہوئے کی اور راہ بتاؤ بھولی بھٹکے کو **عن** انس قال جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ فقال لہا یا ام فلان اجلسی فی ای نواحی السکک
شئت حتی اجلس الیک قال فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قضت حاجتہا **ترجمہ** انس سے روایت
ایک عورت (راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھی آپ سے کچھہ کام ہی آپ نے فرمایا اچھا
چل کسی گلی کے کونے مین (یعنی راہ مین بیٹھنا اچھا نہین کسی کونے مین چلکر کہ جو راستی سی الگ ہو) جہان تو چاہی وہان مین
بیٹھہ جاؤنگا تیری پاس وہ عورت بیٹھہ گئی (وہان جاکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھہ گئے۔ یہانتک کہ اوس عورت

سے اپنا کام پورا کیا (یعنے جو کچھ کہنا تہا کہا) **عن** ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول خیر المجالس اوسعھا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتی تہے
بہتر جگہہ بیٹہنی کی وہ ہی جو کشادہ ہو (جسمین لوگون کو تکلیف نہ ہونگی سے) **باب** فی الجلوس بین الشمس والظل
کچہہ دہوپ مین اور کچہہ سایہ مین بیٹہنا کیسا ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم
فی الشمس وقال مخلد فی الفیٔ فقلص عنه الظل فصار بعضه فی الشمس وبعضه فی الظل فلیقم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی دہوپ مین بیٹہا ہو پہر سایے مین آ جاوی یا سایے مین
بیٹہا ہو اور دہوپ مین آ جاوے اسطرح سی کہ کچہہ بدن پر دہوپ ہو اور کچہہ بدن پر سایہ تو وہان سے اوٹہہ کھڑا ہو کیونکہ اس
مین ضرر کا خوف ہی جیسی ایک وقت مین گرم و سرد کا استعمال مضر ہے اگرچہ شرعا جائز ہے چنانچہ بیہقی نے مجاہد سے انہون نے
ابو ہریرہ سی روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آوے ہر دہوپ مین اور آدہی سایے مین بیٹہی تہی **عن** ابی
حازم انه جاء و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقام فی الشمس فامر به فحول الی الظل **ترجمہ** ابو حازم سے
روایت ہی وہ آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہی تہے تو وہ دہوپ مین کہڑے ہو گئی بعد اوس کے حکم کیا تو وہ سایے
مین چلے آئے **باب** فی التحلق گردہ باندہ کر بیٹہنا کیسا ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المسجد وهم حلق فقال مالی اراکم عزین **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین گئی
اور لوگ جدا جدا حلقی باندہی بیٹھی تہے آپ نے فرمایا کیا ہوا ہے کہ مین تم کو جدا جدا دیکھتا ہون **عن** جابر بن سمرۃ قال
کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتھی **ترجمہ** جابر سے روایت ہی ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آتے تو جہان جگہہ ملتی وہین بیٹہ جاتے (یہ نہ ہوتا کہ لوگون کو پہاندتے لانگتے اندر گہستے) **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعن من جلس وسط الحلقة **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی
اوس شخص پر جو حلقے کے بیچ مین بیٹہے **ف** خطابی نے کہا مقصود اس سے یہ ہے کہ کوئی شخص حلقی پر آوے اور لوگون کی گردنین
پہاند کر بیچ مین جا بیٹہے بعضون کیطرف منہہ کری بعضون کیطرف پیٹہ اور لوگون کو تکلیف دیوے **باب** فی الرجل یقوم
للرجل من مجلسه ایک شخص دوسری شخص کے لیے اپنی جگہہ سے اوٹہے تو یہ کیسا ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال جاءنا
ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام له رجل من مجلسه فابی ان یجلس فیه وقال ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نهی عن
ذا ونهی النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یمسح الرجل یده بثوب من لم یکسه **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے روایت ہی ابو بکرہ
ایک گواہی مین ہماری پاس آئے تو ایک شخص اون کے لیے اپنی جگہہ سے اوٹہا ابو بکرہ نے وہان بیٹہنے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور منع کیا ہی آپ نے اس سے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ پونہچے دوسرے کے کپڑے سے جو اسکو
نہین دیا گیا بغیر اوسکی اجازت کے تاکہ اوسکو ناگوار نہ ہو **عن** ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقام له

رجل عن مجلسه فذهب ليجلس فيه فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اوسکے لیے وہ وہان بیٹھنے لگا آپنے اوسکو منع کیا وہان بیٹھنے سے

باب من يؤمر ان يجالس کی صحبت مین بیٹھنا چاہیے **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن مثل التمرة طعمها طيب ولا ريح لها ومثل الفاجر الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل الفاجر الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها ومثل الجليس الصالح كمثل صاحب المسك ان لم يصبك منه شيء اصابك من ريحه ومثل جليس السوء كمثل صاحب الكير ان لم يصبك من سواده اصابك من دخانه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنج اوسکی بو بھی عمدہ ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور مثال اوس مومن کی جو قرآن نہین پڑھتا کھجور کی سی ہے مزہ اوسکا اچھا ہے اور خوشبو نہین ہے اور مثال اوس فاسق کی جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی سی ہے جسکی بو بھی عمدہ ہے اور مزہ کڑوا ہے اور مثال اوس فاسق کی جو قرآن نہین پڑھتا ہے اندراین کے پہل کی سی ہے اوسمین خوشبو بھی نہین ہے اور مزہ بھی کڑوا ہے اور مثال اوس ساتھی کی جو نیک ہے مشک کی سی ہے اگر اوس مین سے کچھ تجھے نہ ملے تو خوشبو ہی سہی اور مثال برے ساتھی کی ایسی ہے جیسے بھٹی کی الا اگر اوسکی کالک سے تو بچ جاوے تو دھوان ہی لگ جاویگا **عن** ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصاحب الا مؤمنا ولا ياكل طعامك الا تقي ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ساتھ کر کسیکا سوا مومن کے اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیزگار کو **ف** خطابی نے کہا مراد کھانا دعوت کا ہے نہ ضرورت کا اور مقصود حدیث سے یہ ہے کہ بدکارون کی صحبت مین نہ بیٹھے نہ اون کے ساتھ خلط ملط کرے ورنہ اونکی عادتین اسمین بھی اثر کرینگے

عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الرجل على دين خليله فلينظر احدكم من يخالل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھ لے کس سے دوستی کرتا ہے یعنی سمجھ بوجھ کر دوستی کرے ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرے پھر اوسکے ساتھ آپ بھی جہنم میں جاوے حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور ابن حجر نے اوسکا رد کیا ہے کہ حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے (مرقاۃ الصعود)

عن ابي هريرة يرفعه قال الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحین جھنڈ کی جھنڈ ہین یعنی قبل پیدا ہونے بدن کے روحون کے جھنڈ الگ الگ تھے پھر جنمین آپس مین جان پہچان تھی وہ دنیا مین بھی ایک دوسرے سے الفت کرتے ہین اور جن سے جدائی اور ناواقفی تھی وہ دنیا مین بھی الگ الگ رہتی ہین **باب** في كراهية المراء جھگڑے اور فساد کی ممانعت **عن** ابي موسى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث احدا من اصحابه في بعض امره قال بشروا ولا تنفروا ويسروا ولا تعسروا

ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر بھیجتے تو فرما دیتے خوش کرتے رہنا
اور نفرت مت دلانا اور آسانی کرتے رہنا اور دشواری مت ڈالنا **ف** یعنی جہاں تک ہو سکے اللہ کے فضل اور رحمت کو زیادہ بیان
کرنا اور دین کے احکام کو آسانی سے کرانا تاکہ لوگ مایوس نہ ہوں اور نفرت نہ کرنے لگیں **عن** السائب قال اتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فجعلوا یثنون علی ویذکرونی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم یعنی بہ قلت صدقت
بابی انت وامی کنت شریکی فنعم الشریک لا تداری ولا تماری **ترجمہ** سائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
لوگ میرا ذکر کر رہے تھے اور میری تعریف کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں اسکو میں نے کہا سچ ہے
میرے ماں باپ کی قسم آپ میرے شریک تھے پھر کیا اچھے شریک تھے نہ لڑتے تھے نہ جھگڑتے تھے

باب الهدی فی الکلام
کسطرح بات کرنا چاہیے **عن** عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان
یرفع طرفه الی السماء **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے بیٹھتے تو اکثر آسمان کیطرف
دیکھتے **ف** اس خیال سے کہ شاید حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آتے ہوں **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کان فی کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر
صاف صاف باتیں کرتے تھے **عن** عائشۃ قالت کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما فصلا یفهمه
کل من سمعه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح الگ الگ باتیں کرتے تھے کہ ہر شخص سمجھ لیتا
تھا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلام لا یبدأ فیه بحمد الله فهو اجذم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جاوے وہ لنڈورا ہے **ف** لنڈورا خطابی
نے کہا یعنی منقطع و پریشان اور بے انتظام

باب فی الخطبة خطبے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کل خطبة لیس فیها تشهد فهی کالید الجذماء **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس خطبے میں تشہد نہ ہو (یعنی اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله) وہ ایسا ہی ہے جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی ناتمام
اور ناقص)

باب فی تنزیل الناس منازلهم ہر آدمی کو اوسکے مرتبے پر رکھنا چاہیے **عن** میمون بن ابی شبیب ان عائشۃ مر
بها سائل فاعطته کسرة ومر بها رجل علیه ثیاب وهیئة فاقعدته فاکل فقیل لها فی ذلك فقالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلهم **ترجمہ** میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے حضرت عائشہ رض کے سامنے سے ایک بھیک منگا گزرا
انہوں نے اوسکو ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا پھر ایک شخص کپڑے پہنے اچھی معقول صورت گزرا تو انہوں نے اوسکو بٹھا کر کھلایا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص کو اوسکے مرتبے پر رکھو کیونکہ یہ بھی ضروری ہے مرتبے کا لحاظ و پاس رکھنا
تہذیب میں داخل ہے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة
المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیه والجافی عنه واکرام ذی السلطان المقسط **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اسعلیہ وسلم نے فرمایا اسکی تعظیم ہی تعظیم اوس شخص کی جو بوڑہا مسلمان ہو قرآن شریف کا حافظ ہو نہ اوس مین غلو کرتا ہو نہ نقصان
ف غلو یہہ ہے کہ قرآن مین حد شرعی سے تجاوز کرے مثلاً وسوسے یا تشکک کرے یا اعتراض کرے اوسکی مضامین مین
یا اوسکے الفاظ کی تلاوت مین حد سے زیادہ جلدی کرے یا محض رای سے خلاف سلف کے اوس کے معنے یا تاویل کرے
جیسے اہل بدعات کا دستور ہے اور نقصان یہہ ہے کہ اوس حد سے کمی کرے یعنے اوس کے احکام پر عمل نہ کرے اوس کے
ممنوعات سے پرہیز نہ کرے **ف** اور تعظیم اوس حاکم کی جو منصف ہو (عدل انصاف کرے) **باب** فی الرجل

یجلس بین الرجلین بغیر اذنهما ایک شخص دو شخصون کے بیچ مین بغیر اون کے اجازت کے گہسکر نہ بیٹھے **عن**
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلس بین رجلین الا
باذنهما **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دو آدمیون
کے بیچ مین گہس پل کر نہ بیٹھے بغیر اون کی اجازت کے **عن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنهما **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو درست نہین ہی کہ دو آدمیون کو (جو ملکر ایک جگہہ بیٹھے ہون)
جدا کردے مگر اون کی اجازت سے **باب** فی جلوس الرجل کسطرح بیٹھے **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس احتبی بیدیہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو دونون ہاتہون سے احتبا کرلیتے **ف** احتبا یہہ ہے کہ سرین
زمین پر لگاوے اور دونون پانون کہڑے کرلے اور دونون ہاتہون کو پانون پر حلقہ کرلے **عن** قیلۃ
بنت مخرمۃ انها رات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو قاعد القرفصاء فلما رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع وقال موسی المتخشع فی الجلسۃ ارعدت من الفرق **ترجمہ**
قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہی اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرفصاء کے طور پر بیٹہا دیکہا (قرفصاء
احتبا کے طور پر بیٹہنا اور ہاتہون پر زور دینا یا گہٹنون کے بل بیٹہنا اور زانون کو پیٹ سے ملانا اور ہتیلیون
کو بغلون کے نیچے کرلینا) جب مین نے آپ کو دیکہا جو بہت عاجزی کرنیوالے تہے تو مین لرز گئی خوف سے
(یہہ جلال تہا نور الہی کا کہ باوصف عاجزی کے آپ کا رعب اس قدر سما گیا) **عن** الشرید بن سوید
قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس هکذا وقد وضعت یدی الیسری
خلف ظهری واتکات علی الیۃ یدی فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیهم **ترجمہ** شرید بن سوید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آگئے اور مین بیٹہا تہا اسطرح کہ میرا بایان ہاتہ پیٹہ پر تہا اور تکیہ
لگائے تہا ایک ہاتہ کی انگوٹہی پر آپنے فرمایا کیا تو اون لوگون کیطرح بیٹہتا ہے جن پر غضب الہی اترا **باب** فی [illegible]

فی السمر بعد العشاء عشا کی نماز کے بعد باتین کرنا کیسا ہے عن ابی برزة قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النوم قبلھا والحدیث بعدھا ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے عشا کی نماز سے پہلے سونے کو (تاکہ عشا کی نماز قضا نہ ہو جاوی)
اور بعد عشا کی نماز کے باتین کرنیکو (ایسا نہ ہو کہ فجر کی نماز قضا ہو جاوے) باب فی الرجل یجلس
متربعا چار زانو (یا التھی مارکر) بیٹھنا درست ہی عن جابر بن سمرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر چار زانو بیٹھے رہتے جتبک خوب آفتاب نکل آتا باب
فی التناجی سرگوشی (کانا پھوسی) کرنا کیسا ہے عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا ینتجی اثنان دون صاحبھما فان ذلک یحزنہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشے
نکرین کیونکہ اس سے اوسکو رنج ہوگا (کہ مجھکو شریک نہ کیا قابل اعتماد کے نہ سمجھا یا وہم ہوگا کہ میرے
نقصان کے لیے مشورہ کرتے ہون گے یا میری برائی کرتے ہون گے خطابی نے ابو عبید سے نقل کیا
کہ یہ ممانعت سفر میں ہے نہ حضر میں اور آبادی میں) دوسری روایت عبد اللہ بن عمر سے بھی ایسی ہی ہے اتنا
زیادہ ہے کہ ابو صالح نے ابن عمر سے پوچھا اگر چار آدمی ہون انہون نے کہا کچھ مضایقہ نہیں ر
اس لیے کہ وہ اکیلا نہ ہوگا چوتھے آدمی سے اوسکی وحشت رفع ہوگی) باب اذا قام من مجلسہ
ثم رجع ایک آدمی اپنی جگہ سے اوٹھ گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اپنی جگہ کا مستحق ہے عن
سھیل بن ابی صالح قال کنت عند ابی جالسا وعندہ غلام فقام ثم رجع
فحدث ابی عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام الرجل من مجلسہ
ثم رجع الیہ فھو احق بہ ترجمہ سہیل بن ابی صالح سے روایت ہی مین اپنی باپ پاس بیٹھا تھا
وہان ایک لڑکا بھی تھا وہ اوٹھ کر گیا پھر آیا تو میرے باپ نے حدیث بیان کی ابو ہریرہ سے اونہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کوئی شخص کھڑا ہوا اپنی جگہ سے پھر لوٹکر آوے وہے
اوسکا مستحق ہے عن ابی الدرداء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا
حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلیہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک
اصحابہ فیثبتون ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے
اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھتے پھر آپ کھڑے ہوتے لیکن لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی جوتیان اوتار کر رکھ جاتے

یا اور کوئی چیز رکھ جاتے آپ کے اصحاب سمجھ جاتے (کہ آپ پھر آدینگے) وہ ٹھہرے رہتے **باب**

کراھیۃ ان یقوم الرجل من مجلس ولا یذکر اللہ تعالیٰ کسی جگہ آدمی بیٹھے اور وہان سے اوٹھنے

تک اللہ کو یاد نہ کرے تو مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من

قوم یقومون من مجلس لا یذکرون اللہ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان

علیھم حسرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی قسم

مین (بیٹھے ہون) سے اوٹھکر سے ہون اور اللہ کو یاد نہ کرین (اگرچہ ایک ہی بار سہی) تو گویا اوٹھکر

مردہ گدھے کیطرح اور اون کو حسرت ہوگی (قیامت کے روز) **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ

ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہین بیٹھے اور اوس جلسے مین اللہ

کو یاد نہ کرے تو اللہ کی طرف سے اوسکو ندامت (شرمندگی) ہوگی اور جو کہین لیٹے اور اللہ کو وہان یاد نہ کرے

تو اللہ کیطرف سے اوسکو ندامت ہوگی **باب** فی کفارۃ المجلس مجلس کے کفارے کا

بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال کلمات لا یتکلم بھن احد عنہ ولا

یقولھن فی مجلس خیر ومجلس ذکر الا ختم لہ بھن علیہ کما یختم بالخاتم

علی الصحیفۃ۔ سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے چند کلمے ہین جو کوئی اون کو مجلس سے اوٹھتے وقت

تین بار کہہ لیگا تو وہ کفارہ ہو جاوینگے (اون گناہون کے جو اوس مجلس مین ہوئے) اور اگر نیکی کے یا

ذکر الٰہی کی مجلس مین اون کو کہے تو وہ مثل مہر کے خاتمہ ہو جاوینگے جیسی کتاب پر اخیر مین

مُہر ہوتی ہے وہ کلمات یہ ہین سبحانک اللھم اخیر تک **عن** ابی برزۃ الاسلمی

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باخرۃ اذا اراد ان یقوم

من المجلس سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک

واتوب الیک فقال رجل یا رسول اللہ انک لتقول قولا ما کنت

تقولہ فیما مضی قال کفارۃ لما یکون فی المجلس **ترجمہ** ابوبرزہ اسلمی سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر مین جب مجلس سے اوٹھنے لگتے تو فرماتے سبحانک

اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[illegible]

تو آپ یہہ نہ کہتے تھے آپ نے فرمایا یہہ کفارہ ہے اون گناہون کا جو مجلس مین ہوئے **باب فی رفع الحدیث**

بات لگانا کسی کی شکایت مین) منع ہے **عن** عبد اللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم و انا سلیم الصدر

ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صحابی کیطرف سے بات نہ لگا دے

(اوسکی شکایت مین) کیونکہ مین چاہتا ہون جب تمھارے پاس آؤن میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کی طرف سے میرے دل

مین کدورت نہ ہو) شکر خدا کا تمام ہوا پارہ تیسوان سنن ابی داؤد کی تکمیل پارہ ونٰی سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اکتیسوان انشاء اللہ تعالے

تم الجزء الثلثون ویتلوہ الجزء الحادی و الثلثون انشاء اللہ

فہرست پارہ سی و یکم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الحادی والثلثون

پارہ اکتیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی الحذر من الناس لوگون سے پرہیز کرنا ریعنی اون کے دغا اور فریب سے بچتی رہنا ہر شخص پر اطمینان اور اعتماد نکرلینا

عن عمرو بن الفغواء الخزاعی قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اراد ان یبعثنی بمال الی ابی سفیان یقسمه فی قریش بمکة بعد الفتح فقال التمس صاحبا قال فجاءنی عمرو بن امیة الضمری فقال بلغنی انک ترید الخروج وتلتمس صاحبا قال قلت اجل قال فانا لک صاحب قال فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت قد وجدت صاحبا قال فقال من قلت عمرو بن امیة الضمری قال اذا هبطت بلاد قومه فاحذره فانه قد قال القائل اخوک البکری ولا تامنه فخرجنا حتی اذا کنت بالابواء قال انی ارید حاجة الی قومی بودان فتلبث لی قلت راشدا فلما ولی ذکرت قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشددت علی بعیری حتی خرجت اوضعه حتی اذا کنت بالاصافر اذا هو یعارضنی فی رهط قال واوضعت فسبقته فلما رآنی قد فته انصرفوا وجاءنی فقال کانت لی الی قومی حاجة قال قلت اجل ومضینا حتی قدمنا مکة فدفعت المال الی ابی سفیان **ترجمہ** عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا آپ میری ساتھ کچھ روپیہ بھیجا چاہتے تھے ابوسفیان پاس تاکہ وہ تقسیم کریں اوسکو مکہ مین قریش کے لوگون کو بعد فتح کے مکہ کے آپ نے فرمایا تو کوئی اور ساتھی اپنا ڈہونڈہ لی عمرو بن امیہ ضمری میری پاس آیا اور کہنے لگا مین نے سنا تم جانا چاہتے ہو اور ساتھی ڈہونڈتے ہو مین نے کہا ہان عمرو نے کہا اچہا مین ساتھ چلونگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھکو ساتھی مل گیا ہے آپ نے فرمایا کون شخص مین نے کہا عمرو بن امیہ ضمری آپ نے فرمایا جب تو اوسکی قوم کے ملک مین پہونچی تو بچ کے جانا (ایسا نہو کہ وہ اپنی قوم سے سازش کر کے تجھکو لٹوا دے) کیونکہ ایک شخص کا قول ہے تیرا سگا بھائی ہے تو بھی بے خوف نہونا چاہیے (یعنی سفر مین کسیکی اوپر بالکل اعتماد نکرنا چاہیے نیت کا اعتبار نہیں) خیر ہم نکلے جب ابوا (ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین) پہونچی تو عمرو بن امیہ ضمری نے کہا مجھے اپنے لوگون سے کچھ کام ہی ودان مین (ودان ایک موضع ہے ابوا کے قریب) تو ٹہرو تو مین ہو کر آتا ہون مین نے کہا اچہا جاؤ رستہ نہ بہولنا جب وہ چلا تو مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا یاد آیا مین اپنی اونٹ پر سوار ہوا اور دوڑا کے اوسکو بھگاتا ہوا نکلا جب مین اصافر

ف جلال الدین سیوطی نے مرقاة الصعود مین لکہا کہ اصافر کو مین نے تلاش کیا لغت اور غریب الحدیث کی کتابون مین مگر کہین نہ ملا پھر مین نے کتاب الامکنہ شیخ ابو الفتح کی دیکھی تو اوس مین صفر ملا وہ ایک گھاٹی ہے سرخ رنگ کا قریب بدر کے شاید اصافر اسی کو کہتے ہون گے

ت مین پہونچا

تو دیکھا الدعمرو بن امیہ ضمری چند آدمی اپنی قوم کے لیے ہوئے میری ہو دلنی کرتا رہا تھی میں نے اور اونٹ کو ہنکایا یہاں تک کہ وہ بہت
آگے نکل گیا جب اوس نے دیکھا کہ وہ مجھے نہیں پا سکتا تو اوسکی ساتھی لوٹ گئے اور وہ میری پاس آ کر کہنے لگا کہ تجھے اپنے لوگوں سے
کچھ کام تھا میں نے کہا ہاں ہو گا پھر ہم مکے میں آئے اور میں نی جو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا تھا ابو سفیان کے
حوالے کیا **ف** اس حدیث سے بہت بڑی تعلیم امت کو مقصود ہے کہ جب اون کے ساتھ روپیہ وغیرہ ہو کم ہو تو وہ ہر شخص کا اعتبار نہ
کریں ہر ایک کو رفیق نہ بنائیں اگر بنائیں بھی تو ہر وقت ہوشیار رہیں ورنہ دغا اوٹھاوین گے مال تو جاویگا اور شاید جان بھی
اوسکی ساتھ جاوے اگلی عاقلوں کی نصیحت ہے کہ سفر میں جو شخص ساتھ ہو جاوے اوسکا کچھ بھروسا نہ کریں خصوصا اوس حال میں
کہ مفلس فقیر ہو کیونکہ دنیا کی طمع دل میں آہی جاتی ہے **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه لا يلدغ المؤمن
من جحر واحد مرتين **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہو گا کہاتا ہے یا نہ ڈسا جاوے گا
مومن ایک سوراخ سے دوبارہ **ف** اصل لفظی معنی یہ ہیں کہ ایک سوراخ سے دوبار ڈنک نہیں کہاتا اور مطلب یہ ہے کہ جب ایکبار کسی
بات میں دھوکا اٹھاتا ہے تو دوبارہ وہ کام نہیں کرتا وہ ہوشیار رہتا ہے جیسے کوئی شخص ایک سوراخ میں انگلی ڈالی اور سانپ
یا بچھو اوسکو ڈنک ماری تو عقلمند دوبارہ اوس میں انگلی نہیں ڈالے گا **باب** في مشي الرجل چال کا بیان **عن**
انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا مشى كانه يتوكأ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا گویا آگے کو جھکے جاتے ہیں **عن** ابی الطفیل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
قلت كيف رأيته قال كان ابيض مليحا اذا مشى كانما يهوي في صبوب **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سعید نے کہا کیونکر دیکھا ابو الطفیل نے کہا آپ سفید تھے نمکین جب چلتے تو گویا اوتار میں اوتر رہے ہیں
یعنی آگے کو ذرہ جھکے ہوئے اور طاقت ور لوگوں کی ایسی ہی چال ہوتی ہے **باب** في الرجل يضع احدى رجليه
على الاخرى لیٹے میں ایک پاؤں دوسری پاؤں پر رکھنے **عن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يضع وقال قتيبة يرفع الرجل احدى رجليه على الاخرى زاد قتيبة وهو مستلق على ظهره **ترجمہ** جابر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے سے چت لیٹ کر شاید اس وجہ سے
کہ ستر نہ کھلے یہ جب ہی کہ تہبند باندھے ہو اور جو پاجامہ پہنے ہو اور ستر کھلنے کا خوف نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں **عن** عباد
بن تميم عن عمه انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم مستلقيا قال القعنبي في المسجد واضعا احدى رجليه
على الاخرى **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئے ایک پاؤں
اپنا دوسرے پاؤں پر رکھے تھے **عن** سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان كانا يفعلان ذلك
ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر اور عثمان ایسا کیا کرتے تھے یعنی ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھتے تھے لیٹ کر **باب**
في نقل الحديث بات اوڑانا منع ہے یعنی جو بات راز کی ہو اور کوئی مسلمان دوسرے سے بیان کرے صلاح لینے کے لیے تو اسکو

افشا نہ کرنا چاہیے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدث الرجل الحدیث
ثم التفت فھی امانۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بات
کرے پھر غافل ہو جاوے تو وہ امانت ہے (اوسکو ضایع نہ کرنا چاہیے) افشا کرکے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجالس بالامانۃ الا ثلثۃ مجالس سفک دم حرام او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حق
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صحبت مین بیٹھے وہ امانت دار ہو (یعنی اوس
صحبت کی باتین دوسری جگہہ بیان کرے) مگر تین صحبتون مین ایک جہان ناحق خون کیا جاوے دوسرے جہان ناحق زنا کیا
جاوے تیسری جہان پر یا مال ناحق لوٹ لیا جاوے (ایسی صحبتونکا حال بیان کر دینا درست ہے تاکہ اور مسلمانون کو ضرر نہ ہو)
عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اعظم الامانۃ عند اللہ یوم القیامۃ
الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرھا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بڑی بہت امانت مین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن یہہ ہوگی کہ مرد اپنی بی بی پاس جاوے اور وہ مرد پاس آوے پھر مرد عورت
کا راز فاش کرے **باب** فی القتات چغل خور کا بیان **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یدخل الجنۃ قتات **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت مین نہین جاویگا **باب**
فی ذی الوجھین منافق کا بیان جو شخص کہ سامنے اوسکی سی بات کہدے اور فریقین ملا ہے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من شر الناس ذو الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگون مین برا وہ شخص ہے جو دو مونہہ کہتا ہے ان لوگون پاس ایک
مونہہ لیکر آتا ہے اور اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر جاتا ہی (یعنے جس فریق مین جاتا ہے ونہی کے موافق کہتا ہے تو اوسکو
کا خیال نہین کرتا) **عن** عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ وجھان فی الدنیا کان لہ یوم
القیامۃ لسانان من نار **ترجمہ** عمار سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو مونہہ ہون تو قیامت کے دن
اوسکی دو زبانین ہونگی آگ کی **باب** فی الغیبۃ غیبت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ انہ قیل یا رسول اللہ ما الغیبۃ
قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ
وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بھتہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ
غیبت کیا ہے آپ نے فرمایا اپنے بھائی کا ذکر کرنا اس طرح سے کہ (اگر وہ ہو) تو اوسکو ناگوار ہو کسی نے کہا یا رسول اللہ اگر
میرے بھائی مین وہ عیب موجود ہو جو مین ذکر کرون (تو اوسکو غیبت کہینگے یا نہ کہینگے) آپ نے فرمایا اگر اوس مین وہ عیب
ہو جب ہی تو غیبت ہے اور جو اوس مین وہ عیب نہ ہو تو تو نے بہتان کیا (یہ [illegible] غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے) **عن** عائشۃ
قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا قال غیر مسدد تعنی قصیرۃ فقال لقد

قلت کلمة لو مزجت بماء البحر لمزجته قال وحکیت له انسانا فقال ما احب انی حکیت انسانا وان لی کذا وکذا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کافی ہے آپکو صفیہ کا یہ عیب (مسدد کی روایت
مین ہے یعنی اوسکا قد چھوٹا ہونا صفیہ بنت حیی آنحضرتؐ کی بی بی تہین حضرت عائشہ کی سوت اور سوت کی شان مین اکثر باتین
شکایت کی نکل ہی جاتی ہین) آپ نے فرمایا اے عائشہ تو نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر وہ دریا مین گھولا جاوے تو دریا پر غالب آوے
(یعنی اوسکا رنگ بگاڑ دے یہ تمثیل ہے اس گناہ کی برائی کی) حضرت عائشہ نے کہا مین نے ایک شخص کی نقل کی آپ نے فرمایا مین
نہین چاہتا کہ کسی کی نقل کرون اگرچہ مجھکو اتنا اتنا روپیہ ملے **ف** کیونکہ نقل کرنا بھی غیبت مین داخل ہے جب کسی کے عیب کو
اوسکی پیٹھ پیچھے بیان کرے زبان سے کہے یا ویسی صورت بناوے وہ غیبت مین داخل ہے **عن** سعید بن زید عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من اربی الربا الاستطالة فی عرض المسلم بغیر حق ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سودون سے زیادہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عزت لیوے ناحق **ف** جیسے مسلمان سے مال مین زیادہ
لینا حرام ہے یعنی سود ویسی ہی اوسکی عزت لینا حرام ہے اگر وہ کوئی کام ایسا کرے جو اوسکی عزت مین خلل ڈالے تو یہ بھی اوسی قدر
بدلہ لیوے نہ یہ کہ زیادتی کرے جو سود کہانے سے بھی بدتر ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما عرج بی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس یخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء یا جبرئیل
قال هؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مین آسمان پر گیا تو مین نے ایسے لوگون کو دیکھا جنکے ناخون تانبے کے تہے وہ اپنے منہ اور سینے
نوچ رہے تہے مین نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین انہون نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کا گوشت کہاتے تہے اور انکی
عزت لیتے تہے (گوشت کہانے سے مراد غیبت کرنا ہے) **عن** ابی برزة الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا معشر من امن بلسانه ولم یدخل الایمان قلبه لا تغتابوا المسلمین ولا تتبعوا عوراتهم فانه من اتبع
عوراتهم یتبع الله عورته ومن یتبع الله عورته یفضحه فی بیته ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہین اور دلون مین اون کے ایمان نہین گیا مت غیبت کرو مسلمانون کی
مت پیچھے پڑو اون کی عزتون کے کیونکہ جو کوئی کسی کی عزت کے پیچھے پڑ گیا اللہ اوس کی عزت کے پیچھے پڑ جاویگا اور جسکی عزت کے
پیچھے اللہ پڑ جاوے تو وہ رسوا کر دیگا اوسکو اوسی کے گھر مین (یعنی باہر جانا ضرور نہین اگر وہ چھپ کر گھر مین بیٹھا رہے گا تب
بھی رسوا ہو جاویگا) **عن** المستورد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلة فان الله یطعمه
مثلها من جهنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان الله یکسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء
فان الله یقوم به مقام سمعة ورياء یوم القیمة ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا عیب بیان کر کے ایک نوالہ کہاوے تو اللہ اوسکو اتنا ہی نوالہ جہنم سے کہلاویگا اور جو کوئی کسی مسلمان

کا عیب بیان کرکے ایک کپڑا پہنی تو اسکو ایک ... یا اور تفاخر اور شہرت کی مقام پر پہونچا وے یا پہونچی تو الله اسکو قیامت
کے دن ایسے مقام پر کہڑا کریگا جہاں خوب اوسکی شہرت ہو یعنی ایسی سزا اوسکو دیجاویگی اور ایسا برا عذاب ہوگا کہ سب لوگ دنیا
مین اوسکا چرچا ہوجاویگا **عن** ابی ہریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل المسلم علی المسلم حرام ماله
وعرضه ودمه حسب امرئ من الشر ان یحقر اخاه المسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم
نے فرمایا مسلمان کی سب چیزین دوسری مسلمان پر حرام ہیں اوسکا مال اوسکی عزت اور اوسکا خون اور کافی ہے آدمی میں تو
برائی کہ اپنی مسلمان بہائی کو حقیر جانے **باب** الرجل یذب عن عرض اخیه ایک شخص اپنی بہائی کیطرف سے بولے اوسکی
عزت بچانیکو **عن** معاذ بن انس الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من حمی مومنا من منافق اراه قال بعث
الله ملکا یحمی لحمه یوم القیامة من نار جهنم ومن رمی مسلما بشیء یرید شینه به حبسه الله علی جسر
جهنم حتی یخرج مما قال **ترجمہ** معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جس شخص نے بچایا مسلمان
کو کسی منافق سے یعنے منافق نے اوسکی غیبت کی اور اسنے اوسکی کلام کو رد کیا اور منافق کو سزا دی تو اسقیامت کے روز ایک
فرشتہ بہیجیگا جو اسکی گوشت کو جہنم سے بچاویگا اور جو شخص مسلمان پر تہمت کرے عیب لگانیکو تو الله اوسکو روک رکہیگا جہنم کے پل پر
جبتک اوسکی سزا پوری نہو **عن** جابر بن عبد الله وابی طلحة بن سهل الانصاری یقولان قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم ما من امرئ یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتهک فیه حرمته وینتقص فیه من عرضه الا
خذله الله فی موطن یحب فیه نصرته وما من امرئ ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیه من عرضه وینتهک
فیه من حرمته الا نصره الله فی موطن یحب نصرته **ترجمہ** جابر بن عبد الله اور ابی طلحہ بن سہل سے روایت ہے
رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کو ذلیل کرے ایسے مقام پر کہ اوسکی عزت جاتی ہو یا اوسکی آبرو گہٹ جاتی ہو تو
الله اوسکو ذلیل کریگا ایسے مقام مین جہان وہ اوسکی مدد چاہیگا اور جو کوئی شخص مدد کرے کسی مسلمان کی ایسے مقام مین جہان
اوسکی عزت گہٹتی ہو یا آبرو جاتی ہو تو الله اوسکی مدد کریگا ایسے مقام مین جہان وہ اوسکی مدد چاہیگا یعنی قیامت کے روز **عن**
جندب قال جاء اعرابی فاناخ راحلته ثم عقلها ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول الله صلی الله علیه
وسلم فلما سلم رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی راحلته فاطلقها ثم رکب ثم نادی اللهم ارحمنی ومحمدا ولا
تشرك فی رحمتنا احدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تقولون هو اضل ام بعیره الم تسمعوا الی ما قال
قالوا بلی **ترجمہ** جندب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا اوس نے اپنا اونٹ بٹہایا اور اوسکا پانون باندہ دیا پہر مسجد مین گیا تو رسول الله صلی
الله علیه وسلم کے پیچہے نماز پڑہی جب آپ نے سلام پہیرا تو وہ اپنی اونٹ پاس آیا اور اوسکو چہوڑ دیا پہر اوس پر سوار ہوا پہر آواز دی
یا الله رحم کر مجہپر اور محمد پر اور کسی پر رحم نہ کر رسول الله نے صحابہ کیطرف دیکہکر فرمایا کیا کہتے ہو یہ اعرابی زیادہ احمق ہے یا اوسکا اونٹ
کیا تم نے سنا نہیں جو اوس نے کہا صحابہ نے کہا کیوں نہیں سنا - در ایک نسخہ مین یہ باب زیادہ ہے **باب** ما جاء فی الرجل

الرجل قد اغتابہ یعنی اگر ایک شخص دوسرے شخص کو اپنی غیبت معاف کر دے **عن** قتادة ایعجز احدکم ان یکون مثل
ابی ضیغم او ضمضم شک ابن عبید کان اذا اصبح قال اللھم انی تصدقت بعرضی علی عبادک **ترجمہ** قتادہ سے کہا
تم میں سے کوئی عاجز ہے اس بات سے کہ ہو جاوے مثل ابی ضیغم کے یا ضمضم کے شک ہے راوی کو وہ جب صبح ہوتی تو کہتا یا اللہ مین نے
اپنی عزت کو تصدق کر دیا تیرے بندون پر یعنے معاف کیا مین نے انکی غیبت کو **عن** عبد الرحمن بن عجلان قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یکون مثل ابی ضمضم قالوا ومن ابو ضمضم قال
رجل فیمن کان قبلکم بمعناہ قال عرضی لمن شتمنی **ترجمہ** عبد الرحمن بن عجلان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا عاجز ہے تم میں سے کوئی اس بات سے کہ ہو جاوے مثل ابو ضمضم کے صحابہ نے پوچھا وہ کون تھا آپ نے فرمایا
ایک شخص تھا اگلے لوگون مین وہ کہا کرتا تھا عزت میری اوس کی ہے جو مجھے برا کہے یعنے مجھکو کچھ دعوی نہین اپنے برا کہنے والے
اور غیبت کرنے والے سے **باب** فی النھی عن التجسس ٹوہ لگانے کی ممانعت **عن** معاویة قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول انک ان اتبعت عورات الناس افسدتھم او کدت ان تفسدھم فقال ابو الدرداء کلمة
سمعھا معاویة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفعہ اللہ بھا **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تو لوگون کے پردون کو دیکھیگا (اور اون کے عیبون کی ٹوہ لگاویگا) تو اونکو بگاڑ دیگا یا
بگاڑنے کے قریب ہوگا کیونکہ جب اونکا راز فاش ہو جاویگا تو وہ کھلم کھلا گناہ کرینگے اب تو شرم سے چھپ کر کرتے تھے ابو الدرداء
نے کہا یہ وہ کلمہ ہے جو معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ نے اون کو اس سے فائدہ دیا **عن** جبیر بن نفیر
وکثیر بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام بن معدیکرب وابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر
اذا ابتغی الریبة فی الناس افسدھم **ترجمہ** جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن الاسود اور مقدام بن معدیکرب اور ابی امامہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاکم جب گمان پر عمل کریگا (اور شرعی ثبوت کو چھوڑ دیگا) تو لوگون کو بگاڑ دیگا۔
عن زید قال اتی ابن مسعود فقیل ھذا فلان تقطر لحیتہ خمرا فقال عبد اللہ انا قد نھینا عن التجسس
ولکن ان یظھر لنا شیء ناخذ بہ **ترجمہ** زید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص لایا گیا لوگون نے کہا یہ وہ شخص ہے جسکی
ڈاڑھی سے شراب ٹپکتی تھی عبد اللہ نے کہا ہم منع کیے گیے ٹوہ لگانے سے لیکن اگر کوئی بات کھلجاوے تو ہم مواخذہ کرینگے **باب**
فی الستر علی المسلم مسلمان کے عیب کو چھپانا بہتر ہے **عن** عقبة بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای عورة
فسترھا کان کمن احیی موؤدة **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی کے عیب کو دیکھے
پھر اوسکو چھپا دے تو گویا اوس نے جلا دیا اوس لڑکی کو جو زندہ قبر مین گاڑی گئی ہے **عن** دخین کاتب عقبة بن عامر قال کان
لنا جیران یشربون الخمر فنھیتھم فلم ینتھوا فقلت لعقبة بن عامر ان جیراننا ھؤلاء یشربون الخمر
وانی نھیتھم فلم ینتھوا وانا داع لھم الشرط فقال دعھم ثم رجعت الی عقبة مرة اخری فقلت ان جیراننا

قد ابواان ینتھوا غیر شرب الخمر وانا داع لھم الشرط قال ویحک دعہم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی حدیث مسلم قال ابو داؤد قال ھاشم بن القاسم عن لیث فی ھذا الحدیث قال لا تفعل ولکن عظھم وتھددھم ترجمہ دخین سے روایت ہی جو عقبہ بن عامر کے منشی تھے کہ ہمارے ہمسایہ میں کچھ لوگ رہتے تھے جو شراب پیا کرتے تھے میں نے اونکو منع کیا وہ باز نہ آئے میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ ہمسایہ ہمارے شراب پیتے ہیں اور میں نے اونکو منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اب میں اون کیواسطے کوتوال کو بلاونگا عقبہ نے کہا نہیں جانے دو پھر میں نے دوبارہ عقبہ سے کہا کہ ہمارے ہمسایوں نے شراب پینا نہ چھوڑی اور میں نے منع کیا وہ باز نہ آئے اب میں کوتوال ہی کو اطلاع کرونگا عقبہ نے کہا ایسا ہو تیری خیر رہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی پھر بیان کیا اوسی حدیث کو جو اوپر گزری ایک روایت میں ہے کہ عقبہ نے کہا کوتوال سے اطلاع مت کر لیکن اونکو نصیحت کر اور ڈرا کہ اگر تم نہ مانو گے تو میں کوتوال کو خبر کر دونگا

باب المواخاۃ بھائی چارہ کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بھا کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہی نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو مصیبت میں چھوڑدے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں ہوگا تو اللہ اوس کے کام میں ہوگا اور جو کسی مسلمان کی سختی دور کرے اللہ قیامت کے روز اوسکی ایک سختی دور کریگا اور جو مسلمان کے عیب کو چھپاوے اللہ اوسکے عیب کو چھپاوے گا

باب المستبان گالی گلوج دینے والوں کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی منھما ما لم یعتد المظلوم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی گالی گلوج کریں تو دونوں کا گناہ اوسپر ہوتا ہے جس نے شروع کی جب تک زیادتی نہ کرے دوسرا اگر دوسرا بھی زیادتی کرے تو زیادتی کا گناہ اوسی پر ہوگا **عن** عیاض بن حمار انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یبغی احد ولا یفخر احد علی احد ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھکو وحی بھیجی کہ عاجزی کرو یہانتک کہ کوئی دوسری پر زیادتی نہ کرے نہ ایکدوسری پر فخر کرے

باب الانتصار بدلہ لینے کا بیان **ف** جب ایکدوسری پر ظلم کرے تو مظلوم کو صبر کرنا بہتر ہے اگر صبر نہ ہو سکے تو بدلہ لیوے برابر کے ساتھ زیادتی نہ کرے اللہ تعالی فرماتا ہی ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل یعنی جو بدلہ لیوے ظالم کے ظلم کرنے کے بعد تو اوس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے **عن** سعید بن المسیب انہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس ومعہ اصحابہ وقع رجل بابی بکر فاذاہ فصمت عنہ ابو بکر ثم اذاہ الثانیۃ فصمت عنہ ابو بکر ثم اذاہ الثالثۃ فانتصر منہ ابو بکر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انتصر ابو بکر فقال ابو بکر اوجدت علی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل ملک من السماء یکذبہ بما قال لک فلما انتصرت وقع الشیطان

فلم اکن لاجلس اذ وقع الشیطان **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہی رسول اللہ صلی بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس آپ کے
صحابہ بھی بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص نے ابوبکر کو برا کہا اور اونکو ایذا دی ابوبکر چپ ہو رہے پھر اوس نے ایذا دی پھر ابوبکر چپ
ہو رہے پھر اوس نے چھیڑا تو ابوبکر نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھپر غصے ہوئے آپ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ اوترا تھا وہ تیری برا کہنیوالے کو جھٹلا رہا تھا جب
تو نے جواب دیا تو شیطان آن پڑا پھر جب شیطان آن پڑا تو مین بیٹھنے والا نہین **عن ابن عون** قال کنت اسال عن الانتصار
ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل فحدثني علي بن زيد بن جدعان عن ام محمد امراة ابيه
قال ابن عون وزعموا انها كانت تدخل على ام المؤمنين قالت قالت ام المؤمنين دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندنا
زينب بنت جحش فجعل يصنع شيئا بيده فقلت بيده حتى فطنته لها فامسك واقبلت زينب تقحم
لعائشة فنهاها فابت ان تنتهي فقال لعائشة سبيها فسبتها فغلبتها فانطلقت زينب الى علي فقالت ان
عائشة وقعت بكم وفعلت فجاءت فاطمة فقال لها انها حبة ابيك ورب الكعبة فانصرفت فقالت لهم
اني قلت له كذا وكذا فقال لي كذا وكذا قال وجاء علي الى النبي صلى الله عليه وسلم فكلمه في ذلك **ترجمہ** ابن
عون سے روایت ہے مین انتصار کی معنی پوچھتا تھا اس آیت مین ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل تو حدیث بیان کی
مجھ سے علی بن زید بن جدعان نے اپنے باپ کے بی بی ام محمد سے لوگ کہتے تھے کہ وہ ام المومنین پاس جایا کرتین تھین ام المومنین
(عائشہ رض) ہماری پاس بیٹھی تھین آپ اپنے ہاتھ سے مجھکو چھیڑنے لگے (جیسے خاوند جورو سے کیا کرتے ہین) مین نے آپکو
ہاتھ کے اشارے سے جتا دیا کہ زینب بنت جحش بیٹھی ہین تو آپ رک گئے اور زینب آن کر عائشہ کو برا کہنے لگین آنحضرت نے
اون کو منع کیا انہون نے نہ مانا تب تو آپ نے عائشہ سے کہا تم بھی انکو برا کہو حضرت عائشہ نے بھی برا کہنا شروع کیا اور لڑائی مین
اون پر غالب ہوئین تو زینب حضرت علی پاس گئین اور اون سے کہا عائشہ نے تم کو برا بھلا کہا اور ایسا کیا ایسا (زینب بنی ہاشم مین
سے تھین اور علی بھی بنی ہاشم تھے اسواسطے زینب نے اون سے شکایت کی) پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائین آنحضرت
پاس (حضرت عائشہ کی شکایت کرنیکو کہ انہون نے بنی ہاشم کو برا کہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تیری باپ کے
چہیتی ہین قسم ہے کعبہ کی رب کی (یعنی گو انہون نے قصور کیا ہو مگر تم درگذر کرو اس خیال سے کہ تمہاری باپ اون سے محبت رکھتی مین)
یہ سنکر حضرت فاطمہ زہرا تشریف لے گئین اور بیان کیا بنی ہاشم سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ایسا
فرمایا [illegible] حضرت علی تشریف لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور گفتگو کی آپ سے اسبابا مین **باب** فی النهی عن
[illegible] مردون کو برا کہنا منع ہی اگرچہ وہ بری ہون لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہون تو اونکا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے
[illegible] کرے **عن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا
فيه **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا رفیق مرجاوی پھر اوسکی برائی چھوڑ دو

اور اوسکا عیب بیان نہ کرو عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن
مساویهم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی مردون کی خوبیان کو بیان کرو اور اون
کی برائیان ست بیان کرو **باب** فی النهی عن البغی شرارت اور تکبر کا بیان عن ابی هریرة سمعت رسول الله صلی الله
علیہ وسلم یقول کان رجلان فی بنی اسرائیل متواخیین فکان احدهما یذنب والاخر مجتهد فی العبادة
فکان لا یزال المجتهد یری الاخر علی الذنب فیقول اقصر فوجده یوما علی ذنب فقال له اقصر فقال خلنی
وربی ابعثت علی رقیبا فقال والله لا یغفر الله لک او لا یدخلک الله الجنة فقبض روحهما فاجتمعا
عند رب العالمین فقال لهذا المجتهد کنت بی عالما او کنت علی ما فی یدی قادرا وقال للمذنب اذهب فادخل
الجنة برحمتی وقال للآخر اذهبوا به الی النار قال ابو هریرة والذی نفسی بیده لتکلم بکلمة اوبقت دنیاه
وآخرته ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل مین دو شخص تھے برابر کے ایک
تو روز رات گناہ کیا کرتا تھا دوسرا عبادت کیا کرتا تھا ہمیشہ عبادت کرنیوالا دوسری شخص کو گناہ کرتے دیکھتا اور کہتا باز رہ
ایک دن اوسکو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا تو کہنے لگا باز رہ وہ بولا تو چھوڑ دے مجھکو میرے پروردگار کے ساتھ کیا تو میرا نگہبان ہو کر آیا ہے
وہ بولا قسم خدا کی اللہ تجھے نہ بخشیگا یا تجھے جنت مین نہ لیجاویگا پھر دونون مرگئے اور اون کی روحین ایک تھیں پروردگار پاس گئین
پروردگار نے عبادت کرنیوالے سے کہا کیا تو میرا حال جانتا تھا یا میری اوپر جنت یا رکھتا تھا (جو تو نے قسم کہائی کہ اللہ اوسکو نہ بخشیگا
یا جنت نہ دیگا کیا جنت دوزخ تیری اختیار مین ہے) پھر گناہ گار سے کہا جا تو جنت مین جا میری رحمت سے اور عبادت کرنیوالے کو
کہا اسکو جہنم مین لیجاؤ ابوہریرہ نے کہا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اوس نے ایسی بات کہی جس نے اوسکی دنیا اور آخرت
دونون بگڑ گئین (دنیا تو اسوسطے کہ زندگی بھر تکلیف اوٹھائی عبادت کی نفس کی خواہشون سے محروم رہا اور آخرت کی تباہی
تو ظاہر ہے یہی حال ہوگا ہر متکبر خود پرست کا جو اپنی عبادت اور تقوی کے سامنے اور خدا کے بندون کو حقیر سمجھے اور اپنے تئین جنتی سمجھے
اور دون کو دوزخی اللہ تعالی کو عبادت کی حاجت نہین وہ تو عاجزی اور بندگی اور مسکینی جہانتک ہو پسند کرتا ہے) عن ابی بکرة
قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما من ذنب احری ان یعجل الله تعالی لصاحبه العقوبة فی الدنیا مع
ما یدخر له فی الاخرة مثل البغی وقطیعة الرحم ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی
گناہ اس سزا کے لائق نہین ہے کہ اللہ تعالی اوسکے کرنیوالے کو دنیا مین عذاب دیوے سوا اس عذاب کے جو آخرت مین اوسکے
لیے رکھ چھوڑا ہے شرارت اور تکبر اور ناتا توڑنے سے سوا (یعنی سب گناہون مین زیادہ سے زیادہ سزا کے لائق یہی دو گناہ مین)
باب فی الحسد حسد کا بیان عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب او قال العشب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بچو تم حسد سے کیونکہ حسد کہا لیتا ہے نیکیون کو جیسے آگ کہا لیتی ہے لکڑی کو یا گہانس کو عن انس بن مالک ان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد
اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم ثم غدا من الغد
فقال الا ترکب لتنظر ولتعتبر قال نعم فرکبوا جمیعا فاذا ہم بدیار باد اہلہا وانقضوا وفنوا خاویۃ علی
عروشہا فقال اتعرف ہذہ الدیار فقال ما اعرفنی بہا وباہلہا ہذہ دیار قوم اہلکہم البغی والحسد ان
الحسد یطفی نور الحسنات والبغی یصدق ذلک او یکذبہ والعین تزنی والکف والقدم والجسد واللسان
والفرج یصدق ذلک ویکذبہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت سختی کرو اپنی
جانوں پر نہیں تو تم پر بھی سختی ہوگی کیونکہ بعض لوگوں نے سختی کی تھی اپنی جانوں پر تو اللہ نے سختی کی ان پر یہی ان کی نشانیاں
ہیں گرجاؤں اور گھروں میں وہ سختی کیا تھی درویشی (دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دینا) انہوں نے اسکو خود نکال لیا تھا اللہ نے
ان پر فرض نہیں کی تھی ابو امامہ نے کہا پھر صبح کو میں انس کے پاس گیا انہوں نے کہا تم سوار نہیں ہوتے اللہ کی قدرت دیکھنے کو
اور عبرت لینے کو میں نے کہا ہاں پھر سب سوار ہوئے تو ایسے گھروں پر گذرے جنکے رہنے والے گذر گئے تھے اور گھر کھنڈر کی طرح چھتوں
پر گر پڑے تھے انس نے کہا تم جانتے ہو ان گھروں کو پھر کہا میں جانتا ہوں ان گھروں کو اور گھر والوں کو یہ ان لوگوں کے گھر ہیں جنکو ہلاک
کر دیا شرارت نے اور حسد نے بیشک حسد بجھا دیتا ہے نیکیوں کے نور کو اور شرارت اور خود پسندی اسکو سچ کرتی ہے یا جھوٹھ یعنی اگر زیادتی اور شرارت
ہوئی تو حسد ہونیکی تصدیق ہوتی ہے ورنہ تکذیب ہوتی ہے اور آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ہتھیلیاں اور پاؤں اور بدن اور زبان اور شرمگاہ
اسکی تصدیق کرتی ہیں یا تکذیب

باب فی اللعن لعنت کرنیکا بیان

عن ابی الدرداء یقول قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض
فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک
اہلا والا رجعت الی قائلہا ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کسی کو لعنت کرتا ہے
تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اسکے جاتے ہی آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں وہ زمین پر اترتی ہے زمین کے دروازے بھی بند ہو جاتے
ہیں پھر وہ داہنے بائیں گھوما کرتی ہے جب کوئی رستہ نہیں پاتی تو اس شخص پر جاتی ہے جس پر لعنت کی اگر وہ لعنت کے لائق ہے اور جو
وہ لعنت کے لائق نہیں ہوتا تو کہنے والے پر لوٹ آتی ہے ف وہ خود ملعون ہو جاتا ہے اسی واسطے لعنت میں احتیاط کرنا چاہیے جن
لوگوں پر اللہ نے لعنت کی جیسے ظالمین اور فاسقین اور کافرین اور مشرکین انہی پر لعنت کرے اور جن لوگوں پر اللہ اور اسکے رسول نے
لعنت نہیں کی ان پر لعنت نکرنا بہتر ہے اگرچہ وہ لعنت کے مستحق ہوں عن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بالنار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لعنت
کیا کرو اللہ کی لعنت سے اور اسکے غضب سے نہ جہنم سے یعنی کسی کو یوں نہ کہو تجھ پر خدا کی لعنت (اے گنہگار) یا اسکا غضب ہو عن ابی الدرداء
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یکون اللعانون شفعاء ولا شہداء ترجمہ ابو الدرداء سے روایت

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کرنیوالی سفارش کرین گے نہ گواہ ہونگے قیامت مین مطلب یہ ہے
کہ یہ نہ اُمت سے باہر مین سلیں کہ آپ کی امت گواہ ہوگی اور امتون پر قیامت کے روز م عن ابن عباس ان رجلا لعن
الریح وقال مسلم ان رجلا نازعته الریح رداءه علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فلعنها فقال النبی صلی الله علیه
وسلم لا تلعنها فانها مامورة وانه من لعن شيئا ليس له باهل رجعت اللعنة عليه ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے ایک شخص کی چادر ہوا نے اوڑا دی تو اوس نے لعنت کی ہوا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے فرمایا مت لعنت
کرو ہوا پر کیونکہ وہ تابع ہے یعنی ہوا کا کیا قصور وہ تو اپنے مالک کے حکم کے موافق تیز اور دھیمی ہوتی ہے اور بیشک جو کوئی لعنت
کریگا کسی چیز پر جو لائق لعنت کے نہین ہے تو وہ لعنت اوسی پر لوٹ جاویگی باب فیمن دعا علی ظالمه ظالم کو بد دعا کرنا
کیسا ہے عن عائشة قالت سرق لها شيء فجعلت تدعو عليه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تسبخي عنه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے اون کی کوئی چیز چوری گئی تو اونہون نے چور کو بد دعا کرنی شروع کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کم کر عذاب چور پر سے ف یعنی دنیا مین تو جتنا اوسکو برا بھلا کہے گی اپنا غصہ نکالیگی
اوتنی آخرت مین اوسکا عذاب کم ہوگا بلکہ تیرا ثواب اور جاتا رہیگا تو کچھ تعجب نہین ہے کیا فائدہ گالیاں بکنی اور کوسنی
سے چپ رہنا اور صبر کرنا اکہہ دینا بہتر ہے آخر وہ چیز تو ملنی والی نہین کچھ بہی کوسیا کا تو باب فی هجرة الرجل
اخاه یعنی بھائی کی ملاقات چھوڑ دینا (خفا ہوکر) کیسا ہے عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا ولا يحل لمسلم ان يهجر اخاه
فوق ثلث ليال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض (دشمنی) رکھو ایک
دوسرے سے نہ حسد کرو ایک دوسرے سے نہ پیٹھ دکھاؤ ایک دوسرے کو (یعنی ملاقات چھوڑ دو) اور ہو جاؤ اللہ کے بندے آپس مین
بھائی بھائی اور نہین درست ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا (یعنی اوسکی ملاقات ترک کر دینا دنیاوی رنج کی وجہ سے) تین
رات سے زیادہ ف بلکہ ضرور ہے کہ تین رات کے اندر صفائی کر لیوے خطابی نے کہا مراد حدیث سے یہ ہے کہ کوئی اپنی بھائی کو
چھوڑ دیوے غصے اور ملال کی وجہ سے تو اجازت دی تین دن تک کیونکہ یہ مدت تھوڑی ہے لیکن باپ کو اپنی اولاد کا چھوڑ دینا یا خاوند
کا جورو کا اور جو ان کے مشابہ ہے اوسمین تین دن کی قید نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیبیون کو ایک مہینے سے
زیادہ تک چھوڑ دیا ہے سیوطی نے کہا جو ممانعت چھوڑ دینے کی اس حدیث مین ہے وہ اوس صورت مین ہے کہ ترک ملاقات دنیا
کی باعث سے ہو جیسی دوستی کی حقوق مین کمی ہے لیکن جو ترک ملاقات دین کے لیے ہو جیسی اہل بدعات کا چھوڑ دینا وہ اس سے
مستثنی ہے اونکا چھوڑنا درست ہے جبتک وہ توبہ کرین عن ابی ایوب الانصاری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلثة ايام يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام
ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہے مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے

زیادہ سطور سے کہ جب سامنا ہو تو یہ اوس سے پھر جاوے وہ اس سے پھر جاوے بہتر اون دونون مین وہ ہے جو پہلے سلام کرے

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمؤمن ان یہجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم زاد احمد وخرج المسلم من الہجرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہے کہ چھوڑ دے اپنا مسلمان کو تین دن سے زیادہ اگر تین دن گزر جاوین تو اوس سے ملاقات کرے اور اوسکو سلام کرے پھر اگر اوس نے جواب دیا تو دونون شریک ہوگئے (ملجانیکے) ثواب مین اور جو جواب نہ دیا تو سارا گناہ اوسی پر پڑا احمد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ سلام کرنیوالا چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ سلم علیہ ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو نہ چاہیے کہ چھوڑ دے دوسرے مسلمان کو تین دن سے زیادہ جب اوس سے ملے تو اوسکو سلام کرے تین مرتبہ اگر وہ تینون بار مین جواب نہ دے تو سارا گناہ سمیٹ لیگا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہے چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے زیادہ جو شخص چھوڑ دیگا تین دن سے زیادہ پھر مرجاویگا تو جہنم مین جاویگا

عن ابی خراش السلمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ہجر اخاہ سنۃ فہو کسفک دمہ **ترجمہ** ابوخراش سلمی (اس روایت مین طرح ہے اور صحیح اسلمی ہے نام اوسکا حدرد بن ابی حدرد ہے) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے بھائی کو چھوڑے ایکسال تک تو گویا اوسکو قتل کیا (یعنی گناہ مین قریب قریب ہین یہ دونون چیزین زجر اور تشدید کے طور پر ہین)

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنۃ کل یوم اثنین وخمیس فیغفر فی ذلک الیومین لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا من بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ہذین حتی یصطلحا قال ابوداود اذا کانت الہجرۃ للہ فلیس من ہذا بشئ عمر بن عبد العزیز غطی وجہہ عن رجل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھولے جاتے ہین دروازے جنت کے ہر پیر اور جمعرات کو پھر بخشدیا جاتا ہے ان دونون دنون مین ہر بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے بغض رکھتا ہو (بخشا نہین جاتا) اور کہا جاتا ہے ان دونون کو مہلت دو جب تک ملجاوین - ابوداود نے کہا ان حدیثون مین وہ چھوڑ دینا داخل نہین ہے جو اللہ کیلیے ہو عمر بن عبد العزیز نے اپنا منہ ڈھانپ لیا تہا ایک شخص سے (جس سے ملنا منظور نہ تہا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بی بیون کو چھوڑ دیا تہا اور عبد اللہ بن عمر نے اپنی ایک بیٹی کو چھوڑ دیا تہا اور میمون بن مہران نے کہا چھوڑ دے احمق کو اس سے بہتر کوئی علاج نہین

باب فی الظن

بدگمانی کرنا برا ہے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب

الحدیث ولا تجسسوا ولا تحسسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی
سے کیونکہ بدگمانی پلے سرے کا جہوٹ ہی اور نہ ٹوہ لگاؤ آپ نہ دوسری کو لگانے دو **باب** فی النصیحۃ خلوص ر
دل سے خیرخواہی) کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن
اخو المؤمن یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مسلمان آئینہ ہی دوسری مسلمان کا رتو جسقدر صاف ہی اوسی قدر بہتر ہے اگر ذرا بہی میل آویگا آئینہ کا کام کا نہ ہوگا یا مقصود
یہہ ہی کہ ایک مسلمان دوسری مسلمان کی اصلاح اسطرح کری کہ مانند آئینہ کے رہے جیسے آئینہ میں صورت کے عیب دکہلائی دیتی ہیں اسیطرح
مین سیرت کے عیب معلوم ہون اور اونکی اصلاح کرے) اور مسلمان بہائی ہی دوسری مسلمان کا روکے نقصان اوسکا) اور حفاظت کرے اوسکی
اوسکی پیٹھ پیچھے (یعنے اوسکی غیبت مین جب کوئی اوسکا مال لیا جاتا ہو یا اوسکی عزت مین خلل ڈالے اوسکو بُرا کہے تو حتی المقدور اپنے بہائی
کی مدد کرے اور اوسکو منع کرے **باب فی** اصلاح ذات البین میل جول کرادینے کی فضیلت **عن** ابی الدرداء قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوۃ والصدقۃ قالوا بلی
قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین الحالقۃ **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا مین تم کو نہ بتاؤن وہ بات جو بہتر ہے درجہ مین روزے اور نماز اور زکوۃ سے لوگون نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ آپ
نے فرمایا میل جول کرادینا آپس مین۔ آپس کی لڑائی اور پہوٹ مونڈنیوالی ہے (یعنی دین کو جڑ سے میٹ دیتی ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اتفاق اور اتحاد دین اسلام مین اصل اصول ہی اور پہوٹ اور مخالفت سب خرابیون کی جڑ ہی جہان تک ہوسکے اسکو مٹانا
چاہیے) **عن** حمید بن عبد الرحمن عن امہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکذب من نمی بین اثنین لیصلح
وقال احمد ومسدد لیس بالکاذب من اصلح بین الناس فقال خیرا او نمی خیرا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن نے
اپنی ماں سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہوٹ نہین بولا وہ شخص جسنے بات بنائی دو آدمیون میں
صلح کرادینے کے لیے احمد اور مسدد کی روایت مین ہی جہوٹا نہین ہی وہ جو صلح کرادی لوگون مین پہر وہ نیک بات کہے یا بنادے
ف بات بنانے یعنے دو آدمیون مین لڑائی ہی اب ایک شخص ان مین میل کرانیکے لیے دوسری طرف سے یہ باتین کہی کہ وہ تمہاری تعریف
کرتا تہا یا تم سے بہت محبت رکہتا ہی تاکہ اون دونون مین ملاپ ہوجاوے تو درست ہی اگرچہ دوسرے نے یہ باتین نہ کہی ہون اور جہوٹ کا
گناہ نہ ہوگا بقول شخصی۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز **عن** ام کلثوم بنت عقبۃ قالت ما سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء من الکذب الا فی ثلث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اعد
کاذبا الرجل یصلح بین الناس یقول القول ولا یرید بہ الا الاصلاح والرجل یقول فی الحرب والرجل یحدث
امرأتہ والمرأۃ تحدث زوجہا **ترجمہ** ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت ہی مین نے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جائز
دیتے ہوئے جہوٹ بولنے کی مگر تین مقامون مین آپ فرماتے تہے مین جہوٹا نہین جانتا اوس شخص کو جو صلح کرادی لوگون مین اور

کوئی اونٹ بناکر کہدے جس سے ملاپ کر دینا منظور ہو یا لڑائی مین کوئی بات بناکر کہے جس سے غنیم گھبرا دے اور مسلمانون کی قوت ہو مثلاً
اپنی شوکت بیان کرے اور کافرون کی قلت اور بے سامانی یا نامردی) یا خاوند اپنی جورو سے کہے یا جورو اپنے خاوند سے کہے (ایک دوسرے
کی محبت سے) **ف** حلبی نے کہا مراد وہ نہین ہے جو صریح جھوٹ ہو کیونکہ وہ کسی حال مین درست نہین بلکہ درست وہ جھوٹ
ہے جسکے ایک معنے مخفی ہون اور وہ سچ ہون لیکن مخاطب اوسکو کہلے ہوئے معنے سمجھے مثال اوسکی یہہ ہے کہ کافرون نے مدینے کے راہ مین
ابوبکر صدیق رضہ سے پوچھا تمہارے پیچھے اونٹ پر کون بیٹھا ہے انہون نے کہا چل یہدینی السبیل یعنو ایک شخص ہے جو مجھے
راہ بتاتا ہے ابوبکر کی یہ غرض تھی کہ دین کی راہ بتاتے ہین اور ایمان کی ہدایت کرتے ہین اور کافر یہہ سمجھے کہ کوئی رستہ بتانیوالا
ہے یہ سمجھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اگر ابوبکر صاف صاف کہدیتے کہ یہ محمد ہین تو وہ ایذا پہونچاتے پس یہ درحقیقت جھوٹ نہین ہے
لیکن مخاطب کے فہم کے خلاف ہوئی کہ جھوٹ کہا جاتا ہے اور اسکو عربی مین توریہ کہتے ہین وہ درست ہے ایسے مقامون مین جہان ضرورت
پڑجاوے نہ صریح جھوٹ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ بھی توریہ تہا واللہ اعلم **باب** فی النہی عن الغناء گانے کا بیان **عن**
الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی صبیحۃ بنی بی فجلس علی فراشی
کمجلسک منی فجعلت جویریات یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر الی ان قالت احداہن
وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذا وقولی الذی کنت تقولین **ترجمہ** ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اوس رات کی صبح کو جس رات مین اپنے خاوند پاس رہی (یعنی شادی کی
صبح کو) تو آپ بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جیسے تو بیٹھا ہے میرے پاس یہ خطاب ہے خالد بن ذکوان کیطرف جو روایت کرتا ہے اس
حدیث کو ربیع سے) پھر ہماری چھوکریون نے دف بجانا اور گانا شروع کیا وہ بیان کرتی تہین ہمارے باپ دادون کا جو
مارے گئے تھے جنگ بدر مین یہانتک کہ اون مین سے ایک بولی وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنے ہم مین ایک نبی ہے جو کل ہونیوالی بات
جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ مت کہہ وہی کہہ جو کہتی تہی **ف** اس حدیث سے شادی مین گانے اور دف بجانیکا جواز ثابت
ہوئی **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ لقدومہ فرحا بذلک
لعبوا بحرابہم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے تو حبشی آپکے آنے کی خوشی مین
کہیلے (ناچے) اپنی برچھیان لیکر **باب** کراہیۃ الغناء والزمر گانے اور بجانیکی ممانعت **عن** نافع قال سمع
ابن عمر مزمارا قال فوضع اصبعیہ علی اذنیہ ونأی عن الطریق وقال لی یا نافع ہل تسمع شیئا قال فقلت
لا قال فرفع اصبعیہ من اذنیہ وقال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع مثل ہذا فصنع
مثل ہذا قال ابو داؤد ہذا حدیث منکر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر رضہ نے ایک باجے کی آواز سنی تو انگلیان
اپنے کانون مین رکہلین اور رستے سے دور ہوگئے (تاکہ آواز کان مین نہ آوے) اور مجھسے کہا اے نافع اب تم کچھ سنتے ہو مین نے کہا
نہین انہون نے انگلیان کانون سے نکالین اور کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا آپ کو بھی ایسی آواز کی

تو آپ نے ایسا ہی کیا (یعنی کان بند کر لیے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکہا ہے
حافظ شمس الدین ابن عبد الہادی نے اس حدیث کو ضعیف کہا محمد بن طاہر نے اور کہا کہ متفرد ہوا ساتہ اسکی سلیمان بن موسیٰ
ہے حالانکہ یہ صحیح نہین سلیمان کی حدیث حسن ہے اور توثیق کی اسکی کئی اماموں نے اور متابعت کی اسکی میمون بن مہران نے نافع
سے مسند ابی یعلی مین اور مطعم بن مقدام نے طبرانی مین پہر یہ دونون متابع ہین سلیمان کے پہر دفع کیا اعتراض کو ابن طاہر کے ساتہ تقریر طویل کے

باب فی الحکم فی المخنثین ہیجڑون اور زنانون کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمخنث قد
خضب یدیہ ورجلیہ بالحناء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذا فقیل یا رسول اللہ یتشبہ
بالنساء فامر بہ فنفی الی النقیع قالوا یا رسول اللہ الا نقتلہ فقال انی نھیت عن قتل المصلین **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک زنانہ آیا جس نے اپنا ہاتہ اور پاؤن مہندی سے رنگی تہی آپنے فرمایا اسکا کیا
حال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت بنتا ہے آپنے حکم کیا وہ نکالا گیا نقیع کیطرف (شہر بدر ہوا) ابو اسامہ نے کہا
نقیع ایک جانب ہے مدینہ سے اور بقیع مین نہین ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسکو مار نہ ڈالین آپنے فرمایا منع کیا گیا مین
نمازیون کو مارنے سے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا وعندھا مخنث وھو یقول لعبد اللہ
اخیھا ان یفتح اللہ الطائف غدا دللتک علی امرأۃ تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اخرجوھم من بیوتکم **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس آئے اور وہان ایک ہیجڑا بیٹہا تہا وہ عبد اللہ
انکے بہائی سے کہتا تہا اگر اللہ تعالیٰ کل طائف فتح کر دیگا تو مین تجہکو ایک عورت بتا دونگا جب وہ سامنے آتی ہے تو چار شکنین لیکر
آتی ہے اور جب پیٹہ پہیرتی ہے تو آٹہ شکنین لیکر جاتی ہے (یعنی خوب موٹی اور تیار ہے اوسکے پیٹ پر چار شکنین ہین سامنے سے
اور پیچہے سے وہ آٹہ معلوم ہوتی ہین چار اس طرف اور چار اوس طرف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکال دو ان
زنانون کو اپنے گہرون سے کیونکہ وہ عورتون کی خوبی اور برائی سے واقف ہین اگرچہ جماع پر قادر نہ ہون **عن** ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء قال واخرجوھم من بیوتکم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہیجڑے اور زنانے مردون پر اور اون عورتون
پر جو مرد بنتی ہین اور فرمایا نکال دو زنانون کو اپنے گہرون مین سے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن
المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء قال واخرجوھم من بیوتکم واخرجوا فلانا وفلانا
یعنی المخنثین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زنانے مردون پر اور مردانی
عورتون پر اور فرمایا نکال دو زنانون کو اپنے گہر سے اور نکالو فلان فلان ہیجڑے کو **باب** اللعب بالبنات گڑیون سے کہیلنا
عن عائشۃ قالت کنت العب بالبنات فربما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی الجواری فاذا
دخل خرجن واذا خرج دخلن **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے مین گڑیون سے کہیلتی تہی تو کبہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے
تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی یہ امر مسلمانوں کے طریقہ کے خلاف ہے کہ خوردوں پر شفقت نہ ہو اور بزرگوں کی تعظیم نہ کیجاوے

باب فی النصیحۃ نصیحت کا بیان **ف** نصیحت کے معنی لغت میں خلوص کے ہیں اور اور بھی معانی ہیں کہ اون سب کے
ایک لفظ کے ساتھ تعبیر نہیں ہوسکتی لیکن اللہ کے ساتھ نصیحت وہ یہ ہے کہ اوسکو وحدہ لا شریک جانے اور جو نیک کام کرے
اوسی کی رضامندی کے لیے کرے اور کتاب اللہ کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اوس پر ایمان لاوے اور عمل کرے اور رسول کے ساتھ نصیحت
یہہ ہے کہ اوسکی نبوت کی تصدیق کرے اور جن باتوں کا حکم کرے اوسکو مانے اور جن سے منع کرے اون سے باز رہے اور مسلمان حاکموں کے
ساتھ نصیحت یہہ ہے کہ حق بات میں اونکی تابعداری کرے اور بغیر کسی وجہ شرعی کے اونکی اطاعت سے منہ نہ موڑے اور بغاوت نہ کرے
اور عوام مسلمانوں کے ساتھ نصیحت یہہ ہے کہ اون کو نیک باتوں کی تعلیم کرے بری باتوں سے منع کرے تمام ہوا کلام خطابی کا از مرقاۃ
الصعود و علما کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اون کے فتوے پر عمل کرے اور اون کی تعظیم اور اکرام کرے واللہ اعلم **عن** تمیم الداری

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ
قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المؤمنین وعامتہم او لائمۃ المسلمین وعامتہم

ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کا اصل نصیحت ہے دین کا اصل نصیحت ہے دین کا اصل نصیحت ہے
لوگوں نے کہا کن کے ساتھ نصیحت ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ اور اوسکی کتاب کے ساتھ اور اوسکے رسول کے
ساتھ اور مسلمان حاکموں کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ **عن** جریر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی السمع والطاعۃ والنصح لکل مسلم قال فکان اذا باع الشیٔ او اشتراہ قال اما ان الذی اخذنا منک
احب الینا مما اعطیناک فاختر **ترجمہ** جریر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ماننے
پر یعنی جو حکم آپ فرماوینگے اوسکو سنینگے اور قبول کرینگے اور نصیحت کرنے پر ہر مسلمان کے ساتھ یعنی اس اقرار
پر کہ میں ہر مسلمان کا دل سے خیرخواہ رہونگا پھر جریر جب کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو کہدیتے بھائی جو چیز ہم تم سے لیتے ہیں وہ
ہم کو زیادہ پسند ہے اوس چیز سے جو ہم تم کو دیتے ہیں اب تمہیں اختیار ہے چاہو بیچو یا نہ بیچو خریدو یا نہ خریدو **باب فی المعونۃ**
للمسلم مسلمانوں کو مدد دینے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نفس عن مسلم کربۃ من کرب الدنیا
نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر علی مسلم
ستر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان پر سے دنیا کی کوئی سختی اوٹھا دیگا تو اللہ اوسکی اوپر سے قیامت کی سختی اوٹھا دیگا اور جو کوئی آسانی
کریگا نادار پر (نادار سے روپیہ وصول کرنے میں) تو اللہ اوس پر آسانی کریگا دنیا اور آخرت میں اور جو کوئی مسلمان کا عیب چھپا دیگا
تو اللہ اوسکا عیب چھپا دیگا دنیا اور آخرت میں اور اللہ جل جلالہ اپنے بندے کی مدد میں رہیگا جبتک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہیگا

عن حذیفة قال قال نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقة ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ اچھی بات ایک صدقے کا ثواب رکھتی ہے **باب** فی الاسماء ناموں کا بیان عن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تدعون یوم القیمة باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا
اسمائکم ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت میں بلائے جاؤ گے
اپنے ناموں اور اپنے باپ دادا کے ناموں سے تو اچھے نام رکھا کرو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احب الاسماء الی اللہ عز وجل عبد اللہ وعبد الرحمن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو سب ناموں میں زیادہ پسند نام ہیں عبد اللہ عبد الرحمن عن ابی وهب الجشمی وکانت له
صحبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن
واصدقها حارث وهمام واقبحها حرب ومرة ترجمہ ابو وهب جشمی سے روایت ہے وہ صحابی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پیغمبروں کے نام رکھا کرو اور سب ناموں میں زیادہ پسند اللہ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور سب ناموں میں
سچے یہ نام ہیں (جو اسم بامسمی ہیں) حارث (کھیتی کرنیوالا یا کمانے والا انسان کو بغیر اسکے مفر نہیں) اور ہمام (رنج اٹھانے
والا کوئی آدمی دکھ اور رنج سے خالی نہیں) اور سب ناموں میں بدتر یہ نام ہیں حرب (لڑائی کیونکہ لڑائی کا نام برا ہے) اور مرہ
(کڑوا اور تلخ) عن انس قال ذهبت بعبد اللہ بن ابی طلحة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی عباءة یهنأ بعیرا له قال هل معك تمر قلت نعم قال فناولته تمرات فالقاهن فی فیه
فلاكهن ثم فغر فاه فاوجرهن اياه فجعل الصبي يتلمظ فقال النبي صلى الله عليه وسلم حب الانصار التمر
وسماه عبد الله ترجمہ انس سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا جب
وہ پیدا ہوا آپ اوس وقت ایک عبا پہنے ہوئے اپنے اونٹ کو دوا لگا رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجوریں ہیں میں نے کہا ہاں
پھر میں نے اکئی کئی کھجوریں دیں آپ نے اون کو اپنے منہ میں ڈالا اور چبا کر بچے کا منہ کھولا اور اوس کے منہ میں ڈالدیا بچہ اپنی زبان
چلانے لگا (یعنی اوسکو کھانے لگا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کی جان ہے کھجور پھر اوس کا نام عبد اللہ رکھا
باب فی تغییر الاسم القبیح بری نام کو بدل دینا چاہیے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اسم
عاصیة وقال انت جمیلة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام بدل
دیا (عاصیہ حضرت عمر کی بیٹی تھی) اور کہا تو جمیلہ ہے **ف** عاصیہ کے معنے گناہ کرنیوالی اور نافرمان یہہ نام برا تھا اسواسطے
آپ نے اوسکو بدل کر عمدہ نام رکھ دیا جو عورتوں کو زیب دیتا ہے یعنی جمیلہ عن محمد بن عمرو بن عطاء ان زینب بنت
ابی سلمة سألته ما سمیت ابنتك قال سمیتها برة فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن هذا الاسم
سمیت برة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باهل البر منکم فقال ما نسمیها قال

سموها زینب ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ نے اونسے پوچہا تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا
رکہا انہون نے کہا برہ (یعنی نیکبخت) زینب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع کیا ہے پہلے میرا نام برہ رکہا گیا تہا تو
آپ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ خوب جانتا ہے کون نیک بخت ہی تم مین سی لوگون نے پوچہا پہر کیا نام رکہین آپ نے فرمایا
زینب نام رکہو عن اسامة بن اخدری ان رجلا یقال له اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمك قال انا اصرم قال بل انت زرعة ترجمہ اسامہ
بن اخدری سی روایت ہی ایک شخص کا نام اون شخصون مین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اصرم تہا آپ نے پوچہا
تیرا نام کیا ہے اوس نے کہا اصرم (یعنی کاٹنے والا) آپ نے فرمایا نہین تو تو زرعہ ہی (یعنی کہیتی لگانے والا) عن هانئ
انه لما وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قومه سمعهم یکنونه بابی الحکم فدعاه رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ هو الحکم والیه الحکم فلم تکنی ابا الحکم فقال ان قومی اذا اختلفوا
فی شیء اتونی فحکمت بینهم فرضی کلا الفریقین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن هذا
فما لك من الولد قال لی شریح ومسلم و عبد اللہ قال فمن اکبرهم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح
ترجمہ ہانی سی روایت ہی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنی قوم کے ساتہ تو آپنے دیکہا کہ اوس کی قوم کے لوگ اوسکو
ابو الحکم پکارتے ہین آپ نے اوسکو بلایا اور کہا کہ حکم تو اللہ ہی اور حکم اوسی کا ہے تیرا نام ابو الحکم کیون ہی وہ بولا کہ میری قوم کے
لوگ جب کسی بات مین تکرار کرتی ہین تو میرے پاس آتے ہین مین اوسکا فیصلہ کر دیتا ہون اس طرح پر کہ دونون طرف کے
لوگ راضی ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا یہ کیا اچہی بات ہے پہر پوچہا تیری کئے لڑکے ہین مین نے کہا شریح اور مسلم اور عبد اللہ آپ نے
فرمایا سب مین بڑا کون ہی مین نے کہا شریح آپ نے فرمایا بس تو ابو شریح ہی عن حزن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال له ما اسمك قال حزن قال انت سهل قال لا السهل یوطأ ویمتهن قال سعید فظننت انه سیصیبنا
بعده حزونة ترجمہ حزن سے روایت ہی جو حمید بن مسیب کے دادا تہے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا تیرا نام کیا ہی انہون
نے کہا حزن (حزن کہتی ہین سخت اور دشوار گزار زمین کو) آپنے فرمایا تو سہل ہے (سہل کہتے ہین نرم اور عمدہ زمین کو ضد ہے
حزن کی) وہ بولا سہل کو تو لوگ روندتے ہین اور ذلیل کرتے ہین سعید نے کہا مین سمجہا کہ ہماری خاندان مین کچہ تکلیف ہونے والی ہی
اور سختی (اسوجہ سے کہ میری دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکہا ہوا نام قبول اور پسند نہ کیا) ابو داؤد نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عاص کا نام بدل دیا (جسکے معنی گنہ گار اور نافرمان کے ہین) اور عزیز کا (کیونکہ وہ اللہ کا نام ہی) اور عتلہ کا (کیونکہ
اوسکے معنی سختی کے ہین) اور شیطان کا اور حکم کا اور غراب کا (کیونکہ غراب کوے کو کہتی ہین یا اوسکے معنی دوری و غربت کے ہین)
اور حباب کا (کیونکہ وہ شیطان کا نام ہی) اور شہاب کا (کیونکہ وہ ایک شعلہ ہے شیطان کو بہگانے کیلیے) آپنے شہاب کے بدلے
ہشام رکہ دیا اور حرب کے بدلے سلم (جسکے معنی صلح کے ہین) اور مضطجع (لیٹنے والا) کے بدلے منبعث (اٹہنے والا) اور جس زمین کا نام

عفرہ تہا (یعنی بنجر اور نا آباد) آپ نے بدل کر خضرہ کہدیا (یعنی تر و تازہ اور سبز) اور شعب الضلالہ کا نام شعب الھدی رکھا
اور بنو الزنیہ کا نام بنو الرشدہ اور بنی معاویہ کا بنی رشدہ ابو داؤد نے کہا مین نے ان ناموں کے بدلنے کی سندین نہین بیان
کین اختصار کے لیے **عن** مسروق قال لقیت عمر بن الخطاب فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع فقال
عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین حضرت
عمرؓ سے ملا انہون نے پوچھا تیرا نام کیا ہے مین نے کہا مسروق بن الاجدع انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع شیطان کا نام ہے **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تسمین غلامک رباحا ولا یسارا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فیقول لا انما ھن
اربع فلا تزیدن علی **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح
(منفعت) اور نہ یسار (تونگری اور مالداری) اور نہ نجیح (مطلب برآری اور نجات) اور نہ افلح (مقصد پورا ہونا) کیونکہ
تو پوچھیگا کیا اسجگہ ہے وہ (افلح یا نجیح یا یسار یا رباح) پھر دوسرا کہیگا نہین ہے (تو ایک فال بد ہوگی) سمرہ نے کہا بس
یہ چار نام ہین اب زیادہ کی تہمت مجھ پر نہ لگا کہ مین نے سب نام موقوف کر دیے **عن** سمرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ
ان نسمی رقیقنا اربعۃ اسماء افلح ویسارا ونافعا ورباحا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہم کو کہ ہم اپنے غلامون کا نام ان چار نامون مین سے رکہین افلح اور یسار اور نافع اور رباح **عن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عشت ان شاء اللہ تعالی انھی امتی ان یسموا نافعا وافلح وبرکۃ قال الاعمش
ولا ادری ذکر نافعا ام لا فان الرجل یقول اذا جاء اثم برکۃ فیقولون لا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان شاء اللہ اگر مین جیونگا تو اپنی امت کو منع کرونگا نافع اور افلح اور برکت نام رکھنے سے (اعمش
نے کہا مجھی یاد نہین ہے کہ ابو سفیان نے نافع بھی کہا یا نہین) اس لیے کہ ایک آدمی پوچھتا ہے کیا اسجگہ برکت ہے وہ کہتے ہین
نہین ہے (پس ایک فال بد نکلتی ہے) **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخنع اسم عند اللہ یوم
القیامۃ رجل یسمی بملک الاملاک **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا نام اللہ
کے نزدیک قیامت کے روز وہ شخص ہوگا جسکو لوگ (دنیا مین) شہنشاہ کہتے ہون گے (یعنی مہاراج سب بادشاہون کا
بادشاہ اور سب راجون کا راجہ پیر تو اللہ جل جلالہ ہے اور کسی کا کیا رتبہ ہے جو یہ نام اختیار کرے) **باب** فی الالقاب برے

لقب (نام) کا بیان **عن** ابی جبیرۃ بن الضحاک قال فینا نزلت ھذہ الایۃ فی بنی سلمۃ ولا تنابزوا بالالقاب
بئس الاسم الفسوق بعد الایمان قال قدم علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس منا رجل الا ولہ اسمان
او ثلثۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا فلان فیقولون مہ یا رسول اللہ انہ یغضب من ھذا
الاسم فانزلت ھذہ الایۃ ولا تنابزوا بالالقاب **ترجمہ** ابو جبیرہ بن الضحاک سے روایت ہے ہمارے بنی سلمہ کی شان

مین آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان مت پکارو ایک دوسری کو برے ناموں سی اچھا نہین ہے برا نام ایمان
کی بعد ابو جبیرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مین سے کوئی شخص نہ تہا جسکو دو تین نام نہ ہون
لیکن بعضے نام سی وہ خوش ہوتا ہی اور بعضے نام سے ناراض ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارتے جاتے تہی ای فلانے اور لوگ
کہتے تہی چپ رہی یا رسول اللہ وہ اس نام سی غصے ہوتا ہی تب یہ آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب **باب** فیمن یتکنی
بابی عیسی جو کوئی اپنی کنیت ابو عیسی رکہی تو کیسا ہی **ف** چونکہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تہے
اسی لیے یہی کنیت رکہنا بعضون نے مکروہ جانا اس خیال سی کہ کہین یہ وہم نہ ہو کہ عیسی علیہ السلام کے باپ تہی **عن** اسلم ان
عمر بن الخطاب ضرب ابنا له تکنی بابی عیسی فقال له عمر اما یکفیک ان تکنی بابی عبد الله فقال ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کنانی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه
وما تاخر وانا فی جلجلتنا فلم یزل یکنی بابی عبد الله حتی هلک **ترجمہ** اسلم سی روایت ہی حضرت عمر نی اپنی ایک
بیٹی کو مارا اس بات پر کہ اوس نے اپنی کنیت ابو عیسی رکہی تہی حضرت عمر نے کہا کیا تجہکو کافی نہین ہی کنیت رکہنا ابو عبد اللہ
اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت رکہی ہی حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اگلے اور پچہلے
سب گناہ بخشے گئے تہے اور ہم تو ایک جہنجہٹ مین ہین رہے جب ہی کہ فی جلجلتنا ہو اور اکثر نسخون مین فی جلجتنا ہی یعنے
ہم اپنی مانند لوگون مین ہین پہر وہ لڑکا ہمیشہ پکارا جاتا تہا ابو عبد اللہ کی کنیت سی یہانتک کہ مر گیا **ف** حضرت عمر نے
یہ خیال کیا کہ اس سے مین مسلمانون کا فروغ نہ ہو وہ نادانا مطلب ہی ایسا نہ ہو کہ جاہل کو شبہ کفر کا عقیدہ مسلمین ہو جاوی
کہ عیسی علیہ السلام کی بہی باپ تہے **باب** فی الرجل یقول لابن غیرہ یا بنی ایک شخص دوسرے کے بیٹے کو کہی ای بیٹے میرے **عن**
انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له یا بنی **ترجمہ** انس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انکو ای چہوٹے
بیٹے میرے پیار اور محبت سی **باب** فی الرجل یتکنی بابی القاسم کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم رکہی تو کیسا ہی **ف**
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تہی علما نے اختلاف کیا ہی اس مسئلہ مین بعضون نے کہا آپکا نام رکہنا درست ہی لیکن
کنیت رکہنا درست نہین ہی بعضون نے کہا محمد نام رکہنا اور ابو القاسم کنیت رکہنا درست نہین ہے اور جو صرف نام محمد ہو یا
کنیت ابو القاسم ہو تو قباحت نہین ہی بعضون نے کہا یہ ممانعت بہی آپکی حیات مین تہی اب محمد نام رکہنا اور ابو القاسم کنیت رکہنا
دونون درست ہی بعضون نے کہا صرف ابو القاسم کی کنیت رکہنا ممنوع تہی اور وہ بہی زمانہ حیات نبوی مین اب کچہ قباحت
نہین ہے واللہ اعلم **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی **ترجمہ**
ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکہو لیکن میری کنیت نہ رکہو **باب** فیمن رای ان لا
یجمع بینهما جس شخص کے نزدیک محمد نام اور کنیت ابو القاسم دونون رکہنا درست نہین ہے اوس کی دلیل **عن** جابر ان
النبی صلی الله علیه وسلم قال من تسمی باسمی فلا یکتنی بکنیتی ومن اکتنی بکنیتی فلا یتسمی باسمی **ترجمہ** جابر سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت رکھے
وہ میرا نام نہ رکھے **باب فی الرخصة فی الجمع بینهما** کنیت اور نام دونوں رکھنے کی اجازت **عن**
محمد بن الحنفیة قال قال علی قلت یا رسول الله ان ولد لی من بعدك ولد اسمیه باسمك
واكنیه بكنیتك قال نعم **ترجمہ** محمد بن الحنفیہ سے روایت ہی حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر بعد آپ کے میرا کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اوسکا نام آپ کے نام پر رکھوں اور اوس
کی کنیت بھی وہی رکھوں جو آپ کی کنیت ہے آپ نے فرمایا ہاں **عن** عائشة قالت جاءت امرأة الی
النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی قد ولدت غلاما فسمیته محمدا وكنیته
ابا القاسم فذكر لی انك تكره ذلك فقال ما الذی احل اسمی وحرم كنیتی او ما الذی حرم
كنیتی واحل اسمی **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہنے لگی یا رسول اللہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت اوسکی ابو القاسم رکھی پھر مجھسے
لوگوں نے کہا کہ آپ اسکو برا جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا سبب میرا نام رکھنا تو درست ہو اور کنیت
رکھنا درست نہو **باب فی الرجل تكنی ولیس له ولد** کوئی شخص کنیت رکھے اور اوسکا لڑکا نہو
عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخل علینا ولی اخ صغیر
یكنی ابا عمیر وكان له نغر یلعب به فمات فدخل علیه النبی صلی الله علیه وسلم ذات یوم
فراه حزینا فقال ما شانه فقالوا مات نغره فقال یا ابا عمیر ما فعل النغیر **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا
جسکی کنیت ابو عمیر تھی اور اوسکی پاس ایک چڑیا پلی تھی وہ اوس سے کھیلا کرتا تھا اتفاق سے وہ چڑیا مر گئی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک روز دیکھا تو وہ غمگین ہے آپ نے وجہ پوچھی لوگوں نے کہا اوس
کی چڑیا مر گئی آپنے فرمایا ای ابا عمیر کیا ہوا نغیر (نغیر ایک چڑیا کا نام ہے) **باب فی المراة تكنی** عورت کی کنیت رکھنا کیسا ہے
عن عائشة انها قالت یا رسول الله كل صواحبی لهن كنی قال فاكتنی بابنك عبد الله **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری جتنی عورتیں ساتھی ہیں سب کے کنیتیں ہیں آپنے فرمایا تو بھی کنیت رکھ لے عبد اللہ کے ساتھ جو تیرا
بیٹا ہے (یعنی تیری بہن اسماء کا) **باب فی المعاریض** اشارہ کنایہ کی گفتگو کا بیان جسکو مخاطب ظاہر میں سمجھ جاوے مگر در حقیقت جواب
اوسنے سمجھا ہو وہ غلط ہو بلکہ مقصود کچھ اور ہو ایسی گفتگو ضرورت کے وقت درست ہے بلا ضرورت مکروہ ہے **عن** سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول كبرت خیانة ان تحدث اخاك حدیثا هو لك به مصدق وانت له به كاذب **ترجمہ** سفیان بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی چوری ہے یہ کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جسکو وہ سچ جانے اور تو اوسکو جھوٹ سمجھے **باب فی** زعموا کہنے کا بیان **ف** بعض لوگوں کا تکیہ کلام تھا

کہ جس بات کو یقینی نہ جانتے اوسکو لوگون سے بیان کرتے بلفظ زعموا یعنی لوگون نے ایسا زعم (گمان) کیا ہے لغت مین زعم کے
معنی کہنے کے ہین لیکن قول اور زعم مین بھی فرق ہے کہ قول عام ہے اور زعم اوسی مقام پر بولا جاتا ہے جہان صحت اور اعتماد نہ ہو بلکہ
غلطی کا احتمال یا طعن ہو آپ نے اس لفظ کو تکیہ کلام کرنے سے منع کیا اسوجہ سے کہ جو بات یقینی نہ ہو اوسکا کہنا ہی کیا ضرور ہے اور زعم
کی نسبت کسی اور کیطرف کرنے سے اوسکی تکذیب ہوتی ہے **عن** ابی مسعود قال لابی عبد الله او قال ابو عبد الله
لابی مسعود ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
بئس مطیة الرجل زعموا **ترجمہ** ابو مسعود نے ابو عبد اللہ سے کہا یا ابو عبد اللہ نے ابو مسعود سے کہا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے زعموا کے باب مین انہون نے کہا مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے برا ہے تکیہ کلام آدمی کا زعموا **باب** فی الرجل یقول فی
خطبته اما بعد خطبے مین اما بعد کا لفظ کہنا کیسا ہے **عن** زید بن ارقم ان النبی صلی الله علیه وسلم خطبهم فقال اما
بعد **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا لوگون کو تو کہا اما بعد یعنی بعد حمد اور صلوۃ کے
یہ لفظ اوس مقام پر بولا جاتا ہے جب خدا کی ثنا اور رسول کی تعریف سے فراغت ہوتی ہے اور مقصود شروع ہوتا ہے **باب** فی
الکرم وحفظ المنطق انگور کو کرم نہ کہنا چاہیے اور زبان کو مشکوک الفاظ سے روکنا چاہیے **ف** عرب لوگ انگور کو کرم کہتے تھے
اسوجہ سے کہ اون کی نزدیک انگور کی شراب سے آدمی مین کرم (یعنی مروت اور شفقت اور سخاوت) پیدا ہوتی ہے جب شراب دین اسلام
مین حرام ہوا اور نجس ناپاک ٹھہرا تو آپ نے انگور کا نام کرم رکھنے سے بھی منع کیا تا کہ شراب کی بہتری خیال مین بھی نہ آوے۔
اس باب کی حدیثون سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس لفظ سے شرک یا کفر کی بو یا حرام چیز کی تعریف نکلے اوسکے استعمال سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اگرچہ بولنے والیکی یہ غرض نہ ہو تب بھی ایسے لفظون کا بولنا جس سے بری بات کا وہم ہو برا ہے **عن**
ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم الکرم فان الکرم الرجل المسلم ولکن قولوا
حدائق الاعناب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے (انگور کو) کرم نہ کہے کیونکہ کرم تو مسلمان ہے
یون کہو عنب کے باغ (عنب بھی انگور کو کہتے ہین) بعض نسخون مین یہان ایک باب مکرر کیا ہے نہ۔ **باب** لا یقول المملوک ربی
وربتی یعنی غلام لونڈی اپنے مالک سے یون نہ کہے ربی ربتی (کیونکہ رب اگرچہ پالنے والیکو کہتے ہین مگر اطلاق اوسکا مشہور ہوگیا
ہے پروردگار عالم پر) **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی ولا یقولن
المملوک ربی وربتی ولیقل المالک فتای وفتاتی ولیقل المملوک سیدی وسیدتی فانکم المملوکون والرب الله تعالی
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی یون نہ کہے اپنے غلام لونڈی کو عبد میرا اور امہ میری
کیونکہ عبد بندے کو کہتے ہین اور غلام کو بھی اسی طرح امۃ بندی اور لونڈی دونون کو کہتے ہین) نہ غلام لونڈی یون کہین رب میرا اور ربہ میری
بلکہ مالک یون کہے اے جوان میرا (غلام کو) اور اے جوان میری (لونڈی کو) اور غلام لونڈی یون کہین اے میان میرے یا اے بی بی
میری اس لیے کہ تم سب مملوک ہو اور حقیقۃ مالک اور رب پالنے والا اللہ یعنی رب اللہ ہے - دوسری روایت مین یون ہے ولیقل

سیدکہے وموثے بنے غلام لونڈی یون کہین ۔ سیا میری او رمی لی ۔ عن بریدة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاتقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کو سردار مت کہو کیونکہ اگر اوس کو تم نے اپنا سردار کہا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا

باب لایقول خبثت نفسی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا (کیونکہ خبیث بمعنی کافر کے آیا ہے) عن سہل بن حنیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایقولن احدکم خبثت نفسی ولیقل لقست نفسی ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یون نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہوگیا بلکہ اگر ضرورت ہو یون کہے میرا دل پریشان ہوگیا عن عائشة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لایقولن احدکم جاشت نفسی لکن لیقل لقست نفسی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی یون نہ کہے میرا دل جوش مارتا ہے بلکہ یون کہے میرا جی پریشان ہے عن حذیفة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لاتقولوا ما شاء اللہ وشاء فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یون نہ کہو جو اللہ چاہے اور فلانا چاہے (خواہ وہ فلانا فرشتہ ہو یا پیغمبر یا غوث یا قطب) بلکہ یون کہو جو اللہ چاہے پھر فلان شخص چاہے

ف اس لیے کہ صورت اول مین دوسرے شخص کو شریک کر دیا اللہ کے ساتھ چاہنے مین حالانکہ ہر کام مین اللہ کا چاہنا کافی ہے خواہ کوئی چاہے یا نہ چاہے اور دوسری صورت مین اللہ کے چاہنے کے بعد اوسکا چاہنا کہا اس مین کچھ قباحت نہین کیونکہ جب اللہ کسی کام کو چاہے گا تو اوس کے مقرب بندے بھی اوسکو چاہین گے پر وہ کام اللہ ہی کے چاہنے سے ہوگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہین آپ نے فرمایا تو نے مجھے اللہ کا برابر کر دیا مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی کلمات سے پرہیز کرے جس مین شرک یا کفر کی بو ہو عن عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقال قم او قال اذہب فبئس الخطیب انت ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو کہنے لگا جس نے اطاعت کی اللہ اور اوسکی رسول کی اوس نے راہ پائی اور جس نے نافرمانی کی دونون کی۔ آپ نے فرمایا چل کھڑا ہو یا چلا جا تو برا خطبہ پڑھتا ہے

ف وجہ یہ ہے کہ اوس نے نافرمانی مین اللہ اور رسول کو برابر ذکر کیا ضمیر کے ساتھ چاہیے یون تہا کہ پہلے اللہ کو ذکر کرتا پھر رسول کو بعضون نے کہا اوس وقت کا یہ موقع تہا (آپ نے فرمایا) ورنہ ایسی الفاظ حدیث مین دوسری ہین عن ابی الملیح عن رجل قال کنت ردیف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فعثرت دابتہ فقلت تعس الشیطان فقال لاتقل تعس الشیطان فانک اذا قلت ذلک تعاظم حتی یکون مثل البیت ویقول بقوتی ولکن قل بسم اللہ فانک اذا قلت ذلک تصاغر حتی یکون مثل الذباب ترجمہ ابو الملیح نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تہا ایک جانور پر اوس جانور نے ٹھوکر کہائی تو مین نے کہا مر شیطان آپ نے فرمایا یہ نہ کہہ مر شیطان کیونکہ ایسا کہنے سے

شیطان پہول جاتا ہی یہانتک کہ ایک گھر کی برابر ہو جاتا ہی وہ کہتا ہی میرا زور مان گیا یعنی یہہ تو سمجہا کہ شیطان ضرر پہونچا
سکتا ہی لیکن جب کہے بسم اللہ کہتا ہی تو شیطان سکڑ سمٹ کر اتنا چہوٹا ہو جاتا ہی جیسی مکہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعت وقال موسی اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی کو یہہ کہتی سنے کہ لوگ تباہ ہو گئی تو وہ سب سے
زیادہ تباہ ہی **ف** جب تو سب آدمیون کو تباہ کہتا ہی یا وہ سب سی زیادہ تباہ ہو گا کیونکہ اوسنی زبان سے برا کلمہ نکالا پس
اوسکا وبال اوسی پر زیادہ ہو گیا یا اوس نے خود تباہ کیا یہ کلمہ کہکر لوگون کو - ابو داود نے کہا مالک نی کہا جب کلمہ کوئی
رنج سے کہے لوگون کے دین کا حال دیکھکر تو کچہہ قباحت نہین ہی اور جب تکبر کی راہ سی اور ونکو حقیر جانکر کہی تو مکروہ ہے
اور اسی کی مانند ہی **باب** فی صلوۃ العتمۃ عشا کی نماز کو عتمہ کی نماز کہنا اچہا نہین ہی **ف** عتمہ کے معنے تاریکی
اور اندہیرے کے ہین اور یہ نماز اندہیرے مین پڑہی جاتی ہی اسلیے عرب کے دیہاتی لوگ اس نماز کو صلوۃ العتمہ کہتی تہے اور کلام اللہ
مین اس نماز کا نام صلوۃ العشاء تصریح سے آیا ہی پس وہی نام بہتر ہی جو اللہ نے کہا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا وانها العشاء ولکنهم یعتمون بالابل **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہین ایسا نہو عرب کی جنگلی لوگ تم پر غالب آوین اس
نماز کی نام مین (یعنی تم بہی اس نماز کو عتمہ کہنے لگو) آگاہ ہو اس نماز کا نام عشا ہی لیکن وہ اندہیرا کیا کرتے ہین اونٹنیون کے
دودہ دوہنے مین (اور اوسی وقت اس نماز کو پڑہتے ہین اسلیے اوسکو عتمہ کہنے لگی تو تم انکی پیروی نکرو عشا کہا کرو جیسے اللہ نی
کہا ہی **عن** سالم بن ابی الجعد قال قال رجل (قال مسعر اراہ من خزاعۃ) لیتنی صلیت فاسترحت فکانہم
عابوا ذلک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم الصلوۃ ارحنا بہا
ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہی ایک شخص نے کہا (مسعر نی کہا یہہ شخص بنی خزاعہ مین سے تہا) کاش مین نماز پڑہ لیتا تو مجکو
آرام ہوتا لوگون نے اس بات پر اوسکی عیب کیا (کہ نماز کو تکلیف سمجہتا ہی) اوسنی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تہی ای بلال تکبیر کہہ نماز کے لیے آرام دے ہمکو نماز سے **ف** یعنی نماز پڑہ لین تو دل کو بیفکری ہو تردد اور تشویش
رفع ہو اس سے یہ مطلب نہین کہ نماز تکلیف ہی بلکہ غرض یہہ ہے کہ جبتک نماز نہین پڑہ لیتی اوسکا خیال رہتا ہی دل پریشان رہتا ہے
پہر نماز پڑہ لینے سی بیفکری ہو جاتی ہی اور پریشانی جاتی رہتی ہی **عن** عبد اللہ بن محمد بن الحنفیۃ قال انطلقت انا وابی الی صہر لنا من الانصار نعودہ
فحضرت الصلوۃ فقال لبعض اھلہ یا جاریۃ ائتونی بوضوء لعلی اصلی فاستریح قال فانکرنا ذلک علیہ فقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم فارحنا بالصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن محمد حنفیہ سے روایت ہی مین اور میرا باپ
سسرال مین ایک انصاری کی عیادت کو گئی اوسکی بیماری پرسی کو تو نماز کا وقت آیا اوسنی اپنی گہر مین ایک لڑکی سے کہا وضو کا پانی لیکر آ کہ مین نماز پڑہون اور آرام
پاؤن ہمکو یہہ بات بری معلوم ہوئی اوسنی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہی ای بلال اوٹھ اور آرام دے ہمکو نماز سی **عن**

عائشة قالت ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينسب احدا الا الى الدين **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا کسیکو نسبت کرتے ہوئے مگر دین کیطرف (یعنی دنیا کی چیزون باپ
دادون کیطرف آپ نسبت نہ کرتے تھے بلکہ ہر کام مین دین ہی کا خیال رکھتے تھے تو نسبت بھی دین ہی کی کامونسے دیتے جو شخص
دین مین زیادہ پکا ہوتا اوسکو مقدم رکھتے دوسرے پر اگرچہ نسب مین کم ہو) **باب** فیما روی من الرخصة فی ذلک دنیا کی
چیزون سے نسبت دینے کی اجازت **عن** انس قال کان فزع بالمدینة فرکب النبی صلی الله علیه وسلم فرسا
لابی طلحة فقال ما راینا شیئا وما راینا من فزع وان وجدناه لبحرا **ترجمہ** انس سے روایت ہے مدینے مین کچھ
خوف معلوم ہوا (یعنی کسی دشمن کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور باہر گئے جب لوٹ کر آئے
تو فرمایا ہم نے کچھ نہین دیکھا یا کوئی خوف کی بات نہین دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہمنے دریا پایا (یعنی بڑی تیز اور جلدہ اور
بے تکان اسکی چال ہے جیسے دریا بہے یا کوئی دریا مین تیرے تو نسبت دی آپ نے گھوڑے کو ساتھ دریا کے) **باب** التشدید
فی الکذب جھوٹ بولنا کیسا ہے **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم والکذب فان الکذب
یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا
وعلیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنة وان الرجل لیصدق ویتحری الصدق
حتی یکتب عند الله صدیقا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم
جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ لیجاتا ہے فسق و فجور (گناہ) کیطرف اور فسق و فجور لیجاتا ہے جہنم کو اور آدمی جھوٹ بولتا ہے پھر بولتے بولتے
اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے اور لازم کر لو سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ لیجاتا ہے نیکی کیطرف اور نیکی لیجاتی ہے جنت کو اور
آدمی سچ بولتا ہے پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے **عن** بھز بن حکیم حدثنی ابی عن ابیه قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ویل للذی یحدث فیکذب لیضحک به القوم ویل له ویل له
ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے سنا اونسے اپنے باپ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی
ہے اوس شخص کے لیے جو جھوٹ بولے لوگون کو ہنسانے کے لیے خرابی ہے اسکے لیے خرابی ہے اوسکے لیے (آخرت مین)
عن عبد الله بن عامر انه قال دعتنی امی یوما ورسول الله صلی الله علیه وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ھا تعال
اعطیك فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم وما اردت ان تعطیه قالت اعطیه تمرا فقال لها رسول الله
صلی الله علیه وسلم اما انك لو لم تعطیه شیئا کتبت علیك کذبة **ترجمہ** عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے میری ماں نے
مجھے ایکروز بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے تو اوسنے کہا ادھر آ مین تجھے چیز دونگی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو نے کیا دینے کی نیت کی اوسنے کہا مین کھجور دونگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اسکو کچھ نہ دیتی تو تیرے
اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ لڑکون کو بہلانے کو کوئی چیز دینے کا وعدہ کرتے ہیں یا کسی چیز سے ڈرا کر ہنسی کی راہ سے یہ بھی جھوٹ اور حرام ہے

اسد اس سے بچاوے اکثر لوگ اس بلا مین گرفتار ہین اور اسکو جھوٹ نہین سمجھتے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کفی بالمرء اثما ان یحدث بکل ما سمع **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے آدمی کو گناہ کے لیے جو سنے اوسکو کہہ دینا یعنی بلا تحقیق یہہ بھی جھوٹ مین داخل ہے

باب فی حسن الظن ہر شخص کے ساتھ نیک گمان رکھنے کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الظن من حسن العبادۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا نیک گمان رکھنا اچھی عبادت ہے یعنے ہر مسلمان کے ساتھ جبتک اوسکا قصور ظاہر نہ ہو نیک گمان رکھنا چاہیے بدگمانی کرنا اسلام کی وضع کے خلاف ہے

عن صفیۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ فقمت فانقلبت فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا **ترجمہ** ام المومنین صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اعتکاف میں تھے مین آپ پاس رات کو آئی آپکو دیکھنے کو لیے پہر ہاتین کین پہر مین کہڑی ہوئی جانیکے لیے آپ بھی میرے ساتھ کہڑے ہو تو میرے پہونچا نیکو لیے (اور انکا گہر اسامہ بن زید کے گہر مین تہا) راہ مین دو مرد ملے انصار مین سے انہون نے جب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنا شروع کیا (تاکہ دیکھین اتنی رات کو آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین) رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اونکو دیکھکر فرمایا اپنے چال سے چلو یہہ عورت صفیہ بنت حیی ہے (یعنے یہہ غیر عورت نہین ہے میری بی بی ہے) انہون نے کہا سبحان اسد رسول اسد یعنی کیا ہم آپ پر معاذ اسد بدگمانی کرتے ہین آپنے فرمایا شیطان آدمی مین اسطرح پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے تو مجھے ڈر ہوا کہین تمہارے دل مین بری بات نہ ڈالے تم یہہ گمان کرو کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اتنی رات کو غیر عورت کے ساتھ جاتے ہین یہہ کیا بات ہے

باب فی العدۃ وعدے کا بیان

عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاہ ومن نیتہ ان یفی فلم یف ولم یجئ للمیعاد فلا اثم علیہ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جبکوئی شخص وعدہ کرے اپنے بہائی سے اور اوسکی نیت یہہ ہو کہ وعدے کو پورا کریگا پہر وہ پورا نہ کر سکے (کسی عذر کی وجہ سے) اور وعدے پر نہ آوے تو اوسکو گناہ نہ ہوگا

عن عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببیع قبل ان یبعث وبقیت لہ بقیۃ فوعدتہ ان اتیہ بہا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلاث فجئت فاذا ہو فی مکانہ فقال یا فتی لقد شققت علی انا ہہنا منذ ثلث انتظرک **ترجمہ** عبد اسد بن ابی الحمساء سے روایت ہے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے ایک چیز خریدی آپ کی نبوت سے پہلے کچھ قیمت اوسکی میرے ذمہ رہ گئی تھی تو مین نے وعدہ کیا کہ مین یہین آن کر کل دونگا پہر مین بہول گیا تین روز بعد مجھے یاد آیا مین گیا دیکھا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم وہین موجود ہین آپنے فرمایا اے

جوان تو نے تکلیف دی مجھکو مین اسی جگہہ ہون مین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہون **ف** چند صفات انبیا مین فطری اور خلقی ہوتے ہین جو نبوت سے پہلے موجود ہوتے ہین جیسے۔ سچ بولنا۔ وعدہ پورا کرنا۔ حلم۔ اور شجاعت۔ اور حسن خلق وغیرہ

باب فی من یتشبع بما لم یعط جو کوئی فخر کے راہ سے یا دوسری کو جلانیکو لیے اپنے پاس وہ چیزین بیان کرے جو اوس کے پاس نہین ہین

عن اسماء بنت ابی بکر ان امرأة قالت یا رسول الله ان لی جارة تعنی ضرة هل علیّ جناح ان تشبعت لها بما لم یعط زوجی قال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ایک سوت (سوکن) ہے کیا مجھکو گناہ ہوگا اگر مین اوس سے بیان کرون کہ خاوند نے مجھے یہ چیزین دین ہین حالانکہ مجھکو نہین دین (اوسکو جلانے کے لیے) آپ نے فرمایا جو کوئی اپنے پاس وہ چیزین بیان کرے جو اوسکو نہین ملین تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے دو کپڑے جہوٹ کے پہنے **ف** یعنے لوگون کو دکہانیکے لیے چادر اور تہبند اوڑہے تاکہ وہ اوس کو فقیر زاہد سمجھین اور دل مین دنیا کی طمع بہری ہوئی ہے یا دو کپڑے مکر کے پہنے یعنے دو مکر کیے ایک تو یہ کہ اوس کے پاس وہ چیز نہ تہی اور کہا ہے دوسرے یہ کہ جہوٹ باندہا دینے والے پر وہ اللہ ہو یا کوئی آدمی ہو)

باب ما جاء فی المزاح دل لگی اور خوش طبعی کا بیان

عن انس ان رجلا اتی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال یا رسول الله احملنی فقال النبی صلی الله علیہ وسلم انا حاملوک علی ولد ناقة قال وما اصنع بولد الناقة فقال النبی صلی الله علیہ وسلم هل تلد الابل الا النوق **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے سواری دیجیے آپنے فرمایا اچہا ہم تجھے سوار کر دینگے اونٹنی کے بچے پر اوس نے کہا مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر اونٹ کسکے بچے ہوتے ہین اونٹنیون کے تو ہوتے ہین (آپ اسی قسم کا مذاق کبہی کبہی کرتے جو سچ ہوتا)

عن النعمان بن بشیر قال استاذن ابو بکر علی النبی صلی الله علیہ وسلم فسمع صوت عائشة عالیا فلما دخل تناولها لیلطمها وقال الا اراک ترفعین صوتک علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فجعل النبی صلی الله علیہ وسلم یحجزه وخرج ابو بکر مغضبا فقال النبی صلی الله علیہ وسلم حین خرج ابو بکر کیف رأیتنی انقذتک من الرجل قال فمکث ابو بکر ایاما ثم استاذن علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی حربکما فقال النبی صلی الله علیہ وسلم قد فعلنا قد فعلنا

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ابو بکر نے اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے سنا ام المومنین عائشہ کی آواز کو بلند ہو رہی ہے جب وہ اندر آئے تو انہون نے حضرت عائشہ کو پکڑا طمانچہ مارنے کو لیے اور کہا مین دیکہہ رہا ہون تو اپنی آواز بلند کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو روکنا شروع کیا (یعنے منع کیا ابو بکر کو عائشہ کو مارنے سے) تو ابو بکر غصے ہو کر باہر نکلے جب باہر چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا دیکہا مین نے تم کو کیسے بچایا ایک مرد سے (یعنے اون کے باپ سے آپ نے مزاحاً فرمایا آخر باپ تہے تو ایک مرد ہی) پہر ابو بکر کئی روز تک ٹہرے

بعد اسکو گئی اور اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا تو دونوں ہنسی ہو گئی ہیں (یعنی رسول اللہ صلعم اور عائشہ
صدیقہ) ابوبکر نے کہا شریک کرو تم مجھکو اپنی صلح میں جیسے شریک کیا تھا مجھکو لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہم نے شریک کیا ہم نے شریک کیا عن عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد وقال ادخل فقلت اکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت
ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا غزوہ تبوک میں آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے
سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ میں نے کہا کیا بالکل اندر چلا آؤں آپنے فرمایا بالکل تو میں اندر گیا۔ عثمان بن
ابی العاتکہ نے کہا عوف نے یہ اسواسطے پوچھا کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا عن انس قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ذا
الاذنین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکو اے دو کان والے یہہ آپ نے مزاح کے طور پر فرمایا
ہر آدمی کے دو کان ہوتے ہیں باب من یاخذ الشیء من مزاح جو کوئی ہنسی سے کسیکی چیز لیوے تو کیسا عن
عبد اللہ بن السائب بن یزید عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاخذن احدکم
متاع اخیہ لاعبا ولا جادا وقال سلیمان لعبا ولا جدا ومن اخذ عصا اخیہ فلیردھا ترجمہ عبد اللہ بن السائب
بن یزید سے روایت ہے اونے سنا اپنے باپ سے اونے اوسکے دادا سے اونسے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کوئی شخص
تم میں سے اپنے بھائی کی چیز نہ لیوے نہ سچ مچ سے نہ ہنسی سے اور جو کوئی اپنے بھائی کی لکڑی لے تو اوسکو پھیر دے (یعنی مانگ کر لیوے تو کہہ
نہ لے کام ہو گئے پر دیدے) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا
یسیرون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منھم فانطلق بعضھم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلے سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ ساتھ تھے سفر میں رسول اللہ صلعم کے تو ان میں سے ایک شخص سو گیا بعضوں نے اوسکے پاس ایک رسی تھی ڈالی
تو وہ ڈر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں ہے مسلمان کا ڈرانا باب فی التشدق فی الکلام
تر تر باتیں کرنیکا بیان عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی
یتخلل بلسانہ تخلل الباقرۃ بلسانھا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دشمنی رکھتا ہے
تر تر باتیں کرنیوالے سے جو اپنی زبان کو اسطرح پھراتا ہے جیسے گائے چر چر کرتی ہے گھانس کھانے میں یعنی بے سوچے سمجھے جو جی میں آتا ہے
بکے جاتا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الرجال او
الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
شخص عمدہ گفتگو سیکھے لوگوں کے دل پھیرنے کو لیے (حق بات سے) تو اللہ قیامت کے روز اوسکی نفل اور فرض کچھ قبول نہ کریگا
عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قدم رجلان

من المشرق فخطبا فعجب الناس یعنی لبیانهما فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من البیان لسحرا
او ان بعض البیان لسحر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے دو شخص پورب کیطرف سے آئے انہوں نے خطبہ پڑھا
لوگوں کو تعجب ہوا انکے بیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے **ف** یعنی سحر کی تاثیر
کرتا ہے دلوں میں اور سمجھا جاتا ہے امام سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا کہ کہا ابو عبید بکری اندلسی نے شرح امثال
ابو عبید قاسم بن سلام میں کہ لوگ اس حدیث کو زبان کی تعریف میں لایا کرتے ہیں حالانکہ علما اسکی برخلاف ہیں امام
مالک نے موطا میں اسکو ذکر کیا ہے باب ما یکرہ من الکلام میں اور محمول کیا ہے اس حدیث کو اس کلام کی برائی پر نہ خوبی
پر جو سحر کے مثل ہو اور یہی صحیح ہے اس حدیث کی ذیل میں انتہی **عن** ابی ظبیۃ ان عمرو بن العاص قال یوما وقام
رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قوله لکان خیرا له سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لقد
رایت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز هو خیر **ترجمہ** ابو ظبیہ سے روایت ہے عمرو بن العاص نے ایک شخص کو
کہا جس نے بہت بیان کیا تھا اگر متوسط بیان کرتا نہ بہت کم نہ بہت زیادہ تو بہتر ہوتا اسکے لیے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مجھے حکم ہوا یا مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیچ کا طریقہ اختیار کروں بات
کرنے میں یعنی برابر بات کیے جاؤں نہ بالکل خاموش رہوں بلکہ ضرورت کیوقت باتیں کروں اور بے ضرورت خاموش رہوں
کیونکہ بیچ کی چال بہتر ہے سب کاموں میں)

باب ما جاء فی الشعر شعر کا بیان

عن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جاوے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اوسکا پیٹ شعروں سے بھر جاوے
ف ابو علی نے کہا مجھے ابو عبید سے پہونچا انہوں نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اوسکا پیٹ شعروں سے بھر جاوے یہاں تک
کہ وہ قرآن اور ذکر الہی سے محروم رہے جب قرآن یا علم دین زیادہ ہو اور شعر بھی کہتا ہو تو شعروں سے پیٹ بھرا نہ کہینگے اور
ان من البیان لسحرا کا یہ مطلب ہے کہ جس شخص کا بیان اس درجے کو پہونچے کہ جب وہ کسی کی تعریف کرے تو ایسی مبالغہ
اور خوش بیانی سے کرے کہ لوگوں کے دل اوسطرف مائل ہوجاویں پھر جب اوسی کی برائی کرے تو اسطرح سے بیان کرے کہ
لوگوں کے دل برائی کیطرف آجاویں تو گویا اوس نے سحر کیا سننے والوں پر ایسا بیان کرکے **عن** ابی بن کعب
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان من الشعر حکمة **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے شعر حکمت ہوتی ہے یعنی اوس سے فائدہ ہوتا ہے سننے والے کو مراد وہ شعر ہیں جنکا مضمون
عمدہ ہو اور اون میں نصیحت ہو لوگوں کے لیے پس ایسے شعر پڑھنا یا کہنا برا نہیں ہے **عن** ابن عباس قال جاء اعرابی
الی النبی صلی الله علیه وسلم فجعل یتکلم بکلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من البیان سحرا وان من الشعر حکما **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی یعنی دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور باتیں کرنے لگا نہایت بلاغت اور فصاحت سے تو رسول اللہ صلی اللہ

عن بریدة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہین بعض بیان سحر ہوتا ہے اور بعض علم جہل ہوتا ہے اور بعض شعر حکمت ہوتی ہے اور بعض بات بوجھ ہوتی ہے صعصعہ بن صوحان نے کہا سچ کہا رسول اللہ صلعم نے جو کہا بعض بیان سحر ہوتا ہے اسکی مثال یہ ہے ایک شخص پر کسی کا حق ہوتا ہے وہ زبان مین تیز ہوتا ہے قرضخواہ سے اور ایسی باتین بنا دے لوگون کے سامنے کہ دوسری کا روپیہ دبا دے اور یہ جو کہا کہ بعض علم جہل ہے وہ یہ ہے کہ عالم ایسی باتون مین اپنے علم کو لیجاوے جنکو وہ نہین جانتا تو جاہل ہنجاویگا جیسے آیات صفات یا متشابہات کی حقیقت مین غور کرے اور اونکو حاصل کرنا چاہے اور یہ جو کہا بعض شعر حکمت ہے تو وہ یہی نصیحتون کی اور مثلون کی شعر ہین جن سے لوگون کو نصیحت ہوتی ہے اور یہ جو کہا بعض بات بوجھ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تو اپنا کلام اوس شخص پر پیش کرے جو اوسکا خواہان نہو یا اوسکے لائق نہو یعنی اوسپر بوجھ ہوگی جیسے ایک جاہل سے علم کی دقیق باتین بیان کرو

عن سعید قال مر عمر بحسان وهو ینشد فی المسجد فلحظ الیه فقال کنت انشد وفیه من هو خیر منک ترجمہ سعید سے روایت ہے حضرت عمر حسان بن ثابت پر گزرے اور وہ مسجد مین شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر نے دیکھا اون کیطرف حسان نے کہا مین تو مسجد مین اوسوقت شعر پڑھتا تھا جب اس مین تم سے بہتر شخص موجود تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی هریرة بمعناه وزاد فخشی ان یرمیه برسول الله صلی الله علیه وسلم فاجازه ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمر ڈرے کہ اگر مین حسان کو منع کرون تو وہ مثال دینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کی اسواسطے اجازت دی اونکو

عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد فیقوم علیه یهجو من قال فی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان روح القدس مع حسان ما نافح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کیلئے مسجد مین ایک منبر بچھاتے وہ اسپر کھڑے ہوکر ہجو بیان کرتے اون لوگون کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روح القدس یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام حسان کے ساتھ ہین جبتک لڑینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنی ہجو کرینگے کفار و مشرکین کی

عن ابن عباس والشعراء یتبعهم الغاوون فنسخ من ذلک واستثنی وقال الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وذکروا الله کثیرا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا والشعراء یتبعهم الغاوون آیت یعنی شاعرون کی پیروی کرتے ہین جو گمراہ ہین اس سے ناسخ ہوگئے وہ لوگ جنکو اللہ نے بیان کیا الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وذکروا الله کثیرا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور اللہ کو بہت یاد کیا

باب ما جاء فی الرؤیا

خواب کے بیان مین

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا انصرف من صلوة الغداة یقول هل رای احد منکم اللیلة رؤیا ویقول انه لیس یبقی بعدی من النبوة الا الرؤیا الصالحة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اس رات کو اور فرماتے تھے
میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہیگا سوا نیک خواب کے **ف** یعنی نبوت ختم ہو گئی مجھ پر اور پایا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا
نہ نبوت کے حصے پائے جاینگے صرف ایک حصہ جاویگا یعنی بہتر اور عمدہ خواب جسکو مسلمان نیکبخت حالت صحت اور اعتدال میں
دیکھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچا خواب بھی نبوت کے لوازم میں سے ہے انبیا کی خواب صحیح اور سچی ہوتے ہیں دوسری حدیث
میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نبوت کے قریب یہہ تھا کہ جو کچھ خواب آپ دیکھتے وہ سچا اور صحیح نکلتا اور اوسکی تعبیر صبح
کی روشنی کیطرح ظاہر ہو جاتی کلام اللہ میں حضرت یوسفؑ کا خواب مذکور ہے انہوں نے دیکھا کہ چاند اور سورج اور گیارہ تارے انکو
سجدہ کرتے ہیں پھر یہہ خواب اپنے باپ حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا اور اوسکی تعبیر ظاہر ہوئی کہ اونکے ماں باپ اور بہائیوں نے
اونکو سجدہ کیا یہہ بھی کلام اللہ میں ہے کہ حضرت یوسفؑ نے قیدخانے میں دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر بیان کی اور عزیز مصر کی
خواب کی تعبیر کہی اور سب سچ نکلیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا اللہ کے حکم سے وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہیں پھر
جاگ کر اس حکم کو پورا کیا پھر حال قرآن کی بہت آیتوں سے اور صحیح صحیح حدیثوں کی روایات معلوم ہوتی ہے کہ خواب بھی صحیح بھی
ہوتے ہیں پس بالکل خواب کی اصلیت کا انکار کرنا اور اوسکو وہم و خیال سمجھنا کفر و الحاد ہے لیکن اسمیں بھی شک نہیں کہ بعضے
خواب حالت مرض میں یا بدہضمی میں عوارض سے ہوتے ہیں جو قابل اعتبار کے نہیں ہیں **عن** عبادة بن الصامت عن النبي
صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے **ف** یعنی نبوت کی
ہے چھیالیس باتوں سے اون میں سے ایک بات یہہ بھی ہے خواب کا صحیح اور سچ ہونا بعضوں نے اس حدیث کے یہہ معنی کہے ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی رہی پھر جاگتے میں تئیس برس تک آئی تو خواب کی نبوت
چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوئی واللہ اعلم **عن** ابی هریرة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقترب
الزمان لم تكد رؤيا المسلم تكذب واصدقكم رؤيا اصدقكم حديثا والرؤيا ثلث فالرؤيا الصالحة
بشرى من الله والرؤيا تحزين من الشيطان ورؤيا مما يحدث به المرء نفسه فاذا رأى احدكم ما يكره
فليقم فليصل ولا يحدث بها الناس قال واحب القيد واكره الغل والقيد ثبات في الدين **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہو جاویگا **ف** یعنی قیامت کے قریب ابوداؤد نے کہا
مراد یہ ہے جب دن رات برابر ہوں یعنی فصل بہار جو اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے **ت** تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور
سب سے زیادہ اوسی کا خواب سچا ہوگا جسکی بات سب سے زیادہ سچی ہوگی خواب تین طرح کی ہیں ایک تو عمدہ اور بہتر خواب وہ
تو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسری تکلیف اور رنج شیطان کیطرف سے تیسری اپنے دل کے خیالات پھر جب کوئی تم میں سے خواب
میں بری بات دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے آپنے فرمایا میں خواب میں طوق دیکھنا برا جانتا ہوں

اور پاؤن مین بیڑی دیکھنا اچھا جانتا ہون کیونکہ بیڑی پڑی ہوئی دیکھنے کی تعبیر یہہ ہی کہ وہ آدمی اپنے دین مین مضبوط ہوگا

عن ابی رزین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت قال واحسبہ قال ولا تقصہا الا علی واد او ذی رای **ترجمہ** ابو رزین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب پرندے کے پاؤن پر ہی یعنی ابھی جما نہین نہ اوسکی تعبیر قرار پائی جبتک اوسکی تعبیر نہ دی جاوے جب تعبیر دی گئی تو وہی ہوگا راوی نے کہا مجھے خیال ہی کہ آپنے فرمایا مت بیان کر خواب کو مگر دوست سے یا عقلمند سے **ف** جو تعبیر کے علم کو خوب جانتا ہی وہ اگر نیک تعبیر ہوگی تو بیان کردیگا بری ہوگی تو چپ رہیگا اور دوست سے بیان کرنے مین قباحت نہین کیونکہ وہ بری بات اپنی دوست کی حق مین نہ کہیگا اور دشمن یا جنبی شخص کو بری تعبیر کہدینے مین تامل نہ ہوگا پہر احتمال ہی کہ وہی تعبیر پڑ جاوے تو نقصان ہو

عن ابی قتادۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم شیئا یکرہہ فلینفث عن یسارہ ثلث مرات ثم لیتعوذ من شرہا فانہا لا تضرہ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے نیک خواب اللہ کیطرف سے ہی اور برے خیالات شیطان کی طرف سے ہین جب کوئی تم مین برا خواب مین بری بات دیکہے تو اپنی بائین طرف تین بار تہوکے پہر اللہ کی پناہ مانگی اوسکی برائی سے تو وہ خواب اوسکو ضرر نہ پہونچا دیگا **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرہہا فلیبصق عن یسارہ ولیتعوذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکہے تو اپنی بائین طرف تہوکے اور اللہ کی پناہ مانگی شیطان سے تین بار اور جس کروٹ پر تہا اوس سے پہر کر دوسری کروٹ لیوے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او لکانما رانی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہی جو شخص مجہکو خواب مین دیکہے وہ قریب ہی کہ مجہکو جاگتے مین دیکہیگا یا یون کہا گویا اوس نے مجہے جاگتے مین دیکہا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ہی **ف** تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے خواب مین دیکہا اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکہا علما نے کہا کہ خاصہ ہے آپکا کہ شیطان آپ کی صورت نہین بن سکتا اور بعضون نے کہا یہی حکم ہی اللہ جل جلالہ اور تمام انبیا علیہم السلام اور ملائکہ کرام کے دیکہنے کا شیطان ان کی شکل نہین بن سکتا اور یہی حکم ہی چاند اور سورج اور تارون اور ابر کا اور محققین علما کا یہہ قول ہی کہ خاصہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیونکہ اللہ نے آپکو ہادی اور سیدہی راہ دکہلانے والا بنایا اور شیطان گمراہ کرنیوالا ہے دونون مین ضد ہی اور ہر ایک ضد دوسری ضد کی شکل پر نہین ہو سکتی اور یہہ جو کہا کہ قریب ہی وہ مجہکو جاگتے مین دیکہیگا یعنی قیامت مین دیکہیگا مگر اسپر یہہ اعتراض کیا ہی کہ قیامت مین سب مومنین آپکو دیکہینگے پہر تخصیص کی وجہ کیا ہی اور جواب دیا ہی کہ شاید دنیا مین دیکہنے والی کو فضیلت اور خصوصیت ہو ساتہ قرب وغیرہ کے اور بعضون نی کہا کہ مراد وہ لوگ ہین جنہون نے آپ کے زمانے مین آپ کو خواب

مین دیکھا تو بشارت ہی اون کے لیے کہ وہ زندگی مین بہی دیکھینگے بعضون نے کہا نہین یہ حدیث اپنے معنی ظاہر پر
محمول ہی اور جو آپ کو سوتے مین دیکھیگا وہ جاگتے مین بہی دیکھیگا ظاہر آنکھہ سے یا دل کی آنکھہ سے ابن ابی جمرہ نے
ابن عباس سے نقل کیا انہون نے خواب مین آپ کو دیکھا پہر جاگ کر سوچ مین رہے کہ اب جاگتے مین کسطرح دیکھونگا تو گہر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پاس گئے انہون نے وہ آئینہ نکالکر دیا جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا
کرتے تہے ابن عباس نے جو اوس مین دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دکھلائی دی اور اپنی صورت نہ
دکھلائی دی اور ایک جماعت صالحین سے منقول ہی کہ انہون نے آپکو خواب مین دیکھا پہر عالم بیداری مین دیکھا اور آپ
سے مسائل دریافت کیے یہ خلاصہ ہے اوس تقریر کا جسکو شیخ جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکہا ہے حدیث پر واللہ
اعلم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صور صورۃ عذبہ اللہ بہا یوم القیمۃ حتی ینفخ فیہا
ولیس بنافخ ومن تحلم کلف ان یعقد شعیرۃ ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منہ صب فی اذنہ الآنک یوم
القیمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مورت بناوے اوسپر عذاب کیگا قیامت کے روز
جبتک وہ اوس مین جان نہ ڈالے اور وہ جان نہ ڈال سکیگا اور جو شخص جہوٹ خواب بیان کرے اوسکو قیامت مین حکم ہوگا کہ بال کے دونو
کنارون مین گرہ دے (یا جو کے دو دانون مین گرہ دے) اور وہ گرہ نہ دے سکیگا مطلب یہ ہے کہ بہت مدت تک عذاب ہوگا) اور جو شخص اون
لوگون کی باتین سنے جو اوسکو سنانا نہین چاہتے تو اوسکے کان مین قیامت کے روز سیسہ گلاکر ڈالا جاویگا (اللہ کی پناہ اس عذاب سے
عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت اللیلۃ کانا فی دار عقبۃ بن رافع واتینا
برطب من رطب ابن طاب فاولت ان الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الآخرۃ وان دیننا قد طاب ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مینے رات کو دیکھا جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گہر مین ہین اور
ہمارے پاس تر کہجورین لائی گئین ابن طاب کی (ایک قسم ہی کہجور کی اوسکا نام ابن طاب ہے) تو مین نے یہ تعبیر دی کہ بلندی
ہمارے واسطے ہے دنیا مین (یہ آپ نے رافع کی لفظ سے نکالا) اور عاقبت بہی ہمارے لیے ہے آخرت مین (یہ عقبہ کی لفظ
سے نکالا) اور دین ہمارا عمدہ اور اچہا ہوگیا (یہ ابن طاب سے نکالا کیونکہ طاب کے معنے پاک اور صاف اور عمدہ ہوا)
باب فی التثاوب جماہی کا بیان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
تثاوب احدکم فلیمسک علی فیہ فان الشیطان یدخل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے جماہی لیوے تو اپنا منہ بند کرے اس لیے کہ شیطان گہس جاتا ہی دوسری روایت مین ہے
فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع جب نماز مین جماہی آوے تو جہانتک ہوسکے منہ بند کرے عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاوب فاذا
تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع ولا یقل ھاہ ھاہ فانما ذلکم من الشیطان یضحک منہ ترجمہ

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے چھینک کو کیونکہ چھینک جب
آتی ہے کہ بدن ہلکا ہو مسامات کھلے ہون اور پیٹ خالی ہو اور وہ علامت ہے صحت کی) اور برا جانتا ہے جمائی کو کیونکہ وہ
جب آتی ہے کہ پیٹ بھرا ہو سستی چھا رہی ہو اور علامت ہے مرض کی) پھر جب کوئی شخص تم مین سے جمائی لیوے
تو جہانتک ہوسکے اوسکو روکے یہ نہین کہ ہاہا کرنے لگے (آواز سے جیسے بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے) اسلیئے
یہ شیطان کیطرف سے ہے وہ خوش ہوتا ہے یا ہنستا ہے (آدمی کی یہ حالت دیکھکر کہ اوسکی صورت بھی بگڑ گئی اور دل
بھی سست ہوگیا اب عبادت مین کوتاہی کرے گا **ف** چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطان کو
تسلط نہ تہا اس لیے آپ کو جمائی نہین آتی تہی ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور بخاری نے تاریخ مین
مرسلا یزید بن الاصم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جمائی نہین لی اور خطابی
نے اخراج کیا مسلمہ بن عبد الملک بن مروان کی طریق سے کہ کسی نبی نے جمائی نہین لی اور مسلمہ نے بعض صحابہ کو دیکھا ہے
تو یہ حدیث موقوف ہے (مرقاۃ مختصرا) **باب** فی العطاس چھینک کا بیان عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا عطس وضع یدہ او ثوبہ علی فیہ وخفض او غض بہا صوتہ شک یحیی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے (تاکہ کوئی چیز منہ یا ناک سے اوڑکر دوسرے پر نہ پڑے) اور گردن پھیر لیتے مین خوف
گردن سے (کہ جھٹکا لگے) اور آہستہ آواز سے چھینکتے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم
علی المسلم رد السلام وتشمیت العاطس واجابۃ الدعوۃ وعیادۃ المریض واتباع الجنائز ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین واجب ہین ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی ایک تو سلام کا جواب دینا
دوسری چھینک کا جواب دینا تیسری دعوت قبول کرنا چوتھی بیمار کو جاکر دیکھنا پانچوین اوسکی جنازے مین شریک ہونا
باب کیف تشمیت العاطس چھینکنے والی کا جواب کیونکر دیوے عن ہلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید
فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال سالم وعلیک وعلی امک ثم قال بعد لعلک وجدت مما
قلت لک قال لوددت انک لم تذکر امی بخیر ولا بشر قال انما قلت لک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک وعلی امک ثم قال اذا عطس احدکم فلیحمد اللہ قال فذکر
بعض المحامد ولیقل لہ من عندہ یرحمک اللہ ولیرد یعنی علیہم یغفر اللہ لنا ولکم ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہے
ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے تو ایک شخص نے چھینکا اور کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلی امک یعنی سلام ہو تجھپر اور تیری ماں پر
پہر تہوڑی دیر کے بعد کہا شاید تجھکو ناگوار ہوا ہو میرا کہنا وہ بولا مین تو یہ چاہتا تھا کہ تم میری ماں کا ذکر نہ کرتے نہ نیکی کے ساتھ نہ بدی کے
ساتھ سالم نے کہا مین نے تجھسے وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک بار ہم آپ پاس بیٹھے تھے اتنے مین لوگون مین سے

ایک شخص نے چھینکا تو کہا السلام علیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک وعلی امک پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے
چھینکے تو اللہ کی تعریف کرے یعنی الحمد للہ علی کل حال یا الحمد للہ رب العالمین یا صرف الحمد للہ کہے اس نعمت کے شکریے میں
کہ اوسکا دماغ صاف ہوا اور حواس درست ہو گئے یہ بات کیا بعض تعریفوں کو اور جو شخص اوسکو پاس بیٹھا ہو وہ یرحمک اللہ کہے
پھر چھینکنے والا اوسکو جواب دے یغفر اللہ لنا ولکم یا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل اخوہ او صاحبہ یرحمک
اللہ ویقول هو یهدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی شخص چھینکے تم میں سے تو الحمد للہ علی کل حال کہے اور اوسکا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے اور پھر وہ کہے
یہدیکم اللہ ویصلح بالکم **باب** کم یشمت العاطس چھینک کا جواب کے بار دینا چاہئے **عن** ابی ہریرة قال شمت اخاک
ثلثا فما زاد فهو زکام **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا اپنے بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دے پھر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ
زکام ہے اب جواب دینا ضرور نہیں ہے **عن** عبید بن رفاعة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تشمت العاطس
ثلثا فان شئت ان تشمته فشمته وان شئت فکف **ترجمہ** عبید بن رفاعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا چھینکنے والے کو جواب دے تین بار تک پھر اگر تیرا جی چاہے تو جواب دے یا چپ ہو رہے **عن** سلمة بن الاکوع ان رجلا
عطس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له یرحمک اللہ ثم عطس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الرجل مزکوم **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے یرحمک اللہ
کہا پھر وہ چھینکا تو آپنے فرمایا اسے زکام ہو گیا ہے **ف** اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کتنی بار چھینکنے کے بعد یہ کہنا چاہیے
تجھکو زکام ہو گیا ہے دوسری بار یا تیسری بار یا چوتھی بار لیکن صحیح تیسری بار ہے مرقاة الصعود **باب** کیف تشمیت الذمی
کافر ذمی کو چھینک کا جواب کیونکر دیوے **عن** ابی بردة عن ابیه قال کانت الیهود تعاطس عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجاء ان یقول لها یرحمکم اللہ فکان یقول یهدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** ابو بردہ نے اپنے باپ سے
سنا کہ یہود چھینکا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس امید سے کہ آپ یرحمکم اللہ کہیں لیکن آپ کہتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح
بالکم یعنی ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے دل تمہارا **باب** فیمن یعطس ولا یحمد اللہ جو شخص چھینکے اور اللہ کی تعریف
نہ کرے **عن** انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدهما وترک الآخر قال فقیل
یا رسول اللہ رجلان عطسا فشمت احدهما قال احمد او فشمت احدهما وترکت الآخر فقال ان هذا
حمد اللہ وان هذا لم یحمد اللہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے دو شخصوں نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
آپنے ایک کو جواب دیا یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کو جواب نہ دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک کو جواب دیا
اور دوسرے کو نہیں دیا آپنے فرمایا اس نے تو الحمد للہ کہا تھا اس لیے میں نے اوسکو جواب دیا اور اس نے نہیں کہا اس لیے اسکو

جواب بھی دینا ضرور نہیں **باب فی الرجل ینبطح علی بطنہ** اوندھا پیٹ کے بل لیٹنا کیسا ہے **عن** یعیش بن
طخفة بن قیس الغفاری قال کان ابی من اصحاب الصفة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انطلقوا
بنا الی بیت عائشة فانطلقنا فقال یا عائشة اطعمینا فجاءت بجشیشة فاکلنا ثم قال یا عائشة اطعمینا
فجاءت بحیسة مثل القطاة فاکلنا ثم قال یا عائشة اسقینا فجاءت بعس من اللبن فشربنا ثم قال
یا عائشة اسقینا فجاءت بقدح صغیر فشربنا ثم قال ان شئتم نمتم وان شئتم انطلقتم الی المسجد
قال فبینما انا مضطجع فی المسجد من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجله فقال ان هذه ضجعة
یبغضها الله تعالی قال فنظرت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** یعیش بن طخفہ سے روایت
ہے میرا باپ اصحاب صفہ میں سے تھا (یعنی اون لوگوں میں سے جو مسجد نبوی کے سائبان میں رہا کرتے تھے کوئی اونکا گھر
نہ تھا رات دن مسجد میں پڑے رہتے اگر کوئی کھلا دیتا تو کھا لیتے نہیں تو اسکی یاد میں پڑے رہتے) ایک بار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو عائشہ کے گھر میں تو ہم گئے آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو کھانا کھلاؤ وہ تھوڑی لیکر آئیں
ہم نے کھائی پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو کھانا کھلاؤ حیس (ایک کھانا ہے عرب کا جس میں کھجور اور ستو اور گھی ہوتا ہے)
لیکر آئیں چڑیا برابر (یعنی تھوڑا سا) ہم نے اوسکو کھایا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلا وہ ایک بڑا پیالہ دودھ کا لیکر آئیں
ہم نے پیا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلا وہ ایک چھوٹا پیالہ لائیں ہم نے پیا پھر آپ نے ہم لوگوں سے کہا تمہارا جی چاہے تو سو رہو
نہیں تو مسجد میں چلو میرے باپ نے کہا میں صبح کے قریب مسجد میں لیٹا ہوا تھا اپنے پیٹ پر (یعنی پشت اوپر تھی اور پیٹ نیچے زمین
پر) اوندھا لیٹا تھا اتنے میں ایک شخص اپنے پاؤں سے مجھے ہلانے لگا اور کہنے لگا اس طرح لیٹنا اللہ کو ناپسند ہے میں نے دیکھا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے **باب فی النوم علی سطح لیس علیه حجار** ایسی چھت پر سونا جسکے گرد آڑ نہ ہو **عن علی بن شیبان قال قال رسول**
جسکے گرد کٹہرا (یعنی نہ دیوار ہو نہ لکڑی لگی ہو کہ اگر سوتے میں گرنے لگے تو ادس سے رک جاوے)
الله صلی الله علیه وسلم من بات علی ظهر بیت لیس علیه حجار فقد برئت منه الذمة ترجمہ علی بن شیبان سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سووے ایسی چھت پر جسپر روک نہ ہو تو اوس سے ذمہ اٹھ گیا (یعنی
اللہ کی حفاظت کا ذمہ یعنی وہ تو آپ گرنے کا سامان کرتا ہے جیسے کوئی کنوئیں کے کنارے سووے) **باب فی النوم علی طهارة**
پاک ہو کر سونا **عن معاذ بن جبل عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من مسلم یبیت علی ذکر طاهرا فیتعار من اللیل**
فیسال الله خیرا من الدنیا والاخرة الا اعطاه ایاه ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
مسلمان اللہ کی یاد کرکے باوضو سووے پھر رات کو جاگے اور اللہ سے مانگے خوبی دنیا کی یا آخرت کی تو اللہ اسکو عنایت کریگا **عن**
ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قام من اللیل فقضی حاجته فغسل وجهه ویدیه ثم نام یعنی بال **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رات کو اوٹھے اور حاجت اپنی کی یعنی پیشاب کیا پھر منہ ہاتھ دھو کے سو رہے رات کا وضو سونے کے لیے **باب کیف یتوجه** سوتے وقت کدھر منہ کرے **عن**

النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوا مما یوضع الانسان فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ ترجمہ ام سلمہؓ کے
کسی عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ویسا ہی تھا جیسے آدمی قبر میں لٹایا جاتا ہے اور مسجد آپ
کے سرہانے ہوتی **باب** مایقول عند النوم سوتے وقت کیا دعا پڑھے **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ
ثم یقول **اللہم** قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے گال کے تلے رکھ لیتے اور فرماتے ۔ اللہم قنی عذابک یوم
تبعث عبادک تین بار (یعنی بچا تو مجھے اپنے عذاب سے جس دن اوٹھاویگا تو اپنے بندوں کو) **عن** البراء بن
عازب قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوۃ ثم
اضطجع علی شقک الایمن وقل **اللہم** اسلمت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظہری الیک
رہبۃ ورغبۃ الیک لاملجا ولامنجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی
ارسلت قال فان مت مت علی الفطرۃ واجعلہن آخر ما تقول قال البراء فقلت استذکرہن فقلت و
برسولک الذی ارسلت قال لا وبنبیک الذی ارسلت ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے فرمایا جب تو سونے لگے تو (وضو کر جیسے نماز کو کیا کرتا ہے) پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللہم اسلمت وجہی اخیر تک (یعنی
میں نے اپنے تئیں تیرا تابعدار کر دیا اور سب کام اپنا تجھے سونپ دیا اور میں نے بھروسا کیا تیری ذات پر تیرے عذاب سے ڈر کر
اور تیرے ثواب کی خواہش کر کے تجھ سے بھاگ کر جانے کی کہیں جگہ نہیں مگر تیرے ہی پاس میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے
اوتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا آپ نے فرمایا پھر اگر تو مر جاویگا تو مریگا دین اسلام پر اور سب سے اخیر میں یہ دعا پڑھ براء نے
کہا میں اسکو یاد کیے لیتا ہوں تو میری زبان سے نکلا وبرسولک الذی ارسلت آپ نے فرمایا نہیں وبنبیک الذی ارسلت
(اس سے معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں الفاظ کا بدلنا بہتر نہیں جو لفظ آپ نے ارشاد فرمایا اوسی کو پڑھنا چاہیے) دوسری
روایت میں ہے اذا اویت الی فراشک طاہرا فتوسد یمینک یعنی جب تو جاوے اپنے بچھونے پر باوضو تکیہ کر لے داہنی
ہاتھ کا **عن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نام قال **اللہم** باسمک احیی واموت واذا استیقظ
قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرے ہی نام پر جیتا ہوں اور مرتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں اور سوتا ہوں)
اور جب جاگتے تو فرماتے شکر ہے اوس اللہ کا جس نے ہم کو جلایا مار کر اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ
لا یدری ما خلفہ علیہ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ

ن امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو اوسکو جھاڑ لیوے اپنے تہبند کے کونے سے شاید کوئی کیڑا (وغیرہ) کیونکہ وہ نہین جانتا اوسکے جگہہ پر کون آگیا ہے پھر داہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے۔ باسمک ربی + اخیر تک یعنی تیرے نام برکت سے اے پروردگار مین اپنی کروٹ رکھتا ہون (زمین پر) اور تیرے نام سے اوٹھاونگا اگر تو میری جان کو روک رکھے تو اوسپر رحم کر اور جو چھوڑ دے تو اوسکی حفاظت کر جس سے تو اپنے نیک بندون کی حفاظت کرتا ہے عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول اذا اوی الی فراشه

اللهم رب السموت ورب الارض ورب کل شیٔ فالق الحب والنوی منزل التوراة والانجیل والقرآن اعوذبك من شر کل ذی شر انت اخذ بناصیته انت الاول فلیس قبلك شیٔ وانت الاخر فلیس بعدك شیٔ وانت الظاهر فلیس فوقك شیٔ وانت الباطن فلیس دونك شیٔ + زاد وهب فی حدیثه + اقض عنی الدین واغننی عن الفقر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے (سونیکو) تو فرماتے + اللهم رب السموت اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانون اور زمین کے اور پالنے والے ہر چیز کے چیر نیوالے دانے اور گٹھلی کے اوتار نیوالے توراة اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین فساد سے ہر فسادی کی جو تیرے قبضہ مین ہے تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کچھہ نہ تہا اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کچھہ نہین تو کھلا ہے تجھسے زیادہ کھلا کوئی نہین تو چھپا ہے تجھسے زیادہ چھپا کوئی نہین ادا کر دے تو قرض میرا اور مالدار کر دے مجھے محتاجی سے عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یقول عند مضجعه + اللهم انی اعوذ بوجهك الکریم وکلماتك التامة من شر ما انت اخذ بناصیته اللهم انت تکشف المغرم والماثم اللهم لا یهزم جندك ولا یخلف وعدك ولا ینفع ذا الجد منك الجد سبحانك وبحمدك ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللهم انی اعوذ بك اخیر تک یعنی اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری منہ کی جو بزرگی والا ہے اور تیری پوری کلمون کی اوس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ مین ہے اے اللہ تو ہی ادا کرتا ہے قرض کو اور معاف کرتا ہے گناہ کو اے پروردگار تیری لشکر کو شکست نہ ہوگی اور تیرا وعدہ خلاف نہ ہوگا اور کسی تونگر کی تونگری تیرے سامنے کام نہ آویگی پاک ہے تو اور تیری تعریف کرتا ہون عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی له ولا مؤوی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتی تو فرماتے شکر ہے اوس اللہ کا جسنے ہم کو کھلایا اور پلایا اور بچایا ہر آفت سے اور ٹھکانے لگایا کتنے بندے ایسے ہین جنکا کوئی بچانیوالا نہین ہے نہ جگہہ دینیوالا ف یعنی اللہ جل جلالہ نے اونکو چھوڑ دیا ہے اونکے اوپر جیسے فرمایا ان الکافرین لا مولی لهم یعنے کافرونکا کوئی

مولی نہین حالانکہ اسد سب کا مولے ہے گروہ بہول گئے اوسکو **عن** ابی الازھر الانماری ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی اللھم اغفرلی ذنبی واخسا
شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی **ترجمہ** ابو الازہر انماری سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم جب نیکے جگہہ پر جاتے رات کو تو فرماتے بسم اسد وضعت اخیر تک یعنی اسد کے نام پر مین نے اپنی کروٹ
رکھی یا اسد بخشدے میرا گناہ اور دور کر دی میرے شیطان کو (مجہسے) اور چہوڑا دے میری گردن کو (یعنے جو اعضا میرے
گرو مین اسبات پر کہ اگر نیک عمل کرینگے تو رہائی ہوگی نہین تو جہنم مین قید کیے جاوینگے) اور کر دے مجہکو اوپر کی مجلس مین
(یعنی فرشتون اور پیغمبرون کے ساتہہ جو آسمانون کے اوپر رہتے ہین) **عن** نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ
اقرأ قل یا ایھا الکافرون ثم نم علی خاتمتھا فانھا براءۃ من الشرک **ترجمہ** نوفل سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اسد علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑہ تو قل یا ایہا الکافرون پہر سو جا اوسکو ختم کرکے کیونکہ وہ پاک کرتی ہے شرک سے
ف اسو جسے کہ اوسمین انکار ہے مشرکون کے معبودون کی عبادت کا اور اپنے دین پر قایم رہنے کا **عن** عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ فیھما قل ھو اللہ
احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بھما ما استطاع من جسدہ یبدأ
بھما علی راسہ ووجھہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلث مرات **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب اپنے بچہونے پر آتے تو ہر رات کو اپنی دونو ہتہیلیون کو ملاتے پہر اون مین پہونکتی اور قل ہو اسد
احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتے پہر اون دونو ہتہیلیون کو جہانتک ہوسکتا ہے ساری بدن پر پہیر
شروع کرتے تہے اپنے سر اور مونہہ سے اور سامنے کے بدن سے یہ تین بار کرتے **عن** عرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان یرقد ویقول ان فیھن آیۃ افضل من الف آیۃ **ترجمہ** عرباض بن ساریہ سے
روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کو پڑہتے (یعنی اون سورتون کو جنکے شروع مین سبح یا یسبح ہے) اور
فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہے جو ہزار آیتون سے بہتر ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یقول اذا اخذ مضجعہ الحمد للہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل و
الذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللھم رب کل شیء وملیکہ والہ کل شیء اعوذ بک من النار
ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب سونیکی جگہہ مین جاتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اخیر تک
یعنی شکر ہے واسطے اسد کا جسنے مجہے بچایا ہر آفت سے اور ٹہکانے لگایا اور کہلایا اور پلایا اور جسنے مجہپر احسان کیا تو بڑا
احسان کیا اور مجہے دیا تو بہت دیا سب تعریف ہے اسد کو ہر حال مین یا اسد پالنے والے ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور معبود
ہر چیز کے پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اضطجع

الجزو الثانی والثلثون

پارہ بتیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب مایقول الرجل اذا تعار من اللیل جب آدمی کی آنکھ رات کو کھلے تو کیا کہے عن عبادة بن
الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال حین یستیقظ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوة الا باللہ ثم قال رب اغفرلی قال او قال ثم دعا استجیب لہ فان قام فتوضا ثم
صلی قبلت صلوتہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار
ہو اور جاگتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوة الا باللہ پھر کہے رب اغفرلی تو اوسکی دعا قبول ہوگی اگر کھڑا ہوا اور وضو کر کے پھر نماز پڑھی تو اوسکی نماز قبول
ہوگی عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استیقظ من اللیل قال لا الہ الا انت سبحانک
اللھم استغفرک لذنبی اسالک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی
من لدنک رحمة انک انت الوھاب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو
بیدار ہوتے تو فرماتے لا الہ الا انت اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا تیرے اے پروردگار میں اپنے گناہ کی معافی تجھ سے
چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں یا اللہ زیادہ کر علم میرا اور مت گمراہ کر میرے دل کو بعد ہدایت کے اور اپنی طرف سے رحمت
مجھکو عنایت فرما بیشک تو ہی ہے عنایت کرنیوالا باب فی التسبیح سبحان اللہ کی فضیلت عن علی قال شکت
فاطمة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی فی یدیھا من الرحی فاتت النبی فاتتہ تسالہ فلم ترہ فاخبرت
بذلک عائشة فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ فاتانا وقد اخذنا مضاجعنا فذھبنا لنقوم
فقال علی مکانکما فجاء فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری فقال الا ادلکما علی خیر مما
سالتما اذا اخذتما مضاجعکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین فھو
خیر لکما من خادم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے فاطمہ زہرا نے شکایت کی رسول اللہ صلعم سے اوس تکلیف کی
جو ہاتھ میں ہوتی تھی اونکو چکی پیسنے سے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے (یا لونڈی غلام) تو فاطمہ رسول اللہ صلعم
پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو لیکن آپ نہ ملے وہ حضرت عائشہ سے کہکر چلی گئیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا کہ فاطمہ آئی تھیں اور ایک خادم مانگتی تھیں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس تشریف لائے ہم سونے کو اپنی اپنی جگہ لیٹ رہے تھے ہم نے اوٹھنا چاہا آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں جہاں ہو وہیں رہو پھر

آپ آکر میری اور فاطمہ کے درمیان بیٹھے یہانتک کہ آپ کے قدمون کی ٹھنڈک میری سینے کو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا کیا
مین تمکو اوس سے بہتر چیز نہ بتادون جسکی تم درخواست کرتے ہو جب تم سونے لگو تو تنتیس بار سبحان اللہ کہو اور تنتیس بار
الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہ بہتر ہے تمہارے لیے ایک خادم سے **عن** ابی الورد بن ثمامة قال قال
علی لابن اعبد الا احدثك عنى وعن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت احب اهله
اليه وكانت عندى فجرت بالرحى حتى اثرت بيدها واستقت بالقربة حتى اثرت فى نحرها وقمت
البيت حتى اغبرت ثيابها واوقدت القدر حتى دكنت ثيابها فاصابها من ذلك ضر فسمعنا
ان رقيقا اتى بهم النبى صلى الله عليه وسلم فقلت لو اتيت اباك فسألتيه خادما يكفيك فاتته
فوجدت عنده حداثا فاستحيت فرجعت فغدا علينا ونحن فى لفاعنا فجلس عند راسها فادخلت
راسها فى اللفاع حياء من ابيها فقال ما كان حاجتك امس الى آل محمد فسكتت مرتين فقلت
انا والله احدثك يا رسول الله ان هذه جرت عندى بالرحى حتى اثرت فى يدها واستقت
بالقربة حتى اثرت فى نحرها وكسحت البيت حتى اغبرت ثيابها واوقدت القدر حتى دكنت ثيابها
وبلغنا انه قد اتاك رقيق او خدم فقلت لها سليه خادما فذكر معنى حديث الحكم واتم

ترجمہ حضرت علیؓ نے ابن اعبد سے کہا کیا مین تجھسے اپنا اور فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا حال
بیان نکرون فاطمہ آپ کو سب گھر والون سے زیادہ محبوب تہین وہ میری خدمت مین تہین انہون نے چکی پیسی یہانتکہ
اون کے ہاتھون مین نشان پڑگئے اور مشک سے پانی بہرا یہانتک کہ اون کے سینے مین درد ہونے لگا اور گھر مین جہاڑو دی
یہانتک کہ کپڑے اون کے سب گرد مین بھر گئے اور ہانڈی پکائی یہانتک کہ کالے ہو گئے کپڑے اون کے اور اوسکو نقصان
پہونچا پھر ہم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈی آئے ہین تو مین نے فاطمہ سے کہا کاش تم اپنے باپ پاس
جاتین اور اون سے ایک خادم مانگتین جو کافی ہوتا تمہاری خدمت کے لیے یہ سنکر فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئین اور لوگون کو دیکھا آپ پاس بیٹھے ہوئے باتین کر رہے ہین انہون نے شرم سے کچھ بات نہ کی اور لوٹ آئین دوسرے دن صبح کو
آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لحاف اوڑھے ہوئے تھے آپ فاطمہ کے سرہانے بیٹھ گئے انہون نے اپنا سر لحاف کے اندر کر لیا
باپ کے لحاظ سے آپ نے پوچھا کیا کام تھا تم کو آل محمد سے کل آئین تہین فاطمہ دوبار یہ سنکر چپ ہو رہین مین نے کہا قسم خدا
کی یا رسول اللہ مین آپ سے کہتا ہون انہون نے چکی پیسی اس درجہ کہ ان کے ہاتھون مین نشان پڑ گئے اور پانی بھر مشکین
بھر بھر کے یہانتک کہ سینے مین اوسکا اثر معلوم ہوا اور جہاڑو دی گھر مین یہانتک کہ کپڑے اون کے گرد آلودہ ہو گئے اور ہانڈی پکائی
یہانتک کہ کپڑے کالے ہو گئے اور ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پاس بردے آئے ہین یا خادم اسلیے مین نے اسے کہا تھا کہ تم آپ سے ایک خادم
مانگ لو پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری بلکہ اوس سے بھی تفصیل سے **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم بهذا الخبر قال فيه قال علي فما تركتهن منذ سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم الا
ليلة صفين فاني ذكرتها من اخر الليل فقلتها ترجمہ حضرت علی نے ایسا ہی روایت کیا جیسے اوپر گذرا اس
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ علی نے کہا پھر میں نے ان تسبیح کو کبھی ناغہ نہیں کیا مگر صفین کی رات میں اخیر رات کو مجھے یاد
آئی میں نے اوسی وقت پڑھ لی ف صفین وہ مقام ہے جہان پر امیر المومنین علی بن ابی طالب اور معاویہ میں سخت
جنگ واقع ہوئی عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خصلتان او خلتان لا يحافظ
عليهما عبد مسلم الا دخل الجنة هما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح في دبر كل صلوة عشرا ويحمد
عشرا ويكبر عشرا فذلك خمسون ومائة باللسان والف وخمسمائة في الميزان ويكبر اربعا وثلثين
اذا اخذ مضجعه ويحمد ثلثا وثلثين ويسبح ثلثا وثلثين فذلك مائة باللسان والف في الميزان
فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قالوا يا رسول الله كيف هما يسير ومن
يعمل بهما قليل قال يأتي احدكم في منامه يعني الشيطان فينومه قبل ان يقوله ويأتيه في صلوته
فيذكره حاجته قبل ان يقولها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان اونکو ہمیشہ کیا کرے وہ جنت میں جاویگا اور وہ آسان ہیں مگر اون پر عمل کرنیوالے تھوڑے
ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہنا دن رات میں ایکسو پچاس بار ہوئے
زبان سے اور قیامت میں میزان میں ایک ہزار پانسو بار ہونگے۔ (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے) اور سونیکے وقت
چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہنا یہ سو بار ہوئے زبان سے اور میزان میں ایک ہزار بار ہونگے
عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شمار کرتے تھے تسبیح کا اونگلیوں سے صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ دونوں امر آسان ہیں پھر ان پر عمل کرنیوالے کیونکر تھوڑے ہونگے آپ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی سونے لگتا ہے
تو شیطان اوسکو سلا دیتا ہے ان کلمات کے کہنے سے پہلے اسی طرح نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ چلا جاتا ہے
ان تسبیحوں کے پڑھنے سے پہلے عن ام الحكم او ضباعة ابنتي الزبير انها قالت اصاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم سبيا فذهبت انا واختي فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم
فشكونا اليه ما نحن فيه وسألناه ان يأمر لنا بشيء من السبي فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبقكن
يتامى بدر ثم ذكر قصة التسبيح قال على اثر كل صلوة لم يذكر النوم ترجمہ ام حکم یا ضباعہ بنت زبیر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو میں اپنی بہن فاطمہ زہرا رض کے ساتھ رسول اللہ صلعم پاس گئی اور
بیان کیا حال اپنی محنت اور مشقت کا اور ہم نے قیدیوں میں سے ایک ایک بردہ مانگا آپ نے فرمایا تم سے آگے آ گئے بدر کے یتیم لڑکیاں
اور بردہ اونکو تقسیم ہو گئے) بعد اوسکے تسبیح کا قصہ بیان کیا مگر نماز کے بعد ذکر کیا سونیکے پہلے نہیں بیان کیا **باب**

مایقول اذا اصبح صبح کیوقت کیا دعا پڑھے عن ابی هریرة ان ابابکر الصدیق قال یا رسول الله
مرنی بکلمات اقولهن اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللّٰهم فاطر السموت والارض
عالم الغیب والشهادة رب کل شیء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسی
وشر الشیطان وشرکه قال قلها اذا اصبحت واذا امسیت واذا اخذت مضجعك ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ حکم کیجیے مجھکو چند کلمات کا جنکو صبح اور شام پڑھا کرون
آپ نے فرمایا کہہ تو اللھم فاطر السموت والارض اخیر تک یعنے یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون و زمین کے جاننے والے
غایب اور حاضر کے مالک اور وہی ہر چیز کے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوا
تیری پناہ مانگتا ہون مین تیری اپنی نفس کے شر سے اور شیطان کے شرک سے یا مکر سے - کہا کر ان کلمات کو صبح اور
شام اور سوتے وقت عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول اذا اصبح اللّٰهم
بك اصبحنا وبك نحیی وبك نموت والیك النشور واذا امسی قال اللّٰهم بك امسینا وبك نحیی
وبك نموت والیك النشور ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو یہ فرماتے یا اللہ یعنے
صبح کی تیرے نام پر اور جیتے ہین تیرے نام پر اور مرتے ہین تیری نام پر اور تیری ہی طرف جاوینگے مرنے کے بعد اور شام
کو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر ہم نے شام کی اور تیری ہی نام پر جیتے ہین اور تیرے نام پر مرتے ہین اور تجھ کیطرف جاوینگے
مرنیکے بعد عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح او یمسی اللّٰهم
انی اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملٰئكتك وجمیع خلقك بانك انت الله لا اله الا انت
وان محمدا عبدك ورسولك اعتق الله ربعه من النار من قالها مرتین اعتق الله نصفه ومن
قال ثلثا اعتق ثلثة ارباعه فان قالها اربعا اعتقه الله من النار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص صبح و شام یہ دعا پڑھے اللھم انی اصبحت اخیر تک رہے صبح کیوقت
اور شام کیوقت امسیت کہے یا اللہ مین نے صبح کی مین گواہ کرتا ہون تجھکو اور تیرے عرش اٹھانیوالے فرشتون کو اس بات
کا کہ تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود برحق نہین ہے اور بیشک محمد تیرے بندے اور رسول ہین تو اللہ اسکا چوتھائی حصہ
جہنم سے آزاد کردیگا پھر اگر دو بار کہے تو نصف آزاد کردیگا اگر تین بار کہے تو تین ربع آزاد کردیگا اگر چار بار کہے تو پوری کو آزاد
کردیگا جہنم سے عن بریدة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح او حین یمسی اللّٰهم
انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من
شر ما صنعت ابوء بنعمتك وابوء بذنبی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت فمات من یومه
او من لیلته دخل الجنة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو یہ دعا

اللهم انت ربی اخیر تک یعنی ای اللہ تو میرا رب ہی سوا تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو نے مجھے پیدا کیا مین تیرا بندہ ہون اور تیرے ساتھ جو اقرار کیا ہے اسپر قائم ہون اور تیری وعدہ پر مضبوط ہون جہان تک مجھ کو قدرت ہی پناہ مانگتا ہون مین تیری اپنی کی برائی سے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا بخشدے میرا گناہ کوئی بخشنے والا نہین ہے سوا تیرے پھر مرجاوے اوسدن یا اوس رات تو جنت مین جاویگا

عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا امسی امسینا وامسی الملک للہ و الحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر زاد فی حدیث جریر لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسألک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل ومن سوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو یہ دعا پڑھتے امسینا وامسی الملک اخیر تک یعنی شام کی ہم نے اور اللہ کی سلطنت شام کو بھی ہی شکر ہی خدا کا کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہی اور اوسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ای پروردگار مین چاہتا ہون تجھہ سے اس رات کی بھلائی اور اوسکی بعد جو رات ہوگی اوسکی بھلائی اور پناہ مانگتا ہون مین تیری اس رات کی برائی سے اور اسکے بعد جو رات ہوگی اوسکی برائی سے ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تیری سستی سے اور بڑھاپے سے یا بڑے کفر سے یا بڑے غرور سے ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تیرے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور صبح کو بھی یہی دعا پڑھتے مگر امسینا وامسی الملک للہ کے بدلے اصبحنا واصبح الملک للہ کہتے

عن ابی سلام انہ کان فی مسجد حمص فمر بہ رجل فقالوا ھذا خدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ فقال حدثنی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یتداولہ بینک وبینہ الرجال قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال اذا اصبح واذا امسی رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ ترجمہ ابی سلام سے روایت ہی وہ حمص کی مسجد مین تھی ایک شخص اونکو ملا لوگون نے کہا یہ خادم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو سلام اوسکی پاس گئی اور کہا مجھسی کوئی ایسی حدیث بیان کرو جو خاص تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنی ہو بیچ مین کسیکا واسطہ نہو اوس نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی آپ فرماتے تھے جو شخص صبح اور شام کو کھی رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا یعنو راضی ہوئی ہم اللہ کے رب ہونی پر اور اسلام کے دین ہونی پر اور محمد کی رسالت پر تو اللہ ضرور اوسکو جنت مین داخل کریگا عن عبد اللہ بن غنام البیاضی ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح اللھم ما اصبح بی من نعمۃ فمنک وحدک لاشریک لک
فلک الحمد ولک الشکر فقد ادی شکر یومہ ومن قال مثل ذالک حین یمسی فقد ادی شکر لیلتہ

ترجمہ عبداللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہہ کہے اللھم ما اصبح
آخیر تک (یعنے یا اللہ صبح کو جو نعمتین میرے پاس ہین وہ تیری ہی دی ہوئی ہین تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہین تجھ
کو تعریف سجتی ہے اور تیرا ہی شکر کرتا ہون) تو اوس نے دن کا شکر ادا کر دیا پہر جو کوئی شام کو یہہ کہے اوس نے رات
کا شکر ادا کر دیا **عن** ابن عمر یقول لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھولاء الدعوات حین
یمسی وحین یصبح اللھم انی اسالک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ
فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عورتی وقال عثمان عوراتی وامن روعاتی اللھم احفظنی
من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعا نہ چھوڑتے اللھم انی آخیر تک
یعنے یا اللہ مین تجھ سے تندرستی چاہتا ہون دنیا اور آخرت مین یا اللہ مین تجھ سے بخشش اور تندرستی چاہتا ہون دین
اور دنیا اور کنبے اور مال مین یا اللہ چھپا دے عیب ہمارے اور امن دے ہمارے ڈرون کو یا اللہ حفاظت کر میرے سامنے اور پیچھے اور
داہنے اور بائین اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری بزرگی کے ساتھ اس بات سے کہ ہلاک ہون نیچے کی طرف سے وکیع نے کہا یعنے
دہنس جاؤن زمین مین) **عن** عبدالحمید مولی بنی ھاشم ان امہ حدثتہ وکانت تخدم
بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثتہا ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یعلمھا فیقول قولی حین تصبحین سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ
کان وما لم یشا لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئ علما فانہ
من قالھن حین یصبح حفظ حتی یمسی ومن قالھن حین یمسی حفظ حتی یصبح **ترجمہ** عبدالحمید سے
جو ولی ہین بنی ہاشم کے روایت ہے اون کی ماں (جنکا نام معلوم نہین ہوا) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی
سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سکہایا صبح کے وقت یہ کہا کر سبحان اللہ وبحمدہ آخیر تک یعنے پاکی
بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی کسی مین زور نہین ہے سوا خدا کے جو چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے وہ
نہ ہوگا مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور سب چیزون کو جانتا ہے جو شخص ان کلمات کو صبح کہے گا
وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو کہے گا وہ صبح تک محفوظ رہے گا (ہر آفت اور بلا سے) **عن** ابن عباس عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون و
لہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون یخرج الحی من المیت ویحی الارض بعد موتھا

وکذلک تخرجون ادرک ما فاته فی یومه ذلک ومن قالهن حین یمسی ادرک ما فاته فی لیلته
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہیگا فسبحان اللہ اخیر تک صبح کیوقت یعنی
پاکی بیان کرو اللہ کی شام اور صبح کے وقت اور تعریف بیان کرتے ہین اوسکی جتنے لوگ ہین آسمانون مین اور زمین مین اور
سہ پہر کو اور دوپہر کے یعنی نماز پڑہو نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور جلاتا ہے زمین کو مرجانے کے بعد اسی طرح تم بہی پیدا کیے
جاؤ گے یعنے دوبارہ حشر ہوگا تو جسقدر ثواب اوسکے ہاتہہ سے جاتا رہا وہ اوسکو حاصل کرلیگا اور جو شخص ان
کلمات کو شام کو کہے وہ رات کا ثواب جو اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا حاصل کرلیگا عن ابی عیاش ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسمعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط
عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالھا
اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح قال فی حدیث حماد فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق
ابو عیاش ترجمہ ابو عیاش (زید بن عیاش) سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح
کیوقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اخیر تک تو اوسکو ایک بردہ آزاد کرنے کا جو اسمعیل کی اولاد سے ہو ثواب
ہوگا اور دس نیکیان اوسکے لیے لکھی جاوین گی اور دس برائیان اوس کی معاف ہونگی اور دس درجے اوسکے بلند
ہونگے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہیگا شام تک اور اگر شام کو یہ کہے تو صبح تک یہی حال ہوگا حماد کی روایت
مین ہے کہ ایک شخص نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عیاش آپ سے
یہہ حدیث نقل کرتا ہے آپنے فرمایا ابو عیاش سچا ہے عن مسلم بن الحارث التمیمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل اللھم اجرنی من النار سبع مرات
فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منھا واذا صلیت الصبح فقل کذلک
فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منھا اخبرنی ابو سعید عن الحارث انہ قال اسرھا
الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن نخص بھا اخواننا ترجمہ مسلم بن حارث تمیمی سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے سرگوشی کی یعنے کان مین چپکے سے کہا جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو
سات بار کہہ اللھم اجرنی من النار یا اللہ بچا دے مجہکو جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی اور جب فجر کی نماز پڑھ کر یہی کہے پھر اوس دن
مرجاوے تو جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی محمد بن شعیب نے کہا مجھے ابو سعید نے بیان کیا کہ حارث بن مسلم کہتے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے یہ امر بیان کیا ہم سے اسلیے ہم اپنے خالص بہائیون سے اسکو بیان کرتے ہین ہر شخص سے

نہین کہتے یا ہم خاص سمجھتے ہین اس دعا کو اپنے خاندان کے لیے) **عن** حارث بن مسلم التميمي ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال نحوه الا قوله حين ينصرف الا انه قال ثم اقبل ان تكلم احدا قال علي بن
سهل فيه ان اباه حدثه وقال علي وابن المصفى قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
في سرية فلما بلغنا المغار استحثثت فرسي فسبقت اصحابي وتلقاني الحي بالرنين فقلت لهم
قولوا لا اله الا الله تحرزوا فقالوها فلامني اصحابي فقالوا حرمتنا الغنيمة فلما قدموا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبروه بالذي صنعت فدعاني فحسن لي ما صنعت وقال
اما ان الله قد كتب لك من كل انسان منهم كذا وكذا قال عبد الرحمن فانا نسيت الثواب
ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما اني ساكتب لك بالوصاة بعدي قال ففعل وختم عليه
فدفعه الي وقال لي ثم ذكر معناه **ترجمہ** حارث بن مسلم تیمی سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری مگر
اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ نماز مغرب اور صبح کے بعد یہ دعا پڑھے کسی سے بات کرنے سے پہلے اور اسی روایت مین
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ٹکڑے مین روانہ کیا جب ہم اوس موضع پر پہونچے جسکو لوٹنے
کے لیے گئے تھے تو مین نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا اور سب ساتھیون سے آگے ہو گیا موضع والون نے چلانا شروع کیا مین نے
اون سے کہا تم لا الہ الا اللہ کہو تو بچ جاوگے اونہون نے لا الہ الا اللہ کہا میرے ساتھی مجھپر خفا ہوئے اور کہنے لگے تم نے ہم کو
غنیمت سے محروم کیا (یعنے اگر تم اون لوگون کو لا الہ الا اللہ نہ سکھلاتے اور وہ کلمہ نہ پڑھتے تو ہم اونکا مال لوٹتے)
جب وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہون نے آپ سے بیان کیا جو کام مین نے کیا تھا آپ نے مجھے بلا بھیجا اور
میری تعریف کی اور فرمایا اللہ تعالی نے تجھے ہر آدمی کے بدلے مین جو اوس موضع مین تھا اتنا اتنا ثواب دیا ہے عبد الرحمن
نے کہا مین بھول گیا اوس ثواب کو جو آپ نے فرمایا تھا پھر فرمایا آپ نے مین تیری لیے ایک وصیت نامہ لکھے دیتا ہون آپ نے
اوسکو لکھا اور اوس پر مہر کی اور مجھے دیدیا **عن** عبد الله بن خبيب انه قال خرجنا في ليلة مطر وظلمة شديدة
نطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي لنا فادركناه فقال قل فلم اقل شيئا ثم قال قل فلم اقل شيئا
ثم قال قل فقلت ما اقول يا رسول الله قال قل هو الله احد والمعوذتين حين تمسي وحين
تصبح ثلث مرات تكفيك من كل شيء **ترجمہ** عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے ہم نکلے بارش اور اندھیری
رات مین ڈھونڈھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے کہ آپ نماز پڑھا دین پھر پایا ہم نے آپ کو آپ نے مجھ سے فرمایا
کہہ مین نے کچھ نہین کہا پھر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کچھ نہین کہا پھر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کہا کیا کہون یا رسول اللہ
آپ نے کہا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس شام اور صبح یہ کفایت کرینگی تجھکو ہر بلا کی دفع
کرنے کے لیے **عن** ابي مالك قالوا يا رسول الله حدثنا بكلمة نقولها اذا اصبحنا وامسينا

وا نستجمعنا فامرهم ان يقولوا اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت رب كل شئ
والملئكة يشهدون انك لا اله الا انت فانا نعوذ بك من شر انفسنا ومن شر الشيطان الرجيم وشركه
وان نقترف سوء على انفسنا او نجره الى مسلم قال ابو داؤد وبهذا الاسناد ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال اذا اصبح احدكم فليقل اصبحنا واصبح الملك لله رب العالمين اللهم انى اسالك
خير هذا اليوم فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه واعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده
ثم اذا امسى فليقل ذلك **ترجمہ** ابو مالک سے روایت ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ایسی دعا بتلائی جسکو ہم صبح
اور شام اور لیٹنے وقت کہا کرین آپ نے حکم کیا اس دعا پڑہنے کا اللهم فاطر السموت والارض اخیر تک یعنی ای اللہ پیدا کرنے
والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے غائب اور حاضر کے تو رب ہی ہر چیز کا اور فرشتے گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ نہین
ہی کوئی معبود سوا تیری ہم پناہ مانگتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور شیطان مردود کی شر سے اور مکر سے یا اوس کے
شرک سے اور گناہ کی بات آپ کرنیسے یا کسی مسلمان سے گناہ کی بات کرانیسے۔ ابو داؤد نے کہا اسی اسناد سے مروی ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو یہہ کہے اصبحنا واصبح الملك لله اخیر تک یعنی صبح کی ہم نی اور
اللہ کی سلطنت اور ملک نے جو پالنے والا ہے ساری جہان کا یا اللہ مین تجھہ سی بہتری چاہتا ہون اس دن کی اور اوس کے
فتح اور مدد اور نور اور برکت اور ہدایت اور پناہ مانگتا ہون مین اوسکی برائی سے اور اوسکی بعد کی برائی سی پہر جب شام ہو
تو بھی کہے **عن** شریق الهوزنی قال دخلت على عائشة فسالتها بم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يفتتح اذا هب من الليل فقالت لقد سالتنى عن شئ ما سالنى عنه احد قبلك كان اذا هب من
الليل كبر عشرا وحمد عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال سبحان الملك القدوس عشرا
واستغفر عشرا وهلل عشرا ثم قال اللهم انى اعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة عشرا
ثم يفتتح الصلوة **ترجمہ** شریق ہوزنی سی روایت ہی مین حضرت عائشہ رضی کے پاس گیا اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کون سے دعا پڑہنا شروع کرتی جب رات کو جاگتے انہون نی کہا تم نے مجھسے ایسی بات پوچھی جو تم سے
پہلے کسی نے نہین پوچھی آپ جب رات کو بیدار ہوتی تو دس بار اللہ اکبر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور سبحان اللہ و
بحمدہ دس بار کہتے اور سبحان الملک القدوس دس بار کہتے اور دس بار استغفار کرتے اور دس بار لا اله الا الله کہتے پہر فرماتے
یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون دنیا کی تنگی اور قیامت کی تنگی سے پھر شروع کرتے تہے نماز کو **عن** ابى هريرة قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان فى سفر فاسحر يقول سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن
بلائه علينا اللهم صاحبنا فافضل علينا عائذا بالله من النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر مین صبح ہوتی تو فرماتے سنتا ہی سننے والا اللہ کی حمد اور نعمت اور حسن امتحان کو یا اللہ فاقت کر

ہماری اور احسان کر پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی جہنم سے عن عثمان بن عفان یقول سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم ثلث مرات لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یصبح ومن قالھا حین یصبح ثلث
مرات لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یمسی قال فاصاب ابان بن عثمان الفلج فجعل الرجل الذی سمع
منہ الحدیث ینظر الیہ فقال لہ مالک تنظر الی فواللہ ما کذبت علی عثمان ولا کذب عثمان
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولکن الیوم الذی اصابنی فیہ ما اصابنی غضبت فنسیت
ان اقولھا ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
جو شخص کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار
تو اسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچیگی صبح تک اور جو کوئی صبح کو اسی تین بار کہے تو شام تک اوسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچے
گی پہر ابان بن عثمان کو جو اس حدیث کے راوی ہین فالج کا عارضہ ہوا تو جس شخص نے اون سے یہ حدیث سنی تہی وہ اون
کی طرف دیکہنے لگا (تعجب سے کہ تم تو یہ حدیث روایت کرتے تہے جو کوئی اسکو پڑہے اوسکو کوئی آفت ناگہانی نہ ہوگی پہر فالج
کا عارضہ کہان سے ہوگیا) ابان نے کہا تو کیا دیکہتا ہے میری طرف قسم خدا کی مین نے جہوٹ نہین باندہا عثمان پر اور
نہ عثمان نے جہوٹ باندہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکن جسدن یہ عارضہ مجہکو ہوا اوسدن مین غصے مین تہا اور
دعا کا پڑہنا بہول گیا عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ انہ قال لابیہ یا ابت انی اسمعک تدعو کل غداۃ
اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تعیدھا ثلثا
حین تصبح وثلثا حین تمسی فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھن فانا احب
ان استن بسنتہ قال عباس فیہ وتقول اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللھم انی اعوذ
بک من عذاب القبر لا الہ الا انت تعیدھا ثلثا حین تصبح وثلثا حین تمسی فتدعو بھن
فاحب ان استن بسنتہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللھم رحمتک
ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت وبعضھم یزید علی
صاحبہ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میری مین سنتا ہون تم ہر صبح کو یہ دعا پڑہتے
ہو اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تین بار صبح کو اور تین بار شام کو انہون
نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑہتے دیکہا تو مجہے پسند ہے آپ کی سنت پر چلنا ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر لا الہ الا انت تین بار صبح اور
تین بار شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر سختی ہو یا آفت مین مبتلا ہو اوسکی دعا یہ ہے اللھم رحمتک

ارجوا فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شأني كله لا اله الا انت - بعضی راویون نے کچھ بیشی کی ہے الفاظ مین

باب ما يقول الرجل اذا راى الهلال چاند دیکھکر آدمی کیا کہے **عن** قتادة ان نبي الله صلى الله عليه
وسلم كان اذا راى الهلال قال هلال خير ورشد هلال خير ورشد هلال خير ورشد
آمنت بالذي خلقك ثلث مرات ثم يقول الحمد لله الذي ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا
ترجمہ قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ چاند ہی بہتری اور ہدایت
کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہی بہتری اور ہدایت کا ایمان لایا مین اوس شخص پر
جسنے تجھکو پیدا کیا تین بار یہہ فرماتے پھر فرماتے شکر ہی اوس خدا کا جو فلان مہینہ لیگیا اور فلان مہینہ لایا یعنی گزشتہ گزار لے
گیا اور نیا لایا **عن** قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا راى الهلال صرف وجهه
عنه **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند کو دیکھتے تو اوسطرف سے مونہہ پھیر لیتے اور کبھی
فرماتے پناہ مانگتا ہون مین شر سے اس غاسق کے یعنے چھپ جانے والے اور تاریک ہو جانے والے سے

باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول جو شخص اپنے گھر مین جاوے تو کیا کہے **عن** ام سلمة قالت ما خرج رسول
الله صلى الله عليه وسلم من بيتي قط الا رفع طرفه الى السماء فقال اللهم اني اعوذ بك ان اضل
او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجهل او يجهل علي **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے جب نکلے تو اپنی آنکھہ کو آسمان کیطرف اوٹھایا اور فرمایا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیرے گمراہ ہونے سے یا گمراہ کیے جانے سے اور پھسل جانے سے یا پھسلائے جانے سے اور ظلم سے اور ظلم کیے جانے سے اور
جہل سے اور جہل کیے جانے سے مجھپر **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا خرج الرجل
من بيته فقال بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله قال يقال حينئذ هديت وكفيت
ووقيت فيتنحى له الشيطان فيقول شيطان آخر كيف لك برجل قد هدي وكفي ووقي **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کہتا ہے
بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اوس وقت فرشتے اوس سے کہتے ہین تو نے راہ پالی اور بچایا گیا
تو ہر بلا سے اور کافی ہی تجھکو یہہ دعا پھر شیطان اوس سے جدا ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اوس سے کہتا ہے اب تو
کیا کر سکتا ہے اوس شخص سے جسکو راہ مل گئی اور کافی ہو گئی وہ دعا اوسکو اور بچایا گیا ہر بلا سے **عن** ابي مالك
الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولج الرجل بيته فليقل اللهم اني اسألك
خير المولج وخير المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلى الله ربنا توكلنا ثم ليسلم على اهله
ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گھر مین جانے لگے

تو یہ کہے اللھم انی اسالک خیرتک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے اندر جانیکی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری اللہ کے نام
پر ہم اندر جاتے ہیں اور اللہ کے نام پر ہم باہر نکلتے ہیں اور بھروسا کرتے ہیں ہم اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے پھر اندر
جاکر گھر کے لوگوں سے سلام علیک کرے **باب** مایقول اذا ھاجت الریح جب آندھی آوے تو کیا کہے

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللہ تاتی بالرحمۃ
وتاتی بالعذاب فاذا رایتموھا فلا تسبوھا وسلوا اللہ خیرھا واستعیذوا باللہ من شرھا
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہوا اللہ کا ایک
حکم ہے کبھی رحمت لیکر آتی ہے کبھی عذاب لاتی ہے جب تم ہوا کو دیکھو تو اسکو برا مت کہو لیکن اللہ سے اسکی
بھلائی مانگو اور اسکی برائی سے پناہ مانگو **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم
وکان اذا رای غیما او ریحا عرف ذلک فی وجھہ فقلت یا رسول اللہ الناس اذا راوا الغیم فرحوا
رجاء ان یکون فیہ المطر واراک اذا رایتہ عرفت فی وجھک الکراھیۃ فقال یا عائشۃ ما
یومننی ان یکون فیہ عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا ھذا عارض
ممطرنا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنا
زور سے ہنستے نہیں دیکھا کہ آپکا کوا دیکھوں بلکہ آپ ہمیشہ تبسم کیا کرتے تھے (تبسم وہ خفیف ہنسی ہے جسمیں آواز نہ ہو صرف
سامنے کے دانت کھلجاویں یا لبوں کو جنبش ہو) اور آپ جب ابر یا ہوا کو دیکھتے تو اسکا اثر آپ کے چہرے میں معلوم
ہوتا (یعنے آپ کے چہرے پر اثر تردد اور تشویش کا معلوم ہوتا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ جب ابر کو دیکھتے
ہیں ؏ تو آپکے چہرے میں ناراضی معلوم ہوتی ہے اسکا کیا باعث ہے آپ نے فرمایا اے عائشہ مجھے اسبات سے امن نہیں
ہے کہ اسمیں اللہ کا عذاب ہو ایک قوم کو عذاب ہو چکا ہے ہوا سے (عاد کی قوم کو) اور ایک قوم ابر میں اپنا عذاب
دیکھ چکی ہے جب وہ کہتے ہیں یہ ابر تو برسنے والا ہے پھر ابر سے اون پر پتھر برسے اور وہ سب ہلاک ہوگئے یعنے ثمود
حضرت صالح علیہ السلام کی امت **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای ناشئا فی
افق السماء ترک العمل وان کان فی صلوۃ ثم یقول اللھم انی اعوذ بک من شرھا فان مطر قال
اللھم صیبا ھنیئا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے سے ابر اٹھتا
ہوا دیکھتے تو جس کام میں ہوتے اسکو چھوڑ دیتے اگرچہ نماز میں ہوتے اور فرماتے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں اسکی شر سے
پھر اگر وہ برسنے لگتا تو فرماتے یا اللہ خوب برسا برکت والا **باب** فی المطر مینہ کا بیان (یعنے بارش کا) **عن**
انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

؏ خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ پانی برسیگا اور آپ جب ابر کو دیکھتے ہیں ۱۲

فحسر ثوبه عنه حتی اصابه فقلنا یا رسول الله لم صنعت هذا قال لانه حدیث عہد بربہ
ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے پانی برسنے لگا آپ باہر نکلے
اور اپنا بدن کھول دیا یہانتک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا
فرمایا اسلیے کہ وہ ابھی تازہ دم اپنے رب کے پاس سے آیا ہے (تو بدن پر اوسکا گرنا برکت کا باعث ہے یہ حدیث دلیل
ہے اللہ جل جلالہ کے علو اور فوقیت پر) **باب** فی الدیک والبهائم مرغ اور اور چارپایوں کا بیان

عن زید بن خالد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا الدیك فانه یوقظ للصلوٰة
ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو مرغ کو کیونکہ وہ جگاتا ہے
صبح کی نماز کے لیے **ف** یعنی صبح صادق ہوتی ہی یا اوس سے آگے پیچھے اذان کہنا شروع کر دیتا ہے۔ مرغ میں
بعض صفات ایسی ہیں جنکو دیکھکر آدمی کو سبق لینا چاہیے حیا اور شجاعت اور سویرے جاگنا اور لوگوں کو
جگانا بانگ دیکر نماز کے لیے عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم صیاح
الدیکة فسلوا الله من فضله فانها رات ملکا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله
من الشیطان فانها رات شیطانا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو
تو شیطان سے پناہ مانگو اللہ کی اس لیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر بولتا ہے عن جابر بن عبد الله قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سمعتم نباح الکلاب ونهیق الحمر باللیل فتعوذوا بالله
فانهن یرین ما لا ترون ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم کتوں کا چلانا اور گدھوں کا پکارنا رات کو سنو تو پناہ مانگو اللہ کی اسلیے کہ وہ دیکھتے ہیں اون چیزوں کو جنکو تم
نہیں دیکھتے عن جابر بن عبد الله وعلی بن عمر بن حسین بن علی قالا قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اقلوا الخروج بعد هداة الرجل فان الله تعالی دواب یبثهن فی الارض فی تلك
الساعة وقال فان لله خلقا ثم ذکر نباح الکلاب والحمیر نحوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ اور علی بن عمر بن
حسین بن علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم نکلا کرو رات کو بعد آمدورفت موقوف
ہو جانے کے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے کچھ جانور ہیں جنکو وہ چھوڑ دیتا ہے اوس وقت (یعنے جب رات گئی راستہ چلنا موقوف
ہو جاتا ہے) پھر بیان کیا کتوں اور گدھوں کے چلانے کو جیسے اوپر گزرا **باب** فی المولود یوذن فی اذنه
بچے کے کان میں اذان کہنا جب پیدا ہو عن ابی رافع قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن فی
اذن الحسین بن علی حین ولدته فاطمة بالصلوٰة ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اذان دی حسن بن علی رضہ کے کان مین جب حضرت فاطمہ زہرا نے اونکو جنا جیسی نماز
کے لیے اذان دیتے ہین **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالصبیان فیدعو
لھم بالبرکۃ زاد یوسف ویحنکھم ولم یذکر بالبرکۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچے لائے جاتے آپ اون کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور کھجور چبا کر اون کے منہ مین دیتے **عن**
عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رای او کلمۃ غیرھا فیکم المغربون قلت
وما المغربون قال الذین یشترک فیھم الجن **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کیا تم مین مغربین کسی نے دیکھے ہین مین نے کہا مغربین کیا آپ نے فرمایا وہ لوگ جن مین
جنون کی شرکت ہو **ف** یعنی شیطان سے اونکو علاقہ ہو اور اللہ کی یاد سے غافل ہون بعضون نے کہا زنا کی اولاد
مراد ہے جسمین شیطان کی شرکت ضرور ہوتی ہے بعضون نے کہا کاہن اور نجومی مراد ہین بعضون نے کہا مراد وہ
لڑکے ہین جو عورتون سے پیدا ہوتے ہین جنون کے نطفے سے یا جنون کے جماع کرنے سے مگر یہ خلاف عادت ہے

باب فی الرجل یستعیذ من الرجل کوئی آدمی کسی آدمی سے پناہ مانگے تو کیسا

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعاذ باللہ فاعیذوہ ومن سالکم بوجہ اللہ فاعطوہ قال عبید اللہ
من سالکم باللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے اللہ
کی اوسکو پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے نام پر اوسکو دو **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من استعاذ کم باللہ فاعیذوہ ومن سالکم باللہ فاعطوہ وقال سھل وعثمان ومن دعاکم
فاجیبوہ ثم اتفقوا ومن اتی الیکم معروفا فکافئوہ قال مسدد وعثمان فان لم تجدوا فادعوا
لہ حتی تعلموا ان قد کافیتموہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص تم سے پناہ مانگے اللہ کی تو پناہ دو اوسکو اور جو شخص تمسے سوال کرے اللہ کے نام پر دو اوسکو سہل اور عثمان
نے کہا جو شخص دعوت کرے تمہاری تو قبول کرو اوسکو اور جو شخص تمسے احسان کرے تو بدلہ کرو اوسکا مسدد اور عثمان نے
کہا اگر تم بدلہ نہ کر سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو کہ اوس کے احسان کا بدلہ تم نے کر دیا

باب فی رد الوسوسۃ وسوسہ کے دور کرنیکا طریقہ

عن ابی زمیل قال سالت ابن عباس فقلت ما شیء اجدہ فی صدری
قال ما ھو قلت واللہ ما اتکلم بہ قال فقال لی اشیء من شک قال وضحک قال ما نجی احد من ذلک
حتی انزل اللہ تعالی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرؤن الکتاب الآیۃ قال
فقال لی اذا وجدت فی نفسک شیئا فقل ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم
ترجمہ ابو زمیل سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا کیا ہوا ہے میری دل کو انہون نے کہا کیا ہوا مین نے کہا قسم خدا

کی مین اون باتون کو نہ کہونگا (یعنی جو میری دل مین وسوسے گذر رہے ہین شیطان کے اغوا سے) اونہون نے کہا کیا شک ہے اور ہنسنے لگے پہر کہا اس سے کوئی نہین بچا یہانتک کہ اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اگر تجھکو شک ہے اوس کلام مین جو ہمنے اوتارا تجھپر تو پوچھہ لے اون لوگون سے جو پڑہتے ہین کتاب (توراۃ یا انجیل) کو تجھسے پہلے (ہر چند اس آیت مین خطاب شک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے لیکن مراد اور لوگ ہین اسواسطے کہ آپ کو ذرا بہی کچھہ ہونے مین کچھہ شک نہ تہا) پہر ابن عباس نے کہا جب تیری دل مین اس قسم کے خیال پیدا ہون تو یہ آیت پڑہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم

عن ابی ہریرۃ قال جاء ناس من اصحابہ فقالوا یا رسول اللہ انا نجد فی انفسنا الشیء نعظم ان نتکلم بہ او الکلام بہ ما نحب ان لنا وانا تکلمنا بہ قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنی دلون مین ایسی وسوسے دیکھتے ہین جنکو بیان کرنا ہمپر بہت گران ہے اور ہم نہین چاہتے کہ اون کو بیان کرین آپنے فرمایا کیا تم کو یہ وسوسے ہوتے ہین اونہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا یہ تو عین ایمان کی نشانی ہے (جسقدر ایمان کامل ہوتا جاتا ہے اوسی قدر شیطان اسکا زیادہ دشمن ہوتا جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے اوسکی بہکانے اور وسوسے ڈالنے مین پھر جب تم نے اون وسوسونکو نہ مانا اور اونکا بیان کرنا برا جانا پس یہی ایمان کی نشانی ہے)

ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان احدنا یجد فی نفسہ یعرض بالشیء لان یکون حممۃ احب الیہ من ان یتکلم بہ فقال اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ قال ابن قدامۃ رد امرہ مکان رد کیدہ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین سے کسی شخص کے دل مین ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بیان کرنیسے راکھہ ہو جانا یا جلکر کوئلہ ہو جانا بہتر معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جسنے شیطان کے مکر کو وسوسہ کر دیا (یعنی اور اوسکو کچھہ قابو نہ رہی اب اسی کام کا رہ گیا کہ کبھی کبھی دلمین وسوسہ ڈالتا ہے لیکن یہہ بہی مومن کو ضرر نہین کر سکتا جب وہ خدا کی یاد کیا کرتا ہے اور اوسکی پناہ مانگا کرتا ہے)

باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ

جو غلام اپنے مولے (معتق) کو چہوڑ کر دوسرے کو مولی بتا دے یعنی جہوٹ کہے کہ مین فلان کا آزاد کیا ہوا ہون یا لڑکا اپنا باپ چہوڑ کر کسی اور کو باپ بنا دے تو کتنا بڑا گناہ کرتا ہے

سعید بن مالک قال سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی من محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ادعی الی غیر ابیہ وہو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام قال ابو عثمان فلقیت ابا بکرۃ فذکرت ذلک لہ فقال سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی من محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال عاصم فقلت یا ابا عثمان لقد شہد عندک

رجلان ايما رجلين فقال اما احدهما فاول من رمى بسهم في سبيل الله وفي الاسلام يعني
سعد بن مالك والاخر قدم من الطائف في بضعة وعشرين رجلا على اقدامهم فذكر فضلا
ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا اپنے تئیں کہیگا جان بوجھکر تو اوسپر جنت حرام ہے ابو عثمان نے کہا
میں یہ حدیث سعد سے سنکر پھر میں ملا ابو بکرہ سے انہوں نے کہا میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا عاصم نے کہا یعنی ابو عثمان سے کہا تم نے دو مردوں کی گواہیاں دیں ایسے دو مردوں
نے انہوں نے کہا ایک تو ایسے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر مارے (یعنی سعد بن مالک) دوسرے ایسے ہیں جو طائف سے کئی
آدمیوں کے ساتھ آئے پیادوں کی فضیلت بیان کی عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تولى
قوما بغير اذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه يوم القيامة
صرف ولا عدل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر اپنے مولی کے
اجازت کے اور لوگوں سے ولا کرے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن اسکی
فرض قبول ہوگی نہ نفل عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى
الى غير ابيه او انتمى الى غير مواليه فعليه لعنة الله المتتابعة الى يوم القيامة ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو
باپ بناوے یا اپنے مولی کے سوا اور کسیکو مولی بناوے تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی برابر قیامت تک **باب**
في التفاخر بالاحساب حسب نسب پر فخر کرنا منع ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالاباء مؤمن تقي وفاجر شقي
انتم بنو آدم وآدم من تراب ليدعن رجال فخرهم باقوام انما هم فحم من فحم جهنم او ليكونن
اهون على الله من الجعلان التي تدفع بانفها النتن ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے دور کیا تم سے جاہلیت کی نخوت اور غرور کو اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنے کو اب
آدمی دو قسم کے ہیں یا مومن ہیں پرہیزگار یا فاجر ہیں بدکار (یعنی مومنوں میں اور کوئی تفریق نہیں ہے کہ یہ
شریف ہے یہ ذلیل سب مسلمان آپس میں برابر اور اپنی بھائی ہیں تفریق باعتبار اعمال کے ہو سکتی ہے) تم سب آدم
کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے (تو سب کی اصل یکساں ہے پھر فخر کرنا کیسا) لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی قوم پر
فخر کرنا چھوڑ دیں وہ تو ایک کوئلہ ہیں جہنم کے کوئلوں میں سے (یعنی جن باپ دادا پر عرب کے لوگ فخر کرتے ہیں وہ
تو کافر تھے مرتے ہی جہنمی ہو گئے پھر اون پر فخر کرنا گویا لوگوں کو دو [illegible] جتلانا ہے کہ ہمارے باپ دادا جہنمی ہیں

اگر وہ چہوڑ دین گے تو اللہ ذلیل کریگا اونکو گبرے کیڑے سے ذلیل سمجھیگا جو اپنے ناک سے گوہ غلیظ ڈہکیل کر لیجاتا ہے **ف** یعنے اونکی بہی توقیر اونکی اللہ جل جلالہ کے سامنے نہ ہوگی **باب فی العصبیة** تعصب کرنا یعنی اپنی قوم اور عزیزون کی ناحق خلاف شرع مدد کرنا) منع ہے **عن عبد الله بن مسعود** قال من نصر قومه علی غیر الحق فهو کالبعیر الذی ردی فهو ینزع بذنبه **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا جس شخص نے اپنی قوم کی مدد کی ناحق پر تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ کوئین مین گر پڑا اب لوگ اوسکی دم پکڑ کے ہینچتے ہین تو وہ کسیطرح نکل نہ سکیگا اسی طرح یہ آدمی جہنم مین گرا اب نکلنا اوسکا مشکل ہوگا) **عن عبد الله بن مسعود** قال انتهیت الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی قبة من ادم فذکر نحوه **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ ایک قبے کے اندر تہے جو چمڑے کا بنا تہا پہر آپ نے یہی فرمایا جو اوپر گزرا **عن واثلة بن الاسقع** یقول قلت یا رسول الله ما العصبیة قال ان تعین قومك علی الظلم **ترجمہ** واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ تعصب کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعصب یہ ہے کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر **عن سراقة بن مالك بن جعشم المدلجی** قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرته ما لم یأثم **ترجمہ** سراقہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا بہتر تم مین سے وہ شخص ہے جو اپنی قوم پر ظلم نہ ہونے دے (یعنی اگر کوئی اون پر ظلم کرے تو اوسکو دفع کرے) مگر گناہ مین اونکا شریک نہ ہو **عن جبیر بن مطعم** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیس منا من دعا الی عصبیة ولیس منا من قاتل علی عصبیة ولیس منا من مات علی عصبیة **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے جو شخص بلاوے لوگونکو تعصب کیطرف (یعنی خلاف شرع کام کے لیے) اور جو شخص لڑے تعصب سے اور جو شخص مرے تعصب پر **عن ابی موسی** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابن اخت القوم منهم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہانجا کسی قوم کا اوسی قوم مین سے ہے (جب اوسکی باپ کیطرف کے وارث نہون) **عن ابی عقبة** وکان مولی من اهل فارس قال شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم احدا فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذها منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال فهلا قلت خذها منی وانا الغلام الانصاری **ترجمہ** ابو عقبہ سے روایت ہے وہ ملک فارس کا رہنے والا تہا اور عرب کا مولی تہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا جنگ احد مین مین نے ایک شخص کو مارا مشرکون مین سے اور بولا اوٹہا لے یہ وار میرا اور مین فارسی غلام ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکہا اور فرمایا تو نے یہ کیون نہین کہا لے یہ وار میرا اور مین انصاری غلام

ہون ف یہ لڑنیوالون کی عادت ہی کہ جب ایک دوسری پر وار کرتے ہین تو کہتے ہین لو یہ وار - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فارسی ہونے پر فخر کرنا برا جانا اسلیے کہ فارس اوس زمانے مین مجوسی آتش پرست تہی یہ بہی احتمال ہے کہ ابوعقبہ نے اپنے تئین حقیر جانکر یہ کہا ہو کہ میرا وار دیکہہ حالانکہ مین فارسی غلام ہون انصاری یا قریشی نہین ہون جنکی شجاعت مشہور ہے آپ نے فرمایا نہین تو انصاری ہے کیونکہ مولی ہے انصار کا اور ہر قوم کا مولی اوسی قوم مین سے شمار کیا جاتا ہے **باب الرجل یحب الرجل لخیر یراہ** جس شخص سے محبت رکہے تو اوس سے کہدے کہ مین تجہسے محبت رکہتا ہون **عن** المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بہائی سے محبت رکہے تو اوس سے بیان کردے کہ مین تجہسے محبت رکہتا ہون **ف** غرض اس بیان سے یہ ہی کہ اوسکا بہی دل اسکی طرف مائل ہو اور محبت زیادہ بڑہے کیونکہ یہ محبت دنیا کی غرض سے نہین ہے بلکہ خالص خدا کیواسطے ہے **عن** انس بن مالک ان رجلا کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر بہ رجل فقال یا رسول اللہ انی لاحب ہذا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال اعلمہ قال فلحقہ فقال انی احبک فی اللہ فقال احبک الذی احببتنی لہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا اتنے مین ایک اور شخص سامنے سے گزرا وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین اسکو چاہتا ہون آپ نے فرمایا تو نے اوسکو خبر کردی ہی وہ بولا نہین آپ نے فرمایا اوسکو خبر کردی یہ سنکر وہ شخص اوٹہا اور اوس سے جاکر ملا اور بولا مین تجہسے محبت رکہتا ہون خدا کیواسطے وہ شخص بولا تجہسے بہی محبت کرے وہ شخص جسکے واسطے تو نے مجہسے محبت کی یعنی اللہ جل جلالہ **عن** ابی ذر انہ قال یا رسول اللہ الرجل یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل کعملہم قال انت یا اباذر مع من احببت قال فانی احب اللہ ورسولہ قال فانک مع من احببت قال فاعادہا ابوذر فاعادہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص محبت کرتا ہی کسی قوم سے لیکن اونکے برابر عمل نہین کرسکتا آپ نے فرمایا تو اے ابوذر اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہتا ہی ابوذر نے کہا مین تو اللہ اور اوسکے رسول سے محبت رکہتا ہون آپ نے فرمایا تو اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہتا ہے ابوذر نے پہر یہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر وہی فرمایا **ف** یعنی علماے صالحین کی محبت رکہنا اگرچہ اونکا سا عمل نہ ہوسکے بہت غنیمت ہی کیونکہ قیامت مین اونہی لوگون کا ساتہہ ہوگا جن سے دنیا مین الفت اور محبت رکہتا تہا **شعر** احب الصالحین ولست منہم + لعل اللہ یرزقنی صلاحا **عن** انس بن مالک قال ما رایت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرحوا بشئ اشد منہ قال رجل یا رسول اللہ الرجل یحب الرجل علی العمل من الخیر یعمل بہ ولا یعمل بمثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الرجل مع من احب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کبھی اتنا خوش ہوتے نہین دیکھا جتنا اس بات پر خوش ہوئے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو چاہتا ہے اور اوس سے محبت کرتا ہے نیک عملون پر لیکن وہ خود ویسے عمل نہین کرسکتا آپ نے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے اور محبت کرے ف کوئی چیز اس سے زیادہ ہمارے حق مین مفید نہین ہوسکتی کہ ہم اپنے مالک اور مربی خدای عزوجل سے محبت رکھین کیونکہ غایت محبت کی یہی ہے کہ محبوب سے جو منفعت ہمارے خیال مین جم گئی ہے وہ اوٹھاوین خواہ اوس کے دیدار سے لذت حاصل کرین یا اوسکی اقتدارات سے متمتع ہون پھر جتنی محبوب سوا خدا کے ہین اون مین سے کوئی صاحب اقتدار نہین ہے نہ کسی کا جمال ازلی اور ابدی ہے یہ قدرت اور یہ جمال خاصہ ہمارے مالک اور مربی کا ہے پس خداوند کریم ہی سے ہم کو محبت رکھنا چاہیے اس محبت مین کسی کو اوسکی ساتھ شریک نکرنا چاہیے اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور اولیا اور صلحا سے بھی محبت رکھنا ضرور ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ محبت بھی خدا کی محبت ہے اوسی کے ضمن مین اوسکے رسول کی محبت اوسکی اچھے اور پاک بندون کی محبت ہے نہ یہ کہ ہم کو بالذات سوا خدا کے اور کسی سے محبت رکھنا چاہیے ۔ مثلاً جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھی تو یہ محبت اس وجہ سے ہے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے بھیجے ہوئے ہین اور اوسکی بندون مین سے ایک اعلی درجے کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندے ہین پس یہ درحقیقت خدا کی محبت ہوئی اسیطرح صحابہ سے محبت کیون ہے اس لیے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے برگزیدہ بندے کے دوست ہین اسیطرح اہل بیت سے محبت کیون ہے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے رسول کے عزیز و اقارب ہین حاصل یہ ہے کہ اور سب کی محبت خداوند کریم کی محبت کے ضمن مین ہو اور محبوب بالذات سوا خداوند کریم کے اور کوئی نہ ہو اوس وقت ایمان کی حلاوت عمدہ طور سے حاصل ہوتی ہے یہی طریقہ عداوت مین بھی برتنا چاہیے کہ خدا کا دشمن ہمارا عدو بالذات ہے اور باقی کی عداوت اوسکی ضمن مین ہو یہ خلاصہ ہے اون تقریرات کا جو ہمارے مشائخ سے ماثور ہین واللہ اعلم

باب فی المشورۃ

مشورے کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امانتدار ہے ف یعنی نیک صلاح اوسکی مانگی ہے اوسمین خیانت نہ کرے یا جس امر مین صلاح لی ہے وہ اوسکی پاس امانت ہے کہ اوسکا راز فاش نہ کرے بہت آیات اور احادیث سے مشورہ لینے کی فضیلت اور تاکید ثابت ہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بہت سے امور مین اپنی صحابہ سے مشورہ لیتے ہرچند آپ کو مشورے کی حاجت نہ تھی مگر اسمین تعلیم تھی امت کو کہ وہ کوئی کام ملکی یا قومی بدون اہل الرای کے صلاح اور مشورے کی نہ کرین ایک حکیم نے کہا ہے کہ جس حکومت یا سلطنت کا مدار مشورے پر ہوگا اور اوسکی مشیر خیرخواہ اور مخلص اپنے ملک اور قوم کی دوست ہونگے وہ سلطنت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ روز بروز ترقی کرے گی

باب والدال علی الخیر

جو شخص بھلائی کی ہدایت کرے وہ بھلائی کرنیوالے کی برابر ہے عن ابی مسعود الانصاری قال جاء

رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی ابدع بی فاحملنی قال لا اجد ما احملك علیه ولكن
ائت فلانا فلعله ان یحملك فاتاه فحمله فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس سواری نہیں ہے مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری
نہیں ہے لیکن تو فلان شخص کے پاس جا شاید وہ تجھے سواری دیدے وہ شخص اوسکے پاس گیا اوس نے سواری دی پھر وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص نیک بات کو بتلاوے اوسکو اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس
بات کرنیوالے کو ہے باب فی الھوی نفس کی خواہش کا بیان عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه
وسلم قال حبك الشیء یعمی ویصم ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی
چیز کی محبت تجھکو اندھا اور بہرا کردیتی ہے ف یعنی تو اوسکی محبت مین ایسا غافل ہوجاتا ہے کہ اوسکی عیوب اور برائی
کو آنکھ سے دیکھتا نہیں کان سے سنتا نہیں جب تیری آنکھ کان کا یہ حال ہوا تو اور کسی کی نصیحت بھی مفید نہیں ہوتی
یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ بعضون نے موضوع کہہ دیا ہے حالانکہ وہ ... باب فی الشفاعة
عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشفعوا الی لتوجروا ولیقض الله علی لسان
نبیه ما شاء ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو مجھ سے تاکہ تم کو ثواب ہو
پھر فیصلہ تو نبی کی زبان سے وہی ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا باب فی الرجل یبدأ بنفسه فی الکتاب جب خط لکھنے
لگے تو پہلے اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا عن بعض ولد العلاء ان العلاء الحضرمی کان عامل النبی صلی
الله علیه وسلم علی البحرین فکان اذا کتب الیه بدأ بنفسه ترجمہ علاء کے بعض لڑکون سے روایت ہے کہ علاء
حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے بحرین پر وہ جب آپ کو کوئی تحریر بھیجتے تو اوس مین پہلے اپنا نام لکھتے ف
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر اعتراض نہین کیا طریقہ مسنون یہی ہے کہ کاتب خط یون لکھے از طرف فلان
(نام کاتب) بخدمت فلان (نام مکتوب الیہ) عن العلاء بن الحضرمی انه كتب الی النبی صلی الله علیه وسلم
فبدأ باسمه ترجمہ علاء حضرمی سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تو پہلے اپنا نام لکھا
باب کیف یکتب الی الذمی کافر کو کیونکر خط لکھا جاوے عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم
کتب الی هرقل من محمد رسول الله الی هرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الهدی وقال ابن یحیی
عن ابن عباس ان ابا سفیان اخبره قال فدخلنا علی هرقل فاجلسنا بین یدیه ثم دعا بكتاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا فیه بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی هرقل عظیم الروم
سلام علی من اتبع الهدی اما بعد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل بادشاہ کو

روم کو اسطرح سے لکھا۔ محمد کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین ہرقل کو جو روم کا بڑا ہے معلوم ہو سلام ہے اُس
شخص پر جو ہدایت کی راستے پر چلے ایک روایت مین ابن عباس سے یہ ہے کہ ابوسفیان نے اون سے بیان کیا
ہم ہرقل پاس گئے اوس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اوس مین یہ
لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد

باب فی بر الوالدین ماں باپ سے نیکی کرنا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یجزی والد ولدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہین کر سکتا مگر جب اپنے باپ کو کسی کا غلام
دیکھے اور خرید کر اوسکو آزاد کر دیوے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کانت تحتی امراۃ وکنت احبہا وکان
عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میری نکاح مین ایک عورت تھی مین اوسکو چاہتا
تھا لیکن عمر رض اوسکو برا جانتے تھے انہون نے مجھسے کہا تو طلاق دیدے اوس عورت کو مین نے انکار کیا وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا طلاق دیدے اوسکو یعنی باپ کا حکم مان **عن** بہز بن حکیم
عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم الاقرب
فالاقرب وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسال رجل مولاہ من فضل ہو عندہ فیمنعہ ایاہ
الا دعی لہ یوم القیمۃ فضلہ الذی منعہ شجاعا اقرع ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے انہون نے اپنے
باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکے ساتھ احسان کرون آپ نے فرمایا اپنی
ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ پھر جو سب سے پہلے قریب رشتہ دار ہو پھر
جو اوسکے بعد ہو اسیطرح اور آپ نے فرمایا جو شخص اپنے آزاد کیے ہوئے غلام سے وہ مال مانگے جو اوسکی حاجت سے زیادہ
ہو پھر وہ اوسکو نہ دے تو قیامت کی روز وہ مال بشکل ایک گنجے سانپ کے بنکر اوسکے سامنے آویگا **عن** کلیب
بن منفعۃ عن جدہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من ابر قال امک واباک واختک
واخاک ومولاک الذی یلی ذلک حقا واجبا ورحما موصولۃ ترجمہ کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے
الحارث سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکے ساتھ سلوک کرون آپنے
فرمایا اپنی ماں اور باپ اور بہن اور بھائی کے ساتھ اور اپنے آزاد کرنیوالے کے ساتھ ان لوگون کا حق واجب ہے اور ناتا
ہے جسکا ملانا چاہیے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر ان
یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ وکیف یلعن الرجل والدیہ قال یلعن ابا الرجل فیلعن اباہ ویلعن

امه فيلعن امه ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب گناہون مین بڑا
گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی مان باپ پر لعنت کرے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی مان باپ پر آدمی کیسی لعنت کریگا
آپ نے فرمایا اسطرح کہ لعنت کرے ایک شخص کے باپ پر وہ اوسکی باپ پر لعنت کری یا لعنت کری اوسکی مان پر وہ اوس
کی مان پر لعنت کرے (تو یہی ذریعہ اپنی مان باپ پر لعنت کرانے کا) اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو بری کام کا ذریعہ
اور باعث ہو وہ بہی برا ہے جیسی اللہ نے فرمایا تم اون لوگون کو برا نہ کہو جنکو مشرکین پکارتے ہین اللہ کے سوا تا
کہ وہ لوگ برا کہین اللہ جل جلالہ کو اپنی نادانی سے ۔ عن مالك بن ربيعة الساعدي قال بينا نحن عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله هل بقي من بر ابوي
شئ ابرهما به بعد موتهما قال نعم الصلوة عليهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من
بعدهما وصلة الرحم التي لا توصل الا بهما واكرام صديقهما ترجمہ مالک بن ربیعہ ساعدی سی روایت
ہی کہ ہم بیٹھے ہوئے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے مین ایک شخص آیا بنی سلمہ مین سی اور عرض کیا یا رسول اللہ
میری مان باپ مر گئے ہین اب بھی کوئی صورت اون کے ساتھ احسان کرنی کی باقی ہے آپ نے فرمایا ہان کیون نہین
اون کے واسطی دعا اور استغفار کرنا اور اونکی وصیت یا اقرار کو پورا کرنا اور اوس ناتے کو جوڑنا جو اونہی سے جڑتا تہا
اور اون کے دوست کی خاطر کرنا ۔ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابر البر صلة المرء
اهل ود ابيه بعد ان يولي ترجمہ ابن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی
نیکی یہ ہے کہ آدمی خاطر کرے اپنی باپ کی دوستون کی جب باپ کا انتقال ہو جاوے ۔ عن ابي الطفيل قال رأيت
النبي صلى الله عليه وسلم يقسم لحما بالجعرانة قال ابو الطفيل وانا يومئذ غلام احمل عظم الجزور اذا
اقبلت امراة حتى دنت الى النبي صلى الله عليه وسلم فبسط لها رداءه فجلست عليه فقلت من هي فقالوا
هذه امه التي ارضعته ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جعرانہ (
ایک مقام ہے مکے سی ایک منزل پر طائف کی راہ مین جسکو بڑا عمرہ کہتی ہین) مین آپ گوشت تقسیم کر رہے تہے مین اون دنون
ایک لڑکا تہا جو اونٹ کی ہڈی اوٹہایا کرتا تہا اتنے مین ایک عورت آئی جب قریب پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے تو آپ نے اپنی چادر اوسکی لیی بچھا دی وہ اوس پر بیٹھی مین نے پوچھا یہ عورت کون ہی لوگون نی کہا یہ وہ عورت
ہی جس نے آپ کو دودہ پلایا تہا (یعنی حلیمہ یا ثویبہ) ۔ عن عمر بن السائب انه بلغه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان جالسا يوما فاقبل ابوه من الرضاعة فوضع له بعض ثوبه فقعد عليه ثم اقبلت امه
فوضع لها شق ثوبه من جانبه الآخر فجلست عليه ثم اقبل اخوه من الرضاعة فقام رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاجلسه بين يديه ترجمہ عمر بن سائب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز

بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین آپ کے رضاعی باپ (دودھ باپ) آئے آپ نی اون کے لیے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا وہ اوس
پر بیٹھ گئے پھر آپکے رضاعی مان آئین آپنے اون کے لیے دوسرا کونا اپنے کپڑے کا بچھا دیا وہ اوس پر بیٹھ گئین پھر آپکے
رضاعی بھائی آئے آپ کھڑے ہو گئے اور اون کو اپنے سامنے بٹھایا

باب فی فضل من عال یتامی جو شخص یتیمون کی پرورش کرے تو اوسکو کتنا ثواب ہے

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له انثی فلم یئدها ولم یهنها ولم یوثر ولده علیها قال یعنی الذکور ادخله الله الجنة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس لڑکی (دختر) ہو پھر اوسکو جیتا نہ گاڑے (جاہلیت کا ذکر کیا کرتے تھے) نہ اوسکو ذلیل و خوار سمجھے نہ لڑکے کو اوس پر فوقیت دے (یعنے لڑکے کی زیادہ خاطر اوس لڑکی سے نہ کرے) تو اللہ اوسکو جنت میں لیجاویگا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عال ثلث بنات فادبهن وزوجهن واحسن الیهن فله الجنة **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین بیٹیون کو پرورش کرے پھر اونکو تعلیم دے (یعنے ادب اور طریقہ خانہ داری اور حسن معاشرت اور کفایت شعاری سکھاوے) اور اونکا نکاح کردے اور اون کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اوسکے واسطے جنت ہے دوسری روایت مین ہے ثلث اخوات او ثلث بنات او ابنتان او اختان یعنے تین بہنین ہون یا تین بیٹیان ہون یا دو بہنیں ہون یا دو بیٹیان ہون

عن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وامرأة سفعاء الخدین کهاتین یوم القیمة واومی یزید بالوسطی والسبابة امرأة آمت من زوجها ذات منصب وجمال حبست نفسها علی یتاماها حتی بانوا وماتوا **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت مین مین اور جو عورت کالی رخسارون کی ہو (یعنے خاوند کے مر جانے سے زیب اور زینت چھوڑ دی اور یتیم بچون کی پرورش مین کالی پیلی ہو جاوے) اسطرح ہون گے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے (جن مین کچھ فاصلہ نہین ہے) وہ عورت مراد ہے جو اپنی خاوند کے مر جانے کے بعد ہر چند عزت دار خوبرو رکھتی ہو پر دوسرا نکاح نہ کرے یتیمون کی پرورش کے لیے یہانتک کہ وہ بڑے ہو جاوین یا مر جاوین (یہ جب ہے کہ سوا اوس عورت کے اور کوئی بچون کا سنبھالنے والا نہ ہو اور اوس عورت کو دل سے خاوند کی خواہش نہ ہو ورنہ نکاح کر لینا بہتر ہے)

باب جو شخص یتیم کی پرورش اپنے ذمے لیوے

عن سهل ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا وکافل الیتیم کهاتین فی الجنة وقرن بین اصبعیه الوسطی والتی تلی الابهام **ترجمہ** سہل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور یتیم کا پالنے والا قیامت مین ایسے قریب ہون گے اور اشارہ کیا کلمہ کی اور بیچ کی انگلی سے

باب فی حق الجوار ہمسائے کے حق کا بیان

عن عائشة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انه لیورثنه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل مجھکو ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم دیتے یہانتک کہ مین سمجھا وہ اوسکو ترکہ بھی دلا دیں گے عن عبداللّٰہ بن عمرو انہ ذبح شاۃ فقال اھدیتم لجاری الیہودی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہون نے ایک بکری ذبح کی اور کہا تم نے میرے ہمسایے یہودی کو حصہ بھیجا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ جبریل مجھکو ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم دیتے یہانتک کہ مین سمجھا وہ اوسکو وارث بنا دین گے عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو جارہ فقال اذھب فاصبر فاتاہ مرتین او ثلاثا فقال اذھب فاطرح متاعک فی الطریق فطرح متاعہ فی الطریق فجعل الناس یسالونہ فیخبرھم خبرہ فجعل الناس یلعنونہ فعل اللہ بہ وفعل فجاء الیہ جارہ فقال لہ ارجع لا تری منی شیئا تکرھہ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اپنے ہمسائی کی شکایت کرنے لگا آپ نے فرمایا جا اور صبر کر دو تین دفعہ پھر آیا آپ نے فرمایا اپنا اسباب نکال سڑک پر رکھدے اوس نے اپنا اسباب رستے مین ڈالدیا لوگون نے وجہہ پوچھنا شروع کی اوس نے اپنے ہمسائی کی ایذا دہی کا حال بیان کیا تو لوگون نے اوسکے ہمسائے پر لعنت کرنا اور بددعا کرنا شروع کیا کہ اللہ اوسکو ایسا کرے ویسا کرے پھر اوسکا ہمسایہ آیا اور کہا چلو اپنے گھر مین چلو اب مین کوئی ایسی بات نہ کرونگا جو تجھکو ناگوار ہو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت ترجمہ ابو ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو ایذا نہ دے اپنے ہمسائی کو اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ زبان سے بہتر بات نکالے نہیں تو چپ رہے فضول اور لغو باتین نکرے عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان لی جارین بایھما ابدأ قال بادناھما بابا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہین مین کسکے ساتھ پہلے احسان کرون آپ نے فرمایا جسکا دروازہ قریب ہو اگرچہ دیوار دور ہو

باب فی حق المملوک

غلام لونڈی کے حقوق کا بیان عن علی قال کان اخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اخیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا نماز کا خیال رکھو نماز کا خیال رکھو اور اللہ سے ڈرو غلام لونڈی کے باب مین یعنی اون پر ظلم نکرو طاقت سے زیادہ اون سے محنت نہ لو غصہ سے زیادہ سزا نہ دو کھانے کپڑے کی تکلیف نہ دو بعضون نے کہا ما ملکت ایمانکم سے اموال زکوۃ ہین یعنی زکوۃ دیا کرو عن انس

المعرور بن سوید قال رایت ابا ذر بالربذة وعلیه برد غلیظ وعلی غلامه مثله قال فقال القوم یا ابا ذر لو کنت اخذت الذی علی غلامك فجعلته مع هذا فکانت حلة وکسوت غلامك ثوبا غیره قال فقال ابو ذر انی کنت ساببت رجلا وکانت امه اعجمیة فعیرته بامه فشکانی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا ذر انك امرؤ فیك جاهلیة قال انهم اخوانکم فضلکم الله علیهم فمن لم یلائمکم فبیعوه ولا تعذبوا خلق الله ترجمہ معرور بن سوید سے روایت ہی مین نی ابو ذر کو دیکھا ربذہ (ایک موضع ہی قریب مدینہ کی) مین وہ ایک موٹی چادر پہنی ہوئی تہے اور اونکا غلام بھی ویسی ہی چادر پہنی ہوئے تہا لوگون نی کہا ای ابو ذر تم غلام پر کی چادر لے کیون نہین لیتی تاکہ جوڑا پورا ہوجاوے اوسکو ایک اور کپڑا لے دینا ابو ذر نے کہا مین نی ایک شخص سے گالی گلوج کی وسکی مان عربی نہ تھی تو مین نے مان کی گالی اوسکو دی اوس نے میری شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا ای ابو ذر تو ایسا آدمی ہے جسمین جاہلیت کی بو باقی ہو (جیسی جاہلیت کا قاعدہ تہا کہ فخر کرتے تہے نسب اور حسب پر اور حقیر جانتے تہے اور ملک کے لوگون کو) آپ نے فرمایا غلام لونڈی تمہاری بھائی بہن مین (کیونکہ سب آدم کی اولاد ہین) مگر اللہ نے تم کو اون پر فضیلت دی (یعنی تم کو اونکا حاکم بنایا اور اونکو محکوم کر دیا) تو جس سی تم کو موافقت نہو اوسکو بیچ ڈالو یہ نہین کہ خواہ نخواہ ظلم کرکے اوسکو رکھو اور مت تکلیف دو اللہ کی مخلوق کو عن المعرور قال دخلنا علی ابی ذر بالربذة فاذا علیه برد وعلی غلامه مثله فقلنا یا ابا ذر لو اخذت برد غلامك الی بردك فکانت حلة وکسوته ثوبا غیره قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیکسه مما یلبس ولا یکلفه ما یغلبه فان کلفه ما یغلبه فلیعنه ترجمہ معرور سے روایت ہی ہم ابو ذر پاس ربذہ مین گئی وہ ایک چادر اوڑہی تھی اور اونکا غلام بھی ویسی ہی چادر اوڑہی تہا ہم نے کہا تم اپنے غلام کی چادر لے کیون نہین لیتی ایک جوڑا ہو جاویگا اور اوسکو دوسرا کپڑا دینا انہون نے کہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی کہ تمہاری بہائی ہین جنکو اللہ نے تمہاری ہاتہ تلی کر دیا ہے پہر جسکا بہائی اوس کے ہاتہ تلے ہو تو جو آپ کہاوے وہی اوسکو کہلاوے اور جو آپ پہنے وہی اوسکو پہناوے اور ایسی کام کو اوس سے نہ کہے جس سی وہ عاجز ہو جاوے اگر کہے تو آپ بہی اوس کی مدد کرے عن ابی مسعود الانصاری قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود قال ابن المثنی مرتین لله اقدر علیك منك علیه فالتفت فاذا هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله هو حر لوجه الله قال اما انك لو لم تفعل للفعتك النار او لمستك النار ترجمہ ابو مسعود انصاری سی روایت ہی مین اپنی ایک غلام کو مار رہا تہا استنے مین ایک آواز پیچھے سی آئی ای

ابا مسعود جان رکھ کہ اللہ تجھپر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے جتنا تو اسپر رکھتا ہے مین نے اودہر دیکھا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کیواسطے آپنے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجھے جہنم کی آگ
لپٹ لیتی یا لپٹ جاتی عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لایمکم من مملوکیکم
فاطعموہ مما تاکلون واکسوہ مما تکسون ومن لم یلایمکم منہم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ
ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موافق ہو تمہارے مزاج کی غلام لونڈی مین سے
تو اسکو کہلاؤ جو تم کہاتے ہو پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو نا موافق ہو اوسکو بیچ ڈالو اور مت عذاب کرو اللہ کی مخلوق کو
عن رافع بن مکیث وکان ممن شہد الحدیبیۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم ترجمہ رافع بن مکیث سے روایت ہے وہ صلح حدیبیہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ تھے آپنے فرمایا غلام لونڈی کے ساتہہ اچھا برتاؤ کرنا برکت ہے اور برا برتاؤ کرنا نحوست ہے عن عبد اللہ
بن عمر یقول جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم نعفو عن الخادم فصمت ثم
اعاد الیہ الکلام فصمت فلما کان فی الثالثۃ قال اعفوا عنہ فی کل یوم سبعین مرۃ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کتنی بار ہم معاف کرین
خدمتگار کے قصور کو آپ چپ ہو رہے پھر اوس نے پوچہا آپ چپ ہو رہے پہر اوس نے پوچہا آپ نے فرمایا ہر روز ستر بار معاف
کیا کرو عن ابی ہریرۃ حدثنی ابو القاسم نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قذف مملوکہ وہو بری
مما قال جلد لہ یوم القیمۃ حدا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مجہسے ابو القاسم نبی التوبہ (یعنی بہت استغفار کرنیوالے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو شخص زنا کی تہمت اپنی غلام یا لونڈی کو لگا دے حالانکہ وہ غلام یا لونڈی اس فعل سے
پاک ہون تو (اگرچہ دنیا مین اوسپر حد قذف نہ پڑیگی) قیامت کے روز کوڑے مارا جاویگا حد قذف مین عن ہلال بن
یساف قال کنا نزولا فی دار سوید بن مقرن وفینا شیخ فیہ حدۃ ومعہ جاریۃ فلطم وجہہا فما
رایت سویدا اشد غضبا منہ ذاک الیوم قال عجز علیک الا حر وجہہا لقد رایتنا سابع سبعۃ من
ولد مقرن وما لنا الا خادم فلطم اصغرنا وجہہا فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعتقہا ترجمہ ہلال بن
یساف سے روایت ہے ہم سوید بن مقرن کے گہر مین اترے تھے اور ہمارے ساتہہ ایک بوڑہا تیز مزاج والا تہا اوسکی ایک لونڈی تہی
اوسنے اوسکو طمانچہ مارا تو سوید کو مین نے کبھی نہین دیکہا کہ اتنی غصہ ہوئے ہون جیسے اوس روز غصہ ہوئے اور کہا اب تو
عاجز ہے اسکے تدارک سے سوا اسکے کہ اوسکو آزاد کر دے اور تو نے ہم کو دیکہا ہم ساتوین اولاد تھے مقرن کی اور ہمارے پاس
ایک خادم تہا ہم مین سے جو سب سے چہوٹا تہا اوس نے اوس خادم کے منہ مین طمانچہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو آزاد کرنیکا حکم دیا عن معاویۃ بن سوید بن مقرن قال لطمت مولی لنا فدعاہ ابی ودعانی فقال

اقصر منه فانا معشر بنی مقرن کنا سبعة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم لیس لنا الا خادم
فلطمها رجل منا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتقوها قالوا انه لیس لنا خادم غیرها
قال فلتخدمهم حتی یستغنوا فاذا استغنوا فلیعتقوها ترجمہ معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت
ہی مین نے ایک آزاد کیے ہوئی غلام کو طمانچہ لگایا تو میری باپ نے مجھکو اور اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے کہا تو بدلے کے (یعنے
تو بھی ایک طمانچہ مار لے حالانکہ وہ غلام تہا ان کے گھر کا) کیونکہ ہم مقرن کے بیٹے ہم سات نفر تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے وقت مین اور سوا ایک خادم کے اور کوئی خادم نہ تہا ہم مین سے کسی نے اوسکو ایک طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوسکو آزاد کر دو ہم لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکے کوئی خادم ہمارے پاس نہین ہے آپ نے فرمایا
اچھا جبتک یہ لوگ غنی نہ ہون تب تک یہی خادم خدمت کرے جب غنی ہو جاوین تو اوسکو آزاد کر دین عن زاذان
قال اتیت ابن عمر وقد اعتق مملوکا له فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال ما فیه من الاجر ما
یسوی هذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لطم مملوكه او ضربه فكفارته ان يعتقه
ترجمہ زاذان سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر پاس آیا انہون نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تہا تو زمین سے ایک تنکا اٹھایا
اور کچھ پھر کہا اسکے آزاد کرنے مین مجھکو اتنا بھی ثواب نہین ہے کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ لگا دے یا مارے تو اوسکا کفارہ یہ ہے کہ اوسکو آزاد کر دے باب فی المملوک اذا
نصح غلام لونڈی جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرین تو اون کو کتنا ثواب ہے عن عبد الله بن عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا نصح لسیده واحسن عبادة الله فله اجره مرتین ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اچھی طور سے عبادت
کرے اللہ کی تو اوسکو دوہرا ثواب ہے باب فیمن خبب مملوکا علی مولاہ جو شخص کسی کے غلام کو بہکا دے تو
اوسکا کتنا بڑا گناہ ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خبب زوجة امرء او
مملوکه فلیس منا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی جورو یا غلام
لونڈی کو بہکا دے (اور اوسکو خاوند یا مالک سے باغی کر دے) تو وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنے مسلمانون کے فرقے مین سے
نہین ہے اسلیے کہ یہ فعل شیوہ اسلام کے خلاف ہے) باب فی الاستیذان اذن مانگنے اور اجازت لیکر
کسی کے مکان مین جانا چاہیے عن انس بن مالک ان رجلا اطلع من بعض حجر النبی صلی الله علیه وسلم
فقام الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بمشقص او مشاقص فقال کانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم یختله لیطعنه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی
حجرے مین آپ ایک تیر لیکر اوٹھے گویا مین آپکو دیکھ رہا ہون تاکہ ماریں اوسکو غفلت مین (جو شخص کسی کے گھر مین بغیر اجازت

نے جہانکے اوسکی بھی سزا ہے عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اطلع فی دار
قوم بغیر اذنہم ففقؤا عینہ فقد ہدرت عینہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے گھر مین جہانکے بغیر اوسکی اجازت کے پھر وہ اوسکی آنکھ پھوڑ دے تو اوسکا بدلہ نہ لیا جاویگا
عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل البصر فلا اذن ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اندر نگاہ پڑ گئی تو پھر اذن کی کیا حاجت ہے یعنی اذن لینا اندر جانے
سے پہلے چاہیے جب اندر چلا گیا یا دیکھنے لگا تو پھر اذن لینا بے فائدہ ہے عن کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن
امیۃ بعثہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلبن وجدایۃ وضغابیس والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
باعلی مکۃ فدخلت ولم اسلم فقال ارجع فقل السلام علیکم وذلک بعد ما اسلم صفوان بن
امیۃ ترجمہ کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ نے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا
دودہ اور ہرن اور ککڑیاں دیکر اور آپ مکے کے بلندی مین تھے وہ گیا اور سلام نہین کیا آپ نے فرمایا لوٹ جا اور کہہ
السلام علیکم اور یہ نقل بعد اسلام لانے صفوان کے تھے عن رجل من بنی عامر انہ استاذن علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وہو فی بیت فقال الج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخادمہ اخرج الی ہذا فعلمہ الاستیذان
فقل لہ قل السلام علیکم ادخل فسمعہ الرجل فقال السلام علیکم ادخل فاذن لہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فدخل ترجمہ ایک شخص بنی عامر رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر آیا اور اوس نے اذن مانگی
اندر آنے کا تو کہنے لگا کیا مین گھسون آپ نے اپنے خادم سے فرمایا جا اور اوسکو اذن لینا سکھادے کہ یون کہے السلام علیکم
کیا مین اندر آؤن پھر اوس شخص نے سن لیا اوس نے کہا السلام علیکم کیا مین اندر آؤن آپ نے اجازت دی اوسکو اندر
آنے کی عن ہزیل قال جاء رجل قال عثمان سعد فوقف علی باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاذن
فقام علی الباب قال عثمان مستقبل الباب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا عنک او
ہکذا فانما الاستیذان من النظر ترجمہ ہزیل سے روایت ہے ایک شخص آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس (عثمان کی روایت مین ہے کہ وہ سعد بن ابی وقاص تھے) تو آپ کے دروازے پر کھڑے ہوئے
اجازت مانگنے کو لیکن منہ دروازے کیطرف تھا (یعنی اندر سارا گھر دکھلائی دیتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون سے فرمایا اسطرح کھڑا ہو کیونکہ اجازت لینا اسی واسطے لازم ہے کہ بیگانہ ایک گھر کے لوگون پر نظر نہ پڑے (شاید وہ
بے ستر ہون) اور جب ایسے جا کر کھڑے ہوئے کہ گھر کے اندر سب دکھلائی دینے لگا تو پھر اجازت لینے سے کیا فائدہ باب
کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستیذان آدمی کتنی بار سلام کرے اجازت لینے مین عن ابی سعید الخدری قال کنت
جالسا فی مجلس من مجالس الانصار فجاء ابوموسی فزعا فقلنا لہ ما افزعک قال امرنی عمر ان اتیہ

فاتیته فاستاذنت ثلثا فلم یوذن لی فرجعت فقال ما منعك ان تاتینی فقلت قد جئت
فاستاذنت ثلثا فلم یوذن لی وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یوذن
له فلیرجع قال لتاتینی علی هذا بالبینة قال فقال ابو سعید لا یقوم معك الا اصغر القوم
قال فقام ابو سعید معه فشهد له **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے میں انصار کے ساتھ ایک مجلس
میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسی گھبراتے ہوئے آئے ہم نے کہا کیوں کیوں کیا ہوا انہوں نے کہا مجھے عمرؓ نے بلا
بھیجا میں گیا تین بار ان سے اذن مانگا اندر آنیکا لیکن کچھ جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا انہوں نے پھر کہا تم کیوں
اندر نہ آئے میں نے کہا میں آیا اور تین بار اذن مانگا لیکن جواب نہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی تین بار اذن مانگے پھر اسکو اذن نہ ملے تو وہ لوٹ جاوے عمرؓ نے کہا تم اس بات پر کوئی گواہ لاؤ
(یعنی کسی صحابی کو پیدا کرو جس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو) ابو سعید نے کہا تمہارے ساتھ
وہ شخص جاویگا جو سب مجلس کے لوگوں میں چھوٹا ہے پھر ابو سعید ابو موسی کے ساتھ گئے اور گواہی دی **ف** کہ میں
نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے ۔ یہ فعل حضرت عمر کا محمول ہے احتیاط اور تاکید اور تنبیہ پر
تاکہ لوگ حدیث کی روایت میں احتیاط کریں اور جو جھوٹے ہوں وہ عمداً غلط روایت کرنا چھوڑ دیں اس خیال سے
کہ دوسرا گواہ نہ ملیگا تو سزا ہوگی اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ایک شخص عادل کی روایت حدیث میں معتبر نہیں ہے
کیونکہ خود حضرت عمرؓ نے کئی مقاموں میں ایک شخص کی روایت قبول کی ہے جیسے حمل بن مالک کی جنین کی
دیت میں اور عبدالرحمن بن عوف کی جزیہ میں ۔ ابن دقیق العید نے کہا اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان متعصب مقلدین
پر جنکے سامنے حدیث بیان کیجاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو فلاں مجتہد کو معلوم نہ ہوتی کیونکہ حضرت عمرؓ
ایسے شخص پر بہت سی حدیثیں پوشیدہ تھیں اور انکو معلوم نہ تھیں پھر اور مجتہد یا عالم کا کیا ذکر ہے عن ابی موسی
انه اتی عمر فاستاذن ثلثا فقال یستاذن ابو موسی یستاذن الاشعری یستاذن عبد الله بن قیس فلم
یاذن له فرجع فبعث الیه عمر ما ردك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یستاذن احدکم
ثلثا فان اذن له والا فلیرجع قال ائتنی ببینة علی هذا فذهب ثم رجع فقال هذا ابی فقال ابی
یا عمر لا تکن عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر لا اکون عذابا علی اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے وہ حضرت عمرؓ پاس آئے اور تین بار اجازت مانگی اندر
آنے کی اسطرح سے کہ ایکبار کہا اذن چاہتا ہے ابو موسی پھر کہا اذن چاہتا ہے اشعری پھر کہا اذن چاہتا ہے عبد اللہ
بن قیس (پہلے ابو موسی نے اپنی کنیت جو مشہور تھی بیان کی پھر نسبت بیان کی پھر نام بیان کیا تاکہ حضرت عمرؓ نے
ایک آدمی ان کے پیچھے روانہ کیا (جب وہ آئے) تو کہا تم کیوں لوٹ گئے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اذن مانگی ہر کوئی تم مین سے تین مرتبہ پھر اگر اذن دیا جاوے تو بہتر (اندر جاوے) ورنہ لوٹ جاوے حضرت عمر نے کہا
اسبات پر گواہ لاؤ وہ لوٹ گئے اور ابی بن کعب کو لیکر آئے ابوموسی نے کہا یہ ابی گواہ ہین رشاید یا ابوسعید کی گواہی کے بعد ہو گا
ابی نے کہا اے عمر مت تکلیف دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حضرت عمر نے کہا مین ہرگز نہین تکلیف دونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو **عن** عبید بن عمیر ان اباموسی استاذن علی عمر بهذه القصة
قال فيه فانطلق بابي سعيد فشهد له فقال اخفي على هذا من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم
الهاني الصفق بالاسواق ولكن تسلم ما شئت ولا تستاذن **ترجمہ** عبید بن عمیر سے روایت ہے ابوموسی
نے اذن مانگا حضرت عمر سے پھر یہی قصہ بیان کیا یہانتک کہ ابوموسی ابوسعید کو لیکر آئے انہون نے گواہی دی تب حضرت عمر
نے کہا کیا یہ حدیث مجھسے پوشیدہ رہ گئی غافل کر دیا مجھکو بازارون کی خرید و فروخت نے اب تم سلام کیا کرو جتنی مرتبہ
چاہو اور اذن لینے کی ضرورت نہین (یہ حضرت عمر نے ابوموسی کی خوش کرنیکے لیے کہا کہ آیندہ سے تم بلا تکلف سلام کرکے
چلے آیا کرو تمہارے واسطے اجازت لینے کی ضرورت نہین ہے) **عن** ابی بردة عن ابيه بهذه القصة قال فقال عمر
لابي موسى اني لم اتهمك ولكن الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شديد **ترجمہ** ابوبردہ نے
ابوموسی سے ایسا ہی روایت کیا اس مین یہہ ہے کہ حضرت عمر نے ابوموسی سے کہا مین نے تم کو جھوٹا نہین سمجھا مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا ایک سخت امر ہے (یعنے بڑی احتیاط اور ہوشیاری حدیث کی روایت مین لازم ہے ایسا نہو
کہ بھول چوک ہو جاوے یا نافہمی سے الفاظ بدلنے مین مطلب کچھہ کا کچھہ ہو جاوے) دوسری روایت مین ہے فقال عمر
لابي موسى اما اني لم اتهمك ولكن خشيت ان يتقول الناس على رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**
عمر نے ابوموسی سے کہا مین نے تم کو جھوٹا نہین سمجھا لیکن مین ڈر گیا ایسا نہو کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باتین
گڑھنے لگین (یعنی حدیث کی روایت مین احتیاط چھوڑ دین) **عن** قيس بن سعد قال زارنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم في منزلنا فقال السلام عليكم ورحمة الله قال فرد سعد ردا خفيا قال قيس فقلت
الا تاذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذره يكثر علينا من السلام فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم السلام عليكم ورحمة الله ثم رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واتبعه سعد فقال
يارسول الله اني كنت اسمع تسليمك وارد عليك ردا خفيا لتكثر علينا من السلام قال فانصرف
معه رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر له سعد بغسل فاغتسل ثم ناوله ملحفة مصبوغة بزعفران
او ورس فاشتمل بها ثم رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه وهو يقول اللهم اجعل صلوتك
ورحمتك على آل سعد بن عبادة قال ثم اصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الطعام فلما اراد
الانصراف قرب له سعد حمارا قد وطأ عليه بقطيفة فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سعد

یا قیس اصحب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قیس فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم

ارکب فابیت ثم قال اما ان ترکب واما ان تنصرف قال فانصرفت **ترجمہ** قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ملاقات کو ہماری گھر مین تو آپنے دروازہ پر ٹھہر کر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس نے کہا کیون تم اجازت نہین دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنی

کی سعد نے کہا ذرا صبر کر آپ زیادہ تر سلام کرین گے ہم لوگون پر یعنی اگر پہلی ہی مرتبہ مین اگر جواب ہوتا تو دوبارہ

اور سہ بارہ سلام کی نوبت نہ آتی حالانکہ آپ کے ہر ایک سلام مین امید ہے بڑی برکت اور رحمت اور صحت اور سلامتی

کی ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا پھر آپ نے فرمایا السلام

علیکم ورحمۃ اللہ بعد اسکی آپ لوٹ گئے اور سعد آپ کے پیچھے نکلے سعد نے کہا یا رسول اللہ مین آپ کے سلام کو سنتا تہا

لیکن آہستہ سے جواب دیتا تہا اس آرزو سے کہ آپ زیادہ سلام کرین ہم لوگون پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے

ساتھ لوٹ آئے سعد نے ایک چادر آپکو دی جو زعفران یا ورس مین رنگی ہوئی تھی آپ نے اوسکو لپیٹ لیا بعد اوسکے

دونوں ہاتھ اوٹھا کر فرمایا یا اللہ اپنی برکت اور رحمت نازل کر سعد بن عبادہ کی اولاد پر پھر آپ نے کہانا کھایا جب لوٹنے

کا قصد کیا تو سعد سواری کے لیے ایک گدہا لائے جسپر چادر پڑی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر سوار ہوے

سعد نے کہا ای قیس ساتھ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیس کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

فرمایا سوار ہو جا مین نے انکار کیا آپ نے فرمایا تو سوار ہو نہین جا مین لوٹ آیا **عن** عبد الله بن بسر قال کان

رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجهه ولکن من رکنه

الایمن او الایسر ویقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن علیها یومئذ

ستور **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر آتی تو دروازہ

کیطرف منہ کر کے کھڑے ہوتے بلکہ داہنی یا بائین چوکھٹ کیطرف کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم السلام علیکم کیونکہ

اون دنون دروازون پر پردے نہ تھے **عن** جابر انه ذهب الی النبی صلی الله علیه وسلم فی دین ابیه فدققت

الباب فقال من هذا فقلت انا قال انا انا کانه کرهه **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس گیا اپنے باپ کے قرضے کی گفتگو کرنے تو مین نے دروازہ ٹھونکا آپنے پوچھا کون ہے مین نے کہا مین ہون

آپ نے فرمایا مین تو مین بھی ہون اور آپنے اسکو برا جانا اسلیے کہ مین کہنا کیا فائدہ ہے جیسی ہندوستان کا قاعدہ ہے

وہ تو پوچھتا ہے کہ تو کون ہے اسکی جواب مین اپنا نام و نشان بیان کرنا چاہیے تاکہ اشتباہ رفع ہو اور مین کہنے سے تو ویسا ہی

ابہام رہتا ہے **عن** نافع بن عبد الحارث قال خرجت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی

دخلت حائطا فقال لی امسک الباب فضرب الباب فقلت من هذا وساق الحدیث **ترجمہ** نافع بن عبد الحارث

سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا ایک باغ مین گیا آپ نے فرمایا اسکا دروازہ بند کیے رہنا
ایک شخص نے دروازہ باہر سے ٹھوکا مین نے پوچھا کون ہے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک **باب** فی الرجل یدعی
ایکون ذلک اذنہ جب کوئی شخص بلایا ہی جاوے تو اوسکو اذن لینے کی حاجت ہے یا نہین **عن** ابی ہریرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ایک آدمی کو کسی کے بلانے کے لیے بھیجے تو وہی اوسکا اذن ہے پھر جب اوسکے ساتھ جاتا
ہو تو دوبارہ اذن لینے کی ضرورت نہین مگر یہ جب ہے کہ مکان قریب ہو اور وہ مکان مردانہ ہو ورنہ پھر اذن لینا
اسلام کے واسطے بہتر ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم
فجاء مع الرسول فان ذلک لہ اذن **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کوئی بلایا جاوے آدمی بھیجکر اور وہ اوسکے ساتھ آوے تو اذن لینے کی حاجت نہین بیہقی نے
کہا یہ جب ہے کہ اوسکے گھر مین اوسکی عورت نہ ہو ورنہ اذن لینا چاہیے **باب** فی الاستیذان فی العورات
الثلث کلام اللہ مین تین وقت جو اذن لینے کا حکم آیا ہے اوسکے موافق اب عمل کرنا ضرور ہے یا نہین **عن** ابن
عباس یقول لم یؤمن بہا اکثر الناس آیۃ الاذن وانی لآمر جاریتی ہذہ تستاذن علی
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے آیت استیذان پر اکثر لوگون نے عمل نہین کیا مگر مین نے تو اپنے اس لونڈی کو بھی
حکم دیدیا ہے کہ میرے پاس اذن لیکر آوے **عن** عکرمۃ ان نفرا من اہل العراق قالوا یا ابن عباس
کیف تری ہذہ الآیۃ التی امرنا فیہا بما امرنا ولم یعمل بہا احد قول اللہ تعالی یا ایہا
الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرات
من قبل صلوۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ ومن بعد صلوۃ العشاء ثلث
عورات لکم لیس علیکم ولا علیہم جناح بعدہن طوافون علیکم بعضکم علی بعض واللہ
علیم حکیم قال ابن عباس ان اللہ حلیم رحیم بالمومنین یحب الستر وکان الناس لیس
لبیوتہم ستور ولا حجال فربما دخل الخادم او الولد او یتیمۃ الرجل والرجل علی اہلہ
فامرہم اللہ بالاستیذان فی تلک العورات فجاءہم اللہ بالستور والخیر فلم ار احدا یعمل بذلک
بعد **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے چند لوگون نے جو عراق کے رہنے والے تھے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے ہو اس آیت
کے باب مین ہمین ہم کو حکم ہوا جو حکم ہوا لیکن اوسپر کسی نے عمل نہین کیا یعنے یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین
اخیر تک یعنے ایمان والو چاہیے کہ اذن لیکر آوین تمہارے پاس تمہارے غلام لونڈیان اور جو لڑکے کہ ابھی نہین پہنچے
جوان نہین ہوئے تین بار فجر کی نماز سے پہلے اور جب دوپہر کو تم کپڑے اوتارتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد یہ تین وقت ہین

جن مین ستر کہلنی کا خیال ہوتا ہے اوران کے سوا اور وقتون مین چہپ کر گناہ نہین پہرتے وسیرکر آئیں دوسرے ما بین حیل اور اسد خوب جانتا ہے حکمت والا ابن عباس نے کہا اسد جل جلالہ رحیم اور حلیم ہے مومنین کے ساتہہ اور دوست رکہتا ہے پردہ پوشی کو جب یہ آیت اوتری اوس وقت مین لوگون کے گہرون مین نہ پردے تہے نہ مسہریان تہین تو اکثر خدمتگار یا لڑکا یا یتیم ایسے وقت مین چلا آتا کہ آدمی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہوتا اسلیے اسد نے حکم دیا اذن لینے کا ان وقتون مین پہر بعد اسکے اسد نے اپنے فضل سے پردے دیے اور سبہی کچہہ عنایت فرمایا اوسوقت سے مین نے کسیکو اس آیت پر عمل کرتے نہین دیکہا **باب** افشاء السلام آپسمین ایک دوسرے کو ملاقات کیوقت سلام کرنا **عن** ابی ہریرۃ قال

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا افلا ادلکم علی امر اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے تم جنت مین نہ جاؤ گے جبتک ایمان نہ لاؤ اور ایمان تمہارا پورا نہ ہوگا جبتک آپس مین ایکدوسرے سے محبت نہ رکہو کیا مین تمکو ایسا امر بتا دون جب تم اوسکو کرو تو آپسمین محبت ہو جاوے السلام علیکم ایکدوسرے کو دل کہولکر کیا کرو یعنے پکار پکار کر مسلمانون کا یہی طریقہ ہے کہ جب ایکدوسرے سے ملین سلام علیکم کرین چاہے چہوٹا ہو یا بڑا پہر بڑا ہی کتنا ہی درجہ کا ہو یہ نہین کہ اس زمانے کیطرح بڑے بڑے دنیا دارون کو جہک کر زمین دوز آداب یا بندگی بجا لاوین یہ کفار کا طریقہ ہے اسلام کے شیوے کے خلاف ہے)

عن عبد الله بن عمرو ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف **ترجمہ** عبد اسد بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچہا اسلام کا کونسا طریقہ بہتر ہے آپ نے فرمایا کہانا کہلانا اور سلام کرنا ہر شخص کو اوس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو **باب** کیف السلام سلام کیونکر کرنا چاہیے **عن** عمران بن حصین قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال السلام علیکم فرد علیہ ثم جلس فقال النبی صلی الله علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ الله فرد علیہ فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاتہ فرد علیہ فجلس فقال ثلاثون **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا السلام علیکم آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اوسکو دس نیکیان ملین پہر ایک اور شخص آیا اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اسد آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹھہ گیا آپ نے فرمایا اسکو بیس نیکیان ملین پہر ایک اور شخص آیا اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اسد وبرکاتہ آپ نے جواب دیا وہ بیٹھہ گیا آپ نے فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین **عن** معاذ بن انس عن النبی صلی الله علیہ وسلم بمعناہ زاد ثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاتہ ومغفرتہ فقال اربعون قال ہکذا تکون الفضائل **ترجمہ** اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر اور

ایک شخص آیا اور اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپ نے فرمایا اسکو چالیس نیکیاں ثمین اور اسی طرح نیکیاں
بڑھتی جاوینگی **باب** فی فضل بدء بالسلام جو شخص پہلے سلام کرے اوسکو کتنا ثواب ہے **عن** ابی امامة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس باللہ تعالی من بدأهم بالسلام **ترجمہ** ابو امامہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رحمت سے وہ بہت زیادہ نزدیک ہے جو پہلے سلام کرے **باب**
من اولی بالسلام پہلے کسکو سلام کرنا چاہیے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم
الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑا جماعت بڑی جماعت پر دوسری روایت میں اتنا
زیادہ ہے یسلم الراکب علی الماشی سوار پیدل کو سلام کرے **باب** فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاه یسلم
علیه ایک شخص جب دوسرے شخص سے جدا ہو کر پھر ملے تو سلام کرے اگرچہ ایک ساعت ہی جدا ہو **عن** ابی هریرة قال
اذا لقی احدکم اخاه فلیسلم علیه فان حالت بینهما شجرة او جدار او حجر ثم لقیه فلیسلم علیه
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں اپنے بھائی
سے ملے تو اوس پر سلام کرے اگر دونوں کے بیچ میں ایک درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جاوے پھر ملے تو پھر سلام کرے **عن**
عمر انه اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی مشربة له فقال السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیکم
ایدخل عمر **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ ایک بالاخانہ میں تھے اونہوں نے کہا
السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیکم کیا عمر اندر آوے **باب** فی السلام علی الصبیان لڑکوں کو سلام کرنیکا
بیان **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی غلمان یلعبون فسلم علیهم **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں پر سے گزرے جو کھیل رہے تھے آپ نے اون پر سلام کیا **عن** انس قال انتهی
الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا غلام فی الغلمان فسلم علینا ثم اخذ بیدی فارسلنی برسالة
وقعد فی ظل جدار او قال الی جدار حتی رجعت الیه **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک لڑکا تھا لڑکوں میں آپ نے ہم پر سلام کیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور کسی کام پر مجھکو بھیجا آپ دیوار
کے سایہ میں بیٹھے رہے میرے آنے تک **باب** فی السلام علی النساء عورتوں پر سلام کرنیکا بیان **عن** اسماء
بنت یزید مر علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوة فسلم علینا **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں پاس آئے تو ہم پر سلام کیا **باب** فی السلام علی اهل الذمة کافروں کو کیونکر سلام کرے
عن سهیل بن ابی صالح قال خرجت مع ابی الی الشام فجعلوا یمرون بصوامع فیها نصاری فیسلمون
علیهم فقال ابی لا تبدؤهم بالسلام فان ابا هریرة حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

قال لا تبدءوهم بالسلام واذا لقيتموهم في الطريق فاضطروهم الى اضيق الطريق ترجمہ سہیل بن
ابی صالح سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ شام کو گیا لوگ گزرنے لگے نصاریٰ کے گرجوں پر اور ان پر سلام کرنے
لگے تو میرے باپ نے کہا مت سلام کرو پہلے اون پر کیونکہ ابوہریرہ نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ نے فرمایا مت کرو سلام پہلے یہود اور نصاریٰ کو اور جب ملو تم اون سے راستوں میں تو لاچار کر دو انکو تنگ رستے
کی طرف (یعنی بچا بچا کر سامنے میں سے ہٹا کر ایک کونے میں کر دو اسمیں اشارہ ہے کہ وہ جیسے راہ سے ہٹا گئے ہیں) عن عبد اللہ
بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلم علیکم احدہم فانما یقول السام
علیکم فقولوا وعلیکم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم
میں سے کسیکو سلام کرتے ہیں تو السلام علیکم کے بدلے السام علیکم کہتے ہیں یعنے موت پڑے تم پر تو تم اوسکے جواب میں وعلیکم
کہا کرو (یعنی تمہارے پر بھی) عن انس ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان اهل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیہم قال قولوا وعلیکم ترجمہ انس سے روایت
ہے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر
جواب دیں آپ نے فرمایا وعلیکم کہو باب فی السلام اذا قام من المجلس جب رخصت ہونے لگے تو سلام علیک کرے
عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتہی احدکم الی المجلس فلیسلم فاذا
اراد ان یقوم فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جاوے تو سلام علیکم کہے پھر جب اوٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ
پہلا سلام پچھلے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے (یعنی جیسے آتے وقت سلام کرنا ضروری ہے ویسے ہی جاتے وقت
بھی سلام کرنا ضروری ہے) باب کراہیة ان یقول علیک السلام مبتدئا علیک السلام کہنا مکروہ ہے (یعنی شروع میں
یوں کہنا علیک السلام یا سلام علیک بتقدیم سلام نہ علیک السلام البتہ جواب میں علیک السلام کہہ سکتا ہے) عن ابی جری
الہجیمی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت علیک السلام یا رسول اللہ قال لا تقل
علیک السلام فان علیک السلام تحیة الموتی ترجمہ ابو جری ہجیمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے (یعنی مردوں سے
جب خطاب کرتے ہیں تو یوں کہتے ہیں یا مردے کی روح دوسرے کی روح سے جب ملتی ہے تو یوں کہتی ہے علیک السلام
واللہ اعلم) باب ما جاء فی رد واحد عن الجماعة ایک آدمی جماعت میں سے سلام کا جواب دے تو کافی ہے عن
علی بن ابی طالب قال ابو داود رفعه الحسن بن علی قال یجزئ عن الجماعة اذا مروا ان یسلم
احدہم ویجزئ عن الجلوس ان یرد احدہم ترجمہ حضرت علی نے (رفع کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب جماعت

بن علی کی روایت میں ہے فرمایا جب جماعت کسی مقام پر گزرے اور اوس میں سے ایک شخص سلام کرے تو سب کیطرف سے کافی ہوگا اور جب ایک جماعت بیٹھی ہو اور اوس میں سے ایک شخص سلام کا جواب دے تو سب کیطرف سے کافی ہوگا

باب فی المصافحۃ مصافحہ کا بیان **عن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لھما **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کرین اور اللہ کی تعریف کرین اور اس سے مغفرت چاہیں تو اونکی مغفرت ہوگی **ف** مصافحہ مسنون ہے ملاقات کیوقت سلام کے بعد اور نماز کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے بلکہ بعضوں نے اوسکو بدعت مذمومہ لکھا ہے **عن** البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لھما قبل ان یفترقا **ترجمہ** براء ہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایکدوسری سے ملیں اور مصافحہ کرین تو اون کے گناہ بخشدیے جاوینگے جدا ہونیسے پہلے **عن** انس بن مالک قال لما جاء اھل الیمن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاءکم اھل الیمن وھم اول من جاء بالمصافحۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے جب یمن کے لوگ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے پاس یمن کے لوگ آئے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے مصافحہ شروع کیا **عن** رجل من عنزۃ انہ قال لابی ذر حیث سیر من الشام انی ارید ان اسألک عن حدیث من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخبرک بہ الا ان یکون سرا قلت انہ لیس بسر ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا لقیتموہ قال ما لقیتہ قط الا صافحنی وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اھلی فلما جئت اخبرت انہ ارسل الی فاتیتہ وھو علی سریرہ فالتزمنی فکانت تلک اجود واجود **ترجمہ** ایک شخص نے ابوذر سے پوچھا جب شام سے چلے گئے کہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پوچھتا ہون ابوذر نے کہا میں بتادونگا مگر جب کوئی راز ہو تو نہ بتاؤنگا اوس شخص نے کہا نہیں راز نہیں ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کیوقت تم سے مصافحہ کرتے تھے ابوذر نے کہا میں نے جب کبھی آپ سے ملاقات کی تو آپنے مجھ سے مصافحہ کیا ایک روز آپ نے مجھے بلا بھیجا میں گھر میں نہ تھا جب آیا تو مجھے خبر ہوئی میں آپ پاس گیا آپ تخت پر بیٹھے تھے آپنے مجھے چمٹا لیا یہ بہت عمدہ تھا بہت عمدہ **ف** معانقہ بھی درست ہے مگر اوس شخص کے ساتھ جو سفر سے آوے اور عیدین میں معانقہ کرنے کی شرع شریف سے کوئی اصل نہیں ہے۔ **باب** فی القیام تعظیم کیواسطے کھڑے ہوجانا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری ان اھل قریظۃ لما نزلوا علی حکم سعد ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار اقمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم او الی خیرکم فجاء حتی قعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے

قریظہ کے لوگ جب سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اپنے قلعوں سے اوترائے تو رسول اللہ صلعم نے اونکو بلا بھیجا وہ ایک گدہہ پر سوار ہوکر آئے رسول اللہ صلعم نے صحابہ سے
فرمایا کہڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لیے یا اوس شخص کے لیے جو بہتر ہے تم مین پہر سعد آئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے **ف** اس حدیث سے بعضون نے کہڑے ہو جانا عالم یا رئیس کی تعظیم کے لیے جائز کیا ہے اور بعضون نے
اوسکو مکروہ کہا ہے بدلیل اور احادیث کے اور جواب دیا ہے اس حدیث سے کہ یہان امر بالقیام تعظیم کے لیے نہ تہا بلکہ
اس وجہ سے تہا کہ سعد بیمار تہے اون کے اوتارنے کے لیے لوگون کو جانے کا حکم فرمایا واللہ اعلم دوسری روایت مین
ہے فلما کان قریبا من المسجد قال للانصار قوموا الی سیدکم یعنی جب سعد قریب مسجد کے پہونچے تو آپ
نے انصار سے فرمایا کہڑے ہو اپنے سردار کے لیے **عن** ام المومنین عائشۃ انہا قالت ما رایت احدا کان
اشبہ سمتا ودلا وقال الحسن ہدیا وحدیثا وکلاما ولم یذکر الحسن السمت والہدی والدل
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ رض کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا
واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ
فی مجلسہا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے مین نے کسیکو چال چلن اور بات چیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مشابہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ نہین دیکہا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتین
تو آپ کہڑے ہو جاتے اور اونکا ہاتہ پکڑ کے شفقت سے اون کو پیار کرتے اور اپنی جگہہ بٹہلاتے اسی طرح جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض کے پاس جاتے تو وہ کہڑی ہو جاتین اور محبت سے آپ کو پیار کرتین اور اپنی جگہہ بٹہلاتین **باب**
فی قبلۃ الرجل ولدہ آدمی اپنے بچے کو پیار کرے **عن** ابی ہریرۃ ان الاقرع بن حابس ابصر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وہو یقبل حسینا فقال ان لی عشرۃ من الولد ما فعلت ہذا بواحد منہم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم لا یرحم **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے اقرع بن حابس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ جو پیار کر رہے تہے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو تو کہا میرے دس بچے ہین مین نے
اون مین سے کسیکو پیار نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم نکرے اوس پر رحم نہ ہوگا **عن**
عروۃ ان عائشۃ قالت ثم قال تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابشری یا عائشۃ فان اللہ
قد انزل عذرک وقرا علیہا القران فقال ابوای قومی فقبلی راس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلت احمد اللہ عز وجل لا ایاکما **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا اور بیان کیا قصہ افک کا
جیسا دوسری کتابون مین تفصیل مذکور ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہو جا اے عائشہ اللہ جل جلالہ نے تیرا حال
کلام اللہ مین بیان فرمایا اور آپ نے وہ آیتین پڑہ کر سنائین اوس وقت میرے مان باپ نے کہا اوٹہہ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر کو چوم مین نے کہا مین تو خدا کا شکر کرتی ہون نہ تمہارا کیونکہ تم کو بہی شبہہ ہو گیا تہا اور تم نے میری طرفداری کچہ نہ کی یہانتک کہ اللہ جل جلالہ

نی میری عصمت اور پاکدامنی بیان فرمائی لبس دیکا شکر مین کرون کی) **باب** فی قبلة ما بین العینین
دونوآنکھون کے بیچ مین بوسہ دینا **عن** الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمه
وقبل ما بین عینیه **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا جعفر بن ابی طالب سے جب
وہ ملک حبشہ سے آئے (اور بوسہ دیا اون کی دونو آنکھون کے بیچ مین) **باب** فی قبلة الخد گال پر بوسہ دینا
عن ایاس بن دغفل قال رایت ابا نضرة قبل خد الحسن رضی اللہ عنه **ترجمہ** ایاس بن دغفل سے
روایت ہے مین نے ابو نضرہ کو دیکھا انہون نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے گال پر بوسہ دیا **عن** البراء قال دخلت مع ابی بکر
اول ما قدم المدینة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابتها حمی فاتاها ابو بکر فقال لها
کیف انت یا بنیة وقبل خدها **ترجمہ** براء سے روایت ہے مین ابو بکر صدیق کے ساتھ گیا جب وہ پہلے پہل مدینے
مین آئے دیکھا تو ون کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی ہین اور اون کو بخار چڑھ آیا ہے تو ابو بکر ان کے پاس گئے
اور پوچھا کیسی ہے بیٹیا اور بوسہ دیا اون کی گال پر **باب** فی قبلة الید ہاتھ پر بوسہ دینا **عن** عبد اللہ بن
عمر وذکر قصة قال فدنونا یعنی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلنا یده **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے ایک قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم نزدیک گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا آپ کے ہاتھ پر **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم متقی اور پیر کامل جو حقیقت وارث رسول ہے اوسکے ہاتھ کا بوسہ دینا افضل اور درست ہے
باب فی قبلة الجسد اور کسی مقام جسم مین بوسہ دینا **عن** اسید بن حضیر رجل من الانصار قال بینما
هو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکهم فطعنه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصرته بعود
فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن قمیصه فاحتضنه جعل یقبل کشحه قال انما اردت هذا یا رسول اللہ **ترجمہ**
اسید بن حضیر سے روایت ہے جو ایک شخص تھے انصار مین سے وہ لوگون سے باتین کر رہے تھے اور دل لگی کر کے لوگون کو ہنساتے
تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو نچہ دیا لکڑی سے اون کی کوکھ مین اسید نے کہا یا رسول اللہ مجھے بدلہ
بدلہ دیجیے آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لیلے اسید نے کہا آپ قمیص پہنے ہین مین ننگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
قمیص اٹھایا تو اسید چمٹ گیا آپ سے اور بوسہ دینے لگا آپ کے پہلو پر اور عرض کیا میرا مقصد یہی تھا یا رسول اللہ
عن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل
ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجله وانتظر المنذر الاشج حتی اتی عیبته فلبس ثوبیه ثم اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له ان فیک خلتین یحبهما اللہ الحلم والاناة قال یا رسول اللہ
انا اتخلق بهما ام اللہ جبلنی علیهما قال بل اللہ جبلک علیهما قال الحمد للہ الذی جبلنی علی خلتین

یحبہما اللہ ورسولہ **ترجمہ** زارع سے روایت ہے وہ عبد القیس کے ایلچیون مین تہا کہ جب ہم مدینہ مین آئے تو اپنی اونٹون
سے جلدی جلدی اوترکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چومنے لگے اور پاؤن اور منذر اشج نے انتظار کیا یہانتک کہ اپنی گٹھری
سے دو کپڑے نکالکر پہنے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تب آپ نے فرمایا اے منذر تجہہ مین دو خصلتین ہین جنکو
اللہ تعالی پسند کرتا ہے ایک تو حلم دوسری اناۃ یعنی تسکین اور تشفی اور متانت سمجہہ بوجہہ کر دیر مین کام کرنا جلدی
اور گہبراہٹ کے کام مین نہ کرنا) منذر نے کہا یا رسول اللہ یہ دو خصلتین جو مجہہ مین ہین ان کو مین نے اختیار کیا ہے
یا اللہ نے مجہہ مین پیدائش سے یہ خصلتین رکہین ہین منذر نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اوس نے مجہہ مین دو خصلتین ایسی
پیدا کین جنکو اللہ اور اوسکا رسول پسند کرتا ہے **باب** فی الرجل یقول جعلنی اللہ فداک کوئی شخص دوسرے
سے کہے اللہ مجہہ کو تجہہ پر فدا کرے تو کیسا ہے **عن** ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر فقلت
لبیک وسعدیک یا رسول اللہ وانا فداک **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجہکو پکارا اے ابوذر مین نے کہا حاضر اور مستعد ہون آپکی خدمت مین یا رسول اللہ اور فدا ہون آپ پر **باب**
فی الرجل یقول انعم اللہ بک عینا ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ جل جلالہ تمہاری آنکہہ ٹہنڈی کرے **عن**
عمران بن حصین قال کنا نقول فی الجاہلیۃ انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام
نہینا عن ذلک قال عبد الرزاق قال معمر یکرہ ان یقول الرجل انعم اللہ بک عینا ولا باس
ان یقول انعم اللہ عینک **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے مین یون کہا کرتے تہے
انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا یعنی اللہ تمہاری آنکہہ ٹہنڈی رکہے یا خوش ہو صبح کو جب دین اسلام آیا تو اس سے ممانعت
ہوئی عبد الرزاق نے کہا معمر نے کہا یہ کہنا مکروہ ہے انعم اللہ بک عینا کیونکہ اسمین یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ
کی آنکہہ ٹہنڈی ہے تیری وجہ سے اگرچہ اصل مطلب یہی ہے کہ تیری آنکہہ ٹہنڈی رہے یا یہ طریقہ جاہلیت کا ہے اور یون
کہنے مین کچہہ قباحت نہین ہے انعم اللہ عینک ٹہنڈی رکہے اللہ تعالی تیری دونون آنکہین **باب** الرجل یقول
للرجل حفظک اللہ ایک شخص دوسرے سے یون کہے اللہ جل جلالہ تجہکو محفوظ رکہے **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان فی سفر لہ فعطشوا فانطلق سرعان الناس فلزمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ
فقال حفظک اللہ بما حفظت بہ نبیہ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے
لوگون کو پیاس لگی وہ جلدی جلدی چلے گئے اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اوس رات کو تو آپنے فرمایا اللہ
جل جلالہ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے اوسکی نبی کی حفاظت کی ہے **باب** الرجل یقوم للرجل یعظمہ
ایک شخص دوسرے شخص کی تعظیم کو اوٹہہ کھڑا ہو جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی مجلز قال خرج معاویۃ علی ابن الزبیر
وابن عامر فقام ابن عامر وجلس ابن الزبیر فقال معاویۃ لابن عامر اجلس فانی سمعت رسول اللہ

و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ اللہ نے پیدائش سے تجہہ مین یہ دو خصلتین رکہین ہین

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب ان یمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ

ابو مجلز سے روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان نکلے عبد اللہ بن الزبیر اور ابن عامر پر تو ابن عامر کہڑے ہوگئے اور عبد اللہ

بن الزبیر بیٹھے رہے معاویہ نے ابن عامر سے کہا بیٹھ جا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ

فرماتے تھے جو شخص پسند کرے اس بات کو کہ لوگ اوسکے لیے کہڑے رہین تو وہ بنا لیوے اپنا ٹہکانا جہنم مین **ف**

اس حدیث سے قیام تعظیمی کے علما اور فضلا کی لیے ممانعت نہین نکلتی بلکہ اس حدیث کا مقصود یہہ ہے کہ جس شخص کی من ہو

مین غرور اور نخوت ہوا اور وہ یہہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کو کہڑے ہوا کرین اور اگر کہڑے نہ ہون تو وہ برا مانے اوسکے واسطے

جہنم ہے **عن** ابی امامۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوکئا علی عصا فقمنا

الیہ فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضھا بعضا ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ایک لکڑی پر ٹیکہ لگائے ہوئے تو ہم سب کہڑے ہوگئے آپنے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو

جیسے کہڑے ہوا کرتے ہین عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کو **ف** یہہ حدیث نص ہی ممانعت قیام مین مگر محمول

کیا ہی اسکو عادت کرلینے پر ہر ادنے اور اعلے کے لیے جیسا دکن ہندوستان مین دستور ہی کہ ہر ایک کی تعظیم کے لیے

قیام کرتے ہین یہہ امر ممنوع ہے اور گاہ گاہ قیام عالم دیندار کے واسطے جو درحقیقت خدا کی تعظیم ہے اسقدر ممنوع نہین

ہی سیوطی نے کہا کہ طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد کہا ہی اور ابو العدبس اسکی اسناد مین مجہول ہے

باب فی الرجل یقول فلان یقرئک السلام جو شخص دوسرے کی طرف سے سلام پہونچا دے تو جواب مین کیا

کہے **عن** غالب قال انا لجلوس بباب الحسن اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی

ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائتہ فاقرءہ السلام قال فاتیتہ فقلت ان ابی

یقرئک السلام فقال علیک وعلی ابیک السلام ترجمہ غالب سے روایت ہی ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے

تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اوس نے میرے دادا سے سنا کہ میرے باپ نے مجھکو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اور کہا جب جانا تو میری طرف سے سلام کہنا مین گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے

باپ نے آپ کو سلام کہا ہے آپنے فرمایا تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہو **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال لھا ان جبرئیل یقرأ علیک السلام فقالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہین تو اونہون نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ **باب**

فی الرجل ینادی الرجل فیقول لبیک ایک شخص دوسرے کو پکارے وہ اوسکے جواب مین لبیک کہے **عن** ابی عبد الرحمن الفہری

قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فسرنا فی یوم قائظ شدید الحر فنزلنا تحت ظل الشجرۃ فلما

زالت الشمس لبست لامتی ورکبت فرسی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی فسطاطہ فقلت السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قد حان الرواح فقال الجل ثم قال قم یا بلال فثار من تحت سمرة کان ظله ظل طائر فقال لبیک وسعدیک وانا فداءک فقال اسرج لی الفرس فاخرج سرجا دفتاہ من لیف لیس فیہما اشر ولا بطر فرکب ورکبنا وساق الحدیث **ترجمہ** ابو عبد الرحمن فہری سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا جنگ حنین مین تو چلے ہم ایسے دن مین جو سخت گرمی کا دن تہا پہر اوترے ایک درخت کے سایے مین جب آفتاب ڈہل گیا تو مین زرہ پہنکر گہوڑی پر سوار ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ اپنے ڈیرے مین تھے مینے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چلنے کا وقت آگیا آپ نے فرمایا ہان اے بلال اوٹہہ وہ اوٹہہ وہ ایک درخت کے تلے سے کود کر نکلے اونکا سایہ اتنا پڑتا تہا جیسے ایک چڑیا کا سایہ ہوتا ہے (یہ مبالغہ ہے اون کی ضعف اور لاغری مین) انہون نے کہا لبیک وسعدیک مین آپ پر فدا ہون آپ نے فرمایا زین کس دے میرے گہوڑے پر انہون نے ایک زین نکالا جسکے دونون کنارے خرما کی پوست کے تہے نہ اون مین تکبر تہا نہ غرور (جیسے دنیا دارون کی زین مین ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ زین سادہ اور بے تکلف تہا) پہر آپ سوار ہوئے اور ہم بہی سوار ہوئے **باب** فی الرجل یقول للرجل اضحک اللہ سنک ایک شخص دوسرے شخص سے کہے اللہ تعالی تمہاری منہ کو ہنستا رکہے **عن** مرداس قال ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر او عمر اضحک اللہ سنک **ترجمہ** مرداس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تو ابو بکر یا عمر نے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکہے **باب** فی البناء مکان بنانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اطین حائطا لی انا وامی فقال ماھذا یا عبد اللہ فقلت یا رسول اللہ شیء اصلحہ فقال الامر اسرع من ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہپر گزرے اور مین اور میری مان ایک دیوار پر گلاوہ کر رہی تہی آپ نے پوچہا کیا ہے اے عبد اللہ مینے کہا دیوار کو درست کر رہا ہون آپ نے فرمایا موت اس سے بہی جلد آنیوالی ہے (یعنی اپنی ذات کیواسطے ضرورت سے زیادہ مکان بنانا اور آراستہ کرنا بیفائدہ ہے مگر جو تعمیر خدا کے واسطے ہے جیسے مکان خدا کی واسطے کیجاوے وہ البتہ مفید ہے) دوسری روایت مین ہے مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالج خصا لنا وھی فقال ماھذا فقلنا خص لنا وھی فنحن نصلحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری الامر الا اعجل من ذلک **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہپر گزرے اور ہم اپنی کوٹہری کو درست کر رہے تہے آپ نے فرمایا کیا ہے مینے کہا ہمارا حجرہ ہے جو بوسیدہ ہوگیا تہا اوسکو درست کر رہے ہین آپ نے فرمایا مین تو جانتا ہون موت اس سے جلد آنے والی ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فرای قبۃ مشرفۃ فقال ماھذہ قال لہ اصحابہ ھذہ لفلان رجل من الانصار قال فسکت وحملھا فی نفسہ حتی اذا جاء صاحبھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم علیہ فی الناس اعرض عنہ صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکی

ذلك في أصحابه فقال والله اني لأراه لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا خرج فرأى قبتك
فرجع الرجل الى قبته فهدمها حتى سواها بالأرض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم
فلم يرها فقال ما فعلت القبة قالوا شكا الينا صاحبها اعراضك عنه فأخبرناه فهدمها
فقال اما ان كل بناء وبال على صاحبه الا ما لا الا ما لا يعني ما لا بد منه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی راہ مین ایک بلند مکان دیکھا پوچھا یہ کیا ہے لوگون نی عرض کیا یہ فلان انصاری
کا مکان ہی آپ سنکر چپ ہو رہی اور دل مین اس بات کو رکھا جب وہ شخص آپ پاس آیا سب لوگون مین اور آپکو سلام کیا آپ
نی اوسکی طرف التفات نہ کیا اور چند بار ایسا ہی کیا یہانتک کہ اوسکو معلوم ہو گیا غصہ آپکا اوس نی اپنی دوستون سے
شکایت کی اور کہا قسم خدا کی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ویسا نہین پاتا جیسے پہلی آپ میری ساتھ
محبت کرتی تہے لوگون نی کہا آپ ایک روز باہر نکلی تہی تو تیرا مکان دیکھا تہا شاید اوسی مکان کو دیکھکر آپ ناراض
ہوئی ہون یہہ سنکر وہ شخص اپنی مکان مین آیا اور اوسکو گرا دیا زمین کے برابر کر دیا پہر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نکلی اور اوس مکان کو نہ دیکھا آپ نے فرمایا وہ مکان کیا ہوا لوگون نی عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی مالک نے ہم سے شکایت
کی آپ کی بی التفاتی کی تو ہم نے اوسکو بتا دیا اوس نے گرا دیا اوس مکان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو آگاہ رہو عمارت
وبال ہی اوسکی بنانیوالی پر مگر جو ضروری ہے **باب في اتخاذ الغرف** بالاخانے بنانیکا بیان **عن** دكين بن سعد
المزني قال اتينا النبي صلى الله عليه وسلم فسألناه الطعام فقال يا عمر اذهب فاعطهم فارتقى بنا الى علية
فاخذ المفتاح من حجرته ففتح **ترجمہ** دکین بن سعد مزنی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی
کہانا مانگنی کو آپ نے فرمایا ای عمر جا اور دی اونکو عمر ہم کو ایک بالاخانہ پر لیکر چڑہی پہر کنجی لی اوسکو کہولا **باب**
قطع السدر بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے **عن** عبد الله بن حبشي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قطع سدرة صوب الله راسه في النار **ترجمہ** عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص بیری کا درخت کاٹی اللہ اوسکا سر اوندہا گرا دیگا جہنم مین **ف** یہ حدیث مکہ کی بیری پر ہے یا وہ بیری جسکی سایہ مین
اور پہلون سے لوگون کو فائدہ ہو اور بے ضرورت کاٹی جاوی یہی حکم ہی ہر درخت سایہ دار و میوہ دار کا **عن** حسان
بن ابراهيم قال سألت هشام بن عروة عن قطع السدر وهو مستند الى قصر عروة فقال اترى هذه
الابواب والمصاريع انما هي من سدر عروة كان عروة يقطعه من ارضه وقال لا بأس به زاد حميد
فقال هي يا عراقي جئتني ببدعة قال قلت انما البدعة من قبلكم سمعت من يقول بمكة لعن
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قطع السدر **ترجمہ** حسان بن ابراہیم سے روایت ہی مین نے ہشام بن عروہ سے پوچہا
بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہی اور وہ تکیہ لگائی ہوئی تہی عروہ کے مکان پر تو ہشام نے کہا تم کیا سمجہتی ہو ان دروازون اور

فرمایا مت چہوڑ دو آگ کو اپنے گہرون مین سوتے وقت **عن** ابن عباس قال جاءت فارة فاخذت تجر
الفتيلة فجاءت بها فالقتها بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخمرة التي كان قاعدا عليها
فاحرقت منها مثل موضع درهم فقال اذا نمتم فاطفئوا سرجكم فان الشيطان يدل مثل هذه
على هذه فتحرقكم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک چوہیا بتی کو کہینچکر لائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے ڈال دی جس بوریے پر آپ بیٹہے تہے وہ جل گیا ایک درم کے برابر آپ نے فرمایا جب تم سونے لگو تو چراغ بجہا دیا
کرو اسلیے کہ شیطان ایسی چیزون کو یہ باتین سکہا دیتا ہے پہر وہ تم کو جلا دیتی ہین **باب** فی قتل الحیات سانپون
کے مارنے کا بیان **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سالمناهن منذ حاربنا
هن ومن ترك شيئا منهن خيفة فليس منا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم نے سانپون سے صلح نہین کی جب سے اون سے لڑائی شروع کی جو شخص ڈر کر کسی سانپ کو چہوڑ دے وہ ہم مین سے نہین
ہے **عن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الحيات كلهن فمن خاف ثارهن
فليس مني **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارڈالو سب سانپون کو اور جو کوئی
ڈرے اون کے انتقام سے وہ مجہہ سے نہین ہے (یعنے میرے طریقے پر نہین ہے) جاہلیت کے لوگ سانپ مارنے مین خوف کرتے تہے
کہ اوسکا جوڑا بدلہ نہ لیوے) **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الحيات
مخافة طلبهن فليس منا ما سالمناهن منذ حاربناهن **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چہوڑ دے سانپون کو ڈر کر اون کے انتقام سے وہ ہم مین سے نہین ہے ہم نے اون سے صلح
نہین کی جب سے لڑائی شروع کی ہے **عن** العباس بن عبد المطلب انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم انا
نريد ان نكنس زمزم وان فيها من هذه الجنان يعني الحيات الصغار فامر النبي صلى الله عليه وسلم
بقتلهن **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم چاہتے ہین زمزم
کو جہاڑ دینا لیکن اوس مین سانپ ہین چہوٹے قسم کے آپ نے حکم کیا اون کے مار ڈالنے کا **عن** ابن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا الحيات وذا الطفيتين والابتر فانهما يلتمسان البصر ويسقطان
الحبل قال وكان عبد الله يقتل كل حية وجدها فابصره ابو لبابة او زيد بن الخطاب وهو يطارد
حية فقال انه قد نهي عن ذوات البيوت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مارڈالو سانپون کو اور اوس سانپ کو جسکی پیٹہ پر دو سفید لکیرین ہون اور جس کی دم نہ ہو کیونکہ وہ زائل
کردیتے ہین بینائی کو اور گرادیتے ہین حمل کو (زہر کی شدت سے) راوی نے کہا عبد اللہ جس سانپ
کو پاتے مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ یا زید بن الخطاب نے اون کو ایک سانپ پر حملہ کرتے دیکہا

گہرون کے سانپ مارنیکی ممانعت ہونیکی ہے **عن** ابی لبابۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن قتل الجنان

التی تکون فی البیوت الا ان یکون ذا الطفیتین والابتر فانھما یخطفان البصر ویطرحان ما فی

بطون النساء ترجمہ ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو

گہرون میں ہوتی ہین مگر سفید دہاریون والا مہویا دم کٹا ہو کیونکہ وہ بگاڑ دیتی ہین بینائی کو اور گرا دیتے ہین عورتون کے

حمل کو **عن** نافع ان ابن عمر وجد بعد ذلک یعنی ما حدثہ ابو لبابۃ حیۃ فی دارہ فامر بھا فاخرجت

یعنی الی البقیع ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے بعد اوسکے یعنی بعد سننے حدیث ابولبابہ کے ایک سانپ اپنے گہر مین

پایا تو اوسکو بقیع مین ڈلوادیا دوسری روایت مین ہے قال نافع ثم رایتھا بعد فی بیتہ نافع نے کہا پھر مین نے اوس

سانپ کو اون کو گہر مین دیکھا **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لبیوتکم

من الجن فمن رای فی بیتہ شیئا فلیحرج علیہ ثلاث مرات فان عاد فلیقتلہ فانہ شیطان ترجمہ

ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض سانپ جن ہوتی ہیں جب کوئی اپنے گہر مین سانپ

دیکھے تو تین بار اوسکو دکھ دیوے کہ پھر نہ نکلنا ورنہ تجھکو تکلیف ہوگی پھر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان

ہے یعنی جیسی شیطان شرارت سے باز نہین آتا اسی طرح وہ بھی نصیحت نہین سنتا پس اوسکے مار ڈالنے مین کچھ ضرر نہین ہے **عن**

ابی السائب قال اتیت ابا سعید الخدری فبینما انا جالس عندہ سمعت تحت سریرہ تحریک شئ

فنظرت فاذا حیۃ فقمت فقال ابو سعید مالک فقلت حیۃ ھھنا قال فترید

ماذا قلت اقتلھا فاشار الی بیت فی دارہ تلقاء بیتہ فقال ان ابن عم لی کان فی ھذا

البیت فلما کان یوم الاحزاب استاذن الی اھلہ وکان حدیث عھد بعرس فاذن لہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان یذھب بسلاحہ فاتی دارہ فوجد امراتہ قائمۃ

علی باب البیت فاشار الیھا بالرمح ثم خرج بھا فی الرمح ترتکض قال فلا ادری ایھما

کان اسرع موتا الرجل والحیۃ فاتی قومہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادعوا اللہ

ان یرد صاحبنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان نفرا من الجن اسلموا بالمدینۃ فاذا

رایتم احدا منھم فحذروہ ثلث مرات ثم ان بدا لکم بعد ان تقتلوہ فاقتلوہ بعد الثلث

ترجمہ ابوالسائب سے روایت ہے مین ابو سعید خدری پاس گیا اون کے پاس بیٹھا تہا یکایک اون کے تخت کے تلے

سے سرسراہٹ معلوم ہوئی دیکہا تو سانپ ہے مین کہڑا ہوا ابو سعید نے کہا کیا ہے مین نے کہا ایک سانپ ہے انہون

نے کہا تمہارا ارادہ کیا ہے مین نے کہا مار ڈالتا ہون وہ گیا انہون اپنے گہر مین ایک کوٹہری تبلائی اور کہا میرے

چچا کا بیٹا اس کوٹہری مین رہتا تہا جب غزوہ احزاب ہوا تو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی

فقالت لا تعجل حتی تنظر الذی فی البیت فاذا حیۃ منکرۃ فطعنھا بالرمح

چاہیے اپنے گھر جاتیگی کیونکہ اوس نے نئی شادی کی تھی آپنے اوسکو اجازت دی تیلین حکم کیا کہ ہتہیار لیکر جا جب وہ اپنی گھر پہونچا تو جورو کو دیکہا دروازے پر کہڑی ہی اوس نے غیرت سے برچہا مارنی کو اوٹہایا عورت نے کہا جلدی نہ کر اندر جاکر دیکہہ کہ مین کس وجہ سے باہر نکلی ہون وہ اندر گیا تو ایک سانپ نئی شکل کا دیکہا اوس نے برچھی سے اوس سانپ کو کونچا اور باہر لیکر نکلا سانپ برچھی مین ایٹہہ رہا تہا پہر نہین معلوم کہ پہلے وہ جوان مرایا پہلے سانپ مرا اوسکی قوم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا آپ دعا کیجیے تا کہ اللہ جل جلالہ اس جوان کو پہر زندہ کردے آپ نے فرمایا اسکے لیے مغفرت کی دعا کرو پہر فرمایا کہ مدینے مین کتنے جن مسلمان ہوگئے ہین جب تم اون مین سے کسی کو دیکہو تو تین مرتبہ ڈرا دو (کہ اب نہ نکلنا ورنہ مارے جاؤ گے) پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالو دوسری روایت مین یون ہے فلیوذنہ ثلثا فان بدالہ بعد فلیقتلہ فانہ شیطان یعنے تین بار اوسکو آگاہ کردے پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے تیسری روایت مین یون ہے فاذنوہ ثلثۃ ایام فان بدالکم بعد ذلک فاقتلوہ فانما ھو شیطان یعنے تین دن تک اوسکو آگاہ کرو اگر بعد اوسکے بھی وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے **عن** ابی لیلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن حیات البیوت فقال اذا رایتم منھن شیئا فی مساکنکم فقولوا انشدکن العھد الذی اخذ علیکن نوح علیہ السلام انشدکن العھد الذی اخذ علیکن سلیمان ان تؤذونا فان عدن فاقتلوھن **ترجمہ** ابو لیلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا گہر کے سانپون کا آپ نے فرمایا جب تم اون مین سے کسیکو دیکہو اپنے گہرون مین تو یون کہو ہم تم کو قسم دیتے ہین اوس عہد کی جو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے تم سے لیا تہا اور قسم دیتے ہین تم کو اوس عہد کی جو حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے تم سے لیا تہا کہ ہمکو ایذا نہ دو پہر اگر وہ نکلین تو انکو مار ڈالو **عن** ابن مسعود انہ قال اقتلوا الحیات کلھا الا الجان الابیض الذی کانہ قضیب فضۃ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہون نے کہا سانپون کو مار ڈالو مگر جو بالکل سفید ہو جیسے چاندی کی چھڑی

باب فی قتل الاوزاغ گرگٹ مارنے کا بیان **عن** سعد قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الوزغ وسماہ فویسقا **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ (یا چھپکلی) مارنے کا اور اوسکو فویسق کہا یعنے چھوٹا فاسق **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل وزغۃ فی اول ضربۃ فلہ کذا وکذا حسنۃ ومن قتلھا فی الضربۃ الثانیۃ فلہ کذا وکذا حسنۃ دون الاولی ومن قتلھا فی الضربۃ الثالثۃ فلہ کذا وکذا حسنۃ ادنی من الثانیۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مار ڈالے اوسکو اتنی

نیکیاں ہیں اور جو دوسری دار میں مارے اوسکو اتنی نیکیاں پہلے سے کچھ کم اور جو تیسری وار میں مارے اوسکو اتنی نیکیاں دوسری سے کچھ کم عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال فی اوّل ضربة سبعين حسنة ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھپکلی کو پہلے وار میں مارے اسے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں

باب فی قتل الذر چیونٹی کے مارنے کا بیان

عن ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال نزل نبي من الانبياء تحت شجرة فلدغته نملة فامر بجهازه فاخرج من تحتها ثم امر بها فاحرقت فاوحى الله اليه فهلا نملة واحدة ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر ایک درخت کے تلے اوترے اون کو چیونٹی نے کاٹا اونہوں نے حکم کیا اسباب اوٹھانے کا اوس درخت کے تلے سے بعد اوس کے آگ لگادی اوسمیں تو سب چیونٹیاں جل گئیں تب اللہ تعالی نے وحی بھیجی اون پر تو نے ایک چیونٹی کو سزا کیوں نہ دی جس نے کاٹا تھا اور چیونٹیوں کا کیا قصور تھا عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نملة قرصت نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله اليه ان قرصتك نملة اهلكت امة من الامم تسبح ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہوں نے سارا چھتہ چیونٹیوں کا جلادیا تب اللہ نے اون کو وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کے قصور سے تو نے ایک امت کو ہلاک کردیا جو اللہ کی تسبیح کہتی تھی عن ابن عباس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چار جانوروں کے قتل سے ایک چیونٹی دوسری شہد کی مکھی تیسری ہدہد چوتھی چیڑیا رکیونکہ یہ ایذا نہیں دیتے اگر ایذا ہو تو ان کا بھی مارنا درست ہے عن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق لحاجته فراينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاءت الحمرة فجعلت تعرش فجاء النبي صلى الله عليه وسلم قال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها وراى قرية نمل قد حرقناها فقال من حرق هذه قلنا نحن قال انه لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں آپ حاجت کو گئے ہم نے ایک چیڑیا دیکھی اوس کے دو بچے تھے بچے ہم نے اوٹھا لیے اوس کی ماں تڑپنے اور گرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ نے فرمایا کس نے اسکو مصیبت میں ڈالا ہے اوسکا بچہ پھیر دو بچہ اوس کا اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا جو جلا ہوا تھا آپ نے فرمایا کس نے اسکو جلایا ہم نے کہا ہم

لوگون نے آپ نے فرمایا انگار سے کسی کو عذاب کرنا لائق نہین سوای انگار کے خالق کے یعنی سوا خدا کے اور کو عذاب
دینا آگ سے درست نہین **باب** فی قتل الضفدع مینڈک کو مارنا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن
بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها **ترجمہ** عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے ایک حکیم نے پوچھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ مینڈک کو دوا مین ڈالون آپ نے منع کیا اوسکے مارنے سے **باب** فی الخذف کنکریان
مارنیکی ممانعت **عن** عبد اللہ بن مغفل قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف قال
انہ لا یصید صیدا ولا ینکا عدوا وانما یفقا العین ویکسر السن **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی چھوٹی کنکریا پتھر (بطور کھیل کے بلا ضرورت) مارنے
سے آپ نے فرمایا نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے **باب**
فی الختان ختنہ کرنے کا بیان **عن** ام عطیۃ الانصاریۃ ان امراۃ کانت تختن بالمدینۃ فقال
لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تنهکی فان ذلک احظی للمراۃ واحب الی البعل **ترجمہ** ام عطیہ
انصاریہ سے روایت ہے ایک عورت مدینے مین ختنہ کیا کرتی تھی عورتون کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس سے فرمایا بہت جھکا کر ختنہ مت کیا کر کیونکہ اوس مین حظ ہوتا ہے عورت کو اور پسند ہوتا ہے خاوند کو۔
ابو داود نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے **باب** فی مشی النساء فی الطریق راستے مین عورتین کیونکر
چلین **عن** ابی اسید الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وهو خارج
من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء
استاخرن فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت
المراۃ تلتصق بالجدار حتی ان ثوبها لیتعلق بالجدار من لصوقها بہ **ترجمہ** ابو اسید انصاری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد سے نکلتے ہوئے جب لوگ مل گئے تھے عورتون کے ساتھ راہ مین
آپ نے عورتون سے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ تم کو بیچا بیچ راہ مین نہ چلنا چاہیے بلکہ ایک کنارے چلنا چاہیے۔ پھر
عورت جب چلتی تو ایک طرف دیوار سے لگ کر چلتی یہانتک کہ اوس کا کپڑا دیوار پر اٹک جاتا **عن** ابن
عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یمشی یعنی الرجل بین المراتین **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو دو عورتون کے بیچ مین چلنے سے **باب**
فی الرجل یسب الدهر زمانے کو برا کہنا درست نہین ہے **عن** ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یوذینی ابن ادم یسب الدهر وانا الدهر بیدی الامر اقلب اللیل والنهار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے تکلیف دیتا ہے
مجھکو آدم کا بیٹا کہ برا کہتا ہے دہر کو حالانکہ دہر مین خود ہون (یعنے دہر مین جو کام بھلے یا برے ہوتی ہین اُس
کا پیدا کرنے والا دہر نہین ہے بلکہ مین ہون تو جو لوگ دہر کو برا کہتے ہین وہ گویا مجھکو برا کہتے ہین اس
لیے کہ دہر کو کچھہ اختیار نہین ہے) میری اختیار مین سب حکم احکام ہین مین رات کو تمام کرتا ہون پھر دن
لاتا ہون پھر رات لاتا ہون اسی طرح اولٹ پلٹ کرتا ہون فقط شکر خدا کا تمام ہوا بارہ تیسوین

سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کا اور اس پارہ کے تمام ہونے سے تمام ہوئی ساری
کتاب سنن ابی داؤد شریف تاریخ ۲۴ ربیع آخر
۱۲۹۶ ہجری روز دوشنبہ کو اللہ تعالی اسکو اپنی
فضل سے قبول فرماوے اور ہماری
سعی کو دنیا اور آخرت مین مشکور
کرے آمین فقط

تمت

فہرست پارہ سی ودوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۲۸۳	جب آدمی کے آنکھہ کو رات کو کھلجاوے توکیا کہے	۱۲۹۰	هیمنہ کا بیان
		۱۲۹۰	مرغ اور اور چار پایون کا بیان
؍؍	سبحان اللہ کی فضیلت	؍؍	بچہ کے کان مین اذان کہنا جب وہ پیدا ہو
۱۲۸۰	صبح کے وقت کیا دعا پڑہے		
۱۲۹۲	چاند دیکھکر آدمی کیا کہے	۱۲۹	کوئی آدمی کسی آدمی سے پناہ مانگے توکیا ہے
؍؍	جو شخص اپنے گھر مین جاوے تو کیا کہے		
		؍؍	وسوسے کے دور کرنے کا طریقہ
۱۲۵۴	جب آندہی آوے توکیا کہے	۱۲۹۷	جو غلام اپنے مولے کو چھوڑکر دوسرے

تمت تمام شد

فہرست پارہ سی و دوم ابو داود علیہ الرحمہ

صحت نامہ کتاب ترجمہ سنن ابو داؤد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۲	۵	فراعت	فراغت	۲۹	۷	دلبوے	ڈبوے	۶۱	۱۸	کے بہی	کرلئے بہی	۹۰	۱۰	اسی	اوسی
۴	۱۹	ہہناد	ہنّاد	〃	۹	دُوئے	دہوئے	〃	۲۱	خباب لی	خباب کی	〃	۱۱	بانتے	جانتے
۵	۱۸	یعنی لوگون کے	یعنی ثقہ لوگونکے	۳۰	۳	تابر	بار	۶۲	۲۵	دہوتے	دہوئے	〃	۱۴	ہوسکتی	ہوسکتین
۷	۱	سکرتا	کرتا	〃	〃	بایان	بائین	〃	〃	بلکہ ہوتے	بلکہ ہونے	۹۴	۱۴	پیبے	پینے
۸	۱۳	لولوتی	لولوئی	〃	۲۰	ایکبار پہر کہا	ایکبار پہر دہویا	۶۶	۲	کہا صحابی بہتر	کیا صحابی بہتر	۹۵	۱۰	پر رحم	پر اللہ رحم
۱۰	۲	اغوذ	اعوذ				دو دنون ہاتہون کو پہر کہا	۶۷	۶	اُنکے ہاتہ	یا بن ہاتہ	〃	۱۹	جابم	جابر
〃	۱۸	آسیے	آسپے	۳۲	۱	مین	نمین	〃	۱۵	رفع کی	مرفع کی	〃	۲۵	کافی تہا	کافی نہا
۱۱	۶	بہتایا	بٹھایا	〃	۲۳	سوکا	سوکہا	۶۸	۴	دہوتے	دہوئے	۹۶	۸	پہڑ	پہر
۱۳	۱۶	لوگون	لوگو ن	۳۳	۲۰	پانی پا	پانی آیا	〃	۱۴	کسی	کسے	۹۷	۴	وسلم	وسلم نے
〃	۲۵	پہرگیا ہو	بہرگیا ہو	۳۴	۲۵	لوسارکر	نوسارے	۷۴	۱۸	نمازمین	نماز	۱۰۰	۱	معسر ہو لگا یا کرے	جو معسر ہو لگا یا کرو
۱۶	۱۴	تہرون	تیہرون	۳۷	۱۵	مس	مین	۷۶	۲۰	روایت مین	روایت مین ہے	۱۰۳	۲۴	پہنا تہا	پہنا تہا
۱۸	۵	مس	مین	۳۸	۲۲	ون	بدون	۷۷	۱۷	بن ننی	بن مثنی	۱۰۵	۴	حقیۃ	حقیہ
〃	۱۳	مین .	مین	〃	۲۵	یارسول	یارسول اللہ	۷۹	۶	عادات	عادت	۱۰۶	۷	اوڑکر	اوڑہ کر
۱۹	۱	دسویں	دسوین	۴۱	۱۵	بائین	باہنین	〃	۱۴	غسل کری	غسل کرلے	۱۰۸	۲۰	سوک	سوکہہ
〃	۲	دسوین	دسوین جز	۴۲	۱۵	خاص	خاص ہے	۸۰	۱۲	وسلم	وسلم نے	۱۰۹	۶	جگہہ کے	جگہہ کے لیے
〃	۶	[illegible]	[illegible]	۴۴	۸	کہوودے	کہودے	۸۲	۱۵	دشوا ا	دشوار ہوا	〃	۱۷	پہرجاوے	بہرجاوے
۲۰	۷	بجہوا	بجہوتے	۴۸	۱۳	ہسنے	ہنسنے	۸۳	۲۰	ٹہترتک	ٹہرتک	۱۱۰	۵	اوڑکر	اوڑہ کر
۲۱	۱	سنے	لئے	۴۹	۵	جاآ	جاتا	۸۷	۶	تنا	اتنا	۱۰۹	۱۰	صدقہ	صدقہ فطر
۲۳	۸	سوکی	سوکہی	۵۳	۱۲	چہڑی	چہری	〃	۲۵	گردی	کردیا	〃	۱۸	کہاتے	کہائی
۲۸	۶	کہنگارنا	گنہگار نا	۵۵	۲۰	ٹوٹے	اُٹھنے	۸۸	۱۲	شاید یہ	شاید یہ واقعہ	۱۱۰	۹	ڈاقنا	دوگنا
〃	〃	بعد پیشاب	بعد پیشاب کے	۵۶	۲	علیہ وسلم	علیہ وسلم کے	〃	۲۵	کلی کی بالا طفا عتیق	کلے کی بالا عقیق طفا	۱۱۱	۳	نی کہا	نی کہا ہے
〃	۱۹	گہرے	گہڑے	۵۷	۱۹	پہٹ	پہٹ	〃	۰	گرپڑی	گرپڑا	〃	۱۸	وقتونکا	وقتونکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۱۱	۲۴	گیا جب	گئی جب	۱۲۶	۲۵	کنگریوت	کنگریون	۱۴۸	۷	کہڑی ہوان	کہڑی ہوان	۱۷۴	۵	دوسری صف	اخیر کی صف
۱۱۲	۱	اندوتو	اندو لون	۱۲۸	۲۴	لے یہی	کے لئی	=	۹	ااارم	لازم	۱۷۵	۱۲	وسلم نے بیچ	وسلم فرمایا بیچ
۱۱۳	۱	علمائی	علما	۱۳۱	۳	اللہ قبلہ کا	اللہ کا قبلہ	۱۴۹	۱۱	بکر بکر	بکر یکو	=	۱۵	مین ہوکم تو	مین جھکے ہوتے
=	۲	نوفری	نودی	۱۳۳	۲۴	جیب	خبیب	۱۵۰	۷	مسجد مین	مسجد	=	۱۹	بیچھی ہر سجدہ	بیچھے ہر رکوع
=	۱۹	آنا	آتنا	۱۳۴	۱۳	جھنڈا	جھنڈا	۱۵۲	۱	سے ہین	شے نہین	۱۷۶	۱۲	گیا خوب	کیا خوب
=	۲۵	ٹھیلون کا	ٹیلونکا	۱۳۹	۳	پوجھہ	پوچھہ	=	۱۰	بیٹھے	بیٹھے	۱۷۷	۱۶	یہی علاج	یہی علاج
۱۱۴	۵	کہٹ	گھس	۱۴۰	۸	پہرتوپہر	پہرتوبہیر	۱۵۳	۶	مین نے تم	مین تم	۱۷۸	۳	لیکن بعد نماز کے اندر	لیکن بعد نماز کے نماز کے اندر
=	۱۸	دوری	دوسرے	=	۱۵	کرتی	کرے	=	۲۲	ضرورت تہا	ضروری تہا	=	۱۲	یاکتا	یاکتا لاکتا
۱۱۵	۱۶	نابت	ثابت	۱۴۱	۱۱	توتکبیر	تم تکبیر	۱۵۸	۳	فرص	فرض	=	۱۸	نماز پڑہی	نماز پڑھے
=	۲۲	دو نمازین	دونون نمازین	۱۴۱	۲۱	انتی	اتنی	=	۱۴	جن ہی دن	اِن ہی دن	۱۷۹	۲	دورتا	دوڑتا
۱۱۶	۱۶	نماز عصر	عصر	=	=	سماویت	سماوین	۱۵۹	۱۰	اکثر لوگ اکثر	اکثر لوگ	=	۴	لیجا	لیجی
۱۱۷	۱	ٹہیک	چمک	۱۴۲	۲	پتھرین	پڑہین	۱۶۰	۱۸	خیاد کم	خیار کم	۱۸۴	۱۴	گہٹنو	گہٹنون
۱۲۰	۱	نگی	گی	=	۵	یہی	یعنی	۱۶۲	۲	پرہے	پڑہے	=	۱۴	سرکو	ہرکو
=	۲	لعد	بعد	=	۱۱	بنی بجار	بنی نجار	=	۱۰	اوایل	اوایل کی	۱۸۵	۲۱	ٹہکالو	ٹہکانے
=	۳	اونہین	ادہنہین	=	۱۲	کود	گرد	=	۱۰	غیادت	عیادت	۱۸۷	۱۵	کانوکے	کانون کے
۱۲۱	۱۷	آنیر	انیر	=	۱۳	صادق	صادق	=	۱۳	بن ضمیر	بن حضیر	۱۸۹	۲۰	توثیق کے	توثیق کی سکے
۱۲۲	۹	وضو	قصور	=	۱۵	ایہی	یعنی	۱۶۵	۲	پڑھے	پڑہنے	=	=	توندی	ترمذی
۱۲۳	۱	چہوترا	چہوڑا	۱۴۳	۵	اذان کر	اذان کو	۱۶۷	۱۹	حب پڑاہو	جب پڑا ہو	۱۹۰	۹	سفیان ثوری	سفیان ابن عیینہ
=	۱۲	پہرین	پہرلین	=	۶	موذان	موذن	۱۶۸	۱۹	ہاتھہ سے نیچی	ہاتھہ کے نیچی	۱۹۲	۶	بیھہ اچھی	پہر اچھی
۱۲۴	۲	جبکا	جگکا	=	۱۲	زحمت	رحمت	۱۶۹	۱۰	وسلم سے	وسلم کا	=	۷	ریاذہ	زیادہ
=	۶	مین عباس	ابن عباس	=	۲۰	سیدتن	سنے تب	۱۷۰	۱۶	بات سے	باب سے	=	۸	رکرنیوالا	کرنے والا
۱۲۵	۱۷	رسول	رسول اللہ	=	۲۲	بوینسی	ہونیسی	۱۷۲	۳	آپکے سوا	آپکو سوا	=	۲۴	بھول	پہول
۱۲۶	۱۴	حذب	جذب	۱۴۵	۲	خاہر	ظاہر	۱۷۴	۴	بوراکرو پہر اگر	پورا کرو پہر اسکے بعد والی کو پہر	=	۲۵	نناز	نماز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۹۵	۱۱	حافظ ابناکبیر	حافظ ابناکیر	۲۱۶	۱۱	سوسطر کہ خدا	سوسطر خدا	۲۶۱	۱۳	دہلی پر پڑتی	ڈہلی پر پڑتی	۳۰۲	۲۰	حدیث سے	حدیث کا
۱۹۶	۱۵	لفتی	نقیتی	۲۱۷	۴	ادہر کہری	ادہر پانون آنکہ کہری	=	۱۴	ظہر	ظہر کا	=	۲۱	سنتوں کان کا	سنتوں کا
=	۱۸	نہ پڑہنا	نہ پڑہنی کا	=	۱۴	اونکا بلا	اونکا نام بلا	۲۶۲	۲	زدار	زورار	۳۰۳	۱۶	ان نو	ان دو
=	۱۹	روایرت	روایات	۲۱۹	۷	صلعم نے	صلعم نے حکم	۲۶۶	۲	بیٹھے ہوے	بیٹھے ہوئے پایا	۳۰۶	۱۶	بہین	پہین
۱۹۸	۵	سات منبر	سات لبنی	=	۹	مستحق	متحقق	=	۱۴	بہاندی	بہاندے	۳۰۷	۱۳	رسول اسدن	رسول اللہ
=	۱۲	اسے خبر	اس سے خبر	۲۲۲	۱۳	ادہرادہر	اودہر	=	۲۰	نیرہ رہا تہا	پڑہ رہا ہو	=	۱۹	بعضو نے	بعضوں نے
۱۹۸	۱۶	نحل	نحل	۲۲۳	۱۴	ٹوٹتے	ٹوٹتے	۲۷۷	۲۰	نسنح	نسخہ	۳۰۹	۶	باہر	یاہر
=	۲۱	ڈہبی	ڈبے	=	۱۹	ٹوڑتے	توڑتے	=	۲	گی ہوئی	گئی ہوئے	=	۱۲	کہا چاہئے	کہا چاہیے
۲۰۰	۱	ہم ہی ہی	ہم ہی اوسی	=	=	انہیر	ان	=	۲۳	ہاتہہ دہماتے	ہاتہہ دہوتے	۳۱۴	۱۲	منقول ہین	منقول ہے
۲۰۱	۴	بن خطاب	بن خطاب نے	۲۳۲	۱	انگلیوں	انگلیوں کو	=	=	کرتی تہی وقت	کرتی وقت	=	۱۵	خوف	خوب
=	۶	بھی	بھی	=	۲۴	تودو	تووہ	۲۷۸	۱۶	لکھنی کا	رکھنے کا	۳۱۸	۱۵	تورنا	توڑتا
=	۲۲	روایت ہے	روایتہی مین	۲۳۵	۱۰	بیٹھتی	بیٹھنے	۲۷۹	۱۶	تیج مین	بیچ مین	۳۲۲	۲۳	آدان	اذان
=	۲۴	کیا	گیا	۲۳۹	۲۱	ذریانیہ	ذریتہ	۲۸۰	۲۳	دتنی ہر	اوتنی ہی	۳۲۷	۱۰	تیسوین	تیئیسوین
=	۲۵	یہ نوجلی	یہ توجلی	۲۴۲	۱۱	بیٹھے	بیٹھتے	۲۸۳	۱	پہل	پہلی	۳۲۸	۱۶	پہر فرمایا	پہر فرمایا یا
۲۰۳	۶	فجر کی نماز	فجر کی نماز ت	۲۴۳	۱۷	ہوتا ہر	ہوتا تہا	=	۲	سواد	سورہ	۳۳۱	۲۲	ہوتی	ہوئے
=	۲۵	امام کے پیچھے	امام لوگو پیچھے	۲۴۴	۲۰	انہوں نے کہا کہ	انہوں نے ایک	[illegible]	۱	لی کیا	لئی کہا	۳۳۲	۴	خراب	اخراب
۲۰۴	۱	فرماتی ہی	فرماتا ہے	۲۴۵	۷	آگے دا	آگے دا	=	۱	وتری	پڑہ وتر سے	۳۳۳	۱۳	سونوہیں	سوتین
=	۲۲	نافع محمد	نافع بن محمود	۲۴۸	۱۳	ین چار	تین چار	۲۹۱	۳	دو رکعتین	دو رکعتون	۳۳۴	۲۰	ریتی ہی باہی	ریتی باکنکریان ملتی
۲۰۷	۳	بھو	بھی	=	۲۱	نماز کا نماز	نماز کی نماز	۲۹۴	۶	امام نبدہ پس	امام کے پاس	۳۳۵	۷	[illegible]	+
۲۱۰	۲۱	نماز ہین	نماز نہین	۲۵۰	۲۴	کھڑی	کہڑی ہوئے	۲۹۵	۱۱	امام	امام کے				
=	۲۴	صحابہ	صحابہ کو رسول	۲۵۱	۵	پہرے	پڑتے	۲۹۸	۱۵	جو کسی	جو کسی کو	=	۱۲	سال آئی	سال
۲۱۱	۲۳	قسم اول	قسم دوس	۲۵۶	۱۵	اذان	اذان دی	=	۴	کس طرح پہر ہے	کس طرح پہنچتے	۳۳۷	۵	لازم	لازم ہے
۲۱۳	۲۴	وسلم نی	وسلم کی	۲۶۰	۲۱	تری	بڑہی	۲۹۹	۱	عرب کے	عرب کا	۳۳۸	۱۰	ثابت نہو	ثابت نہیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۵۹۷	۲۵	کرکیا	کرلیا	۶۲۵	۴	بھیجے	بھیجتے	۶۴۸	۱۳	عورتون	عورتین	۶۹۴	۲۱	ہیں ان مشرکین	ہی عن صحبۃ
۶۰۱	۱۴	ابو یوب	ابوایوب	۶۲۶	۱۳	وغیرہ	وغیر	۶۵۱	۹	قتل کرینگی یعنے	قتل کریں تو قتل کرو کی				المشرکین
۶۰۴	۶	بسیرا و	بسیرا اور	۶۲۷	۴	نہ دی پھر انکو	نہ دی بلا ان				خون دا کے	۶۹۸	۲	وسلم نے	وسلم نے فرمایا
۶۰۵	۹	وسلم	وسلم نے				کو اسلام کی طرف اگر وہ				کو لینے سے	۶۹۹	۸	دو قسمین	سب قسمین
۶۱۱	۱۴	جسی	جس نے				مان لین تو	۶۵۲	۳	مجری کے	مجری	۷۰۱	۳	تحریمی	تحریمی
〃	۲۰	پہنچانا	پہچانا				قبول کرلو ان	۶۵۴	۱۶	داخل ہوتے	داخل ہوتے	〃	۵	مین اسواسطی	مین نے اسواسطے
〃	〃	جواسی	جواس نے				سے اور نہ تکلیف دی اون کو مہلت	۶۵۵	۷	لڑکون کا	لڑکون کے	۷۰۵	۱	توکہا ہم	توکیا ہم
۶۱۲	۱۳	کی لئے	کی لیے				اونکو	۶۵۶	۵	مطعم بن عدی	مطعم بن عدی	〃	۳	ہوگے	ہونگے
〃	۲۵	گہوڑوی	گہوڑے	۶۲۷	۴	آدینگے	آئینگی	۶۶۰	۸	پسندآتی	پسند آئی	〃	۲۱	عتیبہ کہا	عتیبہ کیا
۶۱۴	۸	پسند مین	پسند ہو کر	〃	۵	کی	کی طرف	۶۶۶	۱۴	گرپڑیگا	گرپڑیگا	〃	۲۵	بوجہ لادینگے	بوجھ لادینگے
〃	۱۰	کسی اون	اکسجا دون	〃	۲۰	کے نام	کے نام کے	〃	۲۴	ساان	سامان	۷۰۶	۱۰	کیواسطی ہے	کیواسطی
۶۱۵	۱۱	وسلم	وسلم نے	〃	۲۱	ٹوریو	توڑیو	〃	〃	دیکھی ان سے	دلادی ان سے	۷۲۷	۷	خداسے	خزاعہ سی
〃	۱۴	سوار	مین سوار	۶۲۸	۶	اسی	اس سے	۶۷۳	۱۷	ان احوال	ان اموال	〃	۲۵	لی گئی	لی گی
۶۱۶	۴	روایت	ابن عباس سے	۶۲۹	۸	باغ کا	باغ کے	۶۷۵	۱۲	مجاہد بنوت	مجاہدون	۷۲۹	۹	خرید کرنی	خرید کرلی
			روایت	〃	۲۱	گہرکے	کہتے	۶۸۰	۱	رکہیین	دیکھیں	۷۳۲	۵	ہم قسم ہوتا	ہم قسم ہوتی
〃	۵	ہنڈے	نمیدہے	〃	۲۲	کہانی	کہنے	〃	۱۶	ظاکرے	ظاہر کری	〃	〃	دوسری کا	دوسری کی
〃	۷	وسلم	وسلم پاس	۶۳۲	۱	ٹہرنے	بھڑنے	۶۸۱	۸	بڑاہ	بڑا	〃	〃	کیا کرتا	کیا کرتے
〃	۸	چپاکر	چباکر	〃	۲۱	مسجد مین	مسجد	۶۸۳	۱۷	کوکعبہ	کوجو کعبہ	۷۳۵	۲۵	جوٹا	چوٹھا
۶۱۷	۱۶	گے گہر میں	گوگہر مین سے	۶۳۹	۱۶	مدبوی	محبوبی کی	۶۸۵	۸	ٹہرکا	بھڑکا	۷۳۹	۳	وہ بہی	وہ بہہ
〃	۱۹	یمنہ	منہ	۶۴۰	۲۳	مین	مین فی	۶۸۹	۹	سمجہتی	سمجھنی	۷۴۰	۲۱	زکوۃ لینیوالے کا	زکوۃ لینیوالے
۶۲۰	۴	ڈانٹا	ڈانٹتا	〃	〃	ہونے کے	ہونیکی وجہ سے	۶۹۰	۲۴	جائیگا	جاویگا	۷۴۳	۲۱	قریش نے	قریش
۶۲۳	۱۹	شیخونکو	شب خون کے	۶۴۲	۱۶	مین نے	مین	۶۹۱	۳	ابی کعب	ابی کعب	۷۴۸	۹	ہوتے	ہوئے
۶۲۴	۱	ٹہرنے	پھرنے	۶۴۵	۱۹	صف بندہا	صف باندہی	۶۹۴	۱	اصحابی	صحابی	۷۵۰	۲۴	کچہ دیا	کچہ نہ دیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۷۵۱	۱۳	مین تصرف	مین اوس تصرف	۸۱۰	۱۴	نکوئیہ یکاین	کونہ یکاین	۸۶۰	۵	ہوئے تہے	ہوئی تہے	۹۰۰	۱۷	وسلم نے	وسلم نے فرمایا
۷۵۳	۸	معاف اور	معاف	۸۱۱	۱۲	قلت ہی	قلت تہی	۸۶۲	۲	گیہون کے	گیہون	〃	۱۸	بھر	پھر
۷۵۸	۳	درست تہا	درست ہی	۸۱۳	۲۰	کسی مرد	کسئی دے	〃	۱۱	ماہنہ سر	ماہنہ سے	۹۰۲	۲۵	عمیر سے	عمیر نے
〃	۲۵	بجرہ	حجرہ	۸۱۵	۱۵	دیے	دیتے	۸۶۲	۱۳	کوٹھی	کوہی	۹۰۵	۲۰	نعمان نے	نعمان نے کہا
۷۶۰	۲۴	پیڑہ	پڑہ	〃	۲۱	گوگویا	گویا	۸۶۳	۱	خریدیں	خریدا اوس	〃	۲۵	نہیں کرنا	نہین کرتا
〃	۲۵	لونڈیون آئی	لونڈیان آئین	۸۱۹	۶	ابوحنفیہ	ابوحنیفہ	۸۶۵	۶	تخمین	ممکن	۹۰۸	۲۲	عضب	غصب
۷۶۱	۱۹	ہم کرتی	ہم کہا کرتی	۸۲۴	۱	مین نے	مین	〃	۹	بھلا	پھلا	〃	۲۳	جیس	جیسے لو
〃	۲۳	بدلہ مجہہ	بدلہ تجہے	۸۲۵	۴	عورت جنا زہ	عورت جنا کرے نہ	۸۶۹	۲	اوایذا	او ایذا	۹۰۹	۲۵	اوسکا	اوسکو
۷۶۴	۳	بکہرٹے	بکہرے	۸۳۴	۱۳	آپ جیسی آپ	آپ	۸۷۵	۱۷	سوئے	سونے	۹۱۱	۷	جانورون	جانور والون
۷۶۵	۲۴	ہوسکے	ہوگی	۸۲۵	۸	عبداللہ سے	عبداللہ نے	۸۷۶	۲	جوئے	جوتے	۹۱۵	۸	ابی بکر	ابی بکرہ
۷۷۹	۱۰	ذاحی	نواحی	۸۳۷	۴	ہوتے تہے	ہوئے تہے	〃	۱۴	لیکن اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول کی	لیکن اطاعت رسول اللہ کی	۹۲۱	۹	قصو	قصد
۷۸۱	۲۴	جیب	[illegible]	۸۳۹	۱۰	رہنیوالا	رہنیوالا تہا					۹۲۵	۱	اوزاعی کے	اوزاعی کی نزدیک
۷۸۹	۱۲	کی گئی	کی گئی	۸۴۰	۲۱	مدار	مدار ایمان کا								
۷۹۰	۱۸	نہ ٹوٹے	نہ توڑے	۸۴۱	۶	چاہیئے	چاہیے	۸۸۳	۱۷	ہی ذریعہ	ذریعہ سے	۹۲۸	۷	روایتکی ہی	روایت ہے
۷۹۴	۱۳	جسکی زمین تہے	جسکے درخت تہے	〃	۱۰	عمر نے	کہا عمر نے	۸۸۵	۲	یہاوس سے	یہ اوس سے کہے	〃	۲۱	تمہارالئی	تمہارے لئے
۷۹۶	۱۰	توڑ	توڑ	۸۴۳	۱۶	چاہیئے	چاہیے	۸۸۸	۱۲	مگر یہہ بیع کہ	مگر یہ کہ بیع	۹۳۱	۱۱	پہر جاوے	پہر جاوی
۷۹۷	۱۲	ہوتے تہے	ہوئے تہے	۸۴۷	۱۴	کی پہر	کی ہے پہر	〃	۲۵	پہر آتی ہی	پہر آئے	۹۳۷	۱۸	کرنیکا ہوا	کرنیکا حکم ہوا
۸۰۳	۲	اونکو	اون کے	۸۵۰	۵	ایک	ایک شخص	۸۹۳	۱۰	آگے	اُگے	۹۳۸	۱۳	نے پہر	سے
۸۰۴	۱۰	کے لئے	کے سوا	۸۵۲	۳	چھوڑا	چھوڑ	۸۹۶	۱	اگر ہو	اگر ہو تو ہو	۹۳۹	۱۹	قل لایہ	قل یا ایہا
۸۰۶	۱۲	روایت	روایت ہے	۸۵۴	۳	وہ ثلث	وہ دو ثلث	۸۹۷	۱	مین لوٹ	میرے لوٹ	۹۴۵	۱۴	تک نبیذ کا	تک کا نبیذ
۸۰۷	۲۱	مگر ابوداود نے	مگر ابوداود	۸۵۵	۱۸	ہیچ تہے	ہے	〃	۱۲	شخص نے	شخص	۹۴۶	۱۵	چیزین	چیزون
۸۰۹	۳	خدری سی	خدری ہی	۸۵۶	۱۷	وقعت	وقعت	۹۰۰	۲	تجویز د	تجویز کر	۹۴۹	۱	مین ی	مین سے
			روایت ہے	۸۵۸	۲	حقیقت	حقیقت مین	〃	۸	الفاظ کی کے	الفاظ کی کمی	۹۵۰	۱۵	مداین مین	مداین مین تہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۱۴۴	۱۴	مرجاکی وقریب	مرنیکی قریب	۱۱۸۰	۳	ہین	امن	۱۲۲۲	۱۶	کمان	شکار	۱۲۵۳	۷	یہ مجہی	یہہ نہ مجہے
۱۱۴۹	۶	مین اپنی	مین مجھے اپنی	۱۱۸۱	۱۱	توضعا	تواضعا	۱۲۲۴	۱۲	کمان	شکار	〃	۱۵	چہوکویون	چہوکریون
〃	۱۹	اوسکو بھی	اوسکو	۱۱۸۶	۱۶	تم ہو مؤمن	تمام مؤمن	۱۲۲۶	۱۹	ہیارسی	بیارسی	〃	۱۶	ماگئے	مارےگئے
۱۱۵۳	۱۹	دی	دئے	۱۱۸۶	۲۲	مجہوسی	مجہہ سے	〃	۲۴	اپنی	آپکی	۱۲۵۵	۹	مدبرہو	مدبرہوا
۱۱۵۵	۱۸	ام المومنین	امیر المومنین	۱۱۸۹	۲۳	کوہی	کوبھی	۱۲۳۳	۲۰	ہونے	ہوئے	〃	۱۷	زمانون	زنانون
۱۱۵۶	۱۸	ساتہہ سی	ہاتہہ سے	۱۱۹۰	۷	وہ بولا	وہ بولا ہان	〃	۲۳	ماہ مین	ماہ مین	۱۲۵۶	۱۱	ڈلومین	ڈارہمین
۱۱۵۹	۴	برس	برس	۱۱۹۱	۲	پہاڑ پربرابر	پہاڑ برابر	۱۲۳۴	۱	کہتا	کہنا	〃	۲۵	فایدہ	فایدہ ہو
۱۱۶۲	۵	لایق ہوکر	لایق ہوا	۱۱۹۳	۴	بگڑ	بگڑ	〃	۴	آور	اور	۱۲۶۲	۳	ہوناہی	ہوتا
〃	۷	کاسے	نکالے	۱۱۹۶	۱	علمائے	علما	۱۲۳۷	۲۴	غبیث	بیٹھہ	۱۲۶۳	۲۳	جہوٹہہ	جوٹہہ ہو
〃	۲۴	ہرایک فننہ	ہرایک ذات	۱۲۰۱	۱۶	کنیت	یہہ کنیت	۱۲۴۲	۴	جوکم	جوکہم	۱۲۶۵	۴	تعبیت	خبث
۱۱۶۴	۵	پیٹ	پیٹھہ	۱۲۰۲	۱	خودہی	خود ہے	〃	۹	بومن	مؤمن	۱۲۶۷	۹	توتیری	تیرے
۱۱۶۶	۸	مام	امام	۱۲۰۷	۵	یہہ بڑے	یہہ بڑا	〃	۱۳	جلتی	چلتی	۱۲۶۹	۱۵	نداح	مزاح
〃	۱۷	دگ	اوگ	۱۲۰۷	۹	اونکا رہا	اونکا یہہ خیال	۱۲۴۳	۱۳	فریقین	فریقین سے	۱۲۷۰	۵	روایت سے	روایت ہی مین
〃	۲۰	جلاما نہ تہا	نہ جلایا	۱۲۱۰	۳	گہر	گہر	۱۲۴۴	۲	کاتیہ	کا یہہ	〃	۱۷	وےلی لی	دہ لی لی
		اوس نے	اوس نے	۱۲۱۱	۲	کرنیوالا	کرنیوالیکا	۱۲۴۵	۲۳	سوار ہوبا	سوار ہوا	۱۲۷۱	۱۸	مبارغ	مبالغہ
〃	۲۲	اوراگر بچے	اوراگر بچے	〃	۱۱	جلالہ کو	جلالہ کا	۱۲۴۶	۱۲	نوہ	ٹوہ	۱۲۷۵	۱۶	وسلم	وسلم نے
۱۱۹۹	۹	تفصیلتین	افضیلتین	۱۲۱۴	۵	یہی اونکی	یہہ اونکی	۱۲۴۷	۹	چارکا	چاریکا	۱۲۹۱	۷	لیٹہو	لیٹتے
۱۱۷[illegible]	۲۰	کنوان کی	کنوان	۱۲۱۸	۱۶	کہہ نہ چکے	کہو دنہ چکے	۱۲۴۹	۲	خوبیان	خوبیون	۱۲۹۴	۱۹	کہتی مین	کہتی تہے
〃	۲۱	اورکاز	اوررکانہ	۱۲۱۹	۲	آنی نکلتی	آنے لگتی	۱۲۵۰	۱۰	مہرت	عبرت	۱۲۹۶	۲۵	ہوہے	ہواہے
〃	۲۲	کراہوا	گڑاہوا	〃	۱۹	پرہو	پڑہو	〃	۱۴	ہین	ہے	۱۳۰۲	۱۳	ہم کو	تم کو
۱۱۷۵	۱	عام	عالم	۱۲۲۲	۱۱	ہی نہ	نہ ہی	۱۲۵۱	۲۲	سفارش	نہ سفارش	۱۳۰۳	۲۴	جسکا	جسکو
۱۱۷۷	۱۹	شایدبہی	شایدیہہی	〃	۱۷	تیرکمان	تیر شکار	۱۲۵۲	۲۲	اجا	اپنا	۱۳۰۴	۴	وزلعیہ	ذریعہ ہوا
۱۱۷۸	۹	دلرن مین	دلون مین	〃	۲۵	کمان	شکار	۱۲۵۳	۱۳	دیتی تہی	دیتی ہے	۱۳۰۹	۴	ئے کے	سے لے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۳۱۵	۲۰	وسلم سے	وسلم کو	۱۳۱۹	۱۱	چیت	چیت مین	۱۳۳۵	۲۳	تہایا اللہ	تہا اللہ	۱۳۴۷	۲۴	انہون	انہون نے
۱۳۱۷	۵	کوفی	کوفے	〃	۱۸	آپ جو	آپ	۱۳۴۷	۱	تو گہر دن	تو گیا گہر دن	۱۳۴۹	۳	چہیکلی کر	چہیکلی کو
۱۳۱۸	۶	جواب دیگر	جواب دینگے	۱۳۲۵	۷	سنرا	سنا	〃	۴	مگر یہ	مگر یہ کہ	تمت			

تمت

الحمد للہ تمام ہوا صحت نامہ کتاب مستطاب ترجمہ سنن ابو داؤد کا رجب کی بارہوین سنہ ۱۳۰۱ھ
تاریخ روز پنجشنبہ کو بمقام کمنور کوہ نیلگری مین ناظرین کو لازم ہے کہ
اول موجب اس صحت نامہ کے سب اغلاط درست کرلین پھر کتاب کا مطالعہ
کرین ایسا نہو کہ حدیث کے مطلب مین غلطی واقع ہو اور گنہگار ہون ؏

العبد
وحید الزمان عفی عنہ المنان